رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵۲

مشیر الاطبا

زیر نگرانی

شفاء الملک حکیم محمد حسن قرشی لاہور

سالانہ چندہ ڈیڑھ روپیہ

عہدِ حاضر کا طبی شاہکار
جامع الحکمت
مرتبہ رئیس الاطباء حکیم محمد حسن صاحب قرشی پرنسپل طبیہ کالج لاہور
طب کا بہترین عام فہم اور مکمل انسائیکلوپیڈیا جس میں تاریخ طب، تشریح، حفظانِ صحت تشخیص اور دستور العلاج کے علاوہ تمام امراض کی مفصل ماہیت، اسباب، علامات، تشخیص فروق الامراض، انجام و عوارض، اصولِ علاج، دستور العلاج، نہایت کامیاب اور بہترین مجربات دیئے گئے ہیں۔ علاج میں قلیل المقدار اور مرکب دوائیں بھی شامل ہیں۔ سینکڑوں جدید امراض کا بیان بھی شامل ہے۔ اس کے علاوہ عکسی تصویریں ہیں۔ ابتدا میں ایک عجیب و غریب رنگین نقش تشریحی ہے۔
تشخیص مجربات اور تصاویر
کے اعتبار سے اس جیسی کتاب ابھی تک اردو میں شائع نہیں ہوئی کیونکہ اس میں طب قدیم و جدید کے تمام ضروری معلومات آ گئے ہیں۔ زبان سادہ اور سلیس ہے اور ہر طبیب، وئید اور ڈاکٹر اور شائق طب کے علاوہ ہر گھر میں اس کا ہونا مفید اور ضروری ہے۔
کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ
صفحات جلد اول تقریباً گیارہ سو، جلد سنہری، قیمت پانچ روپے بارہ آنے
صفحات جلد دوم ساڑھے گیارہ سو، جلد سنہری، قیمت چھ روپے چار آنے
قیمت ہر دو مجلد ——— ساڑھے گیارہ روپے
ناظم کتب خانہ مشیر الاطباء دِل محمد روڈ لاہور
جامع الحکمت
قرشی
جامع الحکمت
جلد اول
قرشی

جلد ۱۹ | مشیر الاطبا بابت ماہ جولائی سنہ ۱۹۴۱ء مطابق جمادی الثانی سنہ ۱۳۶۰ھ | نمبر ۶

فہرست مضامین

قواعد وضوابط

۱۔ رسالہ ہر انگریزی ماہ کی ۶ تاریخ کو باقاعدہ ہر خریدار کو بھیج دیا جاتا ہے۔
۲۔ ڈاک کے ڈاکو کئی رسائل کو ہضم کر جاتے ہیں، اس لئے اگر آپ کو تیرہ تاریخ تک رسالہ نہ ملے تو دفتر کو خط لکھیں، دوبارہ بھیج دیا جائے گا۔ بعض اصحاب دو دو مہینے بعد پچھلے رسائل نہ ملنے کی شکایت کرتے ہیں۔ ایسے پرچے بلا قیمت نہیں بھیجے جائیں گے۔ ۳۔ جواب طلب امور کے لئے ۱/ کا ٹکٹ آنا لازمی ہے۔

۴۔ خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ نہایت ضروری ہے

۵۔ پتہ صاف اور خوشخط لکھیں۔

۶۔ دفتر کے تمام منی آرڈر اور وی پی سنٹرل اکسچینج بنک کی معرفت موصول ہوتے ہیں اسلئے بنک مذکور کے منیجر کے متعلق کو صحیح تصور کیا جائے

مُشیرُ الاطِبّاء

بابت ماہ جولائی ۱۹۴۱ء

شذرات

مشیر الاطبا کا سالنامہ

ماہ نومبر میں حسب دستور مشیر الاطبا کا سالانہ نمبر شائع ہوگا۔ اپنے سابقہ نمبروں کی طرح مشیر کا آئندہ سالنامہ بھی ایک بے نظیر تصنیف ہونی چاہیئے۔ خریداران رسالہ اور شائقین فن سالنامہ کے موضوع کے متعلق اپنی اپنی آراء ارسال فرمائیں۔ تا اکثریت آراء کو پیش نظر رکھ کے اگلے ماہ سالنامہ کا اعلان کر دیا جائے۔ اور پھر مقرر کردہ موضوع پر بہت بہتر مواد فراہم کر کے نذر ناظرین کیا جائے۔

دانتوں کی حفاظت

تندرست اور مضبوط دانت انسان کے لئے قیمتی چیز ہیں ان سے نہ صرف چہرہ اور شکل و صورت خوبصورت معلوم ہوتی ہے بلکہ غذا بھی ٹھیک طور پر چبائی جاتی ہے۔ اور معدہ میں اس کا ہضم بھی بہتر ہوتا ہے۔ ہمارے دانتوں کی حالت بہت حد تک ہماری غذا سے تعلق رکھتی ہے۔ اگر ہماری غذا میں سخت اور کچی اغذیہ کا کچھ جزو ہوگا۔ اور ہم روٹی کو زیادہ تر استعمال کریں گے۔ تو اس سے دانتوں کی حفاظت میں مدد ملے گی۔ کیونکہ سخت اور کچی غذاؤں سے دانتوں کو کام مل جاتا ہے۔ اور اس سے ان کی ایک قسم کی ورزش ہو جاتی ہے۔ نیز ان اغذیہ سے مسوڑھوں پر مالش جیسا اثر ہوتا ہے جس سے ان کا دوران خون تیز ہوتا ہے

دانتوں اور مسوڑھوں کو صاف کرنے کے لئے کچھ نہ کچھ وقت صرف کرنا ضروری ہے۔ بہت سے لوگ جو صرف ایک آدھ منٹ میں دانتوں پر برش پھیر کر صاف کر لیتے ہیں۔ دانتوں کی حقیقی صفائی سے محروم رہتے ہیں۔ اور آہستہ آہستہ ان کے مسوڑھے خراب ہونے لگتے ہیں۔ کیونکہ کم وقت صرف کرنے سے دانت ہر طرف سے صاف نہیں ہوتے۔ جو سطوح سامنے ہوتی ہیں۔ ان سے میل اتر جاتی ہے۔ مگر بہت سے حصوں پر برش پہنچ نہیں سکتا۔ اس لئے وہاں پر آہستہ آہستہ میل جمع ہوتی رہتی ہے۔ اور بالآخر دانتوں کے مرض کا آغاز ہو جاتا ہے۔ دانتوں کو اسوقت تک برش یا داتن سے صاف کرتے رہنا چاہیئے۔ جب تک کہ وہ صاف نہ ہو جائیں۔ دانتوں کو زیادہ دیر تک برش کرنا۔ ایک اکتا دینے والا کام ہے مگر مکمل صفائی کرنے کے لئے لازمی ہے۔ کہ کچھ نہ کچھ وقت ضرور

صرف کیا جائے جن لوگوں کے دانت بے ترتیب اور بے قاعدہ ہوں۔ ان کو زیادہ توجہ کی ضرورت ہے۔ اگر دانت خراب ہو چکے ہوں۔ تو دن میں تین بار برش کرنا چاہیئے۔ صحیح دانتوں کی حفاظت کے لئے دو دفعہ صفائی ضروری ہے۔ ایک دفعہ صبح اٹھتے ہی۔ اور دوسری دفعہ رات کو سونے سے قبل ؂

بچھو کاٹے کا مجرب علاج

رگھوائر صاحب بی۔ اے نے رسالہ میلتھ میں لکھا ہے کہ میں نے بچھو کاٹے کے لئے بہت سی دوائیں دیکھی ہیں۔ مگر مندرجہ ذیل دوا سب سے بہتر اور مؤثر ثابت ہوئی ہے۔

ایک کھلے منہ کی شیشی میں سپرٹ میتھیلٹڈ ڈال دیں اور اس کے اوپر شیشے کا کارک لگا دیں۔ پھر اس شیشی میں جتنے بچھو آپ کو گھر میں ملیں۔ پکڑ پکڑ کر ڈالتے جائیں۔ جونہی بچھو کو اس میں ڈالیں گے۔ وہ فوراً مر جائے گا۔ اس مرے ہوئے بچھو میں سے چھ گھنٹہ کے بعد ایک زہر رسا نکلے گا۔ اس طرح جب ایک درجن کے قریب بچھو اس میں مر چکیں۔ تو یہ سپرٹ بچھو کاٹے کا تریاق بن جاتا ہے اس کے دو قطرے روئی کی پھریری سے بچھو سے کٹے ہوئے مقام پر لگائیں۔ فوراً درد کافور ہو جائے گا۔

دائمی قبض کا غلط علاج

آج کل اخبارات میں بیسیوں ایسی ادویہ اور نمکیات کے اشتہار ہوتے ہیں۔ جن کو دائمی قبض اور آنتوں کے تنقیہ کے لئے مفید بتایا جاتا ہے۔ اور ان کے صحیح استعمال کی تلقین کی جاتی ہے۔ اس کی مثالیں کرسچن سالٹ۔ اینوز فروٹ سالٹ اور دوسرے بہت سے ہندوستانی اور بیرونی اس قسم کے نمکیات ہیں۔ یہ تو قابل تسلیم ہے۔ کہ ان ادویہ کے استعمال سے کھل کر پاخانہ ہو جاتا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ عوام کو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ قبض کشائی کے لئے اس قسم کی ادویہ کا روزمرہ استعمال کتنا مہنگا سودا ہے تندرستی کی حالت میں پاخانہ بستہ آنا چاہیئے۔ مگر ان کا استعمال کرنے والے لوگوں کو ہمیشہ دست آیا کرتا ہے۔ کیونکہ نمکین جلاب معدہ اور امعا میں جا کر خراش پیدا کرتا ہے۔ اور پانی کو جذب کر لیتا ہے۔ اور اس سے پاخانہ پتلا آنے لگتا ہے۔ متواتر خراش سے امعاء کے عضلات کمزور ہو جاتے ہیں۔ اور اس طرح ہضم کی مزمن بیماریاں شروع ہو جاتی ہیں اس قسم کے نمکیات صرف ایک صورت میں مفید ہو سکتے ہیں۔ اور وہ یہ کہ ان کو اس وقت استعمال کیا جائے جب کہ ایک عرصہ کے بعد معدہ اور امعا کی صفائی منظور ہو۔ اور ان کو دھونا ہو۔ ان کا روزمرہ استعمال نہایت مضر ہے۔ اور اس کی سختی سے مخالفت کرنی چاہیئے۔

ککروں کا علاج

ڈاکٹر ایم۔ این پلاڈھی نے رسالہ پریکٹیکل میڈیسن میں تحریر کیا ہے۔ کہ مزمن ککروں کی شکایت کے لئے میں سات سال سے چولموگرا آئیل (Oelum Chaulmogra) استعمال کر رہا ہوں۔ اور وہ مریض جو کاشک (سلور نائٹریٹ) لگانے سے ٹھیک نہیں ہوتے تھے۔ اس سے ٹھیک ہو گئے

استعمال کا طریقہ یہ ہے۔ کہ پپوٹوں کو سلائی کی امداد سے الٹ لینا چاہیئے۔ اور اس پر روئی کی پھریری سے ذرا سا مذکورہ تیل لگا دینا چاہیئے۔ تیل اور آنکھوں کی رطوبت ملنے سے جھاگ سے پیدا ہوتے ہیں۔ جو طبقہ ملتحمہ یا قرنیہ کے لئے بالکل بے ضرر ہوتے ہیں۔ اور فوراً بہ جاتے ہیں۔ اس طرح ایک روز چھوڑ کر یہ تیل استعمال کیا جاتا ہے۔ اور عموماً بیس دفعہ استعمال کرنے سے مرض جاتا رہتا ہے۔

ڈاکٹر موصوف نے برادران فن سے توقع کی ہے۔ کہ وہ بھی اس طریقہ علاج کو اپنے اپنے مطبوں میں آزما کر اس کے نتائج سے آگاہ کریں۔ تاکہ اس ہٹیلے مرض کا قرار واقعی تدارک معلوم ہو سکے

ویدان امعا کا علاج

ڈاکٹر منڈلین اور اے یو ریپارہی نے آنتوں کے تاگا نما

کیڑوں کے لئے مندرجہ ذیل علاج بیان کیا ہے۔

ایتھر اور ہیرا فین مکونڈ کو ایک اور پانچ کی نسبت سے ملائیں۔ اور اس کو بذریعہ انیما دن میں دو تین بار آنتوں میں پہنچائیں اسی طرح متواتر ایک ہفتہ کریں۔ اس کے بعد ایک ہفتہ علاج چھوڑ دیں۔ اور اس کے بعد ایک کورس اس طرح پھر پورا کریں۔ اس طریقۂ علاج کے نتائج تجربہ سے بہت اچھے نکلے ہیں۔ اس کے ساتھ کسی دوا کے کھانے کی ضرورت نہیں ہوتی اور نہ ہی اس میں کسی قسم کی مضرت ہے۔ بعض بہت نازک طبع مریضوں کی مقعد مستقیم میں ورم سا ہو گیا۔ جو جلدی ہی ٹھیک ہو گیا۔

قواعد زچگی

موجودہ تہذیب نے بچہ پیدا کرنے۔ اس کی احتیاط رکھنے اور دیگر اس کے طبعی لوازمات کو اچھا خاصا مرض بنا دیا ہے زچگی کی حالت میں کئی مائیں لقمۂ اجل ہو جاتی ہیں۔ اور کئی بچے جہالت کی بدولت راہیٔ بقا ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ یہ چیز درست ہے۔ کہ ماں بننا تو آسان ہے۔ مگر ماں کے فرائض کی بجا آوری کافی مشکل ہے۔ صحیح معنوں میں ماں بننے کے لئے ضروری ہے۔ کہ عورت صحت مند۔ سمجھدار۔ تعلیم یافتہ اور ہدایت کے مطابق عمل کرنے کی استعداد رکھتی ہو۔

زچہ کے آرام کرنے کا کمرہ صاف ستھرا۔ ہوادار اور روشن ہونا چاہیئے۔ جہاں تک ممکن ہو بچہ کو علیحدہ پنگوڑے پر لٹانا چاہیئے۔ بچے کے کپڑے ڈھیلے ڈھالے اور ہلکے ہونے چاہئیں۔ ہر روز بچہ کو موسم کے مطابق ٹھنڈے یا گرم پانی سے نہلانا مفید ہے۔ بچہ پیدا ہونے کے فوراً بعد دودھ اترنے سے قبل پستانوں سے جو رطوبت خارج ہوتی ہے۔ اسے کولسٹرام کہتے ہیں۔ یہ رطوبت بچہ کے لئے مفید ہے۔ کیونکہ اس سے بچہ کی امعا کا تنقیہ ہو جاتا ہے۔ اور کیسٹرائل وغیرہ دینے کی ضرورت نہیں رہتی۔ بچہ کو دودھ پلانا زچہ کے لئے مفید ہے۔ کیونکہ اس سے پھیلے ہوئے رحم کے سکڑنے میں مدد ملتی ہے۔ دن میں بچہ کو ہر تین گھنٹہ کے بعد دودھ دینا چاہیئے۔ اور تندرست بچہ کو عام طور پر رات کو دودھ دینے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

ماں کا دودھ پینا بچے کا پیدائشی حق ہے۔ اور سوائے ماں کی بیماری کے بچے کو کسی بھی حالت میں اس حق سے محروم نہیں کرنا چاہیئے۔ عمر کے پہلے مہینے میں بچہ کو پھلوں کا رس دیا جا سکتا ہے۔ اس سے یہ فائدہ ہوتا ہے۔ کہ بچے کو قبض نہیں ہونے پاتا چھ ماہ کے بچہ کو نباتی غذا بھی تھوڑی سی دی جا سکتی ہے۔

مصنوعی تغذیہ بچہ کے لئے موزوں چیز نہیں ہے۔ لیکن اگر ماں کا دودھ میسر نہ ہو سکے تو کافی احتیاط سے بچہ کے لئے دودھ تیار کرنا چاہیئے۔ گائے کا دودھ ماں کے دودھ کا بہترین بدل ہے۔ تازہ دودھ کو جوش دے کر ٹھنڈا کر لینا چاہیئے۔ اور پھر اس میں پانی اور میٹھا ڈال کر بچہ کو پلانا چاہیئے۔ پانی عمر کی مناسبت سے ملایا جاتا ہے۔ بہت چھوٹے بچوں کو دو حصے پانی اور ایک حصہ دودھ ملا کر دیا جاتا ہے۔ ذرا بڑی عمر کے بچوں کو دودھ اور پانی برابر برابر اور اس سے بڑی عمر میں پانی دودھ کا صرف ایک چوتھائی ملایا جاتا ہے۔ ایک سال کے بچے کو گائے کا خالص دودھ بغیر پانی ملائے دیا جا سکتا ہے۔ مصنوعی غذا پر پلنے والے بچوں کے لئے پھلوں کے رس کا استعمال بہت ضروری ہوتا ہے صبح اور شام کے وقت کی دھوپ اور روشنی بچہ کو بہت سے امراض سے بچاتی ہے۔ اور [illegible] جلدی بیماریوں یا کساح سے بہت حد تک حفاظت ہو جاتی ہے کھیل اور ورزش بچوں کے لئے ضروری ہے۔ بچہ کو بوسہ دینا ایک بری عادت ہے۔ بچہ کو غیر ذمہ دار اور ناسمجھ نوکروں کے ہاتھ میں دینا بھی برا ہے۔

اس چیز کا خیال رکھنا چاہیئے کہ بچہ کنبے بھر میں سب سے اہم شخصیت ہے۔

مقالہ علمیہ

امراض خلیہ

طبعی طور پر خلیہ یا سیل (cell) میں مرض کی استعداد نہیں ہوتی اگر اس کا ماحول بالکل موزوں اور صحیح رہے۔ تو وہ کبھی مرض کا شکار نہیں ہوتا۔ چنانچہ خلیہ کے تمام امراض ماحول ہی کے نقص کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ یہ ماحول مندرجہ ذیل ہیں۔

رطوبت لمفاوی (Lymph)

جس کو اطبأ قدیم کی اصطلاح میں رطوبت محصورہ یا طلیہ کہا جا سکتا ہے۔ یہ رطوبت ہر وقت عروق شعریہ سے مترشح ہوتی رہتی ہے۔ اور خلیات کو آکسیجن شحمیات شکریات ہارمونز اور وٹامین وغیرہ ضروری اجزا بہم پہنچانے کے علاوہ ان کے فضلات بھی خون کے پاس واپس لے جاتی ہے

۲ - دوران خون ۔ ماحول خلیہ میں دوران خون بھی شامل ہے۔ کیونکہ دوران خون کی صحت پر ہی رطوبت لمفاوی کے ترشح کا انحصار ہے۔

۳ - مجری غذائی ۔ دوران خون اور خون کی پیدائش کا انحصار غذا پر ہے۔ لہذا یہ بھی ماحول خلیہ میں شامل ہے

۴ ۔ پھیپھڑے ۔ خون میں آکسیجن کا مہیا کرنا۔ اور کاربن ڈائی آکسائیڈ کا خارج کرنا انہی کے سپرد ہے۔

چنانچہ رطوبت لمفاوی۔ دوران خون۔ مجری غذائی اور پھیپھڑوں کا نقص ہی خلیہ کے جملہ امراض کا باعث ہے۔ ہاں البتہ عصبی تعلق (جو ہر خلیہ کو دماغ و نخاع کے ساتھ ہے) کے منقطع ہو جانے یا عروق کے کٹ جانے پر خلیہ جن امراض میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ ان کو ماحول کے نقص سے کچھ تعلق نہیں۔ ان دونوں مستثنیٰ امور کے علاوہ خلیہ کے تمام امراض ماحول ہی کے نقص کے تابع ہوا کرتے ہیں۔

ماحول میں یا تو کوئی سمیت موجود ہوتی ہے۔ یا اس کے فضلات کے اخراج کا انتظام نا مکمل ہوتا ہے۔ اور یا وٹامین (Vitamines) ہارمونز (Hormones) اور دیگر اجزاء تغذیہ کی کمی ہوتی ہے۔

چنانچہ ان اسباب میں سے کسی ایک یا دو یا تینوں کے موجود ہونے پر خلیہ میں جو سلسلہ تغیرات شروع ہو جاتا ہے اس کو ہم مرض کہتے ہیں۔ خلیات کے اس سلسلہ تغیرات کی وجہ سے وہ احشا، و اعضا جو ان سے بنتے ہیں۔ لازمی طور پر اپنے فعل سے قاصر ہو جاتے ہیں۔ اور یا ان کا فعل طبعی نہیں رہتا بلکہ ناقص اور نامکمل ہو جاتا ہے۔ اس طرح عضو کے فعل کے نقصان یا بطلان سے جو غیر طبعی احساسات پیدا ہوتے ہیں۔ علامات مرض کہلاتے ہیں۔ اور وہ تغیرات جو مشاہدہ میں آ سکتے ہیں۔ مرض کی نشانیاں کہلاتے ہیں۔

خلیہ کے مرضی تغیرات دو طریقوں سے ظاہر ہوتے ہیں۔

۱۔ فساد (Degeneration)

۲۔ ترسب (Filtration)

فساد سے یہ مراد ہے۔ کہ خلیہ کا مادہ حیات کسی کیمیاوی تغیر سے مکمل یا نامکمل طور پر بدل جائے۔ مثلاً طبعی طور پر یہ مادہ حیات (Protoplasm) بالکل شفاف ہوتا ہے۔ اگر اس کی یہ صفت جاتی رہے۔ اور اس میں ذرات پیدا ہو جائیں۔ اور یہ دھندلا ہو جائے تو یہ خلیہ کے فساد میں

داخل ہے۔

ترسب۔ اس صورت میں خلیہ کا مادہ حیات جوں کا توں قائم رہتا ہے۔ اور اس کے اندر کوئی تغیر نہیں ہوتا۔ بلکہ کوئی خارجی مادہ اس کے اندر داخل ہو کر تناؤ سا پیدا کر دیتا ہے۔ مثلاً مادہ حیات میں باہر سے شحمی خلیات جمع ہو جائیں۔ تو یہ ترسب میں داخل ہے۔

ابھی ذکر ہو چکا ہے۔ کہ خلیہ میں مرض کی پیدائشی استعداد نہیں ہے۔ بلکہ ماحول کی سمیت کی وجہ سے ہی خلیہ مرض کا شکار ہوتا ہے۔ چونکہ تینوں ماحولوں میں لاکھوں کروڑوں قسم کی سمیات داخل ہو سکتی ہیں۔ اس لئے ان سب کا بیان کرنا تحصیل لاحاصل ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ فسادات کے متعلق ہمارا علم ابھی بالکل ابتدائی اور بہت حد تک قابل اصلاح اور غیر پختہ ہے۔

ترسب اور فساد کی مندرجہ ذیل اقسام کی جا سکتی ہیں

فسادات۔ ورم سحابی یا غمامی (Cloudy Swelling)

اس قسم کے فساد میں خلیات کے مادہ حیات میں باریک باریک ذرات پیدا ہو جاتے ہیں۔ جو رطوبت بیضیہ کی قسم سے ہوتے ہیں۔ اگر فساد حد سے تجاوز نہ کر جائے۔ تو سبب کے دور ہونے پر خلیات پھر اپنی طبعی صورت پر واپس آ جاتے ہیں۔ ورنہ فساد ورم غمامی سے بڑھ کر فساد شحمی کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔

اسباب۔ خناق۔ ٹائیفائڈ۔ ملیریا اور دیگر تیز بخاروں میں یہ کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ اندرونی یا بیرونی تقیح کے نتیجہ میں بھی سمیت کی نوعیت کے مطابق قلب۔ جگر یا گردہ ماؤف ہو جاتے ہیں۔

فساد شحمی Fatty Degeneration

اس کیفیت میں خلیات کا مادۂ حیات مکمل یا جزوی طور پر شحم یعنی چربی کی ساخت میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ یہ فساد زیادہ تر قلب۔ جگر اور گردہ کو ماؤف کرتا ہے۔

اسباب۔ نمونیا۔ ٹائیفائڈ اور خناق میں ورم سحابی کے بعد فساد شحمی نمودار ہو جاتا ہے۔ اسی طرح مرض درنی میں بھی بعض اوقات خلیات شحمی ساختوں میں بدل جایا کرتے ہیں۔

شراب فاسفورس اور کلوروفارم وغیرہ زہریلی ادویہ کے نتیجہ میں بھی احشار میں فساد شحمی واقع ہو جاتا ہے

ایسے امراض کے نتیجہ میں جن میں شدید فقر الدم عارض ہو جائے، فساد شحمی ہو جاتا ہے۔

فساد مومی Waxy Degeneration

اس قسم کا فساد نسیج خلوی کے خلیات میں مشاہدہ میں آتا ہے۔ اس کی نوعیت یہ ہوتی ہے۔ کہ خلیات کا مادہ حیات ایک مومی قسم کے مادے میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ جگر طحال۔ عروق کا اندرونی اور درمیانی طبقہ امعا، گردہ اور غشا مستبطن القلب (Endocardium) وغیرہ اکثر اس فساد کا شکار ہوتے ہیں۔ ماؤف احشار حجم میں بڑھ جاتے ہیں۔ ان میں نرمی کی بجائے سختی آ جاتی ہے۔ اور ان کے کنارے بالکل نمایاں ہو جاتے ہیں۔ متعلقہ احشا کا غلاف بآسانی اتر سکتا ہے۔ اور مومی مادہ کے دباؤ کی وجہ سے احشا کے فعلی خلیات میں ضمور آ جاتا ہے۔ اگر ان کو کاٹ کر دیکھا جائے۔ تو موم جیسی ساخت نظر آتی ہے۔

نظام عصبی دماغ اور نخاع عروق کا بیرونی طبقہ۔ جلد عضلات پھیپھڑے۔ غدود اور ہڈیاں اکثر اس فساد سے مستثنیٰ دیکھے گئے ہیں۔

اسباب۔ سل (Phthisis)

دق العظام و مفاصل وغیرہ امراض میں مزمن تقیح کی وجہ سے خصوصاً اگر مواد کا اخراج نہ ہو رہا ہو۔ خلیات میں فساد مومی شروع ہو جاتا ہے۔ اس طرح آتشک کے تیسرے درجہ میں صمغہ (Gummata) پیدا ہو کر بھی فساد مومی بنتے ہیں۔

فساد مخاطی Mucoid Degeneration

مخاط جسم کی اکثر غشاؤں کی طبعی رطوبت ہے۔ کیمیاوی تجزیہ سے
یہ ایک لحمی اور شکری قسم کا مادہ معلوم ہوتا ہے۔ فساد مخاطی میں خلیات
کا مادہ حیات ایک کاذب قسم کے مخاطی مادہ میں تبدیل ہو جاتا ہے
اور ماؤف خلیات پھول جاتے ہیں۔

اسباب یہ فساد رسولیوں خصوصاً سلعات بشریہ
(مثلاً سرطان Cancer) اور سلعات غضروفیہ تک
دیکھنے میں آتا ہے۔

فساد زجاجی (Hyaline Degeneration)
اس قسم کا فساد نسیج الحاقی کے ریشوں اور عروق کی
دیواروں کے خلیات میں واقع ہوتا ہے۔ خلیات پھول کر
لحمی قسم کے دھندلے شیشہ کی مانند مادہ میں تبدیل ہو جاتے
ہیں۔

اسباب بڑھاپے میں اکثر یہ فساد دیکھنے میں آتا ہے۔
التہاب مزمن کلوی نسیج الحاقی (Chronic Interstial Nephritis) میں بھی یہی فساد دیکھنے میں آتا ہے۔
بعض سلعات میں بھی خلیات اسی قسم کے مادہ میں مبدل
ہو جاتے ہیں۔

فساد ہلامی (Colloid Degeneration)
اس کیفیت میں خلیات کا مادہ حیات ایک ریشم جیسے مادہ
میں مبدل ہو جاتا ہے۔ ہلامی مادہ درحقیقت غدہ درقیہ کا
طبعی مادہ ہے۔

اسباب۔ بشری رسولیوں خصوصاً سرطان (مثلاً
سرطان معدہ۔ سرطان امعاء۔ سرطان پستان۔ سرطان صفا
اور سرطان خصیۃ الرحم وغیرہ) میں خلیات میں اس قسم
کا فساد واقع ہو جاتا ہے۔

فساد لونی (Pigmentation)
اس فساد میں جسم میں غیر طبعی رنگ کا اجتماع ہو جاتا
ہے۔ بال جلد اور آنکھ کے طبقہ عنبیہ و شبکیہ و عضلات قلب
میں یہ مادہ طبعی طور پر موجود ہوتا ہے عورتوں میں سن یاس
کے بعد دوران حمل میں اور سورج کی شعاعوں سے جلد میں
اس مادے کا اضافہ ہو جاتا ہے۔

اسباب۔ مرض ذرّی مزمنہ۔ سلعہ لحمیہ سود
(Melanotic Sarcoma)
التہاب مزمن کلوی۔ التہاب مزمن مفصلی و عظمی۔ مرض ایڈیسن
(Addison's disease)
گوئٹر جحوظ العینین (Ex-opth[illegible] goiter)
وغیرہ امراض میں خلیات میں اس قسم کا فساد واقع ہو جاتا ہے

فساد تجبن (Caseation) اس قسم کے فساد میں
خلیات سکڑ کر ان کے نوات اور دیواریں غائب ہو جاتی ہیں
اور ماؤف حصہ نرم زردی مائل اور دہی جیسے مادہ میں تبدیل
ہو کر آہستگی ضائع ہونے لگتا ہے۔ فساد کی اس قسم کو درحقیقت
نکروز (Necrosis) یا اعضا کی موت
میں شمار کیا جاتا ہے۔ یہ مرض ذرّی میں ہوتا ہے۔

ترسب۔
ترسب گلائیکوجین یا شکر کبدی (Glycogenic Infiltration) شکر کبدی جنین کی ساختوں کے علاوہ
انسان کے تقریباً ہر خلیہ میں تھوڑی بہت موجود ہوتی ہے۔
اور جگر گویا اس کا خزانہ ہوتا ہے۔ غدد لعاب دہن بانقراس
غدہ مخاطیہ۔ کلاہ گردہ۔ ہڈی کے گودہ۔ دماغ نخاع اور نوات
میں البتہ موجود نہیں ہوتی۔
مرضی صورتوں میں سلعات خبیثہ کے خلیات میں ترسب
شکر کبدی ہو جاتا ہے۔ نمونیا اور تقیح میں کریات بیضہ میں اور
ذیابیطس میں عضلات قلب۔ طحال اور گردہ کی انابیب میں
بھی شکر کبدی کا ترسب ہو جاتا ہے۔

ترسب شحمی۔ اس میں مادہ حیات کے اندر شحمی
ذرات جمع ہو جاتے ہیں۔ بعض جسمانی ساختوں میں طبعی طور پر بھی
شحمی ذرات موجود ہوتے ہیں۔ مثلاً گردے اور جگر کے خلیات
ان میں اگر ترسب ایک حد سے تجاوز کر جائے۔ تو مرض میں

شمار ہوتا ہے۔

غدہ درقیہ کی رطوبت شحم کو حل کرتی ہے۔ اس لئے اگر غدہ درقیہ کی رطوبت کی کمی ہو تو شحم کا اجتماع ہونے لگتا ہے بعض لوگوں میں خاندانی طور پر یہ مرض موجود ہوتا ہے۔ بکثرت غذا کھانے۔ خصوصاً شحمی غذا کے استعمال کی زیادتی اور ورزش کی کمی اور شراب نوشی سے خلیات میں ترسب شحمی رونما ہو جاتا ہے۔

ترسب کلسی (Calcification)

اس قسم کا ترسب مردہ یا گلی ہوئی انسجہ میں ہوتا ہے پہلے خلیات میں صابونی قسم کا مادہ بنتا ہے۔ اور پھر ترسب کلسی یعنی چونہ کے اجزا کا اجتماع ہو جاتا ہے

مزمن مرض درنی۔ بعض سلعات۔ صمامات قلب کے امراض اور جنین بیرون رحم وغیرہ مرضی صورتوں میں ترسب کلسی دیکھا جاتا ہے۔ غدہ درقیہ عضلات۔ لیف ضلعی۔ اور بعض دیگر غضاریف کبھی بڑھاپے میں چونہ کے اجزا ریں تبدیل ہو جاتی ہیں۔ فقط

التشخیص

اوجاع بطنیہ حادہ

(از جناب حکیم گنگا رام صاحب گاندھی۔ پریم گلی لاہور)

اس سے مراد وہ شدید درد ہیں۔ جو مریض کو صاحب فراش ہونے پر مجبور کر دیتے ہیں۔ اور درد کی شدت سے مریض جاں بلب ہو کر طبیب کو بلانے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ اوجاع بطنیہ کے مریضوں کا اندھا دھند علاج نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ سب سے پہلے تشخیص کو مکمل کر لینا چاہیئے اسلئے یہ جاننا ضروری ہے کہ شکم میں کس قسم کے درد کے حاد دورے پڑ سکتے ہیں۔

بالائی حصہ بطن میں

۱۔ غشاء الریہ کا پھیپھڑے کے قاعدے کی جانب کا التہاب

اسے انگریزی میں بیسل پلوریسی (Basal Pleurisy) یا التہاب غشاء الریہ قاعدی کہتے ہیں۔ گو یہ مرض احشاء صدر کا ہے۔ مگر شکم کے بالائی حصہ میں شدید درد پیدا کر سکتا ہے

علامات۔ درد کے ساتھ بخار بھی ہوتا ہے۔ تنفس صدری ہوتا ہے (اگر یہی التہاب بالائی حصہ صدر میں ہو تو تنفس بطنی ہوتا ہے) تنفس کی حرکات اور کھانسنے سے درد بڑھ جاتا ہے۔ آلہ سماع الصدر لگا کر سننے سے رگڑ کی آوازیں (Friction Sounds) سنائی دیتی ہیں

۲۔ قروح معدہ و اثنا عشری کا پھٹ جانا۔

ان قروح کے پھٹنے کے بعد صفاق میں التہاب ہو جایا کرتا ہے بالائی حصہ صفاق کا التہاب نہایت خطرناک ہوتا ہے کیونکہ اس سے تنفس کی حرکت بند ہو کر موت ہو جاتی ہے۔

علامات۔ پیٹ کی دیوار میں سختی آ جاتی ہے۔ جو بتدریج بڑھتی جاتی ہے۔ یہ سختی بالکل غیر ارادی ہوتی ہے یعنی مریض اپنے ارادے سے پیٹ کو سخت نہیں کرتا۔ اور نہ ہی اسے ڈھیلا کر سکتا ہے۔ سختی بعض اوقات اس حد تک بڑھ جاتی ہے۔ کہ عضلات شکم لکڑی کی طرح ہو جاتے ہیں۔ ہسٹری سے مریض کی تشخیص میں مدد ملتی ہے۔ مریض عرصہ سے ان قروح میں مبتلا ہوتا۔ اور ان کا علاج کر رہا ہوتا ہے۔ بعض اوقات حمی معویہ کے قروح پھٹ کر التہاب صفاق کا باعث بن جاتے ہیں۔ چنانچہ محرقہ بخار میں اگر التہاب صفاق کی علامات ظاہر ہوں۔ اور بطن میں شدید درد ہو تو ان قروح کے پھٹنے کی طرف خیال جانا چاہیئے جگر کے پھوڑے کے پھٹنے سے بھی التہاب صفاق ہو جاتا ہے

۳۔ قولنج مرارہ (Cholecystitis)

مرارہ کا قولنج پتھری کی وجہ سے ہوتا ہے۔ یا التہاب مرارہ حاد کی وجہ سے اس کی تشخیص کے لئے مرفی کی نشانی (Murfey's Sign) سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ نویں پسلی کی کری کے مقام پر اگر دباؤ ڈال کر مریض کو گہرا سانس لینے کے لئے کہا جائے۔ تو وہ نہیں لے سکتا۔ مرارہ کی پتھری اور التہاب کے درد کی تفریق اس طرح ہو سکتی ہے۔ کہ پتھری کا درد مزمن قسم کا ہوتا ہے۔ اور اس کے حاد دورے پڑتے ہیں۔ متلی اور قے ساتھ ہوتی ہے۔ درد تشنجی قسم کا ہوتا ہے۔ مریض روغنی اغذیہ سے پرہیز کرتا ہے۔ کیونکہ ان کے ہضم کے لئے

صفرا کی ضرورت ہوتی ہے۔ غذا سے درد کا کوئی تعلق نہیں ہوتا
التہابی درد کے ساتھ بخار ضروری ہوتا ہے۔ یرقان بھی
کم و بیش موجود ہوتا ہے۔ اور قے میں صفرا بھی پایا جاتا ہے۔
سفید دانہائے خون بڑھ جاتے ہیں۔

زیریں بطن یا اسفل بطن کا درد

۵۔ قولنج گردہ (Renal Colic)

پتھری کی وجہ سے ہوتا ہے۔ یا التہاب حاد کی وجہ سے
پتھری کے درد کی مزمن ہونے کی ہسٹری ہوتی ہے جس کے حا
تشنجی دورے پڑتے رہتے ہیں۔ التہاب کا درد لگاتار ہوتا
ہے۔ اور اس کے ساتھ بخار بھی لازمی طور پر موجود ہوتا ہے۔
پیشاب دونوں صورتوں میں اکثر بند یا خون آمیز ہوتا ہے۔ پتھری
کی موجودگی میں پتھری کے اجزا بھی امتحان پیشاب سے معلوم ہو
سکتے ہیں۔ گردہ کے درد کی مخصوص علامات یہ ہیں۔
درد گردوں کے مقام سے شروع ہوتا ہے۔ اور خصیوں
یا کنج ران کی جانب آتا ہے۔ پیشاب بند یا خون آمیز ہوتا ہے
اور درد نہایت شدید ہوتا ہے۔

۶۔ قولنج معوی

اس مرض کے کئی اسباب ہیں مثلاً سدہ امعا یا امعا
کے ایک دوسرے کے اندر گھس جانا جس کو انگریزی میں
(Intussusception) کہتے
ہیں۔ یا آنتوں کا ایک دوسرے کے اوپر بل کھا جانا۔ آنتوں
میں رسولی یا لیفی ساخت کی وجہ سے سکڑنا سرطان امعا وغیرہ
آنتوں کے قولنج کے اسباب ہیں۔

علامات۔ شدید قبض۔ ریاح کا رک جانا۔ بطن کے
اندر تشنجی درد کے دورے ہونا۔ متلی اور قے وغیرہ علامات سے
تشخیص میں مدد ملتی ہے۔ مختلف اسباب کی آپس میں تفریق
کرنے کے لئے مریض کی عمر سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ اگر
مریض بچہ ہو تو آنت میں آنت گھس جانے کا شک ہو سکتا ہے

بچہ کو پاخانہ میں خون آتا ہے۔ قبض نامکمل ہوتا ہے۔ اگر
مریض کا پہلے کبھی شکم کا اپریشن کیا جا چکا ہو تو آنتوں کا کوئی حصہ
آنتوں اور ثرب کے التصاقات کے درمیان دب کر قولنج
معوی کا باعث بن سکتا ہے۔ زائدہ دودیہ کے مزمن التہاب
میں بھی یہی صورت ہو سکتی ہے۔
سرطان امعا کا درد نہایت شدید ہوتا ہے۔ مرض
مزمن قسم کا ہوتا ہے۔ اور عموماً چالیس سال سے زائد عمر کے لوگوں
میں پایا جاتا ہے۔ قے اور پاخانہ کے خوردبینی امتحان سے
یقینی تشخیص ہو جاتی ہے۔

۷۔ اختناق فتق (Strangulation)

اگر کسی مریض کی آنتیں خصیوں میں اترتی رہتی ہوں۔
اور وہ اچانک شدید وجع بطن میں مبتلا ہو جائے۔ تو اختناق
فتق کو نہ بھولنا چاہئے۔ ثقبہ اور بیہ کا معائنہ ضرور کر لینا چاہئے۔
آنتیں سوراخ کے باہر آئی ہوئی ہوتی ہیں۔ جن کو ہاتھ سے
اندر واپس نہیں کیا جا سکتا ہے۔ متلی اور قے وغیرہ علامات کو
نہ بھولنا چاہئے۔ قبض شدید ہوتا ہے۔ لیکن بعض اوقات ایسا
بھی ہوتا ہے۔ کہ مباقولون میں جو فضلہ موجود ہوتا ہے۔ وہ خارج
ہو جاتا ہے۔ اور اس کے بعد قبض ہو جاتا ہے۔ ریاح رک جاتے
ہیں نبض سریع اور ضعیف ہوتی ہے لیکن حرارت جسم گھٹ
جاتی ہے۔ لیکن اگر اختناق ورم کی وجہ سے ہو تو حرارت بڑھ جاتی
ہے۔ ابھار تنا ہوا ہوتا ہے۔ اور چھونے سے درد کرتا ہے۔ یہ کیفیت
اگر کچھ دیر تک رہے۔ تو آنتوں کا دوران خون رک جاتا ہے۔ اور
وہ مردہ ہونے لگتی ہیں باہر نکلے ہوئے ابھار کی رنگت نیلی پڑ
جاتی ہے بعض اوقات آنتیں شکم کے مختلف عضلی طبقات
کے درمیان پھنس جاتی ہیں۔ ایسی حالت میں ابھار باہر موجود
نہیں ہوتا۔ اس لئے صرف ابھار کی عدم موجودگی سے اختناق
فتق کے امکان کو نظر انداز نہیں کرنا چاہئے۔

۸۔ التہاب زائدہ دودیہ حاد (Appendicitis)

یہ درد پہلے ہل ناف سے دائیں جانب

شروع ہوتا ہے۔ اور پھر تمام بطن میں پھیل جاتا ہے۔ اور بالآخر زائدہ دودیہ کے مقام پر محدود ہو جاتا ہے۔ قبض۔ قے متلی اور بخار لازم ہوتے ہیں۔ مقام زائدہ دودیہ پر ہاتھ لگانے سے شدید درد ہوتا ہے۔ نیز وہ مقام سخت بھی ہو جاتا ہے۔ گزشتہ دوروں کے واقعات بھی تشخیص میں مدد دیتے ہیں

عورتوں میں مفصلہ ذیل عوارضات کا خیال بھی آنا چاہیئے

۱۔ قاذفین کے حمل کا پھٹ جانا۔ بعض اوقات حمل رحم کی بجائے قاذف میں ٹھہر جاتا ہے۔ ایسی عورتوں میں دو ایک مہینے ایام ماہواری بند رہتے ہیں۔ رحم اور قاذفین میں خرابی موجود ہوتی ہے۔ اگر ان عورتوں کو شدید درد شکم لاحق ہو۔ اور اندرونی جریان خون کی علامات ہوں مثلاً مریضہ پر صدمہ کی کیفیت طاری ہو جائے۔ ٹھنڈے پسینے آنے لگیں نبض ضعیف اور جسم سرد ہو جائے۔ مریضہ سخت کمزوری کا احساس کرے۔ تو اس کیفیت کا شک کرنا چاہیئے۔ بعض اوقات رحم سے خون خارج بھی ہونے لگتا ہے۔ امتحان سے قاذفین رسولی کی مانند رحم کے کسی طرف موجود ہوتے ہیں رحم عموماً کچھ نہ کچھ بڑھا ہوا بھی ہوتا ہے۔

۲۔ خصیۃ الرحم کی رسولیوں کا گھوم جانا۔ خصیۃ الرحم کی رسولیاں ایک ڈنڈی کے ذریعے دیوار عانہ سے لگی ہوتی ہیں بعض اوقات ان رسولیوں کے گھوم جانے سے ڈنڈی میں بل پڑ جاتا ہے۔ اور شدید درد کی علامات شروع ہو جاتی ہیں۔ ایسی مریضہ بطن کے اندر رسولی کی کیفیت بیان کریگی جو بعض اوقات امتحان سے محسوس کی جا سکتی ہے۔ اگر عمل متمات سے اور کوئی سبب نہ ملے تو رسولی کا گھوم جانا تشخیص کیا جا سکتا ہے۔

مشیر الاطبا کے اگلے پرچوں میں ان اوجاع کے معالجات کا تذکرہ کیا جائے گا۔

(باقی آیندہ)

الامراض والعلاج

جمرہ

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
انگارہ	جمرہ	اینتھریکس (Anthrax)
اون دھنوں کا مرض	مرض نداف الصوف	وول سارٹرز ڈیزیز (Wool Sorter's Disease)
تل بڑھوا	حمٰی طحالیہ حیوانی	سپلینک فیور آف اینی ملز (Splenic Fever of animals)
شب چراغ	جمرہ یاقوتیہ	کاربنکولس کانٹیجی اوسس (Carbunculus Contagiosus)

یادداشت۔ جمرہ ایک عربی لفظ ہے۔ جو جمر سے مشتق ہے۔ جمر کے لغوی معنی ہیں انگارہ یا چنگاری اور اینتھریکس ایک یونانی لفظ ہے۔ اس کے لغوی معنی بھی یہی ہیں[۱]۔ گویا جمرہ اینتھریکس کا صحیح مترادف ہے۔ چونکہ اس مرض میں ایسی شدید سوزش اور جلن ہوتی ہے۔ جیسے کہ اس جگہ انگارہ رکھا ہوا ہو۔ اس لئے اس کو ان ناموں سے نامزد کیا گیا ہے۔

۲۔ چونکہ یہ مرض زیادہ تر اون دھنوں میں پایا جاتا ہے۔ اس لئے اس کو اون دھنوں کا مرض بھی کہا جاتا ہے۔ مرض نداف الصوف اس کا صحیح عربی اور وول سارٹرز ڈیزیز صحیح انگریزی مترادف ہے۔ ۳۔ چونکہ یہ مرض زیادہ تر بھیڑوں میں پایا جاتا ہے اور اس سے ان میں بخار ہوتا۔ اور ان کی تلی بڑھ جاتی ہے اس لئے اس کو اردو میں (ضلع مرزاپور۔ یوپی) تل بڑھوا اور سپلینک فیور آف اینی ملز بھی کہتے ہیں

تعریف و ماہیت مرض۔ ایک حاد متعدی مرض ہے جو خاص قسم کے جرثومہ (عصی جمریہ۔ بیسی لس اینتھریکس) کی چھوت سے اکثر بھیڑوں اور بعض دیگر حیوانات اور شاذ و نادر انسانوں میں بھی پایا جاتا ہے۔ اس میں ایک قسم کا مقامی التہابی آبلہ سا پیدا ہو جاتا ہے۔ جسے بثرہ خبیثہ (میلیگننٹ پسچول (Malignant Pustule) کہتے ہیں۔ یا زیادہ پھیلا ہوا اور وسیع تہیج ہو جاتا ہے۔ جو اوزیمائے جمریہ (اینتھریکس اڈیما (Anthrax Odema) کہلاتا ہے۔ اس کے علاوہ مریض میں بخار اور بعض دیگر علامات عامہ بھی پائی جاتی ہیں

اقسام مرض۔ مقام چھوت کے لحاظ سے اس مرض کی تین قسمیں ہیں۔

۱۔ جمرہ جلدیہ اس کو بثرہ خبیثہ یا اوزیمائے جمریہ بھی کہتے ہیں

۲۔ جمرہ رئوی پلمونری اینتھریکس) اس میں مرض کی چھوت عموماً پھیپھڑوں میں پائی جاتی ہے۔ اور یہی زیادہ تر اون دھنوں میں پایا جانے کی وجہ سے اون دھنوں کا مرض (وول سارٹرز ڈیزیز) کہلاتا ہے۔ یہ عموماً مہلک ہوتا ہے۔

۳۔ جمرہ معوی (انٹسٹائنل اینتھریکس) اس کی چھوت بالعموم آنتوں میں لگتی ہے۔ یہ قسم شاذ و نادر پائی جاتی ہے۔

---

[۱] دیکھو اے پریکٹیکل میڈیکل ڈکشنری از تھامس لیتھروپ سٹیڈمین اے۔ ایم۔ ایم۔ ڈی صفحہ ۴۹۔ بعض اشخاص نے اس کے یونانی لغوی معنی یاقوت احمر (کاربنکل) بتائے ہیں۔ اور اس کی وجہ تسمیہ یہ لکھی ہے۔ کہ چونکہ اس میں مقام مرض یاقوت کی مانند گہرا سرخ ہو جاتا ہے۔ اس لئے اس کو اس نام سے نامزد کیا گیا ہے۔ اس مناسبت سے بعض اطبا نے اس کا ترجمہ شب چراغ اور مصری اطبا نے جمرہ یاقوتیہ بھی کیا ہے۔

بعض نے اس مرض کو جمرہ مقامی اور جمرہ عام کے نام سے دو قسموں میں تقسیم کیا ہے۔ جمرہ مقامی جمرہ جلدی ہی کے مترادف ہے اور جمرہ عام کو تسمم جمری بھی کہتے ہیں۔ اس میں جمرہ رئوی اور معوی دونوں شامل ہیں۔

اسباب مرض۔ اطبا قدیم کے نزدیک اس مرض کا باعث غلیظ صفراوی مادہ ہوتا ہے۔ لیکن جدید مغربی اطبا (ڈاکٹروں) کی تحقیقات کے مطابق اس مرض کا اصل سبب جیسا کہ اوپر ثابت ہو چکا ہے ایک خاص قسم کا جرثومہ (عصئی جمریہ) ہے جس کی چھوت تندرست انسان میں بالعموم ماؤف حیوان سے لگ جاتی ہیں۔ سبب یہ چھوت جلد میں کسی مقامی زخم خراش یا بال توڑ وغیرہ کی وجہ سے لگتی ہے۔ تو جمرہ جلدی رونما ہوتا ہے اور جب عصئی جمریہ کے بزور یعنی تخم براہ تنفس پھیپھڑوں میں جا کر نشو و نما پانے لگتے ہیں۔ تو جمرہ رئوی پیدا ہو جاتا ہے۔ شاذ و نادر ماؤف جانور کا چھوت زدہ دودھ پینے یا گوشت کھانے سے اس جرثومہ کے بزور یعنی تخم جمری غذا میں پہنچ کر وہاں نشو و نما پانے لگتے ہیں۔ اور جمرہ معوی پیدا کر دیتے ہیں۔ یہ مرض زیادہ تر چرواہوں میں جو بھیڑوں وغیرہ کو چراتے ہیں۔ یا قصابوں اون دھنوں۔ اون کے بسے بننے والوں اور چمڑے وغیرہ کا کام کرنے والوں میں پایا جاتا ہے۔ جن کو بھیڑوں اور اون یا اس کے متعلقات کے ساتھ زیادہ تعلق ہوتا ہے۔

علامات مرض۔ جمرہ جلدی عموماً گردن۔ چہرے۔ کلائی یا ٹانگ پر چھوت لگنے کے تیسرے سے ساتویں دن بعد ظاہر ہوتا ہے۔

مقام ماؤف پر پہلے ایک چھوٹا سا آبلہ نمودار ہوتا ہے۔ جو سرعت کے ساتھ پھیل کر پھوٹ جاتا۔ اور بالعموم مخصوص سیاہی مائل نیلی یا سیاہ رنگت اختیار کر لیتا ہے۔ اور گاہے اس کے ارد گرد اور چھوٹے چھوٹے آبلے پیدا ہو جاتے ہیں۔ ان آبلوں کے اندر کی رطوبت خون آلود ہو کر سیاہی مائل بھورے رنگ کی ہو جاتی ہے۔ اور اس میں عصئی جمریہ پائے جاتے ہیں۔ ان آبلوں میں سخت کھجلی اور سوزش ہوتی ہے

جیسے جیسے اصل آبلہ مذکور پھیلتا جاتا ہے۔ اس کا مرکزی حصہ پہلے بھورا ہوتا اور بعدہ کالا پڑ جاتا ہے۔ بالآخر یہی کھرنڈ بن جاتا ہے۔

اس کے ارد گرد کافی ورم اور سرخی ہوتی ہے۔ شدید حالات میں ورم بتدریج پھیلتا جاتا ہے۔ ماؤف حصے کی عروق جاذبہ اور وریدیں متورم ہو کر سرخ سرخ دھاریوں کی مانند نظر آنے لگتی ہیں۔ اور غدد جاذبہ بھی متورم ہو جاتی ہیں۔ اس کے ساتھ بخار اور کسل و ماندگی۔ سر درد۔ بے چینی اور بیخوابی وغیرہ علامات بھی پائی جاتی ہیں۔

بخار ۱۰۲ یا ۱۰۳ درجہ تک ہوتا ہے۔ نبض سریع اور غیر منتظم ہوتی ہے۔ سوزش معدہ۔ قے اور نفخ شکم بھی پایا جاتا ہے۔

اگر مریض اچھا ہونے والا ہو تو اس کے بعد علامات میں بتدریج کمی آ جاتی ہے۔ ورم کم ہو جاتا ہے۔ اور کھرنڈ جھڑ جاتا ہے بعدہٗ زخم بتدریج اچھا ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر مرض بغیر کسی روک تھام کے پھیلتا رہے۔ تو قرب و جوار کے حصے بھی بتدریج مبتلا ہو جاتے ہیں۔ مثلاً آبلے اور ورم چہرہ سے پھیل کر گردن۔ سینے اور پشت تک پہنچ سکتا ہے۔ سانس اکھڑا ہو جاتا اور رک رک کر آنے لگتا ہے۔ گاہے ہذیان اور قوما ہو کر چند روز میں مریض راہئ ملک بقا ہو جاتا ہے

جمرہ رئوی میں شدید بخار ہوتا ہے۔ دونوں پھیپھڑوں کا ذات الریہ شعبی۔ ذات الجنب۔ شدید تنگئ تنفس۔ ضعف قلب اور شدید کمزوری وغیرہ علامات پائی جاتی ہیں۔ بلغم پہلے پتلا اور بالآخر خون آمیز خارج ہوتا ہے۔ اس میں جراثیم جمرہ پائے جاتے ہیں۔

جمرہ معوی۔ شاذ و نادر پیدا ہوتا ہے۔ اس میں علامات مرض دفعتہً ظاہر ہوتی ہیں۔ چنانچہ پہلے لرزہ۔ قے۔ درد سر۔ سستی اور کاہلی پائی جاتی ہے۔ گاہے بغیر درد کے خون آمیز اسہال آتے ہیں۔ سینے میں دباؤ کا احساس اور کسی قدر تنگئ تنفس بھی

پائی جاتی ہے۔ اس کے بعد دوران خون میں نقص پیدا ہو جانے کی وجہ سے ہاتھ پیر سرد ہو جاتے ہیں۔ نبض سریع اور صغیر ہو جاتی ہے۔ چہرہ نیلا ہو جاتا ہے۔ گاہے کزاز یا صرع کی قسم کے تشنجی دورے پڑنے لگتے ہیں۔ گاہے آنکھیں منہبج اور متورم ہو جاتی ہیں۔ بعض اوقات اس کے بعد ثانوی طور پر جلد کے نیچے جریان خون ہو جاتا ہے۔ یا شب چراغ اور آبلے ہو جاتے ہیں۔ کبھی کبھی ہلکا سا بخار ہوتا ہے۔ اور کبھی حرارت طبعی حرارت سے بھی کم ہو جاتی ہے۔ چند دن کے بعد مریض ضعف قلب کی وجہ سے مر جاتا ہے۔ جمرہ معوی کے بعض مریضوں میں نہایت خفیف علامتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ اور دو تین ہفتے میں وہ بالکل شفایاب ہو جاتے ہیں۔

قسم جمری بالعموم مندرجہ بالا اقسام کے بعد ثانوی طور پر پیدا ہوتا ہے۔ اس میں جراثیم خون کے اندر شامل ہو جاتے ہیں۔ اور اس میں قریب قریب وہی علامتیں ہوتی ہیں جو جمرہ جلدی کے آخری درجے میں ظاہر ہوتی ہے۔ یہ بھی اکثر مہلک ہوتا ہے۔

تشخیص مرض۔ اس مرض کی تشخیص کچھ زیادہ مشکل نہیں۔ اور اس کی مخصوص علامات مریض کے پیشے اور حالات گرد و پیش نیز جمرہ جلدی میں آبلوں کی رطوبت جمرہ رئوی میں بلغم اور جمرہ معوی میں خون یا قے وغیرہ کا خوردبینی امتحان کرنے اور ان میں جراثیم جمرہ یا ان کے تخم پائے جانے پر بخوبی کی جا سکتی ہے۔

انجام مرض۔ جمرہ جلدی کا انجام اکثر اچھا ہوتا ہے لیکن جب اس میں تسمم الدم ہو جائے۔ تو اس کا انجام بھی اچھا نہیں ہوتا۔ جمرہ رئوی عموماً مہلک ہوتا ہے اور جمرہ معوی کا انجام قسم جلدی کی بہ نسبت زیادہ اور قسم رئوی کی بہ نسبت کم۔ برا اور خطرناک ہوتا ہے۔

علاج

حفظ ماتقدم۔ اس مرض سے حفظ ماتقدم کے لئے ان حیوانات میں اس کا محافظ ٹیکہ کرائیں۔ اور ان حیوانات کی لاشوں کو جو اس مرض میں مبتلا ہو کر مر جائیں نہایت احتیاط سے پوری طرح جلوا دیں۔ اور ایسے حیوانات کی اون۔ کھال اور بالوں وغیرہ کو کارخانوں میں بھیجنے سے پہلے خاص کیمیاوی طریق سے جراثیم سے بخوبی پاک و صاف اور مطہر (ڈس انفیکٹ) کر لیں جیسا کہ یورپ اور امریکہ وغیرہ مغربی ممالک میں دستور ہے۔ نیز ایسے اشخاص میں جو اس مرض کے مستعد حیوانات میں رہتے ہیں۔ یا جو ایسے حیوانات کے چمڑے اور اون وغیرہ کا کام کرتے ہیں۔ حتی الامکان بوقت اشتباہ مرض فوراً اس کے تریاق اینٹی انتھریکس سیرم کا ٹیکہ لگوا دیا کریں۔ بالخصوص جب کہ ان میں کوئی خراش کن آبلہ ہو جائے

اصول علاج۔ مریض کو آرام سے رکھیں۔ جمرہ جلدی میں زخم کو صاف رکھیں۔ اور اوپر کی طرف اٹھائے رکھیں۔ لیکن جلانے یا بذریعہ عمل جراحی کاٹ کر نکالنے کی سعی ہرگز نہ کریں اس کی بجائے سینک کرنا مفید ہے۔ یا کسی ایسی مناسب مرہم کا استعمال کریں۔ جن میں شدید قابض دوائیں شامل ہوں۔ داخلی طور پر مسکنات صفرا اور مصفیات خون کا استعمال کرائیں بقول بعض پہلے ہفت اندام کی فصد یا پنڈلیوں پر حجامت باشرط کرانا بہتر ہے۔

دستور العلاج۔ مقام ماؤف پر تھوڑے سے مردار سنگ کو گلاب ۱ تولہ میں پیس کر گل ارمنی ۲ تولہ اور کافور ۳ ماشہ اضافہ کر کے مسکہ گاؤ میں جسے اکیس مرتبہ شیریں پانی سے دھو لیا گیا ہو۔ اچھی طرح ملا کر بطور مرہم لگائیں۔ داخلی طور پر پہلے مطبوخ شاہترہ و افتیمون ملا کر تنقیہ کریں۔ بعدہٗ نقوع حنظل پلائیں یا ماء الجبن کرائیں۔ انار ترش کو چیر کر سرکہ میں جوش دے کر جب نرم ہو جائے یکجان کریں اور ایک کپڑے پر پھیلا کر مقام جمرہ پر رکھنا بھی مفید ہے۔ جمرہ کے ارد گرد کے مقام پر گل ارمنی کو سرکہ میں حل کر کے طلا کرا دینا چاہیئے۔ تاکہ مرض زیادہ نہ پھیلنے پائے۔ جدوار کو بارتنگ کے پانی میں پیس کر

مقام ماؤف پر طلاء کرنا بھی مفید ہے۔

دستور جدید۔ ۱۔ مقام ماؤف پر مرہم جمرہ یا دوائے جدید کا طلا کریں۔

۲۔ داخلی طور پر مطبوخ شاہترہ تیج پلائیں۔ اور جوہر منقی اچاول معجون عشبہ ۷ ماشہ میں ملاکر ہمراہ عرق شیر ۵ تولہ۔ عرق ماء الجبن ۵ تولہ بوقت عصر پلا دیا کریں۔

منتخب و مجرب مرکبات

۱۔ مرہم برائے جمرہ۔ جاوشیر۔ زنگار۔ بہروزہ۔ مرکی کندر۔ زرد اوند مقل ارزق ہر ایک ۷ ماشہ۔ مردار سنگ ۱۵ ماشہ۔ اشق ۲ تولہ۔ مرہم سفید ۲ تولہ۔ رایتج ۲ تولہ۔ روغن زیتون اور سرکہ بقدر ضرورت۔ مقل کو سرکہ میں اور بروزہ، مرکی۔ اشق اور موم وغیرہ کو روغن زیتون میں حل کرکے۔ باقی دوائیں نہایت باریک پیس کر سب کو ملاکر مرہم بنالیں۔ بوقت ضرورت پھوڑوں اور آبلوں پر لگا دیا کریں۔

۲۔ دوائے جدید مجرب قدما و متاخرین

صفتہٗ۔ انزروت۔ صبر۔ کندر۔ زنگار۔ سفیداب تمام مساوی الوزن۔ گل ارمنی سب کے وزن کے برابر لے کر سب کو کوٹ پیس کر پانی کے ساتھ ریٹھہ کی گولی کے برابر گولیاں بناکر خشک کرکے رکھ لیں۔ بوقت ضرورت سرکہ اور پانی میں حل کرکے مقام ماؤف پر طلا کریں۔

۳۔ حب انطاکی۔ مادہ مرض کو داخل بدن کی طرف جذب کرکے ان گولیوں کا استعمال جمرہ میں انطاکی کا مجرب ہے۔ صفتہٗ۔ صبر زرد ۲۰ تولہ۔ بسفائج فستقی ۱ تولہ۔ سقمونیا مشوی۔ پوست ہلیلہ کابلی۔ مصطگی رومی ہر ایک ۳۱۲ ماشہ۔ گل ارمنی ۴ ماشہ سب دواؤں کو باریک پیس کر آب کاسنی کے ہمراہ گولیاں بنا کر رکھ لیں۔ بوقت ضرورت ۹ ماشہ مناسب بدرقہ کے ہمراہ استعمال کرادیا کریں۔

علاج ڈاکٹری

ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں۔ اور جس قدر جلد ممکن ہوسکے ویوزانٹی اینتھریکس سیرم یا صوبن ہیم کا تیار کیا ہوا اینٹی اینتھریکس سیرم بہت بڑی مقدار میں (کم سے کم چالیس سی۔سی) اندرون ورید پچکاری کے ذریعے داخل کرائیں۔ اور ہر بارہ یا چوبیس گھنٹے کے وقفے سے ایسی پچکاری کرتے رہیں۔ البتہ مقدار سیرم بتدریج کم کرتے جائیں۔ اگر سیرم نہ مل سکے تو اس کی بجائے سالورسان کی ۰.۹ گرام کی مقدار میں اندرون ورید پچکاری کرنا بھی نفع بخش ثابت ہوتا ہے۔ مقامی طور پر زخم یا آبلے پر ابونیم ایسی ٹیٹ کے محلول کی ٹکور کریں

غذا و پرہیز۔ غذا لطیف زود ہضم اور مقوی دیں۔ آش جو یا دیگر ترش اغذیہ (اجاصیہ) وغیرہ مفید ہیں۔ ثقیل۔ دیر ہضم اور ردی اشیاء سے پرہیز کریں۔

نفخ الریہ

(Emphysema of the Lungs)

(از جناب حکیم قاضی محمد عظیم اللہ صاحب کامل طب و جراحت پروفیسر طبیہ کالج لاہور)

تعریف و ماہیت مرض یہ پھیپھڑوں کا ایک مرض ہے جس میں پھیپھڑوں کے ہوائی خانوں کے پھیل جانے سے ان میں ہوا بھر جاتی ہے۔ یہ بالعموم بتدریج بڑھنے والا مرض ہوتا ہے۔ اور اس میں ہوائی کیسوں کے مابین کی دیواروں میں خاص قسم کے

تغیرات رونما ہوتے ہیں۔

اقسام مرض۔ ۱۔ نفخ الریہ تضخمی یا عظمی (
(Large Lunged or Hypertrophic E.
اسے نفخ الریہ ذاتی بھی کہتے ہیں (Substantive or
(Idiopathic Emphysema

۲۔ نفخ الریہ ضموری یا صغری (Small lunged
(Atrophic Emphysema
اسے نفخ الریہ شیوخی (Senile Emphysema)
بھی کہتے ہیں۔
۳۔ نفخ الریہ ثانوی یا محدود (Compensatory
(Localized or Secondary Emphys.
۴۔ نفخ الریہ عروقی حاد (Acute
(Vesicular Emphysema
۵۔ نفخ الریہ حاد خلوی (Acute
(Interstitial Emphysema)

آخر الذکر دونوں قسمیں خالص نفخ الریہ کی نہیں ہیں۔ تاہم ان کا ضروری بیان ذیل میں پیش کر دیا جائے گا۔

۱۔ نفخ الریہ عظمی یا ذاتی

یہ ایک مزمن مرض ہے۔ اور بالعموم ہر دو جانب پایا جاتا ہے۔

اسباب۔ موئدہ۔ یہ ہر ایک عمر حتی کہ بچپن میں بھی ہو سکتا ہے لیکن بالعموم ادھیڑ عمر میں ہوتا ہے۔ عورتوں کی بہ نسبت مردوں میں عام ہوتا ہے۔ کیونکہ غالباً انہیں ایسے حالات میں زیادہ رہنا پڑتا ہے جو اس مرض کو پیدا کرتے ہیں۔ گو یہ کلیتاً موروثی نہیں ہوتا۔ تاہم اس میں ایک حد تک خاندانی یا موروثی استعداد پیدائش پائی جاتی ہے۔ خاص خاص پیشے مثلاً باجا بجانا۔ گانا یا بھاری بھاری بوجھ اٹھانے (پہلوانی) وغیرہ جن میں خاص زور لگا کر ہوا کو پھیپھڑوں سے خارج کرنا پڑتا ہے۔ یا گرد و غبار والے پیشے جن میں سعال شعبی یا خراشی کھانسی کا امکان ہوتا ہے۔ اس مرض کی پیدائش میں کافی حصہ لیتے ہیں۔

محرکہ۔ مزمن اور شدید کھانسی ضیق النفس۔ کالی کھانسی سگریٹ کا دھواں وغیرہ وہ جملہ اسباب جو ہوائی نالیوں کے بالائی حصوں میں خراش پیدا کرتے ہیں۔

علامات۔ کم و بیش تنگی تنفس اس مرض کی مخصوص علامت ہے۔ غیر پیچیدہ اور تھوڑے عرصے کے مرض میں یہ شکایت کم ہوتی ہے۔ اور صرف بھاگنے۔ دوڑنے وغیرہ کے وقت جب کہ کسی قسم کی محنت کی جاتی ہے رونما ہوتی ہے بشرطیکہ اس کے ساتھ ہوائی نالیوں کی سوزش موجود ہو۔ بڑھے ہوئے مرض میں تنگی تنفس کی شکایت بھی بہت نمایاں ہوتی ہے۔ جو سعال شعبی یا دمہ کے دوروں کے وقت اور کہر کے دنوں میں بہت ہی بڑھ جاتی ہے۔ چہرے کا نیلا پن (Cyanosis) مرض کی کمی بیشی کے لحاظ سے کم و بیش موجود ہوتا ہے۔ انگلیاں موٹی ہو جاتی ہیں۔ کھانسی بالعموم ہوائی نالیوں کی سوزش کی صورت میں پائی جاتی ہے۔ اور یہ سردیوں نیز کہر کے دنوں میں بڑھ جایا کرتی ہے۔ یہ بالعموم شور دار اور اکثر تشنجی دورے کی شکل میں ہوتی ہے۔ بلغم ہوائی نالیوں کی سوزش کی صورت میں خارج ہوتا ہے۔ اور بالعموم سفیدی مائل بھورے رنگ کے چند مخاطی ٹکڑوں سے لے کر کثیر مقدار میں مخاطی صدیدی قسم کا ہو سکتا ہے۔

چھاتی بڑھ جاتی ہے۔ بالخصوص مقدم موخر قطر میں عظم القص کسی قدر آگے کو بڑھ آتی ہے۔ پسلیوں کا ترچھا پن کم ہو جاتا ہے اور فضا، مابین الاضلاع طبعی حالت کی بہ نسبت وسیع ہو جاتی ہے۔ مریض کی چھاتی کی وضع ایسی ہو جاتی ہے جیسی سانس اندر کھینچتے وقت ہوتی ہے۔

حرکات تنفس بہت کچھ محدود ہو جاتی ہیں۔ نبضہ قلب غیر معلوم ہوتا ہے۔ اور دقت سے محسوس کیا جا سکتا ہے۔ لیکن بالعموم نبضہ فوق المعدہ موجود ہوتا ہے۔ ارتعاش صوتی (Vocal Fremitus) کم ہو جاتا ہے۔ اور قرع کی آواز بڑھ جاتی ہے

یعنی زیادہ گونجتی ہوئی ہوتی ہے۔ سطحی قلبی ٹھوس پن بہت کچھ کم یا بالکل باطل ہو جاتا ہے وغیرہ۔ تنفس کی آوازیں کمزور ہوتی ہیں۔ شہیق (انسپائریشن) چھوٹی اور زفیر (ایکسپائریشن) بہت طویل ہوتی ہے۔ قاعدہ ریہ اور عظم القص کے کناروں پر کچھ خفیف ببلے اور لفظی آوازیں سنائی دیتی ہیں۔ اگر ہوائی نالیوں کا ورم بھی موجود ہو تو ادھر ادھر پھیلی ہوئی رونکائی کی آوازیں بھی سنائی دیتی ہیں۔ رنانیت صوتیہ (ووکل ریزوننس) بالعموم ضعیف سی کم ہو جاتی ہے۔ قلب کی آوازیں کمزور اور دور سنائی دیتی ہیں۔ آخری درجات مرض میں ثلاثی المروس کی انقباضی مری آواز بھی ظاہر ہو سکتی ہے۔ پھیپھڑوں کی ہوائی جسامت ناپنے پر (سپائرومیٹر Spirometer کے ذریعے) بالعموم کم (حتیٰ کہ بعض اوقات نصف تک کم) پائی جاتی ہے۔ مثلاً ۲۰۰۰ سی۔ سی کی بجائے ۱۰۰۰ سی سی پائی جا سکتی ہے۔ جگر اور طحال بھی بڑھے ہوئے پائے جاتے ہیں (بوجہ احتقان دموی قسری (Passive Hyperaemia)

عوارض۔ اس کے ساتھ ہوائی نالیوں کی سوزش عام طور پر پائی جاتی ہے۔ آخری درجات میں دمہ کے دورے بھی عام پڑنے لگتے ہیں۔ شاذونادر انتفاخ الصدر (نیمو تھورکس) بھی ہوائی بلبلوں کے پھٹنے سے ظاہر ہو سکتا ہے سل بھی ہو سکتا ہے۔ اختتام وا واخر مرض میں دل کا دایاں حصہ کام کرنے سے رہ جاتا ہے۔

رفتار۔ یہ مرض اگر سبب کے دور کر دینے سے رفع نہ کر دیا جائے۔ یا گرم خشک آب و ہوا میں بالخصوص موسم سرما میں سکونت نہ رکھی جائے تو اکثر بڑھتا رہتا ہے۔ غیر مناسب مقامات پر غیر مناسب پیشے میں اور بار بار کھانسی (سعال شعبی) کے دوروں سے یہ مرض بہت جلدی بڑھ جاتا ہے

تشخیص مرض۔ جب مرض بہت بڑھا ہوا ہو تو تشخیص زیادہ مشکل نہیں ہوتی۔ البتہ خفیف حالت میں تشخیص مشکل ہوتی ہے۔ لیکن کھانسی تنگی تنفس اور دیگر جسمانی علامات مذکورہ (زفیر طویل۔ رنانیت قرع کے بڑھ جانے وغیرہ) سے ایک حد تک کی جا سکتی ہے۔ انتفاخ الصدر۔ لوز سمائے صدری اور سل رئوی سے بعض اوقات اس کی تشخیص مشکل ہوتی ہے۔ لیکن علامات پر غور کرنے کا خوردبینی امتحان کرانے اور ایکس رینہ کی تصویر کھنچوانے کے بعد ایک حد تک یہ تشخیص کی جا سکتی ہے۔

انجام۔ مرض کے درجے اور مریض کے حالات پر منحصر ہے۔ اگر یہ مرض تدریج بڑھ رہا ہو تو یقیناً مریض کی زندگی کو کم کر دیتا ہے۔ پھیپھڑوں کی وسعۃ النفس کا طبعی حالت سے ۵۰ فی صدی تک کم ہو جانا خطرناک ہوتا ہے۔ اگر اس کے ساتھ شدید سعال شعبی یا قلبی عوارض پیدا ہو جائیں تو انجام خراب ہوتا ہے۔

علاج

علاج سے اس مرض کی رفتار ترقی کو ایک حد تک روکا جا سکتا ہے لیکن جس حد تک شکایت پیدا ہو چکی ہو۔ اسے دور کرنا یا مرض سے کلی طور پر شفا ہونا دشوار ہے۔ اس کے علاج میں کھانسی کو پیدا کرنے اور ہوائی نالیوں میں تناؤ کو بڑھانے والے اسباب کو روکنا چاہیے۔ جن مریضوں میں اس کی استعداد ہو ان کے لئے مناسب آب و ہوا اور موزوں پیشے کے انتخاب میں احتیاط سے توجہ دینی چاہیئے۔ جب یہ مرض پیدا ہو چکا ہو تو مریض کو چاہیئے کہ حتی الامکان سردیوں کا موسم گرم اور خشک آب و ہوا کے مقامات پر گذارے۔

زفیر (ایکسپائریشن) کے وقت چھاتی کو دبا کر یا دبائی ہوئی ہوا میں سانس لینے سے پھیپھڑوں کے اندر ہوا کے ذریعے خون کی بہتر صفائی کی کوشش کی جاتی ہے۔ اور یہ ایک حد تک مفید ثابت ہوتی ہے۔ بالخصوص آخر الذکر تدبیر یعنی دبائی ہوئی ہوا میں تنفس زیادہ مفید ثابت ہوتی ہے۔ اس کے لئے مریض کو ایک لوہے کے خاص کمرے میں داخل کر دیا جاتا ہے۔ جس میں ایک کھڑکی بھی ہوتی ہے۔ اور اس کمرے کے اندر کی ہوا کا دباؤ نصف گھنٹے کے اندر اندر ½ افضائی قوت تک بڑھا

دیا جاتا ہے۔ اس میں مریض ایک گھنٹے تک رہتا ہے، اور اس کے بعد ایک گھنٹہ بھر تک طبعی دباؤ پر لائی ہوئی ہوا میں رہتا ہے۔ ایسے ہوائی غسل ہر دوسرے دن کرائے جاتے ہیں۔ اس کے بعد ان کے وقفے اور تواتر کو بڑھایا جا سکتا ہے۔ یہ علاج اس مرض نفخ الریہ میں خصوصیت کے ساتھ نہایت مفید ہے۔ جس کے ہمراہ ہوائی نالیوں کی سوزش (برانکائیٹس) بھی ہوتی ہے۔ شریانی امراض اور ہوت ڈیوار صدر والے مریض اس علاج کے لئے موزوں نہیں ہوتے۔

غذا سادہ اور زود ہضم ہونی چاہیئے۔ رات کا کھانا جلدی کھا لینا چاہیئے۔ سردیوں میں روغن جگر کاڈ ماہی یا اس کے مرکبات کا استعمال ایک حد تک مفید ہوتا ہے۔ کپڑے گرم پہننے چاہئیں مگر سردی لگ جانے کے خوف سے ان کی زیادتی یا بھرمار نہیں ہونی چاہیئے

اس کے ساتھ علامات کے دفیعے کے لئے مناسب علاج کریں۔ مثلاً سعال شعبی کے لئے فیر ولی آو دکر سندیا روغن تارپین وغیرہ کی سینے پر مالش کریں۔ اور داخلی طور پر حسب ضرورت دافع تشنج دوائیں دیں قلبی عوارض ہیں ان کا مخصوص علاج کریں۔ اگر احتقان دموی بہت نمایاں ہو تو فصد کھلوائیں۔ جونکیں لگوائیں مسہلات اور مدرات کا استعمال کرائیں۔ اس کے ساتھ مقویات قلب دوائیں دیں وغیرہ۔

نفخ الریہ ضموری یا مُعمری

اسباب۔ بڑھاپا بوجہ بدنی ساختوں کے ضموری تغیرات کے۔

علامات۔ ہلکی ہوتی ہیں۔ عام شیخوخی کمزوری تنگی تنفس بالخصوص ذرا سی بدنی محنت پر۔ سعال شعبی مزمن۔ چھاتی چھوٹی چپٹی اور لاغر ہو جاتی ہے۔ اور اچھی طرح نہیں پھیلتی لیکن احتقان دموی نسبتاً کم ہوتا ہے۔ ارتعاش صوتی میں کوئی تغیر نہیں پایا جاتا۔ قرع کی آواز گو تیز اور بلند ہوتی ہے لیکن قلبی یا کبدی سطح میں کوئی مداخلت نہیں ہوتی۔ تنفسی آوازیں کمزور ہوتی

ہیں اور زفیر (ایکسپائریشن) میں زیادہ طوالت نہیں ہوتی۔ اگر سعال شعبی موجود ہو یا قلب نہایت کمزور ہو رہا ہو تو تنفسی آوازیں (؟) اور ردنکائی کی آوازیں سنی جا سکتی ہیں۔

تشخیص۔ اس کی تشخیص ظاہر ہوتی ہے

علاج علاماتی علاج کرنا چاہیئے۔ غذا وغیرہ میں احتیاط اور باقاعدگی ایک حد تک مفید ہو سکتی ہے۔

نفخ الریہ ثانوی یا محدود

اسباب۔ یہ اس مرضی عمل کا نتیجہ ہوتا ہے جس سے پھیپھڑوں کی ساخت سکڑ جاتی یا تباہ ہو جاتی ہے۔ یہ بالعموم قیصی ہوتا ہے جب کہ سعال شعبی۔ ذات الریہ شعبی۔ سل اور خناق وبائی کی صورت میں پیدا ہوتا ہے اور جب یہ سل۔ ذات الریہ۔ مزمن ذات الجنب رطوبی اور ریدی کے بعد پھیپھڑوں میں لیفی ساخت کے پیدا ہو کر سکڑنے سے ہوتا ہے۔ تو ایک ہی وقت پورے ایک لوتھڑے یا ایک سے زیادہ لوتھڑوں یا ایک پورے پھیپھڑے میں ظاہر ہو سکتا ہے۔

علامات۔ اس سے پہلے وہ مرض یا مرضی حالت اور اس کی مخصوص علامات موجود ہوتی ہیں۔ جس کے بعد یہ مرض پیدا ہوتا ہے۔ مقام ماؤف پر زمانیت کی آواز بہت بڑھ جاتی ہے دل کی جگہ عموماً بدلی ہوئی ہوتی ہے یعنی دل عموماً اس طرف جھکا ہوا پایا جاتا ہے، جہاں ضموری تغیر پیدا ہو رہا ہو۔ ارتعاش صوتی اور زمانیت صوتیہ میں زیادہ تغیر نہیں ہوتا۔ لیکن یہ پہلے بڑھ جاتی ہیں۔ اور اس کے بعد کم ہو جاتی ہیں۔ ابتداء مرض میں تنفسی آوازیں بڑھ جاتی اور کھردری ہوتی ہیں لیکن جب مرض بڑھ جاتا ہے۔ تو کمزور ہو جاتی ہیں۔ اور تنگی تنفس و احتقان دموی کی شکایات رونما ہو جاتی ہیں۔

علاج

اصل مرض کا علاج کرنا چاہیئے۔ اس حالت کے لئے کوئی اور خاص علاج نہیں ہے۔

دستور العلاج جدید

مختصر زود اثر اور اصولی نسخے

گذشتہ سے پیوستہ

(از جناب حکیم و حافظ محمد نسیم الدین صدیقی فاضل الطب والجراحت کھاتولی)

حمی نفاسیہ (پیوریپرل فیور)
(Puerperal fever)

کچلہ مدبر ۲ ماشہ
کنین سلف ۳ ماشہ
سفوف شیلم (ہپوارگٹ) ۶ ماشہ

بقدر مرچ سیاہ گولیاں بنائیں، ایک یا دو گولیاں دن میں تین بار دیں۔ میرے خیال کے مطابق اس مرض میں اس سے بہتر اور فائدہ مند کوئی نسخہ نہیں ہے۔ مقامی طور پر دافع تعفن سیالات سے ڈوش کرانا بھی ضروری ہے۔

نوٹ۔ یہ زمانہ زچگی کی ایک عام اور مہلک بیماری ہے اگر اس کے متعلق محض سرسری اور سطحی واقفیت ہے۔ تو یقین فرمائیے بہت سی زندگیاں آپ کے ہاتھوں سے لقمۂ اجل ہونے کا قوی امکان ہے۔ اور اگر کافی معلومات ہیں۔ تو آپ وثوق کے ساتھ بہت سی زچاؤں کو موت کے منہ سے بچا سکتے ہیں۔

نسوانی امراض کے متعلق ہمارے معلومات خصوصیت کے ساتھ ٹھوس اور وزنی ہونے چاہئیں۔ تاکہ اس بے زبان اور واجب الرحم مخلوق کی پیچیدہ شکایتوں اور جاہل دائیوں کی غلط رہبری سے گزر کر ہمارا قیاس اور تصور مشاہدہ کے برابر آجائے دیسی طبوں کی قدر و منزلت۔ عظمت اور عقیدت سب سے زیادہ عورت کے دل میں ہے۔ یہ طبقہ دیسی طب کی شمع کا جاں نثار پروانہ ہے۔ ہر ہندو اور مسلمان عورت اپنے قومی اور دیسی جذبہ میں سرشار ہو کر جاہل دائیوں اور نااہل عطائیوں کے ہاتھوں میں بھی قربان ہو جانا اپنا مقصد حیات خیال کرتی ہے۔ اپنے شیر خوار بچوں کو دیسی ادویہ کا خوگر بنانا اور جنم سنی میں شامل کر دینا فرض مادری و درکار منصبی سمجھتی ہے۔ میں ایسے بہت سے گھرانوں سے واقف ہوں اور یقیناً آپ بھی ہوں گے جن کے خاندان میں قابل اور مشہور ڈاکٹر موجود ہیں۔ مگر ان کے یہاں کی عورتیں اپنا اور اپنے بچوں کا ہمیشہ دیسی علاج پسند کرتی ہیں۔

نسوانی امراض کے تباہ کن حالات میں دائیوں کی جہالت اور حماقت ضرور بدنام ہے۔ لیکن اس کی ذمہ داری بہت کچھ ان لوگوں پر بھی عائد ہوتی ہے۔ جو فنی نکات طبی پاکیزگی اور صفائی کی فہمائش نہیں کرتے اس تغافل شعاری کی وجہ بدقسمتی سے یہ بھی ہے۔ کہ جس طرح علم الجراحت نااہل حجاموں کے سپرد کر کے سبکدوشی حاصل کر لی ہے۔ اس طرح فن الولادت صرف دایہ ہی کا حصہ خیال کیا جاتا ہے۔ معالج بذات خود اس کو ایک غیر متعلق چیز سمجھ کر بے نیاز ہو جاتا ہے۔ اس افسوسناک غفلت کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ معالج جاہل اور بے خبر دایہ کی بروقت صحیح رہنمائی اور امداد سے بالکل مجبور اور معذور ہوتا ہے۔ علم القابلہ میں ہر معالج کی معلومات نہایت وسیع اور بلند پایہ ہونے کی اشد ضرورت ہے۔ بہترین اور قابل اطمینان معلومات کا صحیح معیار یہ ہے کہ علم اپنی برقی طاقت کے ذریعہ سے ارادہ اور عمل کی مشینری کو فوراً حرکت میں لاتا ہے۔ اور انسان ایسے مواقع کا نہایت بے چینی سے متلاشی رہتا ہے۔ کہ اپنے علم کا عملی صورت میں مظاہرہ کرے یہ کیفیت اور تڑپ جس قدر کم ہے اتنا ہی علمی کمزوری کا اندازہ کرنا چاہیئے۔ یہ قطعی ناممکن ہے۔ کہ آپ علم الجراحت سے واقف ہوں۔ اور آلات جراحیہ سے تہی دست ہوں۔ یہ کبھی

نہیں ہو سکتا۔ آپ قاتا طیر کا طریقہ استعمال جانتے ہوں۔ اور عذاب کی
ابول کے مریضوں میں آبزن اور نطول وغیرہ پر قناعت کر لیں۔
سب سے پہلے آپ قاتا طیر ہی پاس کریں گے۔ لہذا فن الولادت
میں معالج کو بنا مستعد اور باخبر رہنا چاہیئے کہ اگر اس کو بچہ جنانے کا موقع
پیش آجائے۔ یا دایہ کو اپنے کام میں مشکلات اور پیچیدگیوں کا سامنا
ہو جائے۔ تو وہ نہایت خوبی اور کامیابی کے ساتھ یہ کام انجام
دے سکے۔

حمٰی نفاسیہ کا اندیشہ دایہ کی ناواقفیت کی وجہ سے ہوتا
ہے۔ اس کو خبر ہی نہیں جراثیم کیا بلا ہیں کہاں تک خطرناک ہیں اور
جراثیم کشی کی بھی علاج میں ضرورت ہوا کرتی ہے یا نہیں۔ اس کو
پتہ نہیں کہ یہ دشمن جان اس کے کثیف ہاتھوں اور ناخنوں کے
ذریعہ زچہ کے جسم میں داخل ہو کر "پرسوت کا بخار" پیدا کرتے ہیں
اس مرض کے علاج میں یہ ہرگز کافی نہیں ہے۔ کہ نسخہ میں مدرّات
کشادہ دلی کے ساتھ تجویز کر دیئے جائیں اور مقامی صورت میں
غلیظ اور کثیف ہاتھوں سے مرہم داخلیون استعمال کر کے جراثیمی
فوج کو روزانہ کمک بہم پہنچائی جائے۔ اس مرض میں دافع تعفن
ادویہ کا لحاظ لازمی ہے۔ اور اصل علاج ہے۔

حب دافع تعفن

فلفل سیاہ ۴ ماشہ
بیش مدبر ۲ ماشہ
شنگرف رومی ۲ ماشہ
دار فلفل ۴ ماشہ
سہاگہ خام ۴ ماشہ

آب لیموں میں کھرل کر کے بقدر مونگ گولیاں
بنائیں۔

نوٹ۔ مندرجہ بالا نسخہ میں دافع تعفن اور ہلاکت جراثیم
کا لحاظ موجود ہے۔ تسمم الدم اور تعفن الدم وغیرہ میں مفید۔
لیکن افسوس یہ ہے۔ کہ کرویات عقدیہ (سٹریپٹو کا کائی)

بالخصوص تریاق نہیں ہے۔ طب جدید کا دامن بھی اس قسم کے
حربہ سے خالی ہے چنانچہ اس مقصد کے لئے صرف مصل ضد کرویات
عقدیہ (اینٹی سٹریپٹو کا کائی سیرم) کے انجکشن کئے جاتے ہیں لیکن اس
چیز سے مختلف نتائج کا اظہار ہوتا ہے۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ
اس کا استعمال خطرات سے محفوظ نہیں ہے۔ اس مرض میں آجکل
سلفونا مائڈ (Sulphonamide)
گروپ کی ادویہ کا استعمال نہایت کامیابی کے ساتھ ہو رہا ہے۔
اس قسم کی چیزیں اقراص کی شکل میں کھانے کے لئے اور سیال
شکل میں ٹیکوں میں بند انجکشن کے لئے تیار ملتی ہیں۔ اس سلسلہ
کی چند دوائیں یہ ہیں

۱۔ پرونٹوسل سرخ وسفید (ساختہ بیئر)
(Prontosil Rubrum & Album)

۲۔ پرولیپٹے سین (ساختہ مے اینڈ بیکر)
(Proseptosine May&Baker)

۳۔ سلفے نیلا مائڈ (ساختہ پارک ڈیوس)
(Sulphanilamide P.D.& Co.)

۴۔ کوسیڈن (ساختہ کارن رک کمپنی)
(Koci'din Tablets)

۵۔ سیپٹے نیلم (ساختہ گلیکسو لیبارٹری)
(Septanilum)

۶۔ بائی سلفونا مائڈ (ساختہ بنگال امیونٹی)
(Bi-Sulphonamide)

۷۔ سلفے نل (ساختہ بنگال کیمیکل)
(Sulphanil)

۸۔ اکٹی سال سرخ وسفید (ساختہ جاپان)
(Aktisal Rubrum & Album)

غلوین مطہر (گلسرین سٹری لائزڈ)

اس کو بذریعہ زنانہ قاتا طیر مجوف رحم میں انتقال [illegible]
عمل روزانہ صبح کو کیا کریں۔ یہاں تک کہ [illegible]

مریضہ کو چت لیٹے رہنا چاہئیے۔

دایہ سے مشورہ کرنا

مریضہ کے متعلق دایہ سے کبھی اس کی ذاتی رائے معلوم نہ کیجئے۔ وہ نہایت سنجیدگی سے اور متانت کے ساتھ آہستگی سے کان میں صرف دو باتیں بتانا جانتی ہے۔ ورم یا ٹیڑھا پن یہ دونوں باتیں بیکار ہیں جب تک یہ نہ معلوم ہو کہ ورم کس حصہ میں ہے۔ اور کس درجہ میں ہے، اور اعوجاج کس جانب میں واقع ہے۔ دایہ کا دیانتداری کے ساتھ مشورہ حاصل کرنا قریباً ناممکن ہے۔ اگر آپ امتحاناً کسی تندرست عورت کا معائنہ کرائیں گے، تو وہ اس کو بھی ورم میں مبتلا بتائے گی۔ کیونکہ وہ اگر تندرست کہتی ہے۔ تو اندیشہ ہوتا ہے۔ کہ آپ اس کو بجائے قابلہ کے جاہلہ خیال نہ کریں۔ اور اس طرح وہ آئندہ آپ کی توجہ اور امداد سے یکسر محروم ہو جائے۔ دوسرے یہ بھی عاقبت اندیشی ہے کہ کیس ہاتھ سے نکلتا ہے۔ اور کچھ دنوں کا مشغلہ اور روزینہ یک لخت ختم ہوتا ہے۔ اندرونِ رحم کی حالت کا اظہار عموماً قابل اعتبار نہیں ہوتا۔ عنق الرحم سے آگے مشاہدہ یا کسی دستکاری کا موقع ان کو کبھی نہیں ملتا۔ اور نہ اس مقصد کے لئے آلات اور سہولت ان غریبوں کو میسر ہے۔ لہذا مشورہ کا بہترین اور کارآمد طریقہ یہ ہے۔ کہ آپ جس مرض کا وقوع اغلب خیال کرتے ہیں۔ اس کے متعلق مقامی علامات کا فائدہ بذریعہ دایہ حاصل کریں، اور غور کریں۔ اس مرض کے علامات موجود ہیں یا نہیں اور یہ کہ مقامی علامات کو عمومی علامات سے کچھ مناسبت اور تعلق ہے کہ نہیں اگر نہیں تو پھر کسی مشابہہ مرض کی طرف خیال دوڑائیے اور اس کے علامات کی اسی طرح جستجو کیجئے۔ یہاں تک کہ آپ علامات فارقہ کی رہنمائی میں امراض مشابہ کو علیحدہ کرتے ہوئے اصل مرض تک پہنچ جائیں۔ اور صحیح تشخیص قائم کر لیں۔ مثلاً حمی نفاسیہ کی مریضہ میں بوساطت دایہ یہ معلوم کریں۔ کہ نفاس میں بدبو ہے یا نہیں۔ عنق الرحم بند ہے یا کھلا ہوا ہے۔ نفاس کی گدی پر نفاس کا دھبہ کس شکل کا ہے۔ رحم کی اندرونی سطح کھردری ہے یا چکنی رحم غیر معمولی حالت میں بڑھا ہوا ہے یا ٹھیک طور پر سکڑ رہا ہے۔ ان سوالات سے پہلے تشخیص قائم کرنے کے لئے آپ کو یہ معلوم ہونا اشد ضروری ہے۔ اگر نفاس میں بدبو ہے۔ تو تسمم الدم سپریمیا (Spracima) ہے ورنہ تعفن الدم سیپٹی سیمیا (Septicoemia) کا کیس ہے۔ گو بے تعدیہ مخلوط بھی ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں بدبو ہو سکتی ہے۔ نفاس کی بدبو متعفن گوشت کے مشابہہ ہوتی ہے۔ اگر عنق الرحم کشادہ ہے تو رحم صاف نہیں ہے۔ اگر نفاس کی گدی کا دھبہ کناروں پر گہرے رنگ کا ہے۔ اور درمیان میں پھیکے رنگ کا ہے۔ تو غیر طبعی ہے۔ اور اس کے برعکس طبعی ہے۔ اگر رحم کی اندرونی سطح چکنی اور صاف ہے۔ تو تعفن الدم ورنہ تسمم الدم ہے۔ وضع حمل کے بعد رحم سکڑ کر اپنی اصلی جگہ پر آجاتا ہے۔ یہ عمل تبدریج اور خاص نظام کے ماتحت ہوتا ہے۔ جس کو جاننے کے بعد آسانی کے ساتھ معلوم کیا جا سکتا ہے۔ کہ رحم باقاعدگی سے منقبض ہو رہا ہے یا ڈھیلا پڑا ہوا ہے۔ اور انقباض کی حاجت ہے۔ اس مختصر بیان کے بعد یہ معلوم کر لینا بالکل سہل ہے۔ کہ دایہ سے محض یہ دریافت کر لینا کہ ادرار ہو رہا ہے یا نہیں کس قدر نامکمل اور غیر تسلی بخش بات ہے۔ ہماری ذاتی معلومات اور استفسارات دایہ کی ذہنی تربیت پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اس کو باخبر اور ہشیار کرتے ہیں۔ اگر ان کی تعلیم اور تفہیم معقولیت کے ساتھ کی جائے۔ تو یہی جاہلات فی الواقع قابلات ہو سکتی ہیں۔ اور نسوانی معالجات میں ان کی رہبری قابل قدر ثابت ہو سکتی ہے۔ ہمارے یہاں بالعموم ناخواندہ عورتیں دایہ کی خدمت انجام دے رہی ہیں۔ اس قسم کی عورتیں یا تو بیوائیں ہیں۔ یا عیالداری اور ناداری سے تنگ آکر اس کام میں مشغول ہیں۔ ان میں ایسی دایہ بھی ہیں۔ جو دوش، حقنہ، قاثاطیر وغیرہ کامیابی کے ساتھ استعمال کر لیتی ہیں۔ اور ان کو اپنے کام میں دلچسپی اور درک ہے۔ اگر ان کا وجود قوم اور ملک کے لئے مفید اور کارآمد بنانا ہے تو اس کی ذمہ داری ہمیں محسوس کرنی چاہئیے۔ ان کی خدمت اور ان کا کام ہمارے مشوروں کے ماتحت ہے

اور ماتحت انسان کی کارگذاری سلیقہ مندی لیاقت اور تربیت اس کے مانٹرپی دانائی اور فہم وفراست کا پتہ دیتی ہے۔ کسی خاندان کی نقل وحرکت اور آداب وتہذیب سے آپ اس کے آقا کا تمدن اور معاشرت معلوم کر سکتے ہیں۔ انسانی تعلیم وتربیت وہ جادو اور طاقت رکھتی ہے کہ انسان تو کیا وحشی نافرمان اور سرکش حیوانات بھی سلیس اور شائستہ ہو جاتے ہیں۔ عورت کا عورت کے دُکھ اور درد کو پہچاننا اس کی جنسی خصوصیت ہے۔ تیمارداری اور نرمانگی اس کا فطری مادہ ہے۔ اور ان خصوصیات کا ابھارنا اور نمایاں کرنا علم وفن کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ آج صبح میرے مطلب میں دایہ دیہات سے ایک زچہ کی حالت بیان کرنے آئی۔ زچہ کو بخار شدید تھا۔ میں نے اس سے مریضہ کے متعلق مختلف سوالات کئے جن کے جوابات کافی حد تک اطمینان بخش تھے۔ جب یہ معلوم کیا کہ غذا میں کیا دیا جا رہا ہے تو اس سوال پر ذرا وہ گھبرائی۔ زچہ کا شوہر ساتھ تھا۔ اس لئے حقیقت چھپانے کی کوئی صورت نہ تھی۔ اس نے ڈرتے اور سہمتے ہوئے بتایا کہ دودھ اور اب جو آپ بتائیں گے وہ دیا جائے گا۔ میں نے کہا تم نے بالکل ٹھیک بتایا میں بھی یہی بتاؤں گا۔ اور ہمیشہ زچہ کو دودھ بتانا چاہیئے۔ دال موٹھ دودھ کے سامنے بے حقیقت ہے اس کو تندرستی میں بھی کوئی پسند نہیں کرتا۔ زچہ نے کیا جرم کیا ہے جس کی پاداش میں اس کو گھٹیا اور نامرغوب غذا تجویز کر کے کمزور بنایا جائے۔ اور دودھ میں جو غذائیت اور لطافت موجود ہے۔ دنیا کی کوئی نعمت اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ خداوند عالم نے جنت میں بھی دودھ کی نہریں بہادی ہیں۔ اور اس کو فردوسی غذا کا شرف اور عظمت عطا کی ہے۔ لہٰذا دودھ سے ڈرنا یا ڈرانا انتہائی بدنصیبی اور کفران نعمت ہے۔

اس ضمن میں استحالہ بخلط غالب کا غلیان دماغ پر اس بُری طرح مستولی ہے۔ جیسا کہ کابوس میں سینہ پر دیو سوار ہوتا ہے۔ اور روح کو سلب کرتا ہے۔ یہ خوف اور وہم خواب میں ستاتا ہے۔ لیکن دودھ کی دہشت اور ہیبت روز روشن اور بیداری میں لرزہ براندام کر رہی ہے۔ اس مسئلہ میں اگر حقیقت کا ادنیٰ شائبہ اور صداقت کی ذرا بھی جھلک ہوتی تو کوئی شیرخوار بچہ بیمار ہو کر شفایاب نہ ہوتا۔ اور نہ کوئی مریض شفاخانوں سے تندرست اور کامیاب واپس آتا۔ اگر اس سے حرارت ٹھہر جاتی تو تمام بخارزدہ کے مریض دودھ پی کر مدقوق ہو جاتے۔ اور اگر مواد پیدا کرتا تو جراحی کے سب مرضا کے زخم ناسور کی شکل اختیار کر لیتے۔ اگر دودھ بغیر سوچے سمجھے بھی بتایا جائے۔ تو بہت ہی کم ناموافق اور ناسازگار حالات ملیں گے۔ بہت سے امراض میں سیال غذا کی احتیاج ہوتی ہے۔ اور مطلب میں شب وروز کا یہ واقعہ پیش آتا ہے۔ اس ضرورت کی تکمیل کے لئے دودھ کا کوئی نعم البدل موجود نہیں ہے۔

امراض کی صحیح تعداد کا بتانا اور ان کی حد بندی کر دینا ناممکن ہے۔ تاہم جس قدر امراض ہم کو معلوم ہیں۔ اور جن کی مجرب اور آزمودہ دوائیں موجود ہیں۔ وہ بہت کم ہیں۔ اور انگلیوں پر گنے جا سکتے ہیں۔ باقی جملہ امراض وعوارض کا دفیعہ اور مقابلہ مریض کی قوت کو سنبھال کر کیا جاتا ہے۔ اس لحاظ سے معالج کی معلومات کی اہمیت دوا سے زیادہ غذا میں ہو جاتی ہے۔ (باقی آئندہ)

صبح۔ حب اعجاز ۱ عدد پانی کے ساتھ کھائیں۔

بعد از غذا۔ جوارش جالینوس ۶ ماشہ کھائیں۔

شام۔ کشتہ مرجان نصف سرخ۔ تریاق نزلہ ۱ تولہ ملا کر کھائیں۔

بوقت خواب۔ حب ملین ۱ عدد ہر دوسرے روز کھائیں۔

نیز روغن اوجاع کو نیم گرم کر کے کمر کے مہروں پر مالش کریں۔ اور درد کے وقت ٹانگوں پر بھی ملیں۔ مریض کو ایک ہفتہ یہ نسخہ استعمال کرنے کی ہدایت کی گئی۔

مریض کو ہدایت کر دی گئی کہ وہ اسپرین کا استعمال قطعاً ترک کر دے۔ کیونکہ اس سے مریض کا قلب اور اعصاب کمزور ہو رہے تھے۔

ایک ہفتہ کے بعد مریض مطب میں آئے اور بتلایا کہ درد اب پہلے کی نسبت کم ہے۔ مگر ایک روز درد نہایت شدید ہوا اسپرین استعمال کرنا پڑی تھی۔ نیز جس روز حب ملین کھائی جاتی ہے۔ پاخانہ آجاتا ہے۔ اور جس روز نہیں کھائی جاتی قبض رہتی ہے۔ قبض ہو تو تکلیف زیادہ ہوتی ہے۔

نسخہ سابقہ جاری رکھنے کی ہدایت کی گئی۔ اس کے ساتھ حب ملین ہر روز کھانے کو کہا گیا۔ مزید دو ہفتہ کے بعد مرض تین چوتھائی کم ہو گیا۔

اب حب ملین پھر ہر تیسرے روز دی گئی۔ مگر اب جس روز حب ملین نہ دی جاتی اجابت ہو جاتی تھی۔ آہستہ آہستہ حب ملین کا استعمال ترک کرا دیا گیا۔ بقیہ ادویہ دو ہفتے تک استعمال کرائی گئیں جس سے مریض صحت یاب ہو گئے۔

نسخہ جات

حب اعجاز۔ شنگرف۔ ہڑتال ورقی۔ بچھناگ مدبر۔ فلفل دراز کچلہ مدبر۔ افیون۔ زعفران ہر ایک ہموزن لے کر آب ادرک میں پورا ایک ہفتہ کھرل کر کے نخودی گولیاں تیار کریں۔

روغن اوجاع۔ سورنجاں ۳ ماشہ۔ بوزیدان ۳ ماشہ۔ قسط شیریں ۳ ماشہ۔ عقرقرحا ۳ ماشہ۔ کچلہ ۳ ماشہ۔ روغن کنجد ۵ تولہ میں جلا لیں اور چند بید ستر ۱ ماشہ۔ مرکی ۱ ماشہ بعد میں حل کر لیں۔

اختلاج قلب

(از جناب حکیم محمد اقبال صاحب اڑمڑ ضلع ہوشیارپور)

قصبہ اڑمڑ کے رہنے والے ایک صاحب عمر ۲۵ سال کو ان کے بھائی مطب میں لے کر آئے۔ بیان کیا کہ عرصہ دو سال سے کسی کے ساتھ بات چیت نہیں کرتا۔ کام کاج چھوڑ دیا ہے اور ہر وقت تنہا۔ خاموش بیٹھا رہتا ہے۔

پوچھنے پر کچھ نہیں بتاتا۔ بھوک خوب لگتی ہے۔ نیند بہت کم ہے۔ بہت سے دیسی و انگریزی علاج کرائے۔ کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ چند منٹ بعد میں نے نبض دیکھی تو پھر دل پر ہاتھ رکھا تو دل کی حرکت بہت تیز تھی۔ اور مریض نے بھی فوراً کہا کہ یہاں ہی تو انجن لگا ہوا ہے۔ تشخیص کیا کہ اختلاج القلب بوجہ غلبہ سودا ہے۔

صبح و شام شربت ماء الجبن ۵ تولہ عرق بید مشک ۲ تولہ پلائیں۔ اس سے روزانہ ایک اجابت بافراغت ہوتی رہی آٹھ یوم متواتر پلا کر پھر سفوف مفرح یشبی ۲ رتی ہر دو وقت ہمراہ شربت صندل ۲ تولہ عرق بید مشک ۲ تولہ عرق کیوڑہ تولہ ۱۵ یوم استعمال کرایا۔ شافی مطلق نے مکمل شفا بخشی۔ اب بفضل خدا اپنے کاروبار میں مشغول ہے۔

نسخہ۔ شربت ماء الجبن۔ آلو بخارا ۴ دانہ۔ تمر ہندی ۱ تولہ۔ افتیمون در پارچہ بستہ ۵ تولہ۔ پوست ہلیلہ زرد ۵ تولہ۔ شیر بز ۲ سیر پختہ لے کر گرم کریں۔ اور اس میں سرکہ کا چھینٹا دے کر پھاڑ لیں۔ پھر اس کو چھان کر باقی ماندہ ادویات کو اس میں جوش دیں جب نصف رہ جائے اتار کر افتیمون والی پوٹلی نکال کر پھینک دیں۔ اور باقی ادویات کو خوب مل چھان کر مصری ۲ پاؤ پختہ ملا کر قوام کریں۔ شربت تیار ہے۔ **سفوف مفرح یشبی** سنگ یشب ۲ تولہ لے کر آگ میں گرم کر کے عرق بید مشک میں سات بار بجھائیں۔ پھر عرق بید مشک ۲ تولہ عرق کیوڑہ ۲ تولہ۔ ورق نقرہ ۳۰ عدد میں اس قدر کھرل کریں کہ خشک ہو جائے۔

تجربات

(از جناب حکیم اکبر حسین صاحب - الہ آباد)

یہ نسخہ میرے مطب کے دستور العمل میں داخل ہیں۔ اور ان سے صدہا اور ہزارہا مرضا اب تک فائدہ حاصل کر چکے ہیں۔ ان کے غلط اور ناکام ہونے کا شک وشبہ بھی نہیں کیا جا سکتا۔ ہمعصر اطبا و دیگر حضرات نیز ناظرین رسالہ سے گزارش ہے کہ بنا کر خود فائدہ حاصل کریں۔ اور بندگان خدا کو فائدہ پہنچائیں ۞

ملا نسخہ دق ۵۸ ۔ سل یوی یعنی پھیپھڑوں کی دق۔ مگر ابھی پھیپھڑوں سے خون نہ آیا ہو۔ نہ ایسا ذبول واقع ہوا ہو۔ کہ پوست و استخواں کا ڈھانچہ رہ گیا ہو۔ قدرے قوت مدافعت اور قوت ارادی موجود ہو۔ ہوسکے ملے یہ نسخہ سوفی صدی شفا کا حکم رکھتا ہے۔ اس نسخہ سے دعوے کے ساتھ علاج کیا جا سکتا ہے۔ انشاء اللہ کبھی خطا نہ کرے گا۔ نسخہ حسب ذیل ہے۔ نمک درخت پلاس سرخ پھول۔ نمک ترپھلہ۔ نمک سرطان (کیکڑا) نمک درخت نیب کہنہ صد سالہ۔ نمک پنجانگ درخت اڑوسہ ہر ایک چھ چھ ماشہ۔ کافور بھیم سینی۔ گوگرد آملہ سار۔ مدبر بشیر گاؤ کشتہ ابرک سیاہ کم سے کم پچاس آتشہ بشیر خر۔ کشتہ عقیق در عرق گلاب سہ آتشہ کردہ ہر ایک تین تین ماشہ سب کو ملا کر باریک کرلیں۔ خوراک دو رتی صبح دو رتی شام ہمراہ مسکہ گاؤ (اگر مریض بے حد کمزور ہے تو اس کو ایک رتی دینا چاہیئے) غذا کے ایک گھنٹہ بعد دونوں وقت حسب ذیل عرق بھی دیں۔ کافور سیال ۶ ماشہ۔ فولاد سیال تین ماشہ۔ ماء الذہب (سونے کا پانی) ایک ماشہ۔ گندھک سیال ۲ ماشہ مروارید سیال ڈیڑھ ماشہ۔ سب کو ملائیں۔ خوراک دو قطرہ سے تین قطرہ تک عرق گاؤزبان۔ عرق بادیان میں ملا کر دیویں۔ ہر دو ادویہ کا استعمال کم سے کم چالیس یوم یا اس سے زیادہ دنوں تک کرانا چاہیئے۔

غذا میں سیاہ بکری کا دودھ اور فواکہات زیادہ دینے چاہئیں۔ اگر اس دوا کو چھ ماہ سے ایک سال تک استعمال کیا جاوے تو کایا کلپ بھی ہو جائے گی۔

۲۔ اکسیر جواہرات ۱۹۹ یہ نسخہ رسالہ العلاج کنز الاطباء کا ہے میں اس نسخہ کے موجد کو مبارکباد دیتا ہوں چونکہ میرے تجربہ میں یہ نسخہ بہترین فوائد کا حامل ثابت ہوا ہے۔ لہذا ناظرین رسالہ کی خدمت میں پیش خدمت ہے۔ نسخہ حسب ذیل ہے۔ مرجان ایک تولہ۔ زمرد سبز ۳ ماشہ۔ یاقوت سرخ اعلیٰ ۳ ماشہ۔ یشب سبز ۳ ماشہ۔ عقیق سرخ ۳ ماشہ۔ مروارید ۳ ماشہ ورق طلا ۳ ماشہ۔ ورق نقرہ ۴ ماشہ تمام ادویہ کو نہ گھسنے والے کھرل میں رکھ کر گلاب کے پھول کو کوٹ کر عرق نکالیں اور دو روز مسلسل متواتر تھوڑا تھوڑا عرق ڈال کر کھرل کر کے چھوٹے چھوٹے قرص بنا کر سایہ میں خشک کر کے کوزہ میں آدھ پاؤ نگدہ تازہ پھول گلاب کے درمیان رکھ کر گل حکمت کر کے بعد خشک ہو جانے کوزہ کے بیس سیر پختہ اوپلوں کی آنچ دیں۔ بعد سرد ہونے کے نکال کر دو روز عرق گلاب۔ کیوڑہ بید مشک میں کھرل کر کے رکھیں۔ تیسرے روز جب کہ دوا بالکل خشک ہو جائے۔ چار ماشہ عنبر خالص ملا کر ایک دن مسلسل کھرل کر کے محفوظ کرلیں۔ بس دوا تیار ہے۔

نوٹ۔ نسخہ میں عنبر میری رائے سے شامل کیا گیا ہے۔ جس سے فوائد میں سہ گنا اضافہ ہو گیا ہے۔

(فوائد) تمام اعضاء رئیسہ کی کمزوری کو دور کرنے کے لیئے منزلہ اکسیر ہے جو ادر مہرہ کا بدل ہے۔ سل ودق کے مریضوں کے لیئے مجربات سے ہے۔ خفقان کی بہترین دوا ہے۔ بہترین مقوی قلب و دماغ ہے۔ جن لوگوں کو ضعف باہ بوجہ اعضاء رئیسہ کی کمزوری کے ہو ان کے لیئے نعمت ہے۔ مفرحات اور یاقوتیوں کی روح ہے۔ مجنون کے لیئے اکسیری خواص رکھتا ہے۔ میں نے اب تک صدہا لڑکے جو یونیورسٹی و کالج کی زندگی میں رہ کر اپنے آپ کو تباہ کر چکے تھے استعمال کر دیا نفع عظیم ہوا۔

خوراک ۲ چاول سے ۴ چاول تک مسکہ گاؤ یا خمیرہ گاؤ زبان عنبری میں رکھ کر کھانا چاہیئے۔

---

۳ حب سبز رحسرو یا ہری گولی۔ حب سبز کا نسخہ ہندوستان کے متعدد طبی رسائل میں اکثر مرتبہ میری جانب سے شائع ہو چکا ہے۔

اگر دو ماہ برابر یہ گولیاں استعمال کی جائیں۔ تو نظر دوگنی ہو جاتی ہے۔ اور عینک کی عادت قطعی چھوٹ جاتی ہے۔ جن جن امراض میں یہ گولیاں اب تک مفید ثابت ہوتی ہیں حسب ذیل ہیں۔

آشوب چشم۔ سرخی چشم۔ پلکوں کا کھجانا۔ آنکھ سے پانی جانا۔ جالا پھولا۔ ناخونہ۔ روہے (ککرے) پڑبال ضعف بصارت۔ کمزوری نظر۔ رتوندی۔ دتوندی۔ دور کی چیز نظر نہ آنا۔ کم نظری۔ ناصور چشم زخم چشم۔ مورسرج (آنکھ کی پتلی کا باہر آجانا) بغیر موتیا بند کے جملہ امراض چشم کی حکمی و شرطیہ دوا ہے۔ نسخہ حسب ذیل ہے۔ زبد البحر۔ زاج ابیض شورہ قلمی نمک سنگ نوشادر۔ توتیا۔ ناخن فیل ہر ایک پانچ تولہ۔ زعفران اعلیٰ قسم ۲ ½ تولہ گوند ببول دس تولہ۔ دواؤں کو باریک کر کے آدھ سیر عرق سبز ستیاناسی میں کھرل کر کے خشک کریں۔ بعدہ ایک پاؤ عرق سرس سبز میں کھرل کر کے گولیاں بنائیں۔ وقت ضرورت لوہے کے برتن پر ایک قطرہ پانی ڈال کر گولی کو بقدر چوتھائی چاول سلائی سے اٹھا کر آنکھ میں لگائیں (تاکید ہے گولی کو چوتھائی چاول سے زیادہ نہ گھسنا چاہیئے۔ ورنہ تکلیف ہوگی) اسی طرح ایک مرتبہ دن میں اور ایک مرتبہ رات کو لگانا چاہیئے۔ میں دوبارہ یقین دلاتا ہوں۔ کہ جملہ امراض چشم کے لیئے یہ دوا اکسیر اعظم ہے۔

(از جناب حکیم سید مظفر علی دھلوی)

حب بواسیر خونی۔ نسخہ برگ نیم تازہ ایک سیر کو چھ سیر پانی میں یہاں تک پکائیں۔ کہ تیسرا حصہ رہ جائے۔ پھر اس کو مل چھان کر رسوت عمدہ آدھ پاؤ حل کر کے رکھ دیں۔ بارہ گھنٹہ بعد زلال حاصل کر کے اس کو آگ پر پکائیں۔ جب شہد کی طرح غلیظ ہو جائے۔ تو اس میں کشتہ گئودنتی ۲ تولہ (جس کی ترکیب ذیل میں درج ہے) ملا کر چنے کے دانہ کے برابر گولیاں بنائیں۔

ترکیب استعمال۔ دو گولی سبوس اسپغول میں رکھ کر کھائیں۔

ترکیب کشتہ گئودنتی۔ گئودنتی حسب حاجت لے کر عرق نیم میں کھرل کر کے ٹکیہ بنا کر خشک کریں۔ نیم کے پتوں کے نگدہ میں رکھ کر آگ دیں۔

نوٹ افسر الاطبا صاحب کا نسخہ ہے۔ اور میں نے اس کو کئی مرتبہ آزمایا ہے۔ جو اکثر اوقات مفید نتائج پیدا کرتا ہے۔

حب اختناق الرحم۔ نسخہ کافور۔ ہینگ۔ کونین۔ جدوار ہموزن لے کر پیس کر ایک ایک رتی کی گولیاں بنائیں۔

ترکیب استعمال۔ ایک گولی صبح ایک گولی شام پانی کے ساتھ

فوائد و منافع۔ اختناق الرحم میں بہت مفید ہے۔

حب ویدان یعنی کرم شکم۔ نسخہ مغز کرنجوہ پلاس پاپڑا۔ باؤ بڑنگ۔ کیلا۔ ترد ی۔ اجوائن۔ قند سیاہ کہنہ ہموزن لے کر کوٹ چھان کر چنے کے برابر گولیاں بنائیں ہر روز تین گولی صبح تین گولی شام دہی کے ساتھ کھائیں۔ ہر تیسرے روز سناء کا جلاب دیں۔

معجون مقوی۔ خمیرہ ابریشم ارشد والا ۱۰ تولہ۔ دوالمسک معتدل جواہر والی ۱۰ تولہ۔ جوارش جالینوس ۱۰ تولہ۔ کشتہ فولاد ۱ تولہ۔ کشتہ مرجان ۱ تولہ۔ ورق نقرہ ۵ عدد۔ زعفران ۶ ماشہ معجون بنائیں۔

خوراک ۶ ماشہ صبح ۶ ماشہ شام پانی سے

فوائد و منافع۔ دل دماغ جگر معدہ اور اعضا کو قوت دیتی ہے۔ بھوک خوب لگاتی ہے۔ بدن میں چستی چالاکی پیدا کرتی ہے۔ نہایت خوش ذائقہ قبول صورت جاذب طبیعت ہے۔ مقوی باہ اور دافع جریان بھی ہے۔

(از جناب حکیم ابو الحسن محمد احسان الحق خاں امرتسری)

اکسیر جریان۔ ثعلب مصری مدبر۔ پوست جڑ بیری۔ پوست کھرنی۔ پوست بیخ مولسری ہر ایک ایک تولہ۔ ست اسپغول۔ موصلی سیاہ۔ موصلی سفید۔ لاکھ پیپل خار خسک۔ ست سلاجیت۔ ست گلو۔ موچرس تازہ۔ پکھان بید۔ تالمکھانہ۔ گوند کتیرا۔ گوند کیکر ہر ایک ۶ ماشہ۔ دارچینی۔ اجوائن خراسانی ہر ایک ۲ ماشہ۔ تمام ادویات کو خوب باریک کریں۔ اور چھان کر کشتہ قلعی بھنگ والا ایک تولہ۔ کشتہ فولاد جامن والا ۶ ماشہ۔ ورق نقرہ ۳ ماشہ۔ قند سفید ۵ تولہ ملالیں۔ ۶ ماشہ صبح اور ۶ ماشہ شام ہمراہ شربت خشخاش ۵ تولہ۔ عرق گاؤزبان ۱۰ تولہ استعمال کریں غذا لطیف کھائیں۔ گرم چیزوں سے پرہیز کریں۔

طلا مقوی اعصاب۔ عضو خاص کے اکثر امراض سستی۔ کمزوری۔ کوتاہی۔ لاغری۔ استرخا۔ ضعف اعصاب اور ٹیڑھا پن وغیرہ کے لئے از حد مفید ہے۔

اس کے استعمال سے کسی قسم کا زخم یا آبلہ پیدا نہ ہوگا۔

صنعت۔ جند بیدستر۔ زعفران۔ شنجرف ہر ایک ۶ ماشہ ہڑتال ورقیہ ۳ ماشہ۔ تاک چھکنی۔ جائفل۔ جاوتری۔ عقرقرحا۔ بیربہوٹی۔ خراطین ہر ایک ۲ ماشہ تمام ادویات کو خوب باریک کریں۔ اور کپڑچھان کر کے کھرل میں ڈالیں۔ اور چربی شیر۔ چربی ریچھ۔ روغن قرنفل۔ روغن دارچینی۔ روغن بلنگنی۔ روغن کنجد۔ روغن بیضہ مرغ ہر ایک ۴ ماشہ ملا کر ۲ روز تک کھرل کر کے حفاظت سے رکھیں۔ عضو خاص پر بقدر ۲ ماشہ مالش کر کے پان کا پتہ رکھ کر پٹی باندھ دیا کریں۔

حب مقوی باہ اعظم۔ جند بیدستر۔ زعفران۔ عنبر اشہب۔ مشک خالص۔ مایہ شتر اعرابی ہر ایک ۳ ماشہ۔ قرنفل دارچینی۔ سلاجیت ہر ایک ایک تولہ۔ جوہر کچلہ ۱ ماشہ۔ ورق نقرہ ۳ ماشہ۔ ورق طلا ۲ ماشہ۔ کونین سلفیٹ ۱ تولہ۔ افیون ۴ ماشہ۔ کوکین ۵ رتی پلولا ناسفورس ۲ ماشہ۔ ڈمیانہ ۳ ماشہ تمام ادویات کو خوب باریک کریں۔ اور شہد ملا کر مرچ سیاہ کے برابر گولیاں بنائیں۔ روزانہ شب کو سوتے وقت ایک عدد بالائی میں رکھ کر نگل جایا کریں۔ بعد میں دودھ پی لیا کریں۔

سفوف سرعت۔ ثعلب مصری۔ ست گلو ست اسپغول۔ ست سلاجیت۔ موصلی سیاہ۔ موصلی سفید۔ شقاقل۔ ستاور۔ تخم قنب۔ تخم کدو۔ تخم کاہو۔ تخم خرفہ۔ تخم خشخاش۔ مغز کشنیز ہر ایک ایک تولہ۔ تمام ادویات کو باریک کر کے سفوف کریں۔ اور کشتہ قلعی بھنگ والا ایک تولہ کشتہ فولاد جامن والا ۶ ماشہ ملالیں ۳ ماشہ صبح اور ۳ ماشہ شام ہمراہ شربت خشخاش ۵ تولہ استعمال کریں

حفظ صحت

نوزائیدہ بچے کا رکھ رکھاؤ

(ترجمہ و تلخیص از انگریزی)

اندازہ کیا گیا ہے۔ کہ ہندوستان میں ہر روز پچیس ہزار بچے پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن بدقسمتی سے چونکہ شرح اموات اس ملک میں دوسرے ممالک کی نسبت بہت زیادہ ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ ہمارے ملک میں مائیں چاہے وہ پڑھی لکھی ہوں یا بے پڑھی۔ بچوں کے حفظ صحت کے متعلق بہت کم جانتی ہیں۔ اکثر مائیں بچے کی صحت و مرض کے متعلق اپنے دقیانوسی اور آباواجداد سے آئے ہوئے محض وہمی اور سراسر بے فائدہ استدلال کو کام میں لاتی ہیں۔ ہمارے ملک کی آبادی کا بہت تھوڑا حصہ شہروں میں رہتا ہے۔ زیادہ تر آبادی دیہاتوں میں ہے۔ جہاں باقاعدہ طبی امداد نہیں مل سکتی۔ ان کا علاج یا تو کسی نائن کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ اور کبھی ناواقف عطائی کے ہاتھ میں باقاعدہ تجربہ کار نرس یا لیڈی ڈاکٹر کا وہاں پہنچنا نا ممکن ہوتا ہے۔ ان حالات میں ضروری ہے کہ ماں کو بچے کی پرورش کے متعلق صحیح صحیح واقفیت ہو۔ تاکہ خود اپنے یا بچہ کے لئے باعث خطرہ نہ بن سکے۔

سب سے پہلی چیز جو حاملہ عورت کو زیر نظر رکھنی چاہیئے۔ صفائی ہے۔ گھر اور وہ تمام ماحول جس میں حاملہ زندگی بسر کر رہی ہو۔ صفائی کا اعلیٰ نمونہ ہونا چاہیئے۔ اور جس کمرے کو وضع حمل کے لئے مخصوص کیا گیا ہو۔ وہ خصوصاً زیادہ صاف ہو۔ نیز اس کمرے میں روشنی اور ہوا کی آمد و رفت بھی اچھی طرح ہوتی ہو۔ بدقسمتی سے ہندوستان میں گھر بھر میں سب سے غلیظ اور تاریک کمرہ وضع حمل کے لئے مخصوص کیا جاتا ہے۔ اور یہ ایک نہایت افسوسناک امر ہے۔ وضع حمل کے کمرہ میں غیر ضروری فرنیچر بھی نہیں ہونا چاہیئے اور جو فرنیچر یا دوسرا ضروری سامان موجود ہو وہ نہایت صاف ستھرا ہونا چاہیئے۔ اس کے علاوہ اس چیز کا بھی خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ اس کمرے کے نزدیک شور و غل نہ ہوتا ہو۔ ہندوستان میں یہ ایک نہایت بُرا رواج ہے۔ کہ وضع حمل کے وقت بہت سی رشتہ دار عورتیں جمع ہو جاتی ہیں۔ اور اپنی جاہلانہ ہمدردی ظاہر کرنے لگتی ہیں۔ حالانکہ مناسب یہ ہے۔ کہ اس کمرے میں مکمل خاموشی ہونی چاہیئے۔ اور مڈوائف اور حاملہ کے سوائے ضرورت کے علاوہ کسی دوسرے کو موجود نہیں ہونا چاہیئے۔ بچہ جنانے والی عورت کو اپنے ہاتھ ہمیشہ صابن سے دھوئے رکھنے چاہئیں۔ اور بوقت ضرورت ہاتھوں کو لوشن میں ڈبو لینا چاہیئے۔ انگوٹھی یا کنگن اگر ہاتھوں پر پہنے ہوئے ہوں۔ تو بچہ جناتے وقت ان کو بھی اتار لینا چاہیئے۔ اور ایک سفید چوغہ پہن لینا چاہیئے۔ حاملہ کے اعضا کو لوشن میں بھگو کر نچوڑے ہوئے روئی کے ٹکڑوں سے صاف کرتے رہنا چاہیئے۔ جونہی وضع حمل کے درد شروع ہوں۔ ایک مطہر قینچی اور سوت کا دھاگہ بچے کی نال کاٹنے کے لئے تیار رکھنا چاہیئے۔ ان کی طہارت پانی میں اُبال لینے سے کی جاتی ہے۔ اگر غیر مطہر قینچی استعمال کی جائے۔ تو جراثیم کا نال کے ذریعے بچے کے دوران خون میں سرایت کر کے خون زہر آلود ہو جانے کا خطرہ ہوتا ہے۔ جس کے نتائج نہایت خطرناک ہو سکتے ہیں۔ اور کئی دفعہ موت تک بھی نوبت پہنچ جاتی ہے۔ جونہی بچہ کا سر باہر آئے۔ بچہ کی آنکھوں کو مطہر روئی کے ٹکڑے سے صاف کر لینا چاہیئے۔ اگر نال گردن کے گرد سختی سے لپٹی ہوئی ہو۔ تو اس کو سر کے اوپر سے پھسلا کر چھڑا دینا چاہیئے۔ اگر بچے کے منہ کے اندر کوئی غلاظت لگی ہوئی ہو۔ تو اس کو بھی انگلی سے

فوراً صاف کر دینا چاہیئے وضع حمل اگر بالکل طبعی صورت سے ہو رہا ہو تو بچے کو ہاتھ سے کھینچنے میں جلدی نہیں کرنی چاہیئے۔ کیونکہ درد کے دوسرے دورے کے ساتھ رحم خود بخود سکڑ کر اسکو خارج کر دے گا۔ پیدائش کے فوراً بعد بچہ ذرا سی چیخ مارتا ہے اگر وہ نہ چیخے تو بچے کے پاؤں اوپر اور سر نیچے کر دینا چاہیئے تاکہ سر کی جانب خون مائل ہو جائے۔ غلاظت کو دوبارہ حلق اور منہ سے صاف کر لینا چاہیئے۔ اور اس کی پیٹھ پر ہاتھ سے تھپکنا چاہیئے۔ اس کے بعد بچے کو سیدھا لٹا لینا چاہیئے۔

اب نال کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ جب نال کا دوران خون اور تڑپ بند ہو جائے۔ تب اس کو کاٹنا چاہیئے۔ کاٹنے سے پہلے اس کو دو مقامات پر گرہ لگا لینی چاہیئے۔ ایک بچہ کی ناف سے دو انچ کے فاصلہ پر اور دوسری ماں کے بیرونی حصے سے چھ انچ کے فاصلے پر پھر اس کو نرس اپنے بائیں ہاتھ پر رکھ کر احتیاط کے ساتھ دائیں ہاتھ سے بچہ کی طرف کی گرہ سے نصف انچ کے فاصلہ پر کاٹ ڈالے۔

اگر نال کے کٹے ہوئے سرے سے خون نہ بہے۔ تو پھر بچے کو لپیٹنے کا اہتمام کرنا چاہیئے۔ لپیٹنے کے لئے فلالین کا صاف کپڑا ہونا چاہیئے۔ اگر نال سے تھوڑا سا خون رس رہا ہو تو گرہ کو ذرا سخت کر لینا چاہیئے۔

بچہ کو اچانک سردی سے گرمی یا گرمی سے سردی میں نہ لانا چاہیئے۔ کیونکہ اس کی جلد بہت نازک اور حساس ہوتی ہے۔ اگر اچانک سردی لگے گی۔ تو جلد کی گرمی فوراً زائل ہو جائے گی۔ اور اس کا نتیجہ اندرونی احشا کا احتقان ہوگا۔ ننھے بچوں کی ہڈیاں نہایت نازک ہوتی ہیں۔ اس لئے ان کو نہایت احتیاط سے اٹھانا اور ہاتھ لگانا چاہیئے۔ ناک اور منہ کو کبھی نہ ڈھانکنا چاہیئے۔ تاکہ بچہ سانس آسانی سے لے سکے۔ یہ بھی ضروری ہے کہ بچہ کو تازہ صاف ہوا میں سانس لینے کا موقعہ دیا جائے۔

اس کے بعد بچہ کو نہلانا چاہیئے۔ نہلانے سے پہلے تمام سامان تولیہ۔ صابن اور پہنانے کے کپڑے تیار رکھ لینے چاہئیں۔ پہلے بچہ کا سر، منہ۔ گردن اور کان دھونے چاہئیں۔ صابن کو ہلکے ہلکے ملنا چاہیئے۔ اس کے بعد تمام بدن پر پانی ڈالنا چاہیئے نہلانے میں دو تین منٹ سے زیادہ صرف نہ ہونے چاہئیں۔ اور پانی نیم گرم ہونا چاہیئے۔ اس کے بعد ناف اور نال کی پہلی گرہ کے درمیان ایک اور گرہ لگا دینی چاہیئے۔ اور نال کو لوشن میں بھگوئے ہوئے روئی کے ٹکڑے سے خشک کر کے اس کے اوپر ڈسٹنگ پاؤڈر چھڑک دینا چاہیئے۔ چھ دن تک اس کو نہ چھیڑنا چاہیئے۔ اس کے بعد نال خود بخود گر جاتی ہے اگر نال تر رہنے لگے۔ اس میں سے بدبو آئے تو اس کو گرنے تک ہر روز لوشن سے دھو لینا چاہیئے۔

آنکھوں کی حفاظت بڑی ضروری چیز ہے۔ اگر آنکھوں میں خراب پانی چلا جائے۔ تو ان میں سوزش ہو جانے کا امکان ہے۔ ہندوستان میں اکثر بچوں کی آنکھیں بچپن میں بداحتیاطی کی وجہ سے اندھی ہو جاتی ہیں۔ جونہی آنکھوں میں سرخی یا سوزش معلوم ہو۔ آنکھوں کو بورک لوشن سے دھو لینا چاہیئے۔ اور ہر دو گھنٹے کے بعد دھوتے رہنا چاہیئے۔ سوتے وقت تھوڑی سی بورک کی مرہم یا گلیسرین پپوٹوں کے اندر لگا دینی چاہیئے۔ تاکہ آنکھیں چپک نہ جائیں۔

ماں کا دودھ عموماً ولادت کے تیسرے روز پستانوں میں آتا ہے۔ لیکن اس وقت تک انتظار کی ضرورت نہیں ہوتی۔ پہلے ہی روز سے بچہ کو چھاتی سے لگایا جا سکتا ہے۔ اس سے یہ فائدہ ہوتا ہے۔ کہ پستانوں کی غدد میں دودھ پیدا کرنے کی تحریک ہوتی ہے۔ اور بچہ دودھ چوسنا سیکھ لیتا ہے۔ بعض لوگ یہ خیال ظاہر کرتے ہیں۔ کہ چونکہ پہلے تین روز تک دودھ پستانوں میں نہیں ہوتا۔ لہٰذا بچہ کو چھاتی سے نہیں لگانا چاہیئے۔ لیکن یہ غلطی ہے۔ پہلے تین دنوں تک بچہ کو غذا کی ضرورت نہیں ہوتی۔ صرف ٹھنڈا پانی چمچہ چمچہ

پلاتے رہنا چاہیئے۔ اس پانی میں تھوڑا سا گلوکوز ڈی یا شہد خالص بھی ملا لینا چاہیئے۔ اس کے بعد ماں کا دودھ پلانا شروع کرنا چاہیئے۔ یہ خوب جان لینا چاہیئے۔ کہ ماں کا دودھ بچہ کی بہترین غذا ہے اور اس سے بچہ کی پرورش بہترین طریق پر ہو سکتی ہے۔ لیکن اگر کسی صورت ماں کا دودھ نہ مل سکے تو اس کا بہترین بدل گائے کا دودھ ہے۔ لیکن اس کا استعمال ذرا احتیاط سے کرنا چاہیئے۔ ورنہ بدہضمی پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔ اس کو پانی سے ہلکا کر کے دینا چاہیئے۔ دو ماہ سے کم عمر کے بچوں میں ایک حصہ دودھ اور تین حصے پانی۔ اس کے بعد چھ مہینے کی عمر تک دودھ اور پانی نصف نصف اس میں تھوڑا سا سوڈا سائٹراس یا لائم واٹر کے چند قطرے بھی ملا لینے چاہئیں۔ تاکہ یہ زود ہضم بن جائے۔ مواد نشاستہ کی کمی کو پورا کرنے کے لئے دودھ میں تھوڑی سی کھانڈ بھی ملا لینی چاہیئے۔ گائے کے دودھ میں حیاتین ج اور د کم ہوتے ہیں اور اس میں چونہ بھی ضرورت سے کم ہوتا ہے۔ اس لئے دیگر ذرائع سے اس کمی کو پورا کرنے کا اہتمام کرنا چاہیئے۔ اگر گائے کا دودھ کسی وجہ سے موافق نہ آتا ہو تو پھر خشک شدہ دودھ میں سے کسی کی آزمائش کرنی چاہیئے۔ مصنوعی غذا پر پرورش پانے والے بچے کبھی صحت مند نہیں ہوتے۔ اس لئے ان کے اندر شرح اموات ماں کے دودھ پر پرورش پانے والے بچوں کی نسبت بہت زیادہ ہے۔ چونکہ ان کی نشو و نما باقاعدہ نہیں ہوتی۔ اس لئے ان کی قوت مدافعت مرض، بہت کم ہوتی ہے۔ غذا دینے کی بوتل سے بھی چھوت لگنے کا خطرہ ہوتا ہے۔ ربڑ کی چسنی کو ہمیشہ اُبال کر اور خشک کر کے رکھنا چاہیئے اگر چسنی کو بار بار اُبالا نہیں جا سکتا۔ اور اس کو صاف نہیں رکھا جا سکتا۔ تو پھر اس کو استعمال ہی نہیں کرنا چاہیئے۔ نا صاف چسنی بچے کے بہت سے امراض کی ذمہ دار ہوتی ہے۔ ہر دفعہ جب بچہ روئے تو اس کے منہ میں ربڑ کی چسنی دے دینا ایک نہایت مضر عادت ہے۔ ایک دفعہ جب بچہ اس کا عادی ہو جائے تو اس کا چھڑانا مشکل ہو جاتا ہے۔ زمین پر گر کر یا دوسروں کے میلے ہاتھ لگ کر چسنی کا خراب ہو جانا ضروری ہے۔ اور ہر وقت بچہ کے اس کو چوستے رہنے سے گندگی کا معدہ میں پہنچ کر شدید نقصان کا باعث ہونا بھی ظاہر ہے۔

اس کے علاوہ ہر وقت چسنی کے چوسنے سے لعاب دہن اور رطوبت معدی بھی بلا ضرورت پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ جس وقت ان کی پیدائش کی واقعی ضرورت ہوتی ہے پیدا نہیں ہوتے۔ اس کا نتیجہ اسہال بھی ہوتے ہیں۔

بچہ کو غذا دینے میں بے حد باقاعدگی برتنی چاہیئے۔ اسے ہر دو سے تین گھنٹے کے بعد غذا دینی چاہیئے۔ رات کو صرف ایک دفعہ دودھ پلانا کافی ہے۔ ہر دفعہ جب بچہ روئے تو اس کو دودھ دے کر خاموش کرانا نہایت بری عادت ہے۔ اگر بچہ کو پہلے ہی روز سے یہ معلوم ہو جائے کہ چیخنے سے غذا نہیں ملتی۔ اور غذا صرف وقت پر ملتی ہے۔ تو وہ چلا چلا کر غذا طلب نہیں کرتا۔ رونے کی وجہ بھوک۔ پیاس یا جسم میں کسی مقام پر درد ہوتا ہے۔ اس لئے فوراً سبب کو دریافت کر کے اس کا ازالہ کرنا چاہیئے۔ بڑوں کی طرح بچوں کو بھی پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لئے دودھ پلانے کے درمیانی وقفہ میں پانی دینے کا خیال رکھنا چاہیئے۔

آج کل مائیں اکثر بچوں کو قبض رہنے کی شکایت کرتی ہیں۔ اور اس غرض کے لئے کیسٹر آئل کا استعمال کرتی ہیں۔ لیکن بدقسمتی یہ ہے کہ کیسٹر آئل کے اثرات قابض ہیں۔

پہلے روز اس سے کھل کر پاخانہ آجاتا ہے۔ مگر دوسرے روز قبض کا شدید تر ہو جانا ضروری امر ہے۔ اور اس کا اثر یہاں تک ہوتا ہے۔ کہ جب تک کیسٹر آئل نہ دیا جائے پاخانہ نہیں ہوتا۔

بچہ کو روز پیدائش سے ہی پاخانہ آنے لگ جاتا ہے۔

اور ہر روز اسے دو سے تین مرتبہ تک اجابت ہوتی ہے۔ کیسٹرائل کی پہلی خوراک سے ہضم کی خرابی کی ابتدا ہو جاتی ہے۔ کئی صورتوں میں کیسٹرائل سے شدید اسہال شروع ہو جاتے ہیں۔

اگر بچہ کو قبض ہو جائے تو اس کا سبب تلاش کرنا چاہیئے۔ کیسٹرائل کوئی علاج نہیں ہے۔ قبض کی وجہ بچہ کی غذا کی کمی یا پانی کی کمی ہوتی ہے۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ کہ اس کے عضلات میں قوت کم ہو۔ اور اس لئے وہ اپنا طبعی فعل انجام نہ دے سکتے ہوں۔ ادویہ کے دینے سے قبل ان نقائص کا مدنظر رکھ لینا ضروری ہے۔

معارف طبیہ

امراض کے علاج کا قدرتی طریقہ

نیویارک کے ڈاکٹر چارلس ہنری ڈنکن نے بہت سی جراثیمی بیماریوں کے لئے ایک انوکھے طریق علاج کی ایجاد کی ہے۔ انہوں نے دیکھا کہ کتے کو جب کہیں ضرب لگتی ہے۔ تو وہ اپنے مضروب اور زخمی حصے کو زبان سے چاٹ لیتا ہے اور اس عمل سے اس کا زخم اچھا ہو جاتا ہے۔ گائے اور بھینس بچہ جننے کے بعد مشیمہ کے ساتھ خارج ہونے والی رطوبت کو چاٹ لیتی ہیں۔ اور اس کی بدولت تسمم سے محفوظ رہتی ہیں۔ برخلاف ازیں عورتوں میں پرسوت کی شکایت بہت عام ہے

پچھلی جنگ عظیم میں ۵۰ لاکھ آدمی میدان جنگ میں کام آئے لیکن اس سے کچھ زیادہ تعداد ان لوگوں کی تھی۔ جو میدان جنگ میں تو نہیں مرے۔ مگر ہسپتالوں میں جا کر زخموں کے خراب ہو جانے کی وجہ سے چل بسے۔ اگر انسانوں کی بجائے یہی زخم کتوں کو لگے ہوتے تو یقیناً ان میں سے سب کے سب محفوظ رہتے۔

ہر مریض کا علاج اپنے جسم میں موجود ہوتا ہے۔ اور پھر لطف یہ ہے کہ اس کی کوئی قیمت نہیں ہوتی۔ ڈاکٹر صاحب موصوف کا خیال ہے۔ کہ زخم میں جو پیپ بنتی ہے۔ یہی اس زخم کا بہترین علاج ہے چنانچہ زخم میں سے پیپ کے دو تین قطرے لے کر پانی میں ملا کر اگر مریض کو چمچہ چمچہ دیا جائے۔ تو فوراً صحت ہو جاتی ہے۔ درد چند سیکنڈ میں ہی رفع ہو جاتا ہے۔ اور زخم بھی صرف دو ایک دن میں ٹھیک ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ آئندہ کے لئے بھی مرض کے خلاف مناعت پیدا ہو جاتی ہے۔

ڈاکٹر صاحب موصوف مزید لکھتے ہیں۔ کہ مجھ پر اس قدرتی طریقہ علاج ایجاد کرنے کے سلسلہ میں نکتہ چینی بھی کی گئی ہے۔ مگر میں اس کا جواب دیتا ہوں کہ کیا کولمبس نے امریکہ کو ایجاد کیا؟ نہیں۔ بلکہ امریکہ موجود تھا۔ اور اس نے صرف اس کا پتہ چلایا۔ میں نے بھی صرف متواتر تیس سال کے تجربات سے اس چیز کا پتہ چلایا ہے۔ یہ چیز پہلے سے ہی خزانہ قدرت میں موجود ہے۔ اس نکتہ چینی سے بچنے کے لئے ڈاکٹر صاحب نے پاسچر کے فلٹر کا طریقہ بھی استعمال کیا ہے۔ انہوں نے زخم کی پیپ کے چار قطرات لے کر دو اونس پانی میں اچھی طرح گھول دیئے اور پھر اس پانی کو چھ گھنٹے سے چوبیس گھنٹے تک چھوڑ دیا۔ اس کے بعد انہوں نے اس کو فلٹر میں سے چھان لیا۔ اس فلٹر سے جراثیم تو الگ ہو جاتے ہیں۔ مگر ان کی سمیات پانی میں گھلی کی گھلی آجاتی ہیں۔

اب جب اس چیز کے زیر جلدی انجکشن کا تجربہ کیا گیا تو یہ بھی اتنی ہی مفید ثابت ہوئی۔

گویا اس طریق علاج میں مریض کو اس کی اپنی ہی سمیات کا بجنسہ اسی صورت میں استعمال کرایا جاتا ہے۔ اور اس سے اتنی زبردست قوت مدافعت پیدا ہوتی ہے۔ کہ مرض بھاگتا رہتا ہے۔

ڈاکٹر صاحب موصوف نے دمہ کے کئی مریضوں کو اس طریق علاج سے تندرست کر لیا۔ ان کا یہ بھی بیان ہے کہ زائدہ حلمیہ میں پیپ پڑ جانے (Mastoiditis) سے جن مریضوں کا اپریشن ضروری ہو چکا تھا۔ اس علاج سے کسی کو بھی اپریشن کی ضرورت باقی نہیں رہی۔ رخوۃ العظام (Osteo-Myelitis) کے مریضوں کے متعلق بھی اسی قسم کے تجارب ہو چکے ہیں۔

مرض ہاجکن (Hodgkin's Disease) جس کو ایک لاعلاج بیماری تصور کیا جاتا ہے کے تین مریض اس طریق علاج سے مکمل صحت پا چکے ہیں۔

ڈاکٹر صاحب نے ہدایت کی ہے کہ اس زمانہ میں جب کہ جنگ کی وجہ سے زخمیوں کی بھاری تعداد ہسپتالوں میں زیر علاج ہے۔ اس طریق علاج سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ اگر زخم تک زبان پہنچ سکتی ہو۔ تو مقام مضروب کو چاٹ لینا چاہیئے۔ اور اگر نہ پہنچ سکے۔ تو اس کے اوپر مطہر گاز پانی سے بھگو کر اور نچوڑ کر دو گھنٹے تک رکھنی چاہیئے۔ اور اس کے بعد اس کو منہ میں لے کر چبانا چاہیئے۔ اور گاز کو تھوک دینا چاہیئے۔ اس کے بعد دوسری گاز رکھ کر اسی طرح عمل کرنا چاہیئے

انسولین کے ذریعے زخموں کا علاج

ڈاکٹر سرل مین نے میدان جنگ کے زخمیوں کے لئے پہلے پہل سپین کی لڑائی میں ۱۹۳۸ء میں انسولین کا استعمال کیا۔ بہت سے مریضوں کے زخم نہایت سستی سے بھر رہے تھے لیکن اس دوا کے استعمال سے زخموں کے بھرنے کی رفتار بہت تیز ہو گئی۔ چونکہ انسولین صرف تھوڑی مقدار میں مل سکتی تھی اس لئے ہر مریض پر اس کا استعمال نہیں کیا جا سکا۔ صرف وہ مریض جن کے زخم زیادہ گہرے یا زیادہ خراب ہو گئے تھے۔ یا جن میں ناسور کی صورت پیدا ہو کر اندمال مشکل ہو رہا تھا۔ اس طریق علاج سے فائدہ اٹھا سکے۔ چنانچہ وہ زخم جو بغیر اس دوا کے استعمال کئے۔ تین مہینے میں ٹھیک ہوئے۔ اس دوا کے استعمال سے تین ہفتے میں ٹھیک ہو گئے۔ ان مریضوں کی عمومی حالت بھی اچھی رہی۔

مریض میں انسولین کی برداشت دیکھنے کے لئے مندرجہ ذیل طریقہ استعمال کیا جاتا ہے۔

پہلے روز پانی یا دودھ میں تیس گرام گلوکوز ملا کر دی جاتی ہے۔ اور اس کے بعد انسولین کی دس اکائیوں کا وریدی انجکشن کیا جاتا ہے۔ اگر اس انجکشن کے بعد بھوک شدید پسینہ یا دھڑکن وغیرہ کی قسم کی کوئی علامات پیدا نہ ہوں۔ تو دوسرے روز ۴۵ گرام گلوکوز دے کر ۱۵ اکائیاں روا انجکشن کر دیا جاتا ہے۔ اگر اس سے بھی کوئی علامات پیدا نہ ہوں تو تیسرے روز ۶۰ گرام گلوکوز دے کر ۲۰ اکائیاں انسولین داخل کی جاتی ہے۔ ہر ہفتہ تین انجکشن کئے جاتے ہیں۔

اس طریق علاج کے ساتھ غذا میں مواد نشاستہ اور شکریات خاصی مقدار میں ہونے چاہئیں۔ اس کے علاوہ غذا میں نمکیات کی زیادتی بھی مفید ہے خصوصاً اگر زخم ہڈیوں میں ہوں۔ انجکشن میں ۲۰ اکائیوں سے زیادہ مقدار نہیں دی جاتی۔

ہڈیوں کے زخموں میں اردگرد کی ساخت کا ورم اندمال میں مدد دیتا ہے۔ اس لئے ورم کو روکنے کے خیال سے غذا میں سیال اجزا کی کمی نہیں کرنی چاہیئے۔ اور نہ ہی نمکیات کا استعمال بند کرنا چاہیئے۔ دودھ ان حالات میں مفید ہے۔ نرم ساخت کے اورام اور دوران خون کی بیماریوں میں البتہ غذا میں سے سیال اجزا اور نمکیات کو کم کرنا مفید ہے۔

انسولین کا اثر چونکہ تمام جسم کے تغیر و استحالہ (Meta-bolism) پر ہوتا ہے۔ اس لئے اس سے زخم کے اندر نئی ساخت بننے میں بھی مدد ملتی ہے۔ میدان جنگ کے زخموں میں اس کا استعمال بہت مفید ثابت ہوا ہے۔ دوسرے زخموں کے لئے بھی فائدہ مند ہو سکتی ہے۔

مراسلات

تکمیل الطب کالج لکھنؤ

ہندوستان میں جن درسگاہوں میں طب یونانی کی مکمل اور صحیح تعلیم دی جاتی ہے۔ ان میں تکمیل الطب کالج لکھنؤ ایک ممتاز درسگاہ ہے۔ اس درسگاہ کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے۔ کہ بورڈ آف انڈین میڈیسن یو۔پی نے گورنمنٹ کی جانب سے کالج کے مرتبہ پر ریکگنائز کر لیا ہے۔ اور عملی تعلیم و نسخہ نویسی تو اس کالج کی خاص خصوصیات سے ہے۔ ۵۔ جولائی ۱۹۴۱ء سے کالج مذکور میں نئے طلبا کا داخلہ شروع ہوگا۔ تاریخ مذکور پر امیدوار کو کالج میں حاضر ہونا چاہیئے۔ تعداد مقررہ پورا ہونے کے بعد کسی طالب علم کا داخلہ نہ ہوگا دستور العمل و نصاب تعلیم مفت طلب کئے جا سکتے ہیں۔ درخواست داخلہ پرنسپل صاحب تکمیل الطب کالج لکھنؤ کے نام روانہ کریں۔

(حکیم شکیل احمد شمسی وائس پرنسپل تکمیل الطب کالج لکھنؤ)

جامعہ طبیہ دہلی میں نئے سال کا داخلہ

جامعہ طبیہ دہلی کے سالانہ امتحانات ختم ہو کر تعطیلات کلاں شروع ہوگئی ہیں۔ کثیر تعداد میں طلبا نے امتحان میں شرکت کی۔ اب جامعہ طبیہ یکم اگست ۱۹۴۱ء کو کھلیگا

جامعہ طبیہ جناب حکیم محمد الیاس خانصاحب صدر الجامعہ آنریری جنرل سکرٹری آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس کی نگرانی و سرپرستی میں قائم ہے۔ جو تمام دنیا میں اعلیٰ طبی شہرت کے مالک ہیں۔ نیز چالیس سالہ علمی و عملی تجارب کی بنا پر ماہر تعلیم تسلیم کر لئے گئے ہیں

اس سال جامعہ طبیہ میں فارغ شدہ طلبا کو جنکی تعداد تقریباً ڈیڑھ سو ہے۔ اسناد عطا کرنے کے لئے نہایت شاندار طریق پر جلسہ تقسیم اسناد منعقد ہوا۔ تمام ہندوستان کے مشہور و مقتدر اطبا صاحبان کی موجودگی میں عالیجناب مسیح الملک حکیم محمد جمیل خانصاحب دام اقبالہ نے مستحق اسناد طلبہ کو اسناد و تمغہ جات عطا فرمائے۔

بہترین اسٹاف بہترین نصاب تعلیم اور کم سے کم مدت کم سے کم خرچ میں زیادہ سے زیادہ تعلیم اس درسگاہ کی خصوصیات ہیں۔ ہندوستان کی متعدد صوبجاتی حکومتوں و ریاستوں سے جامعہ طبیہ منظور شدہ ہے۔ پراسپکٹس و فارم داخلہ طلب کرنے پر مفت بھیجا جاتا ہے۔ داخلہ کے لئے درخواستیں آنی شروع ہوگئی ہیں۔ جو پندرہ جولائی تک قبول کی جائیں گی۔ امیدواران کو جلد سے جلد درخواستیں بھیج دینی چاہئیں۔

جامعہ طبیہ کے آرگن رسالہ مسیح الملک کا نمونہ مفت طلب کریں۔

(سید آل مصطفےٰ رضوی۔ ناظم جامعہ طبیہ دہلی)

جوابات

(۳۶) آپ مندرجہ ذیل معجون استعمال کریں۔ جو کہ ضعف اعضائے رئیسہ اور قلت مادہ حیات کے لئے بارہا کی مجرب ہے۔

مشک مصطگی۔ مروارید ناسفتہ۔ کہربا۔ بسد۔ اگر ہر ایک چھ ماشہ ثعلب مصری۔ گل سرخ۔ بہمن سرخ۔ بہمن سفید ہر ایک ایک تولہ۔ دارچینی۔ قسط شیریں۔ زعفران۔ سونٹھ۔ مرچ سفید۔ تل چھلے ہوئے ہر ایک ساڑھے تین ماشہ۔ گوکھرو۔ تیز پات۔ تگر کمردیا۔ لونگ۔ شقاقل۔ الائچی ہر ایک سات ماشہ۔ تخم مولی۔ تخم شلغم۔ مغز بادام۔ مغز پستہ۔ مغز چلغوزہ ہر ایک ۱۴ ماشے مصری ہموزن ادویہ۔ شہد دو چند میں ملا کر قوام کریں۔

صبح و شام۔ چھ ماشے دودھ کے ساتھ کھائیں۔

آنکھوں میں مندرجہ ذیل سرمہ کا نسخہ تیار کرکے لگائیں۔

انزروت مصری۔ سمندر جھاگ۔ بورہ ارمنی۔ مامیراں چینی۔ تخم سرس۔ ہموزن باریک غبار کی طرح پیس لیں۔

(حکیم گنگا رام گاندھی)

(ایضاً) ثعلب مصری مدبر با آب وہی ۳ تولہ ست سلاجیت ست اسپغول۔ تخم اوٹنگن۔ شقاقل ستاور۔ بیج بند گجراتی۔ موصلی سیاہ۔ موصلی سفید۔ خار خسک۔ لاکھ پیپل۔ پوست جھڑا بیری۔ پوست کھرنی۔ پوست بیخ مولسری ہر ایک ایک تولہ۔ دانہ الائچی خورد ۶ ماشہ۔ بہدانہ ۶ ماشہ تمام ادویات کو باریک کرکے چھان لیں۔ اور کشتہ طلعی بھنگ والا ایک تولہ۔ کشتہ عقیق۔ کشتہ زمرد ہر ایک ۶ ماشہ۔ کشتہ فولاد ۳ ماشہ۔ ورق نقرہ ۳ ماشہ کا اضافہ کریں۔ ۳ ماشہ صبح اور ۳ ماشہ شام ہمراہ شربت خشخاش ۵ تولہ عرق گاؤزبان ۱۰ تولہ استعمال کریں۔ ۷ روز استعمال کرنے کے بعد اطلاع دیں۔

(حکیم احسان الحق خاں)

(ایضاً) آپ معجون اسطوخودوس ۱ تولہ صبح و شام ہمراہ شیر گاؤ۔ کھایا کریں۔ اور ذیل کا سرمہ بنا کر آنکھوں میں روزانہ لگایا کریں

میل غبار نیارہ ۱ تولہ۔ سرمہ اصفہانی ۲ تولہ۔ تخم نیل۔ صدف مروارید۔ گل ستیاناسی۔ فضلہ پارچیلہ چیل ہر ایک ۹ ماشہ۔ کباب چینی ۶ ماشہ۔ آب سرس سبز ۵ تولہ میں تمام ادویات کو خوب کھرل کریں جب پانی خشک ہو جائے تو سرمہ کو روزانہ استعمال کریں۔ اعلیٰ درجہ کا مجرب بے عدیل سرمہ ہے۔ آتشی۔ بادی و تیل وغیرہ سے پرہیز کریں۔

(۳۷) لوکل سور کے لئے اس قسم کے مرہم مفید ہوتے ہیں۔ جو مادہ کو باہر کی جانب جذب کریں۔

نسخہ۔ زفت رومی۔ زنگار۔ اجوائن۔ تخم السی۔ میتھی۔ رال بہروزہ۔ مین پھل۔ گوگل۔ مرکی۔ توتیائے ہندی۔ سونٹھ۔ ریوند چینی۔ ہموزن کوٹ چھان کر بقدر ضرورت بکری کے دودھ انجیر کے دودھ اور آک کے دودھ میں کھرل کریں۔ اور پگھلائے ہوئے موم اور تیل میں ملا کر مرہم بنا لیں۔ اس کے دو تین دفعہ لگانے سے مواد باہر کھینچ آئے گا۔ پھر اس کے اوپر ردی مواد کو کاٹنے والی اور بعد ازاں اندمال کرنے والی مرہموں کا استعمال کیا جائے

(حکیم گنگا رام گاندھی)

(ایضاً) آپ مرہم اخضر میں غبار چراغ کا ملا کر لگا دیں۔ بہت جلد ناہور سوں کا ازالہ ہوگا (حکیم شمس الحق خاں)

(۳۸) صبح و شام۔ خمیرہ گاؤزبان عنبری ۴ ماشہ کھا کر اوپر سے گل بنفشہ ۵ ماشہ۔ عناب ۵ ماشہ۔ سپستان ۵ ماشہ۔ تخم خطمی ۵ ماشہ۔ گاؤزبان ۵ ماشہ۔ اصل السوس ۳ ماشہ۔ پرسیاؤشاں ۵ ماشہ۔ انجیر زرد کو پانی میں جوش دے کر چھان کر مصری ملا کر پلائیں۔ (حکیم گنگا رام گاندھی)

(ایضاً) آپ مریض کو ۴ رتی صبح اور ۲ رتی شام نمک آک ہمراہ جوشاندہ ذیل دیں۔ انشاء اللہ العزیز صحت ہو جائے گی۔

صفت: تخم کتان ۶ ماشہ، گل گاؤزبان ۶ ماشہ، منقی ۱عدد، اصل السوس مقشر ۶ ماشہ۔ ابریشم مقرض ۶ ماشہ بطریق معروف جوشاندہ بنائیں۔ اور کام میں لائیں (حکیم احسان الحق خاں)

(ایضاً) کشتہ بارہ سنگا ارتی۔ خمیرہ کتان ۶ ماشہ۔ خمیرہ گاؤزبان میں ملاکر اوپر سے شربت شقاعق سونف استعمال کرائیں۔ ہفتہ عشرہ اس پر عمل کرنے سے انشاء اللہ کلی صحت ہوگی۔

(حکیم شمس الحق خاں)

(۲۹) یہ تخم بسرخ رنگ کے مدور ہوتے ہیں یہ ۱۰ ار تولہ پر

پتہ ذیل سے طلب کریں۔ حکیم منظور الحق خاں کوچہ ڈوگراں امرتسر (حکیم شمس الحق صاحب)

(ایضاً) آپ حکیم کریم بخش صاحب آڑھ اکبر منڈی کے ساتھ خط و کتابت کریں۔ (حکیم احسان الحق خاں)

(۴۰) چند دانے ارسال کر دیں۔ بعد ملاحظہ کے عرض کروں گا (حکیم شمس الحق خاں)

سوالات

جو صاحب دفتر سے مشورہ حاصل کرنا چاہیں۔ انہیں ہر سوال کے ساتھ ۲ آنے ٹکٹ اور جو صاحب رسالہ کے ذریعہ جواب کے خواہشمند ہوں۔ ان کو فی سوال ار کا ٹکٹ بھیجنا چاہیئے۔

(۴۱) طبابت پیشہ حضرات سے گذارش ہے کہ خمیرہ گاؤزبان عنبری کا صحیح نسخہ اور بنانے کا طریقہ نیز زردی بیضہ مرغ سے روغن حاصل کرنے کا طریقہ لکھ کر مشکور فرمائیں۔ (ایک سائل از سیالکوٹ)

(۴۲) سات آٹھ سال ہو گئے میری والدہ صاحبہ کے سر میں درد ہوا تھا۔ اس درد میں آنکھیں خراب ہوگئیں ہیں ایک آنکھ میں ناخونہ اور ایک میں جالا یا دھند ہے۔ اس وجہ سے بہت کم نظر آتا ہے۔ سر درد کو کافی علاج کے بعد آرام ہوگیا تھا۔ لیکن کبھی کبھی خفیف سا ہو جاتا ہے۔ اور آنکھوں کا علاج ابھی تک کر رہے ہیں۔ مگر کوئی افاقہ کی صورت نظر نہیں آئی کسی مجرب دوا سے مطلع فرمایا جائے۔ (صدیق احمد)

(۴۳) مریضہ عمر ۳۰ سال۔ کبھی کبھی سر درد کے شدید دورے ہوتے ہیں۔ بالخصوص جب کہ ایام ماہواری شروع ہونے کے قریب ہوتے ہیں عموماً ان سے ایک دو یا تین دن پہلے۔ گاہے سر درد کے ساتھ دل بھی ڈوبتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ پھر جب ایام ماہواری شروع ہوتے ہیں۔ تو درد کے ساتھ رک رک کر اور تھوڑے تھوڑے آتے ہیں عموماً معمولی سی قبض بھی رہتی ہے پانچ چھ سال سے یہ شکایت ہے۔ کئی علاج کئے جا چکے ہیں۔ کوئی فائدہ نہیں ہوا مجرب علاج درکار ہے۔ (ایک خریدار)

(۴۴) مریضہ عمر ۱۵ سال غیر شادی شدہ۔ پانچ چھ ماہ سے طبیعت گری گری رہتی ہے۔ کمزوری بہت ہے۔ بھوک بالکل نہیں لگتی۔ ہاتھ پاؤں کے تلوے جلتے ہیں۔ کھانسی بھی کبھی کبھی ہوتی ہے۔ نزلہ زکام کی شکایت اکثر رہتی ہے۔ بدن اور بالخصوص ٹانگوں میں کھچن بہت رہتی ہے۔ پیڑو میں کبھی کبھی درد ہوتا ہے۔ اور نفخ ہر وقت رہتا ہے۔ کبھی کبھی دست بھی آجاتے ہیں ماہواری ایام کم ہوتے ہیں۔ مریضہ دُبلی پتلی ہے۔ حذاق کرام مجرب علاج تجویز فرمائیں۔ (ایک سائل)

(۴۵) مریض عمر ۳۰ سال ایک سال سے شادی شدہ۔ ابھی تک جماع کرنے پر پوری طرح قادر نہیں ہوا۔ خیزش بہت تھوڑی دیر کے لئے ہوتی ہے۔ جو عموماً جماع کی کوشش کرنے پر رفع ہو جاتی ہے۔ گاہے اخراج مادہ کے ساتھ اور گاہے بغیر اخراج مادہ کے۔ بیسیوں علاج کئے جا چکے ہیں۔ مجرب نسخہ مطلوب ہے۔ (ایک سرورنند)

(۴۶) شربتوں کو دیر تک محفوظ رکھنے کی بہترین ترکیب جو صاحب جانتے ہوں ازراہ کرم مشیر الاطبا میں شائع کروا کر مشکور فرمائیں (محمد شفیع)

(۴۷) بواسیر اور خنازیر کے لئے مجرب علاج اور نسخے چاہئیں حذاق کرام توجہ فرمائیں ۞ (خریدار ۴۵۹۰)

قومی دواخانہ اور اس کی بعض خصوصیات

۱۔ قومی دواخانہ کے قیام کا مقصد فن یونانی کی اہمیت و افادیت کو ظاہر و واضح کرنا ہے۔
۲۔ دواسازی کے معیار کو بلند کرنا اور اطبا کو قرابادینی مرکبات خالص اور قابل اعتماد بنا کر بہم پہنچانا بھی اس دواخانہ کے مقاصد میں داخل ہے۔
۳۔ مرکبات کے قیمتی اجزا مثلاً مشک، عنبر، مروارید، زعفران وغیرہ ہمیشہ اعلیٰ قسم کے استعمال کئے جاتے ہیں۔
۴۔ قیمتی اجزا کو ہمیشہ ناظم دواخانہ کی موجودگی میں شامل کیا جاتا ہے۔ اس لئے کسی دواخانہ کے ناخالص یا کسی قیمتی جزو کے وزن میں کم ہونے کا یہاں کوئی احتمال نہیں۔
۵۔ دواخانہ کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس کو عالیجناب شفاءالملک حکیم محمد حسن صاحب قرشی جیسی بہ صفت موصوف شخصیت کی سرپرستی کا فخر حاصل ہے۔
۶۔ تھوک مال منگوانے والے اطبا کو کمیشن بھی دیا جاتا ہے۔

اکسیر سل و دق

مریضان دق کو مژدہ صحت

یہ عجیب و غریب کیمیاوی مرکب سل و دق جیسے ہلاک آفریں مرض کا یقینی اور شفابخش علاج ہے۔ پھیپھڑوں کے زخموں کو بھرنے کے لئے بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔ بخار کی حرارت کو صرف دو ہی ہفتوں میں گھٹا دیتی ہے۔ مادہ خون صالح پیدا کر کے جراثیم کا قلع قمع کر دیتی ہے۔ کھانسی کی شدت تو چند ہی خوراکوں سے رفع ہو جاتی ہے۔ اور صرف ایک مہینے کے عرصہ میں کمزور نیم جاں مریض از سر نو زندگی حاصل کرنے کے قابل ہو جاتا ہے۔

اگر خدانخواستہ آپ کے اعزہ میں سے کوئی شخص اس جان گسل مرض میں مبتلا ہو جائے۔ تو فوراً اکسیر سل و دق کا استعمال شروع کر دیں۔ آپ اس کے مفید اثرات کو دیکھ کر مطمئن ہو جائیں گے۔ ایک خوراک صبح و شام کھائیں۔

قیمت ۶۰ خوراک ایک مہینہ کے لئے دس روپے مفصل ترکیب ہمراہ ہے۔

اکسیر جریان کہنہ

پرانے جریان کا جانا بہت مشکل ہے۔ چنانچہ بعض طبیبوں نے تو فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ پرانا جریان جا ہی نہیں سکتا۔ مگر یہ خیال تجربہ کے خلاف ہے۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ معمولی دواؤں سے نہیں جاتا۔

یہ دوا اسی حالت میں اکسیر ہے۔ جب جریان پرانا ہو گیا ہو۔ روز بروز کمزوری، ضعف دماغ، درد کمر میں اضافہ ہو رہا ہو جو کچھ کھایا جاتا ہو۔ وہ جریان کے ذریعہ سے نکل جاتا ہو۔ بدن میں طاقت نہ آتی ہو۔ رقت، سرعت اور احتلام کی شکایت رہتی ہو۔ اور پٹھے کمزور ہو کر مرض عسر العلاج ہو چکا ہو۔

اگر اس اکسیر کو چالیس روز تک استعمال کر لیا جائے۔ تو بیس برس کے پرانے جریان کا رفع ہو جانا بھی ایک معمولی سی بات ہے۔

قیمت چالیس روز کی دوا دس روپے

ناظم قومی دواخانہ ۳۶ بیڈن روڈ لاہور

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۴۵۲

مشیر الاطبا

۱۹(۷)

زیر نگرانی

شفاء الملک حکیم محمد حسن قرشی لاہور

سالانہ چندہ ڈیڑھ روپیہ

عہدِ حاضر کا طبی شاہکار
جامع الحکمت
مرتبہ رئیس الاطبا حکیم محمد حسن صاحب قرشی پرنسپل طبیہ کالج لاہور
طب کا بہترین عام فہم اور مکمل انسائیکلوپیڈیا جس میں تاریخ طب تشریح حفظ صحت
تشخیص اور دستور العلاج کے علاوہ تمام امراض کی مفصل ماہیت اسباب ۔ علامات ۔ تشخیص
فروق الامراض ۔ انجام و عوارض ۔ اصولِ علاج ۔ دستور العلاج ۔ نہایت کامیاب اور
بہترین مجربات دیئے گئے ہیں ۔ علاج میں قلیل المقدار اور مرکب دوائیں بھی شامل ہیں سینکڑوں
جدید امراض کا بیان بھی شامل ہے ۔ اس کے علاوہ عکسی تصویریں ہیں ۔ ابتدا میں ایک
عجیب و غریب رنگین نقش تشریحی ہے
تشخیص مجربات اور تصاویر
کے اعتبار سے اس جیسی کتاب ابھی تک اردو میں شائع نہیں ہوئی کیونکہ اس میں
طب قدیم و جدید کے تمام ضروری معلومات آ گئے ہیں ۔ زبان سادہ اور سلیس ہے
اور ہر طبیب ۔ وید اور ڈاکٹر اور شائق طب کے علاوہ ہر گھر میں اس کا ہونا
مفید اور ضروری ہے ۔
کتابت ۔ طباعت ۔ کاغذ عمدہ
صفحات جلد اول تقریباً گیارہ سو ۔ جلد سنہری قیمت پانچ روپے بارہ آنے
صفحات جلد دوم ساڑھے گیارہ سو ۔ جلد سنہری قیمت چھ روپے چار آنے
قیمت ہر دو مجلد ـــــــــــ ساڑھے گیارہ روپے
ناظم کتب خانہ مشیر الاطبا ۔ دِل محمد روڈ ۔ لاہور
جامع الحکمت
قرشی

مقبول عام پریس لاہور میں باہتمام مولوی عنایت اللہ ایڈیٹر پرنٹر و پبلشر چھپکر دفتر مشیر الاطبا ۵۳ بیڈن روڈ لاہور سے شائع ہوا۔

جامع الحکمت جلد دوم
نقاش نقش ثانی بہتر کشد زاول
جامع الحکمت جلد دوم جس کا ایک مدت سے شدید انتظار کیا جا رہا تھا چھپ کر تیار ہو گئی ہے۔
اس میں نظام دوران خون (قلب۔ شرائین۔ اوردہ) نظام انہضام (مری۔ معدہ۔ جگر۔ مرارہ۔ طحال آنتیں۔ لبلبہ) نظام بولی (گردہ۔ مثانہ وغیرہ) نیز امراض مخصوصہ مرداں۔ امراض مخصوصہ نسواں۔ امراض اطفال اور امراض عامہ بھی درج ہیں۔
ہر ایک نظام کے شروع میں اس نظام کے اعضاء اور متعلقات کے متعلق تمام قدیم اور جدید تشریحی معلومات شدید کاوشوں سے فراہم کئے گئے ہیں۔ ہر ایک نظام سے تعلق رکھنے والے عضوی اور فعلی امراض کو دلائل و علامات اور قدیم و جدید تشخیصی معلومات کے ذریعہ مشتمل کیا گیا ہے۔
ہر ایک مرض کی ماہیت کے سلسلہ میں قدیم و جدید تحقیقات اور مختلف آراء بالوضاحت بیان کی گئی ہیں۔
ہر ایک مرض کی تشخیص نہایت فاضلانہ طور پر لکھی گئی ہے۔ فروق الامراض کے نکات اور متشابہ امراض کو جداول کے ذریعہ ممتاز کر کے دکھایا گیا ہے۔
اصول علاج۔ رموز مطب۔ نہایت بسط و تفصیل کے ساتھ لکھے گئے ہیں۔
قرابادینی اور مشہور خاندانوں کے صدری مجربات کا بہت بڑا ذخیرہ جمع کر دیا گیا ہے۔
امراض غیر مدونہ جو کتب قدیمہ میں نہیں ملتے کافی تعداد میں درج کئے گئے ہیں۔
بیشمار عکسی و دستی تصاویر سے مزین کی گئی ہے۔
غرض عہد حاضر کی مایہ ناز کتاب ہے۔ جو علاج کے سلسلے میں تمام ضرورتوں کو پورا کرتی ہے *
ملنے کا پتہ
ناظم دارالکتب مشیر الاطباء دل محمد روڈ لاہور

جلد ۱۹ | حکیم الاطبا بابت ماہ اپریل ۱۹۴۱ء مطابق ربیع الاول ۱۳۶۰ھ | نمبر ۴

فہرست مضامین

قواعد و ضوابط

۱۔ رسالہ ہر انگریزی ماہ کی ۱۵ تاریخ کو باقاعدہ ہر خریدار کو بھیج دیا جاتا ہے۔
۲۔ ڈاک کے ڈاکو کئی رسائل کو ہضم کر جاتے ہیں، اس لئے اگر آپ کو ۲۰ تاریخ تک رسالہ نہ ملے۔ تو دفتر کو خط لکھیں۔ دوبارہ بھیج دیا جائے گا۔ بعض اصحاب دو دو مہینے بعد پچھلے رسائل نہ ملنے کی شکایت کرتے ہیں۔ ایسے پرچے بلاقیمت نہیں بھیجے جائیں گے۔
۳۔ جواب طلب امور کے لئے پانچ پیسے کا ٹکٹ آنا لازمی ہے۔
۴۔ خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ نہایت ضروری ہے۔
۵۔ پتہ صاف اور خوشخط لکھیں۔
۶۔ دفتر کے تمام منی آرڈر اور وی۔ پی سنٹرل ایکسچینج بنک کی معرفت وصول ہوتے ہیں اسلئے بنک مذکورہ کے مینجر کے دستخطوں کو صحیح تصور کیا جائے

۷۸۶

هُوَالشَّافِی

مُشِیرُالاَطِبَّاءِ

بابت ماہِ اپریل ۱۹۴۱ء

شذرات

خوبصورتی پر غدود کے اثرات

صحت اور تندرستی کو برقرار رکھنے کے لئے اور انسان کو پوری عمر تک پہنچانے کے لئے غدود ضروریہ کے فعل کو بہت اہمیت دی جارہی ہے۔ اور یہ بتلایا جارہا ہے۔ کہ جسم کی تندرستی اور خوبصورتی میں غدود کے افرازات کا بہت زیادہ حصہ ہوتا ہے۔

چنانچہ تحقیق کیا گیا ہے۔ کہ جن لوگوں کے ہاتھ اور پاؤں بڑے بڑے ہوتے ہیں۔ ناک بڑی اور نمایاں سی ہوتی ہے ان میں غدہ نخامیہ کے فعل کی زیادتی ہوتی ہے۔ اسی طرح جو لوگ پست قد اور چھوٹے چھوٹے ہاتھ پاؤں رکھتے ہیں۔ ان میں غدہ نخامیہ کا فعل کم ہوتا ہے۔

اگر غدہ توشہ کا فعل زیادہ دیر تک برقرار رہے تو چہرہ شوخ اور چمکدار رہتا ہے۔

جلد کی رنگت کی کمی بیشی بہت حد تک غدد کلاہ گردہ کے فعل پر منحصر ہوتی ہے۔ یہ گلٹیاں دونوں گردوں کے اوپر واقع ہوتی ہیں۔ مرض ایڈیسن میں ان گلٹیوں کے اندر فساد پیدا ہوجاتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں جلد کی رنگت میں فرق پڑ جاتا ہے۔ پہلے پہل جلد کی رنگت زردی مائل ہوتی ہے اس کے بعد آہستہ آہستہ تانبے جیسی مخصوص رنگت پیدا ہو جاتی ہے۔ رنگت کے علاوہ جلد کی جھریاں وغیرہ بھی انہی گلٹیوں کے فعل سے تعلق رکھتی ہیں۔ جن لوگوں کے غدہ درقیہ کا فعل ناکافی ہوتا ہے۔ اُن کی جلد پر جھریاں پڑجاتی ہیں۔ اور وہ جوانی کی عمر میں بوڑھے معلوم ہونے لگتے ہیں۔ اسی طرح دانتوں کا مضبوط سفید اور چمکدار ہونا غدود ضروریہ کے فعل کی صحت کی دلیل ہے۔ اگر غدہ درقیہ صحیح ہو۔ تو دانت نہایت خوبصورت موتیوں کی طرح ہوتے ہیں۔ کئی دفعہ دانتوں کے گلنے سڑنے اور قبل از وقت گر پڑنے کی وجہ پیراتھائیرائڈ ہارمون کی کمی ہوتی ہے۔ جن لوگوں کے دانت بڑے بڑے اور باہر کو نکلے ہوئے ہوتے ہیں۔ اُن میں غدہ نخامیہ کا فعل زیادہ ہوتا ہے۔ کیونکہ جسم میں ہڈیوں کی نشوونما اسی غدہ سے متعلق ہے۔ جو لوگ پست قد ہوں۔ اگر وہ غدہ نخامیہ کے اندرونی حصہ کی گولیاں صبح و شام کھایا کریں تو یہ اُنہیں مفید پڑتی

ہیں۔

ہمارے ہندوستانی شعرا اکثر لمبے لمبے بالوں کی تعریف میں شعر کہتے رہتے ہیں۔ اور یہ درست بھی ہے۔ کہ عورت کو اپنے لمبے اور چمکدار بال بہت عزیز ہوتے ہیں۔ کیونکہ اس سے اس کی خوبصورتی میں اضافہ ہوجاتا ہے۔ ان بالوں کا چمکدار ہونا یا لمبا اور خوبصورت ہونا بھی انہی ضروری غدود کے فعل کی صحت پر موقوف ہے۔ چنانچہ غدود تناسلی اور پیرا تھائیرائڈ گلینڈ جسم کے بالوں پر اقتدار رکھتے ہیں۔ مرد کے خصیتین چہرے اور پیڑو پر بال پیدا کرتے ہیں۔ اس کے برخلاف عورت کے خصیۃ الرحم چہرے پر بالوں کی پیدائش کو روکتے ہیں۔ کئی دفعہ عورتوں کے چہرہ پر تھوڑی تھوڑی مونچھیں یا داڑھی نظر آتی ہے۔ ان عورتوں کے خصیۃ الرحم کی نشوونما ناکمل ہوتی ہے۔

عام طور پر سن یاس یا حیض بند ہونے کی عمر میں عورت کے چہرہ پر معمولی سی داڑھی مونچھیں نمایاں ہوجاتی ہیں۔ اس کی وجہ بھی یہی ہوتی ہے۔ کہ اس عمر میں خصیۃ الرحم کے اندر تحلیل شروع ہوجاتی ہے۔

بالوں کے علاوہ غدود تناسلی جسم کی خوبصورتی تناسب اعضا اور صحت عامہ پر بہت کچھ اقتدار رکھتے ہیں +

جنگ اور ہندوستانی دوا سازی

ڈرگس سپلائی کمیٹی کی تیسری میٹنگ میں جو حال ہی میں لفٹننٹ کرنل جی۔ جی۔ جالی کی زیر صدارت منعقد ہوئی جنگ کی ضروریات مہیا کرنے کے بہت سے مسائل پر غور کیا گیا۔

ایپومارفین ہائیڈروکلورائیڈ۔ ایمیٹین ہائیڈروکلورائڈ ایکری فلیوین۔ اور خشک خون کے نمونہ جات پیش کئے گئے۔ جو ہندوستان میں کمیٹی مذکورہ کی تحقیقات اور مساعی کی بدولت تیار ہوئے تھے۔

گو یہ تمام چیزیں اپنی جگہ پر اہمیت رکھتی ہیں۔ مگر جنگ کی ضروریات میں خشک خون کی تیاری نہایت درجہ اہم اور مفید ہے۔ میدان جنگ میں زخمیوں کی موت کئی دفعہ محض خون کے بکثرت ضائع ہوجانے کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اور اگرچہ انتقال الدم یعنی خون کو ایک شخص سے دوسرے شخص میں منتقل کرنے سے ہم اس سے پہلے بھی باقاعدہ فائدہ اُٹھاتے ہیں۔ مگر میدان جنگ میں خون کا میسر ہونا مشکل ہے۔ اس لئے اگر خشک شدہ خون ہمارے پاس سٹاک میں موجود ہو۔ تو یہ ضرورت فوراً پوری ہو جاتی ہے۔

خون میں سوڈیم سٹریٹ ملا دیا جاتا ہے۔ اور اُس کو نتھرنے کے لئے چھوڑ دیا جاتا ہے۔ اس دوائی کے ملانے سے خون جمنے نہیں پاتا۔ اب اس میں سے کریات تہ نشین ہوجاتے ہیں۔ اور رطوبت کو خاص حالات کے اندر سکھا لیا جاتا ہے۔ طہارت کے اُصولوں کو پورے طور پر عمل میں لاتے ہوئے اس دانہ دار سفوف کو بند کر لیا جاتا ہے۔ اور بوقت ضرورت آب مقطر ملا کر اس سے خون کا کام لیا جاتا ہے۔

ہندوستان میں اس کا نمونہ پہلی دفعہ تیار کیا گیا ہے۔ اور آئندہ کے لئے اس کو بڑے پیمانے پر۔۔۔۔۔ تیار کرنے پر غور کیا جا رہا ہے۔

حیاتین الف کا بہترین ماخذ

نئی دہلی میں حال ہی میں میڈیکل سٹورز سپلائی کمیٹی کی چوتھی میٹنگ میں کرنل جی۔ جی جالی نے بیان فرمایا کہ ۸۰ سال قبل مدراس میں مچھلی کے تیل کی ایک بہت بڑی کمپنی تھی۔ مگر بیرونی مال کی درآمد کی وجہ سے اس کمپنی کا کاروبار آہستہ آہستہ تباہ ہوگیا۔

شارک اور سا مچھلی کے جگر سے آج کل پھر کالی کٹ میں تیل نکالنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ یہ بھی معلوم

ہوا ہے۔ کہ بنگال اور ریاست ٹراونکور کی حکومتوں نے مچھلی
کے جگر کا تیل نکالنے کا اہتمام کیا ہے۔ تحقیقات سے یہ بھی معلوم
ہوا ہے۔ کہ شارک اور سا مچھلی کا تیل کاڈ مچھلی کے تیل کا نہایت
اعلیٰ بدل ہیں۔

حیاتین ا کے اعتبار سے یہ تیل کاڈ مچھلی کے تیل سے بھی
بہت بہتر ہے۔

ہندوستان میں چونکہ حیاتین الف کی کمی ایک عام
بیماری ہے۔ اور یہاں پر کسی ایسی دوا کی بے حد ضرورت ہے
جو ارزاں بھی ہو اور حیاتین الف کا بہترین ماخذ بھی۔ اس لئے
یہ تیل ہندوستان کے لوگوں کے لئے خاص اہمیت رکھتا
ہے +

فشار الدم قوی کا غذائی علاج

ڈاکٹر برٹ رینڈ ٹی ایلی سن ویجی ٹیرین میسنجر اینڈ ہیلتھ ریویو
میں لکھتے ہیں۔ کہ ضغط الدم کو بڑھانے کے بہت سے اسباب ہیں
لیکن غذا ہر طرح کے ضغط الدم کو گھٹانے میں بالواسطہ اثر کرتی ہے
کیونکہ اس کی امداد سے موٹے آدمیوں کا وزن کم کیا جا سکتا ہے جس
سے قلب کا بوجھ گھٹ جاتا ہے۔ اور اس سے گردوں کا فعل بھی صحیح
ہو سکتا ہے جس سے ضغط الدم کو فائدہ ہوتا ہے۔

قلب کو خون کے دھکیلنے کے لئے اتنا زور نہیں لگانا پڑتا
جتنا کہ شرائین کو پھیلانے کے لئے۔ شرائین کی لچک ان کی اندرونی
دیواروں میں التہابی کیفیت کی وجہ سے کم ہو جاتی ہے کیونکہ التہاب
سے یہاں پر چونے کے مواد جمع ہونے لگتے ہیں۔ ڈاکٹر ایلی سن نے
اپنے تجربات سے واضح کیا ہے۔ کہ دودھ اور سبزیوں پر زندگی
بسر کرنے والے لوگوں کی شرائین میں کافی عمر تک لچک باقی رہتی
ہے۔ اس کے برخلاف گوشت خور لوگوں کی شرائین جلدی سخت
ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ فشار الدم قوی کے علاج میں ڈاکٹر ایلی سن ہر قسم
کی لحمی اغذیہ چائے، قہوہ، شراب وغیرہ بند کر دیتے ہیں۔ مریض
کو دوا بھی کوئی نہیں پلائی جاتی۔ اس پر بہترین نتیجہ ہمیشہ نہایت
اچھا نکلتا ہے۔ اور صرف دو مہینے کے عرصہ میں یا اس سے بھی قبل نمایاں
فائدہ ظاہر ہو جاتا ہے۔ گو یکدم دباؤ کم نہیں ہوتا۔ مگر بتدریج ضرور
کم ہونے لگتا ہے۔

بعض ڈاکٹروں کا یہ خیال ہے کہ سمیات کا انجذاب فشار الدم
کا سبب اولیٰ ہے۔ یہ سمیات مسوڑھوں، لوزتین یا زائدہ دودیہ
وغیرہ سے جذب ہو سکتی ہیں۔ لیکن آنتوں سے سمیت کا انجذاب
اس بارے میں سب سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ آنتوں میں
سمیات کا پیدا ہونا غذا پر منحصر ہے۔ چنانچہ گوشت اور مچھلی وغیرہ
لحمی اغذیہ کثرت کے ساتھ سمیات پیدا کرتی۔ اس لئے ان کا استعمال
سخت ممنوع ہے۔ ہضم اگر ناقص ہو تو بھی غذا بھی سمیات کے
پیدا ہونے کا باعث ہو سکتی ہے لیکن زیادہ تر سمیات قولون میں
بچے ہوئے لحمی اغذیہ کے فضلہ پر جراثیم کے اثر انداز ہونے سے پیدا
ہوتی ہیں۔ اس کے برخلاف سبزیوں کے استعمال سے تسمم الدم
ذاتی کا امکان بہت کم ہوتا ہے۔

دانتوں کے برش کی طہارت

عام طور پر دیکھا جاتا ہے۔ کہ جو لوگ برش سے دانتوں
کو صاف کرتے ہیں۔ وہ برش کی صفائی کی طرف توجہ
نہیں کرتے۔ اور بلا ناغہ بغیر صاف کئے ہوئے ایک ہی برش کو
استعمال کر لیتے ہیں۔

یہ طریقہ دانتوں کے لئے نقصان دہ ہے۔ مناسب یہ
ہے کہ دانتوں کو صاف کرنے سے پہلے اور بعد برش کو صاف کر
لینا چاہئیے۔ اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ ابلتا ہوا پانی برش کے بالوں
پر کافی مقدار میں تھوڑی دیر تک ڈالتے رہیں۔ اس طرح برش کے
بالوں پر کافی مقدار میں تھوڑی دیر تک ڈالتے رہیں۔ اس طرح
برش کے بالوں کو نقصان نہیں پہنچتا۔ اور صفائی بھی ہو جاتی
ہے +

طبی کانفرنس دہلی

پیام عمل

(از جناب شفاء الملک حکیم محمد حسن صاحب قرشی)

نیمہ دورہ کا سہ زر آب طربناک انداز

آل انڈیا آیورویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس دہلی کو عالم وجود میں آئے ہوئے بیس سال گزر چکے ہیں۔ اور اس عرصہ میں جو کچھ خدمات انجام دے چکی ہے۔ وہ ارباب نظر سے مخفی نہیں اکثر احباب کو بیسویں صدی کا دسواں سال فراموش نہیں ہوا ہوگا۔ کہ اس سال بمبئی کی میڈیکل ایسوسی ایشن نے حریف مقابل کو ہمیشہ کے لئے موت کی گہری نیند سلانے کی سعی کی تھی طب قدیم کی حالت پہلے ہی اس مریض کی تھی۔ جو عالم نزع و اختناق میں زندگی کی گھڑیاں شمار کر رہا ہو۔ میڈیکل ایسوسی ایشن کو اس مریض سخت جاں کی یہ کشمکش حیات پسند نہ آئی۔ اور اس نے حکومت کی معاونت سے یہ سعی کی کہ اس مریض کو بہت جلد زندگی کی تلخ کامیوں سے رستگاری دی جائے۔ خود مریض کے تیمارداروں کا یہ حال تھا۔ کہ وہ اس وار سے بے پروا تھے۔ بلکہ بہتوں نے تو اس سے بھی انکار کر دیا۔ کہ یہ تیغ تیز ان کے رشتۂ حیات کو قطع کرنے کے لئے بنائی جا رہی ہے بہتوں نے اس کے اثرات کو محسوس کیا۔ مگر اپنے آپ کو ضعیف محسوس کرتے ہوئے خاموشی کو ترجیح دی۔ اور اس طرح حریف چابکدست کو ایک ہی وار میں کام تمام کرنے کا موقعہ دے دیا

جب رات کے آخری وقت میں ظلمت و تاریکی کا گہرا ابر سپہر عالم کو گھیر لیتا ہے۔ اور روشنی کی ہلکی کرن کی بھی توقع نہیں ہوتی۔ تو اسوقت آفتاب جہاں تاب اپنی لمعہ افگنی و ضیا گستری سے ایک عالم کو امیدوں اور ولولوں سے معمور کر دیتا ہے۔ اور تھوڑی ہی دیر میں اس ظلمت آباد کو کدہ و نور کی شکل میں تبدیل کر دیتا ہے۔ اسی طرح اس عالم یاس و نامرادی میں ایک مسیحا نفس جناب مسیح الملک مرحوم نے صدائے قم سے طبیبوں اور ویدوں میں آثار حیات پیدا کر دیئے اور ان کو ایک مرکز پر جمع کر کے اس عظیم الشان کانفرنس کو وجود پذیر کیا۔ جو ہماری امیدوں کا مرکز اور ہمارے ولولوں کا محور ہے۔

عموماً یہ سوال کیا جاتا ہے۔ کہ بیس سالوں میں کانفرنس نے کیا کیا۔ اور اب کیوں اس کے ساتھ اپنی توقعات کو وابستہ کیا جائے۔ فی الحقیقت یہ سوال کانفرنس کی تاریخ سے ناواقفیت پر دال ہے۔ کانفرنس کے سامنے سب سے بڑا کام میڈیکل رجسٹریشن ایکٹ کا تھا۔ اور اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ اس سلسلہ میں کانفرنس نے بہت کام کیا۔ اس نے مختلف میموریل گورنمنٹ کی خدمت میں روانہ کئے۔ وفد بھیجے۔ جلسے کئے۔ اور تمام طول و عرض بلاد ہند میں ایجی ٹیشن پھیلا دیا۔

یہ پوچھا جا سکتا ہے کہ کیا رجسٹریشن ایکٹ منسوخ نہیں ہوا۔ تو پھر کانفرنس کی ان تمام مساعی لاحاصل سے کیا فائدہ۔ مگر میں اس کے جواب میں یہ عرض کر دوں گا۔ کہ فی الحقیقت اس بارے میں بہت بڑی کامیابی ہوئی۔ یہ سچ ہے۔ کہ رجسٹریشن ایکٹ موجود ہے۔ مگر اس کے ساتھ یہ بھی اتنا ہی صحیح ہے۔ کہ کانفرنس کی جدوجہد سے طبیب اور وید بہت کچھ محفوظ ہو گئے۔ یہ صحیح ہے کہ لالہ سکھبیر سنگھ صاحب کے الفاظ میں یہ قانون طب قدیم کے لئے ایک تدریجی زہر ہے۔ تاہم اس سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ اس زہر کے اثرات مہلکہ کو کانفرنس

نے بہت کچھ کم کر دیا۔ گورنمنٹ نے اپنے سرکلر میں صاف طور پر لکھ دیا تھا کہ گورنمنٹ کا یہ ارادہ نہیں ہے۔ کہ وہ فی الحال طبیبوں اور ویدوں کو معالجہ سے روکے۔ اس فی الحال سے یہ ظاہر ہوتا تھا۔ کہ آئندہ حکومت اس بارے میں بھی کچھ نہ کچھ کرنا چاہتی ہے۔ مگر کانفرنس کے شدید ایجی ٹیشن نے اس خطرے کو ہمیشہ کے لئے دور کر دیا۔

کانفرنس کے اجتماعی فوائد سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اس نے ویدوں اور طبیبوں کو کامیابی کے ساتھ ایک پلیٹ فارم پر جمع کیا۔ اور اس طرح ان کو ایک دوسرے کے اشتراک سے قوی تر بنایا۔ اور ملک کے سامنے اتحاد ہندو و مسلم کی ایک عجیب و غریب مثال پیش کی پھر مختلف اطبا کے آپس میں ملنے سے تبادلۂ خیالات ہونے کی وجہ سے جو منافع حاصل ہو سکتے ہیں۔ ان سے اعراض نہیں کیا جا سکتا۔

علاوہ ازیں کانفرنس نے بخل و اخفا کے مرض قدیم کے ازالہ میں بہت کچھ سعی کی اور اطبا میں حریت رائے و اجتہاد فکر پیدا کرنے کی کوشش کی۔

اب ہم سب کا فرض ہے کہ جناب حکیم محمد الیاس خاں صاحب اس دعوت پر دہلی پہنچیں۔ اور آخری مرتبہ طب کی ترقی کے لئے ایک لائحہ (سکیم) مرتب کریں۔ اس میں شک نہیں کہ چند روز کے لئے ہمیں اپنے اپنے کاموں کو ملتوی کرنا پڑے گا۔ مگر کیا فن عزیز کی موت و حیات کا مسئلہ اس قدر بھی اہمیت نہیں رکھتا۔ کہ اس کے لئے ہم چند روز صرف کریں۔ یہ ایک کھلی ہوئی حقیقت ہے کہ اگر طب قدیم کی کچھ عرصہ اور یہی حالت رہی تو وہ یونان و مصر کی طرح ہندوستان سے ناپید ہو جائیگی۔ اور اسکے ساتھ ساتھ اپنے ہی تغافل کی وجہ سے اطبا اور طبی خاندان بھی ہمیشہ کے لئے معدوم ہو جائیں گے ؎

بلوح تربت پروانہ ایں رقم دیدم
کہ آتشے کہ مرا سوخت خویش را ہم سوخت

پھر کیا ابھی وقت نہیں آیا۔ کہ ہمارے اطبا خواب غفلت سے بیدار ہو کر تنازع للبقا کے لئے مصروف عمل ہو جائیں کیا ابھی تک سنگین زمانہ میں اسقدر تیزی و ترشی پیدا نہیں ہوئی کہ اس سے ہمارے اطبا کا خمار بیہوشی دور ہو سکے۔ کیا ابھی تک فن عزیز کی بیچارگی اور کس مپرسی انکو اس پر آمادہ نہیں کر سکی۔ کہ وہ قیلولۂ راحت سے بیدار ہو کر اسکی خبر لیں۔ کیا یہ سچ ہے۔ کہ فن عزیز کی کشتی گرداب بلا میں پھنسی ہوئی ہے۔ اور موج حوادث کے شدید لطمات اس کو غرق کرنے کے درپے ہیں۔ مگر اہل کشتی اس مصیبت سے بیخبر محو خواب غفلت ہیں۔

آہ اگر یہ سچ ہے تو پھر ہمیں ابھی سے عیشتوں کیلئے صف ماتم بچھا دینی چاہیئے۔ اور خود اپنے ہاتھوں اپنی قبر کھودنے پر آمادہ ہو جانا چاہیئے

کار از دوا گذشتہ و افسوں نہ کردہ کس

اے برادران فن، کیا تم نہیں جانتے کہ زندگی صرف ان کے لئے ہے جو زندہ رہنے کے لئے جدوجہد کرتے ہیں۔ اور جو زندہ تو رہنا چاہتے ہیں۔ مگر زندگی کیلئے جدوجہد نہیں کرتے انکے لئے اس عالم عناصر میں پیام فنا کے سوا کچھ نہیں۔ یہ دنیا تنازع للبقا کا میدان عمل ہے۔ اور بقائے اصلح و فنائے غیر اصلح کا ایک ہی قانون اس آسمان کے نیچے کارفرما ہے۔ پھر اے برادران فن تم کو یہ کیا ہو گیا ہے۔ کہ تم زندہ تو رہنا چاہتے ہو۔ مگر زندوں کی طرح جدوجہد نہیں کرتے کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ تمہارے لئے یہ قانون بدلا جائیگا۔ اور اسطرح تم بغیر کسی گونہ زحمت و بلا شائبہ تکلیف اپنے مقاصد میں کامیاب ہو جاؤ گے۔ مگر میں تم کو بتلا دینا چاہتا ہوں کہ اس خیال خام میں گرفتار نہ رہو۔ کیونکہ قانون قدرت کیلئے تبدیلی نہیں ہے ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا۔

اے برادران عزیز اگر تم فن عزیز کے لئے کامیابی چاہتے ہو۔ تو اسکی صرف ایک ہی صورت ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ اجتماعی طور پر اسکے بقا کے لئے کوشش کرو۔ پھر آؤ کہ ہم تم ملکر نئیں السلام دہلی میں اس لیلائے حسن۔ اس یوسف جمال اس محبوب قدیم یعنی فن عزیز سے عشق و شیفتگی کا میثاق قدیم تازہ کریں۔ اور اس لیلائے فن کے حسن عشق نوازی کی پرستش میں قیس کے افسانۂ دلکش کو دھرائیں ؎

... منزل لیلے کہ خطرہاست بجاں
شرط اول قدم آنست کہ مجنوں باشی

مقالہ طبیہ

انجکشن

(Injection)

(از حکیم گنگا رام گاندھی - کامل طب و جراحت)

آج کل انجکشن کا طریقۂ علاج بہت عام ہو رہا ہے۔ اس کی وجہ زیادہ تر یہ ہے۔ کہ ہمارے مغرب زدہ مہذب برادران وطن انجکشن کے متعلق بہت خوش اعتقاد واقع ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ چونکہ معالجین کی تکمیل پدری بھی اس طریق علاج سے نسبتاً بہتر طریق پر ہوتی ہے۔ اس لئے وہ بھی اکثر اوقات اسے پسند کرتے ہیں۔

بعض انجکشن ضرور مفید ہیں۔ اور ان سے علاج معالجہ میں بیش قیمت امداد ملتی ہے۔ مگر ہر بیماری میں بلا سوچے سمجھے انجکشن کر دینا جیسا کہ آج کل کے بعض معالجین کا شیوہ ہے۔ خالی از مضرت نہیں۔

ہمارے اطبا بھی انجکشن کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے خواہشمند ہیں۔ اس لئے ذیل میں ہم چند عملی ہدایات کا بیان کرتے ہیں۔ جن سے انجکشن کے متعلق کافی روشنی حاصل ہو سکے گی۔

انجکشن جلد۔ زیر جلد۔ اور ورد عضلات اور نخاع یا اعصاب میں کئے جاتے ہیں۔

ہدایات مطہر کرنا (Sterilization) یہ چیز نہایت اہم ہے۔ اس غرض کے لئے انجکشن کرنے کی پچکاری (Syringe) کو سپرٹ میں پڑا رہنے دیا جاتا ہے۔ اور بوقت ضرورت نکال کر استعمال کیا جاتا ہے۔ یا پندرہ منٹ تک پانی میں ڈالا جائے۔ شیشے والے بیرل کو روئی میں لپیٹ کر ابالنا چاہیئے۔ ورنہ ٹوٹ جانے کا اندیشہ ہے۔ بعد ازاں ہاتھوں کو صابن سے خوب مل مل کر دھو لینا چاہیئے۔ اور اس کے بعد سپرٹ ٹنچر ہاتھوں پر مل لینی چاہیئے۔ جس مقام پر انجکشن کرنا ہو۔ وہاں بھی روئی کی پھریری سے سپرٹ یا ٹنکچر آیوڈین اچھی طرح مل دینا چاہیئے آہستہ آہستہ ملنا بے سود ہے۔

بعض انجکشن کی دوائیں سفوف کی شکل میں ہوتی ہیں۔ اور کسی سیال میں حل کر کے کام میں لائی جاتی ہیں۔ ایسے سیال کا مطہر ہونا بھی نہایت لازمی ہے۔

انجکشن کا طریقہ۔ دوائی کو سرنج میں بھر کر ہوا کو پوری احتیاط سے خارج کر دینا چاہیئے۔ تاکہ اگر ہوا کا معمولی سا بلبلہ رہ بھی گیا ہو۔ تو دوا ہی کی طرف رہے انجکشن میں تمام دوائی داخل نہ کر دینی چاہیئے۔ بلکہ آخیر میں تھوڑی سی دوا بچا لینی چاہیئے تاکہ ہوائی بلبلہ کے داخل ہونے کا کوئی امکان نہ رہے۔ سوئی کو نکالتے ہی فوراً انجکشن کے مقام پر سپرٹ یا ٹنکچر آیوڈین کی پھریری رکھ دینی چاہیئے۔ تاکہ دوا سوراخ سے باہر نہ آنے پائے۔ خصوصاً وریدی انجکشن میں اس ہدایت پر عمل پیرا ہونا بہت ضروری ہے انجکشن کے بعد اس مقام کو اچھی طرح رگڑ دینا چاہیئے۔

جلدی انجکشن (Cutaneous)

دوائی کی مقدار اگر تھوڑی ہو تو انجکشن جلد کے نیچے دیا جاتا ہے یہ انجکشن عام طور پر مقامی بے حسی کے لئے کئے جاتے ہیں۔ یا بعض امراض کی استعداد دیکھنے کے لئے بھی اس قسم کے انجکشنوں سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے۔ مثلاً خناق میں شِک کا امتحان ([illegible]) اسی طرح سرخ بخار (Scarlet fever test) کا امتحان وغیرہ۔

طریقہ۔ جلد کو تنا ؤ دے کر سپرٹ یا ٹنکچر آیوڈین سے مطہر کر لیا جاتا ہے۔ اور سوئی کو اس کے متوازی زیر جلد داخل

کر کے انجکشن کر دیا جاتا ہے۔

تحت الجلدی انجکشن (Sub-cutaneous Injection)

اس قسم کے انجکشن کثرت استعمال ہوتے ہیں۔ وریدی انجکشنوں کے علاوہ سارے انجکشن تحت الجلدی ہوتے ہیں بشرطیکہ دوائی کی مقدار زیادہ نہ ہو۔ یا اس کے فوری انجذاب کی ضرورت نہ ہو۔ اور زیادہ نسبتاً خراش کن نہ ہو کیونکہ ان تمام صورتوں میں عضلاتی انجکشن دینا بہتر ہوتا ہے۔

جن ادویات کو آہستہ آہستہ جذب کرانا مقصود ہو تاکہ دیر تک اثر کرتی رہیں۔ ان کا انجکشن بھی زیر جلدی ہوا کرتا ہے۔

مثلاً ادرینلین (Adrenalin) ایفیڈرین (Ephiderine) یا ایفٹونین (affitonine) وغیرہ

تمام ویکسینوں (Vaccines) کا انجکشن زیر جلدی ہوا کرتا ہے۔ مثلاً گونوکوکل ویکسین (Gono Coccal Vaccine) انفلوئنزا ویکسین (Influenza Vaccine) ٹائیفائیڈ فلیکوجن (Typhoid Phlacogen) پچوٹیرین (Pituitrine) اس کے علاوہ انسولین (Insoline) ڈیجیٹیلین (Digitaline) اور ایمیٹین (Emetine) وغیرہ گولیوں کا پانی میں محلول تیار کر کے زیر جلدی انجکشن دیا جاتا ہے۔

مارفیا اور ہیروئین کا انجکشن بھی تحت الجلدی ہوتا ہے۔

عضلاتی انجکشن (Intra-muscular Injection)

اس کے متعلق تحت الجلدی انجکشن کے بیان میں کچھ بتایا جا چکا ہے۔ عام طور پر ایسی دواؤں کا عضلاتی انجکشن دیا جاتا ہے۔ جن کو جلدی جذب کرانا مقصود ہو۔ یا کسی قدر خراش کن ہوں زیادہ خراش کن ادویہ بذریعہ ورید داخل کی جاتی ہیں۔ جن دواؤں کی زیادہ مقدار اندر داخل کرنی ہوں۔ وہ بھی بذریعہ عضلات داخل کی جاتی ہیں۔ کیونکہ حرکت کی وجہ سے عضلات میں انجذاب قوی ہوتا ہے انجکشن بائیں بازو پر کرنا بہتر ہوتا ہے۔ اگر خالص کونین کا انجکشن کرنا ہو۔ تو وریدی انجکشن موزوں ہے۔ کیونکہ خالص کونین بہت خراش کن ہوتی ہے۔ لیکن عام طور پر کونین کی بنڈٹیو میں گلوکوز کے ساتھ ملی ہوئی ہوتی ہیں۔ مثلاً (Quinine in Saccharose Solution)

انجکشن کرتے وقت جلد کو اس طرح ہٹا دینا چاہیئے۔ کہ جب جلد کو ڈھیلا چھوڑا جائے۔ تو عضلات کا سوراخ اور جلد کا سوراخ (جو انجکشن کی سوئی سے ہوا ہے) ایک مقام پر نہ ہو۔ اور جلد عضلات کو ڈھانک کر دوائی کو باہر آنے سے روک دے۔ اس طرح کرنے سے جراثیم کو بھی اثر انداز ہونے کا موقع نہیں ملتا۔

مطہر کرنے کے بعد سوئی کو بالکل عمودی داخل کرنا چاہیئے موٹے اور دبلے آدمیوں میں سوئی مختلف لمبائی میں داخل کی جاتی ہے۔ اگر دوائی کی مقدار بہت زیادہ ہو۔ مثلاً اینٹی وینم سیرم (Anti venom Serum) جو کسی زہریلے جانور کے کاٹنے کے بعد استعمال کی جاتی ہے۔ تو عضلات الیہ (چوتڑوں) میں انجکشن کرنا چاہیئے (اس دوا کی مقدار ۵۰ مکعب سنٹی میٹر تک ہوا کرتی ہے) اور وہ بھی آدھی دوا ایک طرف داخل کرنی چاہیئے۔ اور آدھی دوسری طرف تمام مصلوں (Serums) کے انجکشن عضلاتی ہوتے ہیں۔ مثلاً مصل ضد کزاز (Anti tetanus Serum) مصل ضد عنقودیہ صدیدیہ و عقدیہ صدیدیہ (anti Strepto- staphylo coccal Serum) ہیموسٹیٹک سیرم وغیرہ۔

اس کے علاوہ آتشک کے لئے سالو سالورسن۔ سلفر سنول۔ اور ایسٹی لارسن کے انجکشن بھی عضلاتی ہوتے ہیں۔ نیز دھاتی انجکشن (Colloidal metals)

بھی بذریعہ عضلات دیئے جاتے ہیں، مثلاً کولائڈل بسمتھ کو آب مقطر میں حل کر کے جس کو بسموسٹیب (Bismostab) کہتے ہیں۔ اور کولائیڈل مرکری کو آب مقطر میں حل کرے جس کو مرکری کریم کہتے ہیں

دق کے لئے سونے کے مرکبات بھی بذریعہ عضلاتی انجکشن دیئے جاتے ہیں مثلاً سگنول۔ Solignol

وریدی انجکشن (Intravenous Injection)

یہ انجکشن نسبتاً مشکل ہے۔ اس لئے جہاں تک ہو سکے عضلاتی یا جلدی انجکشن سے کام لینا چاہیئے۔ محلول ہمیشہ پوری احتیاط (و ذمہ داری) سے تیار کئے ہوئے آب مقطر میں بنا کر ابالنا چاہیئے۔ اور ٹھنڈا ہونے پر پچکاری میں بھرنا چاہیئے کوئی دوا جس کا محلول تیل میں بنایا گیا ہو۔ بذریعہ وریدی انجکشن نہیں دی جا سکتی۔ ورنہ سدہ شحمی (Fat embolism) بن کر فوری موت واقع ہو سکتی ہے۔

وریدی انجکشن یا تو اس لئے کیا جاتا ہے۔ کہ دوائی کا اثر فوراً ہو مثلاً ہیضہ میں سیال نمکین (normal saline) یا اس لئے کہ دوائی تیز اور خراش کن ہو مثلاً سنکھیا کے مرکبات بغیر اشد ضرورت کے وریدی انجکشن کبھی نہ دینا چاہیئے۔ اور اس میں بھی نہایت احتیاط سے کام لینا پڑتا ہے

ہدایات۔ مطہر کرنے کا خاص خیال رکھنا چاہیئے۔ ہوا کا بلبلہ مطلق نہ رہنا چاہیئے۔ ورنہ ایک خفیف سا بلبلہ بھی قلب میں جا کر اتنے جھاگ پیدا کر سکتا ہے۔ کہ کسی ورید یا شریان کے راستہ کو مکمل طور پر سدود کر کے فوری موت کا باعث ہو جائے۔

عام طور پر انجکشن باسلیق میں کئے جاتے ہیں لیکن کسی بھی ورید میں دیئے جا سکتے ہیں۔ انجکشن سے پہلے اس ورید کو قلب کی طرف بندش لگا دینی چاہیئے، اور اس جگہ کو حرکت دینی چاہیئے۔ یا رگڑنا چاہیئے۔ تاکہ وریدیں پھول جائیں۔ اگر بندش اس قدر سخت ہوگی۔ کہ وریدی دوران خون کے ساتھ شریانی دوران خون بھی بند ہو جائے۔ تو وریدیں نہیں پھولیں گی پھولنے کے بعد ورید پر آیوڈین یا سپرٹ اچھی طرح مل دینا چاہیئے پھر پھولی ہوئی ورید کو بائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور سبابہ سے ایک جگہ قائم کر کے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ کی انگلی کے ساتھ ساتھ سوئی کو عموداً داخل کرنا چاہیئے۔ ذرا سا داخل کرنے کے بعد سوئی کو جلد کے متوازی کر لینا چاہیئے۔ تاکہ سوئی ورید کی دونوں دیواروں کو چھید کر باہر نہ نکل جائے۔ جب سوئی ورید میں داخل ہو جائے۔ تو ورید کا خون سوئی کے ذریعے پچکاری میں داخل ہو کر ڈاٹ کو قدرے اونچا کر دے گا۔ اگر نہ کرے تو ڈاٹ کو ذرا سا اوپر کھینچ کر اس امر کی تصدیق کر لینی چاہیئے۔ اگر ڈاٹ کھینچنے پر خون پچکاری میں فوراً داخل ہو جائے۔ تو سوئی ورید میں ہے۔ اور اگر نہ ہو تو باہر ہے۔ جب تک سوئی ورید کے اندر ہونے کا یقین نہ ہو جائے۔ انجکشن کبھی نہ کرنا چاہیئے۔ اور جب سوئی اندر ہو تو بندش کو کھول دینا چاہیئے۔ اور آہستہ آہستہ انجکشن کر دینا چاہیئے۔ ایک دم انجکشن کر دینے سے تھوڑی سی مقدار خون کے اندر بہت سی دوائی کریات پر نہایت برا اثر ڈالتی ہے تمام سرنج کو خالی نہ کر دینا چاہیئے کیونکہ ورید سے آیا ہوا خون کچھ جم جاتا ہے۔ اور ڈاٹ کو دھکا لگنے سے کچھ ہوا کے داخل ہونے کا امکان بھی ہوتا ہے۔ لہذا تھوڑی سی دوا باقی ہو تو سوئی کو کھینچ لینا چاہیئے۔ سوئی کھینچنے سے پہلے روئی کا ایک ٹکڑا اسپرٹ سے تر کر کے رکھنا نہایت ضروری ہے۔ تاکہ دوائی باہر کی جلد پر لگ کر خراش نہ پیدا کر دے۔

اگر نیوسالورسن کے کچھ قطرے باہر کی جلد پر لگ جائیں اور وہاں پر خراش کا خطرہ ہو تو فوراً وہاں پر سوڈیم تھایو سلفیٹ کا ایک فی صدی محلول جلد کے اندر داخل کر دینا چاہیئے۔ روئی کے ٹکڑے سے اچھی طرح رگڑنے کے بعد مقام انجکشن پر کلوڈین یا ٹنکچر بنزوئن کمپونڈ کی پھریری لگا دینی چاہیئے +

نخاع کے انجکشن ۔ یہ انجکشن کئی مقاصد کے لئے کئے جاتے ہیں۔ التہاب اغشیہ دماغ میں اکثر نخاع سے رطوبت نکال جاتی ہے۔ یہ التہاب خواہ کسی وجہ سے ہو۔ رطوبت کا خارج کرنا ہمیشہ مفید ہوتا ہے۔ مرض کزاز میں بھی نخاع کا پانی نکال کر انجکشن کئے جاتے ہیں بعض اوقات نخاع کی رطوبت نکال کر تشخیص میں امداد حاصل کی جاتی ہے۔ اور اس رطوبت کے خوردبینی امتحان سے مرض کی نوعیت کا پتہ چلایا جاتا ہے۔

دماغی اغشیہ کی ہر قسم کی التہابی کیفیت میں نخاع کی رطوبت نکل جانے سے تشنج بے چینی اور درد میں بہت سا سکون ہو جاتا ہے۔ گردن توڑ بخار میں رطوبت نکال کر مضاد مصل کے مقامی طور پر انجکشن کرنا بہت حد تک اس مرض کا شافی علاج ہے۔ علاوہ ازیں زیریں اطراف کے اپریشن میں ایسے مریضوں کو جن کو عام طور پر کلوروفارم سنگھانا ممنوع ہو مثلاً ذیابیطس یا گلھڑ وغیرہ کے مریض نخاع سے رطوبت نکال کر نووکین کے دو فیصدی محلول کا دو سی سی کی مقدار میں انجکشن کیا جاتا ہے۔

چونکہ نووکین سے ضغط دموی بہت گھٹ جاتا ہے اس لئے اس میں ایڈرینلین یا کلاہ گردہ کی رطوبت ایک فیصدی ایک سی سی کی مقدار میں شامل کر لی جاتی ہے۔ اس انجکشن کا مقام معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے۔ کہ دونوں طرف سے عرف الحاضرہ کو ملاتا ہوا ایک خط کھینچا جاتا ہے۔ یہ خط کر کے چوتھے مہرے کے سنسنہ پر سے گزرتا ہے۔ اور تیسرے اور چوتھے یا چوتھے اور پانچویں مہرے کے درمیان انجکشن کر دینا چاہیئے۔

انجکشن ایک خاص قسم کی سوئی (lumbar Puncture needle) اور عام انجکشن کی پچکاری سے کیا جاتا ہے۔ اس کے دو طریقے ہیں۔ پہلے طریقہ میں سوئی کو سامنے کی طرف سے سیدھا اور قدرے اوپر دو مہروں کے سنسنوں کے درمیان داخل کیا جاتا ہے۔ اور دوسرے طریقہ میں سنسنوں کے درمیان سے ایک انچ باہر کی طرف سوئی کو نخاع تک پہنچایا جاتا ہے۔ اس دوسرے طریقہ کی ضرورت بڈھوں میں ہوتی ہے۔ جن کے مہروں کے سامنے کا رباط تکلس ہو کر سوئی کو گذارنے نہیں دیتا۔ سوئی داخل کرنے کی لمبائی مختلف ہوتی ہے۔ لیکن کم از کم ایک انچ ضرور ہونی چاہیئے۔ علاوہ ازیں ہاتھ کو بھی احساس ہو جاتا ہے۔ کہ اب سوئی سخت جگہ سے گذر کر نرم جگہ میں پہنچ گئی ہے۔ اگر نخاع سے رطوبت قطرہ قطرہ اور شفاف نکلے تو طبعی ہے۔ اور اگر دھار باندھ کر نکلے اور گدلی ہو تو غیر طبعی

نخاعی بے حسی قائم کرنے میں مریض کی پائنتی ہمیشہ نیچی رکھنی چاہیئے۔ اگر پائنتی اونچی ہو گی تو بے حسی کا اثر بالائی اعصاب پر ہو گا بعض اوقات دماغ تک اس کا اثر سرائت کر جاتا ہے۔ لہذا ہمیشہ خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ ایسے مریض کی پائنتی نیچی رہے۔

نخاع سے سوئی نکالتے وقت ہمیشہ شلٹ (collodion) ڈال کر نکالنا چاہیئے۔ اور اوپر سے کلوڈین کی پھریری رکھ دینی چاہیئے۔

دماغی شرائین کے پھٹ جانے میں نخاعی رطوبت کو نکال کر دیکھا جاتا ہے۔ کہ وہ سرخ ہے یا نہیں۔ انجکشن کے وقت مریض کو اس طرح لٹانا چاہیئے۔ کہ گھٹنے سکڑے ہوئے ہوں۔ اور گردن آگے کی طرف جھکی ہوئی ہو بعض اوقات التصاقات کی وجہ سے دماغی رطوبت کا تعلق نخاع سے منقطع ہو جاتا ہے۔ اس صورت میں گردن کے پہلے اور دوسرے مہرے کے درمیان سوئی داخل کی جاتی ہے لیکن چونکہ گردن کے دوسرے مہرے کا زائدہ سنسنہ درمیان میں ہوتا ہے۔ لہذا سامنے سے سوئی داخل نہیں کی جا سکتی۔ بلکہ اس میں پہلوی طریقہ ہی کام دیتا ہے۔

بچوں میں نرم تالو میں سوئی داخل کر کے بطن موخر سے رطوبت نکالی جاتی ہے

سیال نمکین جذب کرانا ۔ اس کی ضرورت ان حالات میں ہوتی ہے۔ جب خون کی مقدار ایک دم بہت کم ہو جائے۔ یا وہ اس قدر گاڑھا ہو جائے کہ دورہ نہ کر سکے۔ مثلاً ہیضہ یا شدید جریان خون وغیرہ۔ اگر خون کا جریان ابھی تک ہو رہا ہو یعنی بند نہ ہو چکا ہو تو سیال نمکین کا انجکشن اٹھا

مضر ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ اس سے خون پتلا ہو کر تیزی سے بہنے لگتا ہے۔ لہٰذا ایسی صورتوں میں پہلے خون کا بند کرنا لازمی ہے جب سیال نمکین کا اثر دیر تک قائم رکھنا منظور ہو تو اس میں صمغ عربی بھی ملایا جاتا ہے۔ نارمل سیال نمکین ۹ فیصدی تیار کیا جاتا ہے۔ اور اس کا درجہ حرارت ۱۰۰ سنٹی گریڈ ہوتا ہے۔ آلہ کی بناوٹ اس طرح ہوتی ہے۔ کہ اینما کے ٹین کی طرح ایک ٹین ہوتا ہے۔ اس میں سے ایک ربڑ کی نالی نکلتی ہے۔ اس نالی کے اوپر ایک کلپ لگا ہوا ہوتا ہے جس کے ذریعے پانی کی رفتار کو کم و بیش کیا جا سکتا ہے۔

یہ نالی آگے جا کر دو نالیوں میں تقسیم ہو جاتی ہے۔ اور ان چھوٹی نالیوں کے اختتام پر دو باریک سوئیاں لگی ہوتی ہیں جن میں انجکشن کی سوئی کی طرح باریک نالی ہوتی ہے۔ رفتار ایسی رکھی جاتی ہے کہ پانی قطرہ قطرہ ہو کر نکلے۔ انجکشن کے لئے دو آدمیوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ عام طور پر پیٹ کی جلد میں انجکشن کیا جاتا ہے۔ ایک آدمی اس جلد کو ہلکا ہلکا رگڑتا رہتا ہے تاکہ پانی اکٹھا نہ ہو۔ بلکہ جذب ہوتا رہے۔ اور دوسرا آدمی سوئیوں کو قائم رکھتا ہے۔ ایک گھنٹے میں ½ ۱ پینٹ تک پانی جذب کیا جا سکتا ہے۔ ہیضہ جیسی بیماریوں کے انتہائی درجہ میں بھی یہ علاج نہایت مفید اور مؤثر ثابت ہوا ہے۔ اس کے علاوہ دیگر کئی صورتوں میں سیال نمکین کے انجکشن سے مریض کو گویا نئی زندگی مل جاتی ہے۔ اس میں غذائیت کی غرض سے گلوکوز بھی شامل کر لیا جاتا ہے۔

ان کے علاوہ اعصاب کے مختلف انجکشن ہوتے ہیں مثلاً ٹرائجیمنل نیوریلجیا (Trigemnal neuralgia) میں جس میں پانچویں عصب کی اس شاخ کی گرہ میں سوزش ہو جاتی ہے۔ جو رخسارے کے نیچے آتی ہے۔ ایک خاص قسم کے سرنج سے الکوحل کے پندرہ بیس قطرے داخل کئے جاتے ہیں۔ مگر یہ انجکشن اس قدر مشکل اور پیچیدہ ہوتا ہے۔ کہ خاص خاص ڈاکٹر ہی اس میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔

اس کے علاوہ عصب عرق النسا کے انجکشن ضفیرہ عصدیہ کے انجکشن اور بواسیر کے مسوں کے انجکشن بھی خاص خاص انجکشنوں میں شامل ہیں۔ جن کے لئے خاص مہارت کی ضرورت ہوتی ہے ان کے متعلق کسی دوسری ملاقات میں کچھ عرض کرنے کی کوشش کروں گا۔

مقالہ علمیہ

عریانی

گذشتہ سے پیوستہ

(از جناب ڈاکٹر عبد الحمید صاحب چغتائی - بیرون دہلی دروازہ لاہور)

۲

ممالک یورپ میں جرمنی کے اہلِ قلم ڈاکٹروں نے برہنگی کی بڑی حمایت کی ہے۔ خصوصاً ڈاکٹر ایچ پیوڈر نے اپنی کتاب Die Nackt[illegible] اور ڈاکٹر آر انگیوٹیر نے اپنی کتاب [illegible] میں اس کی بہت تائید کی ہے۔ اور لطف یہ ہے۔ کہ ان فاضل لوگوں نے یہ حمایت صرف اصُول حفظانِ صحت کی بنیاد پر نہیں کی۔ بلکہ اخلاقی اور فنی وجوہ پر بھی کی ہے۔ ڈاکٹر پیوڈر کا قول ہے۔ کہ کھیل کود اور ورزشوں میں اگر اس کو جاری کر دیا جائے۔ تو وہ نہ صرف شفاء الامراض کا کام دے گی۔ بلکہ ترقی اخلاق کا بھی موجب ہوگی۔ لہٰذا لازم ہے۔ کہ لڑکوں اور لڑکیوں دونوں کو ایک ساتھ بحالت عریانی درستی جسم و اخلاق کی تعلیم دی جائے۔ ڈاکٹر موصوف کا خیال ہے۔ کہ جن قوموں نے مسلک عریانی کو ذلیل سمجھا وہ روز بروز کمزور ہوتی چلی گئیں۔ اور ڈاکٹر انگومیٹر کو تو بالکل یقین ہے کہ وہ دن دُور نہیں۔ کہ جب کچھ دنوں بعد دُنیا خود بخود اس مسلک کو اختیار کرنے پر مجبور ہوگی۔

عریانی تعلیمی و اخلاقی نقطہ نظر سے اس وقت ان ماہرینِ تعلیم کے نقطہ نظر سے جو تعلیم میں اُمورِ حفظانِ صحت اور تعلقات جنسی دونوں کو ضروری سمجھتے ہیں عریانی نہایت ضروری چیز ہے۔ ان کا خیال ہے۔ کہ جب جسم کو ہوا اور دُھوپ آزادی کے ساتھ میسر آئے گی۔ تو صحت نہایت اچھی رہے گی۔ اور اسی کے ساتھ جب بچوں کے سامنے عریاں جسم رہے گا۔ تو ان کے جمالیاتی احساس کی تربیت ہوگی۔

ماریا لسیچنوز کا اِس بات کی زبردست حامی ہیں۔ کہ بچوں کو معاملات جنسی کی باقاعدہ تعلیم دی جائے جس کے لئے عریانی ضروری چیز ہے۔ والٹر ہمارڈ نے لکھا ہے کہ جس طرح اسرارِ جنسی کا علم بالغ لوگوں کے لئے ضروری ہے۔ اسی طرح بچوں کے لئے تعلیم عریانی لازم ہونا چاہیئے۔ والدین اپنے بچوں کو ڈانٹ ڈپٹ کر شرم و حیا کی باتیں سکھاتے ہیں۔ اور پھر اس بات پر فخر و ناز کرتے ہیں۔ کہ اُنہوں نے اپنے بچوں کو کس قدر حیادار بنایا۔ مصنّف مذکور نے خود اپنی ابتدائی زندگی کا حال بیان کیا ہے۔ جو گرم ممالک میں بسر ہوئی تھی۔ اور جہاں وہ عرصہ دراز تک عریان حالت میں زندگی بسر کرتا رہا تھا۔ وہ لکھتے ہیں۔ کہ جب میں جرمنی آیا۔ تو میری عمر تقریباً بیس برس کی ہوگی۔ اور مجھے اوّل اوّل اسی ملک میں آکر معلوم ہُوا۔ کہ جسم انسانی ناپاک یا فحش ہے۔ اسوقت تک واقعی مجھے معلوم نہ تھا۔ کہ برہنہ جسم دیکھ کر کسی قسم کے جذبات نفسانی برانگیختہ ہوتے ہیں۔ میں ان جذبات سے واقف ضرور تھا۔ مگر وہ تن عریاں دیکھنے سے مشتعل نہ ہوتے تھے۔

ڈاکٹر فوریل نے اپنی کتاب Die sexuelle Frage میں صفحہ نمبر ۱۴۰ پر لکھا ہے۔ کہ بچوں کو شرمیلا اور زنانہ مزاج کا بنانا والدین کا کام ہے۔ اگر وہ انہیں تن پوشی

کی زیادہ تاکید کریں گے۔ اور دوسروں کے جسم آنکھوں سے پوشیدہ رکھیں گے۔ تو وہ خود بخود شرمیلے بن جائیں گے۔ ان کا خیال ہے۔ کہ بچوں کو پہلے ہی جسم انسانی کے جملہ اسرار سے واقف کر دینا چاہیئے۔ خصوصًا ان کی نظروں سے بالغوں کے تن عریاں گزر جانے چاہئیں۔ کیونکہ بڑے ہو کر ان کے بھی جسم ویسے ہی ہو جائیں گے۔ اس مقصد کے لئے لڑکوں اور لڑکیوں دونوں کے لئے عام غسل خانے کھولنے چاہئیں۔ جہاں وہ دونوں ایک ساتھ عریاں ہو کر نہایا کریں۔

اندرلنگ کا قول ہے۔ کہ عریانی بچوں میں ہیجان جنسی یا بداخلاقی پیدا نہیں کر سکتی۔ کیونکہ چھوٹی عمر میں ان کے اندر وہ جذبات پیدا ہی نہیں ہوتے۔ لہٰذا جس قدر جلد بچوں کو عریانی سے مانوس کر دیا جائے گا۔ اسی قدر ان کے جذباتِ نفسانی دیر میں نشو ونما پائیں گے۔

"بولشے" نے اپنی کتاب Liebesleben in der Natur میں لکھا ہے۔ کہ غسل کرتے ہوئے تو لوگوں کو اکثر عریاں دیکھ لیا جاتا ہے۔ لیکن ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ ورزش کے وقت بھی جسم عریاں رکھا جائے۔ اس کو اوّل اوّل تو ہر صنف کے لئے جدا جدا ہونا چاہیئے۔ لیکن جب ہم اس خیال سے مانوس ہو جائیں۔ تو پھر کبھی کبھی زن و مرد دونوں کو اس حال میں ایک جگہ جمع ہونا چاہیئے۔

ڈاکٹر اگیو میٹز بھی اس بات کے حامی ہیں۔ کہ ورزش گاہوں اور غسلخانوں میں لڑکوں اور لڑکیوں دونوں کو قطعی عریاں ہونا چاہیئے۔ اس طریقہ سے ورزش گاہ ایک مدرسۂ اخلاقیات بن جائے گا۔ جہاں چھوٹے چھوٹے بچے ایک دوسرے کے تن عریاں سے مانوس ہو کر اس قابل ہو جائیں گے۔ کہ حتی الامکان اپنے اخلاق کی پاکیزگی کو عرصہ دراز تک قائم رکھیں۔ علاوہ ازیں ایسا کرنے سے بچوں کے بدن مضبوط و توانا ہو جائیں گے۔ اور ان کی طبیعت میں یہ بات بھی پیدا ہو جائے گی۔ کہ وہ خوبصورت اور قدرتی جسموں کو جمالیاتی ذہنیت سے دیکھیں ڈاکٹر موصوف تحریر فرماتے ہیں۔ کہ دیہات میں جو تمدن دنیا سے دور رہتے ہیں۔ لڑکے اور لڑکیاں دونوں عریاں نہاتے ہیں لیکن ان میں کسی قسم کا ہیجان قطعی پیدا نہیں ہوتا۔

ڈاکٹر روڈولف سوفر مشورہ دیتے ہیں۔ کہ بچوں کو گھر میں کھیلوں میں باغات کی سیروں میں اور خصوصًا غسل کرنے کی حالت میں ایک دوسرے کی عریانی سے مانوس کر دینا چاہیئے اور اگر کسی گھر میں صرف ایک جنس کے بچے ہوں۔ تو ماں باپ کو چاہیئے۔ کہ وہ کسی دوسرے خاندان سے جس میں دوسری جنس کے بچے ہوں گھر سے تعلقات پیدا کر کے اپنے بچوں کا میل جول کرا دیں۔ تاکہ دونوں جنس کے بچے ایک ساتھ پرورش پائیں۔

عریانی خلاف عفت نہیں

مسلک عریانی کی تعلیم کے ساتھ ہی یہ بھی لازم ہے کہ انسان کی فطری شرم و حیا کا بھی خیال رکھا جائے۔ یا دونوں کی تعلیم ساتھ ساتھ ہو اگر عریانی سے بچوں میں یہ بات پیدا ہو گئی کہ وہ اپنے یا دوسروں کے جسم عریاں سے نفور ہو جائیں تو کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ اس لئے اس باب میں بچوں کی تعلیم نہایت دانشمندی سے ہونی چاہیئے ہم جانتے ہیں۔ کہ لباس اور شرم و حیا دونوں علیحدہ علیحدہ چیزیں ہیں۔ وحشی اقوام جو عمومًا برہنہ یا نیم برہنہ پھرتی ہیں۔ لباس پہننے والی اقوام سے زیادہ با شرم اور حیادار ہوتی ہیں۔ ہر چند قدیم یونانیوں میں یہ مثل مشہور تھی۔ کہ لباس اتارتے ہی عورت کی شرم و حیا بھی اتر جاتی ہے۔ لیکن حکیم پلوٹارک نے جو بہت بڑا معلم اخلاق تھا۔ اس کی تردید کی ہے۔

عریانی جمالیاتی نقطۂ نظر سے

شیلے ہال نے لکھا ہے۔ کہ جب انسان سن بلوغ کو پہنچتا ہے۔ تو قدرتًا اپنے جسم کے نشو ونما کو دیکھ کر اس کے

اندر خود بخود ایک فطری جذبہ خود نمائی اور فخر و مباہات کا پیدا ہوجاتا ہے۔ اور اس زمانہ میں انسان تکمیل صحت وجمال اعضاء کے لحاظ سے قدرت کا ایک ایسا پاکیزہ نمونۂ صنعت ہوتا ہے۔ کہ اس کے دیکھنے سے طبیعت بہت مسرور ہوتی ہے۔ چنانچہ ایک آسٹریلوی مصنف نے لکھا ہے۔ کہ میں افسردہ خاطر اور بادل ملول وحزین ملبورن سٹریٹ پر جارہا تھا۔ کہ بازار کی ایک گلی سے تین بچے کھیلتے کودتے آئے۔ اور دوسری گلی میں چلے گئے۔ میں ان کی متناسب اور خوبصورت ساقہائے سیمیں کو دیکھ کر نقش حیرت بن گیا۔ طبیعت کی تمام افسردگی دُور ہوگئی۔ اور رُوح اور جسم پر ایک قسم کی شگفتگی محسوس ہونے لگی۔ طبیعت کے تمام تفکرات دل سے محو ہوگئے۔ میں یہ خیال کرتا تھا۔ گویا میں کسی دوسری دُنیا میں ہوں۔ اور حُوروں کے بچے میرے سامنے کھیلتے پھر رہے ہیں۔ وہ بچے اگرچہ غریب ماں باپ کے تھے۔ لیکن ان کی خوبصورتی جو آزادانہ ہوا اور نورِ آفتاب میں نشوونما پارہی تھی۔ میرے لئے آج تک فردوس نظر بنی ہوئی ہے۔ اسی طرح ایک دوسری مرتبہ میں نے ایک حسین وجمیل لڑکے کو تالاب کے کنارے عریاں حالت میں نہاتے دیکھا۔ قدرت کی صناعی کا یہ اعلےٰ نمونہ میرے لئے سامانِ مسرت بن گیا۔ میری آنکھیں اشک آلود ہوگئیں اور میری زبان سے اضطراراً یہ الفاظ نکلے۔ کہ "جب تک دُنیا میں حسن وجمال موجود ہے۔ میں بھی تنازع للبقا سے منہ نہ موڑونگا"۔

ڈاکٹر بولٹے نے نہایت خوبصورت پیرایہ میں اظہار خیال فرمایا ہے۔ وہ لکھتے ہیں۔ کہ ہم کو انسان کے تن عریاں کو دیکھنے کی اس طرح عادت ڈالنا چاہیئے۔ جیسے ہم کسی خوبصورت پھول کو دیکھتے ہیں۔ تاکہ تناسب اعضاء اور حسن وجمال کا ایک خاص اثر ہمارے دل میں پیدا ہوجائے کیونکہ پھول نہ صرف جسم عریاں ہے۔ بلکہ وہ جسم کا سب سے زیادہ متبرک وپاک حصّہ ہے۔ یعنی پودے کا عضو جنسی ہے۔ ڈاکٹر ہنٹن نے لکھا ہے۔ کہ رقص کا سچا اور بہترین طریقہ یہ ہے۔ کہ لڑکیاں عریاں ہوکر ناچیں۔ اور وہ دن بہت جلد آنے والا ہے۔ جب دُنیا میں یہی طریقہ عالمگیر ہوجائیگا یعنی عورتیں ننگی ناچیں گی۔ اور مرد انہیں پاک نظروں سے دیکھیں گے۔ قدیم یونان اور دیگر ممالک میں بھی یہی رواج تھا۔ اور آج بھی جاپان میں پایا جاتا ہے۔

عریانی ممدِ حیات ہے

کہا جاتا ہے۔ کہ عریانی میں نہ صرف رُوحانی اور طبّی فوائد مضمر ہیں۔ بلکہ نفسیاتی طور پر بھی اس کا اثر مفید ہوتا ہے۔ جسم انسانی کے اعضاء کا دیکھنا۔ اور اس طرح سے کہ ان کے تمام جمالیاتی خصوصیات دل پر اثر انداز ہوں۔ حیات انسانی کے لئے بہت مفید ہے۔ ایک عورت کے جسم عریان کو دیکھنا گویا کہ شگفتہ پھول تاروں بھری رات اور متلاطم سمندر کی سیر کرنا ہے۔ کس قدر رُوح پرور منظر تھا۔ جبکہ قدیم جزیرہ مڈسے غاسقر کی رانیاں سالانہ تقریب andaroon یعنی جشن غسل کے موقعہ پر ایسی حالت میں جبکہ قصر شاہی کا تمام صحن رعایا سے معمور تھا شاہی لباس اُتار کر ناز وادا کے ساتھ خراماں خراماں جاکر تالاب کی مرمریں سیڑھیوں پر اُترتی تھیں

اخلاقی پہلو

اس مسلک کے متبعین کا خیال ہے۔ کہ جو معلم دانشمند ہوتے ہیں۔ وہ لڑکوں اور لڑکیوں کو عریانی کی تعلیم دیتے وقت یہ جذبہ بھی ان کے دلوں میں پیدا کردیتے ہیں۔ کہ وہ اس کا مطالعہ صرف جمالیاتی نقطۂ نگاہ سے کریں۔ اور نفس کو بے قابو نہ ہونے دیں۔ اگر کوئی شخص ترغیبات دنیوی سے گھبرا کر ترک دُنیا کرے۔ بیابان میں جا بیٹھے۔ تو ہم اس کی پاک دامنی اور تقدس کی عزت نہیں کرسکتے۔ اصلی اور سچا تقدس وہی ہے

انسان دُنیا میں رہے - اور علائق میں نہ پھنسے - کسی کے تن عریاں کو دیکھنا ہمیں یہ اخلاقی سبق سکھاتا ہے - کہ جس چیز سے ہم خود محروم ہیں - اس کے نظارہ سے لطف اندوز ہوں لیکن نفس امارہ کو مغلوب رکھیں - اور ایک عریانی زندگی میں یہی ہونا چاہیئے - بچہ کو یہ سکھانا چاہیے - کہ وہ ایک خوبصورت شگفتہ پھول کو دیکھے - اور اس کے رنگ و بو اور جمال سے لطف اندوز ہو - لیکن گل چینی نہ کرے - اسی طرح مرد کو یہ سیکھنا چاہیئے - کہ وہ کسی حسین و جمیل عورت کے تن عریاں کا نظارہ تو کرے - لیکن اس پر قابض ہونے کا خیال دل میں نہ لائے -

عریانی کی ترقی

اس مسلک کے ماہرین کا قول ہے - کہ فی زمانہ تماشہ گاہ عورتیں مختلف حالتوں میں اپنے فن کا کمال دکھلاتی ہیں لیکن ایسی زندہ تصاویر یا زندہ بتوں سے مسلک عریانی کو کوئی ترقی نہیں ہوتی - اور نہ ایسی عورتوں سے کوئی فائدہ پہنچتا ہے -

ڈاکٹر ہوڈر کا قول ہے - کہ اس کے لئے کھلی ہوا کھلی دھوپ سبزہ زاروں اور چراگاہوں کی ضرورت ہے - رات کے وقت مصنوعی روشنی میں کسی رقص خانہ کے اندر ایسے لوگوں کے سامنے جو خود لباس پہنے ہوئے ہیں - اگر کوئی عورت برہنہ ہو گئی - تو اس سے کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا - اس لئے اب لوگوں نے یہ طریقہ اختیار کیا ہے - کہ زن و مرد کی ایک معقول جماعت فرصت کے اوقات میں جنگلوں یا دُور افتادہ سبزہ زاروں کی طرف نکل جاتی ہے - اور وہاں سب ملکر لطفِ صحبت اُٹھاتے ہیں - مرد اپنے کوٹ جوتے واسکٹ وغیرہ اتار ڈالتے ہیں - اور عورتیں اپنے لباس الگ کر دیتی ہیں - اور رفتہ رفتہ جب ان لوگوں میں ایک دوسرے کو نیم عریاں حالت میں دیکھتے دیکھتے ضبطِ نفس پیدا ہو جاتا ہے - تو مرد صرف جانگھئے اور عورتیں صرف پیراہن باقی رہنے دیتی ہیں - کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے - کہ عورتیں درختوں میں جھولے ڈال کر ان میں لیٹ جاتی ہیں - اور مرد گھاس پر لیٹ کر انہیں دیکھتے ہیں -

مذاہب عالم میں اعضاء جنسی کی پرستش

پہلے وحشی قوموں میں ہم افریقہ کے اصل باشندوں کو لیتے ہیں -

سر آر برٹن (Sir R Burton) نے داہومی کی نسبت تحریر کیا ہے - کہ اس سرزمین میں کوئی راستہ ایسا نہیں - جہاں اعضاء جنسی کی تصاویر موجود نہ ہوں جب کسی شخص کو احتلام ہوتا ہے - تو وہ ان تصاویر کی پوجا کرتا اور نذر چڑھاتا ہے -

ان کا بڑا دیوتا لگبا ہے - اس دیوتا کا بُت سُرخ مٹی کا اس طرح بنایا جاتا ہے - گویا وہ اکڑوں بیٹھا ہُوا اپنے آپ کو برہنہ دیکھ رہا ہے - اس قسم کے بُت تقریباً ہر مکان کے سامنے بنائے جاتے ہیں -

ایک سوڈانی قوم ہے جس کا نام یوروبا ہے - ان کے یہاں ایک دیوی کا بُت اس طرح بنایا جاتا ہے - گویا ایک عورت بیٹھی ہوئی اپنے بچہ کو گود میں لئے دُودھ پلا رہی ہے اس دیوی کے ساتھ ایک دیوتا بھی ہوتا ہے - اور مندر کی دیواروں پر دونوں کے اعضاء جنسی بحالتِ اتصال دکھائے جاتے ہیں - ان دیوتاؤں کا کام یہ بتایا جاتا ہے - کہ وہ زن و مرد دونوں کے دلوں میں عشق و محبت پیدا کرتے ہیں - بانجھ عورتوں کو بار آور کرتے ہیں - اور وضع حمل کے وقت تکلیف نہیں ہونے دیتے - بعض مندروں میں اس عورت کی پوجا بھی ہوتی ہے - اور اس پوجا میں عورتیں اور مرد شامل ہوتے ہیں -

مغربی افریقہ کے اس حصہ میں جسے "ساحل غلامان" کہتے ہیں - افریقی لوگ مردانہ عضوِ جنسی کا نہایت شان و تجمل

کے ساتھ بازاروں میں جلوس نکالتے ہیں۔

ایک فرانسیسی فوجی افسر نے لکھا ہے۔ کہ اس نے وادی کانگو میں ایک خاص تہوار دیکھا جس میں عضوِ جنسی کی خاص نمائش کی جاتی ہے۔ اور تہوار میں ایک بڑا برہنہ بت بنایا جاتا ہے۔ اور اس کے عضو کو کمانیوں سے حرکت دی جاتی ہے۔

یورپ کے غاروں سے بھی زمانہ قبل تاریخ کے جو بہت سے نقوش برآمد ہوئے ہیں۔ ان میں ننگی تصویریں بھی ہیں۔ جن کے مردانہ اور نسائی جسموں کے اعضاء تولید بہت بڑے ہیں۔ جن سے ظاہر ہے۔ کہ قدیم یورپ میں بھی اس قسم کی پرستش کا رواج پایا جاتا تھا۔

جن ممالک میں مغل نسل کی اقوام آباد ہیں۔ وہاں تو اس قسم کی پرستش کا پتہ نہیں ملتا۔ لیکن جاپان میں کسی زمانہ میں اس کا عام رواج تھا۔ چنانچہ انیسویں صدی میں جب جاپان کے دروازے دیگر اقوام کے لئے کھل گئے تو امریکن سیاح یہ بات دیکھ کر سخت حیران ہوئے۔ کہ وہاں کھلم کھلا اعضاء جنسی کی نمائش و پرستش ہوتی ہے۔ خصوصیت کے ساتھ مذہب شنتو کے پرانے مندروں میں تو دیوتاؤں کے بت ایسے بنائے جاتے تھے۔ جن میں مردانہ اعضاء جنسی پوری آمادگی کی حالت میں دکھائے جاتے تھے۔

ہندوستان کے جنوب اور جنوب مشرق میں جو جزائر ہیں۔ ان میں بھی یہ پوجا عام ہے۔ مثلاً مجمع الجزائر انڈونیسے۔ سماٹرا۔ جزائر نیاس وغیرہ۔

جزیرہ سیلی بیز میں بھی اس قسم کی پوجا بہت ہوتی تھی۔ یہاں عورتوں کے ایسے بت بنائے جاتے تھے۔ جن کے سینے اور اعضاء جنسی کے ظاہر کرنے میں بہت مبالغہ سے کام لیا جاتا تھا۔ مندروں کی دیواروں پر جو پتھر کے مردانہ [illegible] تھے [illegible] اور بہت [illegible]

تھے۔

بعض مندروں میں مرد و عورت بحالت اتصال دکھائے جاتے تھے۔ اور بعض مندروں میں ایسے طلائی بت بھی پائے جاتے تھے۔ اسی طرح بعض قبائل ایک خاص دیوتا کی پرستش کرتے ہیں جس کا نام پولیشیولنگ ہے۔ یہ دیوتا سات فٹ بلند اور بالکل عریاں بنایا جاتا ہے جس کی پوجا نہایت فخر کے ساتھ کی جاتی ہے۔

جزیرہ جاوا میں اس قسم کی پوجا بکثرت ہوتی ہے۔ وہاں کے بعض حصوں میں یہ عام رواج ہے۔ کہ جب دھان کے پودوں میں بالیں نکلنے کو ہوتی ہیں۔ تو کھیت کا مالک اور اس کی بیوی دونوں ننگے ہو کر کھیت کا طواف کرتے ہیں۔ اور اسی کھیت میں ایک دوسرے سے ملتفت ہوتے ہیں۔

امریکہ میں جہاں جہاں اقوام مایا اور پیرو کا تمدن پایا جاتا تھا۔ وہاں کے مندروں کی خصوصیت انہیں اعضائے جنسی کی پرستش تھی۔ جن کے نشانات کثرت سے پرانے کھنڈروں میں اب بھی ملتے ہیں۔

سٹرابانے بیان کرتے ہیں۔ کہ جنوبی اطالیہ کے شہر پاستم میں جہاں یونانیوں کا اثر تھا۔ آئسین کے مندر سے چار ہزار پتھر کے ٹکڑے مردانہ عضو کی شکل کے برآمد ہوئے تھے۔

ہندوؤں میں پرستاران شیو اب بھی "لنگ پوجا" کے لئے خصوصیت کیساتھ مشہور ہیں۔

مصر میں اول اول اس قسم کی فحاشی کا رواج نہ تھا لیکن کلدانیوں اور دیگر مشرقی اقوام نے یہ مشغلہ وہاں بھی جاری کرا دیا۔ اور پھر یہ جاری بھی اس شدت کیسا[illegible] ہوا۔ کہ الاماں۔

استرابو نے لکھا ہے۔ کہ مصر کے بڑے [illegible]

ایسے بتوں کے لئے جمیل ترین لڑکیاں پرستش [illegible]

اور قدیم زمانہ کے عبرانیوں میں یہ رواج تھا کہ جب وہ حلف اٹھاتے تھے۔ تو حلف پر پورا زور دینے کے لئے اپنے عضو پر ہاتھ رکھ کر قسم کھاتے تھے۔ کیونکہ عضو مخصوص تمام جسم میں نازک ہونے کے علاوہ ایسی چیز بھی ہے جس پر انسان کی نسل کا انحصار ہے۔ اور اپنی اولاد چونکہ بہت زیادہ عزیز ہوتی ہے۔ اس لئے اس پر ہاتھ رکھ کر قسم کھائی جاتی تھی مثلاً کتاب پیدائش کے باب ۲۴ آیت ۲ میں ابراہام اپنے سب سے مسن نوکر کو طلب کر کے کہتا ہے

میں تیری منت کرتا ہوں۔ کہ تو اپنا ہاتھ ران کے تلے رکھ اور میں تجھ سے خداوند کی جو آسمان کا خدا ہے اور زمین کا خدا ہے قسم لوں گا۔

اسی طرح اسرائیل کے مرنے کا وقت پہنچا تب اس نے اپنے بیٹے یوسف کو بلا کر اس سے کہا کہ اب جو میں نے تیری نظر میں مہربانی پائی تو اپنا ہاتھ میری ران تلے رکھ۔ اور مہربانی اور صداقت سے ساتھ میرے ساتھ سلوک کر

مجھ کو مصر میں مت گاڑیو میں اپنے باپ دادوں کے پاس سوؤنگا۔ تو مجھے مصر سے باہر لے جائیو۔ اور ان کے گورستان میں گاڑیو۔

قدیم مصریوں میں بھی یہی رواج تھا کہ جب وہ قسم کھاتے تھے تو اپنے عضو کو اوپر اٹھا دیتے تھے۔

(باقی آیندہ)

نوائے درد

شفاء الملک حکیم عبد الحمید رحمۃ اللہ علیہ کی یاد میں

(از جناب حکیم نیر واسطی صاحب لاہور)

خدا کی ساری بستی مبتلائے رنج و آفت تھی
حکومت تھی جہالت اور مرض کی اہل عالم پر
یکایک رحمت حق کا سمندر جوش میں آیا
خدا کے نیک بندوں نے چھڑایا دکھ سے انساں کو
دیا بقراط[1] نے آکر جہاں کو مژدۂ صحت
پھر اس گلشن کی جالینوس نے جب آبیاری کی
عجب گلہائے حکمت تھے عجب تھا گلشن یونان

یہ دنیا ایک زندانِ غم و درد و مصیبت تھی
مصیبت کی گھٹائیں چھا رہی تھیں ابن آدم پہ
جہاں جو خواب غفلت میں پڑا تھا ہوش میں آیا
کیا معمور صحت سے جہانِ درد ساماں کو
کہ رکھ دی اس کے ہاتھوں نے بنائے گلشنِ حکمت
تو جوئے نور صحت کی ہر اک گوشے میں جاری کی
کہ اب تک اس کی خوشبو سے معطر ہے مشامِ جاں

ہوا یہ عہد رخصت اور مسلمانوں کا دور آیا
سجی پھر گلشن بقراط میں محفل طبیبوں کی
اسی گلزار میں مامون[1] نے سازِ دل نشیں چھیڑا
گھٹا کیسے سے اٹھی اور برسی خاک ایراں پر
اسی گلشن میں کھولے راز مستی آ کے رازی[3] نے
غرض وہ دور تھا جوش بہارِ علم و حکمت کا

نئے رند آئے اور رندوں کے پیمانوں کا دور آیا
بہت پر کیف و رنگیں تھی صدا ان عندلیبوں کی
بپائے گرمیٔ محفل سرودِ آتشیں چھیڑا
لنڈھائے شیخ[2] نے حکمت کے خم اس باغ رقصاں میں
کیا غرق اثر بو نصر[4] کی نغمہ طرازی نے
سناتے ہیں فسانہ نیل و دجلہ جس کی عظمت کا

---

[1] خلیفہ مامون الرشید عباسی [2] شیخ الرئیس بو علی بن سینا [3] ابوبکر محمد بن ذکریا رازی [4] حکیم ابو نصر فارابی جو علم موسیقی کا بھی جید عالم تھا [5] حکیم عبد المجید لکھنوی مرحوم کے جد امجد پردادا حکیم محمد شریف جو آپ کے خاندان کے سب سے پہلے اور مشہور طبیب اور یکے دربار شاہی اور قدر سیل سے معالج خصوصی تھے

عزیز طب عرب اور مصر سے ہندوستاں آیا
ہو ابیعقوب[5] کی اولاد پہ اللہ کا سایہ

کیا سیراب خونِ دل سے اسمٰعیل[1] نے فن کو
بنایا رشکِ صد فردوس علمِ طب کے گلشن کو

حکیم عبدالعزیز[2] آئے ہوئی کامل چمن بندی
زمانہ دیکھ کر حیراں ہوا ان کی ہنر مندی

پھر اس محفل میں آخر میں حکیم عبدالحمید آئے
تقی[4] کی آرزو آئے مسیحا[5] کی امید آئے

وہ نورِ دیدۂ یعقوب[6] و فخرِ خانداں آئے
دل و جانِ رشید[7] آئے حکیم نکتہ داں آئے

وہ ابراہیم[8] کے گلزار کی رنگیں بہار آئے
وہ زہراوی[9] و رازی کی مجسم یادگار آئے

وہ آئے تھے کہ جن کے دل میں شاگردوں کی الفت تھی
وہ آئے تھے کہ جن کی ذات سرتاپا عنایت تھی

الٰہی! دامنِ رحمت کو مرہونِ عطا کر دے
کہ اُن کی خاک پر سایہ ہوائے حمد کا کر دے

الٰہی! اُن کی تربت خلد زار نور ہو جائے
نسیم شہرِ خاموشاں شمیم حور ہو جائے

لحد کو اُن کی یارب یاسمن زار جناں کر دے
اور اُن کے نام کو نقشِ حیاتِ جاوداں کر دے

---

[1] حکیم عبدالحمید صاحب مرحوم کے جد بزرگوار (دادا) حکیم محمد اسمٰعیل صاحب طاب اللہ ثراہ جن کے دستِ شفا کی اودھ میں خاص شہرت تھی [2] حکیم صاحب مرحوم کے والد ماجد حکیم حاجی عبدالعزیز صاحب قدس سرہ العزیز [3] اشارہ ہے تکمیل الطب کی تاسیس کی جانب جو حکیم عبدالعزیز صاحب مرحوم کے مبارک ہاتھوں سے ۱۹۰۲ء میں ہوئی [4] حکیم صاحب مرحوم کے دادا کے بھائی حکیم محمد تقی علیہ رحمتہ [5] حکیم صاحب مرحوم کے دادا کے دوسرے بھائی حکیم محمد مسیح صاحب جعل اللہ الجنۃ مثواہ جو کلکتہ میں واجد علی شاہ کے محل کے طبیب خاص اور علاج و معالجہ میں اپنے وقت کے مسیحا تھے [6] یہاں پھر حکیم صاحب مرحوم کے پردادا حکیم محمد یعقوب رحمتہ اللہ علیہ مراد ہیں [7] حکیم صاحب مرحوم کے بڑے بھائی شفاء الملک حکیم عبدالرشید نور اللہ مرقدہٗ [8] حکیم صاحب مرحوم کے دادا کے تیسرے بھائی خلد آشیاں حکیم محمد ابراہیم صاحب برد اللہ مضجعہ۔ جو اپنے وقت کے امام الطب تھے۔ اور برسوں بھوپال میں افسر الاطبا رہے [9] ابوالقاسم الزہراوی جو عہد اسلامی میں طب عربی کا بہت بڑا سرجن گزرا ہے۔ یہاں حکیم عبدالحمید رحمتہ اللہ علیہ کے کمال فن جراحت کی جانب اشارہ ہے +

الامراض و العلاج

ضعف باہ

بہ سلسلہ ما سبق

(حکیم خواجہ احسان الرحمٰن علوی۔ جامعی۔ فراشخانہ دہلی)

ضعف باہ بہ سبب سمن مفرط (فربہی لیما)

ہر چیز کا اعتدال پر رہنا اچھا ہوتا ہے۔ اسی طرح موٹاپن بھی بہت سی خرابیاں پیدا کرنے کا باعث ہوتا ہے۔ چونکہ یہ مرض ترقی پکڑنے کے بعد معلوم ہوتا ہے اس لئے عسیر العلاج ہے۔ جو لوگ بچپن ہی سے موٹے ہوتے ہیں۔ ان کو یہ مرض زیادہ ہوا کرتا ہے۔ کیونکہ ایسے لوگوں میں خون کم اور بلغم زیادہ پیدا ہوتا ہے۔

اسباب۔ ورزش نہ کرنا۔ بلغمی مزاج کا ہونا۔ بلغم پیدا کرنے والی اشیا کا زیادہ استعمال کرنا کاہلی اور سستی کی زندگی گذارنا۔ اور زیادہ سونا وغیرہ اس کے اسباب ہوتے ہیں

علامات۔ منی انزال کے وقت تھوڑی مقدار میں خارج ہوتی ہے۔ شہوت کم ہوتی ہے۔ مکمل انتشار نہیں ہوتا۔ پیٹ سینہ سے باہر آجاتا ہے۔ وغیرہ۔

علاج۔ جہاں تک ہوسکے دبلا کرنے کی تدابیر عمل میں لائیں۔ مثلاً گرمی اور ریت میں زیادہ تیزی سے چلنا پھرنا خصوصاً غذا سے پہلے۔ سیسہ یا مٹی کے برتن میں پانی پینا۔ خالی پیٹ حمام کرنا۔ اور حمام میں زیادہ دیر تک بیٹھے رہنا۔ محنت مشقت کے کام کرنا۔ روزہ رکھنا۔ زیادہ جاگنا وغیرہ۔

سفوف مہزل۔ بدن کو دبلا کرنے میں مفید اور مجرب ہے۔ بقدر ۵ ماشہ پانی کے ساتھ استعمال کریں۔

نانخواہ۔ بادیان۔ زیرہ سیاہ۔ برگ سداب ہر ایک ۲ تولہ نمک منسول ایک تولہ۔ مرزنجوش۔ بورہ ارمنی ہر ایک ۶ ماشہ کوٹ چھان کر سفوف تیار کریں۔

غسل۔ نمک سانبھر۔ گندھک۔ پھٹکڑی کو پانی میں جوش دے کر نہائیں۔ پانی میں تیرنا بھی مفید ہے۔

تدہین۔ روغن چمپا۔ زنبق۔ قسط یا شبت۔ نسرین وغیرہ کی بدن پر مالش کریں۔

نوم۔ بھوک کے وقت زمین پر سخت بستر بچھا کر سونا مفید ہے

لباس۔ کھردرا اور اونی لباس پہننا مفید ہے۔

ورزش۔ اتنی ورزش کریں کہ بکثرت پسینہ آجائے۔

غذا۔ نمکین اور ترش خشکی پیدا کرنے والی۔ دست آور پسینہ لانے والی لیکن کم استعمال کرنی چاہیئے۔ مثلاً جوار باجرے اور جو کی روٹی نمکین بیسنی روٹی۔ لہسن کی چٹنی۔ بتھوے کے ساگ سرکہ کی چٹنی یا آم کے اچار وغیرہ کے ساتھ کھائیں۔

پرہیز۔ کثیر الغذا اشیا سے پرہیز کریں۔ مثلاً دودھ۔ مکھن بالائی شراب۔ گوشت حلوا۔ آلو ہر قسم کی میٹھی اشیا سے اور زیادہ پانی پینے سے بھی احتراز کریں۔

"ضعف باہ بہ سبب جلق یا مشت زنی"

ضعف باہ کے اسباب میں یہ مرض سب سے زیادہ عام ہے۔ یہ غیر طبعی حرکت عام طور پر ہاتھوں سے کی جاتی ہے لیکن بعض ایسے طریقے بھی رائج ہیں۔ جن پر اگر ہمارا قلم شرمندگیاں بھی قربان کر ڈالے

جائیں تو بجا ہے۔ اس مرض میں اکثر طالب علم، مجرد لوگ، ریاکار زاہد اور مندر کے پنڈت مبتلا ہوتے ہیں لیکن بعض اوقات ستر اسی سال کے بڈھوں کو بھی مبتلا دیکھا گیا ہے اگرچہ یہ عادت بر زمانۂ قدیم سے تقریباً ساری دنیا کے ممالک میں پائی جاتی ہے۔ مگر اس کی ابتدا در اصل افریقہ کے باشندوں سے ہوئی۔ اور اسی وجہ سے ڈاکٹری میں اسے انزم کہتے ہیں۔ اہل عرب میں سب سے پہلے عمیرہ نامی ایک شخص اس فعل کا مرتکب ہوا تھا جس کی وجہ سے اس کو جلد عمیرہ بھی کہتے ہیں۔

یہ بات مسلم ہے کہ ہاتھ میں ایک قسم کا زہر ہوتا ہے چنانچہ اسی وجہ سے جلق کی عادت میں عضو مخصوص کی لاغری اس کا ایک پورا نتیجہ ہوتی ہے۔ اکثر اسی کی وجہ سے عضو مخصوص میں کجی پیدا ہو جاتی ہے اور اس کجی ہی کی وجہ سے عورت و مرد کے بہترین تعلقات کو ایک ناخوشگوار حادثہ پہنچتا ہے۔ اور نم رحم تک عضو مخصوص کے سیدھے طور پر نہ پہنچنے سے استقرار حمل پر بھی بڑا برا اثر پڑتا ہے۔ ان مریضوں کے حالات سننے سے کلیجہ پاش پاش ہوتا ہے۔ جو اپنے ہاتھ سے اپنی پیاری زندگی کو خاک میں ملا کر زندہ درگور ہوتے ہیں۔ اور ہمیشہ کے لئے کف افسوس ملتے ہیں۔ ان نتائج کا اثر قلب دماغ جگر معدہ گردوں اور آلات تولید پر یکساں پڑتا ہے۔ بعض مریضوں کے رات اور دن روتے ہی روتے گذرتے ہیں۔ اور وہ اکثر اوقات زندگی سے تنگ آ کر خودکشی بھی کر بیٹھتے ہیں۔ پہلے تو صرف یہی خیال تھا کہ یہ مذموم حرکت حضرت انسان ہی کرتے ہیں۔ مگر جدید تحقیقات نے یہ بھی ثابت کر دکھایا کہ بندر، ریچھ، کتا اور گھوڑا بھی اس مرض میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

جلق صرف جسمانی نقصان ہی نہیں پہنچاتا۔ بلکہ انسان کے اخلاق کو بھی برباد کر ڈالتا ہے۔ مجلوق کی قوت عمل اس کے اعصاب سے کھنچ جاتی ہے۔ اور اس کی دماغی قابلیت نام کو بھی باقی نہیں رہتی۔ حقیقت یہ ہے کہ انسانی شرف دور ہو کر مجلوق ایک پست اور ذلیل حیوان رہ جاتا ہے۔ کہ جس کی صورت آدمی جیسی ہو چونکہ اتھ کی رگڑ حسی اعصاب کی شاخوں کو دباتی اور ان کو بے حس کر دیتی ہے۔ اس لئے مجلوق کو عورت کی غشاء مخاطی کی نرم رگڑوں سے اتنی لذت نہیں ملتی جس کا وہ عادی ہوتا ہے۔ حشفہ میں نازک نازک اعصاب ہوتے ہیں۔ جو قضیب میں خون فراہم کرتے۔ لذت اور دغدغہ پیدا کرتے ہیں۔ اور وہ رطوبت جو مباشرت کرتے وقت اندام نہانی میں پیدا ہوتی ہے۔ ان کی قوتوں اور اس حس کی نگرانی کرتی ہے۔ یہی رطوبت قضیب کو تقویت پہنچاتی۔ اور اس کو تر رکھتی ہے دوسری غیر طبعی حالتوں میں یہ بات نہیں پائی جاتی جلق کی وجہ سے قضیب کی شرائین و تجاویف کا وہ جال جو تجاویف کی دیواروں پر پھیلا ہوتا ہے۔ اور حشفہ کے نازک نازک اعضا جسم اسفنجی اور جسم اجوف کی ساخت خراب ہو جاتی ہے۔ اور اس کے خانوں میں پھیلنے اور سکڑنے کی قوت جاتی رہتی ہے۔ اس کے خانے دب جاتے۔ اور اس کے ریشے ڈھیلے پڑ جاتے ہیں جس کی وجہ سے عضو انتشار کے قابل نہیں رہتا۔ عضو کسی نہ کسی طرف ٹیڑھا پڑ جاتا ہے۔ اس کی جڑ پتلی ہو جاتی۔ اور دوران خون ناقص ہو جاتا ہے۔ لاغری کی وجہ سے وریدیں ابھر آتی ہیں۔ یا تو حس اس قدر بڑھ جاتی ہے کہ کسی خیال۔ رگڑ یا انتشار ہی سے منی خارج ہو جاتی ہے۔ یا اس قدر کم ہو جاتی ہے۔ کہ قوی سے قوی حرکت بھی کوئی اثر پیدا نہیں کر سکتی۔

اسباب جلق کا اصلی سبب تو جنسی جذبات کی پیدائش ہوا کرتا ہے۔ چنانچہ جب ایسے خیالات و جذبات پیدا ہو جاتے ہیں۔ تو زیادہ خون اور روح کثرت کے ساتھ قضیب میں انتشار اور انتفاخ پیدا کرتا ہے۔ اس کے علاوہ عموماً بری صحبتوں میں رہنا۔ فاسد اور شہوانی خیالات کا دماغ میں جمع ہونا۔ ایام جوانی میں شادی نہ کرنا۔ اور مجرد رہنا۔ اس کے اسباب ہوتے ہیں۔ لیکن بعض آدمیوں کو بچپن ہی سے یہ علت ہوتی ہے۔ چنانچہ دایہ کا روتے ہوئے بچہ کو پیشاب کی جگہ سہلا کر خاموش کرنا یا والدین اور دایہ کی غفلت سے حشفہ پر میل کا جمنا۔ اور کرم امعاء وغیرہ بھی اس قسم کے اسباب ہوتے ہیں۔ جن سے عضو مخصوص میں خارش ہو کر اگر یہ عادت پڑ جائے۔ تو جوانی تک نہیں جاتی

علامات۔ اکثر تو یہ فعل ہاتھ ہی سے کیا جاتا ہے۔ لیکن بعض ایسے ناشائستہ طریقے بھی سامنے ہیں۔ جن کے لکھنے کی شرم اجازت نہیں دیتی۔ مادہ منویہ کے خام اور بار بار زائل ہونے کی وجہ سے تمام قوتیں کمزور ہو جاتے ہیں۔ پیشاب جلد جلد اور جلی لہر آنے لگتا ہے۔ فاسد رطوبات کے جمع ہونے سے رگیں پھول جاتی ہیں۔ عضو مخصوص ایک طرف کو ٹیڑھا ہو جاتا ہے۔ اور جڑ باریک ہو جاتی ہے۔ چہرہ اداس زرد اور بے رونق ہو جاتا ہے آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے پڑ جاتے ہیں۔ پتلیاں پھیلی جاتی اور آنکھیں اندر کو دھنس جاتی ہیں۔ نظر کمزور ہو جاتی ہے پھیپھڑے مثانہ۔ امعاء جگر معدہ۔ گردے دل۔ دماغ اور اعصاب ضعیف ہو جاتے ہیں نسیان ضعف ہضم دل دھڑکنا۔ سنگرہنی۔ درد سر قبض رہنا۔ زکام دائمی۔ خون کی کمی۔ ذکاوت حس۔ جریان منی، جریان ودی جریان مذی۔ سرعت انزال۔ کثرت احتلام اور بعض اوقات سل ودق اس کے نتائج ہوتے ہیں۔ خصیے لٹک جاتے ہیں۔ بائیں ہاتھ کی نبض نسبتاً کمزور ہوتی ہے۔ بدن میں سستی۔ کاہلی۔ بزدلی۔ پست ہمتی۔ مزاج میں چڑچڑا پن، اعضا شکنی۔ رنج وغم طبیعت اچاٹ۔ کاروبار میں دل نہ لگنا بغیر سبب قوت ارادی کمزور اور خودداری کم ہو جاتی ہے۔ کمر میں درد ہوتا ہے۔ تلوؤں اور ہتھیلیوں میں سرد پسینہ آتا ہے ریڑھ کی ہڈیوں پر چیونٹیاں سی رینگتی ہوئی نظر آتی ہیں۔ مریض مغموم۔ تنہائی پسند اور پریشان رہتا ہے۔ خیالات پریشان۔ نیند غائب۔ بالآخر مریض خودکشی پر آمادہ ہو جاتا ہے۔ اگر علاج نہ کیا جائے۔ تو مریض کمزور ہوتے ہوتے۔ مرگی۔ جنون۔ فالج۔ لقوہ وغیرہ میں مبتلا ہو کر راہئی ملک عدم ہوتا ہے۔

اصول علاج ۱۔ اگر مریض جریان منی، کثرت احتلام سرعت انزال وغیرہ کی شکایات میں مبتلا ہے۔ تو سب سے پہلے ان کا علاج کرنا ضروری ہے۔ طاقت کی دوا ہرگز استعمال نہ کریں۔ اور نہ ہی کوئی طلاء استعمال کریں۔ کیونکہ ایسی حالت میں منی کو جوش پہنچتا ہے۔ اور منی زیادہ مقدار میں خارج ہوتی ہے اور بجائے فائدہ کے الٹا نقصان ہوتا ہے۔

۲۔ اگر کسی نشیلی چیز مثلاً افیون۔ بھنگ۔ چرس وغیرہ کی عادت ہو تو سب سے پہلے ان کو ترک کرنا ضروری ہے۔ اگر ایک دم نہیں تو رفتہ رفتہ ۳۔ اگر ہضم خراب ہو تو اس کو درست کرنا چاہیئے۔

۴۔ اگر بدن بہت کمزور ہو اور خون گھٹ گیا ہو تو کشتہ فولاد یا عرق فولاد پہلے چند روز استعمال کرانا چاہیئے۔ یا کوئی دوسری مقوی دوا۔ اگر طبیب ان اصولوں پر کاربند ہو جائے تو وہ خدا کے فضل سے کبھی ناکامی کا منہ نہ دیکھے گا۔ بہت سے مایوس مریض بھی ان ہی اصولوں پر پابندی سے عمل کرنے پر کامیاب ہو چکے ہیں۔

۵۔ ورزش کا خاص خیال رکھیں۔ ہر چوبیس گھنٹے بعد پانچ دس منٹ ضرور ورزش کر لینی چاہیئے۔

۶۔ جب تک مکمل صحت نہ ہو جائے۔ جماع سے احتراز کرنا چاہیئے۔

۷۔ دوران علاج میں عشقیہ ناول پڑھنے، ننگی تصویریں دیکھنے۔ اور ایسی صحبتوں سے جن سے شہوت برانگیختہ ہو محترز رہیں

تریاق نامردی: چونکہ قوت باہ کی ترقی اور نامردی کے مستقل اور شافی علاج کے لئے سونے کا نمبر سب سے اول ہے لہذا اس کا کشتہ بھی فوائد کے اعتبار سے تمام مقویات باہ کا بادشاہ ہے۔ اس ہی لئے میں صرف اس کے کشتہ پر ہی اکتفا کروں گا یہ کشتہ معدہ کو تقویت بخشتا ضعف جگر دور کرتا۔ دمہ اور اور امراض کو کلی طور پر شفا بخشتا انسان کا جسم مثل کندن بناتا۔ دل و دماغ جگر، گردہ، مثانہ کے ضعف کو دور کرتا اور دودھ گھی بکثرت ہضم کراتا ہے۔ اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ بالکل بے ضرر ہے۔

سونا خالص ۳ ماشہ کا باریک برادہ کر لیں۔ گلاب کے پھول بہت اچھے یا برگ نیم یا منڈی بوٹی یا برگ سنبھالو کو گھوٹ کر پاؤ بھر پانی نکالیں۔ اب برادہ کو کسی عمدہ کھرل میں

ڈال کر تھوڑا تھوڑا عرق ڈالتے جائیں۔ اور خوب رگڑتے رہیں جب تمام پانی جذب ہو جائے۔ اور پارہ مثل سرمہ ہو جائے تو اس کی ایک ٹکیہ بنالیں یا ایسا ہی رہنے دیں۔ اب اس کو ایک مٹی کی پیالی میں ڈال دیں۔ اور اوپر دوسری پیالی اس طرح اوندھا دیں کہ دونوں پیالیوں کے لب بند ہو جائیں اب دونوں پیالیوں کو مٹی سے معمولی طور پر لیپ کر کے خشک کر لیں اور زمین میں اتنا گہرا گڑھا کھودیں۔ کہ بارہ سیر اپلے آجائیں۔ اور چھ سیر اپلے گڑھے میں بھر دیں۔ اور پیالیاں رکھ دیں۔ اور اوپر سے باقی چھ سیر اوپلے ڈال دیں۔ اور آگ لگا دیں سرد ہونے پر نکال لیں۔ کشتہ کو جو سے چمک اور پھولا ہوا ہوگا بحفاظت کپڑے سے چھان کر شیشی میں رکھیں۔

ترکیب استعمال۔ آدمی خواہ بوڑھا ہو یا جوان ایک دانہ خشخاش کے وزن کے برابر صبح نہار منہ مکھن میں کھائیں۔ اگر مکھن اچھا نہ لگے تو بالائی بہتر ہے۔ اور ہر روز ایک دانہ خشخاش کے وزن کے برابر مگر موسم سرما میں استعمال کرنا چاہیئے گھی۔ دودھ جس قدر ہضم ہو سکے استعمال کریں۔ ایک سال میں کل تین رتی استعمال کرنا چاہیئے۔ اس سے زیادہ بالکل نہیں۔

طلاء۔ یہ بنانے میں نہایت آسان ہے اور اعضاء تناسل کی کمزوری سستی۔ کجی وغیرہ سب دور کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔

سنکھیا سفید سالم ڈلی۔ چھٹانک بھر کو پانچ روز تک آکھ کے دودھ میں یا پانچ روز تک تھوہر کے دودھ میں یا پانچ دن تک خوب کھرل کریں۔ اس کے بعد ایک چینی کی رکابی میں ڈال کر رکابی کو تیز دھوپ میں تھوڑا سا ترچھا کر کے رکھیں تاکہ اس سے گھی پگھل پگھل کر نیچے کی طرف آتا رہے۔ اس گھی کو کسی پیالہ میں اکٹھا کر لیں۔ مگر یہ خیال رہے کہ سنکھیا کی جسمیت گھی میں نہ آئے۔ اب اس گھی میں بحساب فی تولہ گھی عاقر قرحا ۱ ماشہ۔ لونگ ثوبی دار ۱ ماشہ۔ سفید کنیر کی جڑ ۱ ماشہ جائفل ۱ ماشہ۔ جلوتری ۱ ماشہ۔ زعفران کشمیری ۲ رتی، بیربہوٹی ۱ ماشہ۔ کینچوے خشک ۱ ماشہ۔ سفید کنیر کی جڑ ۱ ماشہ، کستوری ۲ رتی ڈال کر دو دن تک کھرل کریں۔ بعدہ تھوڑا سا جلد پر مالش کریں کہ جذب ہونے لگے۔ اگر جذب نہ ہوگا تو فائدہ نہ دے گا۔

ترکیب استعمال۔ سب سے پہلے قضیب کو گرم دے اور موٹے کپڑے سے رگڑ لیں: تاکہ عضو خاص کے مسامات کھل جائیں۔ پھر دو تین قطرے انگلی پر لے کر آلۂ تناسل پر اوپر دائیں اور بائیں مالش کریں۔ مگر حشفہ اور سیون کو چھوڑ دیں جب سب جذب ہو جائے۔ ارنڈیا پان کا پتہ باندھ لیں صبح گرم پانی سے دھو ڈالیں سرد پانی سے طہارت نہ کریں۔ مالش دونوں وقت یعنی صبح اور شام کریں۔ چند دن بعد چھوٹے چھوٹے دانے نکل آئیں گے۔ اس وقت طلاء موقوف کر دیں۔ اور چنبیلی کے تیل کی مالش کریں۔ خشک ہونے پر اگر کچھ کمی باقی ہو تو ایک ہفتہ بعد پھر اسی طرح استعمال کریں۔ یہاں تک کہ عضو کے تمام نقائص دور ہو جائیں

پرہیز

ترش اشیا گڑ تیل سرخ مرچ اور جماع سے قطعاً پرہیز کریں۔ سرد اور بے حس کرنے والی دوائیں جو قوت باہ کو کمزور کرتی ہیں۔ مثلاً کافور۔ دھنیہ۔ کاسنی۔ کاہو۔ خرفہ نارنگی۔ آلو بخارا۔ املی۔ لیموں۔ انار دانہ کلورل ہیڈریٹ۔ ایمونیم برومائیڈ۔ پوٹاسی۔ برومائڈ کونائم اور تمام نشہ آور اشیا بالکل استعمال نہ کریں:۔ (باقی آئندہ)

تاریخ الاطبا

طب عربی کے مصنفین

(تلخیص و ترجمہ از جناب حکیم عبدالقوی صاحب دریابادی۔ فاضل الطب والجراحت)

طب عربی کے نامور مصنفین کی تعداد ۴۰۰ سے متجاوز بتائی جاتی ہے۔ اولاً ان مصنفین کا ذکر کیا جاتا ہے۔ جو مشرقی اسلامی خلافت (خلافت عباسیہ) کے زمانہ میں گزرے اور جن کے اثرات یورپ کے فن طب پر پڑے۔

۱۔ یوحنا بن ماسویہ

اس فہرست میں ترتیب کے لحاظ سے تقدم کا فخر یوحنا بن ماسویہ کو حاصل ہے (سنہ پیدائش ۷۷۷ء سنہ وفات ۸۵۷ء) یورپ میں اس کو "میسوا کبر" در کا ہے جانس دمشقی کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ یہ بغداد کی طبی درسگاہ کا صدر مدرس اور خلیفہ ہارون الرشید کا طبیب خاص تھا۔

رازی کے بیان کے مطابق یہ متعدد طبی کتب کا مصنف تھا جن کے عربی نسخے ضائع ہو گئے۔ البتہ اس کی کتابوں کے لاطینی تراجم کے نو نسخے برٹش میوزیم میں موجود ہیں۔ ان میں ایک کتاب جو سنہ ۱۶۲۳ء میں بمقام وینس طبع ہوئی ہے۔ جڑی بوٹیوں کی تصاویر سے مزین ہے۔ یہ تصویریں بہت اچھی قسم کی ہیں اس کتاب کا لاطینی نام میسوا اوپیرا (Mesu opera) ہے۔ اس کے علاوہ ابن ماسویہ کی حسب ذیل کتابیں ہیں

۱۔ تعریفات (Aphorism) اس کا لاطینی ترجمہ غالباً قسطنطین نے کیا ہے

۲۔ کتاب حمیات (غالباً اس کا ترجمہ لاطینی میں نہیں ہوا۔

۳۔ رسالہ نبض (اس کا کوئی ترجمہ نہیں ہوا۔

۲۔ حنین بن اسحاق

اس کا پورا نام ابو زید ابن اسحاق العبادی ہے۔ یورپ میں اس کو "جانیٹس یونان" (Johannitius) اور ہومینس (Humainus) کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ یہ عراق کے شہر حیرہ میں پیدا ہوا تھا (سنہ پیدائش ۸۰۹ء سنہ وفات ۸۷۳ء) اپنے استاد یوحنا بن ماسویہ کی طرح یہ بھی نسطوری عیسائی تھا۔ اس نے سرزمین یونان کی سیاحت بھی کی تھی عربی کی تعلیم اس نے بصرہ میں حاصل کی تھی۔ اس کا اصل کارنامہ یونانی کتابوں کو عربی میں منتقل کرنا ہے۔

اس کی تصانیف میں ذیل کی کتابیں بھی ہیں۔

۱۔ ایساغوجی۔ یہ کتاب خود ایک مستقل تصنیف کی حیثیت رکھتی ہے جس میں جالینوس کے طریقہ علاج کی باقاعدہ تشریح کی گئی ہے۔ فن کی ابتدائی کتاب کی حیثیت سے اس کو یورپ میں زمانہ وسطی میں خاص شہرت حاصل رہی ہے۔

اس کتاب کا عربی مسودہ اب بھی موجود ہے۔ اس کا لاطینی ترجمہ بارھویں صدی کے نصف اول میں مرقس طلیطلوی نے کیا اور انگریزی ترجمہ ای۔ جی۔ ونگٹن نے اپنی میڈیکل ہسٹری

۱؎ ماخوذ از عربین میڈیسن (Arabian medicine) مؤلفہ ڈاکٹر ڈونلڈ کیمبل

(تاریخ طب اکے ضمیمہ نمبر ۵ میں لکھا ہے۔
اس کتاب میں اس زمانہ کے علم العلاج کے نظریات بھی درج ہیں۔

(۲۲ و ۲۳ و ۲۴) یہ کتابیں بھی جالینوس ہی کے نظریات سے متعلق ہیں جن کو حنین نے عربی کا جامہ پہنایا ہے۔ ان کے لاطینی تراجم گیرارڈ اور پیفلینگس نے کئے ہیں۔

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس نے پالوس ایجینیٹا (Paulus Aegineta) کی سات کتابوں کا ترجمہ بھی عربی میں کیا تھا جس میں صرف پانچویں کا ترجمہ اب بھی محفوظ ہے۔

حنین اور اس کے شریک کار ترجمین کی جماعت جو بغداد میں اس کے ارد گرد مجتمع رہتی تھی۔ اور تراجم بھی کئے تھے۔ جو لاطینی زبان میں منتقل نہیں ہوئے۔ اس کے ماتحت مترجمین میں عیسیٰ بن یحییٰ اور اس کا بھتیجہ حبیش۔ قابل ذکر ہیں۔ اول الذکر نے بقراط کے تراجم میں اور ثانی الذکر نے جالینوس کے تراجم میں اس کا ہاتھ بٹایا تھا۔

ایک عربی کتاب کے قلمی نسخہ سے جو کتب خانہ ایا صوفیہ (قسطنطنیہ) میں تھا۔ اس امر کی شہادت ملتی ہے کہ یہ حنین بن اسحاق اور اس کے ساتھ کام کرنے والے مترجمین ہی تھے۔ جنہوں نے جالینوس کی ساری تصانیف کا جائزہ لے ڈالا تھا۔

۳۔ ابو یعقوب اسحاق۔ یہ حنین بن اسحاق کا بیٹا تھا۔ اس نے بھی یونانی کتابوں کے عربی ترجمے کئے تھے۔ اسی باعث اس کے اور اس کے باپ کے تراجم کے بارہ میں بسا اوقات خلط و التباس واقع ہو جاتا ہے۔ اس کا سنہ وفات ۹۱۰ء تھا۔

۴۔ عیسیٰ بن علی۔ یورپ والے اس کو (Jesus Haly) کہہ کر پکارتے ہیں۔ یہ بھی حنین کا شاگرد اور مذہباً مسیحی تھا۔ یہ بغداد میں آنکھوں کا علاج کرتا تھا۔ اس نے بھی حنین کی تقلید میں یونانی کتب کے ترجمے کئے تھے۔ علاوہ اس کے خود اس کی ایک مستقل تالیف امراض چشم پر ہے۔ جو تین حصص پر مشتمل ہے۔ پہلے حصہ میں آنکھ کی تشریح اور اس کے وظائف کا بیان ہے۔ دوسرے میں آنکھ کے خارجی امراض اور تیسرے میں اندرونی اور نظر نہ آنے والے امراض کا بیان ہے۔ اس کتاب کا عربی نسخہ ڈریسڈن (جرمن) میں موجود ہے۔ اور اس کے لاطینی ترجمے شہر وینس (اطالیہ) سے شائع ہو چکے ہیں۔

۵۔ الکندی۔ اس کا پورا نام ابو یوسف یعقوب بن اسحاق الکندی ہے۔ یورپ میں یہ (Alkindus) کے نام سے مشہور ہے۔ طب کے عربی مصنفین میں تنہا یہی خالص عرب نژاد مصنف گزرا ہے۔ اس نے عربی علم علاج کو چار چاند لگا دیئے تھے۔

یہ خلیفہ مامون الرشید اور اس کے بعد معتصم باللہ کا طبیب دربار رہا تھا۔ اسے بحیثیت طبیب فلسفی، منجم اور ریاضی دان کے انتہائی شہرت حاصل تھی۔ سنہ ۲۳۰ھ میں جب اس کی عمر ساٹھ کے لگ بھگ تھی۔ اس کا انتقال ہوا۔

اس کی کتابوں میں متعدد یونانی سے عربی کے تراجم ہیں جس میں بطلیموس کی کتاب المجسطی کا ترجمہ خاص اہمیت رکھتا ہے۔ الکندی بذات خود بھی یونانی زبان سے واقف تھا۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اس نے ارسطو کے سارے عربی تراجم پر نظر ثانی کر کے وہ بنیادی نکات منتخب کئے تھے جن پر بعد کے عرب فلسفیوں نے اپنی ساری تحقیقات کی بنیاد رکھی۔

اپنے ہمعصروں کی طرح اس کی تصانیف ہمہ گیر تھیں جن کی مجموعی تعداد ۲۰۰ سے زائد بتائی جاتی ہے۔ ان میں سے بائیس تو علم العلاج ہی پر تھیں۔ اس کی قرابادین کا لاطینی ترجمہ گیرارڈ نے کیا ہے۔ جس کا اصل عربی نسخہ بھی محفوظ ہے۔ الکندی کے لاطینی تراجم علیحدہ کتاب کی حیثیت سے شائع نہیں ہوئے۔ بلکہ دوسری کتابوں کے ضمیمے کے طور پر شائع ہوئے ہیں۔

اگرچہ الکندی ارسطو کے سب سے متقدم مترجموں اور شارحوں میں تھا لیکن شیخ الرئیس بو علی سینا کے قانون کے بعد یورپ میں اس کی کتابوں کا دور [illegible] ختم ہو گیا۔ عرب میں اب بھی الکندی کی وہی وقعت ہے۔ اور اسکو ابو یوسف فلسفی کے نام سے ملقب کیا جاتا ہے۔ (باقی آئندہ)

مطب

از افادات شفاء الملک حکیم محمد حسن صاحب قرشی

انقلاب معدہ

منٹگمری کے ضلع سے پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کے ایک رکن ایک مریضہ کو لائے۔ جو کئی ماہ سے شدید قے کی تکلیف میں مبتلا تھی۔ کھانا کھانے کے بعد پیٹ میں مروڑ اور درد ہو کر متلی اور قے کی شکایت ہو جاتی تھی۔ پانی پینے پر بھی تھوڑے عرصے کے بعد خارج ہو جاتا تھا۔ متواتر عرصہ تک غذا نہ ملنے سے مریضہ بے حد کمزور ہو چکی تھی۔ کئی علاج کئے گئے۔ مگر فائدہ نہ ہوا۔ آخر شفاء الملک صاحب کی خدمت میں لائے۔

قبلہ شفاء الملک صاحب نے تشخیص فرمایا کہ مریضہ انقلاب معدہ کی شکایت میں مبتلا ہے۔

علاج

۱۔ زہر مہرہ۔ طباشیر۔ دانہ الائچی خورد۔ زرشک۔ سماق انار دانہ۔ پوست ترنج سب کو پیس کر رب بہ میں ملا کر چٹائیں۔ غذا کے بعد جوارش مصطگی، ماشہ کھلائیں۔

ہدایت کی گئی کہ مریضہ ساگودانہ۔ دہی۔ کھچڑی اور انار کھائے۔ چار روز کے بعد مریضہ نے بیان کیا۔ کہ دوا تو ہضم ہو گئی مگر غذا بدستور خارج ہوتی رہی۔ چنانچہ مزید چار روز دوا استعمال کرنے کی ہدایت کی گئی۔ مگر اس پر بھی نمایاں فائدہ نہ ہوا۔

اب ہدایت کی گئی کہ مریضہ صبح و شام حب قابض ۱ عدد کھائے۔ اور چاشنی کی دوا بدستور رکھے

اس دوا کے چار روز کے استعمال سے مریضہ کو نمایاں فائدہ ہوا۔ متلی اور قے رک گئی۔ اور غذا اور پانی ہضم ہونے لگا۔ مریضہ نے دوسرے دن نان شوربہ کھا لیا۔ جس سے پھر قے شروع ہو گئی۔

مریضہ کو ہدایت کی گئی کہ وہ ابھی چار۔ پانچ روز اور بھی دلیا کھچڑی اور انار ہی کھائے۔

چنانچہ مریضہ نے ایسا ہی کیا۔ دوا برابر استعمال ہوتی رہی۔ پانچ روز کے بعد مریضہ نے شوربا پھلکا کھایا۔ جسے اس نے بآسانی ہضم کر لیا۔ اب غذا بتدریج بڑھائی گئی۔ اور دوا بند کر دی گئی۔ مریضہ تندرست ہو کر وطن لوٹ گئی۔

نسخہ حب قابض

کافور۔ ہینگ۔ افیون۔ ہموزن لے کر باجرہ کے دانہ کے برابر گولیاں بنائیں۔

علاوہ قے روکنے کے یہ گولیاں بہت سے فوائد کی حامل ہیں۔ جن کو اہل فن بخوبی سمجھ سکتے ہیں ۞

دستور العلاج جدید

مختصر زود اثر اور اصولی نسخے

گذشتہ سے پیوستہ

(حکیم و حافظ محمد قسیم الدین صاحب صدیقی ' فاضل الطب و الجراحت " کھاتولی)

امراض متعدیہ

ہیضہ :-

زنجبیل	۱۰	رتی
فلفل سرخ	۱/۲	رتی
حلتیت	۱/۴	رتی
افیون	۱/۴	رتی
کافور	۱/۲	رتی

یہ ایک گولی کا وزن ہے - یہ گولیاں ہیضہ کے لئے نہایت عمدہ ہیں -

ہیضہ :-

کافور سیال	۵	بوند
برانڈی	۲	درم
عرق گلاب	۲	اوقیہ

یہ نسخہ محرک ہے - اور درجہ ارتخاء عظیم (کولیپس اسٹیج) میں مخصوص الاثر ہے - اس درجہ میں سیال نمکین آبحیات سے ہرگز کم نہیں ہے - چنانچہ اس کو بذریعہ معاء مستقیم ' زیر جلد ' اندرون صفاق) اور براہ ورید استعمال کرتے ہیں -

نوٹ - بعض لوگ ہیضہ کے مریضوں پر رفع تشنگی کیلئے خالص گلاب ' کیوڑہ ' بید مشک اور عرق پودینہ وغیرہ کی بھرمار کر دیتے ہیں - اور پانی پلانے سے ڈرتے ہیں - عرقیات خواہ کتنے ہی مفرح یا ہاضم کیوں نہ ہوں ایک خشک دہن اور تشنہ لب مریض کیلئے باعث تسکین نہیں ہو سکتے کیونکہ کوئی شخص پیاس دور کرنے کے لئے رغبت اور فرحت کے ساتھ سادہ پانی کے مقابلہ میں دنیا کی کسی شئے کو ترجیح نہیں دے سکتا - لہذا بہترین طریقہ یہ ہے - کہ سادہ پانی اُبال کر ٹھنڈا کرکے بحفاظت رکھا جائے - اور نہایت آزادی کے ساتھ دیا جائے - ہیضہ کے مریض کو پانی سے روکنا پیغام موت ہے - اس مرض میں اصولاً دافع تعفن اور مقوی قلب ادویہ کی ضرورت ہوتی ہے - ہاضم اور کاسر ریاح دواؤں کا استعمال کرانا سود مند نہیں ہے - ہیضہ کے مریض کا معائنہ کرتے ہی دماغ میں زہر مہرہ - نارجیل دریائی - جدوار خطائی اور چرائتہ وغیرہ کا تریاقی اثر اور خیال بجلی کی طرح دوڑ جاتا ہے اور اس مد میں بہت سی مشہور اور مفید ترین دوائیں نظر انداز کر دی جاتی ہیں - مثلاً عرق عجیب

کافوسیال وغیرہ حالانکہ ہیضہ میں ان چیزوں کے فوائد مسلم ہیں۔

ہیضہ:۔

کافور	۱/۱۲ رتی
سوڈا	۱ رتی
کیلومل	۱/۱۲ رتی

اس وزن کی ۱۲ خوراکیں تیار کرلیں اور ہر نصف گھنٹہ پر ایک خوراک دیں۔ ہیضہ کے ابتدائی درجہ میں نہایت مفید ہیں۔ اگر قبض کی بھی شکایت موجود ہے۔ تو ست پودینہ ۱/۱۲ رتی مذکورہ نسخہ میں اضافہ کردیں۔

ہیضہ:۔

زنجبیل	۳ تولہ
رائی	۳ تولہ
برگ بنفشہ	۳ تولہ

سفوف بناکر اطراف پر مالش کریں۔ اس کا فائدہ یہ ہے کہ خون اطراف کی جانب آتا ہے جسم کی خشکی کم ہوجاتی ہے۔ اور ارتجاع عظیم کا خطرہ ایک حد تک کم ہوجاتا ہے۔

حمی تیفودیہ (ٹائی فائڈ فیور)

عرق دارچینی	۴ تولہ
عرق تلسی	۴ تولہ
شربت نارنج	۲ تولہ

دن میں تین بار دیں۔ یہ مرض مختلف ناموں کیساتھ مشہور ہے۔ مثلاً حمی تیفودیہ (ٹائی فائڈ فیور)۔ حمی معویہ (اینٹرک فیور)۔ میعادی بخار۔ موتی جھرہ۔ مبارکی وغیرہ

نوٹ۔ عام طور پر اس مرض کی تشخیص کا انحصار موتی دانوں پر کیا جاتا ہے۔ جو اکثر گلے اور سینہ پر نمودار ہوتے ہیں جیسے ہی یہ چمک دار دانے نظر آتے ہیں۔ فوراً ہی موتی جھرہ کی تشخیص قائم کرلی جاتی ہے۔ اس کے بعد مزید غور و فکر اور لب کشائی کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی ہے حالانکہ یہ ایک زبردست مغالطہ ہے جس کے نتائج مہلک برآمد ہوسکتے ہیں۔ واقعہ یہ ہے۔ کہ اس قسم کے دانے علاوہ حمی تیفودیہ کے دوسرے شدید اور لازم بخاروں میں بھی نمودار ہوجاتے ہیں۔ جیساکہ ذات الریہ۔ وجع المفاصل حاد۔ تسمم الدم یا تعفن الدم وغیرہ یا شدید پسینہ لانے والی دوائیں استعمال کرنا اس کے برعکس کبھی حمی تیفودیہ میں بالکل دانے نمودار نہیں ہوتے ہیں۔ لہذا اس مرض کی تشخیص کے لئے اس علامت کو مخصوص قرار دینا صحیح نہیں ہے یقینی تشخیص اور بہترین علاج کے لئے اس بخار کے مختلف درجوں کی مخصوص علامتیں ان کا آتار چڑھاؤ اور تغیر و تبدل ہمہ وقت ذہن نشین رہنا چاہئے۔ مجربات کے سلسلہ میں یہ خوب یاد رکھنا چاہئے۔ کہ اس وقت تک کوئی دوا ایسی معلوم نہیں ہوئی ہے۔ جو زمانۂ مرض کو کم کردے۔ یا اس مرض کے سبب (عصلی حمی تیفودیہ) کو ختم کرکے شفاء کامل اور عاجل عطا کردے۔ اس مرض کا کامیاب اور بہترین طریقۂ علاج یہ ہے۔ کہ مریض کی قوت اور تغذیہ نیز اصول تیمار داری پر سختی کے ساتھ عمل کیا جائے۔

اس مرض کے علاج میں مندرجہ ذیل فحش غلطیاں ہیں۔ (۱) تیز پسینہ آور دوائیں دینا۔ (۲) دست آور دوائیں بے تکلف دینا۔ (۳) مریض کو غذاء سیال نہ دینا۔

حمی تیفودیہ:۔

برگ تلسی	۶ ماشہ
زعفران	۲ ماشہ
دارچینی	۲ ماشہ

حب نیل ۲ ماشہ

آب ادرک میں بقدر نخود گولیاں بنائیں۔ اور دن میں تین مرتبہ دیں۔

حالت تیفودیہ (ٹائی فائڈ اسٹیٹس)

مرواریدسیال	۵ بوند
عرق بید مشک	۲ تولہ
عرق دارچینی	۲ تولہ
شربت عناب	۲ تولہ

دن میں دو بار دیں۔

حمی اجامیہ۔ موسمی بخار۔ (ملیریا)

(۱) کالا دانہ	۱۰ رتی
فلفل سیاہ	۲ ماشہ
اتیس	۱ ماشہ

سفوف بنا کر دن میں دو مرتبہ دیں۔

موسمی بخاروں میں کونین کا درجہ سب سے اعلیٰ و ارفع ہے۔ مجرب کا لفظ اس کے لئے قطعی موزوں ہے۔ اور چونکہ سنکونا کے درختوں کی پیداوار ہندوستان میں پائی جاتی ہے اور اسکی افادی حیثیت کے پیش نظر سنکونا کی کاشت کو ملک کی ضرورت کے مطابق وسیع پیمانہ پر کیا جا رہا ہے۔ اسلئے ہندوستانی طریقہ علاج میں اسکی تجویز بالکل ویسی ہے۔ لیکن موسمی بخار کے متعلق پروفیسر اوسلر کا زریں مقولہ معالجین کی چشم بصیرت کے لئے کحل الجواہر ہے۔ "وہ معالج جو موسمی بخار کا علاج کونین کے ساتھ کامیابی سے نہ کر سکے۔ اس کو مطب چھوڑ دینا چاہیئے"۔

(۲) کونین ہائیڈروکلور	۰۲ رتی

یہ ایک خوراک ہے۔ ایسی تین خوراکیں تازہ لیموں کے رس کے ساتھ دن میں تین بار دیں۔

(۳) دار ہلد نیکوفتہ	یک درہم
گلوئے سبز نیکوفتہ	یک درہم

خیسانده تیار کر کے دیں۔

نوٹ۔ ست گلو بازاری ہو یا خانہ ساز بیفائدہ چیز ہے۔ کیونکہ اس کا تلخ جوہر یا جوہر فعال ضائع ہو جاتا ہے۔ اور نشاستہ باقی رہ جاتا ہے جس کا استعمال بیکار ہے۔

(۴) ٹھنڈا شربت۔

آب لیموں	۲ درہم
قند سفید	ایک اوقیہ

شربت بنا کر پلائیں۔ موسمی بخاروں میں جبکہ بخار کے ساتھ متلی اور قے کی شکایت ہو۔ یہ شربت نہایت مفید ہے اور سکنجبین لیمونی سے بدرجہا بہتر ہے۔

(۵) عرق بخار:۔

شورہ قلمی	۵ رتی
سکنجبین سرکہ	۱ تولہ
پانی	۴ تولہ

موسمی بخاروں میں بحالت بخار یہ نسخہ مفید ہے پسینہ لا کو بخار دُور کر دیتا ہے۔

(۶) شورہ قلمی	۱ ماشہ
آش جو	۲۰ اوقیہ

خوراک ۲ تولے دن میں تین بار۔

نوٹ۔ بخار کی حالت میں غذا ہمیشہ سیال ہونی چاہیئے۔ تازہ پھلوں کے رس بہترین ہیں پیاس رفع کرنے کے لئے سادہ پانی یا سوڈا لیمونیڈ ضرور دیں۔ شدید قسم کی پسینہ لانے والی دوائیں دے کر بخار اُڑانا اپنی حذاقت اور مسیحائی کا جادو دکھانا خطرناک ہے۔ اس قسم کی ادویہ یہ ہیں:۔ اینٹی پائیرین۔ ایسپرین۔ فناشین۔ اینٹی فیبرین۔ وغیرہ۔

تلخ مقویات

مندرجہ ذیل نوعیت کے نسخے بخار کے بعد کی کمزوری۔ قلتِ اشتہا۔ قلت الدم۔ ضعف ہضم وغیرہ میں مفید ہیں۔ اور بخار کو دوبارہ عود کرنے سے روکتے ہیں۔

(۱) ہیرا کسیس　۲ رتی
عرق اجوائن　۳ اوقیہ
خیساندہ چرائتہ　۳ اوقیہ
خوراک تین تولہ ۔ دو بار بعد غذا۔

نوٹ:۔ ست گلو کی طرح عرق چرائتہ کا استعمال بھی جوہر فعال سے خالی اور فضول ہے۔ خیساندہ کی شکل میں اس کے منافع اور اثرات یقیناً مہیا ہوتے ہیں۔

(۲) چرائتہ نیمکوفتہ　۳ تولہ
قرنفل　یک درہم
آب گرم　۵ مار
خیساندہ تیار کریں۔ خوراک ۲ تولہ دو بار۔

(۳) گلوئے سبز　۳ تولہ
آب سرد　۵ مار
ایک گھنٹہ بھگو کر چھان لیں۔
خوراک ۲ تولہ۔

(۴) ہیرا کسیس　۱ رتی
شربت نارنج　۱ تولہ
خیساندہ چرائتہ　۳ تولہ
یہ ایک خوراک ہے۔

(۵) پوست نیب اندرونی　۲ اوقیہ
قرنفل　یک درہم
پانی　۱ ½ پائنٹ
½ گھنٹہ جوش دے کر چھان لیں۔
خوراک تین تولے تین بار۔

(۶) ہیرا کسیس　۱ رتی
خیساندہ چرائتہ　۳ تولہ
دن میں دو بار بعد غذا دیں۔

(۷) نوشادر　۲ رتی
سنکونا　۱ رتی
سوڈا بائیکارب　۴ رتی
ایسی ایک خوراک دن میں ایک یا دو بار دیں۔ یہ بھی تقویت کے لئے ہے۔

(۸) ہیرا کسیس　۱۲ رتی
ایلوا　۱۲ رتی
دارچینی سفوف　یک درہم
شہد　بقدر ضرورت
اس کی ۲۴ گولیاں بنالیں۔ خوراک دو گولیاں دوبار بعد غذا۔

(۹) کشتہ فولاد　۲ چاول
معجون اذاراقی　۳ ماشہ
بعد غذا دیں۔ یہ نسخہ خون بھی پیدا کرتا ہے اور بھوک لگانے کے لئے خوب ہے۔

(۱۰) کچلہ مدبر　۱ تولہ
کشتہ فولاد　۳ ماشہ
کونین سلفٹ　۳ ماشہ
بقدر مونگ گولیاں بنائیں۔ اور ایک یا دو گولیاں بعد غذا دیں۔ نہایت عمدہ مقوی نسخہ ہے۔ بخار کے بعد کی نقاہت اور کمزوری کو دور کرتا ہے۔ خون بھی پیدا کرتا ہے اور مقوی اعصاب ہے۔ یہ نسخہ "ایسٹنز سیرپ" کا بدل ہے۔

(۱۱) کشتہ فولاد　۲ چاول
جوارش جالینوس　۲ ماشہ
بعد غذا دیں + (باقی آئندہ)

علاج بالمفردات

امراض دنداں

(از جناب حکیم محمد طفیل صاحب - گورداسپوری -)

دانتوں کی صفائی کے لئے

بسد پیس کر بطور منجن دانتوں پر ملیں۔
بادیان کا سینگ جلا کر پیس کر دانتوں پر ملیں۔
[illegible] سور جلا کر سفوف باریک کر کے دانتوں پر ملیں۔
[illegible]سرو کی پتیاں جلا کر باریک کر کے دانتوں پر ملیں۔

صدف مروارید کو جلا کر نہایت ہی باریک کر کے دانتوں پر ملیں۔
عقیق کو بہت باریک کر کے کپڑ چھان کر کے دانتوں پر [illegible] بہت مفید ہے۔

مسوڑھوں سے خون کو روکنے کے لئے

جامن کی لکڑی جلا کر اس کا سفوف بنا کر مسوڑوں پر آہستہ آہستہ ملیں۔
مائیں کو باریک کر کے سفوف بنا کر مسوڑوں پر ملیں۔
سنگ جراحت کو باریک کر کے مسوڑوں پر ملیں۔
مازو کو باریک کر کے آہستہ آہستہ مسوڑوں پر ملیں۔
کتھ سفید کو باریک پیس کر مسوڑوں پر ملیں۔
مونگے کو جلا کر مسوڑوں پر آہستگی سے ملیں۔

کبابہ کو نہایت باریک کر کے مسوڑوں پر ملیں۔
مائیں پھل کو نہایت باریک کر کے مسوڑوں پر ملیں۔
[illegible] کی لکڑی جلا کر سفوف باریک کر کے مسوڑوں پر ملیں۔
پھٹکڑی بریاں [illegible] کر کے خشک [illegible] کے مسوڑوں پر ملیں۔
پھٹکڑی بریاں ۳ ماشہ نمک لاہوری ۳ ماشہ باریک کر کے مسوڑوں پر ملیں +

دانتوں کے درد کے لئے

دارچینی کو باریک سفوف بنا کر درد والے دانت پر ملیں۔
[illegible] کا باریک سفوف کر کے درد والے دانت پر ملیں۔
کمیلہ کو بہت باریک [illegible] درد والے دانت پر ملیں۔ اور لعاب نکلنے دیں +

برادہ سنکہ ۴ ماشہ۔ فلفل دراز ۱ تولہ۔ فلفل کو تھوڑا تھوڑا ملا کر سرمہ کی طرح باریک کریں اور ملیں۔
نوشادر چوتھا حصہ وزن لے کر ایک چاول دانت کے سوراخ میں رکھیں +
ہینگ عمدہ ارتی درد والے دانت کے نیچے رکھیں +

تصدیقات

طبی فارماکوپیا

(از جناب حکیم محمد عبد اللطیف صاحب انچارج شفاخانہ حاجی پورہ سیالکوٹ)

طبی فارماکوپیا جلد اول طبع پنجم

معجون فوری اثر ص۴۱ ۲ اصحاب نے تصدیق کی ہے
سفوف عصابہ شقیقہ ص۵۵ تین اصحاب کے کہنہ صداع پر بھی مفید پائی گئی ہے۔
سفوف آشوب چشم ص۶۳ ۔ اطفال کے گلروں کے لئے ایک جادو ہے۔
کشتہ سنکھ ص۱۰۲ ۔ مفید ثابت ہوا ہے۔
تریاق ہیضہ ص۱۲۹ ۔ ۹ اصحاب نے فوری اثر کے فوائد کی تعریف کی ہے۔
کشتہ زاج ص۱۲۹ ۔ عمدہ فائدہ کرتا ہے۔

برودکا فوری ص۱۴۰ ۔ رمد حار کیلئے شافی اثر رکھتی ہے۔
شربت عناب مصفی خون ہے۔
خمیرہ گاؤزبان ص۱۶۱ یبوست دماغ کیلئے مفید پایا ہے۔

طبی فارماکوپیا جلد دوئم اشاعت دوئم

تریاق اطفال ص۱۲۵ گیارہ بچوں کے امراض میں مفید پایا گیا ہے
سفوف مرکب ص۲۱۴ ۔ ۵ اصحاب تعریف کر چکے ہیں۔
چندراودیا ورتی ص۲۶۴ تین اصحاب دمعندوالوں کو فائدہ ہوا
سفوف قابض ص۹۷ ایک افیون خور دست میں مبتلا شدہ کو فائدہ
علاوہ ازیں آب حیات ص۴۴۸ ۔ اکسیر تپ لرزہ ص۹۴ ۔
اکسیر جرب ص۲۱ ۔ حب درد گردہ جدید ص۱۸۶ مفید ثابت ہوئے

مراسلات

جامعہ طبیہ دہلی میں جلسہ تقسیم اسناد

(از حکیم سید آل مصطفےٰ رضوی ناظم جامعہ)

میں یہ اعلان کرتے ہوئے انتہائی مسرت محسوس کرتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ طبی دنیا میں یہ خوشخبری بامسرت آگیں پیغام کی طرح سنی جائے گی کہ حضرات مشیرخ جامعہ طبیہ دہلی نے فارغین جامعہ طبیہ کو اسناد و تمغہ جات عطا کئے جانے کیلئے تاریخ کا تعین فرمایا ہے۔

جلسہ میں شرکت کرنے والوں کی سہولت کو مدنظر رکھتے ہوئے "ایسٹر" کی تعطیلات کو زیادہ موزوں سمجھا گیا ہے جب کہ ریلوے کی اکثر لائنوں پر "کنسیشن ٹکٹ" جاری ہوتے ہیں۔ اس لئے ۱۴ اپریل ۱۹۴۱ء یوم دوشنبہ جلسہ کے انعقاد کے لئے مقرر کردی ہے۔

جلسہ کی صدارت کے لئے ملک کی گرامی قدر ہستی کا انتخاب کیا گیا ہے۔ نام کا اعلان منعاقب کیا جائے گا۔

جامعہ طبیہ دہلی کا یہ جلسہ تقسیم اسناد اپنی نوعیت کے لحاظ سے بہت سی خصوصیات کا حامل ہوگا۔ جب کہ طب قدیم کے علمبردار اپنی "مادر علمی" کے سایہ میں ایک مرکز پر جمع ہو کر اپنی زندگی کا ثبوت دیں گے

جامعہ طبیہ دہلی نے اپنے یوم قیام سے جس استقلال کے ساتھ ایک ایسے دور میں جب کہ مسلک گوناگوں بےچینیوں اور صبر آزما حالات سے گزر رہا ہے اور معاشیات و اقتصادیات کے مشکلات میں مبتلا ہے۔ اپنے بانیان (حضرات شیوخ) و اراکین کے بےپناہ ایثار اور بےلوث خدمت کے سایۂ عاطفت میں جو محض فن کو زندہ اور باقی رکھنے کی نیت سے ہے۔ کسی بھی بیرونی مادی امداد و اعانت کے بغیر جو خدمات انجام دی ہیں۔ اور جس کے باعث نیکنامی اور شہرت حاصل کی ہے اہل ملک سے پوشیدہ نہیں۔ اطراف و اکناف ملک سے تشنگان فن اس بحر بیکراں سے سیراب ہونے کی غرض سے آتے ہیں۔

آخر میں میں پھر تمام متخفین اسناد جامعہ طبیہ کو تاریخ معینہ کی یاد دہانی کرتے ہوئے دیگر حضرات اطبا و وید صاحبان و طب قدیم سے دلچسپی و ہمدردی رکھنے والے تمام بزرگوں سے متوقع ہوں کہ اس شاندار اجلاس کیلئے اپنے وقت عزیز سے کچھ حصہ ضرور نکالیں گے۔

آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس

کا اٹھارھواں سالانہ اجلاس بھی انہی ایام ۱۲-۱۳-۱۴ اپریل کو اسی مرکز طب میں منعقد ہو رہا ہے جس کا اعلان گذشتہ اشاعت اس میں مختلف اخبارات و رسائل کے ذریعے کیا گیا۔

اطراف ملک سے بیشتر حضرات کی تشریف آوری متوقع ہے۔ امید ہے کہ یہ شاندار اجتماعات دہلی کی طبی فضا میں روح حیات ثابت ہونگے۔ جامعہ طبیہ کے ابنائے قدیم (اولڈ بوائز) کا جلسہ بھی انہی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔

اعلان

طبیہ کالج لاہور کے امتحانات سندی حکیم حاذق و زبدۃ الحکما ۱۰ اپریل ۱۹۴۱ء کو شروع ہوں گے۔ پرائیویٹ امیدواران کا امتحان فسٹ پروفیشنل اور آخری سندی ایک ہی مرتبہ ہو جائیگا۔

پرائیویٹ امیدواران کو اپنی درخواستیں جلد از جلد معہ تصدیقات متعلقہ بمعہ فیس داخلہ ۱۲ اپریل ۱۹۴۱ء تک مطبوعہ فارموں پر جو دفتر طبیہ کالج لاہور سے مل سکتے ہیں ارسال کردینی چاہئیں۔

(ڈاکٹر ارشاد حسین سپرنٹنڈنٹ بورڈ امتحانات طبیہ کالج لاہور)

جوابات

(۲۱) بے قاعدگی حیض۔ زعفران خالص ۶ عدد ۶ ماشہ۔ فرولی سلفاس ۶ ماشہ۔ صبر ۱ تولہ۔ مرکی ۱ تولہ۔ حلتیت ۳ ماشہ۔ تمام ادویہ پیس کر گولیاں بقدر نخود تیار کر لیں۔ خوراک دو گولی روزانہ رات کو سوتے وقت ہمراہ دودھ استعمال کریں۔ (محمد اکرم سرانی)

(ایضاً) تخم گندنا ۱ تولہ کا جوشاندہ گڑ سے شیریں کر کے نیم گرم صبح و شام پلایا کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(ایضاً) حیض سے فارغ ہونے کے بعد مندرجہ ذیل گولیاں مریضہ کو شروع کرا دیں۔ ۱۰ روز لگاتار پورا ماہ استعمال کرائیں۔ جب دوسری دفعہ حیض شروع ہو جائے تو بند کر دیں۔ انشاء اللہ جملہ شکایات دور ہوں گی۔ دوران استعمال میں جماع، ترش، تیل والی اشیاء سخت محنت وغیرہ سے پرہیز۔ غذا اچھی دیں۔ اور صبح و شام سیر کرائیں۔ نسخہ یہ ہے

ست ایلوا ۱۰ رتی۔ مرمکی ۱۰ رتی۔ زعفران اصلی ۱۵ رتی ہینگ بڑھیا ۱۵ رتی۔ سٹرکنیا ڈیڑھ رتی۔ کشتہ فولاد ۱۵ رتی تمام ادویات کو اچھی طرح ملا کر پانی یا شہد کی مدد سے گولیاں نخودی تیار کریں۔ (ڈاکٹر علی شیر)

(ایضاً) حیض کی علامات نمودار ہونے پر آپ مریضہ کو مندرجہ ذیل ادویات کا جوشاندہ پلائیں۔ انشاء اللہ یہ شکایت ہمیشہ کے لئے دور ہو جائے گی۔ صفتہ بادیان ۹ ماشہ۔ تخم خربزہ ۹ ماشہ۔ انیسون ۴ ماشہ۔ تخم کرفس ۳ ماشہ۔ گاؤزبان ۵ ماشہ گلقند ۲ تولہ۔ بیخ بادیان ۶ ماشہ۔ گوکھرو ۴ ماشہ۔ حب القرطم ۶ ماشہ تمام ادویات کو بوقت شب نصف سیر پانی میں بھگو دیں۔ صبح جوش دیں جب نصف رہ جائے تو اتار لیں۔ اور خوب مل کر چھان لیں۔ اور پھر اس پانی میں ترنجبین عنبر خشت ۱۰ تولہ ملا کر لیں اور چھان لیں۔ اور نیم گرم کر کے قند سیاہ کہنہ ۳ تولہ اور روغن بادام ۹ ماشہ ملا کر استعمال کرائیں۔ ۳۔۴ روز تک یہی نسخہ استعمال کرائیں۔ تمام شکایات کا قلع قمع ہو جائیگا۔ بوقت شب مربی بنفشہ ۲ تولہ عرق بادیان ۵ تولہ کے ساتھ کھلا دیا کریں۔ (حکیم احسان الحق)

(ایضاً) ایام حیض میں ذیل کا نسخہ استعمال کرائیں۔ مغز پنبہ دانہ ۱ تولہ خار خسک ۶ ماشہ۔ حب القرطم ۹ ماشہ۔ عناب ۷ دانہ۔ گاؤزبان ۶ ماشہ۔ بادآورد ۹ ماشہ۔ تخم کرفس ۴ ماشہ۔ تخم خربوزہ ۱ تولہ تمام ملا کر پانی ایک سیر میں جوش دے کر صاف کر کے قند کہنہ ملا کر صبح و شام تین دن حیض کے بعد پلائیں حیض فراغت سے آتا ہے۔ بعد از فراغت حیض کے جواہر مہرہ ۲ رتی روزانہ ہمراہ شربت ابریشم پلائیں۔ مجرب نسخہ ہے۔ (حکیم شمس الحق)

(ایضاً) مریضہ کو مشہور دوائی سپاری پاک استعمال کرائیں۔

(۲۲) سیلان الرحم و قبض ‎١‎ سپاری چکنی ۵ تولہ۔ کمرکس ۲ تولہ۔ مائیں کلاں ۲ تولہ۔ مائیں خورد ۲ تولہ۔ مصری ۵ تولہ۔ پوست سنکھ پشپی ۵ ماشہ۔ شیر گاؤ ایک سیر۔

ترکیب ‎١‎ کو کوٹ پیس کر دودھ میں ڈال کر آگ پر پکائیں۔ جب کھویا سا بن جائے پھر باقی تمام ادویہ جو پہلے سے باریک پیس کر رکھی ہوں۔ ملا کر نیچے اتار لیں۔ خوراک ۶ ماشہ صبح و شام ہمراہ دودھ۔ اور رات کو سوتے وقت فرنی اسپغول کا استعمال کراتے رہیں۔ اسپغول نصف چھٹانک سے کم نہ ہو۔ (محمد اکرم سرانی)

(ایضاً) سیلان الرحم کے لئے مرجان ۱ ماشہ صبح و شام کھلائیں اور وقت حیض کے لئے جوشاندہ تخم گندنا ۱ تولہ گڑ سے شیریں کر کے نیم گرم صبح و شام پلائیں۔ (حکیم ہمایوں)

(ایضاً) مندرجہ ذیل گولیاں مریضہ کو لگاتار ایک ماہ استعمال

(ایضاً) جسم انسانی کے غذائی اجزا ہوا کرتے ہیں۔ ان کے اخراج سے بدن انسان ناکارہ اور کمزور ہو جاتا ہے۔ مرض ترقی کر کے دق تک نوبت پہنچ سکتی ہے۔ اس لئے اس کا علاج جلد کرنا چاہیئے۔ مجرب نسخہ درج ذیل ہے

گڑمار بوٹی۔ کرم سنگ۔ حجر القلب کشتہ قشر بیضہ مرغ۔ مساوی الوزن لے کر یک جان کریں۔ سفوف بنا کر ایک ماشہ صبح ۱۲ بجے و شام ہمراہ عرق جامن ۵ تولہ۔ آب انار ۳ تولہ۔ روزانہ پلائیں۔ اعلیٰ درجہ کا نسخہ ہے

(حکیم شمس الحق خاں)

(ایضاً) پیشاب میں جو شکر خارج ہوتی ہے، وہ عموماً ایسی ہوتی ہے۔ جیسے انگور کی شکر۔ یہ کیوں آتی ہے اور کیا ہوتی ہے۔ اس کا مفصل جواب تو آپ کو طب قدیم یونانی کی کتب معالجات میں ملے گا۔ مگر یہاں مختصراً اتنا سمجھو کہ یہ شکر ایک قسم کے غذا کا بچا ہوا شیریں مادہ ہوتا ہے۔ جس کو گردے اور مثانہ اپنی کمزوری کے باعث خارج کر دیتے ہیں اگر اس مرض کا علاج خصوصیت اور غور کے ساتھ نہ کیا جائے۔ تو انجام اس کا ہمیشہ موت ہوا کرتا ہے۔ ذیل میں اس مرض کو دور کرنے کے لئے ایک بہترین نسخہ لکھتا ہوں۔ تیار کر کے کام میں لائیں۔ صمغتہ گلو خشک۔ برگ جامن۔ خستہ جامن۔ کشتہ قلعی۔ خاکستر مرجان۔ صدف دریائی سوختہ۔ اصل السوس مقشر۔ صمغ عربی۔ کتیرا۔ نیلوفر۔ گاؤزبان۔ مروارید۔ گل سرخ۔ گل نارفارسی۔ گل ارمنی۔ تخم خشخاش ہر ایک ۶ ماشہ۔ افیون ۱ ماشہ۔ تمام ادویات کو کوٹ چھان کر سفوف بنالیں۔ ایک خوراک صبح اور ایک شام ہمراہ شیر انجبار ۳ تولہ عرق حب الآس ۵ تولہ استعمال کرائیں۔ (احسان الحق)

(۲۵) پتھر کا جیو (قلب الحجر) مختلف اقسام کا ہوتا ہے۔ اور اس کے نرخ بھی مختلف ہیں۔ اس وقت بازار میں عہ تولہ سے لے کر عہ ۲۵ تا ۳۰ روپیہ تولہ تک کا موجود ہے۔ فوائد اس کے بے شمار ہیں۔ اور اس کی قیمت دن بدن چڑھ رہی ہے۔ جس نرخ کا مطلوب ہو مہیا کیا جا سکتا ہے۔

(حکیم ہمایوں)

(ایضاً) جن عورتوں کو حمل نہ قرار پاتا ہو۔ ان کے لئے بے مثل چیز ہے۔ نیز کئی ایک رحم کی بیماریوں کو دور کرتا ہے۔ مندرجہ ذیل پتہ سے مل سکتا ہے۔

(برکت علی۔ ساکن بھبولڑیوالہ۔ ڈاکخانہ چھاؤنی جالندھر)

(ڈاکٹر علی شیر)

(ایضاً) اصلی پتہ ذیل سے ۱۲ تولہ پر حاصل کریں اور پتھر جیو کا مفصل حالات و تجربات اگر ملاحظہ کرنے ہوں تو کتاب علاج الانسان شمسی سے ملاحظہ کریں۔

(حکیم منظور الحق خاں، شفاخانہ فیض آباد امرتسر)

(ایضاً) اگر آپ کو اصلی حجر القلب کی ضرورت ہے تو ہم سے خط و کتابت کریں۔

(حکیم احسان الحق خاں)

(ایضاً) پتھر کا جیو یا قلب الحجر نہایت عمدہ چیز ہے۔ اکسیر مستورات ہے

اس سے عقیم کو بفضل خدا اولاد ہوتی ہے۔ دیگر کئی امراض زنانہ کی اکسیر ہے۔

(حکیم مولوی محمد امیر علی شاہ)

سوالات

جو صاحب دفتر سے مشورہ حاصل کرنا چاہیں انہیں ہر سوال کے ساتھ ۲ کا ٹکٹ اور جو صاحب رسالہ کے ذریعے جواب کے خواہشمند ہوں۔ ان کو فی سوال ۱ کا ٹکٹ بھیجنا چاہیئے۔

(۲۶) بارہ سال سے تھوڑی دیر کے بعد ایک قسم کی تبخیر اٹھتی ہے۔ جو کہ نم معدہ سے اٹھ کر کبھی پشت پر کبھی چھاتی اور کبھی دماغ پر جا کر جلن پیدا کرتی ہے۔ شانہ پر چیونٹیاں چلتی معلوم دیتی ہیں پھر کچھ دیر بعد تھوڑا سا پیشاب کسی وقت نہایت زرد۔ کبھی سفید بے رنگ۔ کبھی سفید سرخی اور زردی مائل ہوتا ہے۔ آتا ہے۔ جس سے کسی قدر تسکین ہو جاتی ہے۔ جس وقت یہ تبخیر اٹھے معدہ اور نم معدہ بے حس ہو جاتا ہے۔ اگر بھوک لگی ہو۔ تو زائل ہو جاتی ہے یہاں تک کہ اگر دس چپاتیاں بھی کھا لی جائیں۔ تو احساس تک نہیں ہوتا۔ حالت ہر وقت مراقیوں کی طرح رہتی ہے۔ دل دھڑکتا ہے۔

علاوہ اس کے عرصہ بارہ سال سے یعنی شروع مرض سے لے کر آج تک بھوک بالکل زائل ہو گئی ہے۔ پیاس بھی نہیں لگتی۔ دائیں طرف مقام جگر پر جلن رہتی ہے۔ ہاتھ کی ہتھیلیاں جلتی ہیں۔ کچی کچی بلغم جس کا مزہ نہایت نمکین ہوتا ہے۔ خارج ہوتی رہتی ہے۔ منہ سے عموماً خلو معدہ پانی جاری رہتا ہے تھوڑی تھوڑی دیر بعد کم مقدار میں پیشاب آتا رہتا ہے۔ غذا معدہ میں دیر تک رہتی ہے۔ اگر صبح کو ایک اجابت صحیح آ جائے۔ تو حالت قدرے اچھی رہتی ہے۔ ورنہ بہت خراب پاخانہ عموماً چوبیس گھنٹہ بعد وقت مقررہ پر آ جاتا ہے طبیعت ہر وقت اداس سست اور خیالات پریشان رہتے ہیں کام کاج میں دل نہیں لگتا۔ سبزیاں، دودھ، میوہ جات ترش اور زیادہ مرطوب اشیا مضر پڑتی ہیں۔ پیشاب کے کیمیاوی امتحان میں کوئی خاص چیز سوا کسی قدر ترشی کے نہیں پائی گئی۔ بارہ سال سے کمی غذائے جسمانی حالت نہایت کمزور ہے بعض لوگ مدقوق خیال کرتے ہیں۔ حذاق کرام کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ کوئی سہل اور زود اثر نسخہ تجویز فرمائیں۔

(شیخ مریدا حمد)

(۲۷) ایک شخص لقوہ میں مبتلا ہو گیا تھا۔ علاج معالجہ سے درست ہو گیا ہے۔ مگر زبان پر اس کا اثر باقی ہے۔ اطبا کرام کوئی مجرب نسخہ کھلانے یا لگانے کا تجویز فرمائیں۔ (خریدار ۲۵۴)

(۲۸) عرصہ سے زکام کا مرض ہے تین ماہ سے کانوں میں سائیں سائیں کی آوازیں آتی ہیں طبیعت میں گرمی بہت معلوم ہوتی ہے۔ حافظہ کمزور ہو گیا ہے۔ ہضم تقریباً درست ہے لیکن پیاس بہت لگتی ہے۔ نارنگی کھانے سے زکام ہو جاتا ہے۔ نیند اکثر درست آتی ہے لیکن اگر کھل جائے۔ تو پھر آنکھ نہیں لگتی سرعت کا مرض بھی کچھ دنوں سے شروع ہو گیا ہے۔ طبیعت میں چڑچڑا پن زیادہ ہے۔ مریض کونین اور اسپرین عرصہ تک استعمال کرتا رہا۔ اور یہی وجہ طبیعت کی گرمی خیال کرتا ہوں نفس اکثر تیز رہتا ہے۔ اطبا کرام علاج تجویز فرمائیں (ضرورت مند)

(۲۹) بصارت بہت کمزور ہے۔ دھوپ میں بالکل کم نظر آتا ہے۔ قریب کا آدمی بھی نظر نہیں آتا۔ ایک آنکھ میں ناخونہ ہے۔ نہانے کے بعد ناک سے پانی جاری ہو جاتا ہے۔ چاہے گرم پانی سے کیوں نہ نہایا جائے۔ اور موسم گرما ہی کیوں نہ ہو۔ ٹوپی اگر سر سے اتاری جائے۔ تو ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ کسی نے سر پہ برف رکھ دی ہے۔

(حکیم محمد بخش)

قومی دواخانہ کی بعض خصوصیات

۱۔ اس دواخانہ کے قیام کا مقصد فن یونانی کی اہمیت وافادیت کو ظاہر وواضح کرنا ہے۔
۲۔ دواسازی کے معیار کو بلند کرنا۔ اور اطباء کو قرابادینی مرکبات خالص اور قابل اعتماد بنا کر بہم پہنچانا بھی اس دواخانہ کے مقاصد میں داخل ہے۔
۳۔ مرکبات کے قیمتی اجزاء مثلاً مشک عنبر مروارید زعفران وغیرہ ہمیشہ اعلیٰ قسم کے استعمال کئے جاتے ہیں۔
۴۔ قیمتی اجزاء کو ہمیشہ ناظم دواخانہ کی موجودگی میں شامل کیا جاتا ہے۔ اس لئے کسی دواخانہ کے ناخالص یا کسی قیمتی جزو کے وزن میں کم ہونے کا یہاں کوئی احتمال نہیں۔
۵۔ دواخانہ کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس کو عالیجناب شفاء الملک حکیم محمد حسن صاحب قرشی جیسی ہمہ صفت موصوف شخصیت کی سرپرستی کا فخر حاصل ہے۔
۶۔ تھوک مال منگوانے والے اطبا کو کمیشن بھی دیا جاتا ہے۔

دستور العمل

۱۔ تمام آرڈروں کی تعمیل دوسرے روز کر دی جاتی ہے۔ البتہ جو آرڈر ذرا دیر طلب ہوں۔ ان میں دو تین دن کی تاخیر ہو جاتی ہے اگر آپ کو ایک ہفتہ کے اندر اندر مطلوبہ دوا یا خط موصول نہ ہو۔ تو دفتر کو دوبارہ لکھیں۔
۲۔ اگر حساب میں کسی قسم کی غلطی ہو۔ تو دفتر ہر طرح سے ذمہ دار ہے۔ وی پی واپس کرنے کی ضرورت نہیں۔ آپ وی پی وصول کر لیں۔ اور دفتر کو اپنا مطالبہ لکھ دیں۔ جائز مطالبہ بغیر حیل وحجت اور شکریہ کے ساتھ پورا کر دیا جاتا ہے۔
۳۔ مریض اپنے مرض کے حالات لکھنے کے بعد اس چیز کی بھی وضاحت ضرور کر دیں۔ کہ آیا نسخہ بھیجا جانے یا دوا بھی بھیج دی جائے۔ واپسی جواب کے لئے ٹکٹ ضرور آنا چاہئے۔
۴۔ دفتر سے تمام پارسل پوری ذمہ داری سے بند کئے جاتے ہیں۔ اسلئے رستہ میں بعض دواؤں کے ضائع ہونے کا دفتر ذمہ دار نہیں۔
۵۔ وزنی دواؤں کو بذریعہ ریل طلب کرنا چاہیئے۔ اور اس کے لئے کم از کم نصف قیمت پیشگی روانہ کرنی چاہیئے۔
۶۔ مشک عنبر مروارید وغیرہ قیمتی دوائیں آپ جس درجہ کی چاہیں وضاحت کر دیں۔ اگر آپ تصریح نہیں کرینگے۔ تو اعلیٰ چیزیں بھیجی جائیں گی جن کی قیمت لازمی طور پر زیادہ ہوگی۔
۷۔ مفردات کے بھاؤ نرخ کے مطابق کم وبیش ہوتے رہتے ہیں۔
۸۔ آٹھ آنے سے کم قیمت کا وی پی ارسال نہیں کیا جاتا۔ اسلئے اگر کم قیمت دوا مطلوب ہو۔ تو ڈاک کے ٹکٹ ارسال کر دیں۔
۹۔ اخراجات پیکنگ وڈاک ہر حالت میں بذمہ خریدار ہونگے۔

نوٹ۔ امراض مخصوصہ کے مریضان دفتر سے امراض مخصوصہ کا فارم طلب کر لیں۔ اور اس کو پر کرکے ارسال کر دیں۔

اکسیر مومیائی

عام بدنی صحت کی حفاظت اور پٹھوں کی تقویت کیلئے یہ گولیاں بےنظیر ہیں جن اشخاص کو صحبت کے بعد کمزوری لاحق ہو جاتی ہے۔ ان کے لئے ایک نہایت لاجواب تحفہ ہیں۔ فرحت اور بشاشت پیدا کرتی ہے۔ اور قوت خاص کو بھی بڑھاتی ہیں۔ کثرت مجامعت کے عوارض کو رفع کرنے کے لئے ان کا استعمال نہایت مفید ہے۔

دو گولیاں مجامعت کے ایک گھنٹہ بعد گرم دودھ سے کھالیں۔ اس سے بجائے کمزوری کے فرحت و شادمانی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور چہرے پر شگفتگی آجاتی ہے۔

قیمت۔ ایک سو گولی پانچ روپے۔ ۵۰ گولیاں ۲؎۸

اکسیر جریان کہنہ

پرانے جریان کا جانا بہت مشکل ہے۔ چنانچہ بعض طبیبوں نے تو فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ پرانا جریان جا ہی نہیں سکتا۔ مگر یہ خیال تجربہ کے خلاف ہے۔ البتہ یہ ضرور ہے۔ کہ معمولی دواؤں سے نہیں جاتا۔ یہ دوا ر اسی حالت میں اکسیر ہے۔ جب جریان پرانا ہو گیا ہو۔ روز بروز کمزوری۔ ضعف دماغ۔ درد کمر میں اضافہ ہو رہا ہو۔ جو کچھ کھایا جاتا ہو۔ وہ جریان کے ذریعہ سے نکل جاتا ہو۔ بدن میں طاقت نہ آتی ہو۔ رقت۔ سرعت اور احتلام کی شکایت رہتی ہو۔ اور پٹھے کمزور ہو کر مرض عسر العلاج ہو چکا ہو۔

اگر اس اکسیر کو چالیس روز تک استعمال کر لیا جائے تو بیس برس کے پرانے جریان کا رفع ہو جانا بھی ایک معمولی سی بات ہے۔

قیمت۔ چالیس روز کی دوا۔ دس روپے (عللہ)

اکسیر سل و دق

مریضانِ دق کو مژدۂ صحت

یہ عجیب و غریب کیمیاوی مرکب سل و دق جیسے ہلاک آفریں مرض کا یقینی اور شفا بخش علاج ہے پھیپھڑوں کے زخموں کو بھرنے کے لئے بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔ بخار کی حرارت کو صرف دو ہی ہفتوں میں گھٹا دیتی ہے۔ اور خون صالح پیدا کر کے جراثیم کا قلع قمع کر دیتی ہے۔ کھانسی کی شدت تو چند ہی خوراکوں سے رفع ہو جاتی ہے۔ اور صرف ایک مہینے کے عرصہ میں کمزور نیم جان مریض از سر نو زندگی حاصل کرنے کے قابل ہو جاتا ہے اگر خدانخواستہ آپ کے اعزہ میں سے کوئی شخص اس جان گسل مرض میں مبتلا ہو جائے۔ تو فوراً اکسیر سل و دق کا استعمال شروع کر دیں۔ آپ اس کے مفید اثرات کو دیکھ کر مطمئن ہو جائیں گے۔

ایک خوراک صبح و شام کھائیں۔

قیمت ۶۰ خوراک ایک مہینہ کے لئے دس روپے۔

مفصل ترکیب استعمال ہمراہ ہے۔

اکسیر قلب

دل کو طاقت دینے کے لئے نادر تحفہ

اس سفوف کے استعمال سے دل کی کمزوری اور گھبراہٹ بہت جلد دور ہو جاتی ہے۔ ذرا سا چلنے سے سانس پھول جاتا ہو یا دل دھک دھک کرنے لگ جاتا ہو۔ قلب کی کمزوری کیوجہ سے طبیعت پژمردہ اور پشیمان رہتی ہو اور ہتھیلیوں یا پاؤں کے تلوؤں میں گرمی کا احساس ہو۔ تو اس سفوف سے فوری فائدہ ہوتا ہے۔

ترکیب استعمال ایک ماشہ مربہ سیب تولہ میں ملا کر صبح و شام کھلائیں قیمت فی تولہ عہ

ناظم قومی دواخانہ ۳۶ بیڈن روڈ لاہور

اکسیر سیلان الرحم

سیلان یا رطوبت کا آنا عورتوں کے لئے اسی طرح تکلیف دہ ہوتا ہے جس طرح مردوں کے لئے جریان۔ بچہ دانی کے اندر ایک مزمن قسم کی سوزش ہو جاتی ہے جس کے نتیجے میں رحم سے ہر وقت رطوبت خارج ہوتی رہتی ہے۔ عورت کی صحت و خوبصورتی اس نامراد مرض کے ہاتھوں تباہ و برباد ہو جاتی ہے اس کا علاج جس قدر ممکن ہو کرنا چاہیئے۔

اکسیر سیلان الرحم اس مرض کی حتمی دوا ہے۔ اور مرض پرانا ہو یا نیا۔ اس اکسیر سے ہمیشہ کے لئے زائل ہو جاتا ہے۔

دو گولیاں صبح و شام عرق گاؤزبان کے ساتھ کھائیں
قیمت ۴۰ گولیاں للعہ روپے

اکسیر احتباس طمث

بند حیض کو کھولنے کا مجرب اور یقینی علاج

حیض کی بندش بے حد تکلیف اور مصیبت کا باعث ہوتی ہے۔ سارے جسم میں گرانی۔ کمر کا درد۔ بے چینی اور گھبراہٹ اس کے ادنٰے نتائج ہیں۔ بار بار اس تکلیف کے ہونے سے رحم امراض کی مستقل آماجگاہ بن جاتا ہے۔ اکسیر احتباس طمث سے حیض چاہے کسی وجہ سے بند ہو کر کھل کر جاری ہو جاتا ہے۔ اور اس کے فوائد اس قدر یقینی ہیں کہ اس مرض کی ہر مریضہ اس دوا کو اپنے پاس رکھتی ہے۔ درد کمر بے چینی گھبراہٹ کو بھی یہ دوا رفع کر دیتی ہے۔

ترکیب استعمال۔ ایام ماہواری سے چند روز قبل صبح و شام دو گولیاں شربت بزوری کے ہمراہ استعمال کریں۔ قیمت ۴۰ گولیاں عہ

اکسیر طحال

بڑھی ہوئی تلی کو گھٹانے کے لئے لاجواب تحفہ

موسمی بخار اور دوسری کئی تکالیف میں تلی بہت بڑھ جاتی ہے جس کا لازمی نتیجہ فقر الدم (انیمیا) اور کمی خون وغیرہ امراض کی صورت میں نکلتا ہے۔ اور مریض کا پیٹ بڑھ کر توند کی مانند ہو جاتا ہے۔ اکسیر طحال تلی کو گھٹانے کے لئے کبھی ناکارہ نہیں رہتی اس کے استعمال سے تدریجاً تلی گھٹنے لگتی ہے۔ اور جسم کے دوسرے اعضا خاطر خواہ تغذیہ حاصل کرنے لگتے ہیں فقر الدم رفع ہو جاتا ہے۔ بھوک بڑھ جاتی ہے اور مریض دن بدن طاقت و توانائی حاصل کرنے لگتا ہے۔ قیمت فی شیشی عہ روپے

اکسیر سعال

کھانسی کی تکلیف سے رات بھر جاگنے والا مریض اس دوا کے استعمال سے چین کی نیند سو جاتا ہے

پھیپھڑوں کو تقویت ملتی ہے۔ اور ان کی نالیوں میں چمٹا ہوا بلغم نہایت آسانی سے خارج ہو جاتا ہے۔ اگر کھانسی مزمن ہو گئی ہو اور ایسی دواسے جانے کا نام نہ لیتی ہو۔ یہ اکسیر بے اثر نہیں رہتی گلے کی خراش کو روک دیتی ہے۔

ا گولی صبح و شام نیم گرم پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ قیمت پچاس گولی عہ روپے

ناظم قومی دواخانہ نمبر ۳۶ بیڈن روڈ لاہور

جوارش معدی

یہ جوارش معدہ کے ریشوں کو تقویت دینے کے لئے بے نظیر ہے۔ بد ہضمی۔ اپھارہ اور تبخیر کو فائدہ دیتی ہے۔ اور پرانے سے پرانے ضعف معدہ کو رفع کر دیتی ہے۔ ضعف گردہ و مثانہ۔ کثرت بول اور زکام کے عوارض کو بھی نفع بخشتی ہے۔

ترکیب استعمال۔ ۴-۵ ماشہ بعد از غذا صبح و شام استعمال کریں۔ قیمت فی تولہ ۲ر

جوارش معدی خاص

اس دوا کے فائدے مذکورہ بالا جوارش معدی کی طرح ہیں مگر اس میں قیمتی اجزاء مثلاً مشک و عنبر وغیرہ شامل کئے گئے ہیں جن سے یہ اعضاء و ارواح کو فرحت اور تقویت بخشتی ہے۔ محافظ حرارت غریزی ہے نیز اعضاء خاص کو بھی طاقت دیتی ہے۔

ترکیب استعمال۔ ۴-۵ ماشہ بعد از غذا صبح و شام استعمال کریں۔ قیمت فی تولہ ۴ر

جواہر مہرہ عنبری

اعضائے رئیسہ کی تقویت کیلئے جواہرات کا شاہی مرکب

خفقان، ضعف قلب، توحش اور مالیخولیا کو زائل کرنے کے لئے اس سے بہتر دوا کا ملنا ناممکن ہے۔ حرارت غریزی کی حفاظت کرتا ہے۔ ہمارے ہاں پورے اہتمام اور خاص محنت سے تیار کیا جاتا ہے۔

۲ چاول جواہر مہرہ خمیرہ مروارید، دواء المسک وغیرہ میں ملا کر دیں۔ قیمت فی ماشہ چھ روپے (ﷲ)

جوہر آتشک

آتشک و جذام کے لئے اکسیر ہے۔ یہ دوا خاص دیسی طریقوں سے بہت محنت سے تیار کی جاتی ہے۔ اور ان مریضوں کے لئے بھی مفید ثابت ہوتی ہے جن میں نیوسالورن کے انجکشن ناکام رہے ہوں۔

خون کی غلظت کو رفع کرتا ہے۔ خبیث قسم کے پھوڑے پھنسیوں اور خون کی خرابیوں۔ پرانے سوزاک اور جذام کے لئے بھی مفید ہے۔ ہمارے ہاں کی بھروسہ کی دوا ہے۔ جو کبھی خطا نہیں جاتی۔

ایک خوراک صبح ایک شام مکھن کے ساتھ۔

قیمت ۲ ہفتہ کی دوا چھ روپے

جوہر معدہ

معدہ کی جملہ تکالیف کیلئے بھروسہ کی دوا ہے۔ پرانی بد ہضمی درد معدہ۔ سوزش۔ اپھارہ اور بھوک کی کمی کے لئے مفید ہے۔ معدہ کے ریشوں کو تقویت دینے کے لئے بے نظیر ہے۔ اس کے استعمال سے غذا خوب ہضم ہوتی ہے جس سے کثیر مقدار میں خون پیدا ہوتا ہے۔ بھوک بھی خوب لگتی ہے۔ اور اگر کچھ عرصہ تک متواتر استعمال کیا جائے۔ تو پرانی سے پرانی بد ہضمی کو جڑ سے اکھیڑ دیتا ہے۔

نصف ماشہ دوا صبح و شام پانی کے ساتھ استعمال کریں۔

قیمت۔ دو تولہ کی شیشی عہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵۲

مشیر الاطبا

زیر نگرانی

شفاء الملک حکیم محمد حسن قرشی لاہور

سالانہ چندہ ڈیڑھ روپیہ

عہدِ حاضر کا طبی شاہکار
جامع الحکمت
مرتبہ رئیس الاطباء حکیم محمد حسن قرشی پرنسپل طبیہ کالج لاہور
طب کا بہترین عام فہم اور مکمل انسائیکلوپیڈیا جس میں تاریخ طب۔ تشریح۔ حفظانِ صحت
تشخیص اور دستور العلاج کے علاوہ تمام امراض کی مفصل ماہیت۔ اسباب۔ علامات۔ تشخیص
فروق الامراض۔ انجام و عوارض۔ اصولِ علاج۔ دستور العلاج۔ نہایت کامیاب اور
بہترین مجربات دیے گئے ہیں۔ علاج میں قلیل المقدار اور مرکب دوائیں بھی شامل ہیں۔ سینکڑوں
جدید امراض کا بیان بھی شامل ہے۔ اس کے علاوہ عکسی تصویریں ہیں۔ ابتدا میں ایک
عجیب و غریب رنگین نقش تشریحی ہے۔
تشخیص مجربات اور تصاویر
کے اعتبار سے اس جیسی کتاب ابھی تک اردو میں شائع نہیں ہوئی کیونکہ اس میں
طب قدیم و جدید کے تمام ضروری معلومات آ گئے ہیں۔ زبان سادہ اور سلیس ہے
اور ہر طبیب۔ وئید اور ڈاکٹر اور شائق طب کے علاوہ ہر گھر میں اس کا ہونا
مفید اور ضروری ہے۔
کتابت۔ طباعت۔ کاغذ عمدہ
صفحات جلد اول تقریباً گیارہ سو جلد سنہری قیمت پانچ روپے بارہ آنے
صفحات جلد دوم ساڑھے گیارہ سو۔ جلد سنہری قیمت چھ روپے چار آنے
قیمت ہر دو مجلد ―― ساڑھے گیارہ روپے
ناظم کتب خانہ مشیر الاطباء دِل محمد روڈ لاہور
جامع الحکمت
قرشی

جامع الحکمت جلد دُوم

نقاش نقش ثانی بہتر کشد ز اوّل

جامع الحکمت جلد دوم جس کا ایک مدت سے شدید انتظار کیا جا رہا تھا چھپ کر تیار ہو گئی ہے۔

اس میں نظام دوران خون (قلب شرائین۔ اوردہ) نظام انہضام (مری۔ معدہ۔ جگر۔ مرارہ۔ طحال۔ آنتیں۔ لبلبہ) نظام بولی (گردہ۔ مثانہ وغیرہ) نیز امراض مخصوصہ مرداں۔ امراض مخصوصہ نسواں۔ امراض اطفال اور امراض عامہ بھی درج ہیں۔

ہر ایک نظام کے شروع میں اس نظام کے اعضا اور متعلقات کے متعلق تمام قدیم و جدید تشریحی معلومات شرح و بسط سے فراہم کئے گئے ہیں۔ ہر ایک نظام سے تعلق رکھنے والے عضوی اور فعلی امراض کو دلائل و علامات اور قدیم و جدید تشخیصی معلومات کے ذریعہ مشخص کیا گیا ہے۔

ہر ایک مرض کی ماہیت کے سلسلہ میں قدیم و جدید تحقیقات اور مختلف آرا بالوضاحت بیان کی گئی ہیں۔

ہر ایک مرض کی تشخیص نہایت فاضلانہ طور پر لکھی گئی ہے۔ فروق الامراض کے نکات اور متشابہ امراض کو جداول کے ذریعہ ممتاز کر کے دکھایا گیا ہے۔

اصول علاج۔ رموز مطب۔ نہایت بسط و تفصیل کے ساتھ لکھے گئے ہیں۔

قرابادینی اور مشہور خاندانوں کے صدری مجربات کا بہت بڑا ذخیرہ جمع کر دیا گیا ہے۔

امراض غیر مدونہ جو کتب قدیمہ میں نہیں ملتے کافی تعداد میں درج کئے گئے ہیں۔

بیشمار عکسی و دستی تصاویر سے مزین کی گئی ہے۔

غرض عہد حاضر کی مایہ ناز کتاب ہے۔ جو علاج کے سلسلے میں تمام ضرورتوں کو پورا کرتی ہے۔

جلد ۱۹ | مشیر الاطبا بابت ماہ اگست ۱۹۴۱ء مطابق رجب ۱۳۶۰ھ | نمبر ۱۱

فہرست مضامین

قواعد و ضوابط

۱۔ رسالہ ہر انگریزی ماہ کی ۱۰ تاریخ کو باقاعدہ خریدار کو بھیج دیا جاتا ہے۔
۲۔ ڈاک کے ڈاکو کئی رسائل کو ہضم کر جاتے ہیں۔ اس لئے اگر آپ کو ۲۰ تاریخ تک رسالہ نہ ملے تو دفتر کو خط لکھیں۔ دوبارہ بھیج دیا جائے گا۔ بعض اصحاب دو دو مہینے بعد پچھلے رسائل نہ ملنے کی شکایت کرتے ہیں۔ ایسے پرچے بلا قیمت نہیں بھیجے جائیں گے۔ ۳۔ جواب طلب امور کے لئے پانچ پیسے کا ٹکٹ آنا لازمی ہے۔
۴۔ خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ نہایت ضروری ہے۔ ۵۔ پتہ صاف اور خوشخط لکھیں۔
۶۔ دفتر کے تمام منی آرڈر اور وی پی سنٹرل ایکسچینج بنک کی معرفت وصول ہوتے ہیں۔ اس لئے بنک مذکور کے منیجر کے نام [illegible] بھیجا جائے۔

(منیجر)

مُشیرُ الاطِبّاء

ماہ اگست سنہ ۱۹۴۱ء

شذرات

مشیر الاطفال نمبر

قارئین مشیر یہ خبر سن کر مسرور ہوں گے کہ امسال ماہ نومبر میں نکلنے والا خاص نمبر مشیر الاطفال نمبر ہوگا۔ ہمارے مختلف احباب نے مختلف آرا ارسال کی ہیں۔ ان میں سے حسب وعدہ کثرت آرا کو مد نظر رکھتے ہوئے ہم نے سالنامے کا نام مشیر الاطفال تجویز کیا ہے۔

بچے ہر ملک و قوم کا ایک قیمتی سرمایہ ہوا کرتے ہیں خصوصاً ہندوستان جیسے مفلس نادار اور غلام ملک کے پاس سوائے اس سرمایہ کے اور رکھا ہی کیا ہے۔ یہ ایک بین حقیقت ہے کہ اگر ہمارے بچے صحیح معنوں میں تعلیم و تربیت حاصل کرلیں۔ اور والدین ان کو ملک اور قوم کی ایک مقدس امانت سمجھ کر تربیت دیں۔ تو افلاس و ناداری کے باوجود یہ بچے وہ کام کرسکتے ہیں۔ جسے بڑے بوڑھے صدیوں میں نہیں کرسکے

والدین کی لاپروائی یا کم علمی کی وجہ سے ہندوستان کے بہت سے بچے اپنی عمر کے پہلے ہی سال میں راہی ملک بقا ہوجاتے ہیں۔ جو بیچارے بچ جاتے ہیں۔ ان میں سے کچھ دوسرے اور تیسرے سال میں داعی اجل کو لبیک کہتے ہیں۔ اور چالیس پچاس فی صدی جو پروان چڑھتے ہیں۔ بچپن کی لاپروائی اور والدین کی بے احتیاطی کی وجہ سے اتنے کمزور اور پست ہمت ہوتے ہیں۔ کہ ملک و قوم کی کوئی توقع ان سے وابستہ نہیں کی جاسکتی۔ ان حالات میں اگر ملک و قوم کی اگر کوئی صحیح خدمت ہوسکتی ہے۔ تو وہ اس ننھی مخلوق کی حفاظت اور صحیح تعلیم و تربیت ہے۔

مشیر الاطفال نمبر میں بچوں کی پیدائشی تدابیر، نونہال بچے کی بیماریاں تشخیص۔ علاج۔ مجربات۔ حفظان صحت وغیرہ ضروری ابواب میں قدیم و جدید معلومات کی روشنی میں بحث کی جائے گی۔ اور اس کے علاوہ بچوں کی صحیح تعلیم و تربیت کے متعلق مفصل اور مبسوط طریقہ پر دلچسپ پیرایہ میں روشنی ڈالی جائے گی۔ اس کے متعلق ابھی سے سرگرم تیاری شروع کردی گئی ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ نہ صرف اطبا کے لئے بلکہ ہر بہی خواہ بنی نوع کے لئے یہ نمبر باعث مسرت و دلچسپی ہوگا۔

قلمی معاونین

قلمی معاونین کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ ابھی سے مشیر کی اس عظیم الشان خدمت میں ہاتھ بٹانے کے لئے تیار ہوجائیں۔ ہمیں اپنے تمام کرمفرماؤں سے توقع ہے کہ وہ گذشتہ سالناموں کی طرح اس سالنامے میں بھی گہری دلچسپی کا اظہار کریں گے اور اسی طرح اعانت کرکے بوجھ کو بہت کچھ کم کردیں گے

گونڈپیرافین کے خطرات

گونڈپیرافین ایک مشہور ملین دوا ہے۔ جسے ڈاکٹر نہایت کثرت کے ساتھ استعمال کرتے ہیں۔ اس کے متعلق یہ خیال ہے کہ یہ آنتوں کی اندرونی سطح کو چکنا کر دیتی ہے۔ اس لئے پھسل کر پاخانہ آجاتا ہے۔

حال ہی میں ڈاکٹر جیمز برنٹ نے میڈیکل ورلڈ کے اندر تحریر کیا ہے۔ کہ مجھے یقین ہے۔ کہ گونڈپیرافین بہت سی صورتوں میں سرطان امعا کا باعث بنتی ہے۔ میں نے بہت سے مریض دیکھے ہیں جن کے مرض کی تحقیق سے معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ عرصہ تک اس دوا کا استعمال کرتے رہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ اس دوا سے امعا کے اندر کافی خراش پیدا ہوتی ہے۔ اور ہمیشہ خراش کا ہونا سرطان کا باعث ہوا کرتا ہے۔ اکثر مریضوں میں سرطان معاء مستقیم میں دیکھا گیا۔ مگر ڈاکٹر صاحب موصوف نے ایک ایسے مریض کا بھی ذکر کیا ہے۔ جس میں سرطان کا مقام معاء اعور تھا۔

حیاتین ای امراض عضلات میں

حیاتین ای جو گیہوں کے چھلکے میں پایا جاتا ہے۔ اس سے قبل ہمیشہ بانجھ پن کے لئے مفید خیال کیا جاتا تھا۔ اور بانجھ عورتوں کو اس کے استعمال سے فائدہ ہوا کرتا تھا۔ مگر یہ معلوم ہوگیا ہے۔ کہ یہی حیاتین عضلات کی کمزوری اور اعصاب کے فساد کے لئے بھی شافی علاج ہیں۔ بچوں کو اس حیاتین کے استعمال سے تشنج اطفال اور بڑوں کو لوکوموٹر ایکسی اختلاج الحرکات (Locomotor Ataxia) کے حملہ سے بھی قطعی طور پر محفوظ رکھا جا سکتا ہے۔ ڈاکٹر میکنل بکنل نے بیس سے بھی کچھ زائد مریضوں پر اس حیاتین کے استعمال کے کامیاب تجربات کئے ہیں۔

اسپرین اور دانت

اسپرین ضمر درد کی ایک مشہور دوا ہے۔ یہ بھی بہت سے لوگ جانتے ہیں۔ کہ اگر اس کا استعمال بکثرت کیا جائے۔ تو اس سے قلب کمزور ہو جاتا ہے۔ مگر حال ہی میں ایڈنبرا میڈیکل جرنل میں ڈاکٹر ڈی۔ بی۔ پاٹ نے تحریر کیا ہے۔ کہ اس دوا سے دانتوں پر بھی مضر اثر پڑتا ہے۔

ڈاکٹر صاحب موصوف نے تجربتہ پانچ گرین اسپرین دو اونس پانی میں حل کر لی۔ اور اس میں چار دانتوں کو جن کی جڑوں پر موم کا غلاف چڑھا دیا گیا تھا ڈال دیا۔ صرف دس منٹ کے قلیل عرصہ میں دانتوں کا بہت سا چونا اسپرین کے تیزابی عمل کی وجہ سے کھا یا گیا۔ اس سے ظاہر ہے کہ اسپرین دانتوں کے لئے سخت مضر چیز ہے۔

بچوں کا مصنوعی تغذیہ

بچوں کے مصنوعی تغذیہ کے متعلق مندرجہ ذیل عام اصولوں پر کاربند رہنا چاہیئے۔

۱۔ بچہ کو اپنے وزن کے ہر ایک پونڈ کے لئے ۱½ اونس گائے کے دودھ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس دودھ سے اس کی پروٹین۔ نمکیات اور چربی کی ضرورت پوری ہوتی ہے۔

۲۔ کھانڈ کی مقدار ہر پونڈ وزن کے لئے ⅒ سے ⅛ اونس کے درمیان ہوتی ہے۔

۳۔ پانی کی مقدار وزن کے ایک پونڈ کے لئے دو سے اڑھائی اونس کے درمیان ہوتی ہے۔

۴۔ دودھ کی قوت تغذیہ حرارت کی اکائیوں کے اعتبار سے ۲۰ کیلری فی اونس ہے۔

۵۔ کھانڈ کی قوت تغذیہ ۱۲۰ کیلری فی اونس ہے۔

۶۔ بچہ کو اپنے وزن کے ہر ایک پونڈ کے لئے ۴۵ سے ۱۱۰ اکائیاں قوت کی ضرورت پڑتی ہیں۔

۷۔ چنانچہ ایک بچہ کی عام غذائی ضروریات جس کا وزن دس پونڈ ہو۔ مندرجہ ذیل ہوں گی

دودھ ۱½ × ۱۰ [illegible] ۱۵ اونس

شکر ۱/۲ " ۱۰ = ۱/۲ ۱ اونس
پانی ۱/۲ ۲ " ۱۰ = ۲۵ اونس

پانی کی مقدار بچہ کے لئے ۲۵ اونس ہے۔ مگر چوں کہ ۱۵ اونس دودھ بھی سیال کی شکل میں دیا جاتا ہے۔ اس لئے دودھ کے علاوہ پانی صرف دس اونس دینا چاہیئے۔

تندرست دانت

تندرست دانت قدرت کی ایک نعمت ہیں۔ جن کے دانت کسی مرض کی وجہ سے خراب ہو گئے ہیں سو وہ اس نعمت کی قدر سے بخوبی واقف ہو گئے ہیں۔ خراب دانت کئی بیماریوں کا موجب ہوتے ہیں۔ تحقیقات سے پتہ چلا ہے۔ کہ تندرست دانتوں کے لئے مقامی صفائی کے علاوہ عمومی صحت کا خیال بھی ضروری ہے۔ غذا سے دانتوں کو نہایت گہرا تعلق ہوتا ہے۔ بغیر غذا کی مناسب اصلاح کئے دانتوں کے امراض کا صحیح طریقہ پر علاج نہیں کیا جا سکتا۔

ایسی اغذیہ کا استعمال کرنا چاہیئے جن میں کلسیم، فاسفورس اور حیاتین سی بکثرت موجود ہوں دانتوں کی صحت اور مضبوطی کے لئے کسی حد تک حیاتین ڈی کی بھی ضرورت پڑتی ہے۔ اور یہ سبز پتوں والی ترکاریوں سے حاصل کیا جا سکتا ہے طریقہ یہ ہے کہ ان کو دھو کر پندرہ منٹ کے لئے دھوپ میں رکھ دیا جائے دھوپ میں حیاتین ڈی بکثرت موجود ہوتے ہیں۔ جن کو سبزی جذب کر لیتی ہے۔

حیاتین ب ۱ کی بھی خاصی مقدار امعا کو تندرست حالت میں رکھنے کے لئے ضروری ہے۔ ان حیاتین سے غدود ضروریہ اور عصبی امراض کی تندرستی بھی متعلق ہوتی ہے۔ یہ حیاتین اور فاسفورس سالم چاولوں میں پائے جاتے ہیں۔ جن میں چھلکا بھی شامل ہو۔ دودھ اور سبزیاں حیاتین اور دوسرے ضروری نمکیات اور چونے کا خاصہ ذخیرہ ہوتی ہیں۔

[illegible] ضروری ہے۔

کہ صاف ہوں۔ اور ان میں کیڑے مکوڑے نہ ہوں۔ ان کو نیم گرم پانی سے دھو لیا جائے۔ اور پھر ان کو تھوڑی سی دیر تک دھوپ میں رکھ کر حسب ضرورت کاٹ کر استعمال کیا جائے

خودکشی ایک بیماری ہے

صوبجات متحدہ امریکہ کے مشہور ماہر نفسیات ڈاکٹر ہارورڈ نے خودکشی کرنے والوں لوگوں کے متعلق تحقیقات کر کے مندرجہ ذیل فیصلہ کیا ہے۔

۱۔ خودکشی ایک بیماری کا نتیجہ ہے۔
۲۔ ہسٹیریا بھی اس قسم کی بیماری کی علامت ہے۔
۳۔ ڈاکٹری علاج اس میں سودمند نہیں ہوتا۔
۴۔ دماغی پریشانی۔ یا جسمانی کام کی زیادتی تھکان۔ حالات کی خرابی یا رشتہ داروں اور سوسائٹی میں تعلقات کا بگڑ جانا۔ اس کا باعث ہوتا ہے۔
۵۔ اس کا روکنا ممکن ہے۔ اور روکنے کی بہت سی تدابیر ہر شخص کو حاصل ہو سکتی ہیں۔ مثلاً

۱۔ اس قسم کے مضامین یا قصے کہانیاں پڑھنا جو زندگی کی ایک نئی روح پھونک دیں۔
۲۔ کسی پادری۔ بزرگ یا معالج سے کافی دیر تک بات چیت و بحث مباحثہ کرنا
۳۔ اچھی غذا کھانا۔ کہا جاتا ہے کہ اچھی غذا کھانا خودکشی سے بچاؤ کا بہترین ذریعہ ہے۔ اور دیکھا گیا ہے کہ بھرے ہوئے معدہ والے اشخاص خودکشی شاذ و نادر ہی کرتے ہیں۔ خودکشی زیادہ تر خالی معدہ پر ہی کی جاتی ہے ٭

طبی لطیفہ

ڈاکٹر (شرابی سے) شراب ہمارا بدترین دشمن ہے۔
شرابی۔ تو کیا یہ ہمارا اخلاقی فرض نہیں ہے۔ کہ ہم دشمنوں سے بھی پیار کریں۔
ڈاکٹر۔ ہاں یہ ٹھیک ہے۔ مگر دشمنوں کا نگلنا کہاں کا اخلاق ہے۔

علم الجراثیم

عصاء درنی

سل ودق کا سبب محرک عصاء درنی کو تسلیم کیا جا چکا ہے۔ اور ان عصا کی تحقیق کا سہرا ڈاکٹر رابرٹ کاخ کے سر ہے۔ جنہوں نے لگاتار تحقیق اور ریسرچ کے بعد اپنے بیان کو ۱۸۹۲ء میں مشتہر کیا۔

یہ جرثومہ پتلا اور لمبا سا ہوتا ہے۔ اور اسی مناسبت سے اس کو عصا یا ڈنڈہ کا نام دیا گیا ہے۔ اس کی موٹائی ۵ء۰ مائکرون اور لمبائی ۴ء۶ مائکرون ہوتی ہے۔ لیکن ڈاکٹر ڈلیئر نے اس کی لمبائی ۲ سے ۷ مائکرون تبلائی ہے۔ شکل وصورت سے بعض بذری معلوم ہوتے ہیں۔

یہ عصا نہایت سخت جان ہوتے ہیں۔ معمولی کرم کش دوائیں اور دیگر ناموافق حالات جو باقی جراثیم کو ہلاک کر سکتے ہیں ان جراثیم پر کچھ اثر نہیں کر سکتے۔ ان عصا کی ایک خاص صفت یہ بھی ہے۔ کہ یہ تیزاب سے متاثر نہیں ہوتے۔ چنانچہ تلوین یعنی رنگنے کے عمل میں ان کو اسی صفت سے مشخص کر لیا جاتا ہے

اس جرثومہ کی تین مشہور قسمیں ہیں

۱۔ انسانی
۲۔ حیوانی
۳۔ طیوری

ان میں سے پہلی دو قسموں کو علم الامراض میں اہمیت حاصل ہے۔ کیونکہ یہی دونوں انسان میں باعث مرض ہوا کرتی ہیں۔

تیسری قسم طیوری کا انسانی تعدی میں تقریباً کوئی حصہ نہیں ہے۔ یہ تینوں اقسام مصنوعی کاشت اور تلوینی خواص میں ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہیں لیکن آپس میں ان کا مقابلہ مرض پیدا کرنے کی صلاحیت کے اعتبار سے کیا جاتا ہے۔ ڈاکٹر ولیمز نے بیان کیا ہے کہ حیوانی جرثومہ چوہے پر خصوصیت سے مہلک اثر رکھتا ہے۔ برخلاف اس کے انسانی جرثومہ اسے نہیں مار سکتا۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے اپنی کتاب میں مختلف جانداروں پر تینوں اقسام کے جراثیم کے اثر کا مندرجہ ذیل نقشہ دیا ہے

جاندار کا نام	اقسام جراثیم: انسانی	حیوانی	طیوری
گنی پگ ولایتی چوہا	+ + + +	+ + + +	۰
چوہا	۰ یا +	+ + + +	+

بیل بکری اور بلی عموماً حیوانی قسم سے متاثر ہوتے ہیں۔ بیشتر جنگلی جانوروں میں بھی مبتلا ہونے کی استعداد ہوتی ہے۔ چوہے یکدم مرض میں مبتلا نہیں ہوتے۔ اور کتوں میں بھی مبتلا ہونے کی استعداد موجود ہوتی ہے لیکن یہ بھی بہت جلد متاثر نہیں ہوتے

جاندار کا نام	اقسام جراثیم: انسانی	حیوانی	طیوری
پرندے	۰	۰	+ + +
گھریلو پرندے	۰	۰	+ + + +
بھینس	۰	+ + + +	+ +
گائے	+	+ + + +	۰
بھیڑ	+	+ +	۰
ایپ	+ + + +	+ + + +	۰

انسانی تعدی کے اعتبار سے گھریلو جانوروں میں مویشی زیادہ قابل توجہ ہیں کیونکہ ان کا دودھ زیادہ تر مرض پھیلانے کا باعث ہوتا ہے۔ مرض دق بدقسمتی سے دنیا کے ہر حصہ کے مویشیوں میں موجود ہے۔ مویشیوں کے گلوں میں جب کئی بار محققین نے امتحان کیا۔ تو مرض ۴۰ فی صدی یا کم وبیش میں موجود تھا۔ ان میں مرض کی ترقی کی رفتار نسبتاً سست ہوتی ہے۔ زیادہ تر ان کے غدد لمفادیہ ہی متاثر ہوا کرتے ہیں اغشیہ مائیہ پھیپھڑے آنتیں اور تھن بھی مبتلا ہونے کی استعداد رکھتے ہیں تھنوں کے مبتلا ہونے کا لازمی نتیجہ دودھ میں تعدی کا پہنچ جانا ہوتا ہے۔ لاتعداد جراثیم دودھ میں خارج ہو کر پینے والوں کو مبتلا مرض کر دیتے ہیں۔ ڈاکٹر اوسٹرین نے تجربہ کے طور پر جب ایک مسلول گائے کے دودھ کو دیکھا۔ تو اس نے ایک مکعب سنٹی میٹر دودھ میں ایک لاکھ عصا درنی کا مشاہدہ کیا۔ اور اسی دودھ میں سے نکالے ہوئے ایک گرام مکھن میں ۲ سے ایک سو جراثیم نظر آئے۔

انسان میں انسانی اور حیوانی دونوں قسم کے جراثیم سے تعدی ہوا کرتی ہے۔ ان دونوں اقسام میں بھی حیوانی قسم کو خصوصیت حاصل ہے تحقیق سے معلوم ہوا ہے۔ کہ حیوانی جراثیم کی تعدی کا ذریعہ تقریباً محض مسلول گائے کا دودھ ہی ہے۔ دودھ کے علاوہ ایسی چیزیں بھی ہو سکتی ہیں۔ جو اسی دودھ سے تیار کی جائیں۔

حیوانی جرثومہ انسان میں غدد لمفادیہ کو ماؤف کرتا ہے۔ اور اکثر و بیشتر دق جراحی کا باعث ہوتا ہے۔ ہڈیوں۔ جوڑوں اغشیہ مائیہ اور بطن کی دق میں اکثر یہی جرثومہ دیکھنے میں آتا ہے۔ گو بطن کی دق میں پچاس فی صدی صورتوں میں انسانی عصا درنی بھی ملتے ہیں۔ لیکن اس قسم کا دق عموماً ثانوی ہوتا ہے۔ یعنی درنی کا اولی مرکز پھیپھڑوں میں ہوتا ہے۔ اور عصاء آلود بلغم کے نگلنے سے آنتیں بھی ثانوی طور پر مبتلا ہو جاتی ہیں۔ بطن کی درنی اگر ابتدائی طور پر موجود ہو تو اس کا سبب تقریباً ہمیشہ عصاء درنی حیوانی ہی ہوتا ہے۔ حالات اور واقعات کو دیکھنے سے یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ دق جراحی عموماً ۵ برس سے کم عمر کے بچوں میں ہوا کرتا ہے۔

خوش قسمتی سے عصاء درنی ابالنے سے فوراً ہلاک ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ اگر دودھ کو ہمیشہ اور پابندی کے ساتھ ابال کر استعمال کیا جائے۔ تو اس سے تعدی کا کوئی امکان نہیں۔ البتہ اگر دودھ کے خوردبینی معائنہ سے یہ یقین ہو جائے کہ دودھ میں عصاء درنی نہیں ہیں۔ تو اس کے کچا پینے میں کوئی ہرج نہیں۔ لیکن اکثر لوگوں کو چونکہ دودھ بازار سے میسر آتا ہے۔ اور بہت سی گائیوں کا دودھ ملا ہوا ہوتا ہے۔ ممکن ہے ان میں سے کوئی ایک مسلول ہو جس سے سارا دودھ خراب ہو گیا ہو۔ اس لئے دودھ کو ابالنے کی ہدایت پر پابندی کے ساتھ عمل کرنا لازمی ہے۔

امریکہ میں گائے کے دودھ کے ذریعہ تعدی ہونا جب سے معلوم ہوا ہے۔ دودھ کو پسچورائز (گرمی پہنچا کر تعدی کو دور کرنا) کرنے کو خاص اہمیت دی گئی ہے۔ اور اس کے نتائج نہایت بہتر نکلے ہیں۔ غدد لمفادیہ کی درنی میں وہاں پر خاطر خواہ کمی واقعہ ہو چکی ہے۔ برخلاف ازیں دوسرے ممالک میں اس کا رواج ابھی اتنا عام نہیں ہوا۔ اس لئے وہاں پر مرض کی کمی بھی اسی لحاظ سے سست ہوئی ہے۔ ہندوستان کی خوابیدہ آبادی کا بہت سا حصہ چونکہ ابھی تک عصاء درنی کے نام سے بھی آگاہ نہیں۔ اس لئے یہاں پر ابھی تک کمی کا سوال ہی پیدا نہیں ہو سکا۔ یہاں مرض کو دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی حاصل ہے۔

مدقوق جانوروں کا گوشت بھی تعدی کا ایک ذریعہ ہے لیکن چونکہ گوشت کو کھانے سے پہلے خوب پکا لیا جاتا ہے۔ اور پکانے سے جراثیم درنی فنا ہو جاتے ہیں۔ اس لئے یہ سبب زیادہ اہم نہیں۔

ممالک متحدہ امریکہ میں ڈاکٹروں نے اندازہ کیا ہے۔

کہ کل اموات میں سے ۵ فی صدی سے کچھ کم عصا اُدرقی حیوانی کی مرہون منت ہیں۔ حیوانات سے تعدی کے علاوہ انسان کو انسان سے بھی تعدی ہوجاتی ہے۔ یہ تعدی یا تو بلاواسطہ بات چیت کرنے یا دیگر ذرائع سے مریض سے تندرست انسان تک پہنچ جاتی ہے۔ اور یا بالواسطہ جراثیم کھانے اور پینے کی اشیا میں داخل ہو کر تندرست افراد تک پہنچ جاتے ہیں۔ تحقیقات جدیدہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ اگر گھر کے کسی ایک فرد کے تھوک میں عصا اُدرقی موجود ہوں۔ تو یہ جراثیم دیگر افراد میں بھی پھیل جاتے ہیں۔ اور ٹیوبرکلین سے امتحان کرنے پر سب میں نتیجہ مثبت ثابت ہے۔ گھر کے علاوہ دوسرے افراد سے بھی جن کے تھوک میں جراثیم درقی موجود ہوتے ہیں۔ اور جو آزادی سے گلی کوچوں میں تھوکتے پھرتے ہیں۔ مرض درقی کی تعدی ہوجاتی ہے۔ صرف تھوکنے سے ہی نہیں۔ بلکہ کھانسنے اور چھینکنے میں بھی مریض اشخاص لاتعداد جراثیم کو خارج کر کے تندرست انسانوں تک تعدی کو پہنچانے کا باعث ہوتے ہیں۔

اس بیان سے واضح ہوجاتا ہے۔ کہ جراثیم درقی کا حلقہ اثر اور دائرہ اقتدار اس قدر وسیع ہے۔ کہ اس سے بچاؤ کی کوئی صورت ممکن نہیں۔ اگر ہم گھر کے کسی ایک فرد کو (جس کے تھوک میں جراثیم موجود ہیں۔ اور جس کے ساتھ رہنا خطرناک ہے۔ گھر سے علٰحدہ بھی کر دیں۔ تو دیگر کئی لوگ ایسے ہیں۔ جن کے متعلق ہمیں یہ علم نہیں۔ کہ آیا دق میں مبتلا ہیں یا نہیں۔ ہم تک دق کی تعدی کو پہنچا سکتے ہیں۔

جراثیم سے حتی الوسع بچنے کے لئے صرف تندرست انسانوں کے بچاؤ کی کوشش کرنا ہی کافی نہیں۔ بلکہ مریضوں کا بھی تعاون حاصل کرنا اس بارہ میں لازمی ہے۔ ہر شخص کو چاہیئے۔ کہ وہ آزادی سے ہر جگہ نہ تھوکا کرے۔ مریضوں کو چاہیئے۔ کہ وہ خاص اُگالدانوں میں تھوکا کریں۔ جن میں کاربالک لوشن موجود ہو۔ یا رومال میں تھوکا کریں۔ جس کو بعد میں باقاعدہ صاف کر لیا جایا کرے۔ یا جلا دیا جایا کرے۔

اس وقت تک ان جراثیم کو تباہ و برباد کرنے کا کوئی کامیاب طریقہ اہل علم و ماہرین فن کے سامنے نہیں آسکا۔ دقیق تحقیقات کے باوجود اس کا علاج قوت مدافعت کو بڑھانا ہی ہے۔ معائنہ بعد الممات سے یہ بات ثابت ہوچکی ہے۔ کہ ۹۰ فی صدی سے زیادہ انسانوں میں جراثیم دق موجود ہوتے ہیں۔ لیکن اکثر کی قوت مدافعت ان پر غالب آتی ہے۔ صرف نحیف اور ناتواں لوگ ہی مدافعت نہیں کر سکتے۔ اور مبتلا مرض ہوجاتے ہیں ؎

التشخیص

بول دموی

(Haematuria)

(از جناب حکیم گنگا رام صاحب گاندھی کامل طب والجراحت پریم گلی لاہور)

ماہیت۔ اس مرض میں پیشاب سے پہلے یا پیچھے یا اس کے ساتھ مل کر خون خارج ہوتا ہے۔

اسباب۔ اگر خون سرخ رنگ کا ہو۔ اور زیادہ تر قارورہ سے پہلے آتا ہو۔ تو مجری بول یا غدہ مذی سے آیا ہے۔ اس کا سبب التہاب مجری بول یا غدہ مذی ہوتا ہے۔ اور بعض اوقات مجری بول یا غدہ مذی کی ضرب سے پیشاب کے ساتھ خون آنے لگتا ہے۔ پتھری اور کثرت جماع کا نتیجہ بھی بعض اوقات اس قسم کا بول دموی ہوتا ہے۔

اگر خون زیادہ تر پیشاب کے آخر میں آتا ہو۔ اور اس کا بیشتر حصہ جما ہوا ہو۔ تو مثانہ سے آیا ہے۔ اس کا سبب التہاب مثانہ۔ مثانہ کی پتھری۔ رسولی۔ مرض درنی۔ مرض مولی والسکربوط (Scurvy) اور شسٹوسوما ہیموٹوبیا (ایک قسم کے کیڑے جو مثانہ میں پیدا ہو جاتے ہیں) اور ضرب ہوتے ہیں۔

اگر خون پیشاب کے ساتھ ملا ہوا آئے۔ تو گردہ سے آیا ہے۔ اس کا باعث التہاب کلوی وحوض کلوی۔ پتھری ضرب کلوی۔ کلیہ کا مرض درنی۔ رسولی۔ استسقا کلوی و کیسہ کلوی یا اتقان حاد وریدی۔ سدہ کلوی۔ دم ابیض اور اس کی مختلف قسمیں تیز ملیریا اور دوسرے تیز متعدی بخار۔ عصا قولونی کا عدوی۔ پیشاب میں انگریزی (Malaria) کا اخراج شسٹوسوما ہیموٹوبیا۔ فریتہ لیلی بعض دواؤں کا استعمال مثلاً فاسفورس تیلنی مکھی کا تیل تارپین کا تیل ہوتا ہے۔

وڈز پریکٹس آف میڈیسن کے دوسرے حصہ کے صفحہ ۳۶۹ پر درج ہے۔ کہ "میں نے تارپین کے ابخرات کے سونگھنے کا نتیجہ کئی دفعہ بول دموی دیکھا ہے۔"

بول دموی کی ایک اور قسم بھی ہے جسے اسینشل ہیماچوریا (Essential Haematuria) کا نام دیا گیا ہے۔ اوسلر کی پریکٹس آف میڈیسن میں درج ہے۔ کہ اس قسم کے بول الدم میں ایک یا دونوں گردوں سے خون خارج ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ جس کا طبی امتحان سے کوئی سبب نہیں ملتا۔ اور نہ ہی بذریعہ خوردبین دیکھنے سے کچھ پتہ چلتا ہے لاشعاعی تصویر بھی کسی نتیجہ پر نہیں پہنچاتی۔ اور بول الدم خود بخود بند ہو جاتا ہے

بول حمرت دموی دوری

ماہیت۔ اس قسم کے مرض میں پیشاب سیاہ رنگ کا آتا ہے۔ مگر امتحان کرنے سے اس میں خون کے ذرات معلوم نہیں ہوتے۔

علامات ونشانیاں۔ وقتاً فوقتاً کمر میں درد رہتا ہے

ٹھنڈ لگ کر اور بھی متلا کر سیاہ رنگ کا پیشاب آتا ہے جس میں رطوبت زلالی یا البومن بہت زیادہ مقدار میں ہوتی ہے۔ یوریا بھی قدرے زیادہ ہوتا ہے۔ لیکن کریات حمرہ موجود نہیں ہوتے یہ کیفیت چند گھنٹے تک رہتی ہے۔ پھر قارورہ کا رنگ طبعی حالت پر آجاتا ہے۔

اسباب۔ ابھی تک اس کے سبب کا صحیح طور پر پتہ نہیں چلایا جاسکا۔ لیکن بعض صورتوں میں دیکھا گیا ہے۔ کہ مرض کا ظہور ٹھنڈ لگنے کے بعد ہوتا ہے بعض دفعہ رینانڈز ڈیزیز (Reynaud's Disease) میں بول صرف دموی دوری شروع ہوجاتا ہے۔ اور گاہے وجع المفاصل۔ آتشک۔ ملیریا۔ بدہضمی دماغی وجسمانی کام کی زیادتی بھی اس مرض کی پیدائش کا سبب بنتے ہیں۔

علاج۔ مریض کو لٹا دینا چاہیئے۔ اور ایسی ادویہ کا استعمال مفید ہے۔ جو گردہ کے لیے مسکن اثر رکھیں۔ اگر مندرجہ ذیل ادویہ استعمال کی جارہی ہوں۔ تو ان کی سمیات کے نتیجے میں یہ مرض پیدا ہوجاتا ہے۔

کاربالک ایسڈ۔ نیپھتول۔ پوٹاسیم کلوریٹ۔ کونین۔ کاربن مونو آکسائڈ۔ اس قسم کے بول دموی دوری کو سمی قسم بھی کہ سکتے ہیں خسرہ۔ جمی معویہ اور ملیریا بخار کی سمیات سے بھی گاہے سمی قسم کا بول دموی دوری شروع ہوجاتا ہے۔

نکتہ۔ اس مرض کو صحیح طور پر سمجھنے کی بہت کوشش کی جاچکی ہے۔ امتحان خون سے یہ نتیجہ نکالا گیا ہے۔ کہ ان مریضوں کی مصل دموی میں ایک قسم کا زہر ہوتا ہے۔ جو مرکب قسم کے ہیمولائسین (Haemolysin) سے مشابہت رکھتا ہے۔ اور اس زہر میں مریض کے اپنے کریات خون کو حل کر دینے کی قوت موجود ہوتی ہے۔

بول مدی یا پیشاب میں پیپ آنا

ماہیت۔ اس مرض میں بول دموی کی طرح پیشاب سے پہلے یا اس کے ساتھ ملی ہوئی یا اس کے بعد پیپ خارج ہوتی ہے۔

اسباب۔ گاہے عانی یا بطنی خراج مثانہ میں پھوٹ کر بول مدی کا باعث ہوتا ہے۔ مثلاً خراج سیون۔ خراج صلب خراج ماحول کلوی۔ خراج غدہ مذی۔ ان تمام صورتوں میں قارورہ تیزابی عکس عمل کا ہوتا ہے۔ اور خراج کی علامات موجود ہوتی ہیں لیکن سہولت تشخیص کے لئے بول مدی کے اسباب کو مندرجہ ذیل تین قسموں کی ذیل میں بیان کرنا موزوں ہے۔

ا۔ مجری بول سے پیپ آنا۔ اسکے اسباب سوزاک۔ عددی عصا قولونی۔ مجرب بول پر ضرب لگ کر وہاں عفونت پیدا ہوجانا۔ پتھری کا اٹک کر پیپ پیدا کرنے کا باعث بننا۔ قضیب کے خراج کا مجری بول میں پھوٹ جانا۔ خراج سیون یا خراج غدہ مذی کا مجری بول میں پھوٹ جانا وغیرہ ہوتے ہیں۔ ان تمام کیفیات میں قارورہ کا عکس عمل تیزابی ہوتا ہے۔ اور پیپ پیشاب سے پہلے آتی ہے۔

ب۔ مثانہ سے پیپ آنا۔ التہاب مثانہ سوزاکی التہاب مثانہ درنی۔ پتھری۔ ضربی۔ یا جو گردہ سے بڑھ کر پہنچ جائے ان سب کیفیات میں قارورہ کا عکس عمل کھاری ہوگا۔ اور پیپ پیشاب کے آخر میں آئے گی۔ یوریٹس اور فاسفیٹس بھی زیادہ ہونگے لیکن اگر پیپ کا باعث عددی عصا قولونی ہو تو پیشاب کھاری کی بجائے تیزابی ہوگا۔

ج۔ گردہ سے پیپ آنا۔ التہاب کلوی جو ضرب یا پتھری کے نتیجہ میں ہوجائے۔ التہاب کلوی درنی گاہے مثانہ سے التہاب بڑھ کر گردہ کو بھی ماؤف کرلیتا ہے۔ امتحان پیشاب سے کلوی خلیات بہت زیادہ پائے جاتے ہیں لیکن اگر التہاب

مثانہ سے بڑھ کر گردہ تک پہنچا ہو۔ تو یہ صورت نہیں ہوتی گردہ کے مقام پر درد۔ بوجھ اور ورم ہوتا ہے۔ پیپ تمام قارورہ میں ملی ہوئی ہوتی ہے۔ اگر مریض شدید قولنج کی قسم کے درد کے دورہ کی ہسٹری بیان کرے۔ ریگ آتی ہو خون بھی پیشاب میں موجود ہو تو وجہ پتھری ہے۔ اگر گردہ کے مقام پر میٹھا میٹھا درد ہر وقت رہتا ہو۔ جو وقتاً فوقتاً بڑھ جاتا ہو پیپ کی مقدار ایک جیسی رہتی ہو۔ بخار مسلسل اور دق قسم کا صبح کم اور شام کو زیادہ ہو۔ لاغری اور کمزوری بھی موجود ہو۔ نیز پھیپھڑے یا خصیہ کا مرض درنی بھی شریک ہو تو مرض درنی گلوہ ہے۔ اس قسم کے بول مدی میں مادہ تجبن اور عصا درنی بھی قارورہ میں ملتے ہیں۔

خون یا پیپ کا پیشاب سے پہلے یا پیچھے آنے کا امتحان

یہ دیکھنے کے لئے کہ آیا پیشاب سے خون یا پیپ پہلے آتی ہے۔ یا بعد میں یا ملی ہوئی مندرجہ ذیل طریقہ استعمال کیا جاتا ہے۔ اس طریق کو تھری گلاس ٹیسٹ یا تین گلاسوں کا امتحان کہتے ہیں۔

تین گلاس لے لئے جاتے ہیں۔ جونہی پیشاب خارج ہونا شروع ہوتا ہے۔ اس کو پہلے گلاس میں لے لیا جاتا ہے۔ اس کے بعد دوسرے گلاس میں پیشاب لے لیا جاتا ہے۔ اور آخر میں خارج ہونے والے پیشاب کو تیسرے گلاس میں لیا جاتا ہے اب ہر گلاس کا امتحان کیا جاتا ہے۔ مجری بول سے اگر خون یا پیپ آرہی ہو تو پہلے گلاس میں یہ زیادہ ہوگی۔ گردہ سے آنے والی دوسری گلاس میں اور مثانہ سے آنے والی تیسرے گلاس میں

الامراض والعلاج

آتشک

انگریزی نام سفلس (Syphilis)

یہ اعضا مخصوصہ کی بیماری ہے۔ جو کہ بقول اطبا قدیم کے مادہ سوداوی اور تحقیقات جدیدہ کے رو سے خاص قسم کے حلزونی جراثیم سے پیدا ہوتی ہے۔ مریض عام طور پر مطب میں آکر دانستہ یا نادانستہ مرض کے کئی اسباب بیان کرتے ہیں۔ مگر دراصل اکثر و بیشتر اس کا سبب کسی زن فاحشہ اور آتشک کی مریضہ سے صحبت کرنا ہوتا ہے۔ بغیر صحبت کے بھی مرض ایک مریض سے دوسرے مریض تک پہنچ سکتا ہے۔ مگر ایسے واقعات کم ہوتے ہیں۔

مدت حضانت۔ عدوی یا چھوت لگنے کے بعد مرض دو دن سے اکیس دن تک کے اندر ہو سکتا ہے چھوت لگنے کے لیے جلد پر کسی خراش کا ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ تندرست جلد پر یہ جراثیم اثر نہیں کر سکتے۔

مرض کے چار درجات ہیں۔

ا۔ پہلا درجہ قرحہ صلبہ کا درجہ کہلاتا ہے۔ اس میں حشفہ یا قلفہ پہ زخم نمودار ہوتا ہے (یہ زخم آلہ تناسل میں کسی مقام پر ہو سکتا ہے) عورتوں میں قرحہ صلبہ شفر کبیر کی اندرونی سطح پر ہوتا ہے۔ اگر زخم کی ملوث شخص کے بوس و کنار سے ہوا۔ تو قرحہ صلبہ کی ابتدا زبان ہونٹوں یا پستان کی بھٹنی سے بھی ہو سکتی ہے قرحہ کے پیدا ہوتے ہی کنج ران کے غدود بڑھ جاتے ہیں۔ لیکن ان غدود میں تقیح یعنی پیپ پڑنے کی نوبت نہیں پہنچتی۔ یہ غدود جلد کے نیچے ربڑ کی گولیوں کی طرح معلوم ہوتے ہیں۔ قرحہ صلبہ یا آتشکی زخم کی خاص علامت یہ ہوتی ہے۔ کہ اس کی سطح سخت اور درد بیز ہوتی ہے۔

ایسا بھی ممکن ہے کہ ابتدائی درجہ میں زخم نہ بنے۔ بلکہ ایک سرخ ابھار ہی رہے۔ مگر ایسا شاذونادر ہی ہو سکتا ہے۔ اگر قرحہ صلبہ میں ثانوی عدوی ہو جائے۔ یعنی دوسرے پیپ پیدا کرنے والے جراثیم بھی اثر انداز ہو جائیں۔ تو غدود میں پیپ پڑ سکتی ہے

تشخیص۔ قرحہ صلبہ کا عام زخم اور قرحہ رخوہ سے تشخص کرنا نہایت لازمی ہے۔ قرحہ رخوہ یا چھوٹے آتشک کے زخم میں پیپ بہت ہوتی ہے۔ اس زخم میں درد بھی ہوا کرتا ہے۔ مگر قرحہ صلبہ یا اصلی آتشک کے زخم میں درد بہت خفیف ہوتا ہے قرحہ رخوہ بہت جلد پھیل جاتا ہے۔ لیکن اس کے برخلاف قرحہ صلبہ یا آتشک حقیقی زیادہ تر محدود رہتا ہے۔ گلٹیوں کا ربڑ کے دانوں کی طرح بڑھنا بھی قرحہ صلبہ کے لیے مخصوص ہے۔ لیکن یقینی تشخیص کے لیے خوردبینی امتحان سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ اگر مقامی طور پر قرحہ سے حاصل کی ہوئی رطوبت میں حلزون آتشکی مل جائیں۔ تو یقیناً قرحہ آتشکی ہے۔ عضو تناسل کا پرانا زخم بھی آتشک جیسی علامات پیدا کر سکتا ہے۔ مگر خوردبینی امتحان کے بعد کسی قسم کا اشتباہ باقی نہیں رہتا۔ عورتوں میں کنج ران کی بڑھی ہوئی غدود سے فوراً آتشک کی تشخیص نہ کر لینی چاہیئے۔ کیونکہ شفران کبیران کا معمولی سا زخم بھی ان گلٹیوں کے بڑھنے کا باعث ہو سکتا ہے۔ اگر مرض کو ایک مہینہ ہو چکا ہو۔ تو امتحان خون یعنی واسرمین ٹیسٹ (Wasserman Test) سے بھی پتہ چلایا جا سکتا ہے

التہاب آتشکی لمفونی۔ بعض اوقات قرحہ صلبہ سے التہاب شروع ہو کر اوپر کی طرف پھیل جاتا ہے۔ ایسی

صورت ان مریضوں میں ہوتی ہے جن میں تنگی قلفہ موجود ہو اگر اس مرض کا فوراً علاج نہ کیا جائے۔ تو آلہ تناسل کا غانغرانا ہو جاتا ہے یعنی آلہ تناسل مردہ ہو جاتا ہے۔ اور اسے کاٹ ڈالنا پڑتا ہے۔

قرحہ صلبہ کی مدت قیام۔ اس کا انحصار اس بات پر ہوتا ہے۔ کہ علاج مرض پیدا ہونے کے کتنی دیر بعد شروع کیا گیا۔ مرض پیدا ہونے کے فوراً بعد علاج شروع کر دینے سے زخم دو تین ہفتہ میں مکمل طور پر ٹھیک ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر علاج دیر سے شروع کیا جائے اور باقاعدہ نہ کیا جائے۔ تو پھر ایک ماہ یا اس سے بھی زیادہ عرصہ لگ جاتا ہے

ایک غلط فہمی۔ بعض مریضوں کا قرحہ صلبہ کچھ عرصہ رہنے کے بعد بغیر کسی علاج کے ٹھیک ہو جاتا ہے۔ اور مریض مطمئن ہو جاتا ہے۔ کہ مرض سے چھٹکارا ہوا۔ مگر یہ دراصل ایک غلط فہمی ہوتی ہے۔ کیونکہ کچھ عرصہ کے بعد آتشک ثانوی حالت میں نمودار ہو کر شدید آفات و آلام کا باعث ہوتا ہے۔

حالت ثانوی یا درجہ دوم۔ یہ درجہ قرحہ صلبہ کے آٹھ ہفتہ سے لے کر چھ ماہ یا ایک سال بعد تک نمودار ہو سکتا ہے۔ مرض کی ابتدا میں اگر علاج کیا جائے۔ مگر وہ ناکافی ہو۔ نیز اس اثنا میں اگر کوئی اور بیماری بھی ہو جائے۔ تو اس سے آتشک ثانوی کے نمودار ہونے میں دیر لگ جاتی ہے۔ بعض نامعلوم خصوصیات مزاجی کی وجہ سے بھی آتشک ثانوی دو سال یا اس کے بعد نمودار ہو سکتا ہے۔ اس قسم کی خصوصیت مزاجی کو انگریزی میں (Idiosyncrasy) کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

علامات۔ مریض کی عمومی صحت خراب ہو جاتی ہے چہرہ زرد ہو جاتا ہے۔ سارے جسم پر مخصوص قسم کے دانے (rash) نکل آتے ہیں۔ جو بطن اور سینہ پر زیادہ نمایاں ہوتے ہیں۔ تمام جسم کے غدود جاذبہ بڑھ جاتے ہیں۔ چنانچہ جلد کے نیچے کے غدود یا کہنی کے متعلقہ

سے اوپر کے غدود ہاتھ سے ٹٹول کر بڑھے ہوئے محسوس کئے جا سکتے ہیں جسم کے بال پتلے پڑ جاتے ہیں۔ یا گر جاتے ہیں

ثانوی درجہ کی آتشک کی جلدی علامات کو مندرجہ ذیل پانچ صورتوں میں منقسم کیا جا سکتا ہے۔

۱۔ پتی کی قسم کے دانے ان کو انگریزی میں اری تھیما یا روزیولا (Erythema or Roseola) کہتے ہیں۔ یہ ثانوی آتشک میں سب سے پہلی علامت ہوتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ تحت الجلدی عروق بعض جگہ پر آتشکی مادہ کی وجہ سے پھیل جاتی ہیں۔ یا پھٹ جاتی ہیں۔ جن سے جلد کے نیچے خفیف سے جریانی رقبے نظر آنے لگتے ہیں۔

۲۔ حلیمات آتشکی۔ ان کو انگریزی میں (Papular rash) کہتے ہیں۔

۳۔ درنات آتشکی (Tubercular Syphilides) انگریزی میں ٹیوبرکلر سفیلائیڈز کہتے ہیں۔

۴۔ قروح آتشکی جلدی (Pustular Syphilides)

۵۔ رُوپیا (Rupia)

یہ تمام جلدی علامات بالترتیب پیدا ہوتی ہے۔ آخری علامت رُوپیا ہے۔ اس میں قروح آتشکی کی رطوبت جو بہت گاڑھی ہوتی ہے۔ وہیں جم کر خشک ہو جاتی ہے۔ اور زخم پر سے چھلکے پھوٹنے لگتے ہیں چھلکے اترنے کے بعد پھر زخم پیدا ہو جاتا ہے۔ اور پھر رطوبت جم کر پھر چھلکے اترنے شروع ہو جاتے ہیں۔

جلدی آتشک ثانوی کی علامات مشخصہ

۱۔ ایک ہی وقت میں جلد کے مختلف حصوں پر مرض کے مختلف درجات پائے جاتے ہیں۔

۲۔ جسم کے دونوں طرف تقریباً ایک جیسے دانے ہوتے ہیں یعنی اگر مرض دائیں ہاتھ کی کلائی میں کسی خاص حصہ

پر ہے۔ تو بائیں ہاتھ کی کلائی میں بھی تقریباً اسی مقام پر ہوگا۔

۳۔ جلدی علامات خود بخود غائب ہو جاتی ہیں۔

۴۔ درد اور خراش موجود نہیں ہوتی۔

۵۔ ان دانوں کا رنگ پکے گوشت اور تانبے جیسا ہوتا ہے۔

۶۔ جلدی علامات۔ جسم کی انقباضی سطح پر زیادہ ہوتی ہیں

۷۔ رُوپیا کے چھلکے پتلے ہوتے ہیں۔ اور ان کے گرد ایک رنگین دائرہ ہوتا ہے۔

غشا مخاطی کی علامات۔ آتشک ثانوی میں غشا مخاطی پر بھی قروح پیدا ہو جاتے ہیں۔ یہ عام طور پر لوزتین۔ نرم تالو یا رخسار کے اندرونی جانب اور زبان پر ہوتے ہیں۔ ان کی تہ خاکستری رنگ کی ہوتی ہے

. . . .

آتشک ثانوی کی خاص علامات مقعد کے گرد قروح کا پیدا ہونا ہے۔ اس کو انگریزی اصطلاح میں کانڈی لومیٹا (Condylomata) کہتے ہیں۔ دونوں چوتڑوں پر متقابل کی سطوح میں مقعد کے اردگرد دائرہ کی شکل میں زخم پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ زخم اردگرد کی سطح سے ابھرا ہوا خاکستری رنگ کا اور نرم ہوتا ہے۔ ہر وقت نمناک رہنے والی دوسری جگہوں میں بھی اس قسم کے زخم پیدا ہو جاتے ہیں

التہاب طبقہ عنبیہ آتشکی۔ یہ بھی آتشک ثانوی میں ہوا کرتا ہے۔ آنکھ کے طبقہ عنبیہ میں آتشک کی وجہ سے التہاب ہو جاتا ہے۔ التہاب عنبیہ کے پچاس فی صدی مریض آتشک ہی کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ مریض کو آنکھ میں شدید درد ہوتا ہے طبقہ عنبیہ کا رنگ دھندلا اور خاکستری ہو جاتا ہے۔ روشنی میں آنکھ کھولنا دشوار ہوتا ہے۔ آنکھ سے ہر وقت پانی جاری رہتا ہے نیز پتلی روشنی سے منفعل نہیں ہوتی۔ اس التہاب کے نتیجہ میں طبقہ عنبیہ۔ طبقہ قرنیہ یا رطوبت جلیدیہ کے ساتھ ملتصق ہو جاتا ہے

التہاب غشا العظم۔ یہ بھی ثانوی آتشک میں ہو جایا کرتا ہے عموماً پنڈلی میں قصبہ کبریٰ کے جلدی کنارے پر نمایاں ہوتا ہے اس التہاب کی وجہ سے قصبہ کبریٰ یعنی پنڈلی کی بڑی ہڈی کے جلدی کنارے پر ابھار پیدا ہو جاتے ہیں۔

اس کے علاوہ آتشک ثانوی کے نتیجہ میں التہاب مفاصل بھی ہو جاتا ہے۔ اس کے آخری درجوں میں التہاب طبقہ شبکیہ بھی ہو جاتا ہے نیز التہاب اضبدہ دس) و نظام عصبی کے علامات بھی ظاہر ہونے لگتے ہیں۔ (باقی آئندہ)

حمیٰ نفاسیہ

(از جناب حکیم سکندر لال صاحب)

حمیٰ نفاسیہ پرسوت کا بخار پیوپیرل فیور (Pweperal Fever)

تعریف مرض۔ یہ ایک قسم کا متعدی بخار ہے۔ جو زچہ کے [خ]ون میں بقول متقدمین مادہ متعفنہ کے اور مطابق انگریزی طب [ج]راثیم مخصوصہ اور ان کے زہر کے سرایت کرنے سے پیدا ہوتا

ماہیت و اسباب۔ زمانہ زچگی میں عورت کے

پرسوتی بخار ایسا خطرناک و مہلک مرض ہے کہ طبیب اور مریض دونوں اس سے خوف زدہ ہیں۔ صرف اس کے خطرناک و مہلک ہونے سے ہی لرزاں نہیں ہیں۔ بلکہ اس لئے بھی اس سے خوف کھاتے ہیں۔ کہ یہ مرض نہایت درجہ کا متعدی ہے۔ یعنی اس کی چھوت ایک زچہ سے دوسری زچہ کو بہت جلد لگ

جاتی ہے۔ اور شہر کے ہر کوچہ و گلی میں پھیل سکتا ہے۔ اس مرض کی ماہیت و اسباب کے بارے میں مختلف آرا ہیں۔ ان تمام کا تحریر کرنا چونکہ بہت طویل کام ہے۔ لہذا چند ایک محقق طبیبوں کی آراء کا اظہار ضروری سمجھ کر تحریر کرتا ہوں

بعض طبیبوں کا خیال ہے کہ اس مرض کا اعضاء توالد و تناسل کے ساتھ خصوصیت سے تعلق ہے۔ اور تبلاتے ہیں کہ سبب اس بیماری کا خاص رحم ہی کے اندر ہوتا ہے۔

جرمن طبیبوں کی رائے ہے کہ بچہ جننے کے بعد عورت کا رحم مثل ایک بڑے زخم کے ہوتا ہے۔ اور جیسے جسم کے اور زخموں میں زہریلا مادہ پیدا ہو کر دیگر اعضاء کو ماؤف کرتا ہے۔ اسی طرح رحم میں بھی سمیت پیدا ہو جایا کرتی ہے۔ جو اعضاء قریبہ و بعیدہ پر اثر انداز ہو کر ان کو بھی مبتلا مرض کر لیتی ہے۔ برلن کے ڈاکٹر مارٹن (marton) فرماتے ہیں کہ بچہ پیدا ہونے کے بعد رحم کے اندر ایک ویسا ہی مادہ پیدا ہوتا ہے جیسا خناق و بائی میں ہوا کرتا ہے۔ کہ جس میں نباتی مادہ کے تخم یعنی کرم یا جراثیم ہوتے ہیں۔ یہ کرم خون میں مل کر سارے جسم میں گردش کر کے اپنی سمیت سے اس بیماری کو پیدا کرتے ہیں۔ مریضہ کی زندگی کی حالت میں ان جراثیم کا گزر عروق جاذبہ کے اندر ہو جاتا ہے۔ جن کے ذریعہ جسم کے مختلف مقامات میں اس مرض کی بنیاد قائم ہو جاتی ہے۔ اور مختلف عوارضات نمودار ہوتے ہیں۔ مثلاً جب ان جراثیم کا رجحان پردہ باریطون کی طرف ہوتا ہے تو یہ فوراً چھید کر اس پردہ کے جوف میں داخل ہو جاتے ہیں۔ اور خبیث قسم کا التہاب باریطون پیدا کر دیتے ہیں۔ اسی طرح ذات الجنب۔ التہاب حجاب القلب اور جوڑوں میں پیپ پڑ جانا وغیرہ عوارضات لاحق ہو جاتے ہیں۔ ان جراثیم مذکورہ کا گزر جسم کے نظام دموی میں بھی ہوتا ہے۔ جس کی تصدیق امتحان بعد الممات میں خورد بینی معائنہ سے ہو سکتی ہے۔ جب ان جراثیم کا گزر خون میں ہوتا ہے۔ تو قلب کی استر کرنے والی جھلی میں التہاب و سوزش ہو جاتی ہے۔ جس کو التہاب الغشاء المبطن للقلب کہتے ہیں۔ گاہے اس مذکورہ جھلی میں زخم بھی ہو جاتے ہیں۔

پیرس کے ڈاکٹر ڈوے رس کی رائے ہے۔ کہ اس مرض میں جراثیم مختلف اشکال کے ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہر مریضہ میں اس بیماری کی علامات و شدت ایک جیسی نہیں ہوتی۔ اور ساتھ ہی ڈاکٹر موصوف کا خیال ہے۔ کہ یہ کرم خاص رحم ہی میں پیدا نہیں ہوتے۔ بلکہ کسی خارجی ذریعہ سے داخل ہو جاتے ہیں اور ان جراثیم کی کمی بیشی کے ساتھ مرض کا زیادہ یا کم مہلک ہونا وابستہ ہے۔ خارج سے جراثیم مرض کے داخل ہونے کے ذرائع عموماً وضع حمل کے وقت قابلہ یا دایہ کی کثیف انگلیاں یا غیر مطہر اوزار ہی ہو سکتے ہیں۔ جن سے جراثیم مرض اندام نہانی یا رحم میں سرائیت کر کے اس مہلک مرض کا باعث بنتے ہیں۔

جنین کے شکم مادر میں مر کر متعفن ہو جانے سے یا وضع حمل کے وقت مولود کے سر کے دباؤ سے رحم کی کسی ساخت یا رسولی وغیرہ کے چھل جانے سے زہریلہ مادہ عفونت سرائت کر کے مرض پیدا کرتا ہے۔

اس مرض کا عدوی ایک مریضہ سے دوسری زچہ تک پہنچانے میں طبیب یا قابلہ بھی ایک ذریعہ ہو سکتے ہیں۔ چاہے وہ کتنی ہی پاکیزگی و طہارت کا خیال رکھیں۔ لہذا ضروری ہوا کہ طبیب یا قابلہ ایک مریضہ سے دوسری زچہ کے پاس نہ جائیں۔

عموماً زچہ کی اپنی ہی کثافت و غلاظت اس مرض کو پیدا کر دیتی ہے۔ یعنی زچہ کی متعدد سیلون وغیرہ سے جراثیم موزیہ اندام نہانی میں داخل ہو جاتے ہیں۔ اور مرض کا سبب بنتے ہیں اس لئے وضع حمل کے وقت حاملہ کی متعدد سیلون وغیرہ کو مطہر محلول سے دھوڈالنا چاہیئے۔

سرخ بادہ یا سرخ بخار وغیرہ امراض کی سمیت ... میں جذب ہو جانا بھی سبب مرض ہے۔ اس قسم کی ... بذریعہ ہوا بھی اندام نہانی یا رحم وغیرہ میں سرایت کر ...

عوارضات - علاوہ مذکورہ بالا عوارض ...

اوقات سوزش خفیۃ الرحم، سوزش وریدی، گردہ، ورم الکبد، اسہال وغیرہ عوارضات لاحق ہوجاتے ہیں۔

علامات: کبھی پیش از تولیہ مگر عموماً بچہ پیدا ہونے سے تین چار روز بعد کسی قسم کی سمیت کے جذب ہوجانے سے بخار لرزہ کے ہمراہ چڑھ جاتا ہے۔ درجہ حرارت عموماً تیز یعنی ۱۰۲ سے ۱۰۵ تک ہوتا ہے۔ رفتار نبض میں تیزی ہوتی ہے۔ چھاتیوں میں درد شدید نہیں ہوتا اور نفاس بھی متعفن ہوتا ہے۔ مریضہ کو ہوع و غثیان ہوتا ہے۔ قلق ہوتا ہے۔ مریضہ از حد کمزور ہوجاتی ہے۔ اور کبھی ہذیان بھی ہوجاتا ہے۔ جابجا جسم پر سرخ دھبے بھی ظاہر ہوتے ہیں۔ اگر مذکورہ بالا عوارضات میں سے کوئی ایک یا چند لاحق ہوجائیں تو علامات مذکورہ میں کمی یا بیشی ہوتی رہتی ہے۔ اور ساتھ ہی اس عارضہ کی مخصوص علامات بھی ظاہر ہوں گی۔ مریضہ ہذیان و ضعف شدید کی حالت میں سرد ہوکر مرجاتی ہے۔

علاج: تدابیر حفظ ما تقدم جن کا حسب موقع اوپر ذکر کردیا گیا ہے نگاہ میں رکھیں یعنی وضع حمل کے وقت حاملہ کی مقعد و سیون وغیرہ کو لائی سول لوشن (ایک ڈرام لائی سول ایک پائنٹ صاف پانی میں ملاکر) سے دھوکر صاف کریں۔ اور بعد از تولیہ بھی اسی محلول سے اندام نہانی میں پچکاری کردیں۔ تاکہ وہ غلاظت و کثافت سے پاک و صاف ہوجائے۔

نیز طبیب یا قابلہ کے لئے ضروری ہے کہ اگر وہ کسی پیہ سوتی بخار کی مریضہ کے علاج میں مصروف ہو تو کسی دوسری زچہ کے پاس نہ جائے۔ اگر مجبوراً جانا پڑے تو وہ مطہر محلول سے خوب غسل کرکے صاف و پاکیزہ لباس تبدیل کرکے جائے ہاتھوں کی صفائی خاص طور پر ملحوظ رکھی جائے۔ اسی طرح آلات مستعملہ کی طہارت بھی ضروری ہے۔ زچہ کو قدیم اطبا کی رائے کے مطابق کئی روز تک چت لٹائے رکھیں تاکہ رحم سکڑ کر اپنی اصلی حالت پر آجائے۔ اور حرکات کی وجہ سے کسی جانب مائل ہوکر تکلیف کا باعث نہ بنے۔ مگر جدید اطبا کا نظریہ ہے کہ زچہ کو دوسرے یا تیسرے روز ہی اٹھنے بیٹھنے یا کھڑے ہونے کی اجازت و ترغیب دی جائے تاکہ نفاس اندام نہانی میں جمع نہ ہونے پائے۔ بلکہ بخوبی خارج ہوتا رہے لیکن ایسی حالت میں پیٹ پر پیٹی ضرور لگادینی چاہیئے تاکہ رحم حرکات بدنی کی وجہ سے کسی طرف مائل نہ ہوجائے۔ اور میرے خیال میں یہ نظریہ بھی صحیح ہے۔ کیونکہ اس میں نفاس رحم میں بند ہوکر متعفن نہیں ہوسکتا۔ لیکن اس بات کا احتمال پہلے نظریہ میں ضرور ہے۔

علاج شافی کے لئے مریضہ کے رحم کو دافع عفونت محلولات سے دھوکر صاف رکھیں چنانچہ اس مقصد کے لئے مذکورہ بالا مطہر محلول لائی سول بہترین چیز ہے۔ اس سے رحم کو دن میں دو یا تین دفعہ بذریعہ پچکاری غسل دیں۔ مقام رحم پر پیڈس باندھیں اور سینک دیں۔ انگریزی ساخت کے پلٹس مثلاً اینٹی فلوجسٹین، امیٹی فلے مین وغیرہ بڑی کارآمد اور مفید ادویہ ہیں جن کی ترکیب استعمال ساتھ ہی ہوتی ہے۔

اگر مریضہ کو قبض ہو تو کسٹر آئل بمقدار چار تولہ دے کر رفع کریں۔ اگر کسٹر آئل دینا مناسب نہ ہو تو گرم پانی اور سن لائٹ صابن حل کرکے حقنہ کردینا چاہیئے۔

پینے کے لئے گل بنفشہ، پرسیاؤشاں، بیخ کرفس، بادیان، مکو، تخم خطمی، اصل السوس ہر ایک پانچ ماشہ سب ادویہ شام کو اڑھائی پاؤ پانی میں بھگوکر صبح جوش دیں۔ جب نصف پانی رہ جائے۔ تو اس میں دو تولہ گلقند اور دو تولہ شربت بزوری ملاکر دیں۔ اور ایسا ہی شام کو دیں۔ بعض دفعہ اس نسخہ میں چرائتہ اور منڈی ہر واحد ۔ ماشہ اضافہ کرکے دیکھا گیا ہے۔ بہت مفید ثابت ہوا ہے

ڈاکٹر صاحبان عام طور پر کونین کے مرکبات ہی خون کے تصفیہ کے لئے استعمال کرتے رہے ہیں۔ مگر اب ان کے علاوہ بہت سے مرکبات جدیدہ انگریزی کمپنیوں کے بنے ہوئے استعمال ہورہے ہیں۔ جو کہ نہایت زود اثر اور مفید

ثابت ہوئے ہیں۔ ان مرکبات جدیدہ کا تذکرہ گذشتہ ماہ کے رسالہ مشیر الاطبا میں بھی ہوا ہے۔ یہ مرکبات اقراص کی شکل میں بھی ہیں جو کھانے کے لئے دی جاتی ہیں۔ مثلاً (۱) پرون ٹوسیل (Prontosil) سلفانیلیمائڈ (Sulphanilamide) ساختہ پارک ڈیوس کمپنی۔ ۲۔ سپٹےنیلم ساختہ گلیکسو لیبارٹری (Septanaliam) وغیرہ وغیرہ۔ اور بعض محلول کی شکل میں انابیب میں بند انجکشن کے لئے ملتے ہیں۔

گذشتہ ماہ جولائی کے رسالہ مشیر الاطبا کے صفحہ ۲۲ پر حکیم حافظ محمد تسنیم الدین صاحب نے حمی لغابیہ کے لئے ایک نسخہ دکچلہ ۱ ماشہ۔ کونین سلفیٹ ۳ ماشہ۔ سفوف شیلم ۶ ماشہ ۱۲ گولی تحریر فرمایا ہے۔ جو کہ بہت مفید اور کار آمد ہے استعمال کر سکتے ہیں۔

تقویت قلب کے لئے مریضہ کو خمیرہ گاؤزبان عنبری ۳ ماشہ ہمراہ عرق گاؤزبان دن میں دو تین بار دیں۔ گاہے گاہے دن میں چند بار گلوکوز ڈی تین تین گرام عرق گاؤزبان میں حل کر کے دیں۔ حرارت کی زیادتی کے وقت سرد پانی سے جسم پر اسفنج کریں۔ تاکہ حرارت کا درجہ کم ہو جائے۔

غذاء۔ مریضہ کی تقویت کے لئے غذا سریع الہضم اور مقوی ہونی چاہیئے۔ لہذا مریضہ کو دودھ۔ زردی بیضہ حل کردہ در شیر گرم۔ شوربا گوشت۔ شوربا چنا۔ آش مونگ۔ و یخنی گوشت دم پخت وغیرہ دیں۔

تبصرہ

قدرتی علاج

یہ کتاب دہلی کے مشہور رسالہ "ہمدرد صحت" کی اشاعت خاص ہے جس میں قدرتی علاج کے متعلق نہایت دلچسپ اور قابل قدر بحث کی گئی ہے۔ ہوا۔ پانی۔ غذا۔ آرام و سکون۔ ورزش۔ مالش۔ صفائی۔ روزہ۔ موسیقی۔ یوگ وغیرہ گیارہ ابواب میں یہ کتاب منقسم ہے ان میں سے ہر ایک کے ذریعے امراض کے علاج و مداوا کی تراکیب بتلائی گئی ہیں۔ چند دلچسپ کارٹون بھی اسی موضوع کے متعلق موجود ہیں۔ آخر میں ایک باب ادبیات کا ہے جو صرف دلچسپ ہی نہیں بلکہ مفید بھی ہے۔ فی الجملہ یہ نمبر نہایت قابل قدر ہے۔ سائز ۲۶×۳۰/۸۔

ضخامت ۱۶۴ صفحات۔ لکھائی چھپائی خوبصورت

ملنے کا پتہ

مینیجر ہمدرد صحت۔ لال کنواں دہلی

طبی میگزین

یہ ماہوار رسالہ حکیم محمد یحییٰ خاں صاحب کی زیر نگرانی اور حکیم عبد المجید صاحب خادم کی زیر ادارت حال ہی میں لاہور سے نکلنا شروع ہوا ہے۔ اس وقت دوسرا پرچہ زیر نظر ہے رسالہ ہذا دائرہ طبیہ کا آرگن ہے۔

اس میں دائرہ طبیہ کے مطالبات پبلک تک پہنچائے گئے ہیں۔ نیز علم الامراض۔ معمولات۔ حفظ صحت اور تحقیق و تنقید وغیرہ عنوانوں کے ماتحت مفید مضامین درج کئے گئے ہیں۔ سرکاری فارماکوپیا کے زیر تحت جدید ڈاکٹری نسخہ جات کا تنقید ذخیرہ بھی اس نمبر میں موجود ہے۔

سائز ۲۶×۳۰/۸ ضخامت ۴۰ صفحات چندہ سالانہ ۲ روپے

پتہ۔ مینیجر طبی میگزین۔ لاہور

کزاز

(Tetanus)

ماہیت۔ یہ ایک متعدی بیماری ہے۔ خوز خموں کے ذریعے عصا کزاز کی سرایت سے عارض ہوتی ہے۔ اس میں تمام جسم کے عضلات خصوصاً منہ کے عضلات میں تشنج ہوجاتا ہے۔

اسباب مُعدہ (Predisposing causes) پائے جاتے ہیں۔ مگر متشیہ ان جراثیم کو زمین میں پھیلنے میں مدد دیتی ہے۔ ایسے پیشے جن میں زمین پر کام کرنا پڑتا ہے۔ مثلاً کاشتکاری یا باغبانی بھی اس مرض کے قائم ہونے میں مدد کرتے ہیں۔ تھوڑی سی جگہ میں بہت سے زخمیوں کے اجتماع سے اس مرض کے پھیلنے میں مدد ملتی ہے۔ جیسا کہ لڑائی کے زمانہ میں کیمپ کے ہسپتالوں میں اس کی وجہ کسی حد تک یہ بھی ہو سکتی ہے۔ کہ مریضوں کی کثرت کی وجہ سے طہارت کا پورا انتظام نہیں کیا جاتا

اسباب محرکہ۔ زخم میں اگر عصا کزاز کا عدوی ہو جائے۔ تو مرض شروع ہوجاتا ہے۔ یہ جراثیم باغ کی مٹی کھاد اور کھیتوں میں ہر وقت موجود ہوتے ہیں مصنوعی کاشت کرنے سے یہ جراثیم بذر کی صورت میں بدل جاتے ہیں۔ جس کا اگلا سرا موٹا اور اس کے پیچھے کا حصہ لمبوترا ہوتا ہے۔ یہ جراثیم غیر ہوائیہ ہیں یعنی زندہ ساختوں میں نشو ونما نہیں پا سکتے اس لئے یہ اس وقت تک اثر نہیں کر سکتے۔ تاوقتیکہ ان کے ساتھ دوسرے ہوائیہ یا صدیدیہ جراثیم نہ ہوں۔ کیونکہ وہ جراثیم ہوا کی آکسیجن کو استعمال کر لیتے ہیں۔ اور ان کو نشو ونما کا موقعہ مل جاتا ہے۔ یہ جراثیم خون میں داخل نہیں ہو سکتے۔ بلکہ مقامی طور پر سمیت پیدا کرتے رہتے ہیں۔ جو خون کے ذریعہ دورہ نہیں کرتی۔ بلکہ اعصاب کے ذریعہ دماغ و نخاع تک پہنچ جاتی ہے اور وہاں جاکر مرض قائم کرتی ہے۔

علامات۔ چھوت لگ جانے کے بعد مرض مختلف عرصہ بعد ظاہر ہوا کرتا ہے۔ بعض دفعہ چند دنوں کے بعد لیکن اکثر اوقات چند ہفتوں اور شاذ و نادر چند ماہ کے بعد نمودار ہوتا ہے۔ عموماً اس کی مدت حضانت ۵ سے ۱۵ دن تک تصور کی جاتی ہے مرض کے شروع میں مریض کو بے خوابی کی شکایت ہوجاتی ہے۔ بے قراری زیادہ ہوتی ہے۔ اور امتحان کرنے سے گھٹنے کی حرکت انعکاسی نمایاں ہوتی ہے۔ مقامی طور پر بدن کے کسی حصہ پر زخم عفونی ملتا ہے۔ اس میں درد محسوس ہوتا ہے اور ارد گرد کے عضلات میں پھڑکن ظاہر ہوتی ہے۔ اس کے بعد گلا خراب ہوجاتا ہے۔ آواز بیٹھ جاتی ہے۔ گردن اور جبڑے میں سختی آجاتی ہے۔ آخر کار چہرے کے عضلات میں بھی تشنج ہوجاتا ہے۔ اور بعد میں تمام جسم کے عضلات میں تشنج کے دورے پڑنے لگتے ہیں ان دوروں میں کمر کے عضلات زیادہ ماؤف ہوتے ہیں۔ جسم کمان کی طرح پیچھے جھک جاتا ہے۔ بخار عموماً تیز ہوتا ہے لیکن بعض مریضوں میں آخر دم تک بخار نہیں ہوتا۔ ہاتھ پاؤں اور دیگر اطراف میں بھی تشنج کا اثر ہوجاتا ہے۔ عضلات میں درد اور اینٹھن پیدا ہوجاتی ہے۔ حتےٰ کہ تشنج کے نہایت شدید اور دردناک دورے آنے لگتے ہیں۔ ان کا درمیانی وقفہ محض برائے نام رہ جاتا ہے۔ اور آخر میں عضلات تنفس بھی گرفتار تشنج ہوجاتے ہیں۔ شدید تشنج کے دورے خفیف تحریک اور ذرا سی روشنی سے پیدا ہونا شروع ہوجاتے ہیں مثلاً دروازہ بند کرنے سے یا سرد ہوا کے لگنے سے تشنجی دورہ شروع ہوجاتا ہے۔ انقباضی دوروں کے درمیان میں عضلات یا اوتار ٹوٹ جاتے ہیں۔ یا ہڈی ٹوٹ جاتی ہے یا کبھی دانت ٹوٹ جاتے ہیں۔ شعور و قوائے ذہنیہ آخر تک

برقرار رہتے ہیں۔ موت عموماً تشنج کے دورے کے روز سے یا تنفس کے عضلات کے انقباض سے یعنی دم گھٹ کر ہوتی ہے۔ موت سے پہلے یا بعد عموماً حرارت زیادہ ہو جاتی ہے مریض کا بدن پسینہ سے تر رہتا ہے۔ پیشاب کم آتا ہے۔ اس میں رطوبت زلالی پائی جاتی ہے۔ وہ مریض جن میں دوروں کا درمیانی وقفہ لمبا ہو۔ عموماً ان میں مرض خفیف ہوتا ہے۔ ان کی موت کا امکان بھی کم ہوتا ہے۔ اور وہ مریض جن میں وقفہ کم ہو۔ اکثر مر جاتے ہیں۔

مزمن کزاز (Ch. tetanus)

اس میں وقفہ بہت لمبا ہوتا ہے۔ علامات بہت خفیف ہوتی ہیں۔ اور صحت ہونے کا امکان زیادہ ہو جاتا ہے۔ تشنج کے دورے عموماً اسی عضو میں ہوتے ہیں جس میں عدوٰی ہوا تھا (زخم تھا) مگر یہ تمام جسم میں بھی ہو سکتے ہیں۔ جبڑے اور کمر میں بھی تھوڑی سی سختی ہوتی ہے۔ اور کبھی کبھی تشنج کا دورہ بھی ہو جاتا ہے۔

تشخیص۔ کزاز بعض اوقات جبڑے کی معمولی سختی سے جو کہ دانتوں کی خرابی سے ہو جاتی ہے۔ مشابہ ہو جاتا ہے کیونکہ کزاز میں جبڑے کی سختی پہلی علامت ہے۔ لیکن کزاز میں اس کے علاوہ گردن اور کمر کی سختی جو کہ بار بار تشنج کے دوروں کے درمیانی وقفہ میں نمودار ہوتی ہے۔ پائی جاتی ہے۔ کچلہ کے زہر سے بھی کزاز جیسی علامات پیدا ہو جاتی ہیں جس کی تشخیص کے لئے مریض کی ہسٹری سے بہت کچھ مدد مل سکتی ہے۔ اور دوسرے کزاز میں تشنج کے دوروں کے درمیانی وقفوں میں عضلات بالکل ڈھیلے نہیں پڑتے لیکن کچلہ کے زہر میں ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔ اگرچہ کمر کا تشنج دونوں حالتوں میں پایا جاتا ہے مگر جبڑے کی سختی صرف کزاز ہی میں پائی جاتی ہے۔ داء الکلب بھی کزاز سے مشابہ ہوتا ہے۔ لیکن اس میں پانی کے ڈرنے کی علامت مخصوص ہے۔ دوسرے اس میں تشنج اتنی سختی کے ساتھ واقع نہیں ہوتا۔ جتنا کہ کزاز میں واقع ہوتا ہے

انذار مرض۔ یہ مہلک مرض ہے۔ کیونکہ اگر یہ ایک بار قائم ہو جائے تو پھر اس سے صحت یاب ہونا مشکل ہے۔ لیکن عموماً اگر مرض پیدا ہونے کا وقفہ بہت لمبا ہو۔ اور مرض خفیف طور پر ظاہر ہو تو مریض کے صحت یاب ہونے کا زیادہ احتمال ہوتا ہے۔ دوسرے اگر مریض کو مرض قائم ہونے سے پہلے حفظان صحت کے لئے مصل ضد کزاز (anti tetanus serum) کے انجکشن لگ چکے ہوں۔ تو اسی صورت میں مرض خفیف ہوگا اور مریض صحت یاب ہو سکے گا۔

علاج۔ دو قسم کا ہوتا ہے۔ حفظ ماتقدم اور دوسرے مرض کا علاج۔

۱۔ حفظ ماتقدم اس مرض کا ضروری ہے۔ تا کہ یہ مہلک مرض شروع ہی نہ ہونے پائے۔ اس غرض کے لئے تمام عفونتی زخموں کا نہایت احتیاط سے علاج کرنا چاہیئے۔ ان میں کھلے شگاف دے کر رطوبات پیپ کے لئے کھلا راستہ بنانا چاہیئے لیکن یقینی حفظ ماتقدم کے لئے مصل ضد کزاز کا انجکشن دیا جائے اور اصولاً ان تمام زخموں میں خواہ وہ عفونی ہوں یا غیر عفونی جو ایسے مقامات پر پیدا ہوتے ہیں۔ جہاں پر کزاز کے جراثیم پائے جاتے ہیں۔ ان میں ان کا انجکشن دینا ضروری ہے۔ اس مصل کا انجکشن عضلاتی کیا جاتا ہے۔ اس کی مقدار ۱۵۰۰ سے ۳۰۰۰ یونٹ تک ہوتی ہے۔

۲۔ علاج مرض۔ اگر کسی مریض میں یہ مرض قائم ہو جائے۔ تو اس وقت معمولی علاج کے علاوہ جو کہ ابھی بیان کیا جائے گا۔ زخم کا مقامی علاج بھی نہایت ضروری ہے یعنی زخم کے گلے سڑے حصے کو کاٹ دینا چاہیئے۔

اور گرد کے ملتہب حصوں میں شگاف دیں۔ مانع عفونت ادویات کے غسولات دیئے جائیں۔ لیکن یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ کزاز کے مریض کی پٹی کرتے وقت ربڑ کے دستانے پہننا ضروری ہیں تاکہ سرجن خود عدوٰی سے محفوظ رہے۔

عمومی علاج۔ مریض کو ایک خاموش اندھیرے اور گرم کمرے میں رکھنا چاہیئے۔ تاکہ کسی قسم کی بیرونی تحریک سے تشنجی دورے نہ پیدا ہو جائیں۔ سیال اور مقوی اغذیہ کا استعمال کرایا جائے۔ کیونکہ جبڑے کی سختی کی وجہ سے ٹھوس غذا کا ادخال ناممکن ہوتا ہے۔ اگر منہ کے راستے غذا کا دینا ممکن نہ ہو تو ناک یا مقعد کے ذریعے غذا پہنچانی چاہیئے تشنج کے روکنے کے لیئے مسکنات کا استعمال کرانا چاہیئے۔ جس کے لیئے کلورل ہائیڈریٹ۔ پوٹاسیم برومائیڈ اور مارفیا کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔

نخاع میں انجکشن کے طور پر کاربالک ایسڈ کا ایک فی صدی محلول ۲۰ سی۔ سی کی مقدار میں دیا جاتا ہے۔ لیکن آج کل اس کا استعمال متروک ہے۔ اسی طرح میگنیشیا سلفیٹ کا ۲۵ فی صدی محلول بھی تحت الجلدی یا نخاع میں داخل کیا جاتا ہے جس کی مقدار ۵ سی سی ہوتی ہے۔ مگر چونکہ یہ صرف تشنج کے دوروں کو سودمند ہے۔ اور سمیات پر اثر نہیں کرتا۔ اس لئے اس کا استعمال بھی نہیں کیا جاتا۔ جدید طریقہ علاج میں صرف مصل ضد کزاز کے نخاع میں انجکشن کئے جاتے ہیں۔ ایک دفعہ مرض شروع ہو جانے کے بعد اگرچہ اس مصل کا استعمال اتنا سودمند نہیں جتنا کہ حفظ ماتقدم کے طور پر۔ تاہم اس سے بہتر علاج ابھی تک معلوم نہیں ہو سکا۔ انجکشن کا طریقہ یہ ہے۔ کہ جونہی مرض کی تشخیص مکمل ہو جائے مصل ضد کزاز کا انجکشن کر دیا جائے۔ اور اس کا بارہا اعادہ کیا جائے۔ حتیٰ کہ مریض ٹھیک ہو جائے۔ اس دوا کا زیادہ حصہ نخاع میں بطور انجکشن دینا چاہیئے لیکن باقی ماندہ دوا عضلاتی یا وریدی انجکشن کے ذریعے بھی دی جا سکتی ہے۔

پہلے ۴۸ گھنٹوں میں پچاس ہزار سے ساٹھ ہزار یونٹ تک یہ مصل مختلف راستوں سے پہنچا دینی چاہیئے۔ اس کے بعد آہستہ آہستہ اس کی خوراک کم کرنی چاہیئے۔ نخاع میں انجکشن کے لیئے تیز مصل استعمال کرنی چاہیئے۔ لیکن وریدی یا عضلاتی انجکشن کے لئے معمولی مصل کافی مفید ہے۔ اس مصل کی دس سی سی مقدار میں ۹۰۰۰ یونٹ کی طاقت ہوتی ہے۔

تاریخ الاطبا

طب عربی کے مصنفین

۴

(تلخیص و ترجمہ از جناب حکیم عبدالقوی صاحب دریابادی، فاضل الطب والجراحت)

۱۲- ابوعلی سینا

اس کا پورا نام ابوعلی حسین ابن عبداللہ ابن سینا ہے۔ لاطینی یورپ اس کو (Avicenna) کے نام اور "ملک الاطبا" کے لقب سے موسوم کرتا تھا۔ اس کا مولد صوبہ بخارا کا مقام افشینہ تھا۔ عرب کے اطبا و فلاسفہ میں یہ مشہور ترین تھا جس کی شہرت ساری دنیائے اسلام اور مغربی یورپ میں پھیلی ہوئی تھی۔ اس کی تصانیف سبھی اہل علم کے مطالعہ کی خاص چیز سمجھی جاتی تھیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس نے دس سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ کر لیا تھا۔ اسی زمانہ سے وہ اپنا پورا وقت تحقیقات علمی پر صرف کرتا تھا۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ ارسطو کی کتاب مابعد الطبیعیات (metaphysics) اس نے چالیس مرتبہ پڑھی لیکن پوری طرح سمجھنے میں ناکام رہا۔ بالآخر فارابی کی ایک شرح بہت ہی ارزاں قیمت پر اس کے ہاتھ لگ گئی۔ اور اس کے ذریعہ وہ اس کتاب کو حل کر سکا۔ یہ واضح رہے کہ الفارابی پہلا مشرقی عالم تھا جس نے ارسطو کی منطق کی شرح لکھی ہے۔

بوعلی سینا اٹھارہ سال کی عمر میں تمام علوم کی تکمیل کے بعد شاہ ہمدان کا وزیر مقرر ہو گیا۔ اور وہاں وہ متعدد اعزازات سے مفتخر کیا گیا لیکن درباری سازشوں اور عیش کی طلب کے باعث اس کو اصفہان بھاگنا پڑا۔ جہاں اس نے طبیب دربار اور استاذ طب و فلسفہ کے فرائض انجام دیئے۔ بلا شبہ دماغی قابلیت کے اعتبار سے وہ بے نظیر شخص تھا۔ اس لئے کہ ۲۱ سال کی عمر میں اس نے تمام علوم (باستثنا ریاضی) کی جامع ایک کتاب لکھی۔ کثرت کار اور ہنگامہ پرور زندگی کے باعث اس کی عمر نے زیادہ وفا نہ کی۔ اس کی تدفین مقام ہمدان میں ہوئی۔ اس کی قبر کا سرسری ذکر سر ولیم اوسلر نے اپنی کتاب ارتقاء طب جدید (Evolution of Modern Medicine) میں کیا ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ وہ ایک صد کتب کا مصنف ہوا ہے جن میں اہم ترین القانون فی الطب ہے۔ یہ ذخیرہ ہے ان تمام طبی معلومات کا جو اس کے زمانے تک حاصل ہوئے تھے۔ اور ساتھ ہی اس نے اس میں اس مواد کی پوری شرح بھی بیان کر دی ہے۔ رفعت بیان کے اعتبار سے بوعلی سینا ارسطو اور جالینوس دونوں سے بازی لے گیا ہے۔ اس کی مخصوص قابلیت علم مابعد الطبیعیات میں ظاہر ہوئی ہے۔ وہ تمام مشرقی عرب مصنفین کی طرح ہمارے سامنے جالینوس اور بقراط کے اصول [illegible] ارسطو کی ترمیمات کے ساتھ خلط کر کے پیش کرتا ہے۔ اور ساتھ ہی [illegible] توضیح میں متاخر طبی مصنفین کا جمع کردہ مواد بھی پیش کرتا ہے [illegible] سینا نے جالینوس اور ارسطو کے اصول میں تطبیق کی بہت [illegible] کی ہے۔ بالکل اسی طرح جس طرح کہ دو صدی بعد سینٹ [illegible] ایکویناس نے مسیحی کلیسا اور ان اصول کے درمیان [illegible] کی کوشش کی تھی۔

قانون شیخ تقریباً دس لاکھ الفاظ پر مشتمل اور [illegible] فصول میں منقسم ہے۔ اس کی پانچ جلدیں ہیں [illegible]

اصول فن و منافع الاعضا اور حفظان صحت پر مشتمل ہیں جن کا خلاصہ ارسطو و جالینوس کی تحقیقات پر ہے۔ تیسرے اور چوتھے حصول میں علم علاج درج ہے۔ اور پانچواں علم الادویہ سے متعلق ہے۔ یہ تصنیف یونانی عربی طب کا آخری نچوڑ ہے۔ پندرھویں صدی سے کے آخر زمانہ تک اس کو یورپ کی تمام طبی یونیورسٹیوں میں نصف نصاب کی حیثیت حاصل رہی ہے۔ اس کے بعد بھی سنہ ۱۶۵۰ء تک مانٹ پیلیر اور لووین کی یونیورسٹیوں کے نصاب میں مروج رہی۔

یورپ میں بوعلی سینا کی شہرت کا باعث اس کی یونانی عربی طب کی مہارت تھی۔ یہ طب اس زمانہ کے یورپی فضلا کی رائے میں ان بنیادوں پر قائم تھی جن کی نظائر تعیین و توضیح نہیں ہو سکتی۔ بوعلی کی زبردست قوت استدلال نے قرون وسطیٰ کے یورپ کو بہت زیادہ متاثر کیا تھا۔ یہ زمانہ وہ تھا جب کہ جو لوگ متقدمین کے کلام میں خوبیوں و لطافتوں کا زیادہ اظہار و اقرار کرتے۔ وہی قابل ترین سمجھے جاتے تھے۔ اس طرح متقدمین کے کلام کے جو حصے جتنے زیادہ مبہم و ناقابل فہم ہوتے اتنے ہی وہ اعلیٰ سمجھے جاتے تھے۔ لیکن اس کا ردعمل بہت جلد شروع ہو گیا۔ اور آرنلڈ سا کن ولانوا (Arnaldus de Villanova) متوفی سنہ ۱۳۱۲ء نے تو بوعلی سینا کو پیشہ ور مصنف قرار دیتے ہوئے یہ لکھ مارا کہ بوعلی سینا نے جالینوس کی غلط ترجمانی کر کے یورپ کے حامیین طب کو بیوقوف بنایا۔ ابونصر مغربی نے قانون کو ردی کاغذ کے مثل قرار دیا۔ لیکن باوجود ان سب مخالفانہ حاشیہ آرائیوں کے زمانہ وسطیٰ میں بوعلی سینا کی تحریرات نے وہی عروج و مقبولیت حاصل کی۔ جو جالینوس و بقراط کو حاصل ہوئی تھی۔

بوعلی سینا کی تصانیف کا مطالعہ سارے یورپ میں کیا گیا تھا۔ حتے کہ اس کی رسائی جزائر برطانیہ کے ان لوگوں تک بھی ہو گئی تھی۔ جو گیلک زبان بولتے تھے۔ ڈنکن میکونیشر نے ۱۴ جنوری سنہ ۱۵۹۸ء کو ایک مقالہ اس مقصد سے لکھنا شروع کیا تھا کہ بوعلی سینا کی تعلیمات کو نئے سرے سے صاف اور مختصر عبارت میں پیش کرے۔

قانون کے بہت سے قلمی نسخے ملتے ہیں۔ اوسلر نے اس کے ایک بہت ہی دیدہ زیب اور مصور عبرانی قلمی نسخے کا ذکر کیا ہے جو بولوناں کی لائبریری میں تھا۔

قانون کا لاطینی ترجمہ طلیطلہ کے دونوں جیرارڈ صاحبان نے کیا تھا۔ اس کا ایک بہت ہی خوشخط قلمی نسخہ جو نیورنبرگ میں دستیاب ہوا تھا سنہ ۱۵۹۳ء میں بمقام روم چھاپا گیا۔ اور اس کا عربی ایڈیشن صرف تین جلدوں پر مشتمل سنہ ۱۵۹۳ء میں شائع ہوا۔ پندرھویں صدی مسیحی میں اس کتاب کی شرحوں اور حواشی کا ایک انبار لگ گیا تھا جن کا ایک ضخیم و مکمل مجموعہ سنہ ۱۵۲۳ء میں وینس سے شائع ہوا تھا۔

قانون شیخ کا اثر یورپ پر بحیثیت مجموعی اچھا نہیں پڑا کیونکہ اس کی وجہ سے یہ نقطہ نظر لوگوں میں راسخ ہو گیا کہ محض منطقی قضایا کا استعمال براہ راست تحقیقات فطرت سے بہتر ہے۔ مزید برآں اس کی وجہ سے علم الجراحت کی ترقی رک گئی کیونکہ اس میں یہ تلقین تھی کہ یہ کام طبیب کے رتبہ سے فروتر ہے۔ اور یہ کہ طبیب کو جراحی میں صرف اکال ادویہ اور عمل کے (داغ دینے) سے کام لینا چاہیئے۔

بایں ہمہ قانون نیز اور دوسری عربی کتب کے لاطینی تراجم سے عربی طب کا صحیح نقطہ نظر مغربی فاضلوں پر واضح نہیں ہو پایا ان تراجم پر نظر کرنے سے ترجمہ کی بے شمار غلطیوں کا پتہ چلتا ہے۔ بوعلی سینا کی اور کتابوں کا بھی لاطینی ترجمہ ہوا ہے۔ ان میں ایک کتاب مشرقی فلسفہ (Philosophia Orientalis) تھی جس کا ذکر روجر بیکن وغیرہ نے کیا ہے لیکن یہ کتاب اب نہیں ملتی۔

بوعلی سینا اگرچہ عملی تشریح سے بے بہرہ تھا تاہم اس نے ایک مقالہ علم تشریح پر بھی لکھا ہے جس کا فرانسیسی ترجمہ رازی اور علی عباس کے تشریحی مقالات کے ساتھ پی ڈی کوننگ نے شائع کیا تھا۔

شیخ بوعلی سینا کا یہ مختصر تذکرہ اس وقت تک ناتمام ہی رہے گا۔ جب تک کہ ان کی شاعری کا ذکر نہ کیا جائے۔ پروفیسر جیکسن کا تو یہ خیال ہے۔ کہ رباعیات عمر خیام (جن کا ترجمہ فٹز جیرالڈ نے کیا ہے) دراصل بوعلی سینا ہی کی کہی ہوئی ہیں۔ یہ واضح رہے کہ عمر خیام کا زمانہ شیخ سے سو سال بعد کا ہے۔

۱۳۔ ابن جزلہ

اس کا پورا نام ابوعلی یحیی ابن جزلہ ہے۔ یہ ایک مسیحی گھرانے میں بمقام بغداد ۱۰۴۲ء میں پیدا ہوا بعد میں یہ اسلام

سے آیا۔ اس نے زندگی کہاں گزاری؟

اس کے متعلق طرح طرح کے شبہات ہیں۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ شارلیمین اعظم کے درباری اطبا میں شامل تھا اور اس کے ایما سے اس نے اپنی تقویم مرتب کی تھی۔ لیکن یہ روایت بے اصل ہے۔ اس کی تقویم کا لاطینی ترجمہ ۱۵۳۲ء میں شایع ہوا تھا۔ اور اس کا جرمن ترجمہ ۱۵۳۳ء میں اسٹراسبرگ سے شایع ہوا تھا۔ تعجب ہے کہ یہ کتاب عربی میں طبع نہیں ہوئی اس کی تصنیف اور بھی ہے۔ جس کا لاطینی ترجمہ ہو چکا ہے۔

معارف طبیہ

چالیس برس کے بعد

چالیس برس کی عمر کے بعد حفظ صحت کی غرض سے اطوار زندگی میں بعض تبدیلیاں کرنا ضروری ہوتا ہے۔ شدید ورزش بند کر دینی چاہیئے۔ اور بہت زیادہ کھا جانے کی عادت سے بھی اجتناب کرنا چاہیئے۔ قبض کا رفع ہونا بھی ضروری ہے۔ اور گاہے بگاہے دانتوں کا معائنہ بھی کراتے رہنا چاہیئے۔ پچاس برس کی عمر کے بعد ورزش وغیرہ اور شدید کام بالکل بند کر دینے چاہئیں۔ مگر تازہ ہوا میں چلنا پھرنا ضرور جاری رکھنا چاہیئے۔ ساٹھ برس کی عمر کے بعد کام کاج چھوڑ دینا بہتر ہوتا ہے۔ مگر کوئی نہ کوئی دلچسپی ضرور رکھنی چاہیئے۔ کیونکہ کوئی دلچسپ مشغلہ نہ ہونے سے زندگی کی میعاد گھٹ جاتی ہے۔ دماغی کام کا بہت کم یا بالکل نہ ہونا جسمانی صحت پر بہت اثر انداز ہوتا ہے۔ اس لئے مشغلہ کا ہونا ضروری ہے

عمر کے آخری ایام میں حفظان صحت کے اصولوں میں ذرا سی تبدیلی کرنی پڑتی ہے۔ کیونکہ اس عمر میں جلد کی لچک جاتی رہتی ہے۔ اس کے نیچے کی چربی زائل ہو جاتی ہے۔ قلب کی قوت گھٹ جاتی ہے۔ رگیں سخت ہو جاتی ہیں۔ معدہ اور آنتوں کے خمیات کا فعل کم ہو جاتا ہے۔ اس لئے اس عمر میں سردیوں کے موسم میں خوب گرم کپڑے اور گرمیوں میں باریک کپڑے پہننے چاہئیں۔ نیند نسبتاً لمبی ہونی چاہیئے۔ چنانچہ جوانی کی عمر کے سات گھنٹوں کی بجائے اس عمر میں دس گیارہ گھنٹے تک روزمرہ سونا چاہیئے۔ غذا ہلکی زود ہضم ہونی چاہیئے۔ گوشت کا استعمال کم کرنا چاہیئے۔ اور بہتر تو یہ ہے کہ بالکل استعمال نہ کیا جائے۔ دودھ کا استعمال بڑھا دینا چاہیئے۔ دماغی ورزش کو قطعی ترک نہیں کرنا چاہیئے۔ بوڑھے میاں بیوی کو علیحدہ بھی نہیں رہنا چاہیئے۔ کیوں کہ ان کی سوسائٹی ٹوٹ جانے سے عمر گھٹ جاتی ہے۔

تمباکو سم قاتل ہے

دنیا کے تمام حصوں میں تمباکو کے استعمال کی تباہ کن عادت مشترک طور پر پائی جاتی ہے۔ تمام مہذب اور غیر مہذب لوگ اس زہر کے مہلک اثرات سے واقف ہونے کے باوجود بھی دھڑا دھڑ اس کا استعمال کر رہے ہیں تمباکو ان نباتات میں سے اول نمبر پر ہے۔ جن کے جوہر نہایت زہریلے اور سم قاتل ہیں۔ اس کا خاص جوہر نکوٹین نامی مادہ اس قدر زہریلا ہوتا ہے۔ کہ اس کا ایک قطرہ ایک ہٹے کٹے کتے کو تین منٹ کے اندر راہی ملک عدم کو پہنچا دینے کی قابلیت رکھتا ہے۔ نکوٹین کے علاوہ تمباکو کے دھوئیں میں اور بھی بہت سی مہلک سمیات ہوتی ہیں۔ جن میں پائی کولین ([illegible]) کاربن ڈائی آکسائیڈ پروسک ایسڈ کے نام قابل ذکر ہیں۔ یہ تمام مہلک سمیات ہیں۔ اور اگر ان کی ذرا سی زیادہ مقدار بھی جسم کے اندر پہنچ جائے۔ تو موت آتے دیر نہیں لگتی۔ چنانچہ ہر ایسی تیز سمی چیز کا استعمال ظاہر ہے کہ بے حد ظاہر اور مخفی نقصانات کا موجب ہوگا۔ اس سے بھوک کم ہو جاتی ہے۔ اخلاقی طاقت بھی گھٹ جاتی ہے ضمیر مردہ ہو جاتا ہے۔ بصارت کو نقصان پہنچتا ہے اور خیال و فکر کی پرواز اور فکر و دانش کی خودہ گیری بھی جاتی رہتی ہے۔ تمباکو کے عادی مرد اور عورتیں اندرونی طور پر بہت بری طرح مجروح ہوتے ہیں۔ اور تمام کے تمام نکوٹین کے مزمن قسم کے تسمم میں مبتلا ہوتے ہیں۔ ان کے جگر گردے اور دوسرے تمام ضروری احشاء ماؤف ہوتے ہیں۔ خون کی رگیں سمیت کی وجہ سے اپنی لچک کھو بیٹھتی ہیں۔ اور اس کا نتیجہ خون کے دباؤ کی زیادتی اور پھر قلب کا فساد ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ ورم

ر ... Bright's Disease) رگی اور
...یل ہونے کے خطرات بھی تباکو کے عادی لوگوں کو
...ہیں۔
...لڑجی والسن کا بیان ہے کہ دانتوں کا گھنا سڑنا۔ زبان
...ن۔ زبان کا سرطان۔ اگر تباکو کی وجہ سے نہیں ہیں
...ہے کہ یہ بیماریاں تباکو نوشوں میں دوسرے لوگوں
...بہت زیادہ ہیں۔ مجری غذائی پر تباکو کے اثرات
...شدید ہوتے ہیں۔ چنانچہ ...یا ...کے اجتماع اور تیزابیت
...تباکو کی رہین منت بھی ہو سکتی ہے۔ نظام عصبی
...لوں میں بہت بُرا اثر ہوتا ہے۔ لیکن اکثر اس کا اثر
...یر پا اور تھوڑا تھوڑا ہوا کرتا ہے۔ بعض واقعات ایسے
...ہیں جن میں تباکو کے کثرت استعمال کا نتیجہ عصب
...فور ہوا۔ اور بدبخت تباکو نوش اپنی بصارت سے
...یا مختلف مقامات پر ریحی درد اور شب بیداری بھی
...جہ ہوا کرتے ہیں۔ قلب پر اس کے اثرات بہت
...ہیں۔ اور کئی لوگ تباکو کی بدولت قلبی شکایت سے
...م ہو گئے ہیں۔

شدید گرمی کے نقصانات

...ندوستان میں موسم گرما شدید آفات کا باعث ہوتا
...یہاں شدید گرمی پڑتی ہے جس سے بہت سی تکالیف
...بجاتی ہیں۔ اگرچہ ہماری زندگی کے لئے دھوپ اور
...بد اور ضروری چیزیں ہیں۔ تاہم اس بات میں کوئی
...یں کہ شدید اور تیز دھوپ امراض پیدا کر دیتی ہے۔
...امات میں گرمی مختلف درجہ کی پڑتی۔ جنوبی ہند۔
...ور دکن کے علاقوں میں گرمیوں میں عام طور پر ۱۰۰
...ہیٹ تک درجہ حرارت ہوتا ہے۔ مئی اور جون کے
...ں ہندوستان کے شمالی اور شمال مغربی علاقوں میں
...بھی شدت ہوتی ہے۔ اور درجہ حرارت ۱۲۰ فارن ہیٹ

تک پہنچ جاتا ہے۔ جیکب آباد میں جو ہندوستان بھر میں گرمی پڑنے کے
لحاظ سے اول نمبر پر ہے ۱۲۶ تک درجہ حرارت ہو جاتا ہے۔
یہ امر موجب تسلی ہے کہ جیکب آباد کی گرمی دنیا بھر کے حارترین
ملک سے پھر بھی دس درجے کم ہے۔ طرابلس کے علاقہ عزیزیہ میں
۱۳ ستمبر ۱۹۲۲ء کو ۱۳۶ درجے فارن ہیٹ کی گرمی تھی۔ الاما
والحفیظ۔ گرمی دن کے ایک بجے سے چار بجے کے درمیان شدید
ترین ہوتی ہے۔
آنکھوں کا آنا۔ پتی اچھلنا اور پھوڑے پھنسیاں نکلنا یا
دوسری جلدی بیماریاں گرمی کے موسم کی عام بیماریاں ہیں۔
شدید حرارت سن سٹروک کا مرض پیدا کر کے موت کا باعث بھی
ہو سکتی ہے۔ دیگر امراض مثلاً خسرہ۔ کالی کھانسی۔ اسہال بھی موسم
گرما کی شدت کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ گرمی میں سب
سے بڑی مضرت یہ ہوتی ہے۔ کہ کھانے پینے کی اشیا مثلاً دودھ
پھل۔ گوشت وغیرہ زیادہ دیر رکھے نہیں جا سکتے اور فوراً خراب
ہو جاتے ہیں۔ اگر ان کو ایسی حالت میں استعمال کر لیا جائے۔ تو
امراض و آفات کا موجب ہوتے ہیں۔ کھانے پینے کی اشیا برف میں
دیر تک محفوظ رکھی جا سکتی ہیں۔ مگر ظاہر ہے کہ ہندوستان کے
فاقہ مست عوام اس سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ گرمی کا زیادہ
تر شکار غریب طبقہ ہوتا ہے جنہیں جلتی دھوپ میں شدید محنت
مشقت کا کام مثلاً ہل چلانا۔ اینٹیں کوٹنا وغیرہ کرنا پڑتا ہے۔
بدقسمتی سے ان لوگوں کے رہائشی مکانات بھی کیچڑ اور مٹی کے بنے
ہوئے ہوتے ہیں۔ جن میں موسم کی شدت سے بہت کم بچاؤ ہو
سکتا ہے۔ پانی کی قلت اور ناموزوں گدلا پانی بھی انہیں لوگوں
کے حصہ میں آتا ہے۔ اس لئے گرمی کے امراض کا امکان ان
میں اور بھی بڑھ جاتا ہے۔ گرمی سے محفوظ رہنے کے کئی طریقے لوگ
استعمال کرتے ہیں۔ ایک سہل طریقہ جس سے ہر شخص فائدہ اٹھا سکتا ہے یہ
ہے کہ رات کو کمرے کے دروازے اور کھڑکیاں کھول دینی چاہئیں۔ اور صبح
کے وقت بھی جس وقت تک ہوا ٹھنڈی رہے دروازے کھلے رہیں۔ جب
ذرا ہوا تپنے لگے دروازے بند کر دینے چاہئیں تاکہ گرم ہوا یا دھوپ اندر نہ آنے پائے

دستور العلاج جدید

مختصر زود اثر اور اصولی نسخے

(از جناب حکیم و حافظ محمد مقیم الدین صاحب "فاضل الطب والجراحت" کھاتولی)

جذام

روغن چال موگرا ۵ بوند
روغن جگر ماہی ۳۰ بوند
دن میں دو بار بعد غذا دیں۔

جذامی زخم

روغن چال موگرا ۳ ماشہ
مرہم سادہ ۳ تولہ
زخموں پر مرہم کی طرح لگائیں

جذامی داغ

روغن چال موگرا ۵ تولہ
روغن نیب ۵ تولہ
جذامی داغوں پر مالش کریں۔

فطریت شعاعیہ (ایکٹی نومائی کوسیس)

پوٹاس آیوڈائڈ ۱ ماشہ
ترب عشبہ ۵ تولہ
خوراک ایک چمچہ چار، پانی میں ملا کر پئیں۔

نوٹ۔ یہ مرض متعدی ہے۔ جو عموماً مویشیوں کو ہوا کرتا ہے مگر کبھی انسان کو بھی لاحق ہو جاتا ہے۔ اس مرض کا تعدیہ فطر آمیز غلے کے کھانے یا بذر فطر کے تنفس میں داخل ہونے سے ہو جاتا ہے

سوزاک

کبابہ چینی سفوف ۲ ماشہ
پھٹکڑی سفوف ۲½ رتی
ایسی ایک خوراک دن میں تین بار پانی کے ساتھ دیں۔

نوٹ سوزاک مرد اور عورت دونوں کو یکساں طور پر ہوتا ہے۔ یہ متعدی مرض ہے۔ جو بذریعہ مجامعت یا بواسطت لاحق ہو جاتا ہے۔ احتلام، گرم اور تیز اشیاء کا کھانا یا پینا یا گرم جگہ پر پیشاب کرنا اس مرض کے اسباب میں ہرگز نہیں ہیں۔ اعضائے تناسل مثانہ اور آنکھ کی بیماریوں میں تشخیص مکمل کرنے کے لئے مریض سے ایک سوال سوزاک کے متعلق بھی کرنا چاہیئے۔ پیشاب کی تکالیف میں بچوں میں سنگ ریزہ جوانوں میں سوزاک اور بوڑھوں میں عظم غدہ مذی کا سب سے پہلے غور کر لینا معالج کی دانائی اور تجربہ کاری کی علامت ہے۔

سوزاک

کبابہ چینی سفوف ۵ رتی
شورہ قلمی سفوف ۳ رتی
پھٹکڑی سفوف ۲۰ رتی
صمغ عربی سفوف ۵ رتی
بدستور سابق دیں۔

سوزاک

کبابہ چینی سفوف ۵ رتی
شورہ قلمی سفوف ۳ رتی
سوڈا بائیکارب ۵ رتی
دن میں تین مرتبہ دیں۔

نوٹ۔ سوزاک کی ابتدا میں ہمیشہ کھاری دوائیں تجویز کریں۔ ٹھنڈے اور مدر شیروں کی طرف زیادہ توجہ نہ کریں جب مرض کی شدت اور حدت رفع ہو جائے تب روغن صندل

روغن بلسان اور روغن کبابہ چینی کا استعمال شروع کریں۔ ابتدا میں مریض کے لئے پچکاری کی دوا تجویز نہ کریں۔ سوزاک کے نسخوں میں شیشہ، صندل اور بلانڈ ی والا نسخہ ولاویزا اور مشہور چیز ہے۔ درجہ اول میں اس کا استعمال قطعی غلط ہے۔ کیونکہ اس درجہ میں محرکات اور منشیات کا استعمال اصولاً ممنوع ہے۔ ہر قسم کی شراب سے پرہیز لازم ہے۔ ابتدا میں ہمیشہ مسکنات مفید ہوا کرتے ہیں۔ سوزاک کے درجہ اول میں بھی بلانڈ ی کو کوئی وقعت اور اہمیت حاصل نہیں ہے۔

سوزاک

روغن صندل	۱۰ بوند
روغن بلسان	۱۰ بوند
لعاب اسپغول	۲ تولہ

دن میں دو بار بعد غذا دیں۔

سوزاک

روغن بلسان	۲ بوند
روغن کبابہ چینی	۲ بوند
روغن صندل میسوری	۲ بوند

یہ ایک خوراک کا وزن ہے۔ کیپ شول میں بند کر کے دن میں تین بار بعد غذا کھلائیں۔

پچکاری برائے سوزاک

سہاگہ	۱۰ رتی
پانی	۳ چھٹانک

التوازہری (کارڈی)

کافور	۲ رتی
افیون	½ رتی

دونوں چیزوں کو ملا کر بوقت ضرورت دیں

اس شکایت میں برنشا بھی مفید ہے۔ اس مرض میں قضیب کے جسم اسفنجی یا دونوں اجسام اجوف میں سے کسی ایک میں ترشحات کے اجتماع سے قضیب میں دردناک خمیدگی ہو جاتی ہے۔ اور قضیب بحالت استادگی کسی طرف جھک جاتا ہے۔ اس مرض کی موجودگی میں خارجی طور پر ٹھنڈ پہنچا کر مثلاً آب برف یا اس کی گدی استعمال کر کے اذیت رفع کر دی جاتی ہے۔ ایسی حالت میں سینک یا بھپارہ کی تجویز مضر ہوتی ہے۔

آتشک

جوہر رسکپور	ایک چاول

کیپ سول میں بند کر کے بعد غذا دیں۔

نوٹ۔ اس مرض کا سوداویت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اور نہ سوداوی منضج اور مسہل کارگر ہو سکتا ہے۔ اور نہ عرق مطبوخ ہفت روزہ کو اس میں کوئی خصوصیت یا منفعت حاصل ہے۔ آتشک کا بہترین اور مسلمہ تریاق پارہ اور سنکھیا ہیں ان کے استعمال سے پیشتر محض تلیین مناسب ہے۔ یہ مرض بھی متعدی ہے۔ جو فحش کاریوں کا نتیجہ ہے۔ مریض والدین کے بچوں کو بھی یہ مرض بطریق وراثت منتقل ہوتا ہے

آتشک کے زخم (قرحہ صلبہ) کی مخصوص شکل و صورت ضرور معلوم ہونی چاہیئے۔ تاکہ دیگر اقسام کے زخموں سے امتیاز کیا جا سکے۔ بغیر دیکھے ہوئے آتشک کا زخم تشخیص کرنا مشکل ہے۔ منہ، حلق اور مقعد کے زخم اور جلدی امراض میں تشخیص قائم کرنے کے لئے آتشک کو فراموش نہ کرنا چاہیئے۔

آتشک

ڈانوونس سولیوشن	۱۰ بوند
عرق مصفی	۲ تولہ

دن میں دو مرتبہ بعد غذا دیں۔

توشہ (یانز)

جوہر سین	½ چاول
معجون عشبہ	بقدر ضرورت

گولی بنا کر دونوں وقت بعد غذا کھائیں

(باقی آئندہ)

مجربات

(از جناب حکیم اکبر حسین صاحب الہ آباد)

برائے اسہال۔ مناسب موقعہ و محل سمجھ کر اگر دستوں کو بند کرنا منظور ہو تو آم کے گودے کو قدرے افیون کے ساتھ ہمراہ سرد پانی کے پیس کر ناف کے ہر چہار جانب لیپ کر دو دست بند ہو جائیں گے۔

درد چشم و آشوب چشم۔ برگ کسونڈی پیس کر ٹکیہ بنا کر آنکھ پر رکھ دو۔ فوراً ٹھنڈک پڑ جائے گی۔ نیز سرخی چشم جاتی رہے گی۔

برائے جریان۔ سرس کی چھال سایہ میں خشک کی ہوئی کے ہموزن دال سفید ملا کر حسب قوت مریض صبح و شام ہمراہ شیر بز استعمال کراؤ۔ ہفتہ عشرہ میں نمایاں اثر ہوگا۔

برائے سلسل بول۔ چھوٹی مائین پیس کر ہموزن شکر ملا کر رکھو۔ خوراک ایک تولہ آب سادہ سے ہفتہ عشرہ کے استعمال سے شکایت باقی نہ رہیگی۔

ضعف بصارت۔ چشم آہو مچھلی۔ چشم شپرہ کلاں۔ ہر ایک ۴ عدد جگنو (کرم شب تاب) ۲ عدد۔ سرمہ اصفہانی دو تولہ کافور اصلی ایک ماشہ۔ عرق بادیان سبز میں کھرل کر کے آنکھوں میں لگائیں۔ چند یوم کے استعمال سے فائدہ ہوگا۔

بخار ہر قسم۔ درد سر۔ خرابی شکم وغیرہ۔ تیزاب گندھک ایک تولہ۔ کونین چھ ماشہ ان دونوں کو ایک بوتل میں ڈال کر خوب ہلاؤ کہ ہر دو اشیا مخلوط ہو جائیں۔ ڈاٹ لگا کر علیحدہ رکھ دو۔ ایک تولہ قلعی کو پانی ایک سیر میں بھگو دو۔ ان میں تین چار مرتبہ ہلا دیا کرو۔ دوسرے روز مقطر قلعی آب لے کر مخلوط تیزاب گندھک و کونین میں ڈال کر بوتل کو زور سے ہلا دیں۔ اور ڈاٹ لگا کر رکھیں خوراک ایک تولہ ہر سہ امراض کے لئے بہترین شے ہے۔

برائے پتھری گردہ و مثانہ۔ ست پتھر پھوڑی بوٹی ۲ ماشہ۔ جوا کھار ۵ ماشہ۔ نمک ترب ۵ ماشہ۔ سہاگہ خام ۵ ماشہ۔ کشتہ ابرک سیاہ ۲ ماشہ سب کو باریک کریں۔ خوراک ۲ رتی سے سوا ماشہ تک جوشاندہ کلتھی (حب القلت) ایک تولہ کے ساتھ استعمال کریں۔ دوا کو دونوں وقت استعمال کرنا چاہیئے۔ چار پانچ یوم کے استعمال سے پتھری ریزہ ریزہ ہو کر خارج ہو جائے گی۔

برائے کمزوری اعصاب و مقوی باہ و اعضا رئیسہ۔ ست سلاجیت اصلی۔ خشک خالص۔ عنبر اشہب۔ مروارید ناسفتہ۔ ورق نقرہ۔ جوہر لوبان خانہ ساز۔ زعفران اعلیٰ قسم۔ ابریشم مقرض خام سب اجزا ہموزن باریک کر کے شہد کی مدد سے گولیاں باجرہ کے برابر بنائیں۔ رات کو سوتے وقت ایک گولی مسکہ تولہ میں رکھ کر نگل جائیں۔ چند یوم کے استعمال سے کھانے والے کو قوت کا احساس ہوگا۔ اگر بعد مقاربت کے دو گولی منقیٰ میں رکھ کر کھائی جاوے۔ پھر ویسی ہی قوت و طاقت معلوم ہوگی۔

(از جناب حکیم عبد اللطیف صاحب سیالکوٹ)

طلسمی گولی

معجون برشعشا	۴ رتی
کشتہ قلعی	۲ رتی

ملا کر ایک ہی بار چار بجے شام ½ پاؤ شیر کے ساتھ استعمال کریں۔

فوائد جریان۔ احتلام اور سرعت انزال کے لئے اکسیر ہے

طلا طلسمی

نوشادر	ایک ماشہ
کافور	ایک ماشہ
سرکہ	۳ تولہ

حل کرکے محفوظ رکھیں اور مقام ماؤف پر مالش کریں
فوائد۔ وجع المفاصل۔ نقرس۔ درد گردہ۔ ذات الجنب کے
لئے مجرب ہے۔

سرکہ عجیب

املی ۲۰ تولہ
منقیٰ ۵ تولہ

ایک سیر پانی میں جوش دے کر مل چھان لیں۔ ۲ تولہ خالص
سرکہ ڈال کر شیشیوں میں بھر لیں۔
فوائد۔ کسی عمل میں سرکہ سے کم نہیں۔ تجربہ کرکے دیکھ لیں

جادو کی پوڑیہ

کتھ سفید ۳ رتی
کافور ۳ رتی

ایسی ایک خوراک بن جاوے ایک گھنٹہ پیشتر سرد پانی سے
دیں۔ فوائد۔ نوبتی دوروں اور بخاروں کے لئے مجرب ہے۔

مطبوخ جدید

خاکشی ۱ تولہ
انجیر ۳ عدد
منقیٰ ۸ عدد

ایک سیر پانی میں پکا کر چھان لیں۔ قدرے قدرے پلاتے
رہیں۔ چیچک اور خسرہ نکالنے اور تکلیف رفع کرنے کے لئے جادو ہے

اکسیر سرخ

نوشادر ۳ رتی
فلفل سیاہ ۲ رتی
گیرو ۲ رتی

سفوف سازند
خوراک بچوں کے لئے ایک ایک رتی دن میں ۲-۳ بار
شیر وایہ سے دیں۔
دودھ کی خرابی کے امراض کے لئے بے بدل ہے

عرق جدید

شورہ ۱ ماشہ
نوشادر ۴ رتی
سوڈا شیریں ۲ ماشہ
پانی سادہ ۵ تولہ

حل کرکے چھان لیں۔
مدربول۔ طمث۔ مدر حیض۔ معرق۔ چڑھتے ہوئے بخار کو اتارتا
ہے

اکسیر وجع الفواد

ہیرا ہینگ ۲ رتی
کافور ۳ رتی

ایک ہی بار سرد پانی سے کھلائیں۔
علاوہ ازیں سردرد اور بدنی دردوں کے لئے مفید ہے۔

حب حلتیت جدید

ہینگ ۱ تولہ
صبر زرد ۱ تولہ

نخودی پانی سے گولیاں بنالیں۔
خوراک ایک سے ۳ رتی۔
پیٹ کے مادی امراض کے لئے چند دن کھلانی اکسیر ہیں۔
اور طمث اور مدر حیض اور دافع درد کے لئے تجربہ شدہ ہے۔
ڈبہ کے لئے اکسیر ہے۔

حب طلسماتی

افیون ۱ ماشہ
ہینگ ۱ رتی

بقدر مونگ گولیاں بنالیں۔ ہر نوبتی امراض کے حملہ کو
روکتی ہیں۔
خوراک ۲-۴ گولی دن میں ایک دو بار

جادو کی پوڑیہ

چرائتہ مسفوف ۴ رتی
کونین ۲ رتی

کشتہ ابرک سیاہ — ۲ رتی

ایک ہی بار پانی سے کھلادیں۔ ٹیبریا اور نوبتی بخاروں کے لئے مجرب ہے۔

حب مسہل

جماگوٹہ چھلکا دور کردہ — ۵ تولہ — گھی میں سرخ کرکے رکھیں

کتھہ — ۱ تولہ

بقدر مونگ نخودی گولیاں بنالیں

ایک دو گولی بعد از غذا سوتے وقت شیر سے کھلائیں معدہ کو بے تکلف صاف کرتی ہیں۔ معمول مطب ہے۔

غذا شیر برنج۔ دستوں کو بند کرنے کی صورت میں اسپغول ۵ تولہ شربت بنفشہ کے ہمراہ کھلائیں مضر مسہل کا دافع ہوگا۔

آئی لوشن جدید

شورہ	۲ تولہ
کافور	۳ ماشہ
پھٹکری خام	۶ ماشہ
پھٹکری بریاں	۱ تولہ
ہلدی	۱ تولہ

پانی سادہ ایک رطل پانی میں حل کرکے ۲۴ گھنٹے کے بعد چھان لیں۔

سرخی۔ آشوب چشم اور ہر قسم کے لئے معمول مطب نسخہ ہے مریض روتا آئے ہنستا جائے۔

اقوال زریں۔ سرد موسم کے پیدا شدہ بچے گرم دواؤں سے شفایاب ہوتے ہیں۔ بھنگ۔ صبر زرد۔ نوشادر۔ زہر مہرہ مختلف اوقات پر مختلف امراض کے لئے شافی علاج ہے۔

(از جناب حکیم زبدۃ الحکما حکیم ابوالحسن محمد احسان الحق خاں صاحب)

روغن دافع بہرہ پن۔ بہرہ پن جو پیدائشی نہ ہو اس کو دور کرنے کے لئے ذیل کا روغن نہایت اکسیر ہے۔

صفتہ۔ ابہل۔ تج۔ تربد موصوف۔ انزروت ہر ایک ۵ ماشہ کو ایک پاؤ پانی میں جوش دیں۔ جب ایک چھٹانک رہ جائے تو اتار لیں پھر اس پانی میں سرکہ انگوری۔ آب ثوم۔ آب پیاز۔ آب حنظل۔ روغن کنجد۔ روغن بابونہ۔ روغن بادام تلخ۔ روغن کدو تلخ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ روغن زرد ہر ایک ۲ تولہ ملا کر خوب جوش دیں۔ جب پانی خشک ہو جائے تو روغن کو اتار کر حفاظت سے رکھیں۔ اور رات کو کانوں میں ۲۔۲ قطرے ڈالیں۔ اندرونی طور پر حب توقایا یا حب شبیار سے دماغ کا تنقیہ کریں۔

نوٹ۔ حب شبیار اور حب توقایا کے نسخے قرابادین قادری میں درج ہیں۔

شربت فولاد۔ جگر کو طاقت دینے اور خون کو پیدا کرنے کے لئے ذیل کا شربت نہایت مفید ہے۔

صفتہ۔ فری ایٹ امونیائی سائٹراس ۲۴ ماشہ۔ لائیکوار آرسینی کیلس ۶۰ بوند مصری ڈیڑھ سیر

پہلی دوائی کو ۳ پاؤ پانی میں حل کرکے مصری ملا کر قوام کرلیں قوام ہو جانے پر دوسری دوائی ملا کر حفاظت سے رکھیں۔ ایک ایک تولہ صبح اور شام غذا کھانے کے بعد استعمال کریں۔ مقوی اعضا رئیسہ بھی ہے۔ اور دافع نزلہ زکام بھی۔

اکسیر پھولا چشم۔ افیون ۲ رتی پھٹکری بریاں ایک تولہ رسونت ۴ ماشہ۔ آب لیموں ایک عدد۔ کریبے مصفٰے ۵ عدد۔ نوشادر ۵ ماشہ۔ جست ۳ ماشہ۔ مغز تخم سرس ۱۰ ماشہ۔ پیپرمنٹ ۱۰ ماشہ کافور ۱۰ ماشہ کو خوب کھرل کریں۔ خشک ہونے پر حفاظت سے رکھیں اور رات کو آنکھوں میں لگائیں۔

پھولا چشم کو دور کرنے کے لئے لاجواب ہے۔

علاج بالمفردات

کالی کھانسی

(از جناب حکیم محمد طفیل صاحب گورداسپوری)

کاکڑا سنگی کو کوٹ چھان کر سیاہ مرچ کے برابر گولیاں بنالیں اور منہ میں رکھیں۔

کیلے کا پتہ جلاکر اس کی راکھ میں قدرے نمک ملاکر تھوڑا تھوڑا دیں۔

کشتہ ابرک گھیکوار کے رس میں کیا ہوا خوراک ۱ رتی صبح وشام ہمراہ شربت شہتوت دیں۔

کشتہ بارہ سنگھا چونہ میں کیا ہوا خوراک ۲ چاول خمیرہ گاؤزبان میں صبح وشام

کشتہ بارہ سنگھا اجوائن میں کیا ہوا خوراک ۱ رتی منقیٰ میں رکھ کر دیں۔

کشتہ بیضہ مرغ نوشادر میں کیا ہوا خوراک ۲ رتی بتاشہ میں دیں۔

کشتہ سنکھ شیر مدار میں کیا ہوا خوراک ۱ رتی پان میں رکھ کر دیں۔

کشتہ سنگ جراحت برہمنڈی میں کیا ہوا خوراک ۱ رتی ہمراہ شربت بنفشہ۔

کشتہ سیپ نوشادر میں کیا ہوا خوراک ۱ رتی ہمراہ شربت بنفشہ دیں۔

کشتہ ہڑتال گاؤدنتی پیاز میں کیا ہوا خوراک ۱ رتی شربت بنفشہ کے ساتھ دیں

کشتہ ہڑتال گاؤدنتی چرچٹہ میں کیا ہوا خوراک ۱ رتی شربت بنفشہ کے ساتھ

کشتہ مرجان مصری میں کیا ہوا خوراک ۲ چاول مناسب بدرقہ کے ساتھ

کشتہ مرجان آک کے دودھ میں کیا ہوا خوراک ۲ چاول پانی کے ساتھ دیں

کشتہ کوڑی کٹائی کی جڑ میں کیا ہوا خوراک ۴ رتی بتاشہ میں رکھ کر کھلائیں۔

کشتہ ہڑتال گاؤدنتی ریوند چینی میں کیا ہوا خوراک ۱ رتی ہمراہ شربت بنفشہ دیں۔

کشتہ شنگرف بھلاواں میں کیا ہوا خوراک ۱ چاول گرم پان میں دیں۔

کشتہ ہڑتال گاؤدنتی شیر مدار میں کیا ہوا خوراک ۱ رتی ہمراہ شربت بنفشہ دیں۔

اجوائن دیسی ۲ ماشہ افیون ۱ ماشہ گولیاں سیاہ مرچ کے برابر بناکر سوتے وقت گرم پانی سے دیں۔

کاٹے پھل کی چھال کو باریک کرکے شہد میں ملاکر صبح و شام کھلائیں۔

تخم کتان نیم کوفتہ شہد خالص میں قدرے پانی ملاکر دیں

کباب چینی کا سفوف بناکر خوراک ۴ رتی دن میں تین دفعہ دیں۔

تخم کتان ۹ ماشہ نبات سفید ۲ تولہ پانی میں جوش دیکر مل چھان کر دیں۔

ریوند خطائی کو باریک کرکے لعاب بہدانہ میں گولیاں بنالیں اور منہ میں رکھیں

کشتہ بیضہ مرغ جلا کسی چیز کے پھونک لیں خوراک ۱ رتی

صبح و شام شہد کے ساتھ دیں۔
سفوف کچلہ سوختہ خوراک اچاول پان کے ساتھ دیں۔
تمک برگ بانسہ اسی عرق گاؤزبان سے صبح و شام دیں۔
برگ بانسہ کا سفوف بناکر شہد میں ملاکر چٹائیں۔
مغز چلغوزہ کھلانا بہت مفید ہے
کتیرا گوند کو باریک کرکے شربت بنفشہ میں ملاکر چٹائیں
بارہ سنگا کا سینگ جلاکر تھوڑا شہد میں ملاکر چٹائیں مجرب ہے۔ اوپر سے پانی نہ پلائیں۔
پوست کو نہایت ہی باریک کرکے سہ رتی گرم پانی میں ملا کر بوقت عصر پلائیں مجرب ہے
صبر سقوطری لوہے کے برتن میں ملاکر خوراک ا رتی شربت بنفشہ کے ساتھ
ثیر خشت عمدہ منہ میں رکھیں۔ گرم کھانسی کو مفید ہے
عود بلسان کو باریک کرکے پانی میں جوش دے کر سوکھی کھانسی کو مفید ہے۔

فندق ۲ ماشہ کو باریک کرکے شہد میں ملاکر چٹائیں مجرب ہے۔
تخم کاہو کا سفوف بناکر خوراک ۲ ماشہ صبح و شام شربت بنفشہ سے دیں۔
گل پستہ پوست بیلہ زرد و مجوزان اور کسی کو رس میں کھرل کرکے مونگ کے برابر گولیاں بنائیں۔ ایک گولی صبح و شام دیں
روغن بنفشہ کو ناک پر ملیں
بادام روغن کو سینہ اور دونوں شانوں کے درمیان مالش کریں۔
سونٹھ کو باریک کرکے شہد میں ملاکر چٹائیں۔
روغن سرسوں کو مقعد پر لگانا مفید ہے۔
چیل کو چلم میں رکھ کر مثل تمباکو کے پینا مفید ہے۔
بڑی الائچی ملاکر باریک کرکے خوراک ۴ رتی ہمراہ شربت بنفشہ دیں ۔

تحقیق الادویہ

بیش

اسماء مختلفہ۔ بچھناک۔ بیش۔ میٹھا تیلیا۔ اکونائٹ

ماہیت و شناخت۔ شمالی ہندوستان کے پہاڑی علاقہ میں پیدا ہونے والی ایک خودرو بوٹی ہے۔ جو نہایت سمی ہوتی ہے۔ شکل میں مخروطی ہوتی ہے۔ رنگت کے اعتبار سے سفید اور سیاہ دو قسم کی ہوتی ہے۔

مزاج۔ گرم خشک درجہ چہارم

افعال کلیہ۔ مسکن۔ منشی۔ مانع نزلہ و کھانسی۔ مبہی۔ مقوی اعصاب۔ معدل سودا و بلغم

افعال مخصوصہ۔ چونکہ یہ ایک نہایت سمی چیز ہے۔ اس لئے اس کو تنہا اور بغیر اصلاح کے استعمال نہیں کیا جاتا نزلہ۔ زکام۔ کھانسی۔ استسقاء اور امراض عصبیہ میں اس سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے۔

اس کے جوہر کو انگریزی میں ایکونائٹس کہتے ہیں جو نہایت مؤثر اور تیز ہوتا ہے۔ بیش کا عرق (ٹنکچر آف ایکونائٹ) اس کی ایک بوند پانی میں ملا کر پلانے سے بخار کی حدت کم ہو جاتی ہے۔ جلن اور بے چینی میں نمایاں کمی ہو جاتی ہے۔ حلق کی سوزش۔ نزلہ۔ ورم لوزتین وغیرہ کو فائدہ کرتا ہے۔ ٹنکچر کے بیس حصہ میں ایک حصہ یعنی پانچ فی صدی ایکونائیٹ ہوتا ہے ٹنکچر کی مقدار ۵ سے پندرہ بوند ہے۔ لیکن عام طور پر اس سے کم مقدار میں استعمال کرانا ہی بہتر ہوتا ہے۔

ضعف قلب اور عسر التنفس کے مریضوں میں اس کا استعمال اچھا نہیں۔

تدبیر و اصلاح۔ اس کو ایک باریک کپڑے میں پوٹلی بنا کر دودھ میں لٹکایا جائے۔ دودھ دیگچہ کے نصف تک آتا ہو۔ کافی دیر جوش دینے کے بعد نکال کر اس کو سفوف کر لیا جائے۔

مرکبات

دوا ڈپٹی صاحب۔ جریان رطوبی کی مشہور دوا ہے مرچ سفید دکنی ۱۰ تولہ۔ میٹھا تیلیا ۹ ماشہ ۲ سیر دودھ میں مدبر کیا ہوا۔ سیماب ۱ تولہ۔ قلعی ۹ ماشہ۔ فلفل دراز ۴ ماشہ۔

قلعی کو پگھلا کر سیماب کے ساتھ ملائیں۔ اور باقی تمام ادویں کو باریک پیس کر ان کے ساتھ ملا دیں۔

مقدار خوراک ۲ چاول مکھن میں ملا کر

دیگر حب بیش۔ بیش مدبر ۱ رتی۔ جدوار خطائی ۲ ماشہ درونج عقربی ۲ ماشہ۔ افیون ۱ رتی۔ سلاجیت ۱ ماشہ۔ مغز بلادر ۱ ماشہ ورق نقرہ ۲۰ عدد۔ کافور ۲ ماشہ سب کو کوٹ پیس کر شراب برانڈی میں ملا کر ایک سو گولیاں تیار کی جائیں۔

نزلہ زکام۔ رقت۔ سرعت۔ جریان اور ضعف باہ کے لئے مفید ہے۔

روغن بیش۔ بیش تولہ۔ تخم جوز ماثل تولہ۔ اجوائن خراسانی ۲ تولہ۔ برگ قنب ۲ تولہ۔ افیون ۳ ماشہ تمام دواؤں کو کوٹ چھان کر زردی بیضہ مرغ ۸ عدد میں حل کر کے بقدر کنار بشتی حبوب بنا کر پاتال جنتر کے ذریعے روغن کشید کریں۔ فالج۔ لقوہ اور دوسرے عصبی امراض میں مفید ہے۔

مراسلات

بھوپندرا طبیہ کالج پٹیالہ

اپنی علمی و عملی تعلیم کے لحاظ سے ہندوستان کے طبی کالجوں کی صف اول میں شمار ہوتا ہے۔ عملی تعلیم کے لئے کالج کا اپنا شفا خانہ ہے۔ جس میں قابل پروفیسر تشخیص و نسخہ نویسی پر عبور کراتے ہیں۔

یہاں کے مستند حکما کو گورنمنٹ پنجاب نے ڈسٹرکٹ بورڈ میونسپلٹی اور چھوٹے قصبات میں ملازمت کے حقوق دیئے ہیں۔ یو۔پی گورنمنٹ نے بھی رجسٹریشن کے حقوق عطا کر دیئے ہیں۔ یہاں کے فارغ شدہ طبی میدان میں کامیاب زندگی بسر کر رہے ہیں۔

ہندوستان کے ہر گوشہ سے تعلیم حاصل کرنے کے لئے طلبا داخل ہوتے ہیں۔ بورڈنگ اور کچن کا انتظام معقول ہے۔ کالج ماہ اگست اور ستمبر میں موسمی تعطیلات کی وجہ سے بند رہے گا۔ یکم اکتوبر کو کالج کھلے گا۔ جو طلبا داخل ہونے کے خواہشمند ہیں۔ وہ یکم اکتوبر کو کالج میں داخل ہو سکتے ہیں۔ پراسپکٹس مفت طلب کریں۔ (پرنسپل)

آیورویدک اینڈ یونانی طبی انجمن کا جلسہ

سب اعلان آیورویدک اینڈ یونانی طبی انجمن یو۔پی کا سالانہ جلسہ انجمن کے مستقل صدر جناب حکیم مولوی سید احمد صاحب کی زیر صدارت بتاریخ ۱۸ جولائی ۱۹۴۱ء بوقت ۴ بجے شام لکھنؤ پوری شان و شوکت کے ساتھ منعقد ہوا۔ اطبا اور وید صاحبان نے بہت بڑی تعداد میں شرکت فرما کر علمی دلچسپی کا ثبوت دیا۔ ممبران انجمن میں سے جناب حکیم عبد الحلیم صاحب و جناب حکیم ہادی رضا خانصاحب و جناب حکیم حاجی محمد وہاج الحق صاحب و جناب حکیم سید بشیر احمد صاحب۔ و جناب حکیم مہراج سنگھ صاحب۔ و جناب پنڈت ہری نرائن صاحب وید اور غیر ممبران میں سے جناب حکیم سید محمد کاظم صاحب و جناب حکیم سید حاتم علی صاحب اور پنڈت ایس مصر صاحب وید کے اسمائے گرامی خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہیں۔ سب سے پہلے سکریٹری صاحب کی اجازت سے مجھ ناچیز خادم نے بحیثیت جوائنٹ سکریٹری انجمن کی سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ جو بالاتفاق آرا منظور ہوئی۔ اس کے بعد جناب حکیم عبد الحلیم صاحب نے ایک پُر مغز تقریر میں اطبا کو ان کے فنی فرائض کی طرف متوجہ کرتے ہوئے عملی دلچسپی لینے پر زور دیا جناب پنڈت ہری نرائن صاحب وید نے ایک مختصر تقریر میں چندہ کی اپیل کرتے ہوئے مبلغ عہ روپیہ کا اپنی طرف سے اعلان کیا۔ آپ کی تقریر کا حاضرین جلسہ پر کافی اثر پڑا۔ اور حسب ذیل دیگر حضرات نے بطور اعانت انجمن حسب ذیل چندہ اعلان فرمایا۔ جناب حکیم مولوی سید احمد صاحب للعہ روپے جناب حکیم عبد الحلیم صاحب عہ۔ جناب حکیم ہادی رضا صاحب عہ روپے جناب حکیم تاج الحسن صاحب عہ روپے۔ جناب حکیم مہراج سنگھ صاحب للعہ جناب سندر گنیش پرشاد صاحب عہ جناب حکیم سید شفیع احمد صاحب صہ روپے۔ جناب حکیم محمد فضل حق صاحب صہ روپے جناب حکیم سید سراج احمد صاحب صہ روپے چندہ کے بعد شکریہ صدر پر جلسہ برخاست ہوا۔ اور منجانب جناب حکیم عبد الحلیم صاحب لائٹ ریفرشمنٹ سے شرکاء جلسہ کی تواضع کی گئی۔ (حکیم مولوی سید شفیع احمد جوائنٹ سکریٹری آیورویدک اینڈ یونانی انجمن یو۔پی لکھنؤ ڈپو وپراپرائٹر یونانی دواخانہ کامل الشفار لال کنواں۔ لکھنؤ)

جوابات

(۴۱) خمیرہ گاؤزبان عنبری۔ خمیرہ گاؤزبان عنبری کا نسخہ قرابادین قادری میں دیکھئے۔ اور روغن بیضہ مرغ کے بنانے کی ترکیب ذیل میں۔ ترکیب روغن بیضہ مرغ۔ صنعتہٗ: زردی بیضہ مرغ پختہ چند عدد کو حاصل کر کے ہاتھ سے ان کو باریک کر کے آہنی کڑاہی میں ڈال کر نیچے نرم آنچ جلائیں۔ اور آہنی دستہ کے ساتھ زردی بیضہ مرغ کو ہلاتے جائیں۔ یہاں تک کہ روغن برآمد ہو جائے۔ (حکیم احسان الحق خاں)

(ایضاً) آپ ذیل کا نسخہ تیار کریں۔ گاؤزبان۔ گل گاؤزبان صندل سفید و سرخ۔ گل بنفشہ۔ عناب۔ اسطوخودوس۔ ساذج ہندی ابریشم مقرض۔ گل کشنیز۔ گل سیوتی۔ اذخر۔ برگ بانسہ۔ پرسیاؤشاں ہر ایک ۱ تولہ۔ اصل السوس ۱۰ تولہ سب کو ایک سیر پانی میں جوش دے کر صاف کر کے مصری ۴۰ تولہ ملا کر خوب قوام کریں۔ اور قوام ہونے کے بعد روح بید مشک ۵ تولہ۔ روح کیوڑا ۵ تولہ۔ ورق نقرہ ۱ تولہ۔ مروارید ۳ ماشہ ملا کر خوب رگڑیں۔ اور کام میں لائیں۔ دیگر زردی بیضہ مرغ پختہ کو کڑاہی میں ڈال کر خوب جوش دیں حتےٰ کہ تمام زردی جب جل جائے گی۔ تو روغن تیار ہوگا۔

(حکیم محمد شمس الحق خاں)

(ایضاً) خمیرہ گاؤزبان عنبری اور روغن بیضہ مرغ کا طالب باشندہ سیالکوٹ ہے۔ بہتر ہے کہ میرے مطب حاجی پورہ سیالکوٹ میں تشریف لائیے۔ اس کا معمہ حل کر دوں گا۔ (حکیم محمد عبد اللطیف)

(۴۲) دھند اور جالا۔ آپ اپنی والدہ ماجدہ کو بوقت صبح خمیرہ اسطوخودوس ایک تولہ ہمراہ عرق بادیان ۵ تولہ اور عرق گاؤزبان ۱۰ تولہ اور بوقت شام خمیرہ اسطوخودوس ۶ ماشہ۔ اور اطریفل کشنیزی ایک تولہ ہمراہ شربت عناب ۵ تولہ۔ عرق بادیان ۱۰ تولہ استعمال کرائیں۔ اور مندرجہ ذیل سرمہ تیار کر کے آنکھوں میں لگائیں۔

صنعتہٗ: سیماب۔ کشتہ جست ہر ایک ایک تولہ۔ سرد چینی۔ قلمی شورہ۔ تخم نیل۔ کف دریا۔ نوشادر۔ شب یمانی۔ سنگ بصری۔ چینی خالص۔ کانچ سبز ہر ایک ۶ ماشہ۔ زنگار۔ توتیائے ہندی۔ آملیاسنے ذہبی۔ سفیدہ کاشغری۔ مامیراں چینی۔ برگ نیم ہر ایک ۳ ماشہ۔ سرمہ سفید۔ فلفل دراز ہر ایک ۱ ماشہ۔ سرمہ سیاہ ۲ تولہ تمام ادویات کو باریک کر کے آب سرس ۵ تولہ میں کھرل کریں خشک ہونے پر حفاظت سے رکھیں۔ اور اپنی والدہ کو بوقت شب ۲۔۲ سلائی آنکھوں میں لگائیں۔ طب یونانی اور قدرت خداوندی کا کرشمہ بچشم خود دیکھیں۔ (حکیم احسان الحق خاں)

(ایضاً) آپ معجون اسطوخودوس صبح و شام ہمراہ شیر گاؤ کے کھلائیں اور مامیراں چینی فضلہ۔ بیضہ چیل ہر ایک ۶ ماشہ۔ سرمہ اصفہانی ۲ تولہ آب سرس سبزہ ۵ تولہ میں سب کو خوب کھرل کر کے سرمہ سا بنا کر روزانہ آنکھوں میں لگائیں۔ اعلیٰ درجہ کا مجرب بے عدیل ہے۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۴۳) ایام حیض کی بے قاعدگی۔ مریضہ کو جب آمد حیض کی علامات نمودار ہوں تو مندرجہ ذیل ادویات گاؤزبان۔ گل گاؤزبان۔ تخم کرفس۔ انیسون۔ انجیر زرد۔ بادیان۔ بیخ بادیان۔ تخم خربزہ۔ تخم خیارین۔ پوست املتاس ہر ایک ۴ ماشہ کا جوشاندہ جسکو بوقت شب پانی میں بھگو کر صبح بطریق معروف جوش دے کر حاصل کیا گیا ہو صبح و شام دونوں وقت شیر خشت اور ترنجبین ہر ایک ۲ تولہ۔ روغن بادام ۹ ماشہ شربت بزوری حار ۵ تولہ ملا کر ہمراہ سفوف ریوند ۲ ماشہ کیسہ ایک دو روز تک استعمال کرائیں۔ تمام شکایات رفع ہو جائیں گی و معالجہ

(ایضاً) آپ ذیل کا نسخہ تیار کر کے استعمال کریں۔ انشاء اللہ درد سر اور دل کی کمزوری بھی دور ہوگی۔ حجر القلب۔ جواہر مہرہ کہربا شمعی اسطوخودوس برہمی بوٹی جملہ مساوی الوزن لے کر یکجان

کریں۔ اور سفوف بنا کر ۴ ماشہ صبح و شام ہمراہ شیر گاؤ کے استعمال کرائیں۔ ایک ماہ کے استعمال کرنے سے تمام شکایات کا ازالہ ہوگا (حکیم شمس الحق خاں)

(۴۴) سوء مزاج حار کبد۔ مریضہ کو سوء مزاج حار کبد پیدا ہو چکا ہے جس کی وجہ سے نزلہ و زکام کی شکایت بھی لاحق ہو چکی ہے۔ آپ مریضہ کو مندرجہ ذیل ادویات ست گلو۔ ست اسپغول مغز کشنیز۔ عقیق سرخ۔ مرجان۔ کشتہ سرطان۔ گوند کیکر۔ گوند کتیرا۔ زہر دسبز۔ ورق نقرہ۔ دانہ الائچی خورد۔ گلسرخ۔ طباشیر۔ گل گاؤزبان۔ صندل سفید ہر ایک ۳ ماشہ کا سفوف تیار کر کے ۲ ماشہ صبح اور ۲ ماشہ ہمراہ شربت انار شیریں ۲ تولہ۔ عرق کاسنی ۵ تولہ عرق مکو۔ عرق بادیان ہر ایک ۲ تولہ استعمال کرائیں۔ اور رات کو سوتے وقت جوارش مصطگی ۶ ماشہ ہمراہ عرق گاؤزبان ۵ تولہ کھلایا کریں۔ غذا بالکل سادہ گرم ترش اور تیل والی چیزوں سے پرہیز کریں۔ (حکیم احسان الحق خاں)

(ایضاً) آپ کو اگر صحت مطلوب ہے تو آپ جواب سوال ۴۳ کے نسخے میں ورق نقرہ ۱ تولہ۔ مروارید ۲ ماشہ۔ شکر تیغال ۲ تولہ صمغ عربی کتیرا۔ کودانہ ہر ایک ۹ ماشہ اضافہ کریں۔ اور بقدر ۲ ماشہ صبح و شام ہمراہ شربت شفا عرق کمو ۵ تولہ۔ عرق گاؤزبان ۵ تولہ کے استعمال کریں۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(ایضاً) مریضہ کے حالات سے ممکن دق کا گمان ہے۔ آپ مریضہ کو کسی سرد ملک میں دو چار ماہ لے جائیں تو بہتر ہے۔

مندرجہ ذیل نسخہ مفید ہے

سفتہ۔ بکری کے پھیپھڑے سوختہ ۱ تولہ۔ سنگ پشت (کچھوا) سوختہ ۱ تولہ۔ طباشیر ۱ تولہ سفوف کریں۔ خوراک ۱ ماشہ دن میں ۲ بار ہمراہ شربت انجبار جس میں خاشی چھڑک لی گئی ہو۔ ہضم کا خیال رکھیں اور کم از کم ۱۵ روز استعمال کریں۔ (حکیم محمد عبد اللطیف)

(۴۵) کمزوری باہ۔ میری طرف سے مجربات کے ضمن میں گذشتہ پرچہ مشیر الاطبا میں جو مجربات صفحہ ۲۱ پر شائع ہوئے ہیں آپ ان میں سے طلاء مقوی اعصاب اور سفوف سرعت تیار کر کے اسی ترکیب کے ساتھ استعمال کریں۔ تمام شکایات رفع ہو جائینگی (حکیم احسان الحق)

(ایضاً) ان شکایات کے ازالہ کے لئے ببوب کبیر ۱ تولہ صبح و شام ہمراہ شیر تازہ یا زردی بیضہ ۲ عدد ملا کر پلائیں۔ روزانہ ۱۰ کا استعمال کریں۔ نیز رش کافی ہوگی (حکیم شمس الحق خاں)

(۴۶) آپ کتاب رموز صنعت و حرفت کا مطالعہ کریں یا اسرار کیمیا سے اپنا مطلب حاصل کریں (حکیم شمس الحق خاں)

(ایضاً) شربتوں کو دیر تک محفوظ رکھنے کی بہترین ترکیب یہ ہے کہ انکے قوام غلیظ بنائے جائیں

(۴۷) مطلوبہ نسخے۔ آئندہ پرچے کی انتظار فرمائیں (حکیم احسان الحق خاں) (حکیم احسان الحق)

(ایضاً) کتھ سفید تخم بتیا ناسی پوست ریٹھہ سفید ہر ایک ۱ تولہ سب کو یکجان کر کے سفوف بنا کر ۲ ماشہ صبح و شام ہمراہ مسکہ یا بالائی کے استعمال کریں۔ اس سے ہر قسم کا بواسیر دور ہوگا (۲) خنازیر سانپ کی بوٹی کو کوٹ کر پانی نکال کر روغن سرسوں میں ملا کر آگ پر چڑھائیں جب تمام پانی جل جائے تو روغن کو خنازیر پر لگائیں۔ اور معجون عشبہ ۶ ماشہ صبح و شام ہمراہ شربت چوب چینی عرق عشبہ ۵ تولہ ملا کر پیا کریں بحیثیت عدل نسخہ ہے (حکیم شمس الحق)

جواہر طب

پیام شفا بالتصویر مصنفہ حکیم ڈاکٹر قاضی غلیم اللہ صاحب کامل ... و جراحت پروفیسر تشخیص و عملی معالجات طبیہ کالج لاہور۔ اس میں ہر قسم کی امراض مزمنہ (بڑی بیماریوں) کی تعریف۔ نیز طریق پیدائش۔ اسباب۔ تحفظ ماتقدم اور علاج کو نہایت وضاحت سے درج کر دیا گیا ہے۔ ہر ایک مرض کے لئے مجرب المجرب تیر بہدف۔ مصدقہ اور خاص الخاص دواؤں کو درج کر دیا گیا ہے۔ سرورق مصور رنگین قیمت جلد اول مجلد سنہری ۔ جلد دوم مجلد سنہری ۔ ہر دو مکمل جلد مجلد سنہری ۔

سوالات

جو صاحب دفتر سے مشورہ حاصل کرنا چاہیں۔ انہیں ہر سوال کے ساتھ ۲ کے ٹکٹ اور جو صاحب رسالہ کے ذریعہ جواب کے خواہشمند ہوں۔ ان کو فی سوال ایک ٹکٹ بھیجنا چاہیئے۔

(۴۸) مریضہ عمر پندرہ سال شادی ہوئے قریب چھ ماہ ہوئے ہیں عرصہ دو سال سے مندرجہ ذیل شکایات میں مبتلا ہے۔ بہت علاج کئے کوئی فائدہ نہیں ہے۔ حکیم صاحبان ورم معدہ تشخیص کرتے ہیں۔ ویدوں نے آنتوں کی کمزوری بتلائی ہے۔ ایک لیڈی ڈاکٹر نے ہاضمہ کی خرابی قائم کی۔ لیکن دوا کسی نے مطلق فائدہ نہیں کیا۔ مرض دن بدن ترقی کر رہا ہے۔ حالات موجودہ یہ ہیں کھانا کھانے کے بعد منہ سے پانی کے کلے آتے ہیں۔ جن کی تعداد ۳۰۔ ۴۰ مرتبہ سے کم نہیں ہوتی ہر دفعہ تین چار تولہ پانی آتا ہے۔ ذائقہ کبھی تلخ اور کبھی پانی کی طرح ہوتا ہے بھوک کم لگتی ہے۔ دست بھی صاف نہیں ہوتا۔ . . . . مریضہ کمزور ہوتی جاتی ہے۔ پچاس سو قدم چلنے سے دم پھول جاتا ہے۔ اگر کسی دن پانی نہ آئے تو طبیعت گھبراتی ہے۔ جی مالش کرتا ہے۔ میٹھا کھانے سے طبیعت زیادہ خراب ہو جاتی ہے۔ عرصہ ایک ماہ سے دائیں ٹانگ میں خفیف درد کی شکایات پیدا ہو گئی ہے حکیم صاحبان سے التماس ہے مرض کا نام اور سہل الحصول نسخہ اور غذا تجویز فرما کر مشکور فرمائیں۔

(حکیم نند کشور خریدار نمبر ۹۵۰۸)

(۴۹) ترن نامی بوٹی کا عام نام کیا ہے۔ کس جگہ اور کس موسم میں مل سکتی ہے۔ (حکیم کدار ناتھ)

(۵۰) داڑھ کے درد کی مجرب دوا کی ضرورت ہے۔

(خریدار ۹۰۶۲)

(۵۱) مریض عمر تقریباً ۵۰ سال۔ جسم لاغر۔ عرصہ دس سال سے تمام جسم پر گول گول داد کی قسم کے نشان جو پہلے پہل کان کی کنپٹیوں سے شروع ہوئے بعد ازاں سر پر پھر تمام جسم پر خاص کر پیٹ اور پشت پر پھیل گئے پہلے پہلے خارش کرتے وقت سفید پانی اور پھر خون نکلتا ہے۔ غسل نہ کیا جائے تو کھجلی ہوتی ہے۔ ان نشانات پر سے چھلکے جھڑتے رہتے ہیں تیل کے استعمال سے آرام رہتا ہے۔ ناخنوں کا اگلا حصہ مردہ ہو گیا ہے۔

ڈاکٹروں کا عام خیال چنبل ہے نیوسلورسن کے ٹیکے۔ کلسیم اور وٹے من ڈی۔ شہد۔ نیم کا استعمال کیا۔ کبھی کبھی عارضی آرام بھی ہو جاتا ہے۔ اور ساتھ ہی بواسیر کی شکایت بھی ہے۔ (حکیم ہنسراج شرما)

(۵۲) مریض عمر ۶۵ سال۔ امسال رمضان کے مہینہ میں کثرت تلاوت و کتب بینی کے باعث بینائی میں کمزوری ہو گئی۔ چراغ کی لو بہت بڑی و چوڑی سی معلوم ہوتی ہے۔ اس کے کنارے ۲ فٹ کے قطر میں قوس قزح کی طرح حلقہ نظر آتا ہے۔ باہر کا حصہ سبز و اندر کا حصہ سرخ معلوم ہوتا ہے۔ دس قدم کے آدمی کا چہرہ پہچان نہیں سکتا۔ ایک لفظ نظر کرنے میں تین نظر آتے ہیں۔ اسی طرح کتب بینی کا سخت عادی و نیز تمباکو کھانے پینے کا۔ بواسیر بادی و خونی۔ قبض۔ نزلہ سے تکلیف رہتی ہے۔

نزلہ کے باعث سر پر پانی پڑنے سے یا ٹھنڈی ہوا سے دانت ہلنے لگتے ہیں۔ کان میں تکلیف ہوتی ہے۔

جب یہ بیماری شروع ہوئی تو چھوٹی گولیاں قوام تمباکو نقرئی ورق پیچیدہ دو ماہ تک کھائی تھیں۔ شبہ پیدا ہوتا ہے کہ اجوائن خراسانی یا دھتورہ وغیرہ نہ پڑا ہوا ہو۔

شب بیداری قدرتی طور پر چالیس سال سے ہے

(حکیم محمد علی نقی)

ضعف مردانہ اور عنانت پر لاثانی کتاب

سلک مروارید

مرتبہ شفاء الملک حکیم محمد حسن صاحب قرشی پرنسپل طبیہ کالج لاہور

ضعف مردانہ اور عنانت کی کثرت اہمیت اور اس کے معالجہ کی پیچیدگیوں کی وجہ سے ادارہ مشیر الاطباء نے ہندوستان کے موجودہ بہترین ماہرین فن سے یہ کتاب لکھوائی ہے۔ اس کتاب کی قدر و قیمت کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے۔ کہ یہ بے بہا ذخیرہ ہندوستان عراق۔ عرب اور ایران ترکستان۔ امریکہ۔ کینیڈا۔ انگلستان۔ فرانس۔ جرمنی آسٹریلیا۔ اور ہالینڈ وغیرہ کے قریباً

پانچسو ماہرین فن

کی تمام عمر کے تجربات و معلومات کا نچوڑ ہے۔ اس میں یونانی ویدک۔ ایلوپیتھی۔ ہومیوپیتھی۔ بائیوکیمک۔ برقی۔ آبی۔ مائی۔ عضوی۔ مدی وغیرہ کے تمام طریق علاج اور سینکڑوں بیش قیمت مجونیں۔ حبوب۔ سفوف۔ طلاء۔ ضماد اور روغن وغیرہ درج ہیں۔ اس کے علاوہ مریضان ضعف باہ وغیرہ کی حکایات معہ علاج درج ہیں۔ غرضیکہ یہ کتاب اپنی گوناگوں خوبیوں کی وجہ سے اس قسم کا بیش قیمت ذخیرہ بن گئی ہے۔ کہ بلا خوف تردید کہا جا سکتا ہے۔ کہ اس عنوان پر نہ صرف اردو بلکہ

دنیا کی کسی زبان میں بھی

اس قسم کا گراں قدر ذخیرہ مرتب نہیں ہوا

ہر طبیب وید ڈاکٹر اور شائق طب کے پاس

اس کتاب کا ہونا ضروری ہے۔ کتاب کی خوبی کی اس سے بہتر ضمانت اور کیا ہو سکتی ہے۔ کہ اگر ناپسند ہو تو ایک ہفتہ میں واپس کر دیجئے۔ ہم محصول وغیرہ کاٹ کر باقی قیمت واپس کر دیں گے۔ قیمت مجلد سنہری ۲ روپے

پتہ۔ ناظم دار الکتب مشیر الاطباء و چشمہ زندگی دل محمد روڈ۔ لاہور

عہدِ حاضر کا طبی شاہکار
جامع الحکمت
مرتبہ رئیس الاطباء حکیم محمد حسن صاحب قرشی پرنسپل طبیہ کالج لاہور
طب کا بہترین عام فہم اور مکمل انسائیکلوپیڈیا جس میں تاریخ طب تشریح حفظ صحت
تشخیص اور دستور العلاج کے علاوہ تمام امراض کی مفصل ماہیت اسباب علامات تشخیص
فروق الامراض۔ انجام و عوارض۔ اصول علاج۔ دستور العلاج۔ نہایت کامیاب اور
بہترین مجربات دیئے گئے ہیں۔ علاج میں قلیل المقدار اور مرکب دوائیں بھی شامل ہیں سینکڑوں
جدید امراض کا بیان بھی شامل ہے۔ اس کے علاوہ عکسی تصویریں ہیں۔ ابتدا میں ایک
عجیب و غریب رنگین نقش تشریحی ہے۔
تشخیص مجربات اور تصاویر
کے اعتبار سے اس جیسی کتاب ابھی تک اردو میں شائع نہیں ہوئی کیونکہ اس میں
طب قدیم و جدید کے تمام ضروری معلومات آ گئے ہیں۔ زبان سادہ اور سلیس ہے
اور طبیب۔ وئید اور ڈاکٹر اور شائق طب کے علاوہ ہر گھر میں اس کا ہونا
مفید اور ضروری ہے۔
کتابت۔ طباعت۔ کاغذ عمدہ
صفحات جلد اول تقریباً گیارہ سو۔ جلد سنہری قیمت پانچ روپے بارہ آنے
صفحات جلد دوم ساڑھے گیارہ سو۔ جلد سنہری قیمت چھ روپے چار آنے
قیمت ہر دو مجلد ـــــــ ساڑھے گیارہ روپے
ناظم کتب خانہ مشیر الاطباء دل محمد روڈ۔ لاہور
جامع الحکمت
قرشی

کتب نصاب طبیہ کالج لاہور وغیرہ

طبی کورس طبیب بنانے والا ذخیرہ اردو میں۔ عرصہ سے ضرورت محسوس ہو رہی تھی کہ طب کا ایک سادہ نصاب اردو میں مرتب کیا جائے۔ جس کے مطالعہ سے ہر شخص طبیب بننے کی کوشش میں کامیاب ہو سکے۔ ادارہ مشیر الاطبا نے اس سلسلہ میں تین کتابیں مرتب کی ہیں۔ ۱۔ طب کی پہلی کتاب۔ ۲۔ طب کی دوسری کتاب ۳۔ طب کی تیسری کتاب۔ ان تینوں میں طب کے تمام اصول وکلیات جمع کر دیئے گئے ہیں۔ اور رموز تشخیص نبض قارورہ۔ اصول علاج۔ اسباب ستہ حفظان صحت۔ امور طبیعہ کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ اپنی خوبیوں کی وجہ سے طبیہ کالج لاہور وغیرہ کے نصاب میں داخل ہو چکی ہیں۔ آخر میں طبیہ کالج لاہور کے امتحانی سوالات بھی دیئے گئے ہیں۔ طب کی پہلی کتاب (ترجمہ موجز القانون فن اول، مختصر الکلیات) قیمت ۱۲؎ طب کی دوسری کتاب مجلد (ترجمہ اقصرائی فن اول جزو علمی) کتاب الکلیات جلد اول مجلد ۱۲؎ طب کی تیسری کتاب مجلد (ترجمہ اقصرائی فن اول جزو عملی) کتاب الکلیات جلد دوم ۱۲؎ تینوں کتابوں کا سیٹ ساڑھے سات کی بجائے سات روپیہ میں دیا جاتا ہے۔

ترجمہ شرح اسباب علامہ نجیب آبادی سمرقندی کی مشہور کتاب شرح اسباب العلامات کا بہترین اور سلیس ترجمہ ہے۔ جو اپنی خوبیوں کی وجہ سے طبیہ کالج لاہور، طبیہ کالج دہلی وغیرہ میں مروج ہے۔ پوری کتاب چار جلدوں میں ترجمہ ہوئی ہے۔ طب یونانی میں معالجات کی بہترین کتاب ہے۔ عکسی تصاویر بھی ہیں۔ قیمت جلد اول ۶؎ جلد دوم ۱۲؎ جلد سوم ۶؎ جلد چہارم ۱۲؎ چاروں جلدیں اکٹھی خریدنے پر نو روپیہ میں دی جاتی ہیں

جامع الحکمت عہد حاضر کی مسلمہ طور پر بہترین کتاب ہے۔ جس میں تشخیص حفظان صحت اور علاج و معالجات کو بہت تفصیل سے تحریر کیا گیا ہے۔ سینکڑوں عکسی تصویریں بھی شامل ہیں۔ اپنی خوبیوں کی وجہ سے بعض کالجوں کے نصاب میں داخل ہو لی ہے۔ قیمت جلد اول مجلد سنہری ۶ روپے۔ دونوں اکٹھی خریدنے پر گیارہ روپے آٹھ آنے

تشریح الابدان مرتبہ زبدۃ الحکما حکیم مولوی غلام مصطفےٰ صاحب مرحوم سابق ہیڈ لیکچرار طبیہ کالج اسلامیہ کالج لاہور۔ تشریح بدن انسانی پر مکمل کتاب ہے جس میں جدید و قدیم تشریح متقابل طریق پر بیان کی گئی ہیں۔ جا بجا دستی تصویریں بھی دی گئی ہیں۔ طبیہ کالج لاہور کے نصاب میں شامل ہے۔ قیمت ۱۲؎ روپے

تشریح الادویہ مصنفہ حکیم محمد زکریا صاحب پروفیسر علم الادویہ طبیب انچارج شفاخانہ۔ اس میں علم الادویہ کے اصول کلی اور مفردات کے متعلق سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔

مشیر الاطفال اس کتاب میں بچوں کی سر سے پاؤں تک تمام بیماریوں کے اسباب، علامات اور معالجات باوضاحت بیان کئے گئے ہیں۔ بچوں کی جسمانی اور نفسیاتی نشو ونما کے متعلق ہیں نہایت مدلل طریقہ پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ غرضیکہ بچوں کے متعلق بہترین کتاب ہے۔

ملنے کا پتہ۔ ناظم دار الکتب مشیر الاطبا و چشمہ زندگی دل محمد روڈ۔ لاہور

جامع الحکمت جلد دوم

نقاش نقش ثانی بہتر کشد ز اول

جامع الحکمت جلد دوم جس کا ایک مدت سے شدید انتظار کیا جا رہا تھا۔ چھپ کر تیار ہو گئی ہے۔

اس میں نظام دوران خون (قلب۔ شرائین۔ اوردہ اور انتظام انہضام (مری معدہ جگر۔ مرارہ۔ طحال۔ آنتیں۔ لبلبہ۔ نظام بول۔ گردہ۔ مثانہ وغیرہ) نیز امراض مخصوصہ مرداں۔ امراض مخصوصہ نسواں۔ امراض الاطفال اور امراض عامہ بھی درج ہیں۔

ہر ایک نظام کے شروع میں اس نظام کے اعضا اور متعلقات کے متعلق تمام قدیم اور جدید تشریحی معلومات شدید کاوشوں سے فراہم کئے گئے ہیں۔ ہر ایک نظام سے تعلق رکھنے عضوی اور فعلی امراض کو دلائل و علامات اور قدیم و جدید تشخیصی معلومات کے ساتھ شامل کیا گیا ہے۔

ہر ایک مرض کی ماہیت کے سلسلہ میں قدیم و جدید تحقیقات اور مختلف آرا بالوضاحت بیان کی گئی ہیں۔

ہر ایک مرض کی تشخیص نہایت فاضلانہ طور پر لکھی گئی ہے۔ فروق الامراض کے نکات اور متشابہ امراض کو جداول کے ذریعہ ممتاز کر کے دکھایا گیا ہے۔

اصول علاج۔ رموز مطب نہایت بسط و تفصیل کے ساتھ لکھے گئے ہیں۔

قرابادینی اور مشہور خاندانوں کے صدری مجربات کا بہت بڑا ذخیرہ جمع کر دیا گیا ہے۔

امراض غیر مدونہ جو کتب متداولہ میں نہیں ملتے۔ کافی تعداد میں درج کئے گئے ہیں۔

بے شمار عکسی و دستی تصاویر سے مزین کی گئی ہے۔ ۱۲۶۰ صفحات

قیمت مجلد سنہری ——— ۶ؔ۔ بغیر جلد پانچ روپے آٹھ آنے

غرض عہد حاضر کی مایۂ ناز کتاب ہے۔ جو علاج کے سلسلے میں تمام ضرورتوں کو پورا کرتی ہے

پتہ

ناظم مشیر الاطباء ول محمد روڈ۔ لاہور

طبی جواہر پارے

علاج بالغذا

اردو زبان میں ایک ایسی لاجواب تصنیف ہے جس کا صحیح اندازہ صرف اسکے دیکھنے سے ہی ہو سکتا ہے۔ قدیم اطبا نے بھی اس علاج کی اہمیت کو سمجھکر اسکے متعلق مستقل تالیفات مرتب کی تھیں۔ ادارہ مشیر الاطبا نے اس جدید تصنیف میں مغرب و مشرق کی تمام تر معلومات اور جدید ترین تحقیقات بحوالہ ممالک ہندوستان کے مشہور اطبا اور ڈاکٹروں کے بیش قیمت مضامین سے مزین ہے۔ اس کو پڑھ کر جہاں ایک طرف ہمارے اطبا تمام جدید ترین تحقیقات سے استفادہ کرینگے وہاں دوسری طرف علم العلاج میں غذا کی بیش از بیش اہمیت اور مخصوص غذائی معالجات کو سمجھ کر اپنے مطبوں کو کامیاب بنائیں گے یقیناً یہ علم و فن کا ایک ایسا ذخیرہ ہے جسے ہر گھر، ہر مطب اور ہر لائبریری میں موجود رہنا چاہیئے۔ کاغذ سفید عمدہ کتابت طباعت عمدہ سائز ۲۲×۱۸ ضخامت ۱۵۰ صفحات قیمت ؏

دستور الاطبا

اس گنجینہ جواہر میں حسب ذیل طبی خاندانوں کے معمولات مطب آگئے ہیں ا۔ مسیح الملک حکیم اجمل خانصاحب مرحوم کا خاندان ۲۔ رئیس الاطبا حاجی حکیم عبدالعزیز صاحب مرحوم لکھنوی کا خاندان۔ ۳۔ شفاء الملک حکیم رضی الدین صاحب مرحوم دہلوی کا خاندان ۴۔ رئیس الاطبا حکیم مولوی نورالدین صاحب بھیروی کا خاندان۔ ۵۔ رئیس الاطبا حکیم مفتی سلیم اللہ خانصاحب لاہوری کا خاندان۔ اس کتاب کی ترتیب یہ ہے کہ شروع میں عنوان مرض دیا گیا ہے اس کے بعد اس مرض کے متعلق ان تمام خاندانوں کے مجربات و معمولات دیئے گئے ہیں۔ آخر میں ان خاندانوں کے امراض مخصوصہ اور بعض دیگر امراض کے ان بیش قیمت نسخوں کا اضافہ کیا گیا ہے جن کی سارے ہندوستان میں غیر معمولی شہرت ہے اور جو ان خاندانوں کے اسراری و صدری نسخے ہیں اور جن کی وجہ سے اطبا ایک ایک مریض سے ہزار ہزار پانچ پانچ سو روپیہ نذرانہ حاصل کرتے ہیں۔ ابتدا میں ان خاندانوں کے طبی حالات اور عکسی تصاویر بھی دی گئی ہیں۔ اس سے پہلے اس نوعیت کا گرانقدر ذخیرہ شائع نہیں ہوا۔ قیمت جلد اول دو روپیہ۔ جلد ؏

رموز مطب

معالجات کا نہایت مفید اور دلچسپ مجموعہ

اس کے دو حصے ہیں۔ پہلے حصے میں سابق اطبا مثلاً افلاطون، جالینوس، شیخ الرئیس، رازی، زہراوی، شریف خاں، نورالدین، عبدالمجید خاں، عبدالعزیز خاں وغیرہ۔ اور دوسرے حصے میں زمانہ حال کے مشاہیر اطبا۔ اور بعض قابل ڈاکٹروں کے خاص خاص معرکے کے معالجات، رموز تشخیص، نکات مطب۔ اسرار علاج اور مجربات وغیرہ دلچسپ حکایات کی شکل میں مع ان کے مختصر حالات زندگی کے درج ہیں۔ ان میں سے مشہور ترین اطبا قدیم و حال کی عکسی تصاویر بھی شامل ہیں۔

۲۰×۲۶ کے ۸ صفحات پر مشتمل ہے۔ کتابت۔ طباعت نہایت عمدہ اور دیدہ زیب۔ کاغذ سفید سرورق رنگین موٹا

قیمت فی جلد ——— ایک روپیہ چار آنے (عہ)

مشیر الاطبا بابت ماہ فروری ۱۹۴۲ء مطابق محرم الحرام ۱۳۶۱ھ — جلد ۲۰ — نمبر ۴

فہرست مضامین

قواعد و ضوابط

۱۔ رسالہ ہر انگریزی ماہ کی ۱۵ تاریخ کو باقاعدہ خریدار کو بھیج دیا جاتا ہے ۲۔ ڈاک کے ڈاکو کئی رسائل کو ہضم کر جاتے ہیں۔ اس لئے اگر آپ کو ۲۰ تاریخ تک رسالہ نہ ملے تو دفتر کو خط لکھیں۔ دوبارہ بھیج دیا جائے گا۔ بعض اصحاب دو دو مہینے کے بعد پچھلے رسائل نہ ملنے کی شکایت کرتے ہیں۔ ایسے پرچے بلاقیمت نہیں بھیجے جائیں گے۔ ۳۔ جواب طلب امور کے لئے پانچ پیسے کا ٹکٹ آنا لازمی ہے

۴۔ خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ نہایت ضروری ہے۔ ۵۔ پتہ صاف اور خوشخط لکھیں۔

۶۔ دفتر کے تمام منی آرڈر اور وی پی سنٹرل ایکسچینج بنک کی معرفت وصول ہوتے ہیں۔ اس لئے بنک مذکور کے مینجر کے دستخط و رسید تصور کیا جائے۔

۷۸۶

مشیر الاطبا

بابت ماہ فروری ۱۹۴۲ء

شذرات

کاغذ کی نایابی

جنگ کے اس نازک اور تاریک دور میں اخبارات ورسائل کو کاغذ کی گرانی کے باعث جن جن دقتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ان سے عام لوگ زیادہ واقف نہیں مشیر کے کالموں میں بھی ہم نے بارہا ناظرین کے سامنے اپنی تکالیف کا اظہار کیا ہے۔ اور ناظرین سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ اپنے حلقۂ اثر سے دو ایک نئے خریدار مہیا کر کے ادارہ کے بوجھ کو کم کر دیں۔ ہمیں خوشی ہے کہ ہماری اپیل صدا بصحرا ثابت نہ ہوئی۔ اور ناظرین نے حتی الوسع خدمت کے مواقع بہم پہنچانے کے لئے مشیر کی زیادہ سے زیادہ اشاعت میں ہماری امداد فرمائی۔ ہم ان حضرات کے بھی شکر گذار ہیں۔ جو دفتر کی مطبوعات کو ہمیشہ خریدتے رہتے ہیں۔ اور دوسرے اطبا کو بھی طبی کتب منگوانے کے لئے ہمیشہ دفتر مشیر الاطبا کا پتہ بتلاتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ ناظرین کی کرم فرمائی کی بدولت ہی آج اس نازک ترین دور میں جبکہ جنگ کے ساتھ پنجاب میں سول نافرمانی کی بھی ہڑتال جاری ہے۔ ہم بدقت تمام کاغذ فراہم کر کے مشیر کو اسی آب و تاب سے شایع کر رہے ہیں۔

ناظرین کی دلچسپی کی بدولت ہم نے ایک نہایت مفید اور وسیع پروگرام مرتب کر لیا ہے۔ اور ہمیں امید ہے کہ ہم اس پر کاربند رہ کر ناظرین کی زیادہ سے زیادہ خدمت کر سکینگے

ننھے بچے کیوں مسکراتے ہیں

دو تین ماہ کے بچے بھی ہم نے کئی دفعہ مسکراتے دیکھے ہیں۔ کیا ان کی مسکراہٹ بڑوں کی طرح کسی مخصوص احساس کے تابع ہے؟ کیا دو تین ماہ کا بچہ اس خاص جذبہ کو سمجھتا ہے جس کے نتیجے میں مسکراہٹ ظاہر ہوا کرتی ہے! ننھے بچے زیادہ تر نیند کی حالت میں بھی مسکرایا کرتے ہیں۔

رسالہ ہائیجیا کا بیان ہے کہ بچوں کی یہ مسکراہٹ کسی جذبہ کے ماتحت نہیں ہوتی۔ بلکہ اعصاب کے انعکاسی عمل کے نتیجہ میں ظاہر ہوتی ہے۔ اور بچوں کو اس کا قطعی علم نہیں ہوتا۔ ننھے بچے بیداری کی حالت میں بہت کم مسکراتے

ہیں۔ اور کبھی مسکراتے بھی ہیں۔ تو اس کا باعث خارجی تحریک ہوتا ہے۔ یعنی بچے کی ٹھوڑی یا کسی دوسرے مقام سے اعصاب کو تحریک پہنچتی ہے۔ اور وہ انعکاسی طور پر حرکت کرتے ہیں جس کا نتیجہ چہرہ کی مسکراہٹ معلوم ہوتا ہے۔

یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ دو تین ماہ کے بچوں میں منہ اور ہونٹ کے اعصاب و عضلات بہت ذکی الحس ہوتے ہیں۔ اور اندرونی یا بیرونی تحریک سے فوراً متاثر ہو کر مسکراہٹ جیسی صورت پیدا کر دیتے ہیں۔

سن بلوغ میں آواز کی تبدیلی

لڑکے جب بالغ ہونے لگتے ہیں۔ تو ان کی آواز بھاری ہو جاتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ ان غدود کے ہارمونز کے عمل سے جو مردانہ خصائص کی نشوونما سے متعلق ہیں۔ حنجرہ پر اثر پڑتا ہے۔ اوتار صوت بڑھ جاتے ہیں۔ اور حنجرہ آگے کو نکل آتا ہے۔ اور شروع میں تو ایسا بھی ہوتا ہے کہ چند روز تک اگر زور سے آواز نکالی جائے۔ تو آواز پھٹ جاتی ہے۔ اور خرخری آواز نکلنے لگتی ہے۔ لیکن اس کے بعد آواز کا پھٹنا موقوف ہو جاتا ہے۔ مگر پہلے جتنی اونچی آواز باقی نہیں رہتی۔

مرضی صورتوں میں بعض اوقات عورتوں کی آواز بھی بھاری ہو جاتی ہے۔ اور مردوں کی طرح ان کے چہرے پر بھی بال نظر آنے لگتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے۔ کہ بعض رسولیاں اس قسم کی پیدا ہو جاتی ہیں۔ جو مردوں کے غدود جیسے ہارمونز پیدا کرتی ہیں اور ان کے نتیجے میں اوتار صوت اور حنجرہ نیز بالوں کی جڑوں میں مردوں جیسے تغیرات رونما ہونے لگتے ہیں

ہوابازوں کی جان بچانا

ہر ہواباز کے پاس ایک ہوائی چھتری ہوتی ہے جسے پیراشوٹ کہا جاتا ہے۔ جہاز اگر تباہ ہو جائے تو ہوا باز اس کے ذریعے آہستہ آہستہ زمین پر اتر آتا ہے۔ اور اپنی جان بچا لیتا ہے۔ بدقسمتی سے اگر ہوائی جہاز سمندر کے اوپر جا رہا ہو۔ اور کسی دوسرے جہاز کے ساتھ ٹکرا کر یا سمندری جہاز کی نشیبہا یا ساحل سمندر پر نصب کی ہوئی توپوں کے ذریعہ تباہی کا شکار ہو جائے تو ہواباز پیراشوٹ کے ذریعے سمندر میں آ اترتا ہے۔ اور ڈوب کر مر جاتا ہے۔

جنگ نے بڑے بڑے سائنسدانوں کو انتہائی غور و فکر کی دعوت دی ہے۔ چنانچہ ایک عرصہ سے اس چیز پر غور ہو رہا ہے۔ کہ ہوابازوں کو کوئی ایسی چیز مہیا کی جائے جس سے اگر وہ سطح سمندر پر ہی آ اتریں تو ڈوب کر مرنے سے بچ جائیں۔ جگہ کی قلت کی وجہ سے جہاز میں کوئی لمبی چوڑی چیز نہیں رکھی جا سکتی۔ بہت سی اشیا کے پلستر یا کوٹ دریافت کئے گئے جن کے استعمال کے بعد انسان ڈوبنے سے بچ سکتا ہے۔ اور کافی دیر تک سطح سمندر پر ہی رہتا ہے لیکن ان سب میں بعض بڑے بڑے نقائص موجود ہیں

ایک طبی کمپنی نے حال ہی میں ایک چیز دریافت کی ہے جو درحقیقت نہایت مفید ہے۔ انہوں نے جسم کے پلستر کی اندرونی اور بیرونی تہ کے لئے روئی کے پودے کے مخصوص لمبے لمبے ریشوں کا انتخاب کیا ہے۔ یہ روئی انہوں نے جزیرہ جاوا سے حاصل کی۔ اس کے کوٹ سے انسان ڈوب کر مرنے سے بچ جاتا ہے۔ اس کے علاوہ اس میں اور بھی بہت سے فوائد ہیں

۱۔ شدید سردی کا مقابلہ کرنے کے لئے یہ بہت بہتر ہے

۲۔ یہ چمڑے سے بہت زیادہ لچکدار ہے۔

۳۔ ربڑ سے یہ بہت زیادہ پائیدار ہے

۴۔ کارک سے حجم کے اعتبار سے یہ چھٹواں حصہ ہے

(اس چیز کی دریافت سے پہلے ربڑ، چمڑے یا کارک کو اس مطلب کے لئے برتنے کی کوشش کی گئی تھی) اس نئی چیز کا کوٹ ہواباز کو ٹخنے سے لے کر گردن تک ڈھانپتا ہے۔ اور اگر وہ خدانخواستہ سمندر میں گر پڑے تو فوراً پشت کے بل

ہو جائے گا۔ اور سطح سمندر پر تیرتا رہے گا۔ اور اس کے ساتھی اس کو بچانے کے لئے سمندری جہاز بھیج کر فوراً بچاؤ کی کوشش کریں گے۔

لیکن سمندر کی اتنی وسیع سطح اور اس قدر اونچی لہروں کے درمیان ایک انسان کا نظر آنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ اس دقت کو حل کرنے کے لئے بعض اوقات ہوا بازوں کو چمکدار ٹوپی پہنا دی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں ایک دلچسپ طریقہ یہ استعمال کیا جاتا ہے۔ کہ مذکورہ بالا کوٹ کی جیبوں میں ایک قسم کا رنگ بھر دیا جاتا ہے جس سے وہ سطح جہاں ہوا باز تیر رہا ہوتا ہے مخصوص طور پر رنگین ہو جاتی ہے۔ اور اس کے ساتھیوں کو فوراً پتہ چل جاتا ہے

جونہی ہوا باز کو سمندری جہاز کے اندر پہنچا یا جائے۔ اس کو فوراً گرم کپڑوں میں لپیٹ دیا جائے۔ اور پھر جلد از جلد طبی امداد کے مراکز تک پہنچا دیا جائے۔

ڈوبے ہوئے کی امداد

پانی میں ڈوبے ہوئے لوگوں کی طبی امداد کے متعلق عوام میں بہت سی غلط باتیں پھیلی ہوئی ہیں۔ عام لوگوں کا خیال ہے کہ ۱۔ چار یا پانچ منٹ تک پانی میں ڈوب جانے سے ہمیشہ موت واقع ہو جاتی ہے ۲۔ ڈوبے ہوئے آدمی میں اگر زندگی کی واضح علامات (مثلاً نبض یا سانس کا چلنا۔ اور دل کی حرکات کا محسوس ہونا) موجود نہ ہوں تو وہ مر چکا ہے۔ اور اس کی زندگی بچانے کی کوشش بیکار ہے۔ ۳۔ مصنوعی تنفس کی کوشش صرف نصف گھنٹے سے ایک گھنٹے تک کرنی چاہیئے۔

یہ تمام خیالات غلط فہمی پر مبنی ہیں۔ آدھے گھنٹے تک ڈوبے رہنے کے باوجود بھی زندگی کو واپس لایا جا سکتا ہے۔ اور لگاتار گھنٹوں بھی مصنوعی تنفس کی کوشش بیکار نہیں ہوتی۔ مصنوعی تنفس کی کوشش اس وقت تک جاری رکھنی چاہیئے۔ جب تک کہ موت کی وجہ سے اعضا میں سختی آنی شروع نہ ہو جائے

ڈوبے ہوئے کو فوراً پانی سے باہر نکال کر اس کو زمین یا کسی سخت سطح پر لٹا دینا چاہیئے۔ اس کے منہ میں ہاتھ ڈال کر گلے یا منہ کے اندر کوئی اجنبی چیز رکی ہوئی ہو تو نکال دینی چاہیئے۔ اور فوراً مصنوعی تنفس کی کوشش شروع کر دینی چاہیئے۔ اس کا طریقہ یہ ہے۔ کہ معالج اپنے دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں سے پسلی کے دونو طرف دونو پھیپھڑوں پر رکھ کر اور باقاعدہ دباؤ ڈالتا رہے۔ یہ کوشش لگاتار گھنٹوں جاری رکھی جا سکتی ہے۔ اگر ایک آدمی تھک جائے۔ تو دوسرا آدمی فوراً شروع کر دے۔ درمیان میں وقفہ ہرگز نہیں پڑنا چاہیئے۔ ایک دفعہ سانس شروع ہو جانے پر اس امر کی تسلی نہیں ہو سکتی کہ مریض خطرہ سے باہر ہو گیا ہے یا اب اسے مصنوعی تنفس کی امداد کی ضرورت نہیں رہی۔ اکثر ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ ایک دفعہ تنفس شروع ہونے پر پھر بند ہو جاتا ہے۔ ایسی حالت میں دوبارہ فوراً مصنوعی تنفس شروع کر دینا چاہیئے۔ جب مریض تندرست ہو جائے۔ تو یہ نہایت ضروری ہے کہ وہ لیٹا رہے۔ تاکہ قلب پر بوجھ نہ پڑے۔

لطائف

ڈاکٹر مسز براؤن آپ کے خاوند کے لئے تیز قہوہ نامناسب ہے۔ کیونکہ یہ محرک ہے۔ اور یہ غصہ کی زیادتی کا باعث ہوتا ہے

مسز براؤن۔ لیکن ڈاکٹر صاحب ہلکا قہوہ تو اس سے بھی زیادہ محرک ہے۔ کیونکہ اس سے ان کے غصہ کی حد ہی نہیں رہتی

استاد تم کتنے سست لڑکے ہو جارج واشنگٹن جب تمہاری عمر کے تھے۔ تو اپنی جماعت میں سب سے زیادہ ہوشیار تھے۔

لڑکا جی ہاں جناب! اور جب وہ آپ کی عمر کے تھے تو ممالک متحدہ کے پریزیڈنٹ تھے۔

پیام عمل

گذشتہ سے پیوستہ

(اثر خامہ گرامی جناب حکیم محمد یوسف صاحب جاگیردار دکن)

میں نے اپنی آنکھوں سے بعض ڈاکٹر صاحبوں کی ہمدردیوں کا تماشا دیکھا ہے جب یہ ہمدردان ملک سرکاری تیمار و خرخانے کسی متعدی امراض کے استیصال کے لئے بادیہ نورد و ہمت ہوئے ہیں۔ تو تماشہ دیکھو سے کوسوں دور ایک آستانہ عالی فرماتے ہیں کمپوڈر اور چپراسی بیچارے ان کے فرامین کو پٹیل پٹواری تک اور پٹیل پٹواری راموسی تک پہنچا کر صفحہ قرطاس لوز لف نگار بناتے رہتے ہیں اور کاغذی گھوڑے دوڑائے جاتے ہیں لیکن تازہ متعفنات ہیں جاتے اور مریض کو دیکھنے کا شوق ملک الموت کے خیال سے بھی زیادہ مسلط ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں ظاہر ہے کہ ہمدردی کی صدا کہاں سے پیدا ہو اور علم الجراثیم کے متعلق جو کچھ پڑھا ہے وہ قم الفرار کے سوا کہاں کام آئے اور پھر ملک حقیقی طور پر ان سے کیا فائدہ اٹھائے۔

بایں ہمہ ان یتیم الفن اطباء ہی کو دعا دیجئے کہ استقلال اور ثبات سے پیک اجل کے مقابلہ پر تو تیار رہتے ہیں۔ دلوں کی دعا میں قلوب کا اطمینان اور پریشانیوں کا سہارا تو اس نفسی نفسی کے عالم میں بن جاتے ہیں۔ اور جب یہ دیکھا جا رہا ہے کہ ان بے بضاعتوں کے ہاتھ پر شفا سے عموماً بوسے دیتے ہیں۔ تو بلا تامل طب قدیم کے حق میں دل سے دعا نکل جاتی ہے جس کی دوائیں نہایت کم آزار اور بے حد مفید اور سودمند ہیں۔ اور باوجود علم جراثیم کی کامل تشریح اور تفسیر نہ ہونے کے بھی ان دواؤں سے حالات دوران خون پر وہ اثر پڑتا ہے کہ خون ان اجرام کے مقابلہ اور مقاومت کے لئے تیار ہو جاتا۔ اور جراثیم جیسے دشمن جان کو قابو میں کر لیتا ہے۔

میرا یہ منشا نہیں کہ اکتشافات جدیدہ سے ہم محروم ہیں بلکہ میں بار بار کہہ چکا ہوں۔ اور اب صاف کہتا ہوں کہ ہم سے جو جو کچھ یورپ نے حاصل کیا ہے۔ ہم کو بہت جلد مع سود واپس لینا چاہیئے۔ اور اس دست نگر رہنے کے الزام کو مٹا دینا چاہیئے

عفونت و تخمیر کے مادے اور جراثیم کے نام سے جب متحد الاصل اور گویا ایک ہی چیز ہیں۔ تو ہم کو یہ حق حاصل ہے کہ تحقیقات جدیدہ کے نشو و ارتقا کو ہم اپنے ہی راس المال کا اضافہ تصور کر لیا اور آئندہ سے کبھی ایک قدم آگے بڑھانے میں اپنی ہمت اور حمیت کا دامن نہ چھوڑیں۔ اب میں علم الجراثیم کا تذکرہ ختم کرنا چاہتا ہوں، یہ اگرچہ اس اہم بحث کے لئے محض ناکافی بیان ہے مگر بھول الی المطلوب ضرور ہے۔

"تمام بود بہ یک حرف گرمے و ما غافل"
حکایتے کہ ہمہ نا تمام سے گفتند

مادے اور میوے کی طرح عفونت اخلاط یا عام عفونت و تخمیر میں بھی آپ کو علم الجراثیم کا تخیل مل سکتا ہے۔ جب کہ ڈاکٹری ابھی بات سے بھی ساکت ہے۔ اس لئے انصاف کا پہلو یہ ہوگا کہ بلا شبہ جب تک یہ تخیل لباس عمل میں نہیں آیا تھا۔ طب قدیم و جدید دونوں پر اس کا یکساں اثر تھا۔ بلکہ ابتداً ایک عرصہ تک پروفیسر کاخ پر ڈاکٹروں نے کیسے کیسے سخت حملے کئے اس کے خیال کی تغلیط کی تھی۔ اور اس کو خاص خاص اصول موضوعے بنانے پر مجبور ہونا پڑا تھا۔

اس اکتشافات کی بدولت پروفیسر مذکور پر ڈاکٹر صاحبوں نے جب اعتراضات کی بوچھاڑ شروع کی تو آخر اس کو جراثیم کے متعلق چند اصول بطور اثبات دعوے منضبط کرنے ہی پڑے،

۱۔ یہ کہ کسی خاص مرض کا سبب ایک خاص جرثومہ ہوتا ہے

جو اس مرض کے ہر مریض میں پایا جاتا ہے۔ اور کسی دوسرے مرض کے مریض میں یہ جرثومہ نہیں پایا جاتا

۲۔ یہ کہ اس جرثومہ کے عمل سے چند مخصوص علامتیں پیدا ہوتی ہیں۔ جو اس کے تمام مرضیٰ میں علی الاشتراک متحد ہوا کرتی ہیں۔ اور جو اثر ایک بیمار پر ہوتا ہے۔ تقریباً وہی بہ لحاظ حالات دوسروں پر ہوا کرتا ہے۔

۳۔ اگر یہ جرثومہ کسی مریض کے جسم سے لے کر ایک تندرست کے جسم میں داخل کر دیا جائے۔ تو تندرست شخص اسی مرض میں مبتلا ہو جائے گا جو بعینہٖ مرض معلوم کے مماثل ہوگا۔ اور یہ مماثلت ایک مماثلت تامہ ہوگی۔

۴۔ اگر مصنوعی طور پر اس جرثومہ کے نشو و نما کا انتظام کیا جائے جیسا کہ عموماً یخنی وغیرہ میں کیا جاتا ہے۔ تو نسلاً بعد نسل علی سبیل توارث اس کی اولاد میں وہی خواص پائے جائیں گے۔ اور یہ خاصہ کبھی زائل نہ ہوگا۔

۵۔ اس جرثومہ کے عادات و خصائل اور شکل و شمائل دوسرے امراض کے جرثوموں سے ممیز اور مختلف ہوں گے جو خوردبین سے بآسانی پہچانے جا سکیں گے۔

اس کے بعد پروفیسر کوخ نے ان کی شکل و شمائل کا تذکرہ کیا ہے۔ کہ بعض جرثومے زنجیر کی طرح مسلسل بعض خوشہ انگور کی طرح باہم دست و گریباں بعض ڈنڈے کی طرح لنڈورے اور بعض واؤ کی طرح مڑے ہوئے ہوتے ہیں۔

ان جراثیم کو بغیر خوردبین کے دیکھنا محال ہے۔ ایک انچ کا اڑھائی ہزارواں حصہ تو ان دقائق کا قد و قامت ہوتا ہے لیکن یہ غیر مرئی دشمن حیات انسانی کے ایوان راحت کا خانہ برانداز اور نہایت سفاک غارت گر ہے۔ باوجود اس قامت کے جب کبھی بدقسمتی سے خون میں اپنا مسکن بناتا ہے۔ تو دوڑتا پھرتا اٹھکیلیاں کرتا اور خوردبین سے متحرک نظر آتا ہے۔ اور آناً فاناً میں نشو و نما کی منزلیں طے کر جاتا۔ اور اپنے تعدیہ کی خاصیت سے لاکھوں کروڑوں نفوس کو اپنا کشتہ ناز بنانے کی مافوق الادراک

قوتیں پیدا کر لیتا ہے۔ اور اس کے یہی خصائص ہیں جو شور انگیز محشر ہیں۔

گویند ہمرہان طریقت کہ اے رفیق
آگاہ شو کہ قافلہ ناگاہ مے زنند

یونانی ہوں یا ڈاکٹر مصری ہوں یا ہیمیوپیتھک میں سب کو مشورہ دیتا ہوں کہ اس فن کے متعلق کافی معلومات حاصل کرنے میں جو متاع حیات کی عقدہ کشائی کا حقیقی رہنما ہے۔ ہم کو تنگ ظرف اور تنگ خیال نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ من و تو کی دار و رسن تیار کرنے کی نوبت آئے۔ میرے نزدیک جتنا فرض ہمارا ہے۔ کہ انکشافات جدیدہ سے فائدہ اٹھائیں اتنا ہی فرض ڈاکٹروں اور دیگر ارباب فن کا ہے کہ وہ طب قدیم کے اسرار و رموز سے مستفیض ہوں ورنہ دونوں ناقص، دونوں ادھورے، اور دونوں علی زعم انفسہ نامکمل ہیں۔ اور ایسا نہ کرنے کی ذمہ داریاں ہم سب پر ضرور عائد رہیں گی۔

قریباً بیس سال سے طاعون نے سرزمین ہند کو اپنا وطن بنا لیا ہے۔ ہر سال ایک بڑی آبادی اس کے یلغار کا شکار اور اس کے نہنگ خونخوار کا لقمہ بن جاتی ہے۔ کتنے آغوش مادر میں قلقاریاں کرتے ہوئے شیر خوار اطفال کتنے ماں باپ کا چشم و چراغ ہونہار بچے کتنے تمناؤں کو سینے میں چھپائے ہوئے نوخیز اور نوجوان لڑکے کتنی حسین اور پری جمال لڑکیاں۔ کتنے گھروں کے سہارا اور سنبھالنے والے افراد خاندان اس آگ میں بھسم ہو چکے ہیں۔ اور ہو رہے ہیں۔ مگر ابھی تک کوئی چارہ و درماں ہمارے پاس نہیں ہے۔ جو اس کے شعلہ جوالہ سے پناہ دل سکے۔

آج وہ قومیں جو بام ترقی پر نظر آتی ہیں۔ خدائی کے دعوے کر رہی ہیں وہ ایک پُر اعتماد یقین کے ساتھ کہتی ہیں کہ ہم طاعون اور بعض امراض جراثیم کا قدم اپنے ملک میں نہ آنے دیں گے یہ تو سچ ہے بڑے بول کا سر نیچا۔ لیکن ایک حد تک ہمارا تجربہ ان کے دعاوی کی تردید پر تیار نہیں ہے۔ کیا آپ کے خیال میں یہ کوئی راز سربستہ ہوگا

یہ کوئی راز نہیں ہے۔ آپ کی طب قدیم نے ابتدائی تعلیم
ہی میں اس عقدہ کی گتھیاں سلجھانے میں حصہ لیا ہے۔ مگر افسوس
وہ ہماری خوش حالی اور فارغ البالی کی حالات سے وابستہ ہوگا۔
اگر خدا تعالے ہماری مشکلات کو آسان فرمائے اور لیس للانسان
الا ما سعی کا دھیان باقی رہے۔ تو یورپ نے جو خدائی کا دعوے کیا
ہے۔ ہم ایک بندۂ عاجز بن کر بھی وہی دعوے کر سکیں گے۔

اے صبا بر سر ما نیز گل مژدہ بریز
کہ شب تیرہ ما را سحرے در پیش است

آپ نے ستہ ضروریہ کا بیان چھوٹی چھوٹی کتابوں
میں بھی ملاحظہ فرمایا ہوگا۔ ستہ ضروریہ میں سے میں اس وقت
آب و ہوا و متعلقہا ہی سے بحث کروں گا۔ اور یہ ظاہر کر سکوں
گا۔ کہ جراثیم ہیں اور ان میں کیا کیا رشتے اور علاقے ہیں۔ اور آب
ہوا کی اصلاح کا اثر جراثیم اور ان امراض پر جو جراثیم کا نتیجہ مانے
گئے ہیں، کیا پڑ سکتا ہے۔ اور طب قدیم نے ستہ ضروریہ میں
خصوصیات کے ساتھ ہوا اور پانی پر زیادہ توجہ دلانے کا مقصد
خاص کیوں زیادہ اہم تصور کیا ہے۔

ہماری طب قدیم نے آب و ہوا کا اثر نہ صرف حفظ صحت
تک محدود کیا ہے۔ بلکہ انسانی اخلاق و معاشرت کی سرحد تک
قدم بڑھایا ہے۔ ہم صریحاً دیکھتے ہیں کہ چٹیل میدان کے باشندے
جسمانی اور اخلاقی خوبیوں کے لحاظ سے ان پر عفونت اور ناصاف
آب و ہوا کے رہنے والوں کی نسبت زیادہ توانا اور صحیح القوی
ہوتے ہیں۔ جو تنگ و تار مقاموں، شہروں، محلوں اور گھروں
میں بسر کرتے ہیں۔ صاف آب و ہوا میں رہنے والوں کا رنگ
صاف، جسم مضبوط، شکلیں خوشنما، اخلاق معتدل اور ذہن صحیح خیالات
اور عقلیات میں زیادہ روشن ہوتے ہیں۔ اس کے بالعکس
جہاں آب و ہوا صاف نہیں ہے وہاں کے باشندوں کے
ستے چہروں کی زردی ان کے پُریاس خیالات و جذبات اور
پژمردہ حالات کا آئینہ ہے۔ اور رفتہ رفتہ ان کی تمام اخلاقی
[illegible] ہیں۔ اور یہ تمام اثرات نسلوں میں علی سبیل توارث

منتقل ہوتے رہتے ہیں۔

آپ اس کا مشاہدہ حیوانات ہی میں فرمائیے کہ چٹیل میدانوں
کے ہرن، شتر مرغ، جنگلی گائے، زرافہ، جنگلی گدھے وغیرہ اپنی جیسے
جانوروں سے مقابلتہً مختلف ہوں گے۔ اور ان میں جسم کی خوبصورتی
صورت کی دلفریبی، تحمل، جولانی کی تیزی اور اعضا کے تناسب کے
لحاظ سے ہر خوبی بہت کم یا معدوم پائی جائے گی۔ مثلاً جنگلی ہرن
کو پالتو بھیڑ بکریوں سے اور زرافہ کو شہری اونٹوں سے اور
جنگلی گدھوں اور گایوں کو پالتو گدھوں اور گائیوں سے مقابلہ
کیا جائے، تو جو فرق نمایاں ہے محتاج بیان نہیں ہے اور یہ بلا
دلیل مان لینا پڑتا ہے کہ مواد فاسدہ، ردی فضلات اور وہ چیزیں
جو عفونت و تخمیر کا مادہ اور ہیولی ہیں، اپنے غیر محدود اثرات کی
وجہ سے تمام ایسے ذوالحیات کی طبائع کے لئے انقلاب عظیم
کا موجب ہوا کرتی ہیں۔ اور اس پر مزید روشنی ڈالنے کی ضرورت
نہیں ہے۔

اس امر کے باور کر لینے میں ایک معمولی آدمی کو تامل نہیں
ہو سکتا۔ جب آب و ہوا کا اثر رفتہ رفتہ نسلوں تک کے اجسام
و حالات صحت بلکہ اخلاق و عادات میں سرایت کر جاتا ہے۔ تو
ہماری موجودہ معاشرت اور طرز بود و باش ہرگز اپنے ماحول کے اثرات
سے بے نیاز نہیں ہے۔ اس لئے اس کا نتیجہ لازماً یہ ہے کہ ہم ایک
مرتبہ اپنی معاشرت کے حالات پر ریویو کریں۔ اور پھر ان اسباب
کے کھوج لگانے میں دقت نظر سے کام لیں جن کی وجہ سے ہمارا
دامن عیش ملک طاعون وغیرہ امراض متعدیہ کے چنگل میں گرفتار
ہے۔ اور آزادی کا تصور ایک حرف غلط بن گیا ہے۔

میں اپنی موجودہ معاشرت کا نقشہ کھینچنے میں مبالغہ سے
کام نہ لوں گا۔ بلکہ صرف وہی نظارہ بیان کروں گا جو میری آنکھوں
نے ایک غریب محلہ میں دیکھا ہے۔ اور جس کی صحیح تصویر یا الفاظ میں
کھینچی گئی ہے۔

غریب لوگوں کے محلہ میں معاشرت کا رنگ دیکھئے اور
تمام حالات میں جو قدر مشترک ہو اس پر ایک نگاہ ڈالئے۔ گھروں

کی چھوٹی چھوٹی دیواریں ہیں کہیں چھپر ہے اور کہیں چھت مگر بہت
نیچے چھوٹا سا دروازہ ہے۔ اور ہوا کی آمد و رفت کے لئے کوئی
کھڑکی اور روشندان تک نہیں ہے۔ اسی گھر میں تمام اثاث
البیت کھانا، پکانا ایک دھواں دھار حالت دیواروں میں
چوہوں کے سوراخ، زمین پر پسو، اور ادھر ادھر کونوں میں مچھر
یہ تمام اچھا خاصہ سامان حفظ صحت ملاحظہ ہو اور اس پر تعدیہ
امراض کا زمانہ اب گھر سے باہر آئیے۔ ٹوٹی ہوئی دیواروں پر مٹی
تھوپنے کے لئے جو گڑھے کھودے گئے ہیں۔ ان میں ادھر ادھر
کا متعفن پانی جمع ہے۔ کناروں پر کالی کالی کیچڑ جس میں گائے بیل
بھینس بکرے کے کھروں کے نشان ہیں اور امراض کے مادے
کھندیلے جا رہے ہیں پانی پر سبز سیاہی مائل کائی کے پھٹے
پھٹے ٹکڑے تیرتے رہتے ہیں۔ جن پر ہزاروں بھنگے پائے جاتے
ہیں جو ہوا کے چلنے سے کشتیوں کی طرح ایک جگہ سے اڑ کر دوسری
جگہ بیٹھ جاتے یا منڈلاتے رہا کرتے ہیں۔ اور مادۂ امراض کے
منتقل کرنے کا سبب ہوا ہیں۔

انہی گڑھوں میں کسی محلہ والے نے بکرا ذبح کر کے اوجھ
بھی ڈال دیا ہے۔ اوجھ کا کچھ حصہ پانی میں ڈوبا ہوا ہے۔ اور کچھ
باہر ہے۔ جس کے اندر سڑ جانے کی وجہ سے ہوا بھر گئی ہے
اور وہ کائی کے ٹکڑوں سے بھی اوپر ابھر آیا ہے۔ اس پر نیلی نیلی
مکھیاں بھن بھنا رہی ہیں۔ کنارے پر ایک کتا بھی مرا پڑا
ہے۔ جو پھول کر پھٹ گیا ہے۔ اور کوے آلائش کو کھینچ کھینچ کر
پھیلا رہے ہیں۔ اس پھولے ہوئے کتے کا منہ کھلا ہوا ہے منہ
سے جو رطوبت بہہ رہی ہے۔ وہ بھی پانی میں جذب ہو رہی ہے
اور اسباب تعفن کے لئے سونے پر سہاگہ کا کام دیتی ہے۔

اس گڑھے کے قریب ہی اپلوں کا ہوڑا ہے۔ جو گوبر سے
چھوپ دیا گیا ہے۔ مرغیاں گوبر کو کرید کرید کر پھیلا رہی ہیں۔ گھاس
اور بیلوں کے پیشاب ملے ہوئے فضلے یہیں پھینک دیئے گئے
ہیں۔ اور اسی گڑھے کے قریب محلہ کا ایک کنواں بھی ہے۔ جس
پر ننگے پاؤں گوبر میں بھرے ہوئے مرد عورتیں اور بچے بلا تکلف
پانی کھینچ رہے ہیں۔

رسی کیچڑ میں لتھڑی ہوئی ہر مرتبہ کنوئیں میں خس و خاشاک اور
گوبر وغیرہ کو اپنے ساتھ لے جاتی ہے۔ اور بے منجھے ہوئے
ڈول اور برتن حفظ صحت کے قانون کی لٹیا ڈبو رہے ہیں۔

اسی کنوئیں کے دوسرے جانب کھاد کی کوڑیاں اور
گھورے ہیں جن پر بے شمار سڑ جانے والی اشیا کے ریزے
اور بھوسے گلا ہوا پھونس اور بھیگا سڑا ہوا مویشی کے چارے
کا فضلہ اور کہیں مردار جانوروں کا ڈھانچہ کہیں مرغی کا پر اور انتڑیاں
جن پر مکھیاں بھنک رہی ہیں۔ کہیں سڑتی ہوئی گھونس جس پر
گاڑی کا پہیہ پھر گیا ہے۔ اور اس پر بھی مکھیاں بھن بھنا رہی ہیں
یہ سب چیزیں ایک پر یاس معاشرت کی آئینہ داری کا نمایاں
جوہر ہیں۔

یہ تمام مادے ایسے ہیں۔ جو جراثیم کو حیات جاوید عطا فرمانے
والے اور امراض متعدیہ کے فیاض مہمان نواز اور پوری طرح
سے عنان گیر ہیں۔

یہ داستان غریبوں کی معاشرت کا چشم دید مرقع تھا۔ اگر
متوسطین اور امرا اور قریات و قصبات سے گزر کر شہروں کے
تاریک حالات معاشرت پر روشنی ڈالنے کی کوشش کی جائے
تو آپ چپہ چپہ پر اصول حفظ صحت کا خون ناحق پائیں گے۔ اور
وہ تمام نتائج آئینہ عبرت ہوں گے۔ جو ان مشاہدات کے دامن
میں ملیں گے۔

جن لوگوں کا یہ خیال ہے کہ یہ امراض قہر الہی ہیں اور
ہمارے ہی اعمال کا نتیجہ ہیں۔ میں اس کو ذرا سے تغائر خیال
کے ساتھ سراسر صحیح اور بے کم و کاست واقعیت پر مبنی پاتا
ہوں۔ کیا آپ کو طب قدیم نے یہ تعلیم نہیں دی کہ عمر طبعی تک پہنچنے
کا راز ستہ ضروریہ کے پردے میں مستور ہے کیا آپ کو یہ نہیں
بتایا کہ حفظ ماتقدم کے لئے ان قوانین کی پابندی لازم ہے ؟
کیا طب قدیم آپ کو پاکیزگی اور پارسائی کی ہدایات میں
روحانی زندگی کا شاہراہ دکھانے سے قاصر ہے؟

یہ امراض حقیقتہً زہر قاتل ہیں۔ اور یہ قہر اس لئے ہندوستان پر نازل ہوا ہے کہ ہم کو یا تو ہماری غفلتوں سے چونکا سکے یا ہمیں موت کے گھاٹ اتار دے۔

میں ابھی غرباء کی معاشرت کا خاکہ کھینچ کر آپ کی توجہ مبذول کرا چکا ہوں۔ اور میں یہ اندوہناک تذکرہ کہ ان کو غذا، لباس، اور احتیاج زندگی کے حاصل کرنے میں کیا مشکلات درپیش ہیں اور یہ چیزیں ان کو کافی یا ناکافی کس طرح اور کیسی دستیاب ہوتی ہیں نظر انداز کرتا ہوں۔ اس کے بعد یہ گزارش ہے کہ کیا ان حالات میں طاعون وغیرہ امراض کا تصور ہمارے جسموں کی پوری بربادی سے پہلے اجاڑا جا سکتا ہے؟ [illegible] اتلاف جان کے ذمہ دار ہو سکتے ہیں یا نہیں؟

میں اس پر عبرت اور اندوہناک اتلاف جان کا ذمہ دار ضرور آپ کو قرار دیتا ہوں۔ اس لئے کہ غرباء کا طبقہ بالکل غیر تعلیم یافتہ ہے۔ کیا آپ نے پند و نصائح سے یا کسی اور ذریعہ سے ان کے دل میں یہ خیال جمایا ہے کہ تمہارے ہونہار پودے اور نہالان آرزو اس آتش پنہاں کی خرمن سوزیوں کا نوالہ بن رہے ہیں۔ اور یہ سب قانون حفظ صحت کے نہ جاننے کے عبرت انگیز نتائج ہیں۔

آپ کا فرض ہے کہ جبری تعلیم کی فریاد و فغاں میں کوتاہ صفیر نہ بنیں۔ اور استدعاؤں پر استدعا کر کے تعلیم کی برکات سے ملک کو مالا مال بنائیں۔ چھوٹے چھوٹے رسالے لکھیں۔ اور قریہ قریہ شہر بہ شہر مروجہ زبانیں اور سلیس پیرایہ ادا میں ان کو چھپوا کر ہدایات کے ساتھ تقسیم فرمائیں اور بتائیے ملک کو قانون حفظ کی خلاف ورزی سے ڈرا کر اور اپنے مساعی کا خود عملی نمونہ بن کر علم حفظان صحت کی پاک شعاعوں کا انعکاس خاص و عام کے دلوں پر ڈالیں۔ اور ایک مضبوط نقش قدم قائم کر کے دوسروں کے لئے شمع ہدایت بننے میں ہمہ تن مصروف ہو جائیں۔

آپ شاید خیال فرمائیں گے کہ مقصد سے میں بہت دور ہٹ گیا لیکن ایسا نہیں ہے۔ اگر آپ ان لوگوں سے جو یورپ دیکھ آئے ہیں وہاں کے باشندوں کی معاشرت، ان کی پابندی حفظ صحت کے اصول سے ضروریہ اور اصلاح آب و ہوا وغیرہ کے حالات پر غور کریں گے تو یہ سب ان کی عام تعلیم کے نتائج پائیں گے۔ جہاں کہ ایک ایک بچہ بھی قانون حفظ صحت سے بے بہرہ [illegible] عملاً اس کے ثمرات سے محروم نہیں ہے۔ اور ان کا یہ وجہ [illegible] معلوم ہوتا ہے کہ ان کی تعلیم عام ایک ایسا مضبوط حصار [illegible] حصین ہے کہ ایسے امراض کے حملے وہاں ٹکرا کر بے کار ہو جاتے ہیں۔

اگر آپ ممالک متمدنہ کی حالت سے اپنے ملک کی حالت کا مقابلہ فرمائیں۔ اور کم از کم فی صد تعداد اموات کا تختہ ہی اٹھا کر دیکھیں تو بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جائیں گے۔ اور اگر کچھ غیرت [illegible] ہے۔ تو عرق انفعال میں ڈوب جانا پڑے گا۔ وہاں آپ دیکھیں گے کہ انتظامات صحت کے لئے پانی کی طرح روپیہ بہایا جاتا ہے۔ اور مصائب عامہ کے انسداد میں [illegible] لٹ رہا ہے۔ اور [illegible] اس کے پھل سے شیریں کام ہے۔

ہمارا فرض اولیں ہونا چاہئے کہ خدا کی دی ہوئی عقل و تمیز ہمارے لئے آفتاب ہدایت ہو۔ اور ہم اپنی معاشرت کو قوانین حفظ صحت کا پابند کریں، اپنے گھروں میں بچوں، اور عورتوں تک کی تربیت اسی اصول پر عمل میں لا کر مزاج ثانی بنا دیں۔ اور اپنے ہمسایوں، اور قوم و ملک کے لئے ایک نمونہ بنیں۔ غرباء، محتاجوں اور قوم کے ان پڑھ افراد کی ہمدردی مالی و زر اور پند و نصائح اور ہر ایک ممکن طریقے سے کریں۔ اور سرکار کو ان کے حال زار پر مہربان بنا کر پوری امداد حاصل کرنے میں جد و جہد کرتے رہیں۔

اس میں شک نہیں کہ اس بے حد و بے حساب دولت نے جو ہمارے ملک کی خام پیداوار کے کھنچے چلے جانے سے یورپ کو مالا مال کر رہی ہے، ہم کو بے مایہ کر دیا ہے۔ اور ہم تا وقتیکہ صنائع ملک کو ترقی نہ دیں گے۔ اقوام عالم کو منہ دکھانے کے قابل

نہیں ہیں لیکن پھر بھی اس عظیم الشان سلطنت میں جس کا رقبہ ملک فرانس سے کم نہیں ہم اصول حفظ صحت کے انتظامات کے سلسلے اپنی کوششوں کو سر سبز کرنے میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔

ہمارا نیک نیت اور ہمدرد رعایا بادشاہ اعلیٰحضرت بندگان عالی متعالی خلد اللہ ملکہ ہماری فریاد پر کان لگانے کو موجود ہے۔ اور جس کی عدیم المثال فیاضیوں کے سمندر بہتے ہوئے انتظام طاعون اور قحط وغیرہ کے زمانوں میں ہماری آنکھوں نے دیکھے ہیں۔ وہ ہر وقت اپنے ملک کو امراض متعدی کے چنگل سے نجات دلانے میں ابر ارم کی طرح دستگیری کو موجود ہے۔ اس لئے اگر آپ یورپ کے اس خدائی دعوے کو شکست دینے کی غیرت رکھتے ہیں۔ کہ اگر امراض متعدیہ طاعون وغیرہ قہر الٰہی بھی ہوں تو ہم اپنے ملک کی سرحد میں داخل نہ ہونے دیں گے۔ تو ایک بندۂ عاجز بن کر تردید کے لئے کمربستہ ہو جائیے۔ اور تعلیم عام کے سوا تمام دوسرے مفید وسائل بھی جن کا تذکرہ ابھی کیا گیا ہے بتفقہ کوششوں سے عمل میں لایئے۔

اب میں اجمالی طور پر ان چیزوں کی طرف آپ کی عنان توجہ منعطف کرانا اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ جو ملک سے امراض متعدی وغیرہ کے نشو و نما کی جڑیں اکھاڑ پھینکنے میں ایک خوش آیند مستقبل کا سنگ بنیاد اور مقدمۃ الجیش بن سکتی ہیں۔

۱۔ یہ کہ اس مقصد کے لئے گروہ اطبا میں ایسے بزرگ اور نیک نیت لوگوں کی ایک انجمن ہونی چاہیئے۔ جو اپنی فطرت سلیم اور نیک دلی کی وجہ سے صرف بھلائی کے طالب ہوں اور اصول حفظ صحت کے لئے تدبیریں سوچنے اور ان کے عمل میں لانے کو اپنا کام اولین قرار دیں۔

۲۔ یہ کہ متفقاً بارگاہ خسروی میں اپنے نصب العین کو پیش کر کے موجودہ مدرسہ طبیہ سے بہت زیادہ بلند پیمانہ پر ایک مدرسہ یا کالج کی استدعا کریں جس میں اعلیٰ تعلیم و تربیت اور نصاب تعلیم [illegible] بند و بست کیا جائے۔

۳۔ طب قدیم کی ان لا تعداد دواؤں کا جو ان کی طویل استان ہماری مخزنوں میں موجود ہے۔ اور ملک کی بے شمار بوٹیوں کا تجربہ ایک نظام اکمل کے تحت میں وسیع پیمانہ پہ آغاز کریں۔ اس لئے کہ ان دواؤں میں وہ مکنون قوتیں موجود ہیں۔ جو حیوان کو طاقت بخشتی ہیں۔ اور امراض متعدیہ کے مادوں کو اس لطافت کی وجہ سے اپنی گرفت میں رکھتی ہیں۔

۴۔ اصول حفظان صحت کی عام پابندیاں لوگوں پر لازم کر دائیں۔ خود نمونہ عمل بنیں۔ اور سرکار سے امداد لے کر عامۂ رعایا کی اصلاح اور تربیت کا پورا انتظام کرائیں۔ اور حفظ صحت کے باب میں چھوٹے چھوٹے رسالے لکھ کر ملک میں عہدہ داروں وغیرہ کے توسط سے مفت تقسیم کرائیں۔ اور عملی ذمہ داریوں پر بھی رعایا کو مجبور کرائیں۔

۵۔ علوم جدیدہ میں سائنس، اور ڈاکٹری ایک حیرت انگیز طور پر مسحور کر لینے میں سحر سامری کا نمونہ بنے اور یہ سب کچھ اسی بیج کے نہال و ثمر ہیں۔ جو ہمارے علما فن کی آبیاری سے صدیوں یورپ میں نشو و ارتقا پا کر ایک تناور ہو گیا ہے۔ اس لئے اس کو شجرۂ ممنوعہ تصور نہ کریں۔ اور اقوام متمدنہ سے پھر ان ثمرات کو حاصل کرنے میں باک نہ فرمائیں۔

۶۔ اس مصیبت کو محسوس کریں کہ کوئی معیار تعلیم نہ ہونے سے ہزاروں نیم الفن اور نادان دوست جو حقیقتاً طبیب نہیں ہیں طب قدیم کے دامن پر ایک بدنما داغ اور بدنام کنندہ نکو نامے چند بن گئے ہیں۔ ان کے لئے معیار قابلیت قرار دیا جائے اور جس طرح دوسرے ملازموں کو امتحان کا پابند کیا گیا ہے ان کے لئے بھی تین سال کا موقعہ دیا جائے۔ اور سرکار عالی سے ایسا منظور کرائی جائے۔ کہ اگر یہ کامیابی حاصل نہ کریں گے۔ تو مطب سے روک دیا جائے۔ لیکن بلا رو رعایت ایک ایسا نڈر اور تعلیم یافتہ جماعت امتحان لینے پر مامور ہو۔ جو ماہرین یا کم از کم واقفان فن کے سوا ایمان فروشی کر کے تصدیق نہ کر دیا کرے۔ اور جان کا معاملہ سمجھ کر یہ فن جاننے والوں ہی کے ہاتھ میں رہنے دے۔

۸۔ جب تک ہمارے ملک حیدرآباد میں اعلیٰ نمونے تیار نہ ہو جائیں۔ بارگاہ خسروی میں عرضداشت پیش کر کے یہ منظوری حاصل کی جائے کہ ہندوستان کے مشہور و معروف اور صاحب فکر اطبا اس جانب سرکار ہمارے مدرسے کے سرپرست رہیں نصاب تعلیم کی اصلاح کریں اور ملک سے امراض متعدیہ کے فنا کرنے کا جو تجربہ ہمارا اور یہ خیال ہیں۔ ان کے متعلق مشورہ اور اصلاح میں ہماری امداد فرمائیں۔ اور ان اہم خدمات کا حسن معاوضہ ہمارے ان ممدوح الشان کے لئے سرکار عالی خود تجویز فرمائے۔ تاکہ ہزاروں نفوس کی جان بچانے میں جو سرگرمیاں درپیش ہوں۔ ان کے عقدہ ہائے مالاینحل آسانی سے وقتاً فوقتاً حل ہوتے رہیں۔

میرے ذہن میں علم التشریح کو دوبارہ زندہ کرنے علم الجراحی اور امراض متعدیہ کے مادوں کو نابود کرنے اور ملک سے ان ذخیرہ کے فنا کرنے کے متعلق جو طب و یا میں ذہن میں آیا ہے میں نے نیک نیتی اور فن کی ہمدردی اور سوز دلی کے ساتھ پیش کر دیا ہے۔ ارباب کمال موجود ہیں۔ ناقدانہ نظر ڈالنا ان کا فرض ہے۔ لیکن ملک کے اطبا میں نااتفاقیوں اور ابنائے ملک کی ناقدریوں اور نادان دوستوں کی بے دردیوں نے مجھے طب قدیم کے عروج سے مایوس کر دیا ہے۔ اور اگرچہ میری آنکھیں اس آفتاب کو اسی نصف النہار پر دیکھنا چاہتی ہیں جس پر دور اسلام میں پہنچ گیا تھا لیکن نااتفاقیوں کے خوف سے دل بیٹھا جاتا ہے۔

وہ درد جو میرے دل میں اس فن کی بربادی کے خیال سے پیدا ہو چکا ہے۔ اس کی ٹیس نے جب زیادہ بے چین کیا ہے تو میں نے آج سے برسوں اور زمانہ ہوئے اپنی فریاد سے اطبائے ملک کی خدمت میں اپیل کی ہے اور آج بھی وہی اپیل لے کر حاضر ہوا ہوں۔

اگر اب بھی آپ بیدار نہ ہوں گے تو سمجھ لینا چاہیئے کہ ترقی کی توقعیں فنا ہو گئیں۔ اور اس کی بعینہ یہ مثال ہوگی کہ ایک نہایت خوبصورت سرسبز شاداب درخت ہے۔ جو خشک ہونا شروع ہو گیا ہے۔ وہی زمین ہے جس میں وہ پیدا ہوا ہے وہی آسمان کا پانی اسے سینچتا ہے۔ وہی سورج کی کرنیں اس کو قوت پہنچاتی ہیں۔ وہی محیط ہوا سرسبز رکھنے کو چلتی رہتی ہے مگر اس کی اندرونی حالت ایسی خراب ہو گئی ہے کہ اس میں نہ جذب منافع کی قوت باقی ہے۔ نہ دفع مضار کی طاقت ہے اور نہ تغذیہ کا عمل پورا ہوتا ہے۔ وہ رفتہ رفتہ سوکھتا جاتا ہے۔ اور آخر بھٹی کا ایندھن ہو جاتا ہے۔

بعینہ ہمارے فن کا اب یہی حال ہے۔ اس کی ترقی کے اسباب معدوم ہوتے جاتے ہیں۔ اور جو خال خال رہے ہیں۔ وہ بھی معدوم ہو رہے ہیں۔ مبادا یہ بھٹی کا ایندھن ہو جائے اور ابدالآباد تک ہمارے سر پہ کلنک کا ٹیکہ باقی رہے ؎

مگو و نکتہ سرایان عشق خاموش اند"
کہ حرف نازک و اصحاب پنبہ در گوش اند

ہمارے محترم اطبا

از جناب حکیم کریم بخش صاحب آزاد اکبر شاہ

ویسے تو خدا کے فضل و کرم سے ہمارے محترم طبیب تمام صفات کمال سے متصف اور تمام حالات زمانہ سے باخبر ہیں آپ نے دن رات غضب کے رسالوں میں یہ رونا رویا جاتا ہے کہ اطبا اپنے فن کے روز افزوں تنزل کو محسوس نہیں کرتے اور اپنی ظاہری وجاہت اور چند پیسوں کے کمانے میں اس قدر مستغرق ہیں کہ انہیں یہ بھی معلوم نہیں ہوتا کہ زمانہ کی رفتار کیا ہے؟ اہل زمانہ کس فکر میں ہیں؟ قدیم طب کے برخلاف کہاں تک پروپاگنڈا کیا جا رہا ہے؟ جدید طب اور اس کے حامیوں نے کہاں تک لوگوں کے دلوں کو مسخر کر کے ان پر اپنا قبضہ جما لیا ہے؟ طب قدیم کے متعلق کس حد تک نفرت پھیلائی جا رہی ہے؟ گورنمنٹ کی نظروں میں طب قدیم کی کیا وقعت ہے؟ ارباب فن متعدد ذرائع سے شور و غل مچا رہے ہیں مگر ہمارے محترم اطبا کو کچھ بھی خبر نہیں۔ اپنے نقائص کا تدارک کرنا تو بجائے خود انہیں اپنی کمزوریوں کا علم بھی نہیں ہے

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا

کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

گورنمنٹ نے طبیبوں کی رجسٹریشن کے متعلق جو کمیٹی بنائی تھی اس کی تحقیقات مکمل اور رپورٹ شائع ہو چکی ہے اس رپورٹ میں بھی بہت سی ایسی باتیں ہیں جو اطبا کے لئے قابل غور ہیں۔ ان کے متعلق متفقہ کوشش کی ضرورت ہے۔ اس وقت اطبا اور طب قدیم کی موت و حیات کا سوال درپیش ہے محترم اطبا کی خدمت میں نہایت ادب کے ساتھ التماس ہے کہ وہ خواب غفلت سے بیدار ہو کر طب قدیم کی ڈگمگاتی کشتی کو سنبھالنے میں پوری مستعدی سے کوشش کریں۔ اگر وقت ہاتھ سے نکل گیا تو پھر کوئی عذر قابل سماعت نہ ہوگی۔

فنی خدمت سے غفلت کے علاوہ ہم میں اور بھی بہت سے نقائص ہیں جن کی طرف توجہ کرنا ہمارا لازمی فرض ہے صحبت امروزہ میں چند امور کی جانب توجہ دلائی جاتی ہے۔

۱۔ دوا کی ظاہری صورت اور مقدار خوراک

سب سے بڑا اعتراض جو طب قدیم پر کیا جاتا ہے یہ ہے کہ اس کی دوائیں دیدہ زیب نہیں ہوتیں مقدار خوراک میں دواؤں جوشاندوں اور شربتوں کے قدحے نوش کرنے پڑتے ہیں اور اکثر حالات میں کوفتہ بیختہ مالیدہ جوشاندہ کا ہم پچھلا سا محتاج ہوتا ہے اس لئے ضرورت ہے کہ دوائیں نظر فریب ہوں اور مقدار خوراک قلیل ہو جو طبیعت پر گراں نہ گذرے۔ اس مطلب کے متعلق ہم نے سب بے ضرر اور مفید کشتہ جات کے بنانے کی تجویز کی ہے جو طبی تصرف کرنے پر مختلف امراض میں مفید ثابت ہوتے ہیں۔ اطبا کی متفقہ کوشش سے یہ مرحلہ بخوبی طے ہو سکتا ہے۔ اور طب قدیم کے سر سے اس الزام کا بوجھ اتر سکتا ہے۔

۲۔ بخل اور اخفاء

یہ اطبا کا خاصہ طبعی بن چکا ہے۔ اس کے متعلق بھی کوشش جاری رکھنی چاہیئے۔ اور جب پہلی تجویز کے موافق اطبا نے مل کر متفقہ کوشش کرنی شروع کی۔ تو بخل و اخفا میں بہت کچھ دفعیہ ہو سکتا ہے۔ اب وہ وقت نہیں رہا کہ ہم اپنے مایہ ناز اکسیری نسخوں کو قبر میں ساتھ لے جائیں۔ خدمت فن کا فرض ہمیں اس عادت کو ترک کرنے پر مجبور کر رہا ہے۔ اگر یہ بخل بدستور جاری رہا تو طب قدیم کا خدا حافظ

۳- ایک دوسرے کا احترام

تمام شریف پیشوں میں جو اس وقت مروج ہیں اہل پیشہ ایک دوسرے کا احترام کرتے ہیں۔ وکیل اور ڈاکٹر خواہ ان کی رائیں مختلف ہوں۔ علمی بحث کے موقع پر ایک دوسرے سے مخالفت اظہار کرتے اور اس پر زبردست دلائل قائم کرتے ہیں لیکن طرز گفتگو میں ہمیشہ احترام کا پہلو نگاہ رکھتے ہیں اور مجلس مباحثہ سے بعد ایک دوسرے سے بہت دوستانہ ملتے ہیں کہ ان کی برادری میں کوئی فرق نہیں آتا کوئی وکیل یا ڈاکٹر دوسرے ہم پیشہ کی شکایت یا توہین گوارا نہیں کرتا اور وہ یہ سمجھتا ہے کہ اس کے ہم پیشہ کی توہین اس کی اپنی توہین ہے۔ لیکن ہمارے قدیم اطبا کا طرز عمل بالکل اس کے خلاف ہے۔ وہ اپنے ہم پیشہ کی شکایت کر کے اپنی برتری اور تفوق کے خواہاں ہوتے ہیں۔ اور جہاں تک ان کا بس چلتا ہے اس کو اپنا حریف جان کر اس کے خلاف پروپیگنڈا کرنا اپنا فرض عین جانتے ہیں۔ یہ طریقہ کس طرح شرافت سے بعید ہے۔ اسی طرح فن کے لئے سم قاتل کا حکم رکھتا ہے ممکن ہے کہ بعض اوقات کسی مرض کی تشخیص یا دوا کی تجویز میں دوسرا طبیب غلطی کر جائے۔ تو اپنی رائے کو صحیح بیان کر اس کے متعلق دلائل پیش کرنا اور ایک دوسرے سے بحث کرنا کوئی معیوب نہیں ہے اور اس مباحثہ میں بھی دوسرے کے احترام کا خاص خیال رکھنا ضروری ہے مباحثہ کے بعد دوسرے طبیب کے غیر حاضری میں اس پر نکتہ چینی کرنا اور لوگوں کو اس سے نفرت دلانا بالکل ناجائز ہے غلطی ہر انسان سے سرزد ہو جاتی ہے اگر دونوں طرف سے یہ معاندانہ رویہ جاری رہا تو طب کی خیر نظر نہیں آتی۔

اس جگہ ایک لطیفہ ذکر کیا جاتا ہے۔ جو مزید بصیرت کا موجب ہوگا۔ ایک بادشاہ کے دربار میں دو تجربہ کار عالم حاضر رہتے تھے۔ ان میں سے ایک سن رسیدہ اور دوسرا نوجوان تھا مباحث علمی میں اکثر ان کے درمیان اختلاف رائے ہوتا اور دونوں اپنے زبردست دلائل سے اپنے مدعا کو ثابت کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ ایک دن بادشاہ نے اپنی سواری کا گھوڑا منگوا کر سن رسیدہ عالم کو اس پر سوار ہونے اور چلانے کا حکم دیا۔ گھوڑے پر سوار ہو کر اس کی باگ تھامے ہوئے آہستگی سے چلا رہا تھا۔ بادشاہ نے نوجوان عالم کی طرف دیکھ کر کہا کہ دیکھو اس بڈھے عالم کو گھوڑا چلانا نہیں آتا ہے اس کو کس آہستگی سے چلا رہا ہے نوجوان نے جواب دیا۔ جہاں پناہ! اس میں عالم کا کوئی قصور نہیں بلکہ گھوڑا اس کے بے انداز علم کی بوجھ سے دبا ہوا ہے۔ اس لئے آہستہ چلتا ہے جب وہ سن رسیدہ عالم واپس آیا تو بادشاہ نے نوجوان عالم کو سوار ہونے کا حکم دیا۔ اس نے سوار ہو کر گھوڑے کو خوب دوڑایا۔ بادشاہ نے دوسرے عالم سے فرمایا کہ دیکھو یہ نوجوان کس قدر بے ادب ہے کہ بادشاہی گھوڑے کو دوڑائے جا رہا ہے۔ عالم نے جواب دیا کہ جہاں پناہ۔ اس میں اس کا کوئی قصور نہیں گھوڑا اس نوجوان کے بے پایاں علم کی خوشی سے ہوا میں اڑا جا رہا ہے۔ بادشاہ نے یہ سن کر فرمایا کہ الحمد للہ! معلوم ہو گیا کہ تمہارے میں کوئی ذاتی رنجش یا کاوش نہیں ہے۔ اس مثال پر عمل کرتے ہوئے اطبا کا بھی فرض ہے کہ وہ ایک دوسرے کا احترام کریں۔ اور پس پشت کسی کو دوسرے طبیب کی شکایت کا موقع نہ دیں۔ اور نہ خود اس جرم کے مرتکب ہوں۔ اگر اطبا نے اپنی خود غرضی اور جاہ پسندی کو مد نظر رکھ کے اس پر عمل نہ کیا تو دونوں طرف سے یکساں سلوک ہوگا رنجشیں بڑھتی جائیں گی۔ اور آخر جوتم پیزار تک نوبت پہنچے گی،

او [illegible] در تماشا دہ ❊ خلق از پئے ما و ما دواں خنداں
انگشت تعجب جہانے ❊ از گفت و شنید ما بدنداں

۴- مرکزی طاقت

طبیب کو لازم ہے کہ صوبہ کی مرکزی طاقت سے

اپنے آپ کو وابستہ رکھے۔ اور اس انجمن کا جو صوبہ بھر میں طبیبوں کے حقوق کی نمائندہ ہے۔ اپنا تعلق پیدا کرے اس طرح اطبا کی تمام منتشر طاقت ایک جگہ پر جمع ہوگی اسی طاقت کے ذریعہ ہم فن طب پر ہر ایک آنے والی مصیبت کا نہایت مستعدی سے مقابلہ کر سکتے ہیں۔ اور گورنمنٹ عالیہ سے اپنے جائز حقوق طلب کر سکتے ہیں۔ ہماری خود پرستی اور غفلت حد سے زیادہ تجاوز کر چکی ہے۔ ابھی وقت ہے کہ ہم اس غفلت کو دور کر کے اپنے فن کی حمایت میں کمربستہ ہوں۔ اور ایک مرکز پر جمع ہو کر فن کی ترقی کے اسباب سوچیں اور اس پر عمل کریں۔

۵۔ عملی اقدام

صرف ایک مرکز پر اکٹھا ہونا۔ اور تجویزیں پاس کرنا کفایت نہیں کرتا۔ بلکہ ہمیں لازم ہے کہ عمل کے میدان میں اپنا قدم اٹھائیں۔ اور ہمارے اجلاسوں میں جو رزولیوشن پاس ہوں ان کو عملی جامہ پہنانے کے لئے منفرداً یا مجموعاً جس طرح ممکن ہو اپنی خدمات پیش کریں۔ اور دنیا کو دکھا دیں کہ ہم بھی ایک ہستی رکھتے ہیں۔ اور اس کی طاقت سے کام کر سکتے ہیں۔

۶۔ ریسرچ اور تحقیقات

ہمیں اپنے اسلاف کی تحقیقات کو کافی سمجھ کر اس پر قانع نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ رفتار زمانہ کے مطابق جدید ادویہ کے افعال اور تاثیرات کی تحقیق کرنی ضروری ہے۔ اسی طرح امراض کے موجبات اور اسباب پر گہری نظر ڈالنی چاہیئے۔ جس قدر جدید نظریئے تحقیقات میں آچکے ہیں یا آتے جاتے ہیں۔ ان کو تعمق کی نگاہ سے دیکھ کر ان میں سے جو حقیقتہً مفید اور نفع رساں ہوں۔ اپنے دستور العمل میں شامل کرنا اور اس سے فائدہ اٹھانا ضروری ہے۔ نیز اس تحقیقات کی بنا پر کو اساس عمل بنا کر اپنی طرف سے نئے اختراعات اور اکتشافات میں کوشش کرنی لازم ہے نوجوان طالب علموں کو قدیم و جدید تعلیم سے بہرہ ور کر کے مفید اور مستند شاہراہ عمل تجویز کرنے کی ضرورت ہے اگر اس طرح اطبا کی اجتماعی طاقت سے کوشش جاری رکھی گئی۔ تو وہ دن دور نہیں کہ ہماری فرسودہ اور دقیانوسی طب از سر نو مرتب ہو کر دیگر اقسام طب سے برتر نہیں۔ تو ان کے ہم پہلو بیٹھنے کا حق حاصل کرے۔

طب عربی کے مصنفین

بسلسلہ سابق

(مترجمہ جناب حکیم عبدالقوی عثمانی دریابادی، فاضل الطب والجراحت)

۱۴۔ عبداللطیف بغدادی

پورا نام ابو محمد عبداللطیف ابن یوسف ہے۔ سن ولادت ۱۱۶۲ء سن وفات ۱۲۳۱ء جائے ولادت بغداد تھی جہاں انہوں نے اولاً فلسفہ اور علم اشتقاق اللسان اور بعد میں علم کیمیا اور طب کی تعلیم حاصل کی۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ ان کی ملاقات ابن میمون سے قاہرہ میں ہوئی تھی۔ انہوں نے اپنی تدریس طب و فلسفہ کا سلسلہ دمشق حلب اور قاہرہ میں بھی جاری رکھا تھا۔ ان کی جانب ۱۶۶ تالیفات منسوب کی گئی ہیں، جو زیادہ تر طب کے متعلق ہیں۔ ان میں سے صرف ایک مطبوعہ شکل میں موجود ہے۔ اس کتاب کی بنیاد انہوں نے اپنے اس مطالعہ و مشاہدہ پر رکھی تھی۔ جو ان کا مصر میں قیام رہا، وہ سلطان صلاح الدین ایوبی کے ایما سے گئے تھے) حاصل ہوا تھا۔ اس کا قلمی نسخہ بوڈلین کے کتبخانہ میں ہے۔ اس کی اشاعت ۱۷۸۹ء میں ٹوبنگن میں ہوئی تھی۔ اس کا ایک عربی۔ لاطینی اڈیشن ۱۸۰۰ء میں کلیرنڈن پریس سے جے وہائٹ (J. White) نے شایع کیا تھا۔ اس کے علاوہ اس کے فرانسیس اور جرمن زبانوں میں بھی شایع ہوئے ہیں۔

۱۵۔ ابن ابی اصیبعہ

ان کا پورا نام موفق الدین ابوالعباس احمد ابن القاسم ابن ابی اُصیبعہ ہے۔ یہ عبداللطیف بغدادی کے معاصر تھے ان کی پیدائش دمشق میں ہوئی۔ وہیں علم طب حاصل کرنے کے بعد یہ قاہرہ چلے گئے۔ وہاں کے دوران قیام میں وہاں کے ہسپتال میں بحیثیت طبیب کے کام کیا۔ تھوڑے دنوں بعد انہوں نے امیر عزالدین کے یہاں سرخاندان طبیب دربار کی ملازمت قبول کر لی۔ عربی طب کے اولین مورخ ہونے کا امتیاز انہیں کو حاصل ہے۔ ان کی اس امتیازی کتاب کا نام عیون الانبار فی طبقات الاطبا ہے ۱۲۴۵ء میں اس کا پہلا نسخہ مرتب ہوا۔ بعد میں اس کا لاطینی میں ترجمہ بھی کیا گیا۔ مصنف کی زندگی بھر ان کی یہ کتاب منظر عام پر نہ آسکی۔ اس کتاب میں شروع سے لے کر مصنف کے عہد تک کے تمام مشاہیر اطبا کا تذکرہ ہے اس کے قلمی نسخے برٹش میوزیم (لندن) اور لیڈن کے کتب خانہ میں موجود ہیں۔ ویسٹن فیلڈ اور لی کلرک نے اپنی کتاب تاریخ طب کے لئے اسی کتاب کو بطور اصل ماخذ کے سامنے رکھا تھا۔ عیون الانبار کا لاطینی ترجمہ جے جے ریسک (J. J. Reiske) کا کیا ہوا کوپن ہیگن میں موجود ہے۔

۱۶۔ ابن نفیس

یورپ کے اہل علم میں یہ النفیس کے نام سے مشہور ہیں یہ دمشق کے طبیب تھے۔ دسمبر ۱۲۸۸ء میں ان کا انتقال ہوا انہوں نے قانون شیخ الرئیس کی شرح لکھی تھی۔ اس کا لاطینی ترجمہ بھی ہوا ہے۔ علاوہ ازیں اس کا ایک عبرانی ترجمہ کسی گمنام شخص کا کیا ہوا ہے۔ اصل عربی کا موجود ہے ۱۸۲۸ء میں ایک کتاب موجز القانون کے نام سے کلکتہ میں طبع ہوئی تھی۔ جس کے سرورق پر یہ عبارت درج تھی کہ یہ تصنیف علی بن ابی الحزم قرشی کی ہے۔ جس کو عام طور پر ابن النفیس کہا جاتا ہے۔

طب کے دوسرے مرکز مغربی خلافت کے اطبا

مغربی خلافت جو اندلس میں تھی اس کے طبی حلقے معالجاتی

یہ فیلسوفانہ اعتبار سے بوعلی سینا کے جو عام طور سے مشرقی طب عربی کو لقب مستقور ہوتا ہے۔ مخالف تھے عربوں کی وہ طبی تصانیف جو قرطبہ کے اسلامی مرکز سے لکھی گئیں۔ بہت کچھ ترقی پذیر ہوگئی تھیں۔ کیونکہ ان لوگوں کا یونانی یورپ سے خوب خلا ملا ہو چکا تھا۔ اسلامی اندلس کے مسیحیوں اور یہودیوں نے جو فلسفیانہ لٹریچر تیار کیا اس کی بنیاد بمقابلہ منطقی قیاس آرائیوں کے عملی حقائق پر کہیں زیادہ تھی۔

مشرقی خلافت (بغداد) کے مصنفین کے مقابلہ میں عددی حیثیت سے مغربی خلافت (اسپین) کے مشہور مصنفین بہت ہی کم ہیں لیکن موخر الذکر کا اثر یورپ پر بہت زیادہ پڑا۔ ان مغربی عربوں میں سے جنہوں نے بھی شہرت حاصل کی، وہ زمانہ کے اعتبار سے شیخ اور رازی سے موخر تھے ان میں چار بہت مشہور گذرے ہیں۔ ۱۔ ابو القاسم زہراوی ۲۔ ابن زہر ۳۔ ابن رشد اور ۴۔ ابن میمون

ان چاروں کا اثر طبی یورپ کے عملی حلقوں پر بہت کچھ پڑا تھا

(باقی آئندہ)

طبی جواہر

(از جناب حکیم انوار الحق صاحب تھانوی انچارج گورنمنٹ یونانی شفاخانہ ...)

عطار

رہیگا عمر بھر احسان فن پر حضرت عطار
دعائیں ہاتھ اٹھا کر دے رہے ہیں آپکو بیمار
گرانمایہ ہے کیسی ایک ہی معجز نما تو تل
اسی میں شربت عناب اسی میں شربت دینار

پیام عمل

اٹھا کہ شیرازۂ غفلت کو پریشاں کر دیں
گل نفس کو پروانۂ سوزاں کر دیں
آ کہ پھر مشعل انوار ہدایت لیکر
طب یونانی کی ظلمت کو چراغاں کر دیں

تلاش مجربات

جستجو ہے کہ ملے کوئی مجرب نسخہ
سنیاسی سے عطائی سے فقیری لٹکا
صاحب فن کیلئے ایسا خیال مذموم
تفو! لا حول و لا قوۃ الا باللہ

اخفائے مجربات

خزانے علم کے سمجھتے ہیں خفیہ خرچ کرنے میں
بزرگوں کی کہاوت ہے حقیقت کے بتلانے میں
چھپاتے ہیں جو نسخے نامۂ اعمال کی مانند
وہ اہل فن نہیں پستی فطرت کے مرقعے ہیں

”ندائے ہاتف“

(از جناب حکیم انوار الحق نوآرا انچارج گورنمنٹ یونانی شفاخانہ جوسانہ)

مجلس شوریٰ میں اک دن جمع تھے فن کے امام
ہاتھ میں تھی جن کے یونانی طبابت کی زمام

مسئلہ تھا فن کی بہبودی کا زیر غور و فکر
اپنی اپنی رائے دیتے تھے اطبائے کرام

دم لبوں پر آچکا ہے، نزع کا عالم ہے اب
نبض ڈوبی جا رہی ہے فن طب کی صبح و شام

جس قدر ہمعصر تھے منزل سے آگے جا چکے
جتنے بیمار یہاں تھے اب ہیں وہ بالائے بام

بعض کی یہ رائے، کالج اور کھلنے چاہئیں
بعض کہتے تھے بدلنا چاہیئے طب کا نظام

ایک مرکز پر اطبا جمع ہونے چاہئیں
انجمن کی ممبری کا ہر جگہ ہو انتظام

اپنے فن کی ملک میں تبلیغ کرنی چاہیئے
مستعد ہو کر کریں بڑھتے ہوؤں کی روک تھام

ایلوپیتھک کی دوائیں سیکھئے اس میں ہیں سریات
ہو گرا بادین جالینوس کا قصہ تمام

اتنا کہتے ہی اچانک اک دھماکا سا ہوا
محفل احباب میں سکتہ نے قابو پا لیا

آسماں کے اک ستارے میں ہوا کچھ ارتعاش
غیب کے پردے سے آئی اک صدائے دلخراش

کیا کہیں کس سے کہیں اب تاب گویائی نہیں
فرط غم سے ہو چکا ہے شیشۂ دل پاش پاش

اپنی بدعنوانیوں پر ڈال کر رنگیں نقاب
مورد الزام فن کو کر رہا ہے تہمت تراش

نبض کی پہچان مجھ کو ہے نہ قارورے کی ہے
تجربہ کی جستجو ہے اور نہ کچھ فن کی تلاش

کیا غرض دیکھے کوئی اب راستے پر بیٹھ کر
مدتوں تک نبض کی گہرائیوں کا ارتعاش

فن طب پڑھنے سے مستغنی ہیں موروثی طبیب
ورثہ طب کی سند ہے ضامن کسب معاش

بحث علمی اور کتب بینی کا چھوڑا مشغلہ
شغل چوسر کا کہیں ہے اور کہیں شطرنج تاش

اف ہر اک جانب ہے اب ننگ اطبا کا ہجوم
آہ اب ہے ہر کس و ناکس کی طب وجہ معاش

درمیان قعر دریا تختہ بندم کردی
باز می گوئی کہ دامن تر مکن ہشیار باش

معارف طبیہ

جامعہ نگر (دہلی)

کونسا حادثہ زیادہ شدید ہے؟

اگر ایک بم ایسے مقام پر گرے۔ جہاں شیشے کا سامان اور شوکیس بکثرت ہوں۔ اور شیشے کے ذرات اڑ کر چھ اشخاص کو مندرجہ ذیل صورت سے مجروح کر دیں۔ تو آپ کے نزدیک کون سے مجروح کو سب سے پہلے امداد ملنی چاہیئے؟

۱۔ ایک آدمی بم پھٹنے کے بعد شکم میں درد محسوس کرتا ہے اس کی سلوار یا دھوتی مختلف مقامات پر کٹ گئی ہے۔ اور اس میں سے تھوڑا سا خون آ رہا ہے۔

۲۔ ایک چالیس برس کی توانا عورت بخیر و عافیت کھڑی ہے۔ مگر یکایک وہ دیکھتی ہے۔ کہ اس کے پاؤں خون سے لت پت ہو چکے ہیں۔ اور وہ گویا خون کے چشمہ یا تالاب میں کھڑی ہے۔ اس کے بعد وہ غش کھا کر گر پڑتی ہے۔

۳۔ ایک سولہ برس کی لڑکی تالیاں بجاتی ہوئی اور دوڑتی ہوئی کبھی ہنستی ہے۔ اور کبھی روتی ہے۔ اور پھر یہ لب سڑک گر کر بے ہوش ہو جاتی ہے۔

۴۔ ایک آدمی کے کنج ران سے دو انچ نیچے اندر کی جانب سے شدید جریان خون ہو رہا ہے۔ اور وہ نہایت کمزور ہو رہا ہے۔

۵۔ ایک عورت کی کلائی کی پشت پر گہرا زخم آ گیا ہے جس سے مٹھی لٹک گئی ہے۔ اور انگلیوں کو حسب منشا حرکت نہیں دی جا سکتی۔

۶۔ ایک لڑکے کے سر پر متعدد چوٹیں لگی ہیں۔ اور ان میں سے خون آ رہا ہے۔

اب معالج کو یہ فیصلہ کرنا ہے۔ کہ اسے سب سے پہلے کس مریض کی امداد کرنی چاہیئے۔

چوتھے نمبر کا مریض جس کی کنج ران سے نیچے اندر کی جانب شدید جریان ہو رہا ہے۔ سب سے پہلے امداد کا مستحق ہے۔ کیونکہ جریان خون کے مقام سے معلوم ہوتا ہے کہ شریان فخذی کٹ گئی ہے۔ اور اگر اس کو فوراً طبی امداد نہ دی گئی۔ تو تین سے پانچ منٹ کے اندر اندر موت واقع ہو جائے گی۔ اس قسم کے مجروح کی شریان میں سے اس قدر زور سے خون خارج ہوتا ہے۔ کہ بعض اوقات آٹھ فٹ اونچا اچھل کر زمین پر گرتا ہے۔ شریان فخذی ایک سطحی شریان ہے۔ اس لئے اس کے کٹ جانے کا امکان زیادہ ہوتا ہے۔ تشخیص میں دقت پیش نہیں آتی۔ کیونکہ جریان خون کا مقام اور اس کی شدت مرض کے مقام پر دلالت کرتے ہیں۔ اس کا علاج یہ ہے کہ پیڑو کے بیرونی حصہ اور ناف کے عین درمیان زور سے دباؤ ڈالنا چاہیئے۔ اور فوراً ڈاکٹر کو بلانا چاہیئے۔ اب ڈاکٹر کا فرض ہے کہ وہ شریان کے کٹے ہوئے سروں کو آرٹری فارسیپس (شریانی چمٹی) سے پکڑ کر جریان خون کو بند کرے۔ یا کوئی اور مناسب طریقہ جریان خون کو بند کرنے کا اختیار کرے

اس کے بعد دوسرے نمبر کی مریضہ قابل امداد ہے کیونکہ اچانک اس قدر شدید جریان خون ہونا پنڈلی کے مرض دوالی کی دلیل ہے (اس مرض میں وریدوں میں خون اکٹھا ہو جاتا ہے۔ اور وہ جلد کے نیچے گچھا سا بنی ہوئی معلوم ہوتی ہیں) کیونکہ جن وریدوں سے جریان خون ہوتا ہے۔ ان کی کواڑیاں ناقص ہو چکی ہوتی ہیں۔ اور خون اس حد تک جاری ہو سکتا ہے کہ موت کی نوبت آ جائے پنڈلی کی وریدیں اس مرض میں نہایت معمولی صدمہ سے پھٹ جاتی یا کٹ جاتی ہیں۔ اور خون کسی طرح بند ہونے میں نہیں آتا۔

اس کے علاج کی یہ صورت ہوگی کہ ٹانگ کو زاویہ قائمہ کے برابر اونچا کر دیا جائے۔ اور زیر علاج کے اوپر خوب زور

سے دبا ؤ ڈال کر طہارت کے اصولوں کی پابندی کرتے ہوئے کس کر پٹی باندھ دی جائے۔

بطن کی چوٹ

یہ مریض غالباً مریض مثلاً جتنا یعنی سب مریضوں سے زیادہ شدید اور قابل توجہ ہے۔ لیکن چونکہ فوری طور پر اس کی امداد کا امکان نہیں۔ اس لئے اس کو تیسرے نمبر پر رکھا گیا ہے۔ اس کی امداد ہسپتال میں داخل ہونے کے بعد کی جا سکتی ہے۔ سلوار یا دھوتی کو کھول کر باحتیاط معائنہ کرنا چاہیئے۔ اس کا سبب احشا شکم میں سے کسی کی ضرب ہوا کرتی ہے زخموں کو صاف کر کے ان کے اوپر مطہر روئی رکھ کر چوڑی پٹی باندھ دینی چاہیئے

سر کے زخم

سر کے زخموں میں سے اگر خون شدت کے ساتھ بھی جاری ہو تب بھی یہ زیادہ تشویشناک نہیں۔ کیونکہ جہاں تک موجودہ علم کی رسائی سے معلوم ہوا ہے۔ وہ یہ ہے کہ شیشے کے ٹکڑے ہڈی کو نہیں چیر سکتے۔ اور جب تک شیشے کے ٹکڑے بہت بڑے بڑے نہ ہوں کسر عظم کا احتمال نہیں ہوتا۔ اس کا علاج شیشے کے ٹکڑے نکالنا اور مطہر اور مضبوط پٹی کرنا ہے۔

مضروب رباطرٹ

دوسرے حادثات کے مقابلہ میں یہ کم اہم ہے۔ یہ معلوم ہو جانے کے بعد کہ شیشے کے ٹکڑے کسر کا باعث نہیں ہو سکتے۔ ہماری تشویش کم ہو جاتی ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ کلائی کے اگلے حصہ پر لکڑی کا جبیرہ رکھنا چاہیئے۔ اور مٹھی میں روئی کا ایک پیڈ بنا کر دینا چاہیئے۔ نیز ہاتھ کو بالکل سیدھا کر کے اور زخم کی مطہر مرہم پٹی کر کے باندھ دینا چاہیئے۔

ہسٹریا

اس مریض کو آخر میں رکھا گیا ہے۔ کیونکہ اس کی اہمیت سب سے کم ہے۔ اس کے لئے بلادی یا دورہ سے قبل ہی کچھ ہو سکتا تھا۔ اور وہ یہ تھا کہ اسے کوئی نہ کوئی کام دے دیا جاتا۔ . . . اس قسم کی ایک دلچسپ مثال اس طرح ہے کہ ایک دفعہ سمندر میں طوفان آنے پر ایک جہاز کو خطرہ لاحق ہو گیا۔ جہاز میں ایک عصبی مزاج کا مسافر چلا چلا کر کہنے لگا۔ مجھے زندگی بچانے کے لئے کیا کرنا چاہیئے۔ کپتان سمجھدار تھا وہ اس کی عصبی مزاجی کو بھانپ گیا اس نے جواب دیا آپ جہاز کے فرش کے رسے کو زور سے پکڑے رہیں۔ آپ بچ جائیں گے۔

اس کے بعد طوفان کم ہو گیا۔ اور جہاز خطرے سے باہر ہو گیا۔ دو گھنٹے کے بعد کپتان صاحب جب جہاز کا دورہ کرنے کے لئے گئے تو انہوں نے دیکھا کہ وہ بدحال مسافر ابھی تک زور سے رسے کو کھینچے ہوئے ہے۔ اور اس کا تمام بدن پسینہ سے شرابور ہو رہا ہے۔ کپتان صاحب کو دیکھ کر اس نے پوچھا کیا اب مجھے یہ چھوڑ دینا چاہیئے۔ کپتان صاحب مسکرائے اور کہا کہ ہاں اب ہم خطرہ سے باہر ہیں (نرسنگ جرنل آف انڈیا)

دھماکے کے عوارضات

جنگ کے اس ہولناک دور میں ہمیں جنگی ہتھیاروں اور ان کے عوارض کے متعلق ہر طرح کی واقفیت ہونی لازمی ہے۔ ناظرین شیر کی دلچسپی اور فائدہ کے لئے ہم ہر ماہ شیر کے چند صفحات اس قسم کے دلچسپ علمی اور عملی مضامین کے لئے وقف کیا کرتے ہیں۔ امید ہے ہمارے ناظرین اس سلسلہ کو پسند کرتے ہوں گے۔ آج کے اس مضمون میں ہم ان عوارض کا بیان کرنا چاہتے ہیں جو بم پھٹنے کے دھماکہ سے پیدا ہوتے ہیں۔

سب سے پہلے ہمیں یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ طبی اصطلاح میں دھماکہ کیا ہوتا ہے؟ دھماکے میں ہوا کے اندر دو قسم کی لہریں پیدا ہوتی ہیں۔ شدید قابل اشتعال مادہ کو جب آگ

نکلتی ہے۔ اور بم پھٹ جاتا ہے۔ تو ہوا میں ایک قسم کی لہر پیدا ہوتی ہے۔ جسے کمپریشن ویو (Compression wave) کہتے ہیں۔ یہ ہوا کے دباؤ کی زیادتی کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ اس لہر کے مابعد خالی جگہ میں دباؤ کم ہو جانے کے بعد ایک دوسری منفی قسم کی لہر پیدا ہوتی ہے۔ جسے سکشن ویو (Suction wave) کہتے ہیں۔ دھماکہ کے عوارض انہی دو قسم کی لہروں کے تابع ہوتے ہیں۔ یہ بات یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ ہر دو لہروں کی مدت بہت ہی قلیل ہوتی ہے چنانچہ ہر دو لہریں پیدا ہونے میں ایک سکنڈ بھی صرف نہیں ہوتا۔ جہاں تک انسانی جسم کے ساتھ دھماکے کے اضرار کا تعلق ہے پہلی قسم کی لہر یعنی کمپریشن ویو ہی اس کی ذمہ دار ہے مندرجہ ذیل امور دھماکے کی شدت اور خفت پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

۱۔ دھماکے کے مقام سے جس قدر کوئی شخص نزدیک ہوگا۔ اتنا ہی اس پر زیادہ اثر ہوگا۔ پچاس فٹ سے زیادہ فاصلہ پر (جہاں تک دھماکہ کے اضرار کا تعلق ہے) انسان اس قسم کے عوارض سے قطعی محفوظ ہوتا ہے۔

۲۔ کھڑے ہوئے آدمی پر بیٹھے ہوئے آدمی کی نسبت اثر زیادہ ہوتا ہے

۳۔ اگر بم کسی سخت جگہ پر گر کر پھٹے تو دھماکے کا اثر شدید ہوتا ہے۔ اس کے برخلاف اگر نرم زمین یا دلدل میں آکر گر جائے تو یہ اثر کم ہو جاتا ہے۔

اگر دھماکے کے مقام اور انسان کے درمیان کوئی دیوار وغیرہ موجود ہو جس سے لہر بلاواسطہ اثر انداز نہ ہو سکے۔ تو یہ عوارض بہت کم ہو جاتے ہیں۔

۴۔ بم کا خول اگر پتلا ہو تو دھماکے کے عوارض زیادہ پیدا ہوتے ہیں۔ اگر موٹا ہو تو کم۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ قابل اشتعال مادہ کی کچھ طاقت خول کو پھاڑنے میں صرف ہو جاتی ہے۔

۵۔ اگر بم کسی مکان پر آگرے۔ اور اپنے وزن کی وجہ

سے چھتوں کو چیرتا ہوا نیچے پہنچ جائے اور وہاں جا کر پھٹے تو دھماکہ کے عوارض بہت بڑھ جاتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ لہر پھیل کر ہلکی نہیں ہو سکتی۔ اور مکان میں رہنے والوں کو بے حد نقصان پہنچاتی ہے۔

بحیثیت مجموعی دھماکے کے عوارض زیادہ عام نہیں ہیں اکثر حوادث یا اموات بم کے دھاتی ٹکڑوں کے جسم میں شگاف کر دینے یا اشتعال انگیز مادہ کے جلا ڈالنے سے ہوتے ہیں۔ ہاں بعض اوقات ایسی لاشیں بھی دیکھی گئی ہیں جن کے جسم پر کسی قسم کی جراحت کا نشان نہیں تھا۔ اور بم ان کے بالکل قریب پھٹا تھا۔ اس سے اندازہ کیا گیا کہ ان کی موت دھماکے کی وجہ سے ہوئی ہے۔ لیکن جیسا کہ ابھی بیان کیا گیا ہے۔ ایسے عوارض محض چند ہی ہوتے ہیں۔

ہوائی چھتریوں کے ذریعے آج کل دشمن کے ہوا باز ایک قسم کی سرنگیں بھی چھوڑ دیتے ہیں۔ یہ سرنگیں نسبتاً بہت سست رفتار سے یعنی فی گھنٹہ ۴۰ میل کے حساب سے زمین پر پہنچتی ہیں۔ یہ بے حد وزنی ہوتی ہے۔ اور ان میں چونکہ مقناطیسی اثر ہوتا ہے۔ اس لئے مکانوں کی چھت کے قریب کسی دھاتی چیز مثلاً لوہے کے گارڈ وغیرہ سے ملاقی ہونے پر پھٹ جاتی ہیں۔ اور بہت نقصان پہنچاتی ہیں۔ اگر یہ کسی میدان میں آ گریں۔ تو زمین پر پہنچتے ہی پھٹ جاتی ہیں۔ اور شدید دھماکہ پیدا کرتی ہیں۔ دھماکہ کے اضرار بھی ان سے نسبتاً زیادہ ہوتے ہیں۔

جسم انسانی کے مندرجہ ذیل اعضا و احشا دھماکہ کے اضرار سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔ ۱۔ احشا صدر۔ ۲۔ احشا شکم ۳۔ کان

احشائے صدر۔ احشائے صدر کو نقصان پہنچنے کے متعلق مختلف آرا ہیں۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ احشائے صدر دوسری یعنی منفی قسم کی لہر سے ضرر پاتے ہیں۔ اور اس کی صورت یہ ہوتی ہے سکشن ویو ہوائی راستوں کے ذریعے ہوائی کیسوں پر اثر کرتی ہے اور یہ کیسے اس کے اثر سے پھٹ جاتے ہیں۔

(باقی آئندہ)

مطب

ضعف باہ نفسانی

از افادات شفاء الملک حکیم محمد حسن صاحب قرشی

ایک گریجویٹ افسر مطب میں آئے۔ جو بہت پریشان تھے۔ ان کی نئی شادی ہوئی تھی۔ مگر وہ وظیفہ زوجیت ادا کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ اس سے ان کی طبیعت میں بے حد دہشت پیدا ہوئی۔ اور وہ اپنے آپ کو عنین محسوس کرنے لگے۔ ان کی حالت میں عجیب تر پہلو یہ تھا۔ کہ ویسے وہ توانا اور تندرست تھے۔ اور وظیفہ زوجیت کے ماسوا قوائے مردانہ کو بھی صحیح محسوس کرتے تھے۔

ان کی پریشانی کی زیادہ وجہ یہ تھی کہ انہوں نے اولاد کے خیال سے دوسری شادی کی تھی پہلی شادی سے ان کی اولاد نہیں تھی۔ ان کا خیال تھا کہ اس میں جانب ثانی کا نقص ہے۔ کیونکہ وہ اپنے آپ کو تندرست محسوس کرتے تھے۔ مگر اس وقت انہیں محسوس ہوا۔ کہ کچھ ان میں کمی ہے اس طرح ان کی پریشانی میں روز بروز اضافہ ہوتا گیا۔

قبلہ شفاء الملک صاحب نے تشخیص کیا کہ ان کی تکلیف زیادہ تر نفسانی ہے یعنی اس میں نفسیاتی پہلو غالب ہے۔ اس لئے اسے زیادہ تر پیش نظر رکھنا چاہیئے۔

اس امر کو پیش نظر رکھ کر شفاء الملک صاحب موصوف نے مریض کو تسکین دی۔ اور ساتھ ہی ہدایت کی کہ مریض مباشرت کی سعی سے قطعاً اجتناب کرے۔ چونکہ اس قسم کے مریضوں میں قلب و اعصاب کی تقویت زیادہ مفید ہوا کرتی ہے۔ اس لئے یہ نسخہ تجویز کیا گیا۔

ھوالشافی ۔ صبح و شام۔ جواہر مہرہ خاص ۲ چاول اکسیر قلب ۲ رتی۔ دواء المسک معتدل ۳ ماشہ میں ملا کر کھائیں۔ اور عرق ماء اللحم عنبری ۳ ماشہ پئیں۔

حب مشک مومیائی ایک عدد کھائیں

دو ہفتہ کے بعد مریض کو ہدایت کی گئی کہ وہ وظیفہ خاص سے تو پرہیز رکھے۔ مگر جانب ثانی سے بالکل علیحدگی اختیار نہ کرے نسخہ سابقہ ہی جاری رکھا گیا۔

اس ہدایت کا یہ اثر ہوا کہ مریض نے ایک دن مجبور ہو کر ہدایت کی پابندی نہ کی اور وظیفہ زوجیت میں کامیاب ہوگیا۔

دوسرے روز مریض نے بتلایا کہ کس طرح اس نے ہدایت کی خلاف ورزی کی غلطی کی ہے تبایا گیا کہ اس ہدایت سے یہی مطلوب تھا۔ اس کے بعد اس کا صبح و شام کا نسخہ جاری رکھا گیا۔ اور کھانے کے بعد جوارش جالینوس باضافہ مشک و مرجان دی گئی۔ اور وظیفہ خاص کی عام اجازت دی گئی

ایک ماہ کے بعد مریض نے رپورٹ کی کہ خداوند کریم کے فضل و کرم اور یونانی علاج سے حمل قرار پا گیا ہے۔

جواہر مہرہ عنبری اور اکسیر قلب کے نسخہ جات مشیر کی پچھلی اشاعتوں میں درج ہیں حب مشک مومیائی کا نسخہ درج ذیل ہے۔

حب مشک مومیائی۔ مرکی مصطگی خولنجان ہر ایک تین ماشہ بہمن سرخ بہمن سفید قرنفل۔ دارچینی۔ لوبان۔ صمغ عربی۔ عود ہندی۔ رب السوس۔ ابریشم مقرض ہر ایک چھ ماشہ۔ مومیائی سیہ سالم۔ مشک نیپالی ہر ایک چار ماشہ حب نخود کے برابر گولیاں بنائیں۔

(سب ایڈیٹر)

دستور العلاج جدید

مختصر زود اثر اور اصولی نسخے

گزشتہ سے پیوستہ

(از جناب حکیم و حافظ محمد نسیم الدین صدیقی فاضل طب و جراحت کمالی)

امراض خون

فشار الدم قوی (ہائی بلڈ پریشر)

شورہ قلمی	۵ رتی
شربت صندل	۲ تولہ
عرق گاؤزبان	۹ تولہ

نوٹ۔ آج کل عام لوگ اس مرض سے واقفیت رکھتے ہیں۔ روزانہ اخباروں میں بلڈ پریشر کے واقعات پڑھتے ہیں۔ اگر معالج اس عام فہم مرض کی حقیقت سے بے خبر ہے تو اس کی حالت قابل رحم ہے۔ یہ مرض پختہ عمر کے لوگوں میں عموماً پایا جاتا ہے۔ اور مرد بمقابلہ عورتوں کے اس میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں۔ اگر کوئی معمر شخص درد سر یا دوران سر کی شکایت کرے۔ اس کا سانس پھولتا ہو۔ کانوں میں گونج محسوس ہوتی ہو۔ یا دماغی انتشار اور گھبراہٹ معلوم ہوتا ہو۔ تو ہائی بلڈ پریشر (High blood pressure) خیال کیجئے۔ اس مقصد کے لئے بلڈ پریشر کا باقاعدہ ریکارڈ ایک آلہ کے ذریعہ سے معلوم کیا جاتا ہے۔ جس کو سفگمومینومیٹر (Sphygmo-mano-meter) کہتے ہیں۔ اس کا طریقہ استعمال بالکل آسان ہے۔ اس آلہ کی ضرورت اور اہمیت اس لحاظ سے یہی ہے کہ اس کے ذریعہ سے یقینی طور پر یہ اطمینان ہو جاتا ہے۔ کہ مریض فشار الدم میں تو مبتلا نہیں ہے۔ اور اگر ہے تو علاج کا کیا نتیجہ ظاہر ہو رہا ہے یعنی مریض روبصحت ہے یا نہیں۔ اگر یہ آلہ موجود نہیں ہے تو نبض دیکھ کر فشار الدم معلوم کیجئے۔ ایسی حالت میں نبض صلب اور غلیظ ہوتی ہے۔ معمولی حالت میں اگر شریان النبض کو دبا کر دیکھا جائے۔ تو وہ متصلہ بافتوں سے مل جاتی ہے۔ اور بہت مشکل سے اپنی قریبی ساختوں سے ممتاز ہو سکتی ہے۔ لیکن اس شکایت میں نبض انگلیوں کے نیچے بالکل الگ سخت ڈوری کی شکل میں محسوس ہوا کرتی ہے۔ علاج میں مدرات اور معرقات کے علاوہ دست آور دوائیں بھی خون کا دباؤ کم کرتی ہیں اس لئے فالج اور لقوہ وغیرہ کے مریضوں میں مسہلات کا استعمال قطعی درست ہے۔ اور یہ مسہلات ایسے خون کو خارج کرکے خون کا دباؤ ہلکا کر دیتی ہیں لیکن اس نسخہ کو ذرا جلد حاصل کر لینا ہے۔ ماء العسل کا استعمال بھی ٹھیک ہے۔ البتہ کبوتر یا مرغ کا شوربہ نہ دینا چاہیئے گوشت کا استعمال نہایت سختی کے ساتھ اعتدال میں رکھنا چاہیئے عرق اور نشہ آور چیزوں کا استعمال بھی نہ کرنا چاہیئے۔

اس مرض میں فصد سے اگرچہ عارضی نفع ہوتا ہے لیکن دماغی عوارض میں اکثر اس سے تخفیف ہوا کرتی ہے پھیپھڑوں کے [illegible] فصد نہایت مفید ثابت ہوتی ہے۔ فصد کے لئے سیر شدہ [illegible] کی ہکسا ور تجویز کیجئے۔ بلکہ بازو پر بندش لگا کر کسی [illegible] سے خون بہایا جا سکتا ہے مثلاً [illegible]

خون سے اس انتقال کو رفع کر دیا ہے۔ بانڈ کی بندش بھی بتاتی ہے۔ کہ وریدی خون اطراف سے مرکز (قلب) کی طرف جا رہا ہے۔ مسئلہ دوران خون جدید نظریہ نہیں ہے۔ اس کو قدیم کتابوں سے ثابت کیا جا چکا ہے۔ بہر حال بلڈ پریشر کی مفصل کیفیت معلوم کرنے کے بعد اگر آپ فالج یا سکتہ کے مریض کے سر پر برف کی پوٹلی یا ٹوپی (آئس کیپ) دیکھیں گے تو ذرا بھی حیرت نہ کریں گے۔ اس قسم کے امراض کو بلڈ پریشر سے گہرا تعلق ہے۔

فشار الدم

ٹنکچر آیوڈین ریکٹی فائڈ	۳ بوند
پانی	۳ تولہ

بعد غذا پلائیں۔ چند ہفتے بعد وقفہ بھی کر دیا کریں۔

نوٹ۔ آیوڈائڈز بہترین شریانی مسکن ہیں۔ خون کو رقیق کرتے ہیں۔ نظام عصبی پر مفید اثر کرتے ہیں۔ فشار دموی کم کرتے ہیں۔ نیز فاسد مواد کو جذب کرتے ہیں۔ اور اس طرح پر انسدادی کیفیت رفع کر کے دوران خون میں مدد پہنچاتے ہیں

قلت الدم (انیمیا)

ہیراکسیس	ارتی
غسانده پرائیتہ	۳ تولہ

دو بار بعد غذا دیں۔ ہیراکسیس کی سبز رنگ کی ٹکیں اچھی ہوتی ہیں

نوٹ۔ قلت الدم کی دو بڑی قسمیں ہیں۔

۱۔ ابتدائی۔ ۲۔ ثانوی۔

ابتدائی اقسام میں قلت الدم مہلک اور مرض اخضر شامل ہیں۔ ان امراض میں خون کے سرخ دانوں میں شدید تغیرات ظاہر ہوتے ہیں۔ جن کے اسباب ابھی تک یقینی طور پر نہیں معلوم ہو سکے ہیں۔

قسم ثانوی ہمارے ملک میں عام ہے۔ اس کے اسباب بھی بہت ہیں۔ مثلاً موسمی بخار، پیچش۔ دق و سل۔ کالا آزار۔ اور عورتوں کی ابتدائی عمر میں کثرت تولید۔ جریان خون کثیر لیا امراض متعدیہ وغیرہ غرضیکہ جب کوئی بیماری طوالت اختیار کرتی ہے۔ تو اس کے نتیجہ میں عموماً قلت الدم کی شکایت پیدا ہو جایا کرتی ہے اور جب تک یہ شکایت رفع نہیں ہوتی تا مل مرض کے عود کرنے کا خطرہ رہتا ہے۔ قلت الدم ایک ایسی حالت ہے۔ جو مریض اور اس کی کمل صحت کے درمیان قائم ہوتی ہے۔ معالجاتی نقطہ نظر سے جب حالت کمزور ہوتی ہے۔ تو علاوہ فولاد کے ایسی چیزیں بھی استعمال کرانی چاہئیں۔ جو ان اعضا کو بھی تحریک پہنچائیں۔ جو خون کے اجزا تیار کرنے کا وظیفہ انجام دیتے ہیں۔

قلت الدم ثانوی (سیکنڈری انیمیا)

کشتہ تامیسر	۲ چاول
معجون خبث الحدید	۳ ماشہ

بعد غذا دیں۔

قلت الدم ثانوی

ہیراکسیس	۱۰ ماشہ
ایلوا	۱۰ ماشہ
دار چینی	۳۰ ماشہ
شہد	بقدر ضرورت

۴۲ گولیاں بنائیں۔ خوراک دو دو گولیاں بعد غذا

نوٹ۔ ان گولیوں میں ایلوا موجود ہے۔ اس لئے بواسیر کے مریض اور حاملہ کے لئے نامناسب ہیں۔

قلت الدم ثانوی

کشتہ فولاد	۲ چاول
جوارش جالینوس	۳۰ ماشہ

بعد غذا دیں۔

قلت الدم ثانوی

آب گوشت تازہ }
آب ٹماٹر سبز } برابر

آب گوشت۔ آدھ سیر عمدہ گوشت کا قیمہ لے کر کمرل میں ڈالیں۔ اور اس میں ایک چھٹانک پانی ملائیں۔ اور ۲۰

بوندیں تیزاب نمک محلول دایسڈ ہائیڈ رو کلورک ڈائیلوٹ) شامل کریں۔ اور اس کو دیا کر چھوڑیں۔ تقریباً تین چھٹانک پانی حاصل ہو جائے گا۔ بعد غذا یہ سیال پلائیں

قلت الدم ثانوی

آش جو	۵ تولہ
شربت فولاد	ایک چمچہ

یہ نسخہ مالٹ ایکسٹرکٹ کا بدل ہے۔

قلت الدم مہلک (پرنیشس انیمیا)

آب جگر تازہ	۳ تولہ
آب گندنا تازہ	۳ تولہ

دن میں تین بار دیں۔

قلت الدم مہلک

مغز استخواں ساق گاؤ	برابر
شہد	برابر

خوراک ایک چمچہ

قلت الدم مہلک

جوہر سین	½ چاول
کشتہ فولاد	۲ چاول

کیپسول میں بند کر کے بعد غذا کھلائیں

مرض اخضر (کلوروسس)

فولاد سیال	۴ بوند
عرق دارچینی	۳ تولہ

بعد غذا پلائیں۔ اس مرض میں علاج بالکبد بیکار ہے۔

نوٹ۔ یہ مرض عورتوں کو اور بالخصوص نوجوان لڑکیوں کو ہوا کرتا ہے۔ اس میں عورتوں کی مخصوص شکایتوں کا بھی لحاظ رکھنا چاہیئے

نزلیف مزاجی (ہیموفیلیا)

سنگ جراحت سفوف	۱ ماشہ
کیلسیم لیکٹیٹ	۵ رتی

یہ ایک خوراک کا وزن ہے۔ ایسی ایک خوراک ہر چار گھنٹہ پر پانی کے ساتھ دیں

اگر جریان خون خطرناک صورت میں ہے۔ اور مریض کمزور ہو رہا ہے۔ تو بہترین طریقہ کار یہ ہے کہ نقل الدم (Transfusion of Blood) کا عملیہ کیا جائے۔ اگر کسی وجہ سے یہ عمل دقت طلب ہو یعنی کسی تندرست اور مناسب آدمی کا وریدی خون مریض کی ورید میں داخل نہ کیا جا سکے تو ۳۰ سے ۵۰ سی سی تندرست آدمی کا خون ورید سے نکال کر مریض کے عضلی انجکشن کریں عضلی انجکشن میں خون کے امتحان کی ضرورت نہیں ہے۔ البتہ آتشک کا امکان نہ ہونا چاہیئے۔ اگر مریض کا خون بہت زیادہ ضائع ہو چکا ہے۔ تو سیال نمکین (نارمل سیلائن) جیلٹین کے ساتھ براہ مستقیم استعمال کرنا چاہیئے۔ اور اگر یہ ضروری ہے کہ سیال نمکین براہ ورید استعمال کیا جائے تو سیال کے ساتھ ۵ فی صدی گم اکیشا (صمغ عربی) مخلوط کر دینا چاہیئے۔

گوشوارہ غیر مستطیع مرضی بابت سال ۱۹۴۱ء بیت الشفاء امروہہ یوپی

نمبر سالانہ	نمبر سلسلہ	ہندو			مسلمان			دیگر اہل مذاہب			تفصیل نمبر سالانہ		
		مرد	عورت	بچہ	مرد	عورت	بچہ	مرد	عورت	بچہ	چشم	دیگر مرض	
۴۹۲۷	۱۱۵۹	۱۹۴	۱۰۷	۱۶۱	۱۹۴۸	۱۰۴۰	۱۴۷۶	×	×	×	۴۳۴	۴۲۵۴	

مشیر الاطباء کی خدمات

تحریر اور تصانیف کتب سے میں بحیثیت حکیم تیمانہ لگا رہا ہوں کہ جناب شفاء الملک صاحب ملک کی بہترین خدمات انجام دے رہے ہیں، عرصہ سے رسالہ مشیر الاطبا کا خریدار رہوں رسالہ مشیر الاطبا باوجود اس قدر گرانی بہ غذ کے اس قدر سستا اور بہترین مضامین مہیا کر رہا ہے۔ یہ سب جناب شفاء الملک صاحب کی مہربانی و ایثار ہے۔

نہ ہر کہ چہرہ برافروخت دلبری داند
نہ ہر کہ آئینہ دارد سکندری داند
ہزار نکتہ باریک تر ز مو اینجا نست
نہ ہر کہ سر بتراشد قلندری داند

ڈاکٹر ایچ فضل الرحمان خاں سرویا

نئی ایجاد

ٹکیاں بنانے کی سستی مشین

عرصہ دراز سے طبی اور صنعتی حلقوں میں ٹکیاں بنانے کی ایک ایسی مشین کی ضرورت محسوس ہو رہی تھی جو کام تو بڑی بڑی قیمتی مشینوں کی طرح دے سکتی ہو۔ مگر قیمت میں اس قدر ارزاں ہو کہ جس سے ہر طبقہ کے لوگ فائدہ اٹھا سکیں۔ سو مقام مسرت ہے کہ ہماری کمپنی نے ایسی مشین ایجاد کرنے میں کامیابی حاصل کر لی ہے۔ یہ مشین جو ہم نے ایجاد کی ہے۔ گو اس قسم کی دوسری مشینوں سے قیمت میں بے حد سستی۔ وزن میں کافی سے زیادہ ہلکی اور قد میں اتنی چھوٹی ہے۔ کہ کوٹ وغیرہ کی جیب میں رکھ کر اسے سفر میں بھی ساتھ لے جایا جا سکتا ہے۔ مگر خوبصورتی مضبوطی۔ پائداری اور کام کرنے میں کسی بڑی سے بڑی بیلٹ مشین سے ہرگز کم نہیں ہے۔

اس سے دوا مصالحہ اور سیاہی وغیرہ ہر ایک چیز کی چھوٹی اور بڑی ہر ایک قسم کی ولایتی جیسی نفیس اور گول ٹکیاں ایک گھنٹہ میں چار پانچ سو کے لگ بھگ نہایت آسانی سے تیار کی جا سکتی ہیں۔ بنانے کی ترکیب اس قدر آسان ہے کہ جس سے ایک بچہ بھی روزانہ سینکڑوں کی تعداد میں بنا سکتا ہے۔ حکیموں، ڈاکٹروں۔ ویدوں۔ دواسازوں اور سیاہی وغیرہ بنانے والے کارخانہ داروں کیلئے تو یہ نہایت کارآمد اور مفید چیز ہے۔

قیمت فی مشینی ۱ جس سے ایک گرین سے ۵ گرین تک کی موٹی اور پتلی ہر قسم کی ٹکیاں بنائی جا سکتی ہیں صرف چھ روپے چار آنہ ۲ جس سے چھ گرین سے ۱۰ گرین تک کی ٹکیاں بن سکتی ہیں۔ صرف آٹھ روپیہ چار آنہ ہے۔ محصولڈاک علاوہ ہوگا۔ مگر دو مشینیں یکمشت طلب کرنے کی صورت میں محصولڈاک معاف ہے۔

پتہ۔ مینیجر جنرل ٹریڈنگ کمپنی (۱۳/۷) جالندھر شہر (پنجاب)

جوابات

(۶) یہ ضروری ہے کہ آپ پہلے ان بوٹیوں اور ترکیب کو واضح طور پر بیان کریں۔ اس کے بغیر صحیح جواب دینا دشوار ہے۔
(حکیم گنگا رام گاندھی)

(ایضاً) حکیم صاحب کشتہ مس و سیماب کیا عموماً تمام کشتہ جات ہمراہ بالائی منقیٰ، مسکہ یا حلوا استعمال کئے جاتے ہیں۔ نامردی، جریان قوت باہ کے لئے کشتہ سیماب یا مس ایک خوراک لے کر ایک چھوہارا میں جس کی گھٹلی نکال لی گئی ہو ڈال دیں۔ اسے ایک سیر دودھ گائے میں لٹکا دیں۔ اور آگ دیں۔ جب دودھ کا کھویا ہو جائے نکال کر پہلے چھوہارا کھالیں۔ اور پھر وہ کھویا نوش کریں۔ میں تو اسی طرح اکیس یوم برابر استعمال کرتا ہوں جس سے نامرد مرد کامل بن جاتا ہے جریان وغیرہ دور ہو جاتا ہے۔ بخار کے لئے دانہ الائچی خورد، ست گلو، زیرہ سفید ہموزن سفوف بنا کر ایک خوراک زردی انڈا صبح اس میں ملا کر نوش کریں۔ میں نے تو تپ نہایا ہو یا پرانا تپ دق ہو یا سل اس کے لئے کشتہ ہڑتال ورقی جو کہ بوٹی سے تیار کیا ہوا ہے سفید اور ہموزن ہے۔ استعمال کیا ہے تجربہ سے نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔
(حکیم عبد الرحیم)

(ایضاً) کشتہ پارہ اور کشتہ مس کی ترکیب پہلے آپ شایع کرائیں۔ تو اس کے متعلق مکمل معلومات ہم شایع کرا دیں گے ورنہ یہ آپ کی اشتہار بازی ہے (شاہی حکیم لالہ سری رام وید شا)

(ایضاً) تانبہ کا کشتہ بے حد مقوی باہ اور مقوی اعضا رئیسہ ہوتا ہے۔ ایک چاول لبوب کبیر تین ماشہ میں رکھ کر بوقت شب سوتے وقت استعمال کریں۔ اور اوم [illegible] پاو جس میں شہد خالص ملایا گیا ہو۔ استعمال کریں اور فوائد حاصل کریں۔
(حکیم احسان الحق خاں)

(ایضاً) جب تک یہ معلوم نہ ہو کہ کشتہ سیماب اور مس سفید کس بوٹی میں کس طریقہ سے اور کتنی آتشوں سے تیار کیا گیا ہے۔ اس وقت تک دونوں پر روشنی ڈالنا مناسب نہیں۔ اس لئے آپ ترکیب پہلے تحریر فرمائیں۔ بعد میں ان کے متعلق کچھ لکھا جائے گا۔ ویسے کئی کتابیں اسکی صفت میں لکھی ہوئی ہیں۔
(موتی رام حکیم حاذق)

(۷) اخبارات میں بہت سے اشتہارات شایع ہوتے ہیں۔ کسی ایک کی طرف رجوع کریں۔ ذاتی طور پر چونکہ ہمیں کبھی اس قسم کے عامل تلاش کرنے کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی۔ اس لئے آپ کو بتانے سے قاصر ہیں۔
(حکیم گنگا رام گاندھی)

(ایضاً) عمل حب مجرب موجود ہے مگر ذرا مشکل ایک شاہ صاحب سے دو عمل مجھے حاصل ہوئے تھے۔ جو کہ نہایت مجرب ہیں۔ ایک تو عمل حب دوسرا عمل ہمزاد اگر آپ کو عمل حب مجرب درکار ہے۔ تو پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں

مقام چک ۴۷۹ گ۔ ب تحصیل و ڈاکخانہ سمندری ضلع لائلپور ابو نعیم حکیم عبد الرحیم صاحب (جواب کے لئے ارکا ٹکٹ بھیجیں۔

(ایضاً) آپ پنڈت دلارام صاحب جوتشی اور یا پنڈت دیوی پرشاد صاحب جوتشی قصبہ کاپین پور ضلع انبالہ کی خدمات حاصل کریں
(شاہی حکیم لالہ سری رام وید سابجہ)

(ایضاً) آپ حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی سے خط و کتابت کیجئے۔
(حکیم احسان الحق خاں)

(ایضاً) سپارہ تلک الرسل رکوع ۹ زین للناس حب الشہوات من النساء سے لے کر واللہ عندہ حسن المعاب تک کسی شیرینی پر باوضو ... بار پڑھ کر دم کر کے کھلائیں۔ اگر کھلانا مشکل ہو تو کسی عطر و پھولوں پر دم کر کے سنگھائیں۔
(حکیم عبد اللطیف گوہر)

(ایضاً) عمل حب کے لئے بشرطیکہ مطلب حرام نہ ہو۔ [illegible] سردیا۔ دربار شاہی۔ زیر سنہری مسجد لودہانہ سے [illegible]

(٨) ہر قسم کے بخاروں میں پسینہ دلا کر بخار اتارنا مریض کے حق میں سم قاتل ثابت ہو سکتا ہے۔ البتہ جن بخاروں میں پسینہ لانا واجب ہے۔ ان کے لئے مشیر کی اگلی اشاعت میں نسخہ تحریر کیا جائے گا۔ (حکیم گنگا رام گاندھی)

(ایضاً) ایسا نسخہ ناممکن ہے۔ کیونکہ ہدایات طب قدیم یونانی کے اصول کے خلاف ہے۔ (حکیم احسان الحق خاں)

(ایضاً) علم طب کا تعلق عمر اور شدول سے نہیں حسب حالات مریض علامات و اسباب مرض کے مطابق نسخہ تجویز ہو سکتا ہے یہی طب قدیم کی خوبی ہے (شاہی حکیم لالہ سری رام دیوشنا)

(ایضاً) بعض بخاروں کو فی الفور اتارنا خطرہ سے خالی نہیں ہوتا اس کا نسخہ مشیر الاطبا ستمبر ۱۹۴۲ء صفحہ ۲۰ پر دیکھیں۔ (حکیم سید لطیفا گوہر)

(ایضاً) آپ کو پہلے بخار کے اقسام، علامات، اسباب کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ ورنہ ہر قسم کے بخار کو بذریعہ پسینہ اتارنا موت کو دعوت دینا ہے (مثلاً تپ محرقہ، خسرہ، چیچک، نمونیا حالات ہیں) تاہم جناب کی خدمت میں یونانی نسخہ تحریر کرتا ہوں جو کہ ہر قسم کے بخار کو مفید ہے۔

سفوف طباشیر ایک یا دو ماشہ کشتہ گئودنتی دو رتی کشتہ ابرک سفید ایک رتی۔ یہ ایک خوراک کا وزن ہے۔ ایسی تین خوراک دن میں شربت بنفشہ عرق بادیان سے دیں۔ یا تازہ پانی سے دیں۔

اگر ملیریا بخار کو اتارنا مقصود ہو تو مندرجہ بالا نسخہ میں ایک رتی ایسپرین اضافہ کر دیں۔ اس سے پسینہ آکر بخار اتر جائے گا سفوف طباشیر کا نسخہ طباشیر نیلگوں۔ دانہ الائچی خورد، ست گلو، کوزہ مصری ہموزن کا سفوف بنائیں۔ (موتی رام حکیم حاذق)

(٩) آپ کا دوست ایک شدید تکلیف میں مبتلا معلوم ہوتا ہے ممکن ہے دماغ میں رسولی پیدا ہو رہی ہو۔ ہزال النخاع کی شکایت کا بھی امکان ہے۔ کبھی آتشک تو نہیں ہوا۔

(حکیم گنگا رام گاندھی)

(ایضاً) آپ مندرجہ ذیل ادویات گل بنفشہ اعلیٰ درجہ کے ۱۰ تولہ بنفشہ ۱۰ تولہ مغز بادام شیریں مقشر ۲ تولہ مغز کدو شیریں، مغز تربوز مغز خیار، مغز بہیدانہ ہر ایک ۴ تولہ پوست ہلیلہ زرد پوست آملہ پوست بلیلہ پوست ہلیلہ سیاہ، مغز کشنیز، اسطوخودوس، بادیان ہر ایک ۲ تولہ مرچ سیاہ، بریاں با روغن زرد ایک تولہ گل سرخ ۴ تولہ طباشیر، دانہ الائچی خورد ہر ایک ۳ تولہ سفوف بہی دانہ ۲ تولہ کو علیحدہ علیحدہ کوٹ کر باریک کر کے ملائیں اور روغن بادام ۵ تولہ سے چرب کر لیں۔ اور سرچند مصری کا قوام کر کے ادویات کو اس میں ملا دیں۔ اور ساتھ ہی عنبر ۱ ماشہ کستوری ۱ ماشہ، ورق نقرہ ۳ ماشہ ملا دیں۔ اور حفاظت سے رکھیں اور روزانہ ایک تولہ بوقت شب سوتے وقت عرق بادیان ۲ تولہ کے ساتھ کھائیں۔ ۴۰ روز کے استعمال کے بعد خدا نے چاہا انشاء اللہ العزیز تمام شکایت دور ہو جائے گی۔ غذا لطیف کھایا کریں (حکیم احسان الحق خاں)

(ایضاً) نبض کا معائنہ کرا کر باقاعدہ علاج کرائیں (شاہی حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ایضاً) سفوف طباشیر (مذکورہ جواب ۸) دو ماشہ کشتہ مرجان جواہر والا ایک رتی کشتہ عقیق ایک رتی۔ ایسپرین ۱ رتی، مکھن یا کھیر کی تازہ دودھ کے ساتھ رات کو سوتے وقت بادام یا قوی دواخانہ کی خاص دوا دماغی استعمال کریں یہ دوا متواتر ۲۰ دن استعمال کریں، مندرجہ نسخہ خفقان اور دل کی دھڑکن میں بھی بہت مفید پایا گیا ہے۔

ہومیوپیتھک برائی ادویا - ۳۰ سیلیشیا ۶ اور ۳۰ سپائی جیلیا ۲۰۰ ان میں سے کوئی ایک دو رتی استعمال کر سکتے ہیں۔ (موتی رام حکیم حاذق)

(١٠) مریضہ ورم مرارہ میں مبتلا ہے۔ یہ شکایت عورتوں میں زیادہ ہوتی ہے سیلان الرحم اس سے ایک بالکل الگ تکلیف ہے مریضہ کو قبض ہرگز نہ رہنے دیں چکنی اور بادی غذاؤں سے

پرہیز کرائیں۔ دوا دن میں دو دفعہ قرص ہاضم استعمال کریں۔ اس کا نسخہ مجربات کے کالم میں میری طرف سے جنوری ۱۹۴۲ء کے مشیر میں درج ہے۔

انگریزی دوا (Jelamine) جیلیمین کی دو دو ٹکیہ صبح و شام غذا کے بعد مفید بتلائی جاتی ہیں۔ مگر میں نے کبھی خود تجربہ نہیں کیا

سیلان الرحم کے لئے مرہم واجلیون کسی مقامی طبیب کی زیر ہدایت دایہ سے داخلی طور پر استعمال کرائیں۔ اور بعد میں حمول پھٹکڑی اور سمیٹ کی پوٹلیاں رکھوائیں (حکیم گنگا رام گاندھی)

(ایضاً) ممکن ہے کہ مثانہ میں پتھری پیدا ہوگئی ہو۔ اس لئے بہتر تو یہ ہے کہ مکمل تشخیص کے لئے کسی مقامی ہسپتال سے ایکس ریز کرائیں۔ اور نتیجہ سے اطلاع دیں۔ پھر جو مناسب ہوگا تجویز کر دیا جائے گا۔ (حکیم احسان الحق)

(ایضاً) مومیائی کانی۔ سونٹھ۔ ہینگ۔ سہاگہ۔ نمک سیاہ۔ گل سوہانجنہ۔ ہر ایک ۱ تولہ۔ آب پیاز بیس تولہ میں کھرل کر کے چنے برابر گولیاں بنا کر صبح و شام ایک گولی ہمراہ دودھ کھا لیا کریں۔

سیلان الرحم کے لئے ورق سونا ۳ ماشہ۔ مروارید ناسفتہ ۳ ماشہ کو آب لیموں ۴ تولہ میں کھرل کر کے کشتہ کریں۔ اسی طرح گیارہ مرتبہ آب لیموں ۴ تولہ میں ہر بار کھرل کر کے ۱۱ دفعہ کشتہ کر کے پھر یہ کشتہ مشک ... مومیائی کانی۔ کچلہ مدبر برابر وزن کھرل کر کے خوراک ۲ چاول رات کو سوتے وقت دودھ کے ساتھ کھائیں (شاہی حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ایضاً) جند بید ستر۔ مشک ختائی۔ عود صلیب ہر ایک ایک ماشہ عرق دارچینی یا سونف کے ساتھ باریک پیس کر مرچ سیاہ کے برابر گولیاں بنائیں۔ خوراک ۱ گولی دو روز کے بعد حسب ... گولیاں آب تازہ سے استعمال کرائیں۔ اور ۲ گولیاں عرق بادیان میں حل کر کے مقام درد پر لیپ کریں۔ انشاءاللہ صحت ہوگی۔ (حکیم عبداللطیف گوہر)

(ایضاً) علامات ہی پورے نہیں ہیں۔ صاف ظاہر ہے کہ بچہ کی پیدائش کے وقت کچھ مواد رک گیا۔ اس کی ہی ساری خرابی ہے اس کا علاج مقامی طور پر کرائیں۔ (حکیم فضل الرحمن خاں)

(۱۱) دوا اکڑھائی والی اگر ٹھیک بنی ہوئی ہو تو مفید چیز ہے ۲ رتی مکھن میں ملا کر صبح و شام کھلائیں۔ (حکیم گنگا رام گاندھی)

(ایضاً) آپ نسخہ ذیل بنا کر استعمال کریں۔ انشاءاللہ کہنہ سے کہنہ سوزاک بھی ایک دو ہفتہ کے استعمال سے جاتا رہے گا۔ نسخہ ذیل میرا آزمودہ ہے۔ نسخہ مذکورہ یہ ہے۔ زہر مہرہ خطائی ۶ ماشہ۔ گل منڈی ۶ ماشہ۔ سنگجراحت ۶ ماشہ۔ طباشیر ۳ ماشہ۔ کتھہ سفید ۳ ماشہ۔ بست بہروزہ ۳ ماشہ۔ ادویات مذکورۃ الصدر کو کوٹ چھان کر جنگلی بیر کے برابر روغن صندل میں گولیاں بنا لیں ایک گولی صبح اور ایک شام ہمراہ شیر گاؤ استعمال کریں۔ سرخ مرچ۔ تیل کھٹائی و دیگر مضر اشیاء سے قطعی طور پر پرہیز کریں۔ اور فائدہ ہونے کی صورت میں نیازمند کے لئے بھی دعائے خیر فرمائیں (حکیم عبدالرحیم)

(ایضاً) آپ پہلے صبح اور شام تین روز روزانہ مندرجہ ذیل ادویات کتھہ سفید۔ پھٹکڑی خام۔ کانڈھی۔ رسونت ہر ایک ۳ ماشہ۔ افیون ۴ رتی کے زلال سے پچکاری کریں۔ اور چوتھے روز مندرجہ ذیل ادویات تیار کا ہو۔ تخم خرفہ۔ گیرو۔ کتھہ سفید۔ صندل سفید۔ مغز تربوز۔ مغز خیارین۔ مغز کدو۔ دانہ الائچی خورد۔ بن سلوجن۔ کشتہ سنگ جراحت۔ نخود بریاں۔ کباب چینی۔ زیرہ سفید۔ گل ارمنی ہر ایک ۴ ماشہ۔ خوب باریک کریں اور روغن صندل روغن بہروزہ ہر ایک ۲ تولہ۔ روغن موم ایک تولہ میں ملا دیں۔ ۶ ماشہ صبح اور چھ ماشہ شام شیر گاؤ کی لسی کے ساتھ استعمال کریں۔ رب العزت کے فضل و کرم سے بالکل آرام ہو جائیگا (حکیم احسان الحق خاں)

(ایضاً) آپ M.B. 693 دن میں ایک یا دو گولیاں حالت کو مدنظر رکھتے ہوئے استعمال کریں۔ صرف ۴-۵ دن میں آرام ہوگا۔ خوراک صرف آش جو ہوگی۔

(موتی رام حکیم حاذق)

(ایضاً) سرچینی۔ دارچینی۔ چوب چینی۔ ریوند چینی۔ چوب صندل سفید۔ دانہ الائچی خورد۔ موبیائی کانی۔ فلفل شوہت۔ جوکھار۔ بیکر پھلی۔ ست بروزہ۔ کیسر کشمیری ہر ایک ایک تولہ۔ کوٹ چھان کر روغن صندل ۲ تولہ میں چرب کرکے خوراک ۳ ماشہ صبح کو ہمراہ تازہ دودھ کھائیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ایضاً) آپ نسخہ ذیل بنا کر استعمال کریں باذن اللہ کہنہ سے کہنہ سوزاک بھی ایک دو ہفتہ کے استعمال سے جاتا رہے گا۔ نسخہ ذیل میرا آزمودہ ہے۔ نسخہ مذکور یہ ہے۔

زہر مہرہ خطائی ۶ ماشہ۔ گل منڈی ۶ ماشہ۔ سنگ جراحت ۶ ماشہ طباشیر ۳ ماشہ۔ کتھہ سفید ۲ ماشہ۔ ست بہروزہ ۲ ماشہ ادویات مذکورۃ الصدر کو کوٹ چھان کر جنگلی بیر کے برابر روغن صندل میں گولیاں بنالیں۔ ایک گولی صبح اور ایک شام ہمراہ شیر گاؤ استعمال کریں۔ سرخ مرچ تیل۔ کھٹائی و دیگر مضر اشیا سے قطعی پرہیز کریں۔ اور فائدہ ہونے کی صورت میں نیاز مند کے لیے بھی دعائے خیر فرمائیں (حکیم عبدالرحیم)

(ایضاً) آپ کشتہ طوطیا کافوری بنا کر کھائیں۔ جو پرانے سوزاک کی جڑ کاٹنے کی لاثانی دوا ہے

صفت۔ نیلا تھوتھا کی ڈلی ۱ تولہ کو جلائیں۔ جب شعلہ دار دھواں نکل جائے تو کافور ۲ تولہ فرش و ڈھانپ کرکے بند و گل حکمت کرلیں۔ اور خشک کرکے چار پانچ سیر اوپلوں کی آگ دیں۔ سرد ہونے کے بعد نکال کر شیشی میں رکھیں۔ ایک چاول سے لے کر قدرے قدرے بڑھاتے رہیں حتیٰ کہ رتی تک پہنچ جائیں آٹھ دس روز مکھن یا بالائی میں کھائیں اکسیر ہے

(حکیم محمد عبداللطیف گوہر)

(ایضاً) بیجئے جناب مشیر الاطبا کی خاطر صدری نسخہ برائے سوزاک ارسال ہے۔

ھوالشافی۔ نوشادر ۲ تولہ پھٹکڑی سرخ ۲ تولہ۔ سہاگہ ۱ تولہ۔ صدف صادق کشتہ کردہ ۲ تولہ۔ جوکھار ۲ تولہ۔ گندھک آملہ سار ۲ تولہ۔ طوطیا ۳ ماشہ در شیر مدار سہ

روز کھرل کردہ حب ہمچو نخود بندد۔ خوراک تا ۴ رتی ہمراہ تیا شیر یا کھانڈ برائے سوزاک جدید و ۲۰/۴ سالہ و قرحہ حکمی عطمی علاج است (ڈاکٹر فضل الرحمٰن خاں)

(۱۲) دوبارہ منضج و مسہل دے کر جوہری لگاتار ایک ماہ استعمال کریں۔ اس کے بعد حالات سے مطلع کریں۔

سرعت انزال کی شکایت کو سردست رہنے ہی دیں کیونکہ اگر فعل جماع کی حماقت کریں گے۔ تو فریق ثانی کو بھی لے ڈوبیں گے۔ (حکیم گنگا رام گاندھی)

(ایضاً) آپ جواب ۹ کی معجون کو تیار کرکے اسی ترکیب کے ساتھ استعمال فرمائیں۔ امید ہے کہ بقیہ تمام شکایات بھی اسی معجون سے دور ہو جائیں گی۔ (حکیم احسان الحق خاں)

(ایضاً) مطبوخ ہفت روزہ استعمال کرکے پھر کشتہ چہار دبا تہ نشین کا استعمال کریں (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ایضاً) ابھی آتشک کا مادہ باقی ہے خارش۔ سیاہ داغ۔ بال گرنے حلق میں کانٹے لگائیں اس کے شاہد ہیں۔

خرمہرہ زرد سوختہ۔ طوطیا عرق۔ پوست ہلیلہ سیاہ و زرد ہر ایک ۶ ماشہ آب لیموں سے چنے برابر گولیاں بنالیں۔ خوراک ۲ گولی ہمراہ تازہ آب اکسیر اعظم ہے پرہیز کچھ نہیں

(حکیم محمد عبداللطیف گوہر)

(ایضاً) ابھی تک آتشک کا موذی مادہ بدن میں موجود ہے آپ کسی تجربہ کار حکیم سے علاج کرائیں۔ (حکیم عبدالرحیم)

(ایضاً) زنگار ۲ تولہ ہلیلہ زنگی ۲ تولہ کو ۵۰ عدد لیموں میں خوب کھرل کریں۔ حب نخودی بنالیں۔ دہی کے ساتھ دو صبح اور دو شام کھا لیا کریں یہ وہ نسخہ ہے جو آتشک مع سوزاک میں دیا جاتا ہے اور یہ ایسی حالت ہوتی ہے کہ حکیم علاج میں جرأت نہیں کرتا کیونکہ اگر آتشک کا علاج کیا تو سوزاک بڑھے گا۔ یہ ایک نسخہ ہے جو دونوں مرضوں کی حالت میں دیا جا سکتا ہے اور سب سے بہتر اور بادشاہی نسخہ ہے جب اصل مرض دور ہوگا تو باقی عوارضات میں خود بخود دریا آسانی علاج سے دور ہونگے یاد رکھیے کہ علاج دیر تک جاری رکھیں (فضل الرحمان خاں سریا)

سوالات

جو صاحب دفتر سے مشورہ حاصل کرنا چاہیں انہیں ہر سوال کے ساتھ ۲ کے ٹکٹ اور جو صاحب رسالہ کے ذریعہ جواب کے خواہشمند ہوں ان کو ۱ ٹکٹ فی سوال بھیجنا چاہیئے۔

(۱۳) میرے ایک عزیز کے لڑکے کو جس کی عمر ۱۳ سال کی ہے۔ ہاتھ کی انگلی شہادت اور بائیں پاؤں پر گھمبیر (دقی زخم) کا عارضہ مدت سے ہے۔ بہت علاج کئے ہیں جن سے عارضی فائدہ ہوا ہے مستقل صحت اب تک نہیں ہوئی ہے۔ اگر کسی طبیب بھائی کے پاس صدری نسخہ مجرب ہو تو بالکل تحریر فرمائیں تاکہ معصوم بچے کو صحت حاصل ہو۔ یا کسی کے پاس مجرب نسخہ ہو تو اس کے پتہ سے آگاہ کیا جائے۔ (حکیم شمس الحق)

(۱۴) ایک مریض کی دو انگلیوں کے درمیان پہلے پسینہ آیا جو بدبودار تھا۔ بعد میں وہاں درد محسوس ہوا پسینہ برابر آتا رہا یہاں تک کہ سفید زخم سا ہو گیا۔ گرمی کے دنوں میں پسینہ زیادہ آتا ہے۔ اور سردیوں میں کم۔ زخم سے لیسدار سی رطوبت کبھی کبھی نکلتی ہے۔ چلنے پھرنے میں دقت ہوتی ہے

(خریدار ۱۰۱۶۸ از سریپالی۔ سی۔ پی)

(۱۵) مریض عمر ۲۵ سال خیالات پریشان اور ہضم کمزور رہتے مگر کبھی ہضم اچھا بھی ہو جاتا ہے۔ پیشاب کبھی کبھی بار بار آنے لگتا ہے۔ اس میں فاسفیٹس بکثرت ہوتے ہیں ضعف باہ اور سرعت کی شکایت ہے۔ انتشار ناکافی ہے۔ اور شروع کرنے پر اور بھی کم ہو جاتا ہے جس سے پریشانی اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ اطباء کرام مجرب علاج سے مطلع فرمائیں۔

(ایک مریض)

(۱۶) مریض عمر ۳۰ سال۔ ۲۲ برس کی عمر میں ایک دفعہ نزلہ ہوا تھا۔ اس کے بعد سے کھانسی اب تک نہیں گئی۔ سردیوں میں کم اور گرمیوں میں زیادہ ہوتی ہے۔ بلغم بھی کبھی گاڑھا۔ اور کبھی پتلا نکلتا رہتا ہے۔ سردیوں میں ایک دو دفعہ زکام بھی ہو جاتا ہے۔ عمومی صحت بھی کوئی زیادہ بری نہیں۔ اگر قبض ہو تو کھانسی زیادہ ہوتی ہے۔ ورزش سے بھی کھانسی زیادہ آنے لگتی ہے۔ اطباء کرام کوئی مجرب نسخہ لکھ کر عند اللہ ماجور ہوں

(محمد عمر)

(۱۷) ننھے بچوں کو بعض اوقات دست اور قے شروع ہو جاتے ہیں۔ جو کسی دوائی سے نہیں رک سکتے بعض اوقات روغن بید انجیر وغیرہ دے کر امعا کو صاف کر لیا جاتا ہے مگر پھر بھی فائدہ نہیں ہوتا۔ از راہ نوازش اس کے لئے کوئی مجرب نسخہ تحریر فرمائیں (ایک طبیب)

(۱۸) ایک لڑکی کی عمر تین سال ہے۔ ماتھے اور پیٹھ پر بکثرت بال موجود ہیں۔ از راہ نوازش اطباء کرام [illegible] کے مکمل علاج سے آگاہ کریں

(خواجہ محمد اقبال صاحب کاٹھیاواڑ)

(۱۹) ایک لڑکا عمر ۱۰ سال بعارضہ تپ محرقہ ڈیڑھ ماہ سے بیمار ہے۔ پہلے اکیس روز کے بعد بخار اتر گیا تھا مگر تین چار روز کے بعد پھر حملہ ہو گیا۔ دو ہفتہ کے بعد بخار چند روز کے لئے ہلکا ہو گیا مگر اب پھر حملہ ہو گیا ہے ایک ماہر ڈاکٹر نے اچھی طرح دیکھنے کے بعد کہا ہے کہ دق کی علامات موجود ہیں۔ مریض کے لئے کوئی ایسا نسخہ تجویز فرمائیں جس سے بار بار بخار کا حملہ نہ ہو۔ کمزوری گھٹے اور بخار اتر جائے

(حکیم [illegible])

یادداشت۔ خط و کتابت کرتے وقت [illegible] نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

دوائے عجیب

خون کے بڑھے ہوئے دباؤ (ہائی بلڈ پریشر) کی بہترین دوا

خون کا دباؤ آج کل ایک عام مرض ہوگیا ہے۔ پڑھے لکھے طبقے میں شاید ہی کوئی شخص اس بیماری کے نام سے ناواقف ہو۔ عصبی کمزوری۔ دماغی کام کی زیادتی۔ عروق دمویہ کی سختی اور دیگر کئی وجوہات سے خون کا دورہ عروق شعریہ میں تیز ہو جاتا ہے۔ اس کے نتیجے میں سر میں درد اور پیشانی اور کنپٹیوں میں تناؤ محسوس ہوتا ہے۔ دل تیزی سے دھک دھک کرتا ہے۔ سانس پھول جاتا ہے۔ چلتے ہوئے ٹانگیں لڑکھڑاتی ہیں۔ اور شدید حالات میں تو بعض مریض چلنے پھرنے سے عاجز ہو جاتے ہیں۔ ذرا سے خوف غصہ یا دیگر کسی جذبہ سے دل کی حرکت رک جانے کا خطرہ ہوتا ہے۔

یہ دوا قبلہ شفاء الملک صاحب موصوف نے متواتر تجربات کے بعد قومی دواخانہ کو عنایت فرمائی ہے۔ اب تک اس سے سینکڑوں مریض فائدہ حاصل کر چکے ہیں۔ کئی صاحب فراش مریض صرف ایک مہینہ کے قلیل عرصہ چلنے پھرنے کے قابل ہو گئے۔ یہ امر مسلم الثبوت ہے۔ **خون کے دباؤ کی بہترین دوا دوائے عجیب ہے**

قیمت فی شیشی جس میں ایک ماہ کی دوا ہے ——— پانچ روپے

دماغی

ضعف دماغ اور ضعف حافظہ کا بہترین علاج

آج کل ضعف دماغ ایک عام بیماری ہو گئی ہے۔ نوجوانی کی غلط کاریاں اکثر اس کا سبب ہوتی ہیں۔ زیادہ دماغی محنت کرنے والے طالب علم مصنف اور وکلاء دماغی کمزوری میں مبتلا ہوتے ہیں۔ ذرا سی سردی یا گرمی ہو تو ان لوگوں کو نزلہ میں مبتلا کر دیتی ہے۔ جو مزید دماغی کمزوری کا موجب ہوتا ہے۔

ضعف دماغ۔ نزلہ دائمی اور یادداشت کی کمی کے لئے دماغی بہترین دوا ہے

کیونکہ اس سے بھولی ہوئی باتیں یاد آجاتی ہیں۔ ہوا کی سردی یا گرمی با آسانی برداشت ہو سکتی ہے۔ نزلہ کی تکلیف نہیں ستاتی۔ غرضیکہ دماغ کی کمزوری کے جملہ عوارضات کے لئے اکسیر ہے۔ قیمت فی شیشی پانچ روپے

ملنے کا پتہ

ناظم قومی دواخانہ ۳۴ بیڈن روڈ لاہور

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۴۵۲

مشیر الاطبا

(زیر نگرانی)

"شفاء الملک" حکیم محمد حسن قرشی لاہور

سالانہ چندہ ڈیڑھ روپیہ

عہدِ حاضر کا طبّی شاہکار
جامع الحکمت
مرتبہ رئیس الاطباء حکیم محمد حسن صاحب قرشی پرنسپل طبیہ کالج لاہور
طب کا بہترین عام فہم اور مکمل انسائیکلوپیڈیا جس میں تاریخ طب تشریح حفظ صحت
تشخیص اور دستور العلاج کے علاوہ تمام امراض کی مفصل ماہیت اسباب ۔ علامات تشخیص
فروق الامراض ۔ انجام و عوارض ۔ اصولِ علاج ۔ دستور العلاج ۔ نہایت کامیاب اور
بہترین مجربات دیئے گئے ہیں ۔ علاج میں قلیل المقدار اور مرکب دوائیں بھی شامل ہیں سینکڑوں
جدید امراض کا بیان بھی شامل ہے ۔ اس کے علاوہ عکسی تصویریں ہیں ۔ ابتدا میں ایک
عجیب و غریب رنگین نقش تشریحی ہے ۔
تشخیص مجربات اور تصاویر
کے اعتبار سے اس جیسی کتاب ابھی تک اردو میں شائع نہیں ہوئی ۔ کیونکہ اس میں
طب قدیم و جدید کے تمام ضروری معلومات آگئے ہیں ۔ زبان سادہ اور سلیس ہے
اور طبیب ۔ وئیدا ور ڈاکٹر اور شائقِ طب کے علاوہ ہر گھر میں اس کا ہونا
مفید اور ضروری ہے ۔
کتابت ۔ طباعت ۔ کاغذ عمدہ
صفحات جلد اول تقریباً گیارہ سو جلد سنہری قیمت پانچ روپے بارہ آنے
صفحات جلد دوم ساڑھے گیارہ سو ۔ جلد سنہری قیمت چھ روپے چار آنے
قیمت ہر دو مجلد ―――― ساڑھے گیارہ روپے
ناظم کتب خانہ مشیر الاطباء دہلی محمد روڈ ۔ لاہور
جامع الحکمت
قرشی

(مقبول عام پریس لاہور میں باہتمام مولوی عنایت اللہ ایڈیٹر پرنٹر پبلشر چھپکر دفتر مشیر الاطبا ۵۲ بیڈن روڈ لاہور سے شائع ہوا)

ضعف دماغ اور عنانت پر لاثانی کتاب

سلک مروارید

مرتبہ شفاء الملک حکیم محمد حسن قرشی صاحب پرنسپل طبیہ کالج لاہور

ضعف دماغ اور عنانت کی کثرت اہمیت اور [illegible] کی وجہ سے [illegible] مشیر الاطبا نے ہندوستان کے موجودہ بہترین ماہرین فن سے یہ کتاب لکھوائی ہے۔ اس کتاب کی قدر و قیمت کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ یہ سینہ بسینہ [illegible] ہندوستان عراق، عرب اور ایران، ترکستان، امریکہ، کینیڈا، انگلستان، فرانس، جرمنی، آسٹریلیا، انگلینڈ وغیرہ کے مشہور [illegible]

پانچسو ماہرین فن کی تمام عمر

کے تجربات و معلومات کا نچوڑ ہے۔ اس میں یونانی، ویدک، ایلوپیتھی، ہومیوپیتھی، [illegible] وغیرہ کے تمام [illegible] علاج اور سینکڑوں بیش قیمت تجویزیں، مجرب [illegible] اور روغن وغیرہ درج ہیں [illegible] مریضان ضعف باہ وغیرہ کی حکایات مع علاج درج ہیں۔ غرضیکہ یہ کتاب اپنی گوناگوں خوبیوں کی وجہ سے اس قسم کی [illegible] کہ بلا خوف تردید کہا جا سکتا ہے کہ اس عنوان پر نہ صرف اردو [illegible]

دنیا کی کسی زبان میں بھی

اس قسم کا گراں قدر ذخیرہ مرتب نہیں ہوا

ہر طبیب۔ وید۔ ڈاکٹر شائق طب کے پاس

[illegible] ضروری ہے۔ کتاب کی خوبی کی اس سے بہتر ضمانت اور کیا ہو سکتی ہے کہ اگر ناپسند ہو تو ایک ہفتہ میں [illegible] وغیرہ کاٹ کر باقی قیمت آپ کو واپس کر دیں گے۔ قیمت مجلد سنہری [illegible]

ملنے کا پتہ

ناظم دار الکتب مشیر الاطبا دل محمد روڈ لاہور

مشیر الاطبا بابت ماہ مارچ ۱۹۴۲ء

جلد ۲۰
نمبر ۳

فہرست مضامین

قواعد وضوابط

۱۔ رسالہ ہر انگریزی ماہ کی ۱۰ تاریخ کو باقاعدہ ہر خریدار کو بھیج دیا جاتا ہے۔
۲۔ ڈاک سے ڈاکو بھی رسائل کو ہضم کر جاتے ہیں۔ اس لئے اگر آپ کو ۲۰ تاریخ تک رسالہ نہ ملے تو دفتر کو لکھیں، دوبارہ بھیج دیا جائے گا۔ بعض احباب دو دو مہینے کے بعد پچھلے رسائل نہ ملنے کی شکایت کرتے ہیں۔ ایسے پرچے بلا قیمت نہیں بھیجے جائیں گے۔
۳۔ جواب طلب امور کے لئے پانچ پیسے کا ٹکٹ آنا لازمی ہے۔
۴۔ خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ نہایت ضروری ہے۔ پتہ صاف اور خوشخط لکھیں۔
۵۔ دفتر کے تمام منی آرڈر اور وی۔ پی سنٹرل ایکسچینج بنک کی معرفت وصول ہوتے ہیں۔ اس لئے بنک مذکور کے منیجر کے منظور کو صحیح تصور کیا جائے

۴۸۶

مشیر الاطبا

بابت ماہ مارچ ۱۹۴۲ء

شذرات

شادی اور صحت

فی زمانہ بہت سی مجبوریوں کی بنا پر لڑکے اور لڑکیاں بڑی عمر تک شادی نہیں کر سکتے بعض اوقات تعلیم کا خیال ہوتا ہے لیکن اکثر اوقات ملی حالات شادی میں دیری کا سبب بنتے ہیں۔ جہاں تک مالی حالت کا تعلق ہے۔ یہ درست ہے کہ غیر شادی شدہ لڑکا نسبتاً اچھی حالت میں ہوتا ہے۔ لیکن غیر شادی شدہ زندگی میں بعض نقائص اتنے بڑے ہیں کہ ان کے مقابلہ میں مالی حالت کا تھوڑا بہت فرق معمولی حیثیت رکھتا ہے۔

قدرت نے عورت اور مرد دو جنسیں بیکار نہیں بنائیں جوانی کی عمر پر پہنچ کر ان میں سے جنس دوسری جنس کی خواہاں ہوتی ہے۔ اور اگر اس کی یہ جائز خواہش پوری نہ ہو سکے تو مختلف امراض شروع ہو جاتے ہیں۔ غیر شادی شدہ لوگوں میں عصبی مزاجی زیادتی کے ساتھ پائی جاتی ہے۔ بہت دفعہ ان کے خیالات پریشان رہتے ہیں۔ اور ہضم بگڑ جاتا ہے۔ اور عمومی صحت بھی گر جاتی ہے۔ سینما تھیٹر اور دوسری لغویات کے اس زمانہ میں صحیح معنوں میں پرہیزگار رہنا بہت حد تک ناممکن ہے اس لئے غیر شادی شدہ نوجوان اکثر اوقات اپنی قوائے مردانہ کو غلط طریقہ پر خرچ کرتے ہیں۔ اور ان میں سے بہت سے بد قسمت لوگ خطرناک امراض کا شکار بھی ہو جاتے ہیں۔ ہسٹریا۔ دھڑکن سہر (بیداری) چڑچڑاپن اور عصبی مزاجی غیر شادی شدہ لوگوں کی مخصوص شکایات ہیں۔ ان کا علاج یہی ہے کہ مریض کی شادی کر دی جائے۔ اور اسے اعتدال سے ازدواجی زندگی بسر کرنے کی ہدایت کی جائے:

تیزابیت کی زیادتی

معدہ میں تیزابیت کی زیادتی آج کل ایک عام بیماری ہے۔ عوام بھی ایسڈٹی کے نام سے آج کل واقف ہیں۔ اور مطب میں آکر اسی چیز کی شکایت کرتے ہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ اس کا علاج عموماً تسلی بخش نہیں کیا جاتا۔

تیزابیت کی بڑی وجہ پُرخوری کی عادت ہوا کرتی ہے ہمارے جسم میں غذا کو ہضم کرنے کے لئے تیزاب نمک موجود ہوتا ہے۔ غذا جب زیادہ کھائی جاتی ہے۔ تو جسم تیزاب نمک بھی زیادہ پیدا کرتا ہے۔ تاکہ وہ اُسے بآسانی ہضم کر سکے۔ شروع شروع میں پُرخوری کا نقصان زیادہ معلوم نہیں ہوتا۔ کیونکہ جتنی غذا زیادہ کھائی جاتی ہے۔ اُسی تناسب سے تیزاب نمک معدہ میں زیادہ پیدا ہو جاتا ہے۔ مگر بعد ازیں معدہ میں تیزاب ضرورت سے زیادہ پیدا ہونے لگتا ہے۔ اور غذا اچھی طرح ہضم ہوئے بغیر کیلوس بنے بغیر امعاء کی طرف روانہ ہو جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تیزابیت کے مریض نہایت کمزور اور نحیف ہو جاتے ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ فاقوں مر رہے ہیں۔ غذا کھانے کے باوجود جسم غذا اُس کا حقہ فائدہ حاصل نہیں کر سکتا۔

تیزابیت کی وجہ سے غذا کے جلدی امعاء کی طرف چلے جانے کے علاوہ ایک دوسرا اور بڑا نقصان یہ بھی ہوتا ہے کہ معدہ میں جو تیزاب موجود ہوتا ہے۔ وہ غذا کے چلے جانے کے بعد خود معدہ کی دیواروں پر عمل کرنے لگتا ہے۔ اور ان کی نرم و نازک ساخت میں خراش پیدا کرنا شروع کر دیتا ہے۔ گویا یہ تیزاب ان دیواروں پر اپنا ہاضم اثر شروع کر دیتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہضم کی خرابی مزمن قسم کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔

اس قسم کے مریض کو ادھر بھوک کا احساس ہوتا ہے اور اُدھر جسم میں حرارت اور غنودگی معلوم ہونے لگتی ہے۔ کچھ نہ کچھ کھا لینے سے طبیعت کچھ اچھی ہو جاتی ہے۔ مگر یہ افاقہ بالکل عارضی ہوتا ہے۔ بعض اوقات مزمن تیزابیت کے مریضوں کو قرحہ معدہ و اثنا عشری کا شکار بھی ہونا پڑتا ہے۔

تیزابیت کا صحیح علاج عادات و اوقات میں باقاعدگی کا اختیار کرنا ہے۔ قدرتی غذاؤں کے معتدل مقدار میں استعمال کرنے سے افاقہ کی صورت پیدا ہو سکتی ہے۔ مگر یہ ضروری ہے۔ کہ مریض ایک طویل مدت تک عادات و غذا کو باقاعدہ رکھے۔ اور اس کے بعد ہمیشہ ہی توجہ رکھے۔

بچہ کا وزن

ممالک متحدہ امریکہ کے چند ہسپتالوں سے پیدائش کے وقت بچہ کا وزن معلوم کیا گیا۔ تو مندرجہ ذیل اعداد و شمار مہیا ہوئے

۵۰۸ لڑکیوں کا اوسط وزن ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۷٫۱۶ پونڈ

۵۹۰ لڑکوں کا اوسط وزن ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۷٫۲۵ "

۱۱۵۸ بچوں کا اوسط وزن ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۷٫۲۵ "

ڈاکٹر ایمٹ ہولٹ نے اپنی کتاب میں بچہ تین روز کے اندر بچوں کے وزن کا مندرجہ ذیل نقشہ دیا ہے۔

قروح بستری

قروح بستری ان زخموں کو کہتے ہیں۔ جو لمبی بیماریوں میں ضعیف مریضوں کی پشت یا سرین پر پیدا ہو جاتے ہیں۔ یہ زخم عموماً اوسیرہ مرکے

یا بوڑھے مریضوں میں پیدا ہوتے ہیں لیکن نوجوانوں میں بھی اگر وہ کسی بیماری کے باعث ضعیف و ناتواں ہو جائیں تو پیدا ہو سکتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ زیادہ عرصہ تک لیٹے رہنے کے باعث بدن کے بعض مقامات پر زیادہ دباؤ پڑتا ہے۔ وہاں دوران خون ناقص ہو جاتا ہے۔ اور ایک قسم کا غانغرانا پیدا ہو جاتا ہے۔ قروح بستری پیدا ہونے کی پہلی علامت یہ ہے۔ کہ پشت یا سرین پر سرخ رنگ کا آبلہ یا چھالا پڑ جاتا ہے۔ جو بعد میں پھٹ کر قرحہ کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ یہ آبلہ شکل میں نیلا یا سیاہ ہوتا ہے۔ زخم اگرچہ بالکل چھوٹا بھی ہو سکتا ہے۔ مگر نہایت مشکل سے مندمل ہوتا ہے اس کی طرف سے توجہی ہرگز نہیں برتنی چاہیئے۔ اول تو اگر کسی ضعیف مریض کو زیادہ عرصہ تک صاحب فراش ہونا پڑے۔ تو اس زخم کا خیال ذہن میں لا کر اس کو روکنے کی تدابیر اختیار کرنی چاہئیں، اور وہ یہ ہیں کہ پشت اور سرین کے دوران خون کو باقاعدہ تحریک دینے کے لئے وہاں پر پالش کرنی چاہیئے [illegible] کہ حالات [illegible] کی مالش کی اجازت نہ دیں تو وہاں [illegible] پھر پہنا خوب زور سے ملنی چاہیئے۔ اور اس کے [illegible] پاؤڈر زنک آکسائڈ۔ بورک ایسڈ۔ سٹارچ ہموزن [illegible] دینا چاہیئے۔

اور اگر زخم پیدا ہو چکا ہو تو اس کو مطہر رکھنے کی پوری [illegible] کرنی چاہیئے۔ اور ایسی مرہمیں استعمال کرنی چاہئیں جو [illegible] کو اس مقام پر تیز کریں۔ میگنیشیا اور گلیسرین کا محلول جو کہ [illegible] کو گرم کر کے [illegible] میگنیشیا کی آمیزش سے تیار کیا گیا ہو [illegible] مفید ہوتا ہے۔

[illegible] نمودار ہونے پر برانڈی یا وسکی سے مقام ماؤف کو دھونا بھی قرحہ پیدا نہیں ہونے دیتا۔

حفظ ماتقدم کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ بستر نرم ہو اس میں سلوٹیں نہ پڑیں۔ اور پشت اور سرین کے مقامات بالکل خشک رہیں ؛

بچوں کا نمونیا

نمونیہ کی شکایت چھوٹی اور بڑی عمر کے بچوں میں کثرت کے ساتھ پائی جاتی ہے۔ تین برس سے کم عمر کے بچوں میں اس مرض کے باعث اتلاف جان کچھ زیادہ ہوتا ہے۔ بڑی عمر کے بچوں میں اگر کوئی پیچیدگی پیدا نہ ہو۔ اور امور متعلقہ حفظان صحت یا علاج معالجہ میں کوئی غلطی سرزد نہ ہو تو اکثر انجام بخیر ہوتا ہے۔ بخار اکثر اوقات بحران ہو کر اترتا ہے۔ جس میں شدید پسینہ آ کر درجہ حرارت طبعی سے بھی کم ہو جاتا ہے۔ اس وقت سخت حفاظت اور نگہداشت کی ضرورت ہوتی ہے مقوی قلب ادویہ کا استعمال نہایت مفید بلکہ ضروری ہوتا ہے۔ دواالمسک کا چٹانا نہایت مفید ہے) لیکن تین برس سے کم عمر کے بچوں میں قریباً ۴۴ فیصدی درجوں میں بحران نہیں ہوتا بلکہ تدریج صحت ہوتی ہے۔ بڑی عمر کے بچوں میں کم و بیش ۸۶ فی صدی صورتوں میں بخار بحران ہو کر اترتا ہے۔ بحران دوسرے دن سے لے کر بیسویں دن کے اندر واقع ہوتا ہے لیکن اکثر پانچویں اور آٹھویں دن کے درمیان ہوتا ہے چنانچہ ۵۶۷ نمونیہ کے مریض بچوں پر تجربات کے بعد نتیجہ نکالا گیا کہ ۹۶ فی صدی صورتوں میں بحران پانچویں سے آٹھویں روز کے اندر واقع ہوتا ہے۔ اور ان دنوں میں بھی ساتویں روز بحران کا اوسط بہت زیادہ ہے ذیل میں بچوں کے مختلف ایام میں بحران ہونے کا نقشہ دیا جاتا ہے۔

دوسرے روز	۳	مریضوں میں	دسویں روز	۲۲	مریضوں میں
تیسرے روز	۲۲	"	گیارھویں روز	۱۸	"
چوتھے روز	۴۳	"	بارھویں روز	۷	"
پانچویں روز	۸۸	"	تیرھویں روز	۸	"
چھٹے روز	۸۳	"	چودھویں روز	۷	"
ساتویں روز	۱۳۲	"	پندرھویں روز	۱ مریض	"
آٹھویں روز	۷۳	"	اٹھارھویں روز	۲ مریضوں	"
نویں روز	۵۵	"	اکیسویں روز	۱ مریض	"
			بیسویں روز	۱	"

الامراض والعلاج

سرخبادہ

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
سرخبادہ	سرخبادہ ۔ حمرہ	اری سپلاس (Erysepelas)

تعریف و ماہیت مرض۔ یہ ایک قسم کا نہایت شدید متعدی مرض ہے جس میں جلد کے کسی خاص حصے کی جلد متورم ہو جاتی ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی بخار۔ درد سر متلی وغیرہ نیم اندام کی کم و بیش علامات عامہ بھی رونما ہو جاتی ہیں۔

بقول اطبائے قدیم حمرہ میں خلط صفراوی کا غلبہ ہوتا ہے لیکن اطبائے جدید یعنی ڈاکٹروں کے نزدیک جب ایک خاص قسم کے جراثیم (کرویات عقدیہ صدیدیہ۔ سٹرپٹوکاکس پایوجینیس جن کو بعض اوقات کرویات عقدیہ حمری سٹرپٹوکاکس اری سپلس بھی کہتے ہیں) جلد کے اندر سرایت کر جاتے۔ اور وہاں نشو و نما پانے لگتے ہیں۔ تو اس مرض کی مخصوص علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔

یادداشت۔ بقول اطبائے قدیم جب دموی خلط کے غلبے سے ورم ہو تو اس کو ورم فلغمونی یا محض فلغمونی کے نام سے نامزد کرتے ہیں۔ اور اطبائے جدید کے نزدیک فلغمونی میں جلد کی بجائے جلد کی نیچے کی ساخت میں مذکورہ جراثیم سرایت کر کے اس کو متورم کر دیتے ہیں۔ چنانچہ ڈاکٹری میں زیر جلد ساخت سیلولر ٹشو (Cellular tissue) اور ورم فلغمونی کو سیلولائٹس (cellulitis) یعنی سیلولر ٹشو کا ورم کہتے ہیں۔

اگر حمرہ کے ساتھ ہی ورم فلغمونی بھی ہو جائے تو اس کو حمرہ فلغمونی داری سپلس فلیگمونس (erysepelas Phlegmonous) کے نام سے نامزد کرتے ہیں۔ لیکن اطبائے قدیم کے بیان کے بیان کے مطابق اگر ورم صفرا اور خون دونوں کے غلبے سے ہو یعنی حمرہ اور فلغمونی دونوں ایک ساتھ پائے جائیں۔ تو مرض کے ایک نام میں خلط غالب کے نام کو مقدم رکھتے ہیں، چنانچہ اگر صفرا کا غلبہ ہو تو حمرہ فلغمونی اور اگر خون کا غلبہ ہو تو فلغمونی حمرہ کہتے ہیں۔

اقسام مرض۔ اطبائے جدید کے نزدیک اس مرض کی کوئی خاص قسم نہیں ہے البتہ اطبائے قدیم اس کو خالص اور غیر خالص دو قسموں میں تقسیم کرتے ہیں۔ حمرہ خالص اس حمرہ کو کہتے ہیں جس کے مادہ صفراویہ کے ساتھ کوئی دوسری خلط ملی ہوئی نہ ہو۔ اور غیر خالص مادہ ترکیب ہے جس کا مادہ صفراویہ کے ساتھ رقیق خون ملا ہوا ہے۔ جب یہ مرض صرف چہرے اور سر پر ظاہر ہوتا ہے۔ تو اس وقت اس کو عربی میں ماشرا کی مخصوص اصطلاح سے نامزد کرتے ہیں اور انگریزی میں فیشیل اری سپلس کہتے ہیں۔

اسباب مرض۔ اس مرض کا اصل سبب جیسا کہ اوپر ماہیت مرض میں ظاہر کیا جا چکا ہے۔ بقول اطبائے قدیم غلبۂ صفرا اور بقول اطبائے جدید خاص قسم کے جراثیم ہیں۔ جو ضرب و زخم یا جلدی خراش وغیرہ کے ذریعے جلد میں داخل ہو کر اور اس میں پھل پھول اور پھیل کر اس مرض کو پیدا کر دیتے ہیں۔ بعض اوقات خفیف ترین خراش یا جلدی تفرق اتصال مثلاً ناخن سے خراش کر دینے یا مچھر چیونٹی وغیرہ حشرات کے کاٹ لینے یا سوئی چبھ جانے۔ یا کانٹا وغیرہ لگ جانے یا بال ٹوٹ جانے یا تنگ جوتے کے پاؤں پر خراش کر دینے وغیرہ سے بھی یہ مرض

رونما ہوجاتا ہے۔ چنانچہ ماشرا بالعموم ناک، کان یا سر اور چہرے کے کسی دوسرے حصے پر کھجلا دینے سے ہی پیدا ہو جایا کرتا ہے۔ عورتوں میں وضع حمل کے بعد اور نوزائیدہ بچوں میں نال کی جگہ سے بھی یہ مرض پھیل سکتا ہے۔ گاہے تیمار دار طبیب، ڈاکٹر یا دایہ وغیرہ کے نود خراش وغیرہ کی موجودگی سے کسی دوسرے مریض یا مریضہ کے جسم سے یا ان کے ذریعے کسی دوسرے تندرست شخص کو بھی یہ مرض ہو سکتا ہے جس زمانے میں شفاخانوں میں زخموں کا علاج دور حاضرہ کے مطابق دافع عفونت طریقوں پر نہیں کیا جاتا تھا۔ اس زمانے میں اکثر شفاخانوں میں تمام ایسے مریضوں میں جن کے جسم پر کسی جگہ زخم ہوا کرتا تھا اکثر یہ مرض رونما ہو جایا کرتا تھا۔ اس کے علاوہ یہ مرض جب کسی مریض میں ایک مرتبہ ہو چکتا ہے۔ تو آئندہ کے لئے اس میں اس کی استعداد پیدا ہو جاتی ہے چنانچہ بعض مریضوں میں ایک ایک دو دو سال کے وقفے سے دس دس اور پندرہ پندرہ مرتبہ تک ہو چکا ہے۔

جسمانی کمزوری اور خلاف صحت حالات مثلاً خراب ہوا یا غلیظ رہائش کثرت شراب نوشی بعض امراض مثلاً گنٹھیا نقرس، گردوں یا جگر وغیرہ کے بعض امراض سے پیدا ہونے والی کمزوری اس مرض کے اسباب موئدہ ہیں۔ جولائی سے مئی تک یہ مرض نسبتاً زیادہ پایا جاتا ہے۔ اور مردوں کی نسبت عورتوں میں زیادہ ہوا کرتا ہے۔ ماشرا بالخصوص جوان اشخاص میں زیادہ پایا جاتا ہے۔

علامات مرض۔ اس مرض کا زمانہ حضانت بہت تھوڑا ہوتا ہے۔ چنانچہ بعض کے نزدیک دو سے پانچ یوم تک ہوا کرتا ہے۔ سب سے پہلے ماؤف حصے کی جلد متورم ہو جاتی ہے۔ اور اس میں گرمی، درد اور تناؤ کا احساس پایا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی دفعتہً جوانوں میں لرزے اور بچوں میں تشنج کے ساتھ بخار چڑھ جاتا ہے۔ جو بالعموم ۱۰۲ سے ۱۰۳ درجے کا اور شدت مرض میں بالخصوص ماشرا کی صورت میں ۱۰۴ سے ۱۰۵ حتیٰ کہ ۱۰۶ یا ۱۰۷ درجے تک کا ہو جاتا ہے اس کے ساتھ بھوک مر جاتی ہے۔ درد سر ہوتا ہے۔ اور کبھی قے بھی آتی ہے۔ بعض شدید حالات میں خود سر اس قدر شدید ہوتا ہے۔ کہ کسی دماغی مرض مثلاً سرسام وغیرہ کا شبہ ہو سکتا ہے گاہے اس کے ساتھ بے چینی بے خوابی، ہذیان اور شاذ و نادر بے ہوشی بھی موجود ہوتی ہے۔ جس سے سرسام کا شبہ اور بھی غالب ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات مقامی جلدی علامات سے مریض ناواقف ہوتا ہے۔ یا وہ ایسی جگہ پر ہوتی ہیں۔ جہاں مریض ان کو بخوبی دیکھ اور محسوس نہیں کر سکتا۔ جیسا کہ کھوپڑی کے بالوں کے نیچے ہوا کرتا ہے۔ بعض اوقات یہ مرض مقامی علامات کے ساتھ شروع ہوتا ہے۔ اور ایسا بالعموم اس وقت ہوتا ہے جب کہ نرم تالو یا ناک کی غشاء مخاطی کے نیچے حمری قسم کا ورم ہو جاتا ہے۔ جلد کا تمرہ عموماً ایک محدود مقام پر سے شروع ہوتا ہے خصوصاً ناک پر سے اس سے کم رخساروں پر سے۔ اس سے کم کھوپڑی کی جلد پر سے شروع ہوتا ہے مقام ماؤف کی جلد گرم، متورم، سرخ اور چمکدار ہو جاتی ہے سرخی اور ورم مسلسل سرعت کے ساتھ بڑھتا اور پھیلتا جاتا ہے متورم جلد کی حدود بالعموم خوب واضح اور نمایاں ہوتی ہیں اس کے کنارے کسی قدر ابھرے ہوئے اور دیکھنے یا چھونے پر محسوس کئے جا سکتے ہیں۔ اور بالعموم ان پر تہبج پایا جاتا ہے۔ اور یہ تہبج مقام ماؤف کے لحاظ سے مختلف اور کم و بیش ہوتا ہے۔ چنانچہ چہرے کی جلد کے ماؤف ہونے (ماشرا) کی صورت میں پپوٹے اور ہونٹ اس قدر متورم ہو جاتے ہیں کہ مریض کی شکل بمشکل شناخت کی جا سکتی ہے۔ اس کے پھیلنے کی یہ صورت ہوتی ہے۔ کہ متورم کناروں سے آگے چھوٹے چھوٹے سرخ دھبے یا دھاریاں سی بن جاتی ہیں، جو بالعموم وسعت اور شدت میں بڑھ کر بالآخر آپس میں مل جاتی ہیں، اکثر تو ورم ایک ہی طرف پھیلتا اور بڑھتا ہے۔ لیکن بعض اوقات ماؤف جلد کے چاروں طرف پھیلتا ہے۔ شاذ و نادر چہرے

چہرے سے پھیلتا ہوا دھڑ، بازوؤں اور حتیٰ کہ پاؤں تک چلا جاتا ہے۔ ان حالات میں جب ورم آگے آگے کی طرف پھیل رہا ہوتا ہے۔ تو پیچھلے حصے کا ورم کم یا بالکل غائب ہوتا جاتا ہے۔ بالآخر اختتام کے وقت سرخی، ورم اور درد میں تخفیف ہونے لگتی ہے۔ ورم کم ہو جاتا ہے۔ اور علیحدہ علیحدہ دھبوں کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ بعض اوقات متورم مقام پر آبلے پیدا ہو جاتے ہیں جن میں بعض اوقات پیپ بھی پڑ جاتی ہے اور شاذ و نادر مقام ماؤف کی جلد میں غانغرایا سدہ رونما ہو سکتا ہے۔

چوتھے یا پانچویں روز ورم کم ہو کر اس پر سے چھلکے جھڑنے لگتے ہیں۔ واضح رہے جب متورم مقام پر سے چھلکے اتر جاتے ہیں تو یہ بالعموم پہلے کی نسبت کسی قدر خوبصورت معلوم ہونے لگتا ہے۔ سر کے مرض میں چھلکے اترنے کے ساتھ ہی اکثر اوقات بال بھی گر جاتے ہیں لیکن چند ہفتوں کے بعد پھر اگ آتے ہیں۔ عام علامات مثلاً بخار، درد سر اور ہذیان وغیرہ کی شدت و خفت ہمیشہ مقامی جلدی نقص کی شدت و خفت کے مطابق ہوا کرتی ہے۔ اس مرض بالخصوص ماشرا کے اکثر مریضوں میں معدی و معوی نقائص ضرور پائے جاتے ہیں چنانچہ بھوک مر جاتی ہے زبان پر میل کی ایک موٹی سی تہ جم جاتی ہے قبض یا اسہال پائے جاتے ہیں طحال بھی ایک حد تک بڑھی ہوئی ہوتی ہے۔ پیشاب میں ہمیشہ رطوبت بیضیہ پائی جاتی ہے۔

عوارض مرض۔ شدید حالات میں سعال شعبی اور خاص قسم کا نیمونیا (برانکو نیمونیا) یا ذات الجنب پیدا ہو سکتا ہے۔ شاذ و نادر ورم بطانۃ القلب اور ورم غلاف القلب بھی ہو سکتا ہے۔ بعض اوقات خفیف قسم کا یرقان ہو جاتا ہے۔ گاہے شدید حالات میں ورم گردہ حاد جریانی بھی ہو سکتا ہے۔ ورنہ عام طور پر بول زلالی کی کم و بیش شکایت تو ضرور ہی پائی جاتی ہے۔ جو بعض اوقات صرف چند یوم تک ہی رہتی ہے گاہے تعفن اور تقیح الدم ہو کر جوڑوں میں ورم ہو جاتا ہے۔ سر کے مرض میں شاذ و نادر سرسام بھی ہو جا سکتا ہے۔ خناقی قسم کے مرض میں حنجرہ متہیج ہو جاتا ہے۔ جلدی عوارض میں جلد کے نیچے پھوڑے بن جاتے ہیں۔ یا فلغمونی یا شدید حالات میں غانغرانا بھی ہو جاتا ہے۔ چہرے اور بالخصوص رخساروں کے مرض میں آنکھیں ماؤف ہو جاتی ہیں۔ دھڑ اور اطراف کے مرض میں بھی ان مقامات پر بعض اوقات پھوڑے بن جاتے ہیں۔ بعض ماشرا کے مریضوں میں مرض کے ختم ہو جانے کے بعد بھی مزمن قسم کا ورم باقی رہ جاتا ہے بخصوصاً آنکھوں کے نیچے ناک کی دونوں جانب لبوں اور رخساروں پر گاہے سرخباد رہ گئے یا بار بار کے حملوں سے اطراف اور بعض میں داء الفیل کی قسم کی مزمن شکل باقی رہ جاتی ہے۔

تشخیص مرض۔ اس مرض کی تشخیص میں جب جلد کا ورم پوری طرح نمایاں ہو جاتا ہے۔ تو اس وقت کوئی خاص دقت پیدا نہیں ہوتی۔ اس مرض کی علامات پر نہایت غائر نظر ڈالنے سے اس میں اور دیگر جلدی امراض مثلاً نار فارسی شدیدہ، ورم فلغمونی، ورم عروقی جاذبہ جلدی، جلد کی سوزش اور سرخی وغیرہ میں بآسانی تشخیص کی جا سکتی ہے۔ اس کے کناروں کی مخصوص وضع اور اس کے پھیلنے کی مخصوص صورت اس کی تشخیصی علامات ہیں۔

مدت مرض۔ اس مرض کی مدت مختلف اشخاص میں مختلف ہوا کرتی ہے۔ خفیف حالات میں یہ محض چند دن اور اکثر اوقات سات یا آٹھ دن تک ہوا کرتی ہے۔ وہ سرخباد جو پھیلتا ہوا دھڑ اور اطراف تک چلا جاتا ہے۔ وہ کئی ہفتے تک رہ سکتا ہے۔ بعض اوقات مرض کے رفع ہو جانے کے ہفتہ عشرہ بعد دوبارہ اس مرض کا حملہ ہو جاتا ہے۔ جو یا تو پھر اسی جگہ ہوتا ہے۔ جہاں پہلے مرض ہو چکا ہوتا ہے۔ اور یا جسم کے کسی دوسرے حصے پر ہوتا ہے۔ جہاں پہلے مرض کا حملہ نہیں ہوا ہوتا۔ بالعموم اگر کوئی عارضہ پیدا نہ ہو گیا ہو تو یہ مرض ایک سے تین ہفتے تک رہتا ہے۔

انجام مرض۔ تندرست اشخاص میں اس مرض کا انجام عموماً اچھا ہوا کرتا ہے۔ شدید حالات میں بالخصوص جب کہ یہ مرض پرانے شراب خواروں اور نہایت کمزوروں میں رونما

ہو تو انجام خراب ہوتا ہے۔ اسی طرح اگر یہ مرض شدید ضربوں یا اعمال جراحی کے بعد ظاہر ہو تو بھی انجام خاطر خواہ نہیں ہوتا۔ بچوں اور بوڑھوں میں بھی یہ مرض عموماً مہلک ہوا کرتا ہے۔ دموی مزاج کے گٹھیا، ذیابیطس اور ورم گردہ کے مریضوں میں بھی جب یہ مرض رونما ہو تو عموماً انجام اچھا نہیں ہوتا۔ جب اس کے ساتھ تعفن الدم ہو کر ورم بطانۂ قلب ہو جائے تو بھی یہ مرض مہلک ثابت ہوتا ہے۔ یا جب آنکھ میں مبتلا ہو کر اس کے اندر ورم فلغمونی ہو جائے اور ساتھ ہی سرسام بھی ہو جائے۔ تو بھی انجام خراب ہوتا ہے۔

علاج

حفظ ماتقدم۔ مریض کو ایک علیحدہ ہوادار اور فراخ کمرے میں آرام سے رکھیں اس کے تیمار دار اور بالخصوص معالج کو لازم ہے کہ جب تک وہ اپنے کپڑوں کو باقاعدہ مطہر اور ہاتھوں کو کسی دافع عفونت محلول مثلاً جوشاندہ نیم یا کاربالک وغیرہ سے بخوبی پاک و صاف نہ کرے کسی دوسرے مریض بالخصوص زچہ یا زخمی کے پاس ہرگز نہ جائے۔ اور نہ ہی کسی دوسرے شخص کے زخموں کو ہاتھ لگائے۔ مریض کے شفایاب ہونے کے بعد جب تک اس کے لباس اور تمام متعلقہ سامان کو مطہر اور پاک و صاف نہ کرا دیا جائے۔ اس وقت تک وہ کسی دوسرے تندرست شخص سے ملاقات نہ کرے۔ اور اس کمرے میں جس میں کہ مریض رہا ہو کسی دوسرے آدمی کو اس وقت تک نہ جانے دیں۔ جب تک کہ اس کی اچھی طرح سفیدی نہ کرا لیں۔

اصول علاج۔ جیسا کہ اوپر حفظ ماتقدم میں بتایا گیا ہے مریض کو ایک علیحدہ صاف اور ہوادار کمرے میں لٹائے رکھیں مریض کی قوت کا خصوصیت کے ساتھ خیال رکھیں۔ مقامی طور پر محلل اورام مسکن اور ملطف دواؤں کا استعمال کرائیں۔ مثلاً سداب کو سرکہ اور روغن گل میں ملا کر مقام ماؤف پر طلا کریں یا آب کشنیز سبز اور روغن گل ہموزن کو ملا کر لگائیں۔ داخلی طور پر تسکین حرارت کے لئے استعمال کرائیں۔ اس کے بعد مصفیات خون کے جوشاندوں سے نضج مادہ کر کے ہلکا سا مسہل دے کر مادے کا تنقیہ کر دیں۔ بقول بعض ممرود موی میں ابتداً فصد کرانا بھی مفید ثابت ہوتا ہے۔

دستور العلاج عناب ۵ عدد۔ آلو بخارا ۵ عدد تمر ہندی ۴ تولہ ترنجبین ۴ تولہ۔ رات کو تھوڑے سے پانی میں بھگو دیں۔ صبح جوش دے کر چھان کر نبات سفید ۴ تولہ اس میں حل کر کے پلائیں۔ اگر زیادہ تلیین کی ضرورت ہو تو اس نسخے میں سنا مکی ۷ ماشہ رات کو اضافہ کریں۔ اور صبح بجائے نبات کے گلقند ۴ تولہ حل کر کے دوبارہ چھان کر پلائیں۔ یا بچوں اور نازک مزاج مریضوں میں بجائے ان کے شیرخشت ۴ تولہ۔ شربت دینار ۴ تولہ اضافہ کر سکتے ہیں۔

شام کو شیرہ عناب ۵ عدد۔ شیرہ آلو بخارا ۵ عدد۔ عرق شاہترہ ۱۲ تولہ۔ عرق کو ۶ تولہ میں نکال کر شربت دینار ۴ تولہ ملا کر پلا دیا کریں۔

مقامی طور پر آب کشنیز یا آب کوسبز میں سیسہ کی گولی گھس کر اور اس میں قدرے افیون حل کر کے سرخبادہ پر لیپ کرا دیا کریں۔ یا اقاقیا۔ صندلین۔ اور گلنار فارسی ہر ایک ہموزن لے کر آب کاسنی سبز یا آب کشنیز سبز میں پیس کر ضماد کریں۔ یا موم گل روغن بقدر حاجت پگھلا کر اس میں افیون یا یبروج تھوڑے سے پانی یا سرکہ میں حل کر کے ملا کر لگائیں۔ صندل سرخ۔ فوفل سفیدہ کاشغری۔ اور گل ارمنی ہر ایک ۶ ماشہ آب کشنیز تازہ میں پیس کر ضماد کرانا بھی مفید ثابت ہوتا ہے۔ اگر ورم پک جائے تو اس صورت میں بذریعہ عمل جراحی ریم خارج کر کے زخم کو جوشاندہ نیم یا فنسٹین وغیرہ سے صاف کر کے زخم کے اصول پر علاج کریں۔ بچوں میں دایہ کے خون کا بھی تنقیہ کر کے اسے بھی مصفی خون دوائیں مثلاً عرق مرکب مصفی خون ۶ تولہ شربت عناب ۲ تولہ وغیرہ استعمال کرائیں۔

دستور جدید۔ ارجوب سرخبادہ۔ ایک ایک عدد دن میں تین مرتبہ عرق مرکب مصفی خون ۶ تولہ اور شربت عناب

۲ تولہ کے ہمراہ دیں۔

۲۔ سفوف صندل سرخ حسب عمر مریض ایک رتی سے ۲ رتی تک مذکورہ عرق اور شربت کے ہمراہ دن میں تین یا چار مرتبہ دیں۔

۳۔ رات کو سوتے وقت یا عصر کے وقت معجون عشبہ ۱ تولہ عرق مرکب مصفی خون ۶ تولہ۔ شربت عناب ۲ تولہ کے ہمراہ کھلا دیا کریں۔ مقامی طور پر روغن گل ۲ تولہ سرکہ ۲ تولہ گلاب ۱۰ تولہ یا آب کشنیز سبز ۱۰ تولہ سب کو ملا کر اس میں کپڑا تر کر کے رکھتے رہیں۔ یا ذیل کا مرہم لگوا دیا کریں

رسوت۔ پوست نیم سوختہ۔ صندل سرخ۔ جیند۔ شنجرفی ہر ایک ۳ ماشہ باریک پیس کر روغن چنبیلی یا روغن گل میں حل کر کے بطور مرہم تیار کر کے مقام ماؤف پر لگائیں۔ شیر خوار بچہ کی ماں کو بھی معجون عشبہ ۱ تولہ بوقت خواب جیسا کہ اوپر درج کیا گیا ہے استعمال کرائیں۔

منتخب و مجرب نسخہ جات

۱۔ **حبوب سرخباده**۔ ہلیلہ زرد۔ سرپھوکہ۔ گل سرخ برگ شاہترہ۔ تخم کشنیز۔ دھمایا۔ صندل سرخ۔ برمنڈی۔ نیل کنٹھی ہر ایک ۳ ماشہ۔ برگ حنا ۲ ماشہ۔ زیرہ سفید۔ فلفل سیاہ۔ گل کچنال ہر ایک ایک ماشہ۔ برگ بکائن۔ برگ نیم ہر ایک ۵ عدد۔ رات کو برگ حنا اور کشنیز کو پانی میں بھگو دیں۔ صبح اس پانی کے ساتھ باقی دواؤں کی چنے کے برابر گولیاں بنائیں۔ اور ایک گولی صبح اور ایک شام مناسب بدرقات کے ساتھ استعمال کرائیں۔

۲۔ **حب سرخباده اطفال**۔ چاکسو۔ رسوت۔ صندل سرخ۔ نرکچور ہر ایک ۲ ماشہ۔ افیون۔ زردچوب۔ برگ حنا ہر ایک ایک ماشہ۔ مرداسنگ ۴ رتی۔ برگ نیب۔ برگ بکائن ہر ایک ۱۰ عدد کوٹ پیس کر دانہ مونگ کے برابر گولیاں بنالیں۔ اور حسب عمر مریض ایک دو یا زیادہ گولیاں ماں کے دودھ یا شربت عناب وغیرہ کے ہمراہ دیں۔ اگر مریض میں معدے کا فساد بھی پایا جائے تو شیرہ بادیان ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ شیرہ خ[illegible] عرق شاہترہ میں نکال کر شربت عناب ملا کر ۱۲ ہ کے ہمراہ استعمال کرنا چاہیں۔

۳۔ **حب سرخباده اطفال** بہ نسخہ دیگر۔ رسوت چاکسو۔ ترکچور۔ دھمایا۔ صندل سرخ۔ ہلیلہ سیاہ۔ شاہترہ۔ چرائتہ سرپھوکہ۔ منڈی۔ سرہم ڈنڈی۔ نیل کنٹھی ہر ایک ۳ ماشہ۔ برگ نیم ۵ عدد۔ برگ بکائن ۵ عدد۔ سب کو آب برگ حنا سبز میں پیس کر دانہ مونگ کے برابر گولیاں بنالیں۔ ایک ایک گولی صبح شام ماں کے دودھ میں حل کر کے بچے کو پلائیں۔

فائدہ۔ اگر بچے کے والدین میں سے کوئی آتشک میں مبتلا رہ چکا ہو تو اس نسخے میں مردار سنگ ۱ ماشہ کا اضافہ کر لینا مفید ہوتا ہے۔

۴۔ **سفوف صندل سرخ**۔ جو ہر قسم کے جوش اور فساد خون میں نافع ہے۔ قلت الدم کو بھی دور کرتا ہے۔ جوش خون و صفرا سے بچوں کے بدن پر جو پھوڑے پھنسیاں نکل آیا کرتے ہیں۔ ان میں خاص طور پر نافع ہے۔

صفت۔ صندل سرخ۔ صندل سفید۔ برگ حنا۔ برگ نیم۔ کچور۔ اصل السوس مقشر۔ گیرو۔ مجیٹھ۔ برہمی ہموزن ادویہ۔ کشتہ فولاد سرد چوتھائی وزن ادویہ۔ سب کو کوٹ پیس کر پارچہ بیز کر کے رکھ لیں۔ بوقت ضرورت اس میں سے ایک رتی سے ۱۲ رتی تک مناسب بدرقات کے ہمراہ استعمال کرائیں۔

علاج ڈاکٹری

مقامی طور پر ۲۵ فی صدی طاقت کی اکتھی اول اینٹمنٹ لگائیں۔ یا اس سے بھی زیادہ بہتر یہ ہے کہ چار ہزار میں ایک کی طاقت کے پرکلورائیڈ آف مرکری لوشن میں ململ کا کپڑا تر کر کے مقام ماؤف پر رکھتے رہیں۔ دس فی صدی طاقت کی فارمی ڈین اینٹمینٹ یا سلول کے ۵ فی صدی طاقت کے سلوشن کا مقام متورم پر لگانا بھی نہایت نافع ہے۔ اور مقام ماؤف کے اردگرد کی جلد پر ٹنکچر آیوڈین کا طلا کر دیں۔ تا کہ مرض پھیلنے نہ پائے۔ چہرے

کے مرض سرخباد میں اگر آنکھیں بھی مبتلا ہوگئی ہوں۔ تو آنکھوں کے اندرون میں دو یا تین مرتبہ نصف فی صدی طاقت کے محلول ارجی رول کے چند قطرے ٹپکا دیا کریں۔ تاکہ آنکھیں ضرر سے محفوظ رہیں۔

مقامی طور پر اگر آبلے یا زخم ہوجائیں تو بورو کلورو ٹون پاوڈر (ہموزن کلورو ٹون اور بورک ایسڈ کو ملا کر) یا آئیوڈوفارم یا زیرو فارم ایک حصہ ایسڈ بورک ۲ حصہ اور زنک آکسائیڈ ۲ حصے سب کو ملا کر ان پر چھڑک دیں۔ اور اگر ضرورت ہو تو اوپر روئی رکھ کر پٹی بندھوا دیں۔

۱۰ داخلی طور پر ذیل کے نسخوں میں سے کسی ایک کا استعمال کرانا بہتر ہے۔

۱ نسخہ جو سرخبادہ میں داخلی طور پر نافع ہے۔

ٹنکچر فیرائی پرکلورائیڈ	۲۰ منم
گلیسرینا	ایک ڈرام
ایکوا	ایک اونس

ایسی ایک ایک خوراک ہر چار چار یا چھ چھ گھنٹے بعد پلا دیا کریں۔

نوٹ۔ یہ خوراک جوان آدمی کے لئے ہے۔ بچوں میں حسب عمر مریض کم کر دیں۔ بعض لوگ اس میں دو تین گرین کونین کا بھی اضافہ کر لیا کرتے ہیں۔

۲ نسخہ جو سرخباد میں داخلی طور پر مفید ہے۔

ٹنکچر فیرائی پرکلورائیڈ	½ ڈرام
میگنیشیا سلفاس	½ ڈرام
سپرٹ آف کلوروفارم	۱۰ منم
ایکوا اینتھاپپ	۱ اونس

ایسی ایک ایک خوراک دوا دن میں تین یا چار بار دیں۔ بونی ویلینٹ سٹریپٹوکاکس پائیوجینس کا بروقت ٹیکہ کرنا یا کرانا بھی نافع بخش ثابت ہوتا ہے۔

غذا اور پرہیز۔ غذا لطیف، زود ہضم اور مقوی دیں۔ ہر قسم کی ثقیل۔ نفاخ اور دیر ہضم اشیا سے پرہیز کرائیں۔ زیادہ گرم اور سوداوی اشیا مثلاً بینگن اور مسور کی دال وغیرہ سے بھی منع کرائیں۔

حفظانِ صحت

بچوں کی پرورش میں کام آنے والی باتیں

از خامہ حضرت حکمتآب امروہوی

۱۔ بچوں کو دورانِ خون میں کمی کرنے والی اور منشی اشیاء افیون، بھنگ وغیرہ سے ہمیشہ بچاتے رہیں۔

۲۔ بچوں کے منہ کا بوسہ لینے سے خود بھی پرہیز کیجئے اور دوسروں کو بھی روکئے نیز ان کے منہ کے سامنے کھانسنے اور چھینکنے سے بچتے رہیئے۔

۳۔ تیز روشنی سے بچوں کی آنکھوں کو بچائے رکھیئے۔

۴۔ بچوں کو گندے کھلونوں اور کھیلوں اور گندے جانوروں جیسے کتوں بلیوں میں ہرگز ہرگز نہ کھیلنے دیجئے۔

۵۔ بچوں کی پیٹھ (پشت) کو بغیر سہارا دیئے نہ اٹھایئے۔

۶۔ بچوں کے ہر روز پاخانہ ہو جانے کی پوری پوری خبر گیری کیجئے۔

۷۔ بچوں کا بہت زیادہ گرمی یا صاف ہوا موجود نہ ہونے کی حالت میں جسم ہرگز نہ کھولیئے۔

۸۔ بچوں کے ٹیکہ ضرور لگوایئے۔ بلکہ چھ ماہ کے عمر سے پہلے اس فریضہ سے فراغت کیجئے۔

۹۔ بچوں کو گرم موسم میں پانی کی خاص طور سے ضرورت ہوتی ہے۔ اس کا ضرور خیال رکھیئے۔ حتی الامکان پانی جوش دے کر ٹھنڈا کیجئے اور کام میں لاتے رہیئے۔

۱۰۔ بچوں کی پیدائش کے وقت سے برابر آنکھیں صاف رکھنے میں اہتمام کرتے رہیئے۔

۱۱۔ بچوں کے روزانہ غسل دینے سے خوف نہ کیجئے بشرطیکہ ان کو کوئی خاص امر مانع نہ ہو۔ البتہ غسل میں اتنا ضرور لحاظ کیجئے کہ غسل فوراً بعد غذا یا غذا بعد غسل فوری ہونے میں خطرہ ہے۔ غسل دھوپ میں دینا نہایت اچھا طریقہ ہے۔

۱۲۔ بچوں کی غذا تیار کرنے کے وقت اپنے ہاتھ صاف کر لیجئے اور ان کے دودھ یا دودھ پلانے کی بوتل پر ہمیشہ [illegible] دودھ ڈھانک کر [illegible] رکھیئے اور بچا ہوا دودھ استعمال نہ کرایئے۔

۱۳۔ بچوں کو دودھ پیتے وقت استعمال نہ [illegible] مشتعل نہ ہونے دیجئے۔

۱۴۔ بچوں کا دودھ چھڑانے کے وقت طبیب سے مشورہ ضرور کر لیجئے۔

۱۵۔ بچوں کی تسکین یا نیند کے لئے افیم ملی ہوئی دوائیں استعمال نہ کیجئے۔

۱۶۔ بچوں کی دانتوں کی پوری پوری حفاظت کیجئے۔ ڈمی یعنی چوسنی سے مسوڑھے خراب ہو جاتے ہیں ہر وقت کی اس [illegible] سے [illegible] آلات [illegible] یا نہ دیجئے۔

۱۷۔ ایک سال کی عمر کے بچوں کو سیب کاٹنے اور چوسنے کو دے دیا کیجئے۔ جدید تجربات اس کے متعلق پرزور اپیل کرتے ہیں۔

۱۸۔ دانتوں کے نکلنے کے وقت مسوڑھوں پر جب خارش ہو جائے تو اصل السوس مقشر (ملٹھی) کی اچھی بڑی گرہ بچوں کے ہاتھ میں دے دیا کیجئے۔

۱۹۔ بچوں کے گلے میں عود صلیب سوراخ کرا کے ڈلوا دینے سے ام الصبیان کا مرض یقینی طور پر نہیں ہوتا۔

۲۰۔ بچوں کی پرورش چونکہ ایک عرصہ تک دودھ پر ہوتی ہے۔ لہٰذا دودھ کے خالص و آمیز ہونے کی پہچان یاد رکھیئے۔

باقی بر صفحہ ۱۹

علاج بالمفردات

امراض پستان و قلب و معدہ

یعنی

دل معدہ اور چھاتیوں کی بیماریاں

(از جناب حکیم محمد طفیل صاحب گورداسپوری)

نسخہ ستاور ۱ تولہ باریک کرکے ہموزن کھانڈ ملا کر خوراک ۵ ماشہ شیرہ بادیان سے دیں

نسخہ۔ بادیان باریک کرکے ہموزن کھانڈ ملا کر خوراک ۵ ماشہ ہمراہ آب دیں۔

نسخہ ۔۔ ۔بادیان کا سفوف بنا کر ہموزن کھانڈ ملا کر ۳ ماشہ ہر روز کھلائیں۔

پستان میں دودھ جم جانا۔ نسخہ۔ سونف ۳ ماشہ کو باریک کرکے عرق سویا سے کھائیں۔

ورم پستان۔ نسخہ۔ مسور کو باریک کرکے سرکہ میں ملا کر لگائیں۔

پستان کا زخم۔ برگ نیم کو لے کر باریک کرکے سرسوں کے تیل میں جلائیں۔ اور روئی سے زخم پر لگائیں۔

پستان کی بھٹنی کے ورم پر سہاگہ اور شہد ملا کر لگانا مجرب ہے۔

خفقان

حار نسخہ۔ پوست آملہ ۶ ماشہ کشنیز ۲ ماشہ پانی میں بھگو کر صبح آب زلال میں مصری ملا کر پلائیں۔

گلقند گل چاندنی ۲ تولہ کھا کر اوپر سے عرق گلاب پلا دیا

گل بارسنگھا کا گلقند ا تولہ کھا کر عرق گلاب پلائیں۔

تخم ریحان ایک تولہ رات کو پانی میں بھگو کر صبح کھانڈ ملا کر تھوڑا تھوڑا کرکے پیئیں۔

اسپغول ا تولہ لعاب نکال کر ذرا سی کھانڈ ملا کر دیں

عرق خس ۵ تولہ کھانڈ ملا کر استعمال کرائیں۔

پوکھر مول ۲ ماشہ پیس کر شہد میں ملا کر کھلائیں

کشتہ چاندی قاضی دستار بوٹی میں کشتہ کیا ہوا خوراک ۱ چاول مسکہ میں دیں۔

کشتہ مرجان ادرک کے رس میں کیا ہوا خوراک ۲ چاول مسکہ میں دیں۔

کشتہ عقیق پوست بندق میں کیا ہوا خوراک ارتی مسکہ میں دیں۔

کشتہ مرجان کنول گٹہ میں۔ کنول ڈوڈہ میں کیا ہوا خوراک ارتی مسکہ میں دیں۔

کشتہ مروارید ناسفتہ گل گاؤزبان میں کیا ہوا خوراک ارتی ہمراہ مسکہ دیں۔

کشتہ سنگ یشب شیر مدار و آب گھیکوار میں کیا ہوا خوراک ارتی خمیرہ گاؤزبان سے۔

کشتہ سنگ یشب عرق کیوڑہ عرق گلاب میں کیا ہوا خوراک ارتی عرق گلاب سے

امراض معدہ

وجع المعدہ ۔ ا[illegible] ا[illegible] [illegible]

۵ تولہ سفوف بناکر خوراک ۱ ماشہ عرق سونف نیم گرم کے ساتھ دیں

آک ۱ تولہ سیاہ مرچ ۱ تولہ باریک گولیاں بقدر نخود بناکر ہمراہ عرق سونف نیم گرم دیں۔

زنجبیل ۵ تولہ سوڈا بائیکارب ۵ تولہ کھانڈ ہموزن سفوف بناکر خوراک ۲ ماشہ عرق سونف کے ساتھ دیں۔

اجوائن دیسی ۱ تولہ سونف ۱ تولہ سفوف بناکر ہمراہ عرق سونف نیم گرم دیں۔

درد قولنج۔ کرنجوا ایک عدد نمک سانبھر ۴ رتی دونوں کو سفوف بناکر یہ ایک خوراک ہے گرم پانی سے دیں۔

وجع فم معدہ۔ پودینہ باغی ۵ ماشہ نمک لاہوری ۱ ماشہ سفوف بناکر ہمراہ گرم پانی کے دیں۔

وجع فم معدہ میں ہینگ ۴ رتی بریاں کرکے عرق سونف میں حل کرکے پلائیں۔

قرنفل سیپ میں خشک کئے ہوئے خوراک ۴ رتی عرق سونف گرم کئے ہوئے کے ساتھ دیں۔

قرنفل ۲ عدد عرق گلاب میں پیس کر فم معدہ پر لیپ کریں۔ مجرب ہے۔

بقیہ صفحہ نمبر ۱۷ کہ ہر وقت اور ہر طبقہ میں ہیڈر ومیٹر کا مہیا ہونا دشوار ہے۔

الف۔ عمدہ دودھ کے متعلق یاد رکھئے کہ تمام شناختیں اس شناخت کے مقابل نامعتبر ہیں۔ اچھے دودھ میں فی سیر ایک چھٹانک مکھن ہونا چاہیئے۔ اس سے جو کم ہو اچھا دودھ نہ کہیئے۔

ب۔ دودھ بازار میں عموماً مغشوش (ملونی) دستیاب ہوتا ہے۔ اس کا آسان سستا امتحان یوں کیجئے۔ کہ ۴ تولہ دودھ ایک سرکنڈے کے چار حصہ کرکے۔ اسے کسی برتن میں پڑا رہنے دیجئے۔ اس کے بعد فالتو پانی سرکنڈے میں جذب ہو جائے گا اور خالص دودھ برتن میں رہ جائے گا۔ سرکنڈے سے پانی نچوڑ کر سیر دل دودھ کی آمیزش کا حساب کر لیجئے۔

معارف طبیہ

دھماکے کے عوارضات

گذشتہ سے پیوستہ

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ پہلی قسم کی لہر یعنی کمپریشن ویو اخشاء صدر کے نقصان کی موجب ہے۔ اور تیسرا خیال یہ بھی ہے کہ اخشاء صدر کا ضرر دیوار صدر پر ہوا کے شدید دباؤ کے باعث ہوتا ہے۔

پروفیسر زکرمین کے تجربات کے بعد واضح ہو گیا ہے کہ اخشاء صدر کا زیادہ تر ضرر دیوار صدر پر ہوا کے شدید دباؤ بڑھ جانے کے باعث ہوتا ہے۔ اور کمپریشن ویو یعنی پہلی قسم کی لہر بھی اس ضرر کو بڑھانے کا کسی حد تک سبب بن جاتی ہے۔

دھماکا جب پیدا ہوتا ہے تو پہلے پہل (صرف ایک لمحہ کے لئے) ہوا کا دباؤ بہت بڑھ جاتا ہے۔ اس دباؤ کو سینے پر دباؤ کے احساس سے ثابت کیا جا سکتا ہے۔ پسلیاں اس دباؤ کا بخوبی مقابلہ کرتی ہیں۔ لیکن بین الاضلاعی (پسلیوں کے درمیانی) مقامات پر یہ ہوا پھیپھڑوں پر دباؤ ڈال کر ضرر پیدا کرنے میں کامیاب ہو جاتی ہے علاوہ ازیں ادھر ہوائی راستوں کے ذریعے پہلی قسم کی لہر ہوائی کیسوں کو تنا دیتی ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ ہوائی کیسے پھٹ جاتے ہیں۔ اور منہ کے راستے خون آجاتا ہے۔

اس قسم کا خون چونکہ کھانسی کے ذریعے نہیں آتا۔ اس لئے جھاگدار نہیں ہوتا۔ اگر نقصان زیادہ نہ پہنچا ہو۔ تو خون باہر نہیں نکلتا۔ البتہ پھیپھڑے کے اندر موجود رہتا ہے۔ ایسا انسان اگر کوئی شدید محنت یا ورزش کرے۔ تو خون منہ کے ذریعے بہنا شروع ہو جائے گا۔ اور ممکن ہے کہ خون اس حد تک جاری ہو کہ مجروح نڈھال ہو کر تمام ہو جائے۔

علاج

دھماکا کا شکار ہو جانے والے مریض کو مکمل آرام و سکون ہیں اور گرم رکھنا چاہیئے۔ اگر ہو سکے تو آکسیجن سنگھائی جائے۔ لیکن یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ کوئی مخدر یا مغشی دوا ان لوگوں کو ہرگز نہ دی جائے۔

اخشاء شکم

دھماکے کے اثر سے جگر کی سطح سے خون خارج ہو کر معدہ اور انتڑیوں میں پہنچ جاتا ہے۔ اخشاء شکم کے مریض عموماً وہ لوگ ہوتے ہیں جن کے اخشاء صدر بھی مضروب ہو چکے ہوتے ہیں۔ اس کا علاج بھی مندرجہ بالا اصولوں کے مطابق ہے۔

کان

کان کا اندرونی حصہ یا جھلی عموماً مضروب ہوتی ہے۔ اور ایک یا دونو کان مضروب ہو سکتے ہیں۔ اکثر اوقات دھماکے کے مقام سے مخالف سمت کا کان مضروب ہوتا ہے۔ خصوصاً اگر بم کسی عمارت کے اندر یا محدود رقبہ میں پھٹا ہو۔ کان کے ضرر کی وجہ بھی ہوا کی کمپریشن ویو ہوتی ہے۔

علامات۔ مریض دھماکے کے فوراً بعد بالکل بہرہ ہو جاتا ہے۔ کانوں میں گرجنے کی سی آواز آتی ہے۔ مریض متحیر اور پریشان ہو جاتا ہے۔ دو گھنٹے کے بعد بعض اوقات ایک دو دن کے بعد ایک کان میں گرجنے کی آواز کم ہوتے ہوتے زائل ہو جاتی ہے مگر دوسرے میں جاری رہتی ہے۔ [illegible] بہرہ پن عرصہ [illegible] رہتا ہے [illegible] غنودگی بھی ہوتی ہے [illegible] وہ [illegible] کی لہر سے کان کا پردہ پھٹ [illegible] خون [illegible] بھی ممکن ہے کہ اس کے نتیجے میں کان کے [illegible] کی تعدی ہو کر برے نتائج پیدا [illegible]

علاج

کان کے اضرار کو [illegible]
ڈاٹ یا پلگ لگانے چاہیں [illegible]

ہم نے بہت سی چیزوں کو دیکھا گیا ہے۔ مگر سب میں بہتر معمولی کپاس ہے۔ کپاس کے ٹکڑے کو ویزلین جیسی کوئی چکنی چیز بھی لگادی جائے تو بہتر ہے۔ اسفنج کے ٹکڑے کو بھی سائز کے مطابق کاٹ کر استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اور اس میں یہ فائدہ بھی رہتا ہے کہ سماعت میں کم سے کم فرق پڑتا ہے۔

اگر کان سے جریان خون شروع ہوجائے تو کان میں کسی کپڑے کے ٹھونسنے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ مریض کو مجروح جانب اوپر کی طرف کر کے لٹا دیا جائے۔ جریان خون بند ہوجانے پر عام اصولوں کے مطابق طہارت کا پوری طرح خیال کر کے علاج کیا جائے۔

نمک کے اضرار

نمک اگرچہ خون کا ایک ضروری جزو ہے۔ مگر اکثر اوقات اس کا استعمال ضرورت سے بہت زیادہ کیا جاتا ہے۔ اور بہت سی تکالیف ایسی ہیں جو خون میں نمک کی زیادتی کے باعث پیدا ہوجاتی ہیں۔

خون میں نمک کی موجودگی سے اغشیہ مائیہ و مخاطیہ کی رطوبات کا ترشح ہوتا رہتا ہے۔ گردے بھی بہت سا غیر ضروری نمک پیشاب کے راستے خارج کر دیتے ہیں۔ اور زکام و انفلوئنزا کی شکایات میں بھی نمک ناک کی بلغم کے ذریعے خارج ہوتا ہے۔

قبض اگر ہو تو امعا میں سے سمیات جذب ہو کر خون کے نمک کو مترشح ہونے سے روک دیتی ہیں۔ اور اس کے نتیجے میں خون میں نمک کی زیادتی ہوجاتی ہے۔ دائمی قبض کے مریضوں کو نمک کا استعمال کم سے کم کرنا چاہیئے۔ ہمارا جسم خود اس نمک کو کم کرنے کے لئے مختلف طریقوں سے کوشش کرتا ہے۔ چنانچہ دائمی قبض کے مریضوں کو تیزابیت کی زیادتی کی شکایت ہوجاتی ہے۔ معدہ میں تیزاب نمک زیادہ بھیج کر دراصل ہمارا جسم خون سے اس نمک کی مقدار کو کم کر دیتا ہے۔ کیونکہ خون میں نمک کی زیادتی بہت سے اضرار کا سبب بن جاتی ہے۔

یہ امر بھی تحقیق شدہ ہے۔ کہ موتیا بند اور گلاکوما وغیرہ امراض چشم میں نمک کا استعمال نہایت مضر ہے۔ اگر ان امراض کے بالکل شروع میں بے نمک غذا کا استعمال شروع کر دیا جائے۔ تو اکثر اوقات کافی فائدہ ہوتا ہے۔ مرض استسقا میں چونکہ رطوبات کا ترشح بہت بڑھا ہوا ہوتا ہے اور غذا میں نمک کے استعمال سے مرض بڑھ جاتا ہے اس لئے اس میں نمک کا استعمال بند کر دیا جاتا ہے۔

غذائے بے نمک میں چاول سب سے پیش پیش ہے اس میں نمک کی مقدار بہت قلیل ہوتی ہے۔ چنانچہ دس ہزار حصہ چاول میں صرف ایک حصہ نمک ہوتا ہے۔ بازاری بن۔ ڈبل روٹیاں اور کیک بسکٹ وغیرہ بے نمک اغذیہ میں شامل نہیں ہیں۔ ان میں ذائقہ کی غرض سے یا زیادہ دیر تک محفوظ رکھنے کے لئے نمک اکثر ملایا جاتا ہے۔ بے نمک سبزی اگر استعمال کرنی ہو تو نمک کی بجائے اس میں پھلوں یا لیموں کا رس ڈالنا چاہیئے۔

بول شکری

پیشاب میں شکر آنے کی شکایت دیگر اسباب کے علاوہ شکر کے زیادہ استعمال سے بھی ہوتی ہے۔ وہ لوگ جو دن بھر بیٹھے رہتے ہیں۔ اور اچھی خاصی مرغن اور شکریلی غذا میں استعمال کرتے ہیں۔ اس شکایت میں مبتلا ہوجاتے ہیں۔ بڑوں کے علاوہ بچوں میں بھی بول شکری کی شکایت دیکھی گئی ہے۔ بہت ننھے بچے بھی اس مرض میں مبتلا پائے گئے ہیں۔ ڈاکٹر گروز نے ایک ماہ تک کی عمر کے بچوں میں اس شکایت کا بیان کیا ہے۔ لیکن صرف وہی بچے مبتلا ہوتے ہیں۔ جن کے ہضم میں فتور ہو۔ یہ شکر یعنی یا ملک شوگر ہوتی ہے۔ افتقادی طور پر بھی اگر ہم چاہیں تو بچے کے پیشاب میں شکر کا معائنہ کر سکتے ہیں۔ بچہ اپنے وزن کے ایک کلوگرام وزن کے ساتھ ۳،۲ گرام شکر یعنی ہضم کر سکتا ہے۔ اگر اس مقدار سے زیادہ شکر استعمال کرائی جائے تو وہ پیشاب میں خارج ہونا شروع ہوجاتی ہے۔

مقالمہ طب قدیم و جدید

(از جناب حکیم انوار الحق صاحب انوار تھانوی انچارج گورنمنٹ یونانی شفاخانہ چوسانہ)

حکیم صاحب موصوف نے علمی و ادبی رنگ میں ناظرین مشیر کی ضیافت طبع کا وعدہ فرمایا ہے۔ چنانچہ فروری کے پرچہ میں دو نظمیں پیش کی جا چکی ہیں۔ اور ایک نظم موجودہ پرچہ میں درج ہے۔ یہ نظمیں جہاں شائقین کے ادبی ذوق کو پورا کرتی ہیں۔ وہاں دیسی طب کی عظمت اور فضیلت کو بھی واضح کرتی ہیں۔

میں ناظرین مشیر کی طرف سے حکیم صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں :۔

سب ایڈیٹر

مرض میں مبتلا تھی مدتوں سے ایک کھترانی
ہوئیں اک روز جمع طب یونانی و نصرانی

کھنچی بحث مرض میں کھنچتے کھنچتے اتنی طولانی
نہ اک نے ایک کی سمجھی نہ اک نے ایک کی مانی

بگڑ کر اس طرح غصہ میں بولی طب نصرانی
لگاؤں میں تجھے منہ کیا مجھے سمجھی ہے دیوانی

جو آتا ہے مقابل میں اٹھاتا ہے پشیمانی
مری تمہید من مانی، مری تقریر لاثانی

شرف کیا کم ہے ہر طبقہ میں عزت میں نے پائی ہر
امیروں میں رسائی اور سر پر ظل سلطانی

مری رنگینیٔ فطرت پہ مائل اک زمانہ ہے
مرے آلات کی ضو سے ہوئی عالم میں تابانی

دلائل ترے بوسیدہ، فسانے تیرے پارینہ
بزعم خود ہے اس پر دعوے اعلم و ہمہ دانی

نہ جانا ہاروے کو اور نہ سمجھا گردش خوں کو
پرستش کو تجھے کافی ہیں جالینوس و ارزانی

کیا تقریر کو جب ختم بولی طب یونانی
تعجب کیا خود ستائی کو جو دی اس درجہ طولانی

ذرا صبر و سکوں سے کام لے کھل جائیں گے عقدے
ابھی اٹھتی ہے، کمسن ہے نہ دکھلا اتنی جولانی

مصیبت کی ابھی تک تو نے منزل ہی نہیں دیکھی
بنایا ہے تجھے راجہ کی نظروں نے مہارانی

چراغ صبح ہوں لیکن بجھائے سے نہیں بجھتی
تھپیڑوں سے ہوا کے کم نہیں ہوتی درخشانی

فسانہ دور عباسی کا اور مغلیہ شاہوں کا
بتانا سہو سے بھولی ہے شاید تیری استانی

اسی کو گردش افلاک سے تعبیر کرتے ہیں
نہ ایسے قدرداں ہیں اور نہ اب باقی ہے فن دانی

یہ محور ہے کہ جس پر تیری جدت رقص کرتی ہے
قدامت میں مری پوشیدہ ہیں اسرار پنہانی

زمانہ کو کیا برگشتہ تو نے میری قسمت سے
عداوت میں کسر باقی نہ رکھی دشمن جانی

پرانی اپنی فزیالوجی پڑھ پڑھ کر ذرا سا شرما
صداقت کا ستارہ چھپ نہیں سکتا زمانے میں
اٹھا کر فزیالوجی ہیلی برٹن کا نیا نسخہ
بمصداق زمانہ گول ہے دنیا تو لوٹ آئی
کہاں ہیں اب وہ دعوے اور کہاں سائنس ہے تیری
مجھے وہ یاد ہیں دن جب تیری پچھلی کتابوں میں
وہ مٹتے جا رہے ہیں نام جو گیلن سے تھے منسوب
عجب طرفہ کرے تحقیق کوئی گردش خوں کو
عرق ریزی جالینوس کو تو نے چھپایا ہے

نہیں معدے جگر کے درمیاں رگہائے پنہانی
بالآخر تیری گردن جھک گئی مغرور دیوانی
ذرا آنکھوں سے پڑھ اور دیکھ شان طب یونانی
یہ کیسی صدیوں کے بعد کی تقلید ... نانی
ہوئی کیا خوردبین آلات کی تیرے عمق رانی
چمکتے تھے ہر اک جا نام جالینوس و ارزانی
بدل دی کیا کہیں قدرت نے اب تشریح انسانی
بندھے سہرا کسی کے اف! زمانہ کی ہوس رانی
بڑھایا ہاروے کو اب بجائے شیخ و گیلانی

نہ اتنا سر اٹھاتی اور نہ ہوتی اسطرح رسوا
چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

ا۵ ۔ صفحہ ۵۷۵ سترھواں ایڈیشن
۲۵ ۔ گریز اناٹمی
۳۵ ۔ ونیز آف گیلن وغیرہ (جالینوس کی تحقیق کردہ وریدیں
۴۵ ۔ بحوالہ نیوبرگر مؤلف تاریخ طب لندن (دوران خون کو ہاروے سے بیشتر جالینوس نے سمجھا)

انوار تھانوی

مطب

از افادات شفاء الملک حکیم محمد حسن صاحب قرشی

محرقہ بطنیہ

لاہور کے ایک طبیب امرتسر کے ایک سردار صاحب کو آئے ان کے بچے کو محرقہ بطنیہ کے بعد حرارت قائم ہوگئی تھی۔ بچے کی عمر بارہ سال کی تھی محرقہ بطنیہ (ٹائیفائیڈ فیور) چار پانچ ہفتے رہا۔ اس کے بعد حرارت کم ہوگئی۔ مگر زائل نہیں ہوئی۔ شام کو حرارت سو تک پہنچ جاتی تھی۔ کبھی کبھی پیٹ میں درد بھی ہوتا تھا ڈاکٹروں اور طبیبوں کا علاج کیا گیا۔ مگر فائدہ نہیں ہوا۔ بچہ روز بروز کمزور ہو رہا تھا۔ اور عام خیال تھا۔ کہ حمی دقیہ کی وجہ سے بخار نہیں اترتا۔ کھانسی کی وجہ سے یہ شبہ اور بھی قوی ہو گیا تھا۔

حضرت شفاء الملک صاحب نے دیکھ کر تشخیص کیا کہ محرقہ بطنیہ کی بقیہ حرارت ہے۔ اور احشاء بطن میں خفیف ورم ہے۔

حسب ذیل نسخے تجویز کئے گئے

صبح و شام۔ گودنتی ۴ چاول۔ خمیرہ گاؤزبان کلاں ۲ ماشہ میں ملا کر کھائیں

اور خاکشی ۲ ماشہ۔ عناب ۴ عدد۔ سپستان ۵ عدد۔ منقیٰ ۷ عدد گاؤزبان ۳ ماشہ۔ پانی میں جوش دے کر چھان کر خمیرہ بنفشہ ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔

لعوق سپستان ۹ ماشہ رات کو سوتے وقت چٹائیں۔

یہ دوائیں ایک ہفتہ استعمال کرنے کی ہدایت کی گئی۔

ایک ہفتہ کے بعد مریض نے بیان کیا کہ حرارت پہلے سے کم ہے۔ مگر پیٹ میں غذا کے بعد درد ہوتا ہے۔ کھانسی بھی ہے۔ اس لئے نسخہ سابقہ میں غذا کے بعد حب ہاضم ۲ عدد کا اضافہ کیا گیا۔ اور درد کے مقام پر روغن اوجاع کی مالش کی ہدایت کی گئی۔

ایک ہفتہ کے بعد مریض نے بیان کیا کہ حرارت پورے طور پر زائل نہیں ہوئی۔ درد پہلے سے کم ہے۔ دیکھنے پر معلوم ہوا کہ ابھی خفیف سا ورم باقی ہے۔ اس لئے مندرجہ ذیل نسخے تجویز کئے گئے۔

صبح و شام۔ گودنتی ۴ چاول۔ خمیرہ گاؤزبان کلاں ۳ ماشہ کھلائیں اور اوپر سے خاکشی ۳ ماشہ۔ عناب ۴ عدد۔ بادیان ۳ ماشہ۔ مکو ۳ ماشہ۔ سپستان ۵ عدد جوش دے کر چھان کر خمیرہ بنفشہ ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔ رات کو سوتے وقت لعوق سپستان ۹ ماشہ چٹائیں۔

مالش کے لئے روغن اوجاع ایک تولہ میں روغن شفا ۳ ماشہ اضافہ کرنے کی ہدایت کی گئی۔

ایک ہفتہ کے بعد مریض نے بیان کیا کہ حرارت بالکل زائل ہو چکی ہے۔ کھانسی بھی کم ہے۔ درد کسی قدر باقی ہے۔ نسخہ کو بحال رکھا گیا اور حب ہاضم کی جگہ بعد از غذا حب کبد نوشادری ۱ عدد تجویز کی گئی۔ مزید ایک ہفتہ کے بعد مریض نے بیان کیا کہ وہ پورے طور پر تندرست ہے۔ اسے ہدایت کی گئی۔ کہ وہ دس روز تک حسب ذیل دوائیں استعمال کرے

صبح و شام۔ مرجان ۴ چاول۔ دواء المسک معتدل ۳ ماشہ میں ملا کر کھائیں۔

بعد غذا حب ہاضم ۱ عدد کھائیں۔

سب ایڈیٹر

دستور العلاج جدید

مختصر زود اثر اور اصولی نسخے

گذشتہ سے پیوستہ

(از جناب حکیم و حافظ محمد تسیم الدین صاحب صدیقی فاضل الطب و الجراحت کھاتولی)

امراض تناسلیہ

ضعف باہ

کچلہ مدبر	ا تولہ
کشتہ فولاد	۳ ماشہ
سم الفار	۴ رتی

بقدر دانہ مونگ گولیاں بنائیں۔ خوراک ایک گولی بعد غذا

نوٹ۔ یوں تو ہر مرض کے لئے مجربات اور آزمودہ نسخوں کی جستجو اور تشویش رہتی ہے۔ لیکن یہ میدان خصوصیت کے ساتھ صدری مخفی۔ اسراری۔ خاندانی اور تیر بہدف نسخوں کی جولانگاہ ہے۔ یہاں فقیر عطائی۔ درویش۔ سنیاسی۔ عامل کامل سب ہی ارسطوئے زماں اور جالینوس دوراں معلوم ہوتے ہیں طبیب اور غیر طبیب میں کوئی فرق اور امتیاز باقی نہیں رہتا ہے۔ علمی اصول اور ضوابط سے کوئی بحث نہیں رہتی ہے۔ اس بدحواسی میں بخل اور اخفا کی بھی شکایت زبان زد عوام ہے یہ خیال خام عقیدت اور خفیت کے درجہ میں آگیا ہے۔ اور یہ یقین کر لیا گیا ہے۔ کہ ایسی باکمال ہستیوں کا وجود مسعود ہے جن کے سینے مجربات کے گنجینے ہیں اور اس قدر محفوظ ہیں کہ ان کے ساتھ ہی عالم فانی سے عالم باقی میں منتقل ہو جاتے ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ یہ شہرت بالکل بے بنیاد ہے اس نامعقول ذہنیت اور پست فطرت کے لوگ محض لغو اور فاسد خیالات کے مالک ہوتے ہیں۔ علم اور فن سے ان کو کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ ان کی عزت اور وجاہت کا راز صرف اسی میں پوشیدہ ہے کہ ان کو بخیل اور نا واقف فن سمجھا جائے۔ یاد رکھئے سیم و زر اور جواہرات کو صندوقوں میں مقفل کیا جا سکتا ہے۔ دریا کو کوزہ میں بند کیا جا سکتا ہے۔ آگ کے شعلوں کو ٹھنڈا کیا جا سکتا ہے۔ پانی کے سیلان کو انجماد میں تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ لیکن علم و ہنر کے زور پر کسی نے قابو نہیں پایا ہے۔ اہل علم اور صاحب بصیرت کو علمی مظاہرہ اور رفاہ عام کے لئے بے چین اور بے قرار ہوتے ہیں دیوانہ وار ہو گئے ہیں۔ ان کے علمی سمندر کی موجیں تشنہ کاموں کے دامن کو ہمیشہ موتیوں سے بھرتی ہیں۔ ان کے وجود پر دنیا ناز کرتی ہے۔ ان کے دماغوں پر قوم فخر کرتی ہے۔ ان کے گراں قدر احسانات کو فراموش کرنا نہیں چاہتی۔ تاریخ ان کی یاد تازہ کرتی ہے کتابیں ان کی نقوش سے مزین کی جاتی ہیں۔ ان کے اعزاز اور وقار میں ان کے قیمتی مجسمے کھڑے ہیں۔ اسکول اور کالجوں میں ان کی عظمت کے گیت گائے جا رہے ہیں۔ اس عزت۔ شہرت۔ وقار۔ کامرانی۔ کامیابی اور نیک نامی کے مقابلہ پر کیا کوئی اہل فن ذی علم اور صاحب عقل آدمی اپنے بخل پر قائم رہ سکتا ہے۔ یہ صرف ایک مغالطہ ہے خود فریبی اور نادانی ہے۔ اور بہتر یہ ہے کہ ایسے نمائشی اور بے ہنر کے فاروں لوگوں پر غور کرنے کی بجائے اپنی عقل اور سمجھ پر اعتماد کرنا چاہیئے۔ اور اپنے خیالات کی اصلاح کرنی چاہیئے۔ مجربات کے ہوشربا طوفان میں سکون قلب اور اطمینان کے ساتھ یہ دیکھ لینا چاہیئے۔ کہ مریض کی عمر کیا ہے۔ تقاضائے سن کیا ہے؟ اور

اور اس نقطۂ نگاہ سے اس کے مطالبات اور خواہشات کا کیا تناسب ہو سکتا ہے۔ اور یہ کہ ہماری کوششیں قانون فطرت سے تو متصادم نہ ہوں گی۔ اگر ایسا ہے تو معالج کی شکست اور مریض کی تباہ حالی لازمی نتیجہ ہے۔ اگر مریض جوان ہے۔ اور اُسے ضعف باہ کی شکایت ہے تو یہ معلوم کرنا چاہیئے کہ وہ کثرت جماع کا تو مرتکب نہیں ہے یا ترک جماع پر تو عامل نہیں ہے۔ اگر ایسا ہے تو علاج بالعند کے اصول پر مشورہ دینا کافی ہے۔ کسی دوا کی ضرورت نہیں ہے۔

ضعف اعصاب سے بھی قوت مردمی مفقود ہو جاتی ہے۔ ایسی حالت میں مقوی اعصاب دوائیں استعمال کرائیں۔ بے حسی اور استرخائی شکل میں برقی علاج بھی نہایت مفید ہے۔ بعض امراض کے ضمن میں سمی مواد کی وجہ سے ضعف باہ کی شکایت ہو جاتی ہے جیساکہ ذیابیطس میں۔ دوران خون میں شکر کی موجودگی کی وجہ سے ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں اصل مرض کا علاج کریں۔ فوری اثر کے لئے عموماً محرکات یا مہنشیات تجویز کئے جاتے ہیں جن سے مریض کی نفسانی خواہشات اور شہوانی جذبات جلد برانگیختہ ہو جاتے ہیں۔ اور وہ نشاط زندگی کا سبز باغ دیکھنے لگتا ہے۔ اس قسم کے نمائشی اثرات کا نفع بالکل عارضی ہوتا ہے۔ اور اس کا ردعمل افسردہ خاطری اور مایوسی کی شکل میں نمودار ہوتا ہے اس کی مثال ایسی ہے جیساکہ بغیر تیل کے چراغ کی روشنی بتی کو اکسا کر حاصل کی جائے ایسی حالت میں ظاہر ہے کہ بتی جلتی ہے تیل نہیں جلتا۔ اور وہ بہت جلد عمر طبعی کو پہنچ جاتی ہے۔

قوت باہ مکمل تندرستی اور بہترین قویٰ کی تابع ہے۔ اور یہ نعمت معقول و مناسب غذاؤں اور بے فکری سے حاصل ہو سکتی ہے۔ ضعف باہ کے مریضوں کو اس قسم کی مقوی غذائیں زیادہ مفید ہیں جو عضوی فاسفورس سے معمور ہوں جیساکہ زردی بیضہ بھیجا مچھلی وغیرہ بعض نسخے اپنے دلچسپ اجزا اور ظاہری کشش کی وجہ سے بھی مقبول عوام ہیں۔ مریض بھی ایسے نشاط آفریں اجزا اپنے نسخہ میں دیکھ کر پھڑک جاتا ہے۔ اس قسم کی دوائیں پر فریب اور ناشائستہ ناموں سے منسوب ہو کر سائقین کو مسحور اور مبتلا کرتی ہیں۔ مثلاً کرس۔ کر توڑ۔ کر جوش۔ پلنگ توڑ۔ مشط انکھر وغیرہ نسخہ میں اگر معقولیت ہے۔ سنجیدگی ہے۔ اختصار ہے۔ توازن ہے تناسب ہے۔ تو یقیناً طبی ہے۔ ورنہ عطائی ہے۔ نسخہ طبیب کی ذاتیت لیاقت اور حقیقت کی صحیح تصویر ہے جس کو وہ اپنے ہاتھ سے کشید کرتا ہے۔ جو لوگ بہترین نسخوں کا انتخاب ان کے تعریفی اور توصیفی مقالات اور دلچسپ حکایات سے کرتے ہیں۔ وہ ہمیشہ گمراہی میں مبتلا رہتے ہیں۔ اور لیلیٰ مجربات کے مجنوں بنے رہتے ہیں۔ کسی نسخہ کا انتخاب اس کے اجزاء پر تنقیدی نظر ڈالنے سے ہوتا ہے۔ اس علمی مشق سے ذہن میں ارتقاء اور دماغ میں جودت پیدا کرنی چاہیئے۔ نسخوں کی موزونیت اور افادیت کا فیصلہ مریض کی حالت کے مطابق علمی روشنی میں کرنا چاہیئے۔ مذکورہ بالا نسخہ میں تولید خون۔ تحریک باہ اور تقویت اعصاب کا لحاظ ہے۔ جس کو مناسب مواقع پر کامیابی کے ساتھ استعمال کیا جا سکتا ہے۔

ذیل میں مختلف نوعیت اور ترکیب کے ساتھ مقوی باہ نسخے پیش کئے جاتے ہیں۔ حسب موقع کام میں لائیں۔

۲ - برادہ کچلہ مدبر ۵ تولہ
فلفل سیاہ ۲ تولہ
دار فلفل ۲ تولہ
عنبر ۴ ماشہ
اکسٹرکیٹ ڈمیانہ ۲ تولہ
بقدر نخود گولیاں بنائیں۔ خوراک اگولی بعد غذا۔

۳ - زنک فاسفائیڈ ۱/۴۰ رتی
معجون اذراقی ۲ ماشہ
گولی بنا کر بعد غذا کھلائیں۔

۴ - کشتہ فولاد ۶ ماشہ
کچلہ مدبر ۲ ماشہ
کنین سلف ۶ ماشہ
بقدر مرچ سیاہ گولیاں بنائیں۔ اور ایک گولی بعد غذا دیں۔

۵- کشتہ نقرہ ۴۰ ماشہ
زعفران ۱۰ تولہ
جاوتری ۱۰ تولہ
مشک ۱۰ ماشہ
ریگ ماہی ۱۰ تولہ
جوز بوا ۹ ماشہ
زہر مہرہ ½ ماشہ
بوہمین ۱ ماشہ
بقدر نخود گولیاں بنائیں۔ یہ نسخہ مقوی قلب بھی ہے۔

۶- اکسٹریکٹ ڈمیانہ سیال ۱۰ ماشہ
شربت اکسیر البدن ۱ تولہ
یہ خوراک دن میں تین بار دیں

۷- کچلہ مدبر ۱ ماشہ
کشتہ فولاد ۱ ماشہ
کیلسیم گلیسروفاسفیٹ ۲ ماشہ
کشتہ طلاء ۱ ماشہ
خوراک ½ رتی بعد غذا۔ ضعف اعصاب کی حالت میں یہ نسخہ نہایت موزوں ہے۔

۸- کشتہ طلاء ۲ چاول
معجون جالینوس لولوی ۳ ماشہ

طلے

مغز بیدانجیر }
اسپند } ہموزن
رائی }

روغن یاسمین میں باریک کر کے طلا بنائیں اور حسب دستور استعمال کرائیں۔

نوٹ۔ اپنے ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ کا بازو کہنی سے ذرا اوپر زور سے دبائیے۔ آپ دیکھیں گے کہ کلائی کی نیلگوں رگیں خون سے پر ہو کر نمایاں ہو جائیں گی۔ اور ان کی آڑھی ترچھی رفتار بھی صاف نظر آنے لگے گی۔ اور جن مقامات سے ان کی شاخیں نکلیں گی وہ بھی پھولی ہوئی گرہ کی شکل میں دکھائی دیں گی اور جب آپ یہ دباؤ ہٹائیں گے، دفعتہً یکفر غائب ہو جائے گا۔ جسم کے تمام حصوں میں یہی نظام موجود ہے عضو مخصوص کی استادگی اور نعوظ کی حالت میں عضلہ ناصبۃ القضیب کی گرفت عضو مخصوص کی جڑ پر قائم ہوتی ہے۔ اور قضیب کے جسم پر وریدیں خون سے پر ہو کر نمایاں ہو جاتی ہیں۔ اس کو بکثرت لوگ مرضی اور غیر طبعی حالت خیال کر کے لوگوں کو غلط فہمی اور پریشانی میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں ان کی رگوں میں زہریلا اور فاسد پانی موجود ہے۔ یہ قطعی غلط ہے۔ اگر ان وریدوں میں فاسد پانی موجود ہے تو تمام جسم میں یہ زہر پھیلا ہوا ہے۔ کیونکہ دوران خون اس کو ہر وقت چکر میں رکھتا ہے۔ کسی ایک جگہ محدود نہیں ہے اگر طلا سوزش پیدا کرتا ہے یا آبلہ عضو مخصوص پہ ڈالتا ہے۔ یہ بھی اس زہریلے پانی یا مادے کی موجودگی کی علامت نہیں ہے۔ اس لئے کہ آبلہ انگیز دوا جسم کے جس حصہ پر اور جس شخص پر اور جس عمر پر بھی استعمال کریں گے۔ آبلہ پیدا کرے گی۔ اور آبلہ کے اندر پانی ضرور موجود ہوگا۔ طلاء رگوں کی یا عضو تناسل کی خمیدگی اور کجی کو بھی دور نہیں کرتا ہے۔ طلاء کا فائدہ صرف یہ ہے کہ وہ سوزش دار دواؤں کے اثر سے عصبی احساس تیز کر دے۔ اور خون کی آمد عضو مخصوص کی طرف بڑھا دے۔ اس نظریے کے ماتحت ذکاوت حس کے مریضوں کو محرک طلاؤں کا استعمال کرانا اصولاً غلط ہے۔ اور اس کا نتیجہ نقصان کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ محرک اور سوزش دار طلاء کم قیمت اور سادہ اجزا سے بھی نہایت عمدہ تیار کیا جا سکتا ہے۔ اور خوش فہمی کے طور پہ جواہرات اور قیمتی دواؤں کا اضافہ کر کے دلفریبی پیدا کی جا سکتی ہے۔

اکثر اوقات طلاء تیار کرنے میں غیر ضروری طوالت اور پیچیدگیاں اختیار کی جاتی ہیں۔ اور اس نوعیت کے اجزاء فراہم کئے جاتے ہیں جن سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انسان کو حیوانیت کے قالب میں ڈھالا جا رہا ہے۔ درندوں۔ چرندوں۔ پرندوں

دریائی جانور اور حشرات الارض کی مستانہ اور بہیمانہ طاقتوں کی روح کشید کر کے انسانی جسم میں اتاری جا رہی ہے۔ اس حقیقت کا اظہار مندرجہ ذیل اشیا کر رہی ہیں۔ پیہ شیر۔ پیہ خوک سیاہ جوان۔ پیہ سوسمار۔ برادہ قضیب گاؤ۔ قضیب آہو سوہان کردہ۔ قضیب گاؤ سوہان کردہ۔ آب زہرہ آہو۔ پیہ خوک برساتی۔ جونک خشک در خصیہ خر چسپانیدہ۔ پیہ بط۔ پیہ شتر۔ بیضہ شتر مرغ۔ پشت سوسمار۔ سقنقور۔ مغز سر خر۔ کرم شب تاب۔ مغز سر گنجشک حاصل کردہ بوقت ہیجان۔ لعبہ بربری۔ سم اسپ عربی۔ کعب بقر سوختہ۔ خون گنجشک بری۔ پیخال کبوتر صحرائی، عروس الارض۔ مورچہ قبرستان۔ سر سیاہ۔ چرک گوش مرد جوان۔ ... مانڈے کا تیل۔ استخوان زعفران۔ سرگین فیل۔ سم اسپ سرانڈہ۔ غیرہ وغیرہ۔

امراض مخصوصہ۔ انسان کی بے اعتدالیوں اور غلط کاریوں سے ... حیوانات بھی آلات تولید و تناسل رکھتے ہیں مگر ان کا طریقۂ کار استعمال انسانوں سے مختلف ہے۔ وہ مکمل طور پر قانون فطرت کے فرمانبردار ہیں۔ اسی وجہ سے امراض مخصوصہ کا شکار نہیں ہوتے۔ اور انسان بھی جو اس قسم کے امراض میں مبتلا معلوم ہوتے ہیں۔ اگر ان کو دیانت اور صداقت کے ساتھ طبی مشورہ دیا جائے۔ اور متقدمین جو صحت اور طاقت کا نمونہ اور فن کے مالک تھے۔ ان کے اقوال بتائے جائیں کہ وہ کس عمر میں اور کن حالات میں شادی کی رائے دیتے ہیں۔ مختلف عمر کے لحاظ سے مدت جماع کیا بتاتے ہیں۔ مدت امساک بحالت اعتدال کیا ہے۔ تو یقین کے ساتھ نتیجہ میں بمشکل ۱۰ فی صدی مریض واقعی ثابت ہوں گے اور باقی وہم کی اور ناعاقبت اندیشی میں مبتلا ہوں گے۔ طلاء کے مزید نسخے ملاحظہ فرمایئے۔

۲۔ روغن دارچینی		۱۰ بوند
روغن قرنفل		۱۰ بوند
شہد		۳ ماشہ
۳۔ مغز جمالگوٹہ		
جاوتری	ہم وزن	
گھونگچی سرخ		
باریک کر کے روغن زرد میں ملالیں		
۴۔ مرچ سرخ		۲ ماشہ
سہاگہ شگفتہ		۳ ماشہ
روغن زرد		۲ تولہ
۵۔ ٹنکچر کنتھرائڈیس		۳ ماشہ
روغن جگر ماہی		۳ تولہ (باقی آئندہ)

مراسلات

اطباء کرام کا عظیم الشان و بے نظیر اجتماع

روئداد دوسرا سالانہ اجلاس ڈسٹرکٹ طبیہ کمیٹی جالندھر

حسب اعلان ڈسٹرکٹ طبیہ کمیٹی جالندھر شہر ملحقہ پنجاب پراونشل طبی کانفرنس لاہور کا دوسرا سالانہ اجلاس بمقام ٹاؤن ہال جالندھر شہر ۲۵ جنوری سنہ ۱۹۴۲ء کو منعقد ہوا جس میں ضلع جالندھر و ہوشیارپور کے تقریباً اڑھائی سو اطباء و پنجاب طبی کانفرنس کے نمائندے مختلف اضلاع پنجاب سے شامل ہوئے۔ سبجیکٹ کمیٹی کا اجلاس زیر صدارت جناب رئیس الاطباء حکیم محبوب عالم صاحب امرتسری اور کھلے اجلاس زیر صدارت عالی جناب سیٹھ حکم چند جی صاحب رئیس جالندھر و عالی جناب خان بہادر شیخ سراج الدین صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر رئیس جالندھر منعقد ہوئے۔ جالندھر شہر کا وسیع ٹاؤن ہال اطباء کرام سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ طبیب اپنے فن کو زندہ رکھنے کے لئے بے حد کوشاں ہیں۔ اجلاسوں میں حسب ذیل تجاویز پیش ہو کر پاس ہوئیں۔

۱۔ ڈسٹرکٹ طبیہ کمیٹی کا یہ اجلاس تجویز کرتا ہے کہ اپنے زیر اہتمام ایک جنرل میڈیکل سٹور کا انتظام کرے۔ تاکہ اطباء کو صحیح و قابل اعتماد ادویہ دستیاب ہوں۔

محرک۔ جناب حکیم عبدالغنی صاحب۔

موئدین۔ جناب حکیم سید شاہ نواز صاحب جالندھر۔ جناب نور احمد صاحب ہوشیارپور۔ جناب حکیم صوفی عبدالحق صاحب جالندھر۔ جناب حکیم نبی بخش صاحب جالندھر۔ جناب حکیم عبدالحق صاحب دھونتڑی

۲۔ ڈسٹرکٹ طبیہ کمیٹی کا یہ اجلاس گورنمنٹ پنجاب سے استدعا کرتا ہے کہ اگر حکومت بورڈ آف انڈین میڈیسنز کی تشکیل کرے۔ تو اس میں کسی ڈاکٹر کو قطعی شامل نہ کیا جائے کیونکہ ان میں قدرتاً ایسی عصبیت [illegible] ہے جو طب قدیم کے مفاد کے منافی اور اشتراک عمل میں مانع ہے۔

محرک۔ جناب حکیم رحمت علی صاحب امرتسر

موئدین۔ جناب محمد شریف صاحب لاہور۔ جناب حکیم غلام محی صاحب لاہور۔ جناب حکیم رحمت علی صاحب زبدۃ الحکما جالندھر۔ جناب حکیم محمد اکرم صاحب جالندھر۔

۳۔ ڈسٹرکٹ طبیہ کمیٹی جالندھر کا یہ اجلاس گورنمنٹ پنجاب سے سفارش کرتا ہے کہ اگر اور جب بورڈ آف انڈین میڈیسنز کی تشکیل ہو تو پنجاب کے صوبہ سے باہر کسی کو شامل نہ کیا جائے۔ کیونکہ یہ صوبائی مفاد کے منافی ہے۔

محرک۔ جناب حکیم محبوب عالم صاحب امرتسر۔

موئدین۔ جناب حکیم محمد جان صاحب امرتسر۔ جناب حکیم غلام قادری صاحب جالندھر۔ جناب حکیم دولت رام صاحب جالندھر۔

۴۔ ڈسٹرکٹ طبیہ کمیٹی کا یہ اجلاس میونسپل کمیٹی ہوشیارپور سے پُرزور درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ اپنے ہاں دیسی شفاخانے جاری کرے۔ اور طبیب ملازم رکھے۔

محرک۔ جناب حکیم شنکر رام صاحب۔ چھاؤنی جالندھر

موئدین۔ جناب حکیم احمد حسن صاحب نکودر۔ جناب حکیم میر نور الٰہی صاحب لاہور

۵۔ ڈسٹرکٹ طبیہ کمیٹی کا یہ اجلاس ڈسٹرکٹ بورڈ ہوشیارپور سے پُرزور استدعا کرتا ہے۔ کہ وہ اپنے ہاں طبی شفاخانے جاری کرے۔ اور طبیب ملازم رکھے۔ تاکہ پبلک کی جائز ضرورت اور خواہش کو پورا کرے۔

محرک۔ جناب حکیم میر نور الٰہی صاحب لاہور

موئدین۔ جناب حکیم نور احمد صاحب ہوشیارپور۔ جناب

حکیم سید جمشید علی صاحب نور محل جناب حکیم محمد اکرم صاحب جالندھر جناب حکیم بشیر احمد صاحب جالندھر

۶۔ ڈسٹرکٹ طبیہ کمیٹی کا یہ اجلاس میونسپل کمیٹی جالندھر اور جالندھر چھاؤنی و ڈسٹرکٹ بورڈ جالندھر سے پُر زور درخواست کرتا ہے کہ اپنے اپنے علاقہ میں امرتسر و شملہ و انبالہ پور وغیرہ کی طرح طبی شفاخانے جاری کرے۔ اور اطبا کو ملازم رکھے۔ تاکہ پبلک کی جائز ضرورت اور خواہش پوری ہو سکے۔

محرک۔ جناب حکیم چودھری عطا حسین خاں صاحب جالندھر

مؤیدین۔ حکیم دوست محمد صاحب جالندھر جناب حکیم نذیر احمد صاحب جالندھر جناب حکیم خواجہ عبدالرحیم صاحب جالندھر جناب حکیم محمد ہاشم صاحب بستی غذاں۔

۷۔ ڈسٹرکٹ طبیہ کمیٹی کا یہ اجلاس گورنمنٹ پنجاب سے پُر زور الفاظ میں استدعا کرتا ہے کہ بورڈ آف انڈین میڈیسنز کی تشکیل میں انسپکٹر جنرل ہسپتال پنجاب کو انچارج مقرر نہ فرمائیے

محرک۔ جناب حکیم غلام قادری صاحب جالندھر۔

مؤیدین۔ جناب حکیم محمد اسحاق صاحب گڑھ دیوالہ۔ جناب حکیم نبی بخش صاحب جالندھر جناب حکیم برکت علی صاحب جالندھر جناب حکیم محمد حسن صاحب تبسم۔

۸۔ ڈسٹرکٹ طبیہ کمیٹی کا یہ اجلاس پنجاب طبی کانفرنس لاہور سے پُر زور سفارش کرتا ہے کہ وہ اپنے صوبہ میں ایک عظیم الشان طبیہ کالج جاری کرے جس کا نصاب طب یونانی کی اس طرز پر تجویز ہو جس سے امام رازی اور شیخ الرئیس اور حکیم محمد شریف خاں دہلوی جیسے بلند پایہ طبیب حاذق پیدا کرے۔

محرک۔ جناب حکیم محمد علی صاحب امرتسر۔

مؤیدین۔ جناب حکیم محمد یعقوب صاحب کپورتھلہ۔ جناب حکیم چودھری عطا حسین خاں صاحب جالندھر جناب حکیم شہزادہ غلام محمد صاحب۔ جناب حکیم محمد اکرم صاحب جالندھر جناب حکیم محمد ہاشم صاحب بستی غذاں۔

۹۔ ڈسٹرکٹ طبیہ کمیٹی کا یہ اجلاس علاقہ سی۔ پی و برار میں ڈاکٹروں کے اس اقدام مخالفت کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتا ہے۔ کہ جس کے ذریعہ یونانی طریق چشم سازی کو جس پر کامل عمل پیرا کیا ان علاقوں میں روکنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ حالانکہ یہ طریق عمل یورپ و ایشیا کے اکثر ممالک میں سالہا سال سے کامیابی کے ساتھ پبلک کی خدمت کر رہا ہے۔ دراصل یہ مخالفت محض عصبیت اور ذاتی اغراض کی بنا پر کی گئی ہے۔ اور گورنمنٹ عالیہ سی۔ پی و برار سے پُر زور استدعا ہے کہ فن طب یونانی کے اس اہم طریق عمل کی حوصلہ افزائی فرمائے۔ جبکہ تمام صوبائی حکومتیں طب قدیم کو تسلیم کر رہی ہیں۔

محرک۔ جناب حکیم محمد افضل صاحب لاہور۔

مؤیدین۔ جناب حکیم مولوی محمد یعقوب صاحب کپورتھلہ جناب حکیم شہزادہ غلام محمد خاں صاحب۔ جناب حکیم قاضی محمد عظیم اللہ صاحب لاہور۔ جناب حکیم برکت علی صاحب جالندھر جناب حکیم رحمت علی صاحب جالندھر

۱۰۔ ڈسٹرکٹ طبیہ کمیٹی کا یہ اجلاس کارپردازان میونسپل کمیٹی امرتسر کا شکر گذار ہے کہ اس نے سات دیسی شفاخانے نیز افسر معائنہ ادویہ مقرر کر رکھا ہے جس کی وجہ سے بلدیہ امرتسر پنجاب بھر میں ممتاز شمار ہوتا ہے۔

محرک۔ جناب حکیم میر نور الٰہی صاحب لاہور۔

مؤیدین۔ جناب حکیم غلام قادری صاحب جالندھر جناب حکیم خواجہ عبدالرحیم صاحب جالندھر

۱۱۔ ڈسٹرکٹ طبیہ کمیٹی کا یہ اجلاس علاقہ سی۔ پی و بہار گورنمنٹ سے درخواست کرتا ہے کہ اپنے صوبہ میں یونانی طریق چشم سازی کو ڈاکٹروں جیسی سہولتیں بہم پہنچا کر ان کے معجز نما نتائج سے مریضوں کو مستفیض ہونے کا موقع دے۔ چونکہ تمام صوبائی حکومتیں طب قدیم کی حمایت کی طرف اقدام کر رہی ہیں کہ گورنمنٹ بھی اس کی طرف متوجہ ہو۔

محرک۔ جناب حکیم محبوب عالم صاحب امرتسر۔

موئیدین۔ جناب حکیم احمد حسن صاحب نکودر، جناب حکیم غلام قادری صاحب جالندھر، جناب حکیم خواجہ عبدالرحیم صاحب جالندھر، جناب حکیم سید عبدالمجید شاہ صاحب جالندھر، جناب حکیم محمد اکرم صاحب جالندھر۔

طب سے زیادہ مفید اور کار آمد کام جو اس جلسے نے کیا وہ کھالوں کی تنظیم تھی۔ چونکہ حقیقت میں بطریق طب یونانی اکھلوا لا [illegible] جری کی زندہ مثال ہیں۔ توقع ہے کہ ڈسٹرکٹ طبیہ کمیٹی کی یہ کوشش و دیگر طبی خدمات کی نسبت جو یہ کمیٹیاں سرانجام دیتی رہی ہے فن طب اور پبلک کے لئے زیادہ سے زیادہ فائدہ رساں ہوگی۔ اس کے علاوہ طریق چشم سازی بطرز قدیم و جدید پر بہت سی تقاریر ہوئیں۔ نیز دیگر فن طب کی بہبود و ترقی و مختلف موضوعات پر لیکچر ہوئے۔

(حکیم غلام قادری سیکرٹری ڈسٹرکٹ طبیہ کمیٹی جالندھر)

اطباء لاہور کا اجتماع عظیم

بہ مکان حکیم عبدالمجید خان صاحب حکیم حاذق بھاٹی دروازہ لاہور

حسب قرارداد سیکرٹری پنجاب طبی کانفرنس لاہور کے تمام اطباء ہمدردان فن، مالکان دواخانہ جات کا زبردست اجتماع ۲۱ مارچ کو بمکان حکیم عبدالمجید خان صاحب حکیم حاذق بھاٹی گیٹ لاہور ہوا۔ اور موجودہ اصحاب نے پنجاب میں طب قدیم کے فلاح و بہبود کے متعلق مختلف موضوع پر تقاریر کیں۔ اور اس امر کی ضرورت کا اظہار کیا کہ اس نازک وقت میں پنجاب میں طبیبوں کی ایک زبردست پراونشل نمائندہ جماعت ہونی چاہئے تاکہ جب کبھی بھی طب کے وقار کو محفوظ رکھنے کی ضرورت محسوس ہو تو ہم سب مل کر ایک ہی آواز کے ساتھ ایک ہی اصول کی تجاویز گورنمنٹ کی خدمت میں پیش کر سکیں۔ دوا خانہ والوں اور جراح اصحاب کو اجازت دی گئی کہ وہ کانفرنس میں آ کر اپنی ضروریات کو پیش کر سکتے ہیں۔

[illegible]

پوری [illegible] کانفرنس [illegible]

میزبان صاحب نے اس کے بعد چائے اور پیسٹری وغیرہ سے مہمانوں کی خاطر مدارات فرمائی۔ اور دوا، مالکان و دواخانہ اور جراح صاحبان کا شکریہ ادا کیا۔ اور جلسہ شام کے بعد برخاست ہوا۔

جنرل سیکرٹری حکیم محمد افضل

مشیر الاطفال نمبر

حفظ صحت، حمل اور ولادت سے پہلے کی تمام احتیاطیں، غذائیں اور علاج نہایت وضاحت سے لکھ کر مصنف نے ایک بڑا بھاری احسان کیا ہے۔ جن کی ناواقفیت سے اکثر عورتیں اور بچے ضائع ہوتے ہیں۔ مصنوعی اور بازاری غذائیں طشت از بام ہیں۔ نہایت دماغ سوزی سے اصول طب کو مدنظر رکھتے ہوئے از حد مفید نقشے دیئے گئے ہیں جن کو معمولی پڑھے لکھے انسان بھی سمجھ کر مستفید ہو سکتے ہیں۔ پرورش اطفال کے طبی اصول کیا بلکہ سنہری اصول موتیوں کی شان میں جڑ دیئے گئے ہیں۔ ڈبہ الطفال، بچوں کے مشہور امراض مثلاً جھلا، ذنوں کی و اور بچوں کی کھانسی کا ایک مکمل دستور العلاج ہے۔ علاوہ ازیں سرکاری ہسپتالوں کے معمولات اور سربستہ رازوں کو طشت از بام کیا گیا ہے جس میں صوبہ پنجاب، صوبہ یو۔پی، کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لکھنؤ اور صوبجات متوسط ناگپور، جنرل ہاسپٹل کلکتہ کا

فارما کوپیا بھی شامل ہے۔

مصنف کی شہرت چاہنے والے ان کو اپنا معمول بنا کر آفتاب حکمت بن جائیں۔ توارث کا عنوان نہایت دلچسپ ہے۔ حفظان صحت۔ بچہ کی صحیح تعلیم و تربیت۔ تعلیم سکول اور اس کے ماحول سے متعلق بہتری ہدایات خوب لکھی ہیں۔ یہ بہت ہی دلچسپ اور نتیجہ خیز مضمون ہے۔ . . . . . .

(حکیم محمد اکرم سرائی محمود کوٹ ضلع مظفر گڑھ)

مشیر الاطفال

(شیخ محمد نعمت اللہ سوداگر سندیلہ)

مشیر الاطفال مذکور ایک نایاب چیز ہے۔ واقعی ہر گھر میں رکھنے کے قابل ہے۔ میں نے اس کے کئی نسخہ جات کا بچوں پر تجربہ کیا امید سے زیادہ فائدہ ہوا۔ ایک بچہ جو بہت لاغر ہو گیا تھا۔ صرف ۱۵ یوم میں اللہ نے کرم فرمایا۔ بچہ تندرست ہو گیا۔

اجلاس حکماء گوجر خاں

پنجاب گورنمنٹ کے بنائے ہوئے بکری ٹیکس سے چونکہ دیسی ادویات کو مستثنےٰ نہیں کیا گیا۔ اس لئے گوجر خاں کے سب حکیم و وید صاحبان کا یہ اجلاس پُر زور الفاظ میں اس ٹیکس کے خلاف پروٹسٹ کرتا ہے۔ نیز ۲۳ فروری کو مکمل ہڑتال کر کے پنجاب بیوپار منڈل کے کاز کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کرتا ہے

(سکرٹری حکیم رام لبھایا اکل الحکما گوجر خاں)

انڈین میڈیسن کیمسٹری کوئٹہ

اطبا کرام یہ مسرت انگیز خبر سن کر مسرور ہوں گے کہ طب یونانی کو دور حاضرہ کی دوسری طبوں کے دوش بدوش چلانے اور دیسی ادویہ میں نفاست اور لطافت پیدا کرنے کے لئے انڈین میڈیسن کیمسٹری نے عملی کام شروع کر دیا ہے۔ آملہ۔ ابریشم۔ گاؤزبان سنا مکی۔ چرائتہ۔ سپاری۔ افتیمون۔ اسطوخودوس۔ گل بنفشہ۔ اصل السوس جوزبوا وغیرہ خشک ادویہ کے مؤثر اور فعال جوہر سیال حالت میں حاصل کر لئے گئے ہیں۔ بعض مناسب ادویہ مثلاً ریوند چینی اور تخم کشوث کو ملا کر بھی جوہر کشید کیا گیا ہے۔ ان جوہروں کی مقدار خوراک چند بوندوں سے لے کر ایک تولہ تک دن میں تین مرتبہ ہوتی ہے۔ یہ جوہر مریضوں پر تجربہ کرنے سے نہایت مفید اور مؤثر ثابت ہوئے ہیں۔ ضعف مردانہ کے مریضوں کے لئے انیمن بڑز کا جوہر حاصل کیا گیا ہے۔

بعض ادویہ کے جوہر نہایت تیز بودار حاصل ہوئے ہیں۔ اور ان کے ذائقے عجیب و غریب ہیں۔ مثلاً نوشادر اور انگندہ وغیرہ۔ داخلی اور خارجی دونوں طریقوں پر ان کا استعمال کامیاب ہو رہا ہے۔ یہ جوہر ایک مشین کے ذریعے حاصل کئے جاتے ہیں۔ جو انڈین میڈیسن کیمسٹری کی اپنی ایجاد و اختراع ہے۔ مشین کے اندر خشک دوا کو رکھ دیا جاتا ہے اور پھر اس کے اندر کی ٹیکوں میں بھاپ گذاری جاتی ہے۔ مشین بالکل محفوظ الہوا ہوتی ہے۔ بھاپ کے گذارنے سے دوائیں اپنا جوہر چھوڑ دیتی ہیں۔ اور وہ ایک دوسری طرف کی ٹونٹی سے حاصل کر لیا جاتا ہے۔ شائقین حضرات مندرجہ ذیل پتہ پر خط لکھ کر معلومات حاصل کر سکتے ہیں

(حکیم فضل محمد طبیب انچارج انڈین میڈیسن کیمسٹری کوئٹہ)

دفتر ہذا میں اکتیس ادویہ کے جوہر موصول ہوئے ہیں۔ تجربہ کرنے کے بعد ہم بھی ناظرین کرام کو ان کے افعال و خواص سے آگاہ کرینگے (ادارہ)

سالانہ امتحانات

راجپوتانہ آیورویدک و یونانی طبیہ کالج جے پور کے سالانہ امتحانات لسال یکم مئی سے ۸ مئی ۱۹۴۲ء تک ہوں گے یہ کالج یو۔پی گورنمنٹ سے بھی رکگنائزڈ اور رجسٹرڈ ہے۔ امیدواران کو تاریخ مذکورہ سے ایک ماہ قبل اپنی درخواست مع فیس مقررہ امتحان بھیج دینا چاہیئے۔ مزید واقفیت کے لئے نظام نامہ (پراسپکٹس) طلب کریں۔

(حکیم سخاوت حسین عمدۃ الحکما رجسٹرار طبیہ کالج جے پور)

جوابات

(۱۳) وقی زخم حکیم صاحب قبلہ دقی زخم یقیناً نہایت ہٹیلے ہوتے ہیں میرے خیال میں ایک آدھ نسخہ سے کام نہیں چلے گا کسی ماہر جراح سے عرصہ تک مسلسل علاج کرائیں۔
(حکیم گنگارام گاندھی)

(ایضاً) خود ہی حکیم اور مجیب پھر دست سوال کیوں۔ (محمد اکرم سرائی)

(ایضاً) جو احباب اپنا مجرب نسخہ۔ یا دوا دیں گے۔ ان کا مشکور رہوں گا۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(ایضاً) برادر مخدوم آپ ایک روز کے لئے مریض کو ساتھ لے کر غریب خانہ پر تشریف لے آئیں۔ معائنہ کے بعد جو مناسب ہو گا عرض خدمت کر دوں گا۔ (حکیم احسان الحق خاں)

(ایضاً) نیم کی تازہ پتیاں لے کر پیس کر ٹکیاں بنالو۔ اور ان ٹکیوں کو تلی کے تیل میں خوب بریاں کر لو۔ اب ان ٹکیوں کو علیحدہ کر کے گرم تیل میں ۲ تولہ موم خالص کا اضافہ کر کے مرہم بنائیں۔ اس مرہم میں سے دو ماشہ لے کر کنکھجورے کی راکھ ایک ماشہ ملا کر ناسور کے اندر بھر دیں۔ پھر اوپر روئی رکھ کر پٹی باندھ دیں۔ ناسور کا اکسیری مجرب نسخہ ہے۔ (حکیم ہمایوں)

(ایضاً) قبلہ حکیم صاحب بندہ نے بذریعہ عریضہ خدمت میں عرض کر دیا ہے۔ آپ اسی پر عمل پیرا ہوں۔ (حکیم سلطان محمود)

(ایضاً) ہمارے نزدیک ایک جراح ہے۔ جو کہ گھمبیر کا مکمل معالج ہے بار ہا دفعہ تجربہ کیا ہے۔ اس دوائی سے بہت جلد کہنہ سے کہنہ زخم بھی اچھے ہو جاتے ہیں۔ نسخہ کسی کو بتلاتا نہیں۔ البتہ آپ کی خاطر اس سے نسخہ بنوا کر بھیج دیا جائے گا۔ جو قیمت ہو گی آپ کو دینی ہو گی۔ اگر ارشاد ہو تو دوائی اس سے لے کر ارسال کر دی جائے دریافت طلب امور کیلئے ۱ کا ٹکٹ آنا چاہیئے۔ میرا پتہ یہ ہے (ابونعیم حکیم عبدالرحیم چک نمبر ۴۷۹ گوگیرہ برانچ ڈاکخانہ و تحصیل سمندری ضلع لائل پور)

(۱۴) آپ کاربالک آئل چپکرا دیں۔ ٹنکچر آیوڈین صبح و شام چھڑک دیا کریں۔ دو ہفتے استعمال سے امید ہے فائدہ ہو جائے گا۔ (حکیم گنگارام گاندھی)

(ایضاً) کاربالک ایسڈ ۱ حصہ۔ روغن کنجد ۲۰ حصہ ... ملا کر زخم اور روزانہ صبح و شام پھایہ تر کر کے باندھیں بفضل خدا چند یوم میں شفا ہو گی۔ (محمد اکرم سرائی)

(ایضاً) آپ ذیل کا نسخہ بنا کر دونوں انگلیوں کے درمیان لگایا کریں۔ اس سے انشاء اللہ کلی صحت حاصل ہو گی۔ شنگرف رومی ۹ ماشہ سفیدہ کاشغری ۶ ماشہ تخم قنب ۶ ماشہ مسکہ نشستہ ۵ تولہ میں ملا کر حفاظت سے رکھیں۔ اور روزانہ لگایا کریں۔ اس سے بتدریج صحت حاصل ہو گی (حکیم شمس الحق خاں)

(ایضاً) آپ مریض کو درد کے مقام پر مرہم ابیض زیتونی لگائیں۔ اور اندرونی طور پر اطریفل شاہترہ صبح اور شام ۹۔ ۹ ماشہ ہمراہ شیرہ عناب۔ عرق کاسنی۔ گلو نیلوفر ہر ایک ۲ تولہ استعمال کرائیں غذا لطیف زود ہضم دیں۔ گرم اور تیل وغیرہ چیزوں سے پرہیز کرائیں (حکیم احسان الحق خاں)

(ایضاً) جواب نمبر ۱۳ کی مرہم لگائیں۔ (حکیم ہمایوں)

(ایضاً) فلفل سعوف ۹ ماشہ کی ۶ پوڑیہ بنا رکھیں۔ کوئلے سلگا کر ایک پوڑیہ کی دوائی تھوڑی تھوڑی چھڑکتے رہیں۔ اور ماؤف انگلیاں رکھیں۔ لیکن پاؤں پر کپڑا اوڑھا دیں تاکہ بھانپ ہی جائے۔ بیرونی ہوا دخل نہ پائے اسی طرح ۶ روز کریں۔ بہ لیسدار سمی مادہ کیا آتشک جیسا موذی مادہ خارج از جسم ہو جاتا ہے۔ (حکیم محمد عبداللطیف گوہر)

(ایضاً) آپ بھی جواب نمبر ۱۳ کی دوا کا استعمال کریں۔ نہایت بے نظیر چیز ہے (ابونعیم حکیم عبدالرحیم)

(۱۵) ضعف ہضم۔ سرعت اور ضعف باہ کی شکایت کو سرد ست

بالا سے خان رکھ دیں۔ صرف ضعف ہضم کا علاج کریں۔ خیالات کی پریشانی بھی ضعف ہضم کی وجہ سے ہے۔ مندرجہ ذیل نسخہ مفید ہوگا۔ کشتہ مرگانگ ۲ چاول۔ جوارش شاہی ۶ ماشہ میں ملا کر صبح وشام کھائیں۔ اور غذا کے بعد حب کبد نوشادری ۲ عدد دونوں وقت کھائیں۔ دو ہفتہ کے بعد اطلاع دیں۔ (حکیم گنگا رام گاندھی)

(ایضاً) کثرت بول وسرعت وغیرہ کشتہ بیضہ مرغ اصلی صبح ہمراہ مسکہ۔ اور شام کو کشتہ چاندی اصلی ہمراہ دودھ اور دوپہر کو مندرجہ ذیل شربت عرق گاؤزبان ۵ تولہ میں ملا کر نوش کریں۔ گورکھ پان ۲ تولہ کتھا ہولی ۵ تولہ کو ایک سیر پانی میں جوش دیں۔ جب ڈیڑھ پاؤ پانی باقی رہے۔ چھان کر شمول مصری تین پاؤ بذریعہ حرارت شربت بنا کر ہیں۔ خوراک ڈھائی تولہ ہمراہ عرق گاؤزبان ۵ تولہ (محمد اکرم سرانی)

(ایضاً) آپ روزانہ معجون سنگ دانہ مرغ ۴ ماشہ بعد از غذا ہمراہ عرق الائچی ۵ تولہ یا عرق سونف ۵ تولہ پیا کریں۔ اور معجون اکسیر ... ایک تولہ صبح وشام ہمراہ شیر گاؤ ایک پاؤ۔ زردی بیضہ مرغ ۲ عدد ملا کر پیا کریں۔ دو سہ ہفتہ میں کلی صحت حاصل ہوگی اور نسخہ کا حال ہوگا (حکیم شمس الحق خاں)

(ایضاً) آپ ... کرائیں۔ پھر اطلاع دیں (حکیم احسان الحق)

(ایضاً) پہلے مندرجہ ذیل نسخہ ایک ماہ تک پئیں۔ بعد میں حالات سے مطلع کریں۔ پوٹاسیم برومائیڈ سوڈیم برومائیڈ ہر ایک ۳ تولہ لیموں نل ... ماشہ محلول ... ونقرہ ایک ایک تولہ شربت نارنج ۵ تولہ ... پانی ۵ اتولہ کو حل کرکے بوتل میں بھر لیں۔ اور کھانا کھا سکنے کے بعد صبح۔ دوپہر اور شام کے وقت ایک چمچہ چائے بھر دوا ایک گھونٹ سرد پانی میں ملا کر پی لیا کریں۔ محرک اغذیہ سے پرہیز (حکیم ہمایوں)

(ایضاً) آپ کے بیمار کو ذیابیطس شکری کا عارضہ ہے آپ مکمل حالات سے آگاہ کریں۔ سو فی صدی مجرب نسخہ لکھا جائے گا۔ (حکیم سلطان محمود)

سوال کی عبارت میں ذیابیطس کی کوئی علامت نہیں (ادارہ)

(ایضاً) آپ کے لئے نسخہ ذیل مفید ہوگا۔

دانہ الائچی خورد۔ ستاور۔ بہمن سرخ وسفید۔ موصلی سیاہ وسفید۔ ست سلاجیت آفتابی ہر ایک دو تولہ کشتہ فولاد یک صد آتشہ۔ کشتہ چاندی شنگرفی بہ ترکیب خاص ہر ایک ایک تولہ کشتہ مرجان۔ کشتہ عقیق ہر ایک ۶ ماشہ۔ کشتہ سہ دھاتہ۔ کشتہ قلعی ہر ایک ایک تولہ۔ کستوری ۲ ماشہ۔ زعفران کشمیری ۶ ماشہ۔ کشتہ جات کے بغیر دوسری ادویات کو کھرل اور کشتہ جات ملا کر بذریعہ آب پوست یعنی ڈوڈا کھرل کرکے حب بقدر ۲ رتی بنائیں۔ ایک گولی صبح ایک گولی شام ہمراہ شیر گاؤ استعمال کریں (حکیم عبد الرحیم)

(۱۹) اسہال مزمن۔ مندرجہ ذیل نسخہ دو ہفتہ پلائیں۔

خشخاش ۵ ماشہ۔ پوست خشخاش ۳ ماشہ۔ بادیان خطائی ۵ ماشہ۔ اصل السوس ۵ ماشہ پانی میں جوش دے کر مصری ملا کر صبح وشام پلائیں۔ رات کو سوتے وقت تریاق نزلہ ۹ ماشہ کھلائیں قبض اگر ہو تو اطریفل زمانی ۹ ماشہ۔ رات کو سوتے وقت دودھ کے ساتھ کھایا کریں۔ (حکیم گنگا رام گاندھی)

(ایضاً) سقمونیا ولایتی ۶ ماشہ۔ حب النیل ۶ ماشہ۔ جلا بہ ہرڑ ۶ ماشہ ریوند چینی ۶ ماشہ۔ سب ادویہ کو باریک پیس کر حبوب بقدر نخود بنائیں۔ خوراک ایک گولی سے ۴ گولی تک ہمراہ دودھ روزانہ رات کو استعمال کریں۔ اور صبح وشام شربت انجبار یا دیافوزہ کا استعمال کیا جائے۔ (محمد اکرم سرانی)

(ایضاً) ذیل کا نسخہ بنا کر کام میں لائیں۔ مجرب بے عدیل ہے۔

جوز ماثل مربہ آب ترپھلہ ۳ تولہ مغز چیہ دانہ ۲ تولہ۔ صمغ عربی ۶ ماشہ۔ کتیرا ۶ ماشہ۔ شکر تیغال۔ کشتہ بارہ سنگھا۔ مغز کشنیز ہر ایک ۱ تولہ۔ سب کو یکجان کرکے شربت خشخاش ملا کر حبوب بقدر دانہ نخود بنا کر ۳ حب صبح وشام ہمراہ شربت خشخاش یا شربت انجبار پلائیں۔ اعلیٰ درجہ کا مجرب نسخہ ہے (حکیم شمس الحق خاں)

(ایضاً) آپ صبح اور شام دونوں وقت معجون خشخاش ۶ ماشہ کے ہمراہ رب بنفشہ ۲ تولہ عرق کاسنی ۵ تولہ استعمال کریں۔ غذا لطیف اور زود ہضم استعمال کریں۔ (حکیم احسان الحق خاں)

(ایضاً) پوست بلیلہ زرد۔ پوست بہیڑہ۔ طباشیر۔ فلفل گرد۔ لونگ ہر ایک دس ماشہ۔ کتھ سفید تیس ماشہ کوٹ چھان کر پوست کیکر کے جوشاندہ میں حل کر کے مرچ سیاہ کے برابر گولیاں بنائیں ایک ایک گولی منہ میں رکھ کر چوستے رہیں۔ انشاءاللہ صحت ہوگی۔ (حکیم ہمایوں)

(ایضاً) پاؤ بھر خشخاش کو ایک سیر پانی میں پیس کر آگ پر پکائیں چوتھائی رہنے پر چھان لیں۔ بعدہٗ ایک پاؤ نبات سفید شامل کر کے آگ پر شہد جیسا قوام کر کے اس میں مغز بادام مقشر۔ نشیز مقشر۔ اسطخودوس ہر ایک ایک تولہ۔ رب السوس۔ نشاستہ۔ گکڑ سینگی ہر ایک ۶ ماشہ سفوف کر کے ملالیں۔ رات کو ۲۔۳ تولہ کھائیں۔ صبح شربت انجبار کے ساتھ کہربا ایک ماشہ کھلایا کریں انشاءاللہ ہفتہ عشرہ میں صحت کلی ہوگی (حکیم محمد عبداللطیف)

(ایضاً) آپ کچھ عرصہ اطریفل زمانی استعمال کریں (حکیم عبدالرحیم)

(۱۷) **اسہال اطفال**۔ مندرجہ ذیل نسخہ حکیم نورالدین صاحب بھیروی کی بیاض خاص سے منقول ہے۔ اکثر فائدہ کرتا ہے۔

ہینگ روغن گاؤ میں بریاں کی ہوئی ۱ ماشہ۔ برگ نیم ۱ ماشہ۔ فلفل سفید ۲ ماشہ۔ افیون ۱ ماشہ باہم ملا کر گولیاں بقدر دانہ مونگ باندھیں۔ اور ایک گولی شیر مادر میں حل کر کے دن میں ایک یا دو بار حسب عمر و شدت مرض دیں۔ (حکیم گنگارام گاندھی)

(ایضاً) آملہ بقدر ضرورت لے کر باریک پیس لیں۔ اور اس میں حسب ضرورت نمک سیاہ پیس کر ملائیں۔ اور بوقت ضرورت دو رتی سے لے کر دو ماشہ تک بہ لحاظ عمر بچہ کو استعمال کرائیں بفضل ایزدی شفا ہوگی۔ (محمد اکرام سرانی)

(ایضاً) بچوں کے دست و قے کا حکمی علاج درج ذیل ہے۔ اس سے جملہ شکایات اطفال کا ازالہ ہوتا ہے۔ طباشیر۔ الائچی خورد۔ زیرہ سفید۔ سنگجراحت۔ بلکتہ۔ حب الآس۔ بیخ انجبار۔ گل بانسہ ہر ایک ۱ تولہ۔ سہاگہ بریاں ۹ ماشہ سب کو یکجان کر کے حفاظت سے رکھیں۔ اس سے ایک سال کے بچے کو ۲ رتی تک ہمراہ بدرقہ مناسب پلائیں۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(ایضاً) لسوڑے کے لئے طبی دنیا کو پیا جلد اول بعنوان تریاق اطفال صفحہ ۸ ۱۴۔ یا بال کار ناٹو پیا مصنفہ ماہنی شدہ حکیم بتدرہ۔ حب نمبر نسخہ ۱۳ صفحہ ۵۸ یا دستور الاطبا جلد دوم صفحہ ۲۰۱۔ ۲۰۲ ملاحظہ ہو۔

نوٹ۔ مگر ان تینوں نسخہ جات کی مقدار کم ہے۔ آپ نسخہ کو دوگنا سہ گنا دیا کریں۔ (حکیم محمد عبداللطیف گوہر)

(ایضاً) اگر بچوں کو دست دانتوں کے نکلنے کے دوران میں آئیں تو اسے ہرگز بند نہ کرنا چاہیئے۔ اور اگر دانتوں کے نکل آنے کے بعد آئیں تو سبب کے مطابق علاج کرنا چاہیئے اور خصوصاً بچوں کے علاج میں ایک ہی قسم کا نسخہ ہرگز استعمال نہ کرنا چاہیئے کہ اس قسم کے طریق علاج سے ہندوستان کی بہت معصوم جانیں لقمہ اجل ہو جاتی ہیں (حکیم احسان الحق خاں)

(ایضاً) ننھے بچوں کی امراض سے متعلق بال تارا کو پیا ملاحظہ فرمائیں آپ کی تمام مشکلات کا حل بآسانی اس میں مل جائے گا۔

(حکیم ہمایوں)

(۱۸) **چہرے کے بال**۔ انگریزی دوا ایسبلین کے انجکشن کرائیں یہ خصیۃ الرحم کا جوہر ہوتا ہے

(حکیم گنگارام گاندھی)

(ایضاً) شفاءالملک حکیم محمد حسن صاحب قرشی کی طرف رجوع کر کے ان کی خدمات اور فیض سے فیض یاب ہوں ؛

(محمد اکرم سرانی)

(ایضاً) آپ اول بال صاف کر کے نسخہ ذیل کا چند بار لگائیں اس سے بال پیدا نہ ہوں گے

نسخہ۔ بورہ ارمنی ۱ تولہ قلمی شورہ ۱ ماشہ چوکھار ۲ ماشہ۔ سرکہ ۲ تولہ سب کو یکجان کر کے حفاظت سے رکھیں اور مقام بال پر لگائیں (حکیم شمس الحق خاں)

(ایضاً) بڑا ہونے کے بعد یہ بال خود بخود گر جائیں گے۔ علاج کی چنداں ضرورت نہیں ہے۔ (حکیم احسان الحق خاں)

(ایضاً) ایکسٹریکٹ کالچی سائی سے کر پانی میں گاڑھا لیپ کر کے بالوں کو موچنا سے اکھاڑ کر لیپ کریں۔ ہر ہفتہ ایک لیپ کریں

آٹھ دس لیپ کرنے سے بہر صفا ہو جائے گا اور عمر بھر بال پیدا نہیں ہوں گے (حکیم عبد الرحیم)

(ایضاً) آپ لڑکی کے مرض کی تمام کیفیت اور سابقہ علاج وغیرہ شفاء الملک حکیم محمد حسن صاحب قرشی کی خدمت میں لکھ کر بھیجیں (محمد شفیع)

(ایضاً) بالوں کو استرے سے مونڈ کر درخت جامن کی سبز کچی چھال کا لیپ چند روز لگائیں۔ بالوں کی پیدائش قطعی رک جائے گی

(حکیم ہمایوں)

بالوں کو مونڈنے کی بجائے موچنے سے چنوانا بہتر ہے

(ادارہ)

(۱۹) حمّی محرقہ۔ محرقہ بخار اکثر اوقات لمبا ہو جایا کرتا ہے مگر اس میں شدید خطرات ہوتے ہیں۔ مندرجہ ذیل سادہ سا نسخہ جاری رکھیں۔ صبح و شام خمیرہ مروارید ۲ ماشہ کھلا کر اوپر سے عناب ۳ عدد۔ مویز منقی ۳ عدد۔ خاکشی ۲ ماشہ پانی میں جوش دے کر چھان کر شربت عناب ملا کر اور تخم بارتنگ چھڑک کر پلائیں

قرص طباشیر ا ماشہ ہمراہ پانی کے ساتھ کھلائیں۔

(حکیم گنگا رام گاندھی)

(ایضاً) کشتہ ابرک سفید بقدر ایک رتی صبح و شام ہمراہ گھونٹہ خیارین و کشنیز وغیرہ روزانہ استعمال کرائیں (محمد اکرم سرائی)

(ایضاً) یہ بخار اب دوسرے بخار کی طرف منتقل ہو گیا ہے۔ مریض کا علاج بدون تشخیص قسم بخار مشکل ہے۔ اور یہ فیصلہ کرنا بھی غلط ہے کہ حمی دق ہے۔ اس لئے اب موجودہ تمام علامات مرض واضح ہوں۔ پھر حسب قسم بخار کے علاج تجویز کرنا ہوگا ورنہ خطرناک صورت ہے۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(ایضاً) اگر آپ بچہ کو قرص سرطان ایک صبح اور ایک شام ہمراہ شربت شفا ۳ تولہ عرق ہرا بھرا ۳ تولہ استعمال کرائیں۔ تو بہت ہی مفید ہوگا۔ غذا۔ پھلوں کا رس۔ گلوکوز۔ دودھ۔ ماء الراشب کدو، ماء الشعیر دیں۔ ان کے علاوہ ہر قسم کی چیزوں سے پرہیز کرائیں۔ رات کو سوتے وقت مصری، بہدانہ، صمغ عربی، کتیرا تخم خشخاش نیم کوفتہ منہ میں رکھ کر چوسائیں۔ (حکیم احسان الحق خاں)

(ایضاً) عقیق۔ سنگھ۔ بڑا کوڈ۔ سنگ جراحت۔ سنگ یشب۔ مرجان ابرک سیاہ۔ ابرک سفید ہر ایک ۲ تولہ لیکر ۵ تولہ آب ادوائن میں کھرل کر کے قرص بنا کر دس سیر اوپلوں کی آگ دیں۔ اسی طرح مندرجہ ذیل پانیوں میں دس آگ دیں۔ آب بانسہ۔ آب گلو۔ آب نیم آب کریجوہ۔ آب کنوار۔ آب کاسنی۔ آب زرشک۔ شیر خر مادہ شیر بز ہر ایک ۵ تولہ۔ دس آگ کے بعد پکی اینٹ کے رنگ کا کشتہ تیار ہوگا۔ مقدار خوراک ایک رتی سے ۳-۴ رتی تک ہمراہ بدرقہ مناسب نہایت اکسیر ہے۔ (حکیم ہمایوں)

(ایضاً) ابھی تپ محرقہ کا بقایا مادہ بدن میں موجود ہے جو کہ تکلیف رساں ہے نسخہ ذیل بنا کر استعمال کریں۔ مروارید ناسفتہ ۳ ماشہ بست گلو ۲ ماشہ مغز کنول گٹہ ۲ عدد نارجیل دریائی زہر مہرہ خطائی ۲ ماشہ کستوری خالص ا ماشہ۔ کشتہ ابرک سیاہ ۶ ماشہ کشتہ قلعی ۲ ماشہ کشتہ گودنتی ۲ ماشہ۔ ہڑتال۔ طباشیر نقرہ ۲ ماشہ دانہ الائچی خورد ا تولہ۔ زعفران کشمیری ا ماشہ تمام ادویات کو باریک پیس کر ورق نقرہ چالیس عدد حل کریں۔ خوراک ۲ ماشہ صبح دو ماشہ شام۔ عرق گاؤزبان و شربت عناب سے مالش کیلئے بادام روغن و روغن زرد گاؤ مسلا کر بدن پر مالش روزانہ کریں۔ (حکیم عبد الرحیم)

(ایضاً) ممکن ہے بخار محرقہ دق میں منتقل ہو گیا ہو مندرجہ ذیل نسخہ بہر حال مفید ہے۔

کافور بھیمسینی ۲ تولہ۔ ریشہ ترنج سوختہ ۱/۲ ا تولہ کونین ۲ ماشہ سفوف کر کے ملا رکھیں۔ خوراک ۴-۵ رتی۔ دن میں ۲ بار کسی بدرقہ یا پانی۔ چند روز کھلائیں۔ (حکیم محمد عبد اللطیف)

یادداشت — دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ جو آپ کے پتہ کی چٹ پر ہمیشہ درج ہوتا ہے۔

منیجر

سوالات

جو صاحب دفتر سے مشورہ حاصل کرنا چاہیں انہیں ہر سوال کے ساتھ ۲ کے ٹکٹ اور جو صاحب رسالہ کے ذریعے جواب کے خواہشمند ہوں ان کو ایک ٹکٹ فی سوال بھیجنا چاہیئے ۔ ایڈیٹر

(۲۰) کسی ایسے مرکب بصورت سیال کے اجزا و ترکیب سے مطلع فرمائیں کہ جس کا ایک قطرہ فقط روزانہ دودھ میں ڈال کر پینا مطلوق کے ہر ممکن عوارضات منی کو فنا کر کے بے حد مغلظ و مولد منی ہونے کے علاوہ مادہ منویہ کی ہر ممکن اصلاح پیدا کرے (تجمل الرحمان)

(۲۱) فولاد سیال، نقرہ سیال، مشک سیال، گندھک سیال، مروارید سیال بنانے کی علیحدہ علیحدہ ترکیبات اور افعال خواص سے مطلع فرمائیں (شکیل الرحمان)

(۲۲) ایک ایسا نسخہ طلا یا لیپ تحریر فرمائیں جو نقصانات جلق کو ہر طرح سے مفید ہو عضو تناسل کو خوب فربہ اور دراز کرے اور پھیلا دے اس قسم کے مالش کے تیل یا لیپ ہوں جو بآسانی دستیاب ہو سکیں۔ اور فائدہ جلدی ہو۔

(خریدار ۱۰۳۳۷)

(۲۳) مریض عمر ۲۲ سال عرصہ تین سال سے بذریعہ ناک خون آتا ہے مگر صرف بائیں طرف سے آتا ہے۔ بہت علاج کیے مگر صحت ندارد۔ اندرونی ادویہ بہت سی استعمال کرائیں مگر کسی سے فائدہ نہیں ہوا۔ مریض کا مزاج بھی صفراوی ہے اطبا کرام کوئی آسان۔ کم قیمت نسخہ تجویز فرما کر ممنون و مشکور فرمائیں۔ بہت سی نسواریں بھی استعمال کی گئیں۔

نوٹ۔ جب تک ناک کو چھیڑا نہ جائے خون نہیں آتا۔ معمولی ٹھوکر سے خون آجاتا ہے (خریدار ۱۰۲۰۹)

(۲۴) مریض عمر ۳۰ سال شادی شدہ مزاج صفراوی۔ دس سال کی عمر میں صرف مسوڑھوں سے خون آیا۔ مگر علاج سے درست ہو گیا۔ دو سال بعد پھر ناک اور منہ دونوں جگہ سے خون جاری ہو گیا۔ اور تقریباً دو گھنٹے خون جاری رہا پہلا علاج کرنے سے کچھ فائدہ نہ ہوا۔ اب تک بہت سے حکیموں اور ڈاکٹروں کے زیر علاج رہا۔ مگر کسی سے فائدہ نہیں ہوا خون منہ سے تھوک کے ساتھ ہر وقت آتا ہے۔ جب تھوکتا ہے تو صرف خون ہوتا ہے۔ گرم اشیا مطلق نہیں کھا سکتا۔ عرصہ چھ سال سے صرف کھانڈ یا دال، ماش، نمک اور سیاہ مرچ ڈال کر روٹی کھاتا ہے کوئی چیز ہضم نہیں ہوتی۔ ایک لڑکا اور ایک لڑکی ہے۔ اطبا کرام مرض کا نام اور علاج تحریر فرما کر مشکور فرمائیں۔ مریض تا زندگی دعائیں دیتا رہے گا۔ بعض حکما کرام نفث الدم تشخیص فرماتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحبان اور حکما کرام جواب دیں

(خریدار ۱۰۲۰۹)

(۲۵) میرے ایک دوست کو افیون کھانے کی عادت ہے ایسا نسخہ مجرب درکار ہے جس سے اس کی یہ مضر عادت چھوٹ جائے۔ (حکیم فقیر محمد خریدار ۹۵۵۵)

(۲۶) بوٹی کے ذریعہ چاندی کشتہ کرنے کی ترکیب سے حکما کرام مطلع فرمائیں۔ (سردار محمد خریدار)

(۲۷) مریض عمر ۲۳ برس۔ بارہ تیرہ سال سے زکام کی شکایت ہے ہفتہ میں دو ایک دفعہ ضرور مرض دورہ کرتا ہے۔ دورہ کے عرصہ میں آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں جسم میں تپش معلوم ہوتی ہے آنکھیں زرد ہوتی ہیں۔ اور طبیعت نڈھال ہو جاتی ہے۔ بلغم رقیق خارج ہوتا ہے جریان کی بھی تین چار سال شکایت ہے۔ دورہ کے بعد بخار کا احساس نہیں ہوتا

(ایک سائل)

جامع الحکمت جلد دوم

نقاش نقش ثانی بہتر زاول

جامع الحکمت جلد دوم جس کا ایک مدت سے شدید انتظار کیا جا رہا تھا۔ چھپ کر تیار ہو گئی ہے۔

اس میں نظام دوران خون (قلب۔ شرائین۔ اوردہ اور انتظام انہضام (مری معدہ۔ جگر۔ مرارہ۔ طحال۔ آنتیں۔ لبلبہ۔ نظام بول۔ گردہ۔ مثانہ وغیرہ) نیز امراض مخصوصہ مرداں۔ امراض مخصوصہ نسواں۔ امراض اطفال اور امراض عامہ بھی درج ہیں۔

ہر ایک نظام کے شروع میں اس نظام کے اعضا اور متعلقات کے متعلق تمام قدیم اور جدید تشریحی معلومات شدید کاوشوں سے فراہم کئے گئے ہیں۔ ہر ایک نظام سے تعلق رکھنے عضوی اور فعلی امراض کو دلائل و علامات اور قدیم وجدید تشخیصی معلومات کے ساتھ شامل کیا گیا ہے۔

ہر ایک مرض کی ماہیت کے سلسلہ میں قدیم وجدید تحقیقات اور مختلف آرا بالوضاحت بیان کی گئی ہیں۔

ہر ایک مرض کی تشخیص نہایت فاضلانہ طور پر لکھی گئی ہے۔ فروق الامراض کے نکات اور متشابہ امراض کو جداول کے ذریعہ نمایاں کر کے دکھایا گیا ہے۔

اصول علاج۔ رموز مطب نہایت بسط و تفصیل کے ساتھ لکھے گئے ہیں۔

قرابادینی اور مشہور خاندانوں کے صدری مجربات کا بہت بڑا ذخیرہ جمع کر دیا گیا ہے۔

امراض غیر مدونہ جو کتب قدیمہ میں نہیں ملتے۔ کافی تعداد میں درج کئے گئے ہیں۔

بے شمار عکسی و دستی تصاویر سے مزین کی گئی ہے۔ ۱۲۶۰ صفحات

قیمت مجلد سنہری ———————— ۶ روپے۔ بغیر جلد پانچ روپے آٹھ آنے

غرض عہد حاضر کی مایۂ ناز کتاب ہے۔ جو علاج کے سلسلے میں تمام ضرورتوں کو پورا کرتی ہے

پتہ ———————— ہ

ناظم مشیر الاطباء دل محمد روڈ۔ لاہور

طبی جواہر پارے

علاج بالغذا

اردو زبان میں ایک ایسی لاجواب تصنیف ہے جس کا صحیح اندازہ صرف اسکے دیکھنے سے ہی ہو سکتا ہے۔ قدیم اطبا نے بھی اس علاج کی اہمیت کو سمجھ کر اسکے متعلق مستقل تالیفات مرتب کی تھیں۔ ادارہ مشیر الاطبا نے اس جدید سلسلہ سے مغرب و مشرق کی تمام ضروری معلومات اور جدید ترین تحقیقات یکجا کر دی ہیں ہندوستان کے مشہور اطبا اور ڈاکٹروں کے بیش قیمت مضامین سے مزین و آراستہ ہے۔ اس کو پڑھ کر جہاں ایک طرف ہمارے اطبا تمام جدید ترین معلومات و انکشافات سے استفادہ کرینگے وہاں دوسری طرف علم العلاج میں غذا کی بیش از بیش اہمیت اور مخصوص غذائی معالجات کو سمجھ کر اپنے مطبوں کو کامیاب تر ثابت کر سکیں گے یقیناً علم و فن کا ایک ایسا ذخیرہ ہے جسے ہر گھر ہر مطب اور ہر لائبریری میں موجود رہنا چاہیے۔ کاغذ سفید عمدہ کتابت و طباعت عمدہ۔ سائز ۲۲×۱۸ ضخامت ۱۵۰ صفحات قیمت ۱؎

دستور الاطبا

اس گنجینہ جواہر میں حسب ذیل طبی خاندانوں کے معمولات مطب آگئے ہیں (۱) مسیح الملک حکیم اجمل خان صاحب مرحوم کا خاندان ۲۔ رئیس الاطبا حاجی حکیم عبد العزیز صاحب مرحوم لکھنوی کا خاندان۔ ۳۔ شفاء الملک حکیم رضی الدین صاحب مرحوم دہلوی کا خاندان ۴۔ رئیس الاطبا حکیم مولوی نور الدین صاحب بھیروی کا خاندان۔ ۵۔ رئیس الاطبا حکیم مفتی سلیم اللہ خان صاحب لاہوری کا خاندان۔ اس کتاب کی ترتیب یہ ہے کہ شروع میں عنوان مرض دیا گیا ہے اس کے بعد اس مرض کے متعلق ان تمام خاندانوں کے مجربات و معمولات دیئے گئے ہیں۔ آخر میں ان خاندانوں کے امراض مخصوصہ اور بعض دیگر امراض کے ان بیش قیمت نسخوں کا اضافہ کیا گیا ہے جن کی سارے ہندوستان میں غیر معمولی شہرت ہے اور جو ان خاندانوں کے اسراری و صدری نسخے ہیں اور جن کی وجہ سے اطبا ایک ایک مریض سے ہزار ہزار پانچ پانچ سو روپیہ نذرانہ حاصل کرتے ہیں۔ ابتدا میں ان خاندانوں کے طبی حالات اور عکسی تصاویر بھی دی گئی ہیں۔ اس سے پہلے اس نوعیت کا گرانقدر ذخیرہ شائع نہیں ہوا۔ قیمت جلد اول دو روپے۔ جلد دوم عہ

رموز مطب

معالجات کا نہایت مفید اور دلچسپ مجموعہ

اس کے دو حصے ہیں۔ پہلے حصے میں سابق اطبا مثلاً افلاطون۔ جالینوس۔ شیخ الرئیس۔ رازی۔ زہراوی۔ شریف خاں۔ نور الدین۔ عبد المجید خاں۔ عبد العزیز خاں وغیرہ۔ اور دوسرے حصے میں زمانہ حال کے مشاہیر اطبا۔ اور بعض قابل ڈاکٹروں کے خاص خاص معرکے کے معالجات۔ رموز تشخیص نکات مطب۔ اسرار علاج اور مجربات وغیرہ دلچسپ حکایات کی شکل میں مع ان کے مختصر حالات زندگی کے درج ہیں۔ ان میں سے مشہور ترین اطبا قدیم و حال کی عکسی تصاویر بھی شامل ہیں۔

۲۰×۲۶/۸ کے سو صفحات سے زائد پر مشتمل ہے۔ کتابت طباعت نہایت عمدہ اور دیدہ زیب۔ کاغذ سفید سرورق رنگین موٹا

قیمت فی جلد ——— ایک روپیہ چار آنے (عہ؎)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵۲

مشیر الاطبا

زیر نگرانی

"شفاء الملک حکیم محمد حسن قرشی لاہور"

سالانہ چندہ ڈیڑھ روپیہ

عہدِ حاضر کا طبی شاہکار
جامع الحکمت
مرتبہ رئیس الاطباء حکیم محمد حسن صاحب قرشی پرنسپل طبیہ کالج لاہور
طب کا بہترین عام فہم اور مکمل انسائیکلوپیڈیا جس میں تاریخ طب، تشریح، حفظِ صحت
تشخیص اور دستور العلاج کے علاوہ تمام امراض کی مفصل ماہیت، اسباب، علامات، تشخیص
فروق الامراض۔ انجام و عوارض۔ اصولِ علاج۔ دستور العلاج۔ نہایت کامیاب اور
بہترین مجربات دیئے گئے ہیں۔ علاج میں قلیل المقدار اور مرکب دوائیں بھی شامل ہیں۔ سینکڑوں
جدید امراض کا بیان بھی شامل ہے۔ اس کے علاوہ عکسی تصویریں ہیں۔ ابتدا میں ایک
عجیب و غریب رنگین نقش تشریحی ہے۔
تشخیص مجربات اور تصاویر
کے اعتبار سے اس جیسی کتاب ابھی تک اردو میں شائع نہیں ہوئی کیونکہ اس میں
طب قدیم و جدید کے تمام ضروری معلومات آگئے ہیں۔ زبان سادہ اور سلیس ہے
اور طبیب۔ وید اور ڈاکٹر اور شائق طب کے علاوہ ہر گھر میں اس کا ہونا
مفید اور ضروری ہے۔
کتابت۔ طباعت۔ کاغذ عمدہ
صفحات جلد اول تقریباً گیارہ سو۔ جلد سنہری قیمت پانچ روپے بارہ آنے
صفحات جلد دوم ساڑھے گیارہ سو۔ جلد سنہری قیمت چھ روپے چار آنے
قیمت ہر دو مجلد ــــــ ساڑھے گیارہ روپے
ناظم کتب خانہ مشیر الاطباء دل محمد روڈ لاہور
جامع الحکمت
قرشی

طبی جواہر پارے

علاج بالغذا

اردو زبان میں ایک ایسی لاجواب تصنیف ہے جس کا صحیح اندازہ صرف اسکے دیکھنے سے ہی ہو سکتا ہے قدیم اطبا نے بھی اس علاج کی اہمیت کو سمجھ کر اسکے متعلق مستقل تالیفات مرتب کی تھیں۔ ادارہ مشیر الاطبا نے اس جدید تیں سے مغرب و مشرق کی تمام تر معلومات اور جدید ترین تحقیقات جمع کر کے ہندوستان کے مشہور اطبا اور ڈاکٹروں کے بیش قیمت مضامین سے یہ نمبر آراستہ ہے۔ اس کو پڑھ کر جہاں ایک طرف ہمارے اطبا تمام جدید ترین معلومات و انکشافات سے استفادہ کرینگے وہاں دوسری طرف علم العلاج میں غذا کی بیش از بیش اہمیت اور مخصوص غذائی معالجات کو سمجھ کر اپنے مطبوں کو کامیاب بنائیں گے غرضیکہ علم و فن کا ایک ایسا ذخیرہ ہے جسے ہر گھر، ہر مطب اور ہر لائبریری میں موجود ہونا چاہئیے۔ کاغذ سفید عمدہ کتابت طباعت عمدہ سائز ۲۲×۲۹ صفحات ۱۵۱ صفحات قیمت عہ

دستور الاطبا

اس گنجینۂ جواہر میں حسب ذیل طبی خاندانوں کے معمولات مطب آ گئے ہیں ا۔مسیح الملک حکیم اجمل خاں صاحب مرحوم کا خاندان ۲۔رئیس الاطبا حاجی حکیم عبد العزیز صاحب مرحوم لکھنوی کا خاندان۔ ۳۔شفاء الملک حکیم رضی الدین صاحب مرحوم دہلوی کا خاندان ۴۔رئیس الاطبا حکیم مولوی نور الدین صاحب بھیروی کا خاندان ۵۔رئیس الاطبا حکیم مفتی سلیم اللہ خاں صاحب لاہوری کا خاندان۔ اس کتاب کی ترتیب یہ ہے کہ شروع میں عنوان مرض دیا گیا ہے اس کے بعد اس مرض کے متعلق ان تمام خاندانوں کے مجربات و معمولات دیئے گئے ہیں۔ آخر میں ان خاندانوں کے امراض مخصوصہ اور بعض دیگر امراض کے ان بیش قیمت نسخوں کا اضافہ کیا گیا ہے جن کی سارے ہندوستان میں غیر معمولی شہرت ہے اور جو ان خاندانوں کے سارے و صدری نسخے ہیں اور جن کی وجہ سے اطبا ایک ایک مریض سے ہزار ہزار یا پانچ پانچ سو روپیہ نذرانہ حاصل کرتے ہیں۔ ابتدا میں ان خاندانوں کے طبی حالات اور عکسی تصاویر بھی دی گئی ہیں۔ اس سے پہلے اس نوعیت کا گرانقدر ذخیرہ شائع نہیں ہوا۔ قیمت جلد اول ۱۲ پیسے۔ جلد عگر

رموز مطب

معالجات کا نہایت مفید اور دلچسپ مجموعہ

اس کے دو حصے ہیں۔ پہلے حصے میں سابق اطبا۔ مثلاً افلاطون، جالینوس، شیخ الرئیس، رازی، زہراوی، شریف خاں، نور الدین، عبد المجید خاں، عبد العزیز خاں وغیرہ اور دوسرے حصے میں زمانہ حال کے مشاہیر اطبا اور بعض قابل ڈاکٹروں کے خاص خاص معرکے کے معالجات، سر موز تشخیص، نکات مطب، اسرار علاج اور مجربات وغیرہ دلچسپ حکایات کی شکل میں ان کے مختصر حالات زندگی کے درج ہیں۔ ان میں سے مشہور ترین اطبا قدیم و حال کی عکسی تصاویر بھی شامل ہیں۔

۲۲×۲۹ کے سو صفحات پر مشتمل ہے۔ کتابت، طباعت نہایت عمدہ اور دیدہ زیب۔ کاغذ سفید سرورق رنگین موٹا

قیمت فی جلد ——————————— ایک روپیہ چار آنے (عہ)

جلد ۲ | مشیر الاطبا بابت ماہ اپریل سنہ ۱۹۴۲ء مطابق جمادی الاول سنہ ۱۳۶۱ھ | نمبر ۶

فہرست مضامین

قواعد و ضوابط

۱۔ رسالہ ہر انگریزی ماہ کی ۲۰ تاریخ کو باقاعدہ ہر خریدار کو بھیج دیا جاتا ہے۔

۲۔ ڈاک کے ڈاکو کئی رسائل کو ہضم کر جاتے ہیں۔ اس لئے اگر آپ کو ۳۰ تاریخ تک رسالہ نہ ملے تو دفتر کو خط لکھیں۔ دوبارہ بھیج دیا جائے گا۔ بعض اصحاب دو دو مہینے کے بعد پچھلے رسائل نہ ملنے کی شکایت کرتے ہیں۔ ایسے پرچے بلاقیمت نہیں بھیجے جائیں گے۔

۳۔ جواب طلب امور کے لئے پانچ پیسے کا ٹکٹ آنا لازمی ہے۔

۴۔ خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ نہایت ضروری ہے۔ پتہ صاف اور خوشخط لکھیں۔

۵۔ دفتر کے تمام منی آرڈر اور وی۔ پی سنٹرل ایکسچینج بنک کی معرفت وصول ہوتے ہیں۔ اس لئے بنک مذکورہ کے مینیجر کے دستخطوں کو صحیح تصور کیا جائے۔

مشیر الاطباء

بابت ماہ اپریل ۱۹۴۲ء

شذرات

شرح اموات اطفال

ممالک متحدہ امریکہ میں سائنس کی ترقی اور حفظان صحت کی تعلیم کے عام ہو جانے پر اب بچوں کی شرح اموات میں دن بدن کمی رونما ہو رہی ہے۔ میٹرنٹی ہسپتالوں (زچہ پیدا کرنے کے ہسپتال) اور ان میں بکثرت بستر مہیا ہو جانے پر نیز ماؤں کو بچہ کی تربیت اور غذا کے متعلق صحیح تعلیم دینے کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ زچہ کی شرح اموات بھی کم ہو گئی ہے۔ اور بچے بھی پہلے کی نسبت اب بہت کم مرتے ہیں۔

۱۹۱۵ء میں ایک ہزار زندہ پیدا ہونے والے بچوں میں ۹۹٫۹ فی صدی موت کا شکار ہو جاتے تھے۔

۱۹۳۷ء میں شرح اموات ۵۴٫۴ تھی اور ۱۹۳۹ء میں گھٹ کر ۵۰٫۹ تک رہ گئی۔

یہ ترقی نہایت حوصلہ افزا ہے۔ اس کے برخلاف ہندوستان کی حالت میں ابھی تک کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ یہاں بچوں کی اموات کی تعداد بہت حد تک حسب سابق ہے۔

حرکات قلب و تنفس وغیرہ

تندرست انسان کا قلب ایک منٹ میں کم و بیش ۷۲ دفعہ حرکت کرتا ہے۔ اور ایک حرکت کے ساتھ چھ اونس خون شرائین میں دھکیل دیتا ہے۔ اسی طرح ایک گھنٹہ میں ۲۵۹۲۰ اونس یا ۱۶۲۰ پونڈ خون شرائین میں بھیج دیا جاتا ہے تیزی سے چلنے میں قلب کی حرکات ایک منٹ میں دس کے قریب بڑھ جاتی ہیں۔ اس طرح ۶۰ اونس خون فی منٹ اور ۲۲۵ پونڈ خون فی گھنٹہ شرائین میں زیادہ جاتا ہے۔

تندرست انسان ایک منٹ میں تقریباً پندرہ دفعہ سانس لیتا ہے۔ ہر سانس کے ساتھ وہ قریباً ۲۲ مکعب انچ ہوا اندر کھینچتا ہے۔ اور ایک گھنٹہ میں ۱۱ مکعب فٹ سے کچھ زائد ہوا سانس کے ذریعے اندر جاتی ہے۔ اگر کاتب ہوا میں ہیر

کی جا رہی ہو تو چلتے ہوئے سانس کی تعداد دوگنی ہو جاتی ہے گویا ۱۰ مکعب فٹ زائد ہوا سے فائدہ حاصل کیا جاتا ہے۔

اوسطاً انسان کا قدم ۲۰ انچ لمبا ہوتا ہے۔ اس طرح ایک میل میں اُسے قریباً ۳۲۶۲ قدم اٹھانے پڑتے ہیں۔ اگر بازو ہلاتے ہوئے چلا جائے تو ایک قدم کے ساتھ ایک دفعہ بازو بھی حرکت کرتا ہے۔ گویا کل ۶۲۵۲۶ حرکات ہوتی ہیں۔ قدم کی ایک حرکت کے ساتھ قریباً دو سو عضلات حرکت کرتے ہیں۔ اس حساب سے ۶۲۵۲۶ حرکات کے ساتھ ہم لاکھوں عضلاتی حرکات کرتے ہیں۔

اسی لئے کہا جاتا ہے کہ چلنا ایک بہترین ورزش ہے۔ فضلات کو جلد کے راستے بہانے، تازہ ہوا سے استفادہ کرنے، دوران خون کو باقاعدہ رکھنے، معدے اور آنتوں کی شکایات کو درست کرنے غرضیکہ ہر اعتبار سے پیدل سیر کرنا نہایت مفید ہے

مارفیا کے خطرات

طب مغربی کے حاملین مارفیا کے انجکشن کثرت سے استعمال کرتے ہیں۔ اور اس کے معجزات کے باعث اسے اپنی طب کی سرمایہ افتخار ادویہ میں شمار کرتے ہیں۔ مگر جہاں تک نتائج اور حقائق کا تعلق ہے ہمیں افسوس ہے کہ وہ بالکل مختلف اور نہایت تلخ ہیں۔ مادہ مرض کو بلا سوچے سمجھے اور مرض کی تشخیص و تحقیق کئے بغیر افیون جیسی چیز دے کر دبا دینا بہت حد تک زندگی کے ایام کو کم کرنے کے مترادف ہے

بہت سے بڑے بڑے آدمیوں کی اموات اس سرمایہ افتخار دوا کی سریع الاثری کی بدولت واقع ہو چکی ہیں بعض مغرب زدہ لوگ عارضی نفع کی وجہ سے اس معجز نما دوا کے اثرات کے بہت کچھ معتقد اور معترف ہیں۔ مگر ان اصحاب کو شاید یہ علم نہیں کہ مارفیا کا ہر انجکشن عارضی تسکین کے ساتھ ان کی زندگی کی مدت کو بھی کم سے کم تر کرتا چلا جا رہا ہے۔

بیداری۔ درد اسہال اور دوسری تکالیف میں طب مغربی کے حاملین مارفیا کے انجکشن سے معجزات کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ لیکن یہ دوا چونکہ شدید یابس اور مخدر ہے۔ اس لئے بیشتر اوقات اس سے بے حد نقصان ہوتا ہے۔ بیداری اگر یبوست اور قلت الدم کے باعث ہے۔ تو مارفیا ایسی خشک دوا جو کچھ نفع دے سکتی ہے وہ ظاہر ہے

شدید درد کی تسکین کے لئے مارفیا کا استعمال کیا جاتا ہے اور ہر دفعہ درد کے ظہور پر مارفیا کا انجکشن کر کے مریض کو تسکین دی جاتی ہے۔ لیکن بدقسمتی سے سبب مرض کو ذہن میں نہیں لایا جاتا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مارفیا کی یبوست اور مخدر اثرات سے اعصاب بتدریج بے حس ہونے لگتے ہیں۔ اور بہت سے شدید اور مہلک عوارض رونما ہو جاتے ہیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ مارفیا کا کوئی انجکشن مریض کو موت کی تسکین سے ہم آغوش کر دے

اسہال میں مارفیا کا اثر جس قدر مہلک ہے وہ شاید اور کسی مرض میں نہیں۔ طبیعت اسہال کے ذریعے موذی مادہ کو رفع کرنے کی سعی کرتی ہے۔ مگر مارفیا کے انجکشن سے امعا میں رطوبات کا ترشح قطعی بند ہو جاتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مواد ردیہ اعضاء رئیسہ کو شدید ضرر پہنچاتے ہیں۔ اور اس کا نتیجہ موت بھی ہو سکتا ہے۔

سوڈا واٹر مضر ہے

سوڈا واٹر پینے کا رواج آج کل بہت عام ہو چکا ہے۔ اسے جہاں میزبان اپنے مہمانوں کی تواضع کے لئے پسند کرتے ہیں۔ وہاں مریض بھی مفید خیال کر کے بکثرت استعمال کرتے رہتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ سوڈا واٹر کا کھاری پن معدہ کے تیزاب کو زائل کر دیتا ہے۔ اور غذا کے ہضم میں رکاوٹ ڈالتا ہے۔ مریضوں کو چاہیئے کہ مرض کی تحقیق کے بعد اس کا مناسب علاج کریں۔ نہ کہ بستر پر دراز ہو کر دھڑا دھڑ سوڈا واٹر کی بوتلیں شکم میں انڈیلنا شروع کر دیں۔

بچے کی بہترین غذا

ماں کا دودھ بچہ کی بہترین اور قدرتی غذا ہے۔ اپنے
بچے کو چھاتی کا دودھ پلانے والی غیر مہذب اور بے پڑھ ماں
اس مہذب اور پڑھی لکھی ماں سے بدرجہا بہتر ہے۔ جو اپنے بچے کی
پرورش کے لئے مصنوعی غذائیں تلاش کرتی ہے۔ ماں کے
دودھ جیسی قدرتی اور صحیح چیز حاصل ہونے کے بعد کوئی مصنوعی
غذا یا دوسرا نعم البدل تلاش کرنا درحقیقت ایک قسم کی
گستاخی ہے۔ سنگترے کے رس کو حامل حیاتین خیال کر کے
بچوں کے لئے بہت مفید خیال کیا جاتا ہے۔ لیکن جن بچوں
کی پرورش ماں کے دودھ پر ہو رہی ہو۔ ان کو اس کی ضرورت
نہیں رہتی۔ البتہ ماں کی غذا میں سنگترہ شامل کرنا بہتر ہوتا
ہے۔ اگر بچے کو سنگترے کا رس دیا جائے۔ تو اس کی آنتوں میں
ہلکی سی خراش ہو کر دست آنے لگتے ہیں۔ بعض اوقات معدے
[?]میں خرابی شروع ہو جاتی ہے۔ اور بچہ ماں کا دودھ پینا
[?]ترک کر دیتا ہے۔ اسی طرح لیموں اور ٹماٹر کے رس کی بھی
تعریف کی جاتی ہے۔ مگر ان کا استعمال بھی مندرجہ بالا قسم کے
نتائج پیدا کرتا ہے۔ بعض اوقات ان رسوں کے استعمال سے
بچہ کے جسم پر خاص قسم کے دانے نکل آتے ہیں۔
اگر ماں کے دودھ پر پرورش پانے کے باوجود بچہ
کمزور ہے۔ تو ماں کی غذا کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ اور
[?]سنگترہ لیموں یا ٹماٹر کا رس بچہ کی بجائے ماں کو دینا چاہیئے۔
کیونکہ اس طرح حیاتین کی ایک موزوں مقدار ہضم اور جذب
حاصل کرنے کے بعد قدرت کے سانچے میں ڈھل کر بچہ
کے معدہ میں پہنچے گی۔ اور بچہ اس سے صحیح طور پر استفادہ
کر سکے گا۔

گاؤں میں صحت

لندن کے بہت سے بچوں کو بیماری سے بچانے کیلئے
گاؤں میں بھیج دیا گیا تھا۔ عرصہ تک وہاں رہنے سے ان بچوں
کی صحت پر نہایت خوشگوار اثر ہوا۔ وہ خوش و خرم نظر آنے لگے
ان کے گال سرخ اور شوخ ہو گئے۔ اور سب نے وزن میں
کم و بیش ترقی کی۔ اس کی وجہ یہ کہ گاؤں والوں کو تازہ ہوا میسر
ہوتی ہے۔ غذا قدرتی اور خالص ملتی ہے۔ مصنوعی اور بعض
لذیذ چیزوں کو کھانے کا کم موقعہ ملتا ہے۔ اور کافی دیر تک آرام
سکون کی نیند سے فائدہ حاصل کیا جا سکتا ہے۔
ہندوستان کے بڑے شہروں کے بچے اور دوسرے
افراد بھی اب دیہاتی زندگی اختیار کرنے پر مجبور ہو رہے
ہیں۔ مگر بعض لوگ اس زندگی سے خوف زدہ بھی ہیں۔ اس
کی وجہ یہ ہے کہ حفظان صحت کا انتظام ناقص ہونے کی وجہ
سے۔ اور عوام میں تعلیم کی کمی کی وجہ سے۔ . . . .
ہندوستان کے بہت سے گاؤں موسمی اور وبائی امراض
کا شکار ہوتے رہتے ہیں۔ پانی کا انتظام اکثر ناقص ہوتا ہے۔
اور یہی بہت سی بیماریوں کا سبب ہوتا ہے۔ گڑھوں اور
تالابوں میں پانی کا سڑنا مچھروں کی پیدائش کا موجب ہوتا
ہے۔ اور مچھروں سے ملیریا پھیلتا ہے۔ ہیضہ کے بیمار کے کپڑے
اور فضلات جس پانی سے صاف کئے جائیں وہ جراثیم آلود ہو
جاتا ہے۔ اور جو بھی تندرست شخص اسے استعمال کرتا ہے۔
ہیضہ میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ ان حالات میں ضروری ہے کہ
ہم دیہات کی حالت کو بہتر بنانے کی طرف توجہ دیں۔ اور دیہاتیوں
کو حفظان صحت کے سادہ اور مفید اصول سمجھائیں۔
ہر شہری صرف ایک ماہ کے قلیل عرصہ میں دیہات میں
رہ کر اپنی صحت میں یقینی تغیر محسوس کر سکتا ہے۔ دیہات
کی تازہ اور خوشگوار ہوا اور سادہ اور قدرتی غذا شہریوں کے
کیک پیسٹری سے بدرجہا مفید ہے۔ اور جسم کی پرورش کے
لئے اس کا استعمال بے حد فائدہ مند ہے۔

مذاکرہ علمیہ

بعض امراض کے متعلق
چند علمی و عملی نکتے

(از جناب حکیم گنگا رام صاحب گاندھی کامل طب و جراحت پریم گلی لاہور)

قے

قے مختلف اسباب سے آیا کرتی ہے۔ اس لئے علاج میں ہمیشہ سبب کا لحاظ رکھنا چاہیئے۔ اگر معدہ میں زہر کی موجودگی قے کا باعث ہو۔ اور مریض نے غلطی سے یا جان بوجھ کر زہر کھا لیا ہو تو معدہ کو فوراً دھونے کا اہتمام کرنا چاہیئے۔ دھونے کے بعد زہر کے مخصوص تریاق کا استعمال کرنا چاہیئے

اگر قے معدہ میں صفرا کی موجودگی کی وجہ سے ہو تو اول ہلکی سی مقئ دوا دے کر مادہ کو خارج کر لینا چاہیئے۔ اور اس کے بعد بھی اگر ابکائیاں آئیں تو مسکنات معدہ دینے چاہئیں۔ معدہ کے مقام پر برف کے ٹکڑے رکھے جا سکتے ہیں۔ یا مریض کو برف چوسنے کو دی جا سکتی ہے۔

معدہ کے فم پر رائی کا پلستر لگانا بھی مفید ہے۔ خصوصاً اگر قے کا باعث بلغمی مادہ ہو۔ جو معدہ کی دیواروں سے چپیدہ ہو گیا ہو رائی کے پلستر سے معدہ کا دوران خون تیز ہو جاتا ہے۔ اور مادہ حل ہو کر خارج ہو جاتا ہے۔ ایسی صورتوں میں برف چسوانا یا معدہ کے مقام پر رکھنا مضر ہوتا ہے۔

اگر قے عصبی نوعیت کی ہو تو مسکن اور دافع تشنج ادویہ کے مرکبات سے فائدہ حاصل کرنا چاہیئے۔ جن ادویہ میں ہینگ اور کافور ہوں وہ مفید ہوتی ہیں۔

حاملہ کی قے عام طور پر زیادہ تشویشناک نہیں ہوتی۔ اور یہ عصبی نوعیت کی ہوتی ہے۔ رحم کے بڑھنے سے احشاء شکم پر دباؤ پڑتا ہے۔ اور اعصاب میں انعکاسی تحریک ہو کر حاملہ کو ابکائیاں اور قے آتی ہے۔ ایسی صورت میں بلوچن۔ زرورد۔ الائچی خورد سماق وغیرہ ادویہ کو باریک پیس کر رُب انار میں ملا کر دینا چاہیئے ہینگ اور کافور کے مرکبات بھی ضرورت پر دیئے جا سکتے ہیں لیکن حاملہ کی قے میں مفرحات کے استعمال کو ترجیح دینی چاہیئے۔

بعض اوقات حاملہ کی قے سمی قسم کی ہوتی ہے اور شدید عوارض کا پیش خیمہ ہوتی ہے۔ اس کا معمولی دواؤں سے علاج نہیں ہو سکتا۔ مریضہ کی عمومی حالت اور صحت۔ مرض کی نوعیت امتحان بول اور گردہ و جگر کے امتحانات سے مرض کی تشخیص کی جاتی ہے۔ اس مرض کا علاج جتنی جلدی ہو سکے کر لینا چاہیئے کیونکہ اگر بے توجہی برتی جائے۔ تو بعد وضع حمل زچہ شدید تکالیف میں مبتلا ہو کر بعض اوقات راہی ملک عدم ہو جاتی ہے۔

حاملہ کی قے اگر اور کسی دوائی سے بند نہ ہو تو خاوند کے دس مکعب سنٹی میٹر خون کے عضلاتی انجکشن سے بند ہو جاتی ہے

شرابیوں کو بھی صبح کے وقت بعض اوقات قے آیا کرتی ہے ان کے لئے سنکھیا کے مرکبات مفید ہوتے ہیں بحولی تیزاب نمک کے پانچ قطرے آدھے گلاس پانی میں ملا کر دن میں تین چار مرتبہ پلانا بھی ان کے لئے مفید ہوا کرتا ہے۔

مریضوں کو کلوروفارم سنگھانے کے بعد ابکائیاں اور قے آیا کرتی ہے۔ ان کے لئے سوڈا بائیکارب پانی میں حل کر کے چمچہ سے تھوڑا تھوڑا پلانا مفید ہوا کرتا ہے اور سیال چمین اور گلوکوز کے انجکشن یا حقنے سے بھی فائدہ ہوتا ہے۔

بہرہ پن کے اسباب

اکثر انگریزی دواؤں میں چونکہ الکحل ہوتا ہے۔ اس لئے

کثرت سے انگریزی دوائیں استعمال کرنے والے اصحاب الکحل کے اثرات کی وجہ سے بہرہ پن کا شکار ہو جاتے ہیں۔ الکحل کے علاوہ انگریزی ادویہ جیسے کونین۔ سوڈا سلفیٹ اور جست کے مرکبات بھی بہرہ پن پیدا کرتے ہیں۔

تمباکو (زہر نکوٹین) کی تمباکو نوشوں میں بہرہ پن کا سبب ہوتا ہے۔

نزلہ وبائی جلی محرقہ۔ اور کنپھیڑے وغیرہ امراض کے نتیجے میں بعض اوقات مریض بہرہ ہو جاتا ہے۔ لیکن اکثر اوقات یہ بہرہ پن عارضی ہوتا ہے۔ اور دن بدن مریض بغیر علاج کے رو بصحت ہوتا جاتا ہے۔

بچوں اور نوجوانوں میں بہرہ پن موروثی آتشک کے باعث ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اس مرض کے باعث اعصاب میں نقص آجاتا ہے۔

ساٹھ برس کی عمر کے بعد عام طور پر قوت سماعت میں نقص آنے لگتا ہے۔ اگر اس عمر میں مریض مزمن نزلہ یا ناک کی کسی مقامی تکلیف کا شکار ہو تو اس کا علاج کرنا چاہیئے۔ قوت سماعت کو بھی اس سے فائدہ پہنچتا ہے

کسی حادثہ کے باعث عصب سمع کو اگر ضرر و نقصان پہنچ جائے۔ تو مریض بہرہ ہو جاتا ہے۔ دھماکے سے بھی کان کا پردہ بعض اوقات پھٹ کر بہرہ پن کا سبب بنتا ہے (اس کا مفصل بیان پچھلے ماہ کے معارف طبیہ میں آچکا ہے) جن کارخانوں میں شور و غل ہوتا ہے۔ وہاں کے کام کرنے والے عموماً بہرے ہو جاتے ہیں۔ ریلوے انجن چلانے والے کانوں میں کام کرنے والے جہازوں کے ملاح اور بوائلر بنانے کے کارخانہ میں کام کرنے والے اسی وجہ سے اکثر اوقات بہرے ہو جاتے ہیں۔

اعصاب کے آٹھویں جوڑ میں اگر رسولی ہو جائے تو قوت سماعت ناقص ہو جاتی ہے۔ اور اس کا علاج .. تقریباً ناممکن ہوتا ہے

عصبی بہرہ پن ہسٹریا کے مریض مردوں یا عورتوں میں بعض اوقات ظاہر ہو جاتا ہے۔ اس کی تشخیصی علامت یہ ہے کہ مرض بغیر کسی سبب کے اچانک عارض ہو جاتا ہے۔ اور پھر اچانک ہی مریض تندرست ہو جاتا ہے۔

گنج
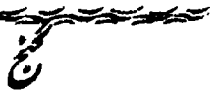
سر کے بال عموماً مندرجہ ذیل اسباب سے جھڑ جایا کرتے ہیں۔

۱۔ کسی حاد یا مزمن بیماری سے صحت یاب ہونے کے بعد مثلاً نزلہ وبائی جلی محرقہ وغیرہ۔
۲۔ کھوپری کی التہابی کیفیت میں۔
۳۔ آتشک کے دوسرے اور تیسرے درجہ میں
۴۔ مزمن اور تباہ کن امراض مثلاً ذیابیطس دسل و دق وغیرہ
۵۔ زیادتی عمر
۶۔ موروثی خاصیت۔
۷۔ بالوں کو بار بار دھونا مگر اچھی طرح نہ سکھانا
۸۔ بالوں کی صفائی کا خیال نہ رکھنا۔
۹۔ صدمہ۔ دماغی کام کی زیادتی۔ اور تفکرات وغیرہ
۱۰۔ گاہے جوانوں میں بال گرنے کا کوئی سبب تلاش نہیں کیا جا سکتا

علاج

مزمن بیماریوں کے بعد جوں جوں تقویت آتی جاتی ہے۔ مرض از خود رفع ہوتا جاتا ہے۔ علاج کا اصول یہ ہے۔ کہ سر پر ایسے تیلوں کی مالش کی جائے یا ایسی ادویہ لگائی جائیں جو دوران خون کو تیز کریں۔ اور بالوں کی گلٹیوں کو تقویت اور تحریک دیں عمومی مقویات مفید ہیں۔ کشتہ فولاد اور جوارش جالینوس غذا کے بعد دونو وقت کھلانا فائدہ مند ہے۔ روغن زیتون خالص اور روغن بادام شیریں سے سر کی مالش کرنی چاہیئے

داڑھی کے کسی خاص رقبہ کے بال بعض اوقات گر جاتے

ہیں اس جگہ پر تیلنی مکھی کا پلستر لگاکر آبلہ اٹھایا جاتا ہے اور اس آبلے کا پانی نکال کر مرہم کافوری لگائی جاتی ہے زخم کے مندمل ہونے کے بعد بال نکل آتے ہیں۔ رائی کا پلستر بھی آبلہ اٹھانے کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ گو اس کی قوت تیلنی مکھی سے کم ہے۔ بہت سی انگریزی ادویہ جو اس مطلب کے لئے ولایت سے بن کر آتی ہیں۔ اور جو خاص گراں قیمت ہیں اسی اصول پر تیار کی جاتی ہیں۔ ان میں اکثر تیلنی مکھی ہی ایسا جزو ہوتا ہے جس سے فائدے کا امکان ہوتا ہے۔

بارے کے انحراف کا انگریزی لیمپ بھی اس مطلب کے لئے مفید ہوتا ہے۔ اس سے جلد میں عارضی طور پر احتقان دموی پیدا ہو جاتا ہے۔

بعض اوقات مرض کا کوئی سبب سمجھ میں نہیں آتا۔ ان حالات میں اندرونی غدہ نخامیہ کے جوہر کی ایک کعب سینٹی میٹر مقدار میں ایک ماہ تک ہر تیسرے روز عضلاتی پچکاری کی جاتی ہے اور غدہ درقیہ کی گولیاں کھلائی جاتی ہیں۔ عمومی صحت کو بہتر کرنا مرض کی ہر صورت میں مفید ہے۔

اچھی اور قابل اولاد پیدا ہونے کے اوقات

(از خامہ حضرت حکمتاب امروہوی)

فوتی اور پیدائشی رجسٹروں کے روزانہ اندراجات سے اب تک لڑکے لڑکیوں کی زیادتی وکمی موت وحیات کا تناسب امراض کی کثرت وقلت اور عمر کا اوسط وغیرہ معلوم کیا جاتا رہا ہے مگر اب بل امریکہ نے پیدائشی رپورٹ سے یہ بھی نتیجہ نکالنے کی کوشش کی ہے کہ بڑے بڑے عقلمند، باکمال اور قابل و باثر لوگ سال کے کس حصہ میں زیادہ ہوئے ہیں۔ اس کے معلوم کرنے کے لئے انہوں نے سال کو دو ششماہیوں پر تقسیم کیا ہے۔ جن کی تفصیل سے معلوم ہوتا ہے کہ لائق افراد کی پیدائش جنوری سے جون تک زائد ہوئی ہے۔ اگر ہم اپنے فصول اربعہ کی تاثیرات کے اشتباہ میں یہ جدول پیش کریں تو سب جاننا ہوگا۔ کہ فصل ربیع اپنے اعتدال کے باعث اس میں زائد کارفرما ہے۔ اور یہ تمام تر بہار موسم بہار کی ہے۔ اور صیف کی فصل کے بچے افراد حرارت کے باعث با عمل اور متحرک قلب و دماغ کے مالک ہوئے ہیں خریف وشتا اپنے استیلاء برودت کے باعث جمود کو ظاہر کراتی ہیں۔ اس نظریہ کے ماتحت والدین کو وظیفۂ زوجیت اس زمانہ میں زائد ادا کرنا چاہیئے۔ تاکہ ملک کی حالت میں بین تبدیلی نظر آنے لگے۔

مشغلہ	ششماہی اول	ششماہی دوم
شاعر	۲۵	۱۵
واعظ	۲۷	۲۸
سائنسدان	۳۹	۲۴
فلاسفر	۲۵	۱۵
ماہر جنگ	۲۲	۱۳
مدبر	۲۵	۲۰
ماہر علم موسیقی	۸	۴
مصور	۸	۹
مورخ وایڈیٹر	۲۶	۲۵

نوٹ

اگر آپ مشاغل کے لوازمات میں بھی تفکر کریں۔ تو پتہ چل جائے گا کہ واعظ میں جذبی تقدس کی ضرورت ہے۔ اس لئے فصول بارد میں زیادتی ہے۔

جنگ اور دیسی طب کے حاملین

(از جناب حکیم عبدالقوی دریابادی فاضل الطب والجراحت)

موجودہ جنگ کے شرارے ساری دنیا کے خرمن امن کو جس طرح غارت کر رہے ہیں۔ اس سے کون ناواقف ہے ہندوستان جو اب تک خطرات جنگ سے مامون رہنے کی لحاظ سے مقابلۃً جنت نشان سمجھا جا رہا تھا۔ جاپان کے جنگ میں در آنے کی وجہ سے خطرہ کی زد میں آگیا ہے یہاں مقصود جنگ کی سیاسی حیثیت نہیں بلکہ یہ ظاہر کرنا ہے۔ کہ دیسی طب کے حاملین یونانی اور آیورویدک طریقہائے علاج کو برتنے والے اس جنگ میں اپنے فن کا وقار کس طور تو میں بلند کر سکتے ہیں۔ اور دیسی طبوں کے ہمہ گیر اور عالمگیر نظام کو جو بدقسمتی سے صرف ہندوستان ہی میں محدود و مقید ہو کر رہ گیا ہے۔ دنیا کے ہر ہر گوشے میں کس طرح پھیلا سکتے۔ کیا میدان کارزار کے مجروحین کی مرہم پٹی اور شہروں پر ہوائی حملے کے دوران میں خلق خدا کو طبی امداد دینے کا کام تمام کا تمام ڈاکٹر صاحبان تک ہی محدود رہیگا۔ یا اس میں دیسی طب کے نام لیواؤں کا بھی کچھ حصہ ہوگا۔

حکومت کو اس وقت ہر ہر محاذ جنگ، ہر ہر فوجی مستقر اور ہر خطرے کے مقام پر طبی مدد دینے والوں کی شدید ضرورت پیش آرہی ہے۔ اور اس غرض سے اخبارات میں دھڑا دھڑ اشتہارات شائع ہو رہے ہیں جن میں ایلوپیتھک ڈاکٹروں کو (بشمول ریٹائرڈ و پنشن یافتہ ڈاکٹروں کے) گراں قدر معاوضہ پر ملازمت کی دعوت دی جا رہی ہے لیکن افسوس کہ دیسی طب کے حاملین کی طرف سے حکومت یکسر غافل ہے۔ اور اس کے نزدیک یہ لوگ سرے سے ناقابل التفات ہیں۔ اس زمانہ میں جب کہ ہندوستانیوں کو روز بروز آئینی حقوق مل رہے ہیں۔ اور بڑے بڑے عہدوں حتی کہ صوبوں کی وزارت عظمیٰ اور وائسرائے کی اگزیکیٹو کونسل کی رکنیت پر بھی ہندوستانی نائے نظر آتے ہیں۔ دیسی طبوں کے بارے میں حکومت کا اس قدر تغافل کسی طرح بجا اور روا نہیں سمجھا جا سکتا۔ اطبا کی تمام انجمنوں اور اداروں کا فرض ہے۔ کہ وہ اس بارہ میں اپنی متحدہ آواز بلند کریں اور صوبجاتی اور مرکزی حکومت کے ہندوستانی ارباب و اختیار کی توجہ پے در پے اپنی حق تلفی کے ازالہ کے لئے مبذول کرائیں۔

بدقسمتی سے ایک عرصہ تک دیسی طب کے حاملین بجز معدودے چند علم جراحت کی طرف سے اس قدر غافل رہے۔ کہ خود ہمارے ہی ملک والے اور دیسی طب کے قدردان چیر پھاڑ اور مرہم پٹی کے ہر کام کو محض ڈاکٹروں کا حصہ سمجھنے لگ گئے تھے۔ لیکن گزشتہ بیس پچیس سال سے مسیح الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب مرحوم و مغفور وغیرہم کی مساعی جمیلہ کی بدولت دیسی طبوں کی مشہور درسگاہوں میں علم الجراحت کو نمایاں جگہ دی گئی ہے اور اس کے نتیجہ میں دیسی طب کے سرجری جاننے والے ہندوستان میں ہزارہا کی تعداد میں مل جائیں گے۔ اور ان کی تعداد میں ہر سال اضافہ ہی ہو رہا ہے۔

دہلی، علی گڑھ، لکھنؤ، لاہور اور حیدرآباد وغیرہ کی طبی درسگاہیں۔ اور بنارس، کلکتہ، دہلی، اور ہردوار وغیرہ کی آیورویدک درسگاہیں ہر سال ایسے فرزند پیدا کر رہی ہیں جو ڈاکٹروں سے اگر بڑھ کر نہیں۔ تو کم بھی نہیں کہے جا سکتے

ان افراد کی خدمات اگر حکومت طلب کرے۔ تو ان میں سے بہت سے رضا سے قبول کر لیں گے۔ ان کی یہ خدمات نہ صرف یہ کہ حکومت کے کام آئیں گی۔ بلکہ خود ان کے فنی وقار کو بلند کریں گی۔ اور علم جراحت کے بارے میں ان کا عملی تجربہ وسیع سے وسیع تر ہوتا جائے گا۔ دیسی طب کی ان دواؤں کا جو زخموں کے اندمال، جریان خون کے انسداد اور دیگر اعمال جراحی میں مفید سمجھی جاتی ہیں۔ بڑے پیمانے پر تجربہ بھی میدان جنگ اور جنگی ہسپتالوں میں ہو سکے گا۔ اس سلسلہ میں حکومت اور ڈاکٹر صاحبان کو بھی وسعت نظر اور بے تعصبی سے کام لینا اور دیسی دواؤں کے خواص سے فائدہ اٹھانا چاہیئے مخصوصاً جب کہ جنگ کی وجہ سے بہت سی غیر ملکی ڈاکٹری ادویہ یا تو سرے سے ناپید ہو چکی ہیں۔ یا یہ کہ ان کی قیمت حد سے سوا ہو چکی ہے۔

طب اور اطبا آج سے ایک سو سال پہلے

کنور نونہال سنگھ کی علالت

(از جناب سید عبدالقادر صاحب ایم۔ اے۔ پروفیسر اسلامیہ کالج۔ لاہور)

۱۸۳۹ء میں انگریزوں کی امیر دوست محمد خاں والئے کابل سے ان بن ہوگئی۔ اور انہوں نے افغانستان کے سابق فرمانروا شاہ شجاع الملک کو جو ان دنوں لدھیانہ میں جلاوطنی کی زندگی بسر کر رہا تھا دوست محمد خاں کی جگہ کابل کے تخت پر بٹھانے کی ٹھان لی۔ رنجیت سنگھ کی پٹھانوں سے پرانی دشمنی تھی۔ اور وہ بھی ان کے ملک میں گڑبڑ پیدا کر کے سیاسی فائدہ اٹھانا چاہتا تھا۔ آخر حکومت انگریزی۔ رنجیت سنگھ اور شاہ شجاع میں ایک معاہدہ ہوا جس کا مفہوم یہ تھا کہ اتحادی افغانستان پر حملہ کر کے دوست محمد خاں کو ملک سے نکال دیں۔ اور اس کی جگہ شاہ شجاع کو تخت پر بٹھا دیں۔ چنانچہ اس مقصد کے حصول کے لئے انگریز شاہ شجاع کو لے کر سندھ اور قندھار کے راستے افغانستان میں داخل ہو گئے۔ اور سکھوں کی فوج نے شمال مغربی سرحد پر پشاور سے پرے مورچے سنبھال لئے۔ اس فوج کی کمان مہاراجہ رنجیت سنگھ کے پوتے کنور نونہال سنگھ کے ہاتھ میں تھی۔

کرنل ویڈ ان دنوں انگریزوں کے پولیٹکل ایجنٹ کی حیثیت سے لدھیانہ میں مقیم تھا۔ اس کے جاسوس تمام پنجاب میں پھیلے ہوئے تھے اور پل پل کی خبریں اسے پہنچاتے رہتے تھے۔ چنانچہ اس کا ایک جاسوس جس کا نام بھوانی داس تھا۔ کنور نونہال سنگھ کے دربار میں بھی موجود تھا۔ اور نونہال سنگھ پر جو کچھ گزرتی تھی۔ لکھ کر لدھیانہ میں اپنے آقا کے پاس بھیج دیتا تھا۔ کچھ عرصہ ہوا بھوانی داس کے کرنل ویڈ کے نام چند خفیہ خطوط میرے ہاتھ لگ گئے۔ ان میں سے ایک خط میں اور باتوں کے علاوہ کنور نونہال سنگھ کی علالت کا حال بھی درج ہے۔ اور بھوانی داس نے وہ نسخے بھی لکھ دیئے ہیں جو اطبا نے کنور صاحب کے لئے تجویز کئے تھے۔ ان نسخوں میں کوئی خاص ندرت نہیں۔ بلکہ وہی ادویہ ہیں جو اسپرین اور اس قسم کے دوسرے مرکبات کی دریافت سے پہلے ہر طبیب کا معمول تھیں لیکن ان کے مطالعہ سے آج سے سو سال پہلے کے اطبا اور ان کے طریق علاج پر بہت کچھ روشنی پڑتی ہے۔ اصل خط فارسی میں ہے۔ جو سکھوں کے عہد حکومت میں بھی درباری زبان تھی۔ کیونکہ اردو زبان کا ابھی تک پوری طرح رواج نہیں ہوا تھا۔ اس میں بعض الفاظ اردو یا پنجابی کے بلاتکلف استعمال کئے گئے ہیں یہ بھی سکھوں کے عہد کی فارسی کی نمایاں خصوصیت تھی۔

بھوانی داس کنور نونہال سنگھ کی ناسازیٔ طبع کا تذکرہ کرتا ہوا لکھتا ہے۔

"ہنگام دوپہر مرض بیٹ بسیار غلبہ یافت فرمودند کہ از درد سر و مرض بیٹ بسیار خستگی و گرمیٔ مزاج رسیدہ۔ چہار نفر حکیماں کہ حاضر نشستہ بودند باہم صلاح نمودہ برائے رفع درد سر لیپ چوب چینی ہمراہ آب کشنیز تیار نمودہ و پارچہ کتان کہ سدد باشد۔ طلبانیدہ در آب چینی و کشنیز تر ساختہ بر پیشانی داشت۔ بعدہٗ فرمودند کہ روئے خشک مے شود حکیماں قدرے آب [illegible] ترش بیروں کنانیدہ برائے نوشیدن دہانیدند و یک تولہ [illegible] کافور و کشنیز آمیختہ برائے گرفتن مشک آں بورہ تیار نمودہ ہنگام سہ پہر خبر صحت شفا یافت کہ حکیماں بہ صلاح [illegible] دیگر سردائی کنانیدہ برائے نوشیدن

تخم خیارین کاسنی۔ تخم خرفہ۔ شربت بنفشہ داد [illegible] سردائی شربت بنفشہ و مبلغ یک صد روپیہ معمولا بابت [illegible]

المکلسات

کشتہ جات کی چند مستند یونانی ترکیبیں

(از جناب زبدۃ الحکما ابوالحسن محمد احسان الحق خاں صاحب امرتسر)

مشیر الاطبا کی صحبت امروزہ میں قبل اس کے کہ ہم کشتہ جات کا بیان شروع کریں، ضروری خیال کرتے ہیں کہ کشتہ جات کی چند ضروری ترکیبیں اور اہم اصطلاحات ہدیہ ناظرین کرام کردیں، تاکہ کشتہ جات کو تیار کرنے والے حضرات نہایت سہولت کے ساتھ تیار کرکے فوائد حاصل کرسکیں۔ مکلسات جمع مکلس کی ہے اور مکلس تکلیس سے مشتق ہے۔ تکلیس عربی لفظ کلس کا مصدر ہے کلس کے معنے چونا کے ہیں۔ اور تکلیس کے معنی چونہ بنانا۔ طبی اصطلاح میں کسی دھات یا زدھات یا پتھر کو کسی خاص ترکیب سے آگ دے کر اس کو اس قدر سریع الاثر بنانا کہ وہ حضرت انسان کے بدن میں وارد ہوکر اور خون کے ساتھ مل کر معتد بہ اثر پیدا کرے اس کو کشتہ بنانا کہا جاتا ہے۔

احتراق عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں کسی چیز کو آگ میں جلانا یا اس کا کشتہ کرنا۔ اصطلاح دواسازی میں بھی معدنی یا غیر معدنی چیز کو آگ میں جلا لینے کو احتراق کہتے ہیں۔ بعض چیزیں اگرچہ آگ میں جلائی جاتی ہیں لیکن عام طور پر انہیں کشتہ نہیں کہا جاتا لیکن یہ کشتہ کہی جاسکتی ہیں۔ اس لحاظ سے احتراق اور تکلیس میں کچھ فرق نہیں ہے۔ ادویات کو کشتہ کرنے یا ان کو جلانے کا فائدہ یہ ہوا کرتا ہے کہ ایسا کرنے سے ادویات کی قوت کو کم کرنے یا ان کی تیزی و حرارت توڑنے یا مذکورہ بالا صفات کو زیادہ کرنے یا ان کو لطیف بنانے یا پیسنے کے قابل بنانے یا ان کے نقائص کو دور کرنے کی غرض سے کیا جاتا ہے۔ کشتہ جات کو تیار کرنے میں بہت ہوشیاری کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ ہر شخص کشتہ تیار نہیں کرسکتا۔ جب تک کوئی شخص کشتوں کو بار بار تیار کرکے تجربہ حاصل نہیں کرلیتا اس وقت تک مہارت تامہ حاصل نہیں کرسکتا۔ کشتہ تیار کرنے کا عام طریقہ یہ ہے کہ جس چیز کا کشتہ تیار کرنا منظور ہو اس کو کسی برتن یا کوزہ گلی میں یا بوتہ وغیرہ میں رکھ کر مناسب آگ دی جاتی ہے۔ آگ دینے کے لئے اکثر اوقات مذکورہ برتن وغیرہ کو گل حکمت کرلیا کرتے ہیں تاکہ آگ کے تیز اثر سے وہ ٹوٹنے یا پھٹنے نہ پائے۔ ٹھالی کو کہا جاتا ہے۔ اس کے بنانے کی ترکیب یہ ہوا کرتی ہے کہ کھریا مٹی کو نہایت اچھی طرح کوٹ کر بار یک کرلیا جاتا ہے۔ پھر اس مٹی میں روئی ملتانی، مٹی سیاہ، کوئلہ حسب ضرورت کٹوری نما ٹھالی بنالی جاتی ہے۔

گل حکمت کپڑ مٹی کرنے کو کہا جاتا ہے جس کا طریقہ یہ ہے کہ تر مٹی میں روئی ملاکر ہاون دستہ سے اچھی طرح کوٹ لیا جاتا ہے اس کو شیشی یا بوتہ وغیرہ کے ہر طرف لگاکر خشک کرلیا جاتا ہے۔

اکثر کشتہ جات آگ کے ذریعے تیار کئے جاتے ہیں، آگ دینے کی مدت اور مقدار مختلف ہوتی ہے۔ اور اس کے لئے بہت سی اصطلاحات مقرر کی گئی ہیں۔ ہم ان کا بیان ہر کشتہ کے ساتھ انشاء اللہ تعالے ضرور کریں گے۔ ہاں یہ بات ضرور یاد رکھنی چاہیئے کہ آگ کی مناسب مقدار نہ ہونے کی وجہ سے اکثر اوقات دوا ضائع ہوجایا کرتی ہے۔ اس لئے کشتہ جات کی تیاری میں کمل مہارت اور کافی تجربہ درکار ہے۔

آگ نہایت احتیاط کے ساتھ دینی چاہیئے۔ اوپلوں کی آگ دینے میں اوپلے اوپر نیچے اور ردوا درمیان میں رکھ کر

آگ دینی چاہیئے۔ آگ ایسے مقام میں دینی چاہیئے جہاں پر ہوا تیز نہ پڑتی ہو۔ اگر کشتہ کو کسی کھلی جگہ میں آگ دینی ہو تو اس غرض کے لئے گڑھے کے اوپر کسی مٹی کے برتن کا ڈھکنا بنا کر رکھ دیں جس کے درمیان میں سوراخ ہو یا ریگ مٹی وغیرہ سے ڈھانک دیں۔ مگر یہ ضروری ہے کہ اس کا کچھ حصہ درمیان سے ضرور کھلا رہے۔ تاکہ آگ سرد نہ ہونے پائے۔ کپڑے کی آگ دینے میں کپڑے کو دھجیاں دھجیاں کرکے دوا کے اوپر لپیٹ دینا چاہیئے۔ اور محفوظ مقام میں رکھ کر آگ دینی چاہیئے اور اس بات کا ضرور خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ دوا کے برتن کو آگ سے اس وقت نکالنا چاہیئے جب کہ آگ اچھی طرح سرد ہو گئی ہو۔

کشتہ جات کو بیان کرنے سے قبل یہ لکھ دینا ہم ضروری سمجھتے ہیں کہ کشتہ جات کو استعمال کرنے والے یونانی اطبا پر یہ اعتراض کہ صاحب جیسے لانیقس۔ رازی۔ زکریا۔ ابن رشد اور شیخ الرئیس وغیرہ نامی اطبا یونانی کشتہ جات کو استعمال نہیں کرتے تھے۔ تو آپ کیوں استعمال کرتے ہیں۔ ان کی خدمت میں مؤدبانہ عرض ہے۔ کہ کشتہ جات اگر مفید ہیں تو خواہ ہمارے بزرگوں نے ان کو کسی خاص وجہ سے نہ بھی استعمال کیا ہو تو بھی ہمیں ان کے استعمال کرنے میں کچھ مضائقہ نہیں ہو سکتا کیونکہ بزرگوں کا کشتہ جات کو استعمال نہ کرنا بشرطیکہ ان کے استعمال سے کوئی نقصان نہ ہو تو ہمارے لئے ممنوع قرار نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ کشتہ جات سے وہ فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ جو کسی دوسری دوائی سے حاصل نہیں ہو سکتے۔ مثلاً کشتہ جات کا استعمال نسبتاً سہل ہے جوشاندہ اور خیساندہ کی طرح ان میں تکلفات نہیں۔

۱۔ بعض کشتے اس قدر مقوی ہوا کرتے ہیں۔ کہ ان کا مقابلہ کوئی دوسری دوا نہیں کر سکتی۔

۲۔ اکثر کشتہ جات حرارت غریزی کو قوی کرتے ہیں۔

۳۔ کشتہ جات خواہ کتنی ہی مدت تک پڑے رہیں وہ خراب نہیں ہوا کرتے۔ اور نہ ہی ان کی قوت کمزور ہوا کرتی ہے۔

۴۔ کشتہ جات کی مقدار بہ نسبت دیگر ادویات کے بہت کم دی جاتی ہے وغیرہ

جو لوگ نہایت فخر کے ساتھ یہ کہا کرتے ہیں کہ کشتہ جات آیورویدک کی دوا ہے۔ وہ بالکل غلط ہے۔ اس میں شک نہیں کہ کشتہ جات کا استعمال ہندوستان میں صدہا سالوں سے چلا آتا ہے۔ اور لاکھوں کی تعداد میں مریضوں پر ان کے تجربے ہو چکے ہیں۔ ہندوستان میں کشتہ جات کو زیادہ تیار کرنے اور ان کو زیادہ استعمال کرنے کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ جن عقاقیر یعنی بوٹیوں میں کشتہ جات تیار کئے جاتے ہیں۔ وہ ملک ہندوستان میں بھی پیدا ہوتی ہیں۔ یونان میں بھی اطبا کشتہ جات کو تیار کیا کرتے تھے۔ اور ان کو اپنے مریضوں پر استعمال کیا کرتے تھے۔ پھر یہ کہنا کہ کشتہ جات آیورویدک کی ایجاد ہے۔ کیوں کر صحیح ہے۔ ہاں یہ بات ضرور ہے۔ کہ یونان میں کشتہ جات کا اتنا رواج نہیں تھا۔ جتنا کہ ہندوستان میں اس کی وجہ یہ تھی کہ یونان میں ایسی بوٹیوں کی تعداد بہت کم تھی۔ کہ جن میں ادویات کو آسانی کے ساتھ کشتہ کر لیا جاتا مخصوص حضرات کے لئے یہ نہایت ضروری ہے۔ کہ جس دھات کا وہ کشتہ کرنا چاہیں تو پہلے وہ اس دھات کو نہایت مصفیٰ کر لیں۔ کیونکہ غیر مصفیٰ دھات کا کشتہ صرف غیر مفید ہی نہیں بلکہ بعض اوقات مضر اور مورث امراض نامراد ہوتا ہے۔ مختلف دھاتوں کو صاف کرنے کے لئے مختلف طریقے ہیں لیکن بغرض اختصار عام دھاتوں کو صاف کرنے کا ایک مستند مفید اور مشہور آسان طریقہ سپرد قلم کیا جاتا ہے۔ وہ یہ کہ آسانی کے ساتھ پگھل جانے والی دھات کو پگھلا کر اور بمشکل پگھلنے والی دھات کو باریک باریک پتر یا ورق بنوا کر آگ میں سرخ کرکے پانچ دفعہ روغن کنجد میں بجھائیں۔ بعدہٗ اسی طرح [illegible]

میں ۵ دفعہ گائے کے پیشاب میں۔ ۵ دفعہ کانجی میں اور
۵ دفعہ کلتھی کے جوشاندہ میں بجھائیں۔ ہر دفعہ آگ میں پگھلا
کر یا سرخ کر کے بجھائیں۔ پھر اس مصفیٰ دھات کو بلا خوف و خطر
کشتہ کریں وہ کام میں لائیں۔ جو دھاتیں آگ میں نہایت آسانی
کے ساتھ پگھل سکتی ہیں۔ ان کو مذکورہ بالا چیزوں میں سرد کرنے
کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ جن چیزوں میں سرد کرنا منظور ہو اس
کو کسی برتن میں ڈال کر اس کا منہ کسی ڈھکنے سے بند کر دیں
اور ڈھکنے میں صرف اتنا سوراخ بنائیں کہ جس کے ذریعے
پگھلی ہوئی دھات برتن میں جا سکے۔ کیونکہ کھلے طور پر سرد
کرنے سے وہ دھات پھٹ کر ریزہ ریزہ ہو جایا کرتی ہے
اب ہم یہاں چند اکسیری تیر بہدف اور لاجواب صدری کشتہ
جات درج کرتے ہیں۔ جو ہمارے ہاں بار بار تیار کئے جا
چکے ہیں۔ اور تجربہ پر بالکل صحیح ثابت ہو چکے ہیں۔ ہم یہاں
جو چیز درج کریں گے۔ وہ قرآن حکیم کی اس آیت شریف
کل نفس ذائقۃ الموت کو مدنظر رکھ کر بلا بخل درج
کریں گے۔ یہ کشتہ جات بعض تو ہمارے خاندان حقانی کے
معزز افراد کی صدری بیاضوں کے نسخے ہیں۔ اور بعض ملک کے
مشاہیر حضرات اطباء کرام کے خاص نسخوں میں سے لئے گئے
ہیں۔ امید ہے کہ ضرورت مند حضرات ان سے مستفید ہو کر
ہمیں اور ہمارے محترم دوست جناب ایڈیٹر صاحب رسالہ
مشیرالاطبا کو دعائے خیر سے یاد فرماتے رہا کریں گے

عبادت بالتسبیح و سجادہ نیست
عبادت بجز خدمت خلق نیست

کشتہ ہیرا

ہیرا ۲ رتی گدھے کی داڑھ کا آٹا ۲ ماشہ سیاہ سانپ
کی ہڈیوں کا آٹا ۲ ماشہ۔ دار چکنہ ۲ ماشہ۔ برگ گل داؤدی
سفید ۲ تولہ کی ٹکڑی میں مذکورہ بالا ادویات اس طرح رکھیں
کہ پہلے سیاہ سانپ کی ہڈیوں کا آٹا ایک ماشہ اس پر گدھے
کی داڑھ کا آٹا ۱ ماشہ اس پر دار چکنہ ۱ ماشہ اس پر ہیرا پھر اس پر
دار چکنہ اس پر گدھے کی ہڈیوں کا آٹا ایک ماشہ۔ اس پر سیاہ
سانپ کی ہڈیوں کا آٹا ایک ماشہ رکھ کر ٹکڑی کو بند کر دیں۔
اور سمپٹ آہنی میں رکھ کر تجھیٹ کی آنچ دیں جب خوب سرد
ہو جائے اس وقت نکالیں کشتہ برآمد ہو گا۔

ترکیب استعمال۔ بقدر نصف دانہ خشخاش پان میں رکھ
کر صرف ایک ہی مرتبہ استعمال کریں۔ مگر شرط یہ ہے کہ پندرہ
سولہ روز تک روزانہ ایک سیر گوشت۔ آدھ سیر گھی۔ پانچ چھ
سیر دودھ استعمال کریں۔ ورنہ ہرگز ہرگز استعمال کرنے کی تکلیف
نہ اٹھائیں۔ فوائد از حد مقوی باہ ہے۔ عمر بھر میں صرف ایک دفعہ
ہی استعمال کیا جاتا ہے۔ سستی۔ کمزوری کا نام اڑا دیتا ہے
پٹھوں کو مضبوط کر دیتا ہے۔ نامرد کو مرد اور مرد کو جوان مرد کرنا
اس کا خاص کرشمہ ہے۔

کشتہ سونا

سونا مصفیٰ ۹ ماشہ کو کسی محفوظ مقام میں سوہان سے برادہ
کریں۔ اور سنگ سماق کے کھرل میں آدھ پاؤ عرق گلاب سہ
آتشہ میں خوب کھرل کریں۔ جب عرق جذب ہو جائے۔ تو
اس کی ٹکیہ بنا کر دو سکوروں میں خفیف گل حکمت کریں۔ اور ۷
سیر اوپلوں کے درمیان کسی گڑھے میں رکھ کر آگ دیں جب
سرد ہو جائے تو نکال کر سونے کو پھر عرق گلاب میں کھرل کریں
اور ٹکیہ بنا کر پھر گل حکمت کر کے آنچ دیں۔ اسی طرح پندرہ مرتبہ
کریں۔ اعلیٰ درجہ کا کشتہ سونا تیار ہو گا۔

ترکیب استعمال۔ بقدر ۲ چاول لبوب کبیر میں
رکھ کر یا دواء المسک ۲ ماشہ میں رکھ کر استعمال کرائیں یا خمیرہ
گاؤزبان عنبری جواہر والا میں رکھ کر استعمال کرائیں۔

فوائد۔ بیحد مقوی باہ ہے۔ اعضائے رئیسہ کی تقویت
کے لئے خاص چیز ہے۔ امساک پیدا کرنے کے لئے اپنی نظیر
خود آپ ہے۔ مایوس العلاج مریض اس کا اعتراف کر چکے
ہیں کہ ازدیاد شہوت اور نفوذ کامل کے لئے اس کشتہ کا عمل
اثر دکھائے بغیر نہیں رہتا۔

کشتہ چاندی

چاندی کا ایک روپیہ لے کر ۱۲ مرتبہ اس کو آگ میں سرخ کریں۔ اور ہر مرتبہ انار ترش کے پتوں کے پانی میں بجھاویں۔ پھر اجوائن ایک پاؤ لے کر پیسیں اور ۷ حصے کریں۔ پھر ایک حصہ کو ایک بڑے اوپلے کے گڑھے میں بھر کر روپیہ مذکور اس کے اندر رکھ کر اوپر اور گرد ۵ سیر اوپلے رکھ کر ہوا سے محفوظ جگہ پر آگ دیں۔ کل سات مرتبہ اجوائن میں رکھ کر آگ دیں۔ روپیہ پھولا ہوا برآمد ہوگا۔

تر کیب استعمال۔ ۲ چاول صبح اور ۲ چاول شام خمیرہ گاؤزبان ایک ایک تولہ میں رکھ کر استعمال کرائیں۔

فوائد۔ مقوی باہ و مقوی اعضائے رئیسہ ہے۔ امساک کے لئے نہایت مفید چیز ہے۔

کشتہ تانبہ

تانبے کا ٹکڑا ایک تولہ لے کر مذکورہ بالا طریقہ کے ساتھ نہایت اچھی طرح صاف کریں اور سوہان سے ریت لیں اور سنگ سماق کی کھرل میں ڈال کر بینگن کا رس ۱۰ تولہ میں خوب زور کے ساتھ کھرل کریں۔ جب ٹکیہ بنانے کے قابل ہو جائے تو ٹکیہ بنا کر کوزہ گلی میں بند کر کے گل حکمت کریں۔ خشک ہونے پر ۲۰ سیر اوپلوں کی آگ دیں جب آگ سرد ہو جائے تو دوا کو کھرل میں ڈال کر بینگن کے رس ۱۵ تولہ میں پھر کھرل کریں۔ اور مذکورہ بالا طریقہ کے ساتھ ۲۰ سیر اوپلوں کی آگ دیں۔ اسی طرح ۵ مرتبہ آگ دیں۔ ۵ مرتبہ آگ دینے کے بعد دوا مذکور پھر کھرل میں ڈالیں۔ اور ایک پاؤ شیر مدار میں خوب کھرل کریں۔ ٹکیہ بنا کر بدستور گل حکمت کریں اور ۲۰ سیر اوپلوں کی آگ دیں۔ اسی طرح دس دفعہ آگ دیں، اعلیٰ درجہ کا کشتہ تانبا برنگ سفید برآمد ہوگا

ترکیب استعمال۔ بقدر دانہ خشخاش ہمراہ بالائی ایک چھٹانک استعمال کرائیں۔ دودھ۔ گھی۔ مکھن۔ گوشت خوب کھلائیں۔

فوائد۔ قوت باہ پیدا کرنے کے لئے لاجواب ہے جوڑوں کے دردوں کیلئے اکسیر ہے۔ بلغم غیر طبعی کا بدن سے خاتمہ کر دیتا ہے۔ بوڑھوں کے مسیحائی اثر دکھاتا ہے۔

کشتہ ہڑتال ورقیہ

ہڑتال ورقی ایک تولہ کو ایک بیضہ مرغ کی سفیدی میں کھرل کریں۔ اور ایک گولی سی بنا کر اس بیضہ میں بند کر کے ۳ پاؤ آرد گندم میں ملفوف کر کے پانچ وسنتی کی آنچ اس قدر دیں کہ آرد گندم سرخ ہو جائے پھر گولا مذکور کو فی الفور نکالیں اور سرد کریں۔ جب خوب سرد ہو جائے تو ہڑتال کو نکالیں۔ سفید کشتہ برآمد ہوگا۔

ترکیب استعمال۔ ایک چاول چند روز تک ہمراہ بالائی دودھ ایک ایک چھٹانک استعمال کریں۔

فوائد۔ نامردی کی لاجواب دوا۔ جذام آتشک وغیرہ کے لئے اپنی نظیر خود آپ ہے۔

کشتہ شنگرف برنگ سفید

شنگرف ایک تولہ قرنفل کا سفوف ۲ تولہ شب یمانی سفید آدھ پاؤ مٹی کا کوزہ ایک عدد لے کر اس میں پھٹکڑی نصف ڈال دیں۔ اس کے اوپر نصف قرنفل کا سفوف ڈال دیں۔ اس کے اوپر شنگرف رکھیں۔ پھر قرنفل کا سفوف پھر پھٹکڑی کا سفوف ڈال کر مضبوط گل حکمت کریں۔ اور دس سیر اوپلوں کی آگ دیں۔ سرد ہونے پر شنگرف کو نکالیں سفید کشتہ برآمد ہوگا

ترکیب استعمال۔ ایک چاول ایک چھٹانک مکھن میں رکھ کر استعمال کریں۔ چند روز میں کرشمہ خداوندی دیکھیں۔

فوائد۔ تقویت باہ تقویت اعصاب کے لئے لاجواب ہے۔ خون صالح پیدا کرنے کے لئے بے حد مفید ہے۔

کشتہ فولاد

برادہ فولاد ایک تولہ سفوف ہلیلہ زرد ایک تولہ میں

رکھ کر اس پر خوب اُبلتا ہوا گرم پانی ڈال کر دھوپ میں رکھ دیں۔ جب پانی خشک ہو جائے پھر اس میں یونہی عمل کریں یعنی سفوف پوست ہلیلہ زرد ایک تولہ اور ڈال کر اُبلتا ہوا پانی ڈال دیں۔ اسی طرح ۵ دفعہ کرنے سے فولاد پیسنے کے قابل ہو جائے گا۔ پھر اس فولاد کو کھرل کر کے رکھ لیں۔

ترکیب استعمال۔ ۲ رتی صبح اور ۲ رتی شام کو ہمراہ شربت انار شیریں ۵۔ ۵ تولہ استعمال کریں۔

فوائد۔ مقوی جگر ہے۔ خون صالح پیدا کرتا ہے بدن کے رنگ کو نکھارتا ہے۔ بدن کو موٹا کرتا ہے۔ مقوی اعصاب ہے۔

کشتہ مرجان

مرجان ۲ تولے لے کر مہندی کے خشک پتے پانی میں ڈال کر پیس لیں۔ اور نگدہ بنا کر مرجان کو درمیان میں رکھ کر گیند سا بنا لیں۔ اور کوزہ گلی میں رکھ کر گل حکمت کریں اور دس سیر اوپلوں کی آگ دیں۔ اعلیٰ درجہ کا کشتہ برآمد ہوگا۔

ترکیب استعمال۔ ۲ رتی صبح اور ۲ رتی شام کو یہ کشتہ خمیرہ گاؤزبان ۱ تولہ میں رکھ کر استعمال کرائیں۔

فوائد۔ مقوی اعضائے رئیسہ ہے۔ نفث الدم بواسیر جریان اور کمزوری کو دور کرتا ہے

بقیہ صفحہ نمبر ۱۶

دادن ہر دو حکیمان پشاوری عطا فرمودند۔ وارشاد نمودند کہ ہنگام شب حاضر باید ماند۔

ترجمہ۔ دوپہر کے وقت پیٹ کا مرض بہت شدید ہو گیا۔ فرمایا کہ دردِ سر اور پیٹ کے مرض کی وجہ سے دل بہت گھبراتا ہے۔ اور مزاج میں گرمی پیدا ہو گئی ہے۔ چار حکیم وہاں موجود تھے۔ انہوں نے آپس میں مشورہ کر کے دردِ سر کے لئے ذیل کا نسخہ تجویز کیا۔ دھنیے کے پانی کے ساتھ چوب چینی کا لیپ تیار کیا گیا۔ اور اس کو کتان کے ٹکڑے پر رکھ کر پیشانی پر لگایا گیا۔ اس کے بعد (کنور صاحب نے) فرمایا کہ میرا منہ خشک ہوتا ہے۔ اس پر حکیموں نے ترش انار کا تھوڑا سا پانی نکال کر انہیں پینے کے لئے دیا گیا۔ اور ایک تولہ میں مشک کافور اور دھنیا ملا کر دوائی تیار کی گئی اور انہیں سونگھنے کے لئے دی گئی۔ سہ پہر کے وقت معلوم ہوا کہ انہیں (کنور صاحب کو) شفا ہو گئی ہے۔

اس کے بعد حکیموں نے باہمی مشورہ سے سردائی تیار کرائی اور انہیں پینے کے لئے دی۔ یہ سردائی تخم خیار، کاسنی اور تخم خرفہ گھوٹ کر اور اس میں شربت بنفشہ ملا کر تیار کی گئی تھی صحت ہونے پر خلعت کے لئے ایک صد روپیہ دونوں پشاوری حکیموں کو دیا۔ اور انہیں حکم دیا کہ وہ رات کے وقت بھی دربار میں حاضر رہیں۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ چار حکیموں میں سے دو کنور نونہال سنگھ کے درباری حکیم تھے۔ اس لئے انہیں کچھ نہیں دیا گیا۔ باقی دو پشاور کے رہنے والے تھے۔ اور انہیں خاص طور پر بلایا گیا تھا۔ اس لئے انہیں مبلغ یک صد روپیہ بطور انعام دیا گیا۔

مطب

از افادات شفاءالملک حکیم محمد حسنؒ صاحب قرشی

کثرت طمث

لاہور کے ایک انگلینڈ ریٹرنڈ ڈاکٹر اپنے اہل خانہ کو لے کر مطب میں حاضر ہوئے اور بیان کیا کہ مریضہ کو کثرت طمث کی شکایت ہے۔ مرض ایک بچے کی پیدائش کے بعد سے شروع ہوا ہے۔ ہر ماہ اس قدر خون جاری ہوتا ہے کہ موت کا منظر سامنے آجاتا ہے۔ بہت سے ڈاکٹروں کے علاج کئے جا چکے ہیں۔ لاہور کی بڑی لیڈی ڈاکٹر نے آخر اپریشن کا مشورہ دیا ہے۔ مگر میں چاہتا ہوں کہ اس سے پہلے یونانی علاج سے استفادہ کر لوں۔

حالات سن لینے کے بعد قبلہ شفاءالملک صاحب نے نبض دیکھی۔ اور رحم کے عروق کا منہ کھل جانے اور رقت خون کو مرض کا سبب قرار دے کر مندرجہ ذیل نسخہ تجویز فرمایا۔

سب سے پہلے خون کو بند کرنے کے لئے مندرجہ ذیل دوا دی گئی

ھُوَالشَّافِی

صبح و شام قرص حابس طمث ۲ عدد پانی کے ساتھ کھائیں سہ پہر کو سنگ جراحت، گیرو ایک ایک ماشہ پیس کر خمیرہ مروارید ۳ ماشہ میں ملا کر کھائیں۔

مریضہ کو ہدایت کر دی گئی کہ وہ بستر پر لیٹی رہیں۔ اشد ضرورت کے سوا حرکت نہ کریں۔ اور غذا میں دودھ۔ دلیا ساگودانہ۔ ڈبل روٹی وغیرہ جیسی نرم چیز استعمال کریں۔

تین روز کے بعد ڈاکٹر صاحب نے بیان کیا کہ خون کی مقدار اس دفعہ پہلے سے خاصی کم ہے۔ اسی لئے ضعف بھی پہلے کی نسبت کم ہے۔

قبلہ شفاءالملک صاحب نے اسی نسخہ کو مزید تین روز تک جاری رکھنے کی ہدایت فرمائی۔

اس عرصہ میں حیض کا زمانہ گذر گیا۔ اب عمومی تقویت کے لئے حکیم صاحب قبلہ نے مندرجہ ذیل نسخہ ارشاد فرمایا۔

ھوالشافی

صبح و شام۔ جواہر مہرہ ۲ چاول۔ اکسیر قلب ۴ چاول خمیرہ مروارید ۳ ماشہ میں ملا کر کھائیں۔

بعد دوپہر قرص حابس طمث ۲ عدد پانی کے ساتھ کھائیں مریضہ کو ہلکا ہلکا چلنے کی اجازت دی گئی۔ اور غذا میں شوربہ پھلکا۔ دودھ۔ پھل وغیرہ دینے کی ہدایت کی گئی۔ مگر لال مرچ۔ گرم مصالحہ اور ترشی سے سخت پرہیز کرنے کی تاکید کی گئی۔

مندرجہ بالا نسخے کے دو ہفتے کے استعمال کے بعد مریضہ کی عمومی صحت میں کچھ ترقی محسوس کی گئی۔ اور مزید ایک ہفتہ کے لئے انہی دواؤں کے استعمال کی ہدایت کی گئی۔

اس نسخے کے بعد ایام سے چند روز قبل ہی قرص حابس طمث ۲ عدد۔ ایک وقت کی بجائے دو وقت کر دیئے گئے۔ اور پھر ایام کے دوران میں خمیرہ مروارید والا نسخہ موقوف کر دیا گیا۔

اس دفعہ مریضہ کا مرض چوتھائی رہ گیا۔

چنانچہ شفاءالملک صاحب قبلہ نے سابقہ نسخہ حسب سابق ایک ماہ میں استعمال کرنے کی ہدایت فرمائی۔ اس کے بعد مریضہ کی تکلیف رفع ہو گئی۔

قرص حابس طمث۔ پوست ریٹھہ سوختہ۔ گیرو ہموزن ۲ رتی کی ٹکیہ بنائیں۔

(مسب ایڈیٹر)

علاج بالمفردات

(از جناب حکیم محمد طفیل صاحب گورداسپوری)

فواق

نسخہ۔ اصل السوس مقشر ۹ ماشہ مصری کوزہ ۶ ماشہ سفوف بناکر ۵ ماشہ صبح و شام تازہ پانی کے ساتھ دیں۔
نسخہ۔ الائچی خورد معہ پوست کوٹ چھان کر ۴ جو شاندہ بناکر تھوڑا تھوڑا دن میں تین دفعہ پلائیں۔
نسخہ۔ سہاگہ سفید بریاں ۴ رتی گڑ میں لپیٹ کر کھلائیں۔
نسخہ۔ پرطاؤس یعنی مور کا پر جلاکر ۱ ماشہ شہد میں ملاکر چٹائیں۔
نسخہ۔ ماش سیاہ چلم میں رکھ کر کش لگائیں۔
نسخہ۔ شیر گیلر ایک قطرہ ۲ ماشہ میں رکھ کر کھلائیں
نسخہ۔ سیالکوٹی کاغذ چلم میں رکھ کر کش لگائیں۔
نسخہ۔ الائچی سفید سالم رفتہ رفتہ منہ میں چبائیں۔
نسخہ۔ سیاہ مرچ ۷ عدد مسکہ گاؤ ۱ تولہ میں ملاکر کھلائیں
نسخہ۔ اصل السوس ۹ ماشہ کو نہایت ہی باریک کرکے شہد میں ملاکر بار بار چٹائیں۔
نسخہ۔ عود کماری کو شہد میں ملاکر چٹائیں۔ مجرب ہے۔
نسخہ۔ گدھی کا دودھ تھوڑا تھوڑا بار بار دیں۔
نسخہ۔ چنے کی بھوسی کو چلم میں رکھ کر حقہ کی طرح پئیں
نسخہ۔ نارجیل کے بال جلاکر پانی میں ڈالیں جب راکھ تہ نشین ہوجائے تو پانی پلائیں۔
نسخہ۔ ٹاٹ جلاکر ۳ ماشہ راکھ کو ایک پاؤ پانی میں حل کریں۔ جب راکھ تہ نشین ہوجائے تو پانی پئیں۔
نسخہ۔ آم کے خشک پتے چلم میں رکھ کر حقہ کی طرح پئیں۔
نسخہ۔ جاڑو کا ریزہ پانی میں جوش دے کر پانی پلائیں۔
نسخہ۔ پودینہ ۳ ماشہ شکر ہموزن ملاکر چٹائیں ؎

یرقان

نسخہ۔ ریوند چینی کا سفوف ۳ ماشہ سکنجبین کے ہمراہ کھلائیں۔
نسخہ۔ مولی کا اچار جو سرکہ میں تیار کیا گیا ہو کھلائیں
نسخہ۔ مہندی کی پتیاں رات کو پانی میں بھگو کر صبح پانی میں مصری ملاکر پلائیں۔
نسخہ۔ املی رات کو مٹی کے برتن میں پانی میں بھگو کر زلال لے کر مصری ملاکر صبح و شام پلائیں
نسخہ۔ تخم کاسنی ۵ ماشہ کا شیرہ نکال کر سکنجبین ملاکر صبح۔ دوپہر شام پلائیں۔
نسخہ۔ برگ کاہو تازہ ۵ تولہ مصری لے کر صبح و شام پلائیں۔
نسخہ۔ زرشک ۹ ماشہ کا شیرہ نکال کر صبح و شام پلائیں

نسخہ۔ بہنستین ۵ ماشہ کو پانی میں بھگو کر صبح و شام پلائیں
نسخہ۔ مولی کے پتہ کا پانی ۵ تولہ کھانڈ ملا کر صبح و شام پلائیں۔
نسخہ۔ سبوس نخود ا تولہ پانی میں رات کو بھگو کر صبح مصری لے کر پلائیں۔
نسخہ۔ آلو بخارا ۵ عدد رات کو پانی میں بھگو کر صبح مصری ملا کر پلائیں۔ اسی طرح صبح بھگو کر شام کو پلائیں
نسخہ۔ تخم کاسنی ۵ ماشہ۔ تخم خیارین ۵ ماشہ کا شیرہ نکال کر مصری ملا کر صبح و شام پلائیں
نسخہ۔ آب تربوز شربت بزوری ملا کر صبح و شام پلائیں۔

نسخہ۔ کشتہ عقیق عرق گلاب۔ عرق بید مشک۔ عرق کیوڑہ میں تیار کیا ہوا ارتی مربہ آلو بخارا میں رکھ کر صبح و شام دیں۔
نسخہ۔ برگ کسونڈی ۳ عدد فلفل سیاہ ۷ عدد پانی میں پیس کر چھان کر پلائیں۔
نسخہ۔ دو عدد لیموں نچوڑ کر تین چٹا نک پانی میں ملا کر رات کو سوتے وقت پلائیں۔
نسخہ۔ گل پلاسی خشک ۷ ماشہ مٹی کے برتن میں رات کو نصف سیر پانی میں بھگو دیں۔ صبح۔ دوپہر شام پلائیں
نسخہ۔ سماق کو رات کے وقت پانی میں بھگو دیں۔ صبح کپڑے میں چھان کر سلائی سے آنکھ میں لگائیں۔

دستور العلاج جدید

مختصر زود اثر اور اُصولی نسخے

گذشتہ سے پیوستہ

(از جناب حکیم و حافظ محمد تبسم الدین صدیقی فاضل الطب والجراحت کھتولی)

جریان

پوست خشخاش	۶ ماشہ
سبوس اسپغول	۱ تولہ
شکر سفید	۲ تولہ

سفوف بنائیں۔ خوراک ایک تولہ۔ سبوس اسپغول ازلاق تلیین کے لئے لکھا گیا ہے۔ تغلیظ کے لئے نہیں ہے اور پوست خشخاش ذکاوت حس دُور کرنے کے لئے ہے۔

نوٹ۔ آگ اور گرمی۔ برف اور خنکی۔ سورج اور روشنی یہ تصورات لازم اور ملزوم کی حیثیت رکھتے ہیں۔ کچھ اسی نوعیت کا تصور جریان اور مغلظات کا ہو گیا ہے مغلظات کی فہرست نہایت طویل ہے جس کی ابتدا ثعلب مصری ہے۔ اور انتہا نامعلوم! الغرض جس چیز میں لعاب اور لزوجت موجود ہے۔ وہی جریان کا تریاق اور اکسیر معلوم ہوتی ہے۔ اس قسم کے اکسیری اور آزمودہ نسخے کتنے عرصہ سے طبی جرائد میں شائع ہو رہے ہیں۔ کتنے شرطیہ اور حلفیہ اشتہارات اخباروں اور رسالوں میں چھپتے ہیں لیکن بدنصیب مریضوں کی تشویش اور احتیاج روز افزوں ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ طریق علاج تسلی بخش اور کامیاب اختیار نہیں کیا جاتا۔ طبی رسائل میں سوالات اور جوابات کے کالم اس حقیقت کو واضح کر رہے ہیں۔ یہ سوالات اور جوابات صرف افادے اور استفادے کا وسیلہ اور ذریعہ نہیں ہیں۔ بلکہ یہ ایک قسم کا تھرمامیٹر ہے۔ جس سے ہمارے ترقی اور تنزل، ارتفاع اور انخفاض، حرکت اور جمود کا صاف پتہ چلتا ہے اور حال سے استقبال کا اندازہ بخوبی لگایا جا سکتا ہے جریان کے علاج میں ناکامی کا سبب تشخیص کی غلطی ہے۔ اور وہ یہ کہ مجری البول سے جو رطوبت بھی خارج ہوتی ہے۔ اس کو صرف منی خیال کیا جاتا ہے۔ حالانکہ مادہ تولید کے علاوہ بھی مختلف اقسام کی رطوبات کا اخراج ہوتا ہے۔ اور مادہ تولید کا اخراج بہت کم ہوتا ہے۔ لہذا علاج سے پیشتر تشخیص کا مستحکم کر لینا ضروری ہے۔ تاکہ مریض فضول مصارف تضیع اوقات اور پریشانیوں سے بچ جائے۔ اور تختۂ مشق بھی نہ بنے تشخیص کا بہترین اور یقینی ذریعہ یہ ہے کہ پیشاب کی نالی سے خارج ہونے والی رطوبت کا خوردبینی امتحان کیا جائے۔ اگر کرم منی نظر آتے ہیں۔ تو یقیناً جریان منی ہے ورنہ ہرگز نہیں ہے۔ مادہ تولید کا اخراج اکثر لذت کے ساتھ ہوتا ہے جس کے بعد کم و بیش طبیعت مضمحل ہو جاتی ہے۔ کیونکہ مادۂ تولید میں قوت حیات (وائٹیلیٹی) ہوتی ہے۔ جس کا اخراج کمزوری پیدا کرتا ہے۔ اگر خوردبینی مشاہدہ کسی وجہ سے پسند خاطر نہیں ہے۔ تو صحیح تشخیص قائم کرنے کی آسان صورت یہ ہے کہ جس کثرت کے ساتھ بے تکلف جریان منی تشخیص کیا جاتا ہے۔ اتنا ہی کم کر دیا جائے۔ ایسا کرنے سے اور تخیل کا رخ ذرا بدلنے سے ایک حد تک تشخیص کا مناسب توازن قائم ہو سکتا ہے۔

تشخیص کے بعد علاج کا سلسلہ شروع ہوتا ہے علاج میں مغلظات کی جگہ مسکنات کو دیں۔ جریان کے مریضوں

ہیں آنات منی ذکی الحس ہو جاتے ہیں۔ اور معمولی مواد نے تحریک و اشتعال سے اپنا فعل انجام دے دیتے ہیں۔ لہذا ازکاوت حس رفع کرنے کے لئے مسکنات تجویز کریں۔ اور جب حالت بہتر ہو جائے تو مقوی اعصاب دوائیں دیں۔ جیسا کہ نسخہ نمبر ۴ و ۵ میں لحاظ کیا گیا ہے۔ ہضم اور قبض کی رعایتیں ہمیشہ ملحوظ رکھیں۔ قبض کی حالت میں اوعیہ منی اور غدہ مذی پر دباؤ پڑتا ہے۔ اور پیشاب سے قبل یا بعد منی یا مذی خارج ہو جاتی ہے فساد ہضم کی صورت میں قارورے کے ساتھ مختلف اقسام کے مواد خارج ہوا کرتے ہیں۔ مثلاً فاسفیٹس۔ رطوبت بیضیہ وغیرہ۔ ان واقعات کو نظر انداز کرنا چاہیئے۔

۲۔ صندل سفید
طباشیر سفید
نشاستہ
اجوائن خراسانی
تخم کاہو
(ہموزن)

سفوف بنائیں خوراک دو ماشے

۳۔ کشتہ نقرہ	۲ چاول
معجون فلک سیر	۱ ماشہ
۴۔ کشتہ مرجان	۲ چاول
سلاجیت سائیدہ	۱ ماشہ

دن میں دو بار دیں

۵ سہاگہ نیم بریاں	۰۲ تولہ
مازو سوختہ	۰۲ تولہ
مصطگی	۵ تولہ
برادہ کچلہ مدبر	۲ تولہ
مروارید	۷ ماشہ
عنبر اشہب	۷ ماشہ

بقدر نخود گولیاں بنائیں۔ اور بعد غذا ایک گولی دن میں دو بار دیں۔

سرعت انزال

افیون	۳ ماشہ
کافور	۶ ماشہ
اجوائن خراسانی	۶ ماشہ

آب ادرک میں بقدر یک سرخ گولیاں بنائیں۔ خوراک ایک گولی قبل جماع۔

نوٹ۔ سرعت کے متعلق صحیح فیصلہ اس وقت ہو سکتا ہے۔ جب کہ اعتدالی کیفیت کا علم ہو۔ چنانچہ اس کے متعلق اوسط مدت امساک قریباً تین چار منٹ بتائی گئی ہے۔ اس لحاظ سے تا نر شی . . . . . والے نسخے اور چٹکلے محض عیاشی اور فحاشی کے پروپیگنڈے ہیں جو ایک طبیب کے فرائض اور وقار کے منافی اور اس فن شریف کے پاکیزہ دامن پر ناپاک دھبے ہیں اس قسم کے پرکیف اور نشاط آفریں نسخوں کے ذریعہ سے لوگوں کی تندرستی اور توانائی ختم کی جاتی ہے۔ ان کے حوصلے۔ شجاعت اور مردانگی کو پامال کرکے بندہ رس اور تابع نفس کیا جاتا ہے امساک کی مؤثر دوائیں مخدر یا مسکن ہوا کرتی ہیں۔ جن کی عادت اور مداومت سے بالآخر نامردی کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے اعصاب کمزور ہو جاتے ہیں۔ اس لئے ممسک دواؤں کا استعمال صرف ایسی حالت میں کریں۔ جب کہ مریض اعتدالی کیفیت سے بھی محروم ہو ساتھ ہی یہ بھی خیال رہے کہ مریض اس قسم کی اشیاء کا عادی نہ ہو جائے۔

۲۔ عاقر قرحا
زنجبیل
کافور
زعفران
دار فلفل
افیون
(ہم وزن)

بقدر نخود گولیاں بنائیں

۳۔ کافور	۰۶ رتی

افیون ۱۰ رتی

۲۰ گولیاں بنائیں۔ خوراک ایک گولی۔

احتلام

۱- کشنیز خشک ۳ ماشہ

تخم کاہو ۳ ماشہ

شکر سفید ۶ ماشہ

سفوف بنائیں اور بوقت خواب کھلائیں۔

نوٹ۔ اس شکایت میں خیالی اور جذباتی دنیا کی تبدیلی اور اصلاح خاص اہمیت رکھتی ہے۔ بیداری کے مشاغل بچپن اور واقعات کا سینما خواب میں دماغی پردوں پر ہوتا ہے۔ یہ مرض عموماً بے کار، غیر شادی شدہ اور آزاد خیال لوگوں کو ہوا کرتا ہے جس کے لئے کاروباری اور مشغول زندگی اور بہتر ماحول خاص اثر رکھتا ہے۔ مذہبی اذکار و اشغال اس مرض کے دشمن ہیں۔ اگر تندرست اور جوان آدمی کو مہینہ میں ایک یا دو بار احتلام ہو جائے تو مرض خیال نہ کرنا چاہیئے۔ اس مرض میں بھی اندرونی یا بیرونی محرکات کا استعمال خلاف اصول ہے۔

۲- اجوائن خراسانی ۶ ماشہ

کافور ۶ ماشہ

بقدر یکسرخ گولیاں بنائیں اور سوتے وقت کھلائیں

۳- برشعثا ½ تا ایک ماشہ

بوقت خواب کھلائیں۔

جلق

خلاصہ شقائق النعمان سیال (ایکسٹریکٹ پلساٹیلا لیکوئڈ) ۶ ماشہ

پانی ۴ اوقیہ

خوراک ایک چمچہ چائے دن میں چار بار۔

نوٹ۔ جس طرح نوجوان لڑکے مشت زنی میں مبتلا ہو کر اپنی دماغی ذہنی اور عصبی قوت برباد کرتے ہیں۔ اسی طرح نوجوان لڑکیاں انگشت زنی میں اپنی تندرستی تباہ کر لیتی ہیں اس بد عادت اور مضر خصلت کو ترک کرنے کے لئے اخلاقی تعلیم معقول تربیت، مناسب فضا اور نیک صحبت یقیناً مفید ہیں بلحاظ دوا شقائق النعمان سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے چونکہ یہ دوا شہوانی تحریک کو کم کرتی ہے۔ مگر ساتھ ہی قوت باہ کو کمزور نہیں کرتی اس شکایت میں خواہشات نفسانی کم کرنے کے لئے دوائیں تجویز کرنی چاہئیں مسکن اور مخدر ادویہ شدید تحریک شہوانی کم کرتی ہیں لیکن قوت باہ بھی کمزور کر دیتی ہیں ڈاکٹری ادویہ میں برومائڈز بہترین مسکنات تسلیم کئے جاتے ہیں۔ اور کثیر الاستعمال ہیں۔ مگر مذکورہ نقص سے یہ بھی خالی نہیں ہیں۔ تحریک شہوانی اجوائن خراسانی، پوست خشخاش، بیلاڈونا افیون وغیرہ کے ذریعہ سے کم کی جا سکتی ہے۔

ذکاوت حس

کافور ۱۰ رتی

افیون ۱۰ رتی

ایلوا ۲۰ رتی

بقدر یکسرخ گولیاں بنائیں۔

نوٹ۔ مذکورہ بالا امراض و عوارض کا سلسلہ بیان کرنے کے بعد علیحدہ اس عنوان سے پیش کرنے کی خاص ضرورت باقی نہیں رہتی ہے۔ یہاں صرف امراض مخصوصہ میں ایک معالجاتی تخیل قائم کرنے کے لئے نسخے لکھے گئے ہیں بعض لوگ بے تکلف جلق، جریان یا سرعت انزال میں محرک اور لاذع طلا تجویز کر دیتے ہیں جس سے مریض کی شکایت میں بجائے افاقہ کے اضافہ ہو جاتا ہے۔ گو کہ اس معاملہ میں اس قدر دلیری سے کام کیا جاتا ہے۔ کہ تیز زہریلی اور اکال دواؤں سے مریض کو زخمی کر دیا جاتا ہے امراض مخصوصہ کا خلاصۂ علاج یہ ہے کہ ذکاوت حس کی شکایتوں میں اندرونی اور بیرونی محرکات کے استعمال سے پرہیز کریں۔ اور جب مریض کی حالت قابل اطمینان ہو جائے۔ تب مقویات استعمال کر سکتے ہیں۔

(باقی آئندہ)

مجربات

(از جناب حکیم اکبر حسین صاحب الہ آباد)

ممسک۔ ترہ تیز کہ یک سرخ۔ کافور خام۔ تخم دھتورہ سیاہ اسگند یا شہد یکجا حل کردہ وقت حاجت بر قضیب طلا کنند و با عورت فریفتہ او شود۔

برائے تیزی و قوت قضیب۔ تخم ترب۔ زنجبیل سیماب۔ برابر گرفتہ سہ یوم بآب بسائند و لیپ کنند بسیار تیزی پیدا شود۔

برائے کمزوری عضو و سستی عضو۔ جائفل ۲ دوام جند بیدستر۔ مفت دام۔ زہر تیلہ ۲ دوام۔ بچلہ چہار دام دھتورہ سیاہ نیم پاؤ۔ ہر ادویہ کوفتہ بیختہ در شراب تند و تیز تر کنند آنقدر کہ از بالائش بگذرد تا نہ روز تر دارد کہ شراب جذب شود۔ در شیشہ آتشی روغن بکشند و بطریق معمول طلا کنند بسیار سریع الاثر و مجرب است۔

نوٹ۔ دام پختہ ۱۲ ماشہ دام خام ۱۴ ماشہ کا ہوتا ہے

(از جناب حکیم سید محمد یوسف علی سشتہ خزانہ کانپور)

نسخہ برائے جریان۔ ست گلو ۲ تولہ۔ طباشیر ۲ تولہ دانہ ہیل خورد ۱ تولہ۔ بیجبند ۱ تولہ۔ تال مکھانہ۔ تخم تر (ہندی) ۱ تولہ۔ تمام ادویہ کا سفوف کوٹ چھان کر باریک کر لیں اور ہموزن مصری ملا لیں۔ ۱ تولہ صبح ۱ تولہ شام ہمراہ شیر گاؤ استعمال کریں۔

پرہیز۔ بادی۔ ترش۔ گرم اشیا۔

نسخہ شربت فیض۔ منقہ بادام مقشر ۵ تولہ الائچی خورد ۲ تولہ عرق انار ترش ۵ تولہ عرق گاؤزبان ۵ تولہ عرق گلاب ۵ تولہ عرق بیدمشک ۵ تولہ قند سفید ملا کر شربت تیار کریں۔ اور ۲ تولہ صبح ۲ تولہ شام شربت بنا کر استعمال کریں یہ شربت موسم گرما کے لئے نایاب تحفہ ہے۔ شوقین اصحاب امتحان فرمائیں۔ کریں۔ اس کا استعمال دوسرے شربتوں سے بے نیاز کر دیگا۔

(جناب شیخ محمد نعمت اللہ صاحب سندیلہ)

روغن سوزاک۔ رال سفید ۵ تولہ عرق لیموں ۲ تولہ میں کھرل کرکے بادریگا ۵ تولہ شامل کرکے بذریعہ پتال جنتر روغن کشید کریں۔ مریض سوزاک کو مسکہ یا شکر میں ۲ بوند یا ۳ بوند استعمال کرائیں۔ سات یوم میں بالکل صحت ہوتی ہے۔ کہنہ سے کہنہ سوزاک۔ سات یوم میں جاتا رہتا ہے

پچکاری سوزاک۔ نہایت مجرب زود اثر۔ رسوت زرد ۱۰ تولہ۔ افیون ۳ ماشہ۔ رسکپور ۲ ماشہ۔ کافور ۲ تولہ۔

ترکیب استعمال۔ سب کو باریک کرکے ایک بوتل میں بھر دیں۔ اور تین پاؤ پانی میں رسوت زرد کو بھگو دیں رات بھر رہنے دیں صبح کو کئی بار چھان کر اسی بوتل میں شامل کریں اور بوتل کا منہ بند کر دیں۔

دن میں صرف ۳ بار پچکاری استعمال کرے۔ صبح کو ۲ پچکاری دوپہر و شام اس طرح بدستور بلا پرہیز

منجن اکسیر دانت مثل موتی چمکاتا ہے اور مفید ہے۔ بہت سے امراض کو فائدہ کرتا ہے۔ شاخ گوزن ۹ ماشہ۔ صدف صادق سوختہ ۹ ماشہ۔ کف دریا ۹ ماشہ مصطگی ۹ ماشہ۔ نمک طعام ۹ ماشہ۔ باریک پیس کر کریں ॥

طبیہ کالج لاہور کے امتحانات فسٹ پروفیشنل بتاریخ ۲ اپریل ۱۹۲۲ء ہونگے پرائیویٹ طلبا کی درخواستیں معہ فیس بوعدہ ۱۵ اپریل ہیں [illegible]

مراسلات

اطبائے پنجاب کے نمائندوں کا عظیم الشان اجتماع

مختلف اضلاع پنجاب کے ایک سو سے زیادہ اطبا کی شرکت

مختصر روئداد اسٹینڈنگ کمیٹی پنجاب طبی کانفرنس

منعقدہ ۱۰ مارچ ۱۹۴۲ء

بر مکان زبدۃ الحکما حکیم محمد افضل صاحب جنرل سکریٹری پنجاب طبی کانفرنس

حسب خواہش جنرل سکریٹری ۹ مارچ ۱۹۴۲ء کی رات کو ایک مجلس مشاورت ہوئی جس میں اطبائے لاہور۔ اور بعض بیرونجات کے اطبا نے جو شام کو ہی تشریف لے آئے تھے مجلس مشاورت کی۔ اور جو معاملات ۱۰ مارچ کی صبح کو پیش ہونے والے تھے ان پر رات کے گیارہ بجے تک گفتگو ہوتی رہی۔

معائنہ مریضان۔ سات سے بارہ بجے تک مختلف مایوس العلاج مریضوں کا طبی بورڈ معائنہ کرتا رہا۔ اور اس طرح تقریباً ۲۰ کے قریب مریضوں کو دیکھا گیا۔

اجلاس اوّل۔ بارہ بجے سے اڑھائی بجے تک زیر صدارت عالیجناب رئیس الاطبا حکیم محبوب عالم صاحب امرتسری سب سے پہلے حکیم محمد افضل جنرل سکریٹری نے طب یونانی کی چند سال گذشتہ کی مختصر کیفیت بیان کی جس میں انہوں نے بتایا کہ زمانہ ماضی بعید میں فن طب حاصل کرنے والے وہ عالم ہوا کرتے تھے۔ جو معقولی علم ادب۔ فلسفہ منطق علم کیمیا، علم ریاضی۔ علم عقاقیر سے پہلے ہی واقف ہوا کرتے تھے۔ اور اس کے بعد وہ سال ہا سال تک اساتذہ کی خدمت میں علم طب کی جملہ درسی کتب پڑھتے اور عملی کام سیکھتے۔ تب کہیں جاکر وہ پریکٹس میں مشغول ہوتے۔ لیکن سرکاری سرپرستی کے کھو جانے کے بعد معیشت کی دقت کے باعث حصول فن کے لئے وہ قربانی نہ رہی طب یونانی کی رفعت اور سربلندی کا باعث ہوتی اسی دوران میں طب مغربی نے مشرق پر یورش کی لوگ مغربی رسوم کے دلدادہ ہو چکے تھے۔ جب سرکار کی معرفت اسے آتا دیکھا تو چاروں طرف سے لپک کر اپنا شروع کر دیا۔ حاملان طب یونانی کی سرد مہری، طب مغربی کی سحر آفرینی اور سرکاری سرپرستی نے طب اور طبیبوں کو اپنے رستے سے گرا دیا۔ یہاں تک کہ بمبئی رجسٹریشن ایکٹ پیش ہوا اور مسیح الملک حکیم اجمل خان صاحب مرحوم نے دست گیری فرمائی پنجاب میں شفاء الملک حکیم محمد حسن قرشی کی ذات باصفات کی رہبری اور مسیح الملک مرحوم کے ایما پر پنجاب پراونشل طبی کانفرنس کی بنیاد ڈالی گئی۔ اور جو کامیابی اور عزت فن طب اور اطبا کو اس زمانہ حاصل ہو رہی ہے۔ وہ شفاء الملک صاحب اور ان کے رفقائے کار کی تگ و دو کا نتیجہ ہے۔ جیسا کہ کئی دفعہ بیان کیا گیا ہے۔

اس کے بعد مندرجہ ذیل ریزولیوشن متفقہ طور پر پاس ہوئے۔

ریزولیوشن ۱۔ پنجاب طبی کانفرنس کی اسٹینڈنگ کمیٹی

کا یہ اجلاس متفقہ طور پر اعلان کرتا ہے۔ کہ کمالوں کا طریق چشم

سازی طب یونانی کے متقدمین اور متاخرین کے عین مسلک کے مطابق ہے۔ اور چونکہ طب یونانی ہندوستان کا مسلم طریق علاج ہے اس لئے اس طریق چشم سازی کو روکنا نہیں چاہیئے۔

محرک۔ حکیم غلام جانی صاحب سکریٹری ڈسٹرکٹ طبیہ کمیٹی جالندھر۔

مؤید۔ حکیم شہزادہ غلام محمد صاحب۔ حکیم محمد علی صاحب امرت سری۔ حکیم عبدالحمید خاں صاحب لاہور۔ حکیم رحمت علی صاحب جالندھر۔

رزولیوشن نمبر ۲۔ پنجاب طبی کانفرنس کی اسٹینڈنگ کمیٹی کا یہ اجلاس فیصلہ کرتا ہے کہ ایک سب کمیٹی بنائی جائے جو یونانی طب کی تعلیم و تربیت کی حفاظت کے لئے مناسب تجاویز پنجاب طبی کانفرنس کی ورکنگ کمیٹی کے سامنے پیش کیا کرے۔

فہرست ممبران۔ شفاء الملک حکیم محمد حسن صاحب قرشی حکیم محمد افضل صاحب جنرل سکریٹری حکیم مولوی رشید احمد صاحب حکیم جلیل احمد صاحب حکیم مرزا محمد واحد صاحب اجمیری ڈاکٹر دوست محمد صاحب۔ حکیم گنگا رام صاحب کاندھی۔

حکیم غلام جیلانی صاحب (بھیرہ) حکیم فخر الدین صاحب علیگ حکیم قاضی محمد عظیم اللہ صاحب (لکھنویہ)

رزولیوشن نمبر ۳۔ پنجاب طبی کانفرنس کی اسٹینڈنگ کمیٹی کا یہ اجلاس گورنمنٹ پنجاب سے درخواست کرتا ہے۔ کہ بورڈ آف انڈین میڈیسن کی جلد از جلد تشکیل اور گورنمنٹ انڈیجنس تحقیقاتی کمیٹی کی سفارشات پر فوراً عمل درآمد فرمائے

محرک۔ حکیم غلام جیلانی صاحب کامل طب۔ صاحب الجراحت بھیرہ

مؤید۔ حکیم فخر الدین ملک ڈی۔ آئی۔ ایم۔ ایس (علیگ) رجسٹرڈ درجہ اول۔ صاحبزادہ حکیم محمد مسعود صاحب ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ زیرک سکریٹری۔ ویدک اینڈ یونانی انٹی بوٹکس ڈاکٹری کانفرنس لاہور۔ حکیم عصمت اللہ صاحب سکریٹری طبیہ کمیٹی بٹالہ حکیم انعام اللہ صاحب زبدۃ الحکما سکریٹری طبیہ کمیٹی قصور۔ حکیم محمد امین صاحب طارق سکریٹری طبیہ کمیٹی ننکانہ

رزولیوشن نمبر ۴۔ پنجاب طبی کانفرنس کی اسٹینڈنگ کمیٹی کا یہ اجلاس گورنمنٹ انڈیجنس تحقیقاتی کمیٹی کی سفارشات کو بنظر استحسان دیکھتا ہے کہ مستند اور غیر مستند اطبا کو یکساں رجسٹرڈ کیا جائے گا اور موجودہ علاج و معالجہ کرنے والے اطبا کو بدستور پریکٹس کا حق حاصل ہوگا۔

محرک۔ حکیم ظہیر الدین صاحب صدر ڈسٹرکٹ طبیہ کمیٹی امرتسر۔

مؤید۔ خانصاحب حاجی حکیم امین اللہ صاحب صدر ڈسٹرکٹ طبیہ کمیٹی ملتان۔ حکیم مظفر علی زیدی سکریٹری ڈسٹرکٹ طبیہ کمیٹی لائل پور۔ حکیم شاہ الدین سکریٹری طبیہ کمیٹی شاہ پور۔ حکیم کرم الہی صاحب امرتسری۔ حکیم کرم چند صاحب سکریٹری طبیہ کمیٹی بٹالہ۔

اجلاس دوم ۲ سے ۵ بجے تک

زیر صدارت عالیجناب رئیس الاطبا حکیم عبدالحکیم صاحب زبدۃ الحکما صدر ڈسٹرکٹ طبیہ کمیٹی جالندھر

حکیم صاحب نے پنجاب طبی کانفرنس شفاء الملک حکیم محمد حسن صاحب قرشی اور حکیم محمد افضل صاحب جنرل سکریٹری پنجاب طبی کانفرنس اور دیگر رفقائے کار کی بے لوث اور قابل ستائش خدمات کا اعتراف کیا اور مفصلہ ذیل رزولیوشن متفقہ طور پر پاس ہوئے۔

رزولیوشن نمبر ۵۔ پنجاب طبی کانفرنس کی اسٹینڈنگ کمیٹی کا یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ بورڈ آف انڈین میڈیسن کی تشکیل میں کسی ڈاکٹر کو نہ لیا جائے۔

محرک۔ حکیم شہزادہ غلام محمد صاحب صدر ڈسٹرکٹ طبیہ کمیٹی لاہور۔

مؤید۔ حکیم میر نور الہی صاحب صدر پنجاب طبیہ کالج اولڈ بوائز کانفرنس۔ حکیم نبی بخش صاحب جالندھر۔ حکیم محمد جان صاحب انچارج دیسی شفا خانہ جات امرتسر حکیم شاہنواز

صاحب جالندھر۔ حکیم کشن چند صاحب جالندھر۔

رزولیوشن نمبر ۶۔ پنجاب طبی کانفرنس کی اسٹینڈنگ کمیٹی کی رائے میں طبیہ کالجوں کے پرنسپل اور طبیہ کمیٹیوں کے ممبر ڈاکٹر نہیں ہونے چاہئیں۔

محرک۔ حکیم محمد امین صاحب ڈی۔ آئی۔ ایم۔ ایس (علیگ) رجسٹرڈ درجہ اول۔ نائب صدر ڈسٹرکٹ طبیہ کمیٹی سیالکوٹ۔

موید۔ حکیم ملک راج صاحب وشسٹ صدر طبیہ کمیٹی سنتوک گڑھ۔ حکیم عبدالغنی صاحب نائب صدر ڈسٹرکٹ کمیٹی سیالکوٹ۔ حکیم تاج الدین صاحب سیالکوٹ حکیم غلام سرور صاحب فیروزپور۔ حکیم محمد عالم صاحب حکیم حاذق سکریٹری طبیہ کمیٹی فیروزپور

رزولیوشن نمبر ۷۔ پنجاب طبی کانفرنس کی اسٹینڈنگ کمیٹی کا یہ اجلاس گورنمنٹ پنجاب کی منظور شدہ دیہاتی ڈسپنسریوں کی سکیم میں زیادہ تر دیسی ڈسپنسریوں کے اجرا کی سفارش کرتا ہے۔

محرک۔ حکیم محمد جان صاحب انچارج دیسی شفاخانہ جات و ڈگس انسپکٹر امرتسر۔ حکیم مرزا عبدالرحیم بیگ امرتسر حکیم خلیفہ عبدالشکور صاحب امرتسر۔ حکیم نبی بخش صاحب حکیم رحمت علی صاحب نائب صدر ڈسٹرکٹ طبیہ کمیٹی امرتسر حکیم لال محمد صاحب آدم پور۔ حکیم نور محمد صاحب ہوشیارپوری

رزولیوشن نمبر ۸۔ پنجاب طبی کانفرنس کی اسٹینڈنگ کمیٹی کا یہ اجلاس گورنمنٹ پنجاب کی خدمت میں تجویز پیش کرتا ہے کہ بورڈ آف ... انڈین میڈیسن میں طبیبوں کی اور طبیبوں میں بھی پنجاب طبی کانفرنس کے نمائندوں کی اکثریت ہونی چاہیئے۔

محرک۔ حکیم رحمت علی صاحب زبدۃ الحکما نائب صدر ڈسٹرکٹ طبیہ کمیٹی جالندھر۔

تائید۔ حکیم قاضی عظیم اللہ صاحب کامل طب والجراحت پروفیسر طبیہ کالج لاہور۔ حکیم فخرالدین ملک۔ ڈی۔ آئی۔ ایم۔ ایس (علیگ) رجسٹرڈ درجہ اول۔ حکیم محبوب عالم صاحب امرتسر۔ حکیم فضل حق صاحب زبدۃ الحکما لاہور۔ حکیم یوسف حسن صاحب سکریٹری ڈسٹرکٹ طبیہ کمیٹی لاہور۔

عصر کی نماز کے لئے اجلاس آدھ گھنٹہ کے لئے ملتوی ہوا

اجلاس سوم ۵ بجے سے ۷ بجے تک

زیر صدارت عالیجناب حکیم مولا بخش صاحب رئیس اعظم امرتسر [illegible]

صاحب صدر نے فرمایا کہ پنجاب طبی کانفرنس لاہور پنجاب کے اطبا کی ایک پراونشل باڈی ہے جس میں ہر خیال اور پارٹی کے طبیب شامل ہیں۔ اور یہ ایک حقیقت ہے کہ ۱۵/۱۶ سال [illegible] کام اس جماعت نے کیا ہے وہ اس قدر روشن اور طب کے لئے مفید ہے کہ ہر بے لوث طبیب بغیر تعریف کئے نہیں رہ سکتا۔ آل انڈیا آیورویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس کے پلیٹ فارموں پر بھی اس کی کارگذاری کی ثنا خوانی ہوتی رہی ہے۔ خود مسیح الملک حکیم اجمل خاں صاحب مرحوم نے اس کی بے مثال کوششوں سے متاثر ہو کر اس کی تعریف کی [illegible] کام تھا کہ لاہور [illegible] [illegible] علاوہ [illegible] کی یہ ہمدردی ہے کہ صدہا کی تعداد میں دور دراز سے شہروں [illegible] پہنچ جاتے ہیں میں اس کی صدارت کو اپنے لئے فخر سمجھتا ہوں۔

ریزولیوشن نمبر ۹۔ پنجاب طبی کانفرنس کی اسٹینڈنگ کمیٹی کا یہ اجلاس ڈسٹرکٹ بورڈ [illegible] اسکیم کو بنظر استحسان دیکھتا ہے۔ اور ضلع کی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے درخواست کرتا ہے کہ دیسی شفاخانوں کی تعداد میں اضافہ کرے۔ اور [illegible] خوار طبیبوں کی تعداد کو بڑھائے۔

محرک۔ حکیم محمد جان صاحب امرتسری

موید۔ حکیم مظفر علی صاحب زیدی لاہوری۔ حکیم محمد حسین صاحب بھٹی فیروزپور۔ حکیم محمد عالم صاحب فیروزپور۔ حکیم محمد ابراہیم صاحب شاہجہانپوری۔ متفقہ طور پر رزولیوشن پاس ہوا

رزولیوشن نمبر ۱۰۔ پنجاب طبی کانفرنس کی اسٹینڈنگ کمیٹی کا یہ اجلاس میونسپلٹی امرتسر سے پرزور سفارش کرتا ہے

کہ موجودہ سپروائزر آف ڈرگس کو پورے پورے اختیارات دیئے جائیں۔ نیز معائنہ ادویات کے لئے ان کے وقت میں مزید توضیح کی جائے۔ تاکہ جعلی اور مصنوعی ادویہ بنانے اور فروخت کرنے کا کما حقہٗ تدارک کیا جاسکے۔

محرک۔ حکیم محمد علی صاحب امرتسری

موئد۔ حکیم محبوب عالم صاحب امرتسری۔ حکیم رحمت علی صاحب جالندھری۔ حکیم احمد یار صاحب شیخوپورہ۔ حکیم مولوی رشید احمد صاحب لاہور۔ حکیم جلیل احمد صاحب لاہور۔ رزولیوشن متفقہ طور پر پاس ہوا۔

رزولیوشن نمبر ۱۱۔ پنجاب طبی کانفرنس کی اسٹینڈنگ کمیٹی کا یہ اجلاس گورنمنٹ عالیہ کی توجہ اس طرف مبذول کراتا ہے۔ کہ موجودہ وقت میں مختلف مقامات پر مختلف غیر ذمہ دار اداروں نے طبی جعلی اسناد کی فروخت کر رہے ہیں۔ جس سے نہ صرف مسلمہ طبی درسگاہوں اور اطبا کو ہی نقصان پہنچتا ہے۔ بلکہ عام دنیا میں بھی ہلاکت پیدا کرنے کا سامان پیدا ہو رہا ہے۔ اور درخواست کرتا ہے کہ ان کے خلاف جلد از جلد عملی کارروائی کر کے ان کو ایسا کرنے سے روکے

محرک۔ حکیم محمد مسعود صاحب زیرک

موئید۔ حکیم فخر الدین صاحب علیگ۔ حکیم عبد المجید خاں صاحب حکیم حاذق۔ حکیم مظفر حسین صاحب۔ حکیم غلام مصطفےٰ صاحب حکیم حاذق۔ حکیم فیروز الدین صاحب ممبر طبیہ کمیٹی لاہور۔ چنانچہ یہ رزولیوشن متفقہ طور پر پاس ہوا۔

رزولیوشن نمبر ۱۲۔ پنجاب طبی کانفرنس کی اسٹینڈنگ کمیٹی کا یہ اجلاس متفقہ طور پر فیصلہ کرتا ہے کہ ڈسٹرکٹ بورڈوں اور میونسپلٹیوں میں اطبا کی خدمات حاصل کرنے کے لئے از سر نو جدوجہد کی جائے۔

محرک۔ حکیم کشن چند صاحب جالندھری

موئید۔ حکیم محمد اسحٰق صاحب کامل الطب والجراحت فیروز آباد۔ حکیم مہتاب علی صاحب پھگواڑہ۔ حکیم بشیر احمد صاحب لاہور

عہدیداران متفقہ طور پر منتخب ہوئے۔ اور اس سے پہلے شفاء الملک صاحب نے اپنے متعلق قطعی طور پر کہہ دیا کہ وہ ہرگز صدارت کو قبول نہیں فرمائیں گے۔ حکیم محمد افضل صاحب زبدۃ الحکما نے بھی استعفیٰ پیش کیا۔

انتخاب حسب ذیل تھا

صدر۔ حکیم محبوب عالم صاحب امرتسری

اعزازی صدر۔ حکیم شہزادہ غلام محمد صاحب

نائب صدر۔ حکیم خانصاحب حاجی امین الدین صاحب ملتانی۔

نائب صدر۔ حکیم عبد الرحیم صاحب زبدۃ الحکما جالندھر

نائب صدر۔ حکیم عصمت اللہ صاحب حبشی بٹالہ

لاہور کے متعلق ورکنگ کمیٹی میں فیصلہ ہوگا

جنرل سکریٹری۔ بدستور سابق زبدۃ الحکما حکیم محمد افضل صاحب لاہور

اسسٹنٹ سکریٹری حکیم فخر الدین صاحب ڈی۔ آئی ایم ایس علیگ

اسسٹنٹ سکریٹری صاحبزادہ حکیم محمد مسعود صاحب زیرک لاہور

فنانشل سکریٹری۔ حکیم قاضی عظیم اللہ صاحب لاہور۔

آڈیٹر۔ حکیم جلال الدین صاحب نقشبندی لاہور

زبدۃ الحکما حکیم محمد افضل صاحب نے معذرت کے طور پر کچھ کہنا چاہا تاکہ کسی اور کو جنرل سکریٹری بنایا جائے۔ لیکن انکو زبردستی بٹھا دیا گیا۔ مہمانان عزیز اور صدر صاحبان کا شکریہ ادا کیا گیا اور اجلاس بخیر و خوبی ۲½ بجے شام ختم ہوا۔

ڈسٹرکٹ طبیہ کمیٹی لاہور کی پنجاب طبی کانفرنس کے سالانہ اجلاس کی دعوت منظور کی گئی۔ اور ماہ اپریل ۱۹۴۲ء کی آخری تاریخوں میں اجلاس ہونا قرار پایا

حاضرین اجلاس

ضلع لاہور۔ شفاء الملک حکیم محمد حسن صاحب قرشی

حکیم قاضی علیم اللہ صاحب کامل طب و جراحت پروفیسر طبیہ کالج لاہور فنانشل سکرٹری کانفرنس۔ ۳۔ حکیم رشید احمد صاحب زبدۃ الحکما پروفیسر طبیہ کالج لاہور۔ ۴۔ حکیم جلیل احمد صاحب انصاری لکھنوی پروفیسر طبیہ کالج لاہور۔ ۵۔ حکیم فضل الٰہی صاحب پروفیسر طبیہ کالج لاہور۔ ۶۔ حکیم جلال الدین صاحب غوری حکیم حاذق۔ ایڈیٹر پنجاب طبی کانفرنس۔ ۷۔ حکیم شہزادہ غلام محمد صاحب صدر ڈسٹرکٹ طبیہ کمیٹی لاہور و اعزازی صدر کانفرنس۔ ۸۔ حکیم محمد یوسف حسن صاحب سکرٹری ڈسٹرکٹ طبیہ کمیٹی لاہور۔ ۹۔ حکیم میر نور الٰہی صاحب صدر اولڈ بوائز پنجاب طبیہ کالج کانفرنس لاہور۔ ۱۰۔ حکیم فیروز الدین صاحب رکن طبیہ کالج کمیٹی۔ ۱۱۔ حکیم مظفر حسین صاحب مالک دواخانہ حافظ صحت موچی دروازہ۔ ۱۲۔ حکیم مولانا مولوی محمد مسعود صاحب لکھنوی افسر مجلس طبی لکھنو ۱۳۔ حکیم جسونت رائے صاحب حکیم حاذق۔ ۱۴۔ حکیم غلام نبی صاحب سکرٹری طبیہ کمیٹی جلال گنج لاہور۔ ۱۵۔ حکیم محمد مسعود صاحب زیرک سکرٹری اینٹی بوگس ڈگری ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس لاہور۔ ۱۶۔ حکیم عبد المجید خان صاحب حکیم حاذق۔ ۱۷۔ حکیم محمد خلیل الرحمن صاحب زبدۃ الحکما مصری شاہ۔ ۱۸۔ حکیم بابو معراج الدین صاحب۔ ۱۹۔ حکیم غلام ربانی صاحب۔ ۲۰۔ حکیم محمد رمضان صاحب حکیم حاذق سکرٹری طبیہ کمیٹی ساندہ کلاں لاہور۔ ۲۱۔ حکیم ملک فخر الدین صاحب (علیگ) ڈی۔ ٹی۔ ایم۔ ایس رجسٹرڈ۔ اسسٹنٹ سکرٹری پنجاب طبی کانفرنس۔ ۲۲۔ حکیم غلام مصطفےٰ صاحب حکیم حاذق۔ ۲۳۔ حکیم انعام اللہ صاحب زبدۃ الحکما سکرٹری طبیہ کمیٹی قصور۔ ۲۴۔ حکیم گنگا رام صاحب گاندھی کامل طب و الجراحت لاہور۔ ۲۵۔ حکیم حاکم شاہ صاحب بادامی باغ۔ ۲۶۔ حکیم محمد اعجاز صاحب۔ ۲۷۔ حکیم محمد شریف صاحب اکسیر گر۔ ۲۸۔ حکیم عطا حسین صاحب بمبئی۔

ضلع امرتسر

۲۹۔ حکیم محبوب عالم صاحب نائب صدر پنجاب طبی کانفرنس۔ ۳۰۔ حکیم کرم الٰہی صاحب چشتی صابری۔ ۳۱۔ حکیم محمد علی صاحب فاضل الطب والجراحت ۳۲۔ حکیم جان محمد صاحب افسر انچارج دیسی شفاخانہ جات ڈوڈگر۔ انسپکٹر ۳۳۔ حکیم مولا بخش صاحب رئیس اعظم۔ ۳۴۔ حکیم ظہیر الدین صاحب صدر ڈسٹرکٹ طبیہ کمیٹی ۳۵۔ حکیم مرزا عبد الرحیم بیگ صاحب۔ ۳۶۔ حکیم خلیفہ عبد الشکور صاحب ۳۷۔ حکیم عبد الکریم صاحب ۳۸۔ حکیم فقیر محمد صاحب۔ ۳۹۔ حکیم صادق حسین صاحب۔ ۴۰۔ حکیم فضل الٰہی صاحب۔ ۴۱۔ حکیم خیر الدین۔ ۴۲۔ حکیم محمد شفیع صاحب۔ ۴۳۔ حکیم غلام نبی صاحب۔ ۴۴۔ حکیم محمد صادق صاحب ۴۵۔ حکیم نور احمد صاحب۔ ۴۶۔ حکیم غلام حسین صاحب۔ ۴۷۔ حکیم محمد الدین صاحب

ضلع جالندھر

۴۸۔ حکیم غلام قادری صاحب سکرٹری ڈسٹرکٹ طبیہ کمیٹی جالندھر۔ ۴۹۔ حکیم عبد الرحیم صاحب زبدۃ الحکما صدر ڈسٹرکٹ طبیہ کمیٹی جالندھر۔ ۵۰۔ حکیم رحمت علی صاحب نائب صدر ڈسٹرکٹ طبیہ کمیٹی جالندھر۔ ۵۱۔ حکیم نبی بخش صاحب۔ ۵۲۔ حکیم ابراہیم صاحب شام چوراسی۔ ۵۳۔ حکیم سید شاہ نواز صاحب طبیب شاہی کپورتھلہ۔ ۵۴۔ حکیم لال محمد آدم پورہ۔ ۵۵۔ حکیم ملکھراج صاحب وششا سنتوکھ گڑھ۔ ۵۶۔ حکیم سراج الدین صاحب پھگواڑہ۔ ۵۷۔ حکیم غلام محی الدین صاحب ۵۸۔ حکیم شہاب علی صاحب۔ ۵۹۔ حکیم مولوی غلام فرید صاحب نظامی۔ ۶۰۔ حکیم غلام محی الدین صاحب۔ ۶۱۔ حکیم فتح محمد صاحب ۶۲۔ حکیم عبد المجید خانصاحب ۶۳۔ حکیم شاہ دین شاہ پور مستولا بہت پور ۶۴۔ حکیم نبی بخش صاحب نور محل۔ ۶۵۔ حکیم رحمت علی صاحب شاہ پور ۶۶۔ حکیم غلام نبی صاحب۔ ۶۷۔ حکیم باغ علی صاحب۔ ۶۸۔ حکیم تصدق حسین صاحب۔ ۶۹۔ حکیم محبوب عالم صاحب۔ ۷۰۔ حکیم سردار محمد صاحب۔ ۷۱۔ حکیم طفیل محمد۔ ۷۲۔ حکیم رفیق محمد صاحب۔ ۷۳۔ حکیم محمد بخش صاحب۔ ۷۴۔ حکیم طفیل محمد صاحب۔ ۷۵۔ حکیم محمد حسین صاحب بستی دولت خاں ۷۶۔ حکیم طفیل محمد صاحب بستی دولت خاں جالندھر۔ ۷۷۔ حکیم فضل محمد صاحب چک منلانی۔ ۷۸۔ حکیم نور محمد صاحب چک منلانی

ضلع ہوشیار پور ۔ ۷۹ حکیم نور محمد صاحب ۸۰ حکیم محمد حسین صاحب ۔ ۸۱ حکیم عبدالغفور صاحب

ضلع سیالکوٹ ۔ ۸۲ حکیم ملک محمد امین صاحب علیگ ۔ ڈی ۔ آئی ۔ ایم ۔ ایس رجسٹرڈ درجہ اول سمبڑیال ۔ ۸۳ حکیم عبدالنبی صاحب ۸۴ حکیم تاج الدین صاحب

ضلع فیروزپور ۔ ۸۵ حکیم محمد عالم صاحب حکیم حاذق سکرٹری ڈسٹرکٹ طبیہ کمیٹی ۔ ۸۶ حکیم مجید حسین صاحب بھٹی ۸۷ حکیم غلام سرور خانصاحب ۔ ۸۸ سوامی تیرتھ رام صاحب وید ۔

ضلع شاہ پور ۸۹ حکیم حافظ غلام جیلانی صاحب بھیرہ ۔ فاضل طب والجراحت

ضلع ملتان ۹۰ خانصاحب حاجی حکیم محمد امین اللہ خان صاحب ۔ صدر ڈسٹرکٹ طبیہ کمیٹی ملتان چھاؤنی ۔ ۹۱ ۔ حکیم واجد علی صاحب ۔ ۹۲ حکیم سلامت الرحمٰن صاحب ۔ ۹۳ حکیم خوشی محمد صاحب ۹۴ رحیم یار خانصاحب ملتان

ضلع گورداسپور ۹۵ حکیم انوار الحق خانصاحب بٹالہ ۹۶ ۔ حکیم عصمت اللہ صاحب صدر طبیہ کمیٹی بٹالہ ۹۷ ۔ حکیم کرم چند صاحب پوری سکرٹری طبیہ کمیٹی بٹالہ ۔ ۹۸ حکیم منشی عصمت اللہ صاحب نائب ۔ ۹۹ حکیم سنتوکھ سنگھ بٹالہ ۔ ۱۰۰ حکیم گوربخش خاں صاحب ۔

۱۰۱ ۔ حکیم نذیر احمد صاحب ۔ ۱۰۲ ۔ حکیم محمد امین صاحب طارق منڈی ننکانہ صاحب ۔ ۱۰۳ ۔ حکیم امیرالدین صاحب عمدۃ الحکما شیخوپورہ ۔ ۱۰۴ ۔ حکیم محمد امین صاحب حاذق ۔ ۱۰۶ ۔ حکیم غلام محی الدین صاحب حکیم حاذق ۔ ۱۰۷ حکیم خورشید احمد صاحب

ضلع گوجرانوالہ ۔ ۱۰۸ ۔ حکیم محمد اسحٰق صاحب وزیرآباد
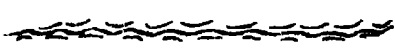
بقیہ جوابات صفحہ نمبر ۲۵ کا

سہ پہر کیلسیم لکٹیٹ ۱ ماشہ دودھ کے ساتھ کھائیں ۔
عشا کے بعد ۔ کافور محلول ۵ قطرے پانی میں ملا کر کھائیں ۔

(۲۵) جو چند حالات ہمارے سامنے ہیں ان میں تو ہم نے کامیابی بہت کم دیکھی ہے ۔ اکثر اوقات افیون چھڑاؤ دواؤں میں افیون کی آمیزش کر دی جاتی ہے ۔ برشعشا کا استعمال کریں ۔ اور افیون کا استعمال تدریج کم کرتے جائیں ۔ اور اس کی بجائے برشعشا بڑھاتے جائیں ۔ ممکن ہے اس تدبیر سے آپ اس حد تک پہنچ جائیں کہ صرف برشعشا ہی سے مطلب حاصل ہونے لگے ۔ اس کے بعد بتدریج اس کو بھی کم کیا جا سکتا ہے ۔ ہمارے ایک کرمفرما نے ہومیوپیتھک کی دو ایک دواؤں کا تذکرہ جوابات کے ضمن میں کیا تھا ۔ مگر افسوس کہ جوابات اب نہیں ہیں ۔

(۲۶) ایک روپیہ لے کر آگ میں اچھی طرح گرم کر کے برگ انار ترش میں ۱۲ بار بجھا دیں پھر اس رس میں سے تھوڑا سا پانی لے کر اجوائن دیسی ۲ تولہ کا نغدہ تیار کریں ۔ اور روپیہ کو اس کے درمیان رکھ کر گل حکمت کریں اور تین سیر اوپلہ کی محفوظ الہوا جگہ پر آنچ دیں ۔ اس قسم کی سات آنچوں سے روپیہ شگفتہ ہو جائے گا ۔ خوراک ۲ چاول مکھن میں ملا کر ضعف معدہ اور اعضا رئیسہ میں مفید ہے ۔

(۲۷) نزلہ حار ہے ۔ مندرجہ ذیل ادویہ مسلسل ایک ماہ استعمال کریں

صبح و شام ۔ بہیدانہ ۔ عناب ۔ سپستان ۔ پانی میں جوش دے کر چھان لیں ۔ اور اس میں تخم کاہو ۲ ماشہ ۔ تخم کدو ۲ ماشہ ۔ مغز بادام ۵ عدد کا شیرہ پانی میں نکال کر اضافہ کریں ۔ اور شربت عناب ۲ تولہ ڈال کر پئیں ۔

سہ پہر کشتہ قلعی رنگ میں تیار کیا ہوا خمیرہ گاؤزبان ۶ ماشہ میں ملا کر کھائیے ۔ رات کو سوتے وقت تریاق نزلہ کھلائیں ۔ اگر قبض ہو تو اطریفل زمانی کھلایا کریں ۔

جوابات

معذرت ، رسالہ مشیر الاطبا کے کاتب ضلع گوجرانوالہ میں رہتے ہیں۔ مسودہ براہ راست ان کو وہیں بھیج دیا جاتا ہے۔ مسودہ کی آخری قسط جو جوابات سوالات اور ادارہ کے بعض مضامین پر مشتمل تھی ڈاکخانہ سے غائب ہو گئی۔ اس لئے ہمیں جوابات لکھنے والے کرمفرما اور مشیر کے خریداروں سے معذرت کرنی ہے۔ جوابات اس دفعہ صرف ادارہ کی جانب سے دیئے جا رہے ہیں۔ بعض سوالات کا اندراج ہمارے پاس تھا۔ اور بعض سوالات کی کوئی نقل موجود نہیں تھی۔ جو حضرات اپنے سوالات رسالہ میں نہ پائیں وہ ہمیں مجبور سمجھ کر معاف فرمائیں اور سوالات دوبارہ اندراج کے لئے بھیج دیں۔ اس دفعہ وہ سوالات شایع کئے جا رہے ہیں۔ جو اس سے اگلے پرچے میں شایع ہونے تھے۔

(۲۰) آپ طبی فارما کوپیا جلد اوّل کے نسخہ زدجام عشق بزرگ سے فائدہ حاصل کریں۔ یہ نسخہ حکیم نور الدین صاحب بھیروی کا مجرب ہے۔ یا شفاء الملک حکیم محمد حسن صاحب قرشی کی ایجاد کردہ دوائی [illegible]رجام سے فائدہ حاصل کریں۔

(۲۱) فولاد سیال۔ نقرہ سیال اور مشک سیال تو نہ ہم نے کبھی استعمال کئے ہیں۔ اور نہ ہی سنے ہیں۔ ممکن ہے کہ پھر فرائی جیسی کسی انگریزی چیز کا نام کسی صاحب نے فولاد سیال رکھ لیا ہو۔ اسی طرح دوسری دواؤں کے متعلق بھی غلط فہمی ہو سکتی ہے۔ مروارید غالباً ترشی نارنج میں حل ہو جاتے ہیں۔ گندھک سیال کی ترکیب یہ ہے کہ پانچ تولہ گندھک مصفیٰ اور ۲½ تولہ ان بجھا چونہ لے کر دو سیر پانی میں حل کریں۔ اور تھوڑی دیر تک گرم کریں۔ بعد میں اتار کر فلٹر کر کے محفوظ رکھیں۔ ۵ سے دس قطرے مقدار خوراک ہے۔ یہ سیال ایک مہینہ سے زیادہ نہیں رہ سکتا۔ اس لئے تازہ تیار کر کے استعمال کرنا چاہیئے۔

(۲۱) طبی فارما کوپیا جلد اوّل میں طلائے بے نظیر کا نسخہ ہے۔ اس سے فائدہ حاصل کریں۔ یہی طلاء اسی نام سے قومی دواخانہ ۲ بیڈن روڈ لاہور سے بھی مل سکتا ہے

(۲۲) حالات نامکمل ہیں۔ خاندانی استعداد۔ ہضم کی کیفیت اور عمومی صحت کے متعلق کچھ لکھنا ضروری تھا۔ مندرجہ ذیل نسخہ آزما کر دیکھیں۔

صبح و شام۔ لعاب بہیدانہ ۳ ماشہ۔ شیرہ حب الرس ۵ ماشہ تخم انجبار ۵ ماشہ عرق بادیان ۲ تولہ میں نکال کر شربت انجبار ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔

سہ پہر۔ قرص حابس استعمال کریں (اس کا نسخہ اسی مہینے کے مطب کے مضمون میں درج ہے) اگر بدنی صحت کمزور ہو تو مرجان ۴ چاول۔ کشتہ قشر بیضہ ۴ چاول خمیرہ مروارید ۳ ماشہ میں ملا کر دن میں دو دفعہ کھلائیں۔

(۲۴) مرض جریان الدم استعدادی (ہیموفیلیا) معلوم ہوتا ہے یہ ایک موروثی مرض ہے۔ جو اکثر صرف لڑکوں کو ہوتا ہے۔ مگر لڑکیوں کے ذریعے چلتا ہے۔ یعنی مریض مرد کی لڑکی کا لڑکا مبتلا مرض ہوتا ہے لیکن لڑکی خود مبتلا نہیں ہوتی۔ ایسے مریض اکثر بچپن میں ہی جریان خون کی زیادتی کے باعث موت کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ان کے خون میں یبغین نامی مادہ کم ہوتا ہے۔ اسی لئے جب خون خارج ہونا شروع ہو جائے تو جمنے نہیں پاتا۔ اور جاری رہتا ہے بڑی عمر میں مرض کی تیزی خود بخود کم ہو جاتی ہے۔

عمومی صحت کو بہتر رکھیں۔ ضرب اور ٹھوکر سے احتیاط رکھیں۔ کھلی ہوا میں سیر کیا کریں۔ اور مندرجہ ذیل نسخے سے فائدہ حاصل کریں۔

صبح و شام۔ مرجان ۴ چاول۔ فولاد ۴ چاول خمیرہ مروارید ۳ ماشہ میں ملا کر کھائیں۔

سوالات

جو صاحب دفتر سے مشورہ حاصل کرنا چاہیں۔ انہیں ہر سوال کے ساتھ ۲ کے ٹکٹ اور جو صاحب رسالہ کے ذریعے جواب کے خواہشمند ہوں ان کو ۱ کا ٹکٹ فی سوال بھیجنا چاہیئے ۔

سب ایڈیٹر

(۲۸) بچپن میں تشنج ہوا تھا۔ جس کا دماغ پر کچھ اثر رہ گیا ۔ آتشک کی شکایت بھی ہوئی تھی ۔ بیوی صرف ایک سال زندہ رہ کر مر گئی۔ ایک لڑکی بھی ہوئی تھی بیس سال سے تجرد کی زندگی ہے۔ اب ضعف باہ لاحق ہو گیا ہے۔ ایک عطائی سے کوئی کشتہ تین پچیس روز کھایا۔ اس کے بعد منہ آ گیا۔ اب کھانا پینا مشکل ہو چکا ہے۔ منہ کے درد کی وجہ سے رات کو نیند نہیں آتی۔

(خریدار ۱۰۳۲۹)

(۲۹) ہمارے اڑیسہ کے علاقہ میں بعض ننھے بچوں کو جسم پر مرغ سرخ دھبے پڑ جاتے ہیں۔ کبھی بخار ہوتا ہے۔ اور کبھی نہیں۔ دانے نکلتے ہیں جو پکتے ہیں اور پھوٹتے ہیں۔ بعض اوقات بچہ راہی ملک عدم بھی ہو جاتا ہے۔ یہ مرض کیا ہے۔ اور کیوں ہوتا ہے

(عبدالستار سرپالی ضلع رائے پور)

(۳۰) شیرخوار بچوں کو عموماً سر میں اکوتیا اگزیما ہو جاتا ہے کبھی اپنی جگہ پر محدود ہوتا ہے۔ اور کبھی پھیلتا ہے۔ کبھی رستا ہے۔ اور اس میں سے پیپ بھی بہتی ہے۔ اڑیسہ میں اسے الجی کہتے ہیں۔ اس کا حفظ ماتقدم اور علاج کیا ہے

(خریدار ۱۰۱۶۰)

(۳۱) بچپن سے شدید قبض کی شکایت ہے۔ بھوک بالکل نہیں لگتی ہے۔ دماغ ہر وقت بوجھل رہتا ہے۔ درد کمر رہتا ہے۔ پیشاب بار بار اور سفید رنگ کا آتا ہے۔ احتلام بھی ہو جاتا ہے۔ دس گھنٹے سونے کے باوجود بھی تھکاوٹ محسوس ہوتی ہے۔ وزن دن بدن کم ہو رہا ہے۔ عمر ۲۵ برس ہے

محمد یونس

(۳۲) آتشک کے مریض کی زبان کے کنارے پھٹ گئے ہیں ادویہ کے استعمال سے آتشک کی دوسری علامات زائل ہو چکی ہیں۔ مگر زبان ابھی تک پھٹی ہوئی ہے۔ کھانے پینے میں تکلیف ہوتی ہے۔ اطبا کرام کوئی مجرب چیز مقامی استعمال کے لئے تجویز فرمائیں۔

مریض

(۳۳) مریض عمر ۴۵ سال۔ ۳۰ سال کی عمر میں فالج ہوا تھا۔ جو خدا خدا کر کے تین ماہ میں ٹھیک ہو گیا۔ اس کے بعد سے ضعف باہ لاحق ہو گیا ہے۔ عمومی صحت بہت اچھی ہے چہرہ سرخ و سفید ہے۔ مگر انتشار بہت کم یا برائے نام ہوتا ہے۔ جسم فربہ و توانا ہے

(ایک سائل)

(۳۴) پانچ سال سے پاؤں کی دونوں ایڑیوں میں سخت درد ہوتا ہے۔ جو چلنے پھرنے سے زیادہ ہو جاتا ہے۔ اگر آرام سے بیٹھا رہے۔ تو بہت کم ہوتا ہے یا مطلقاً نہیں ہوتا۔ گرم اشیا کے استعمال سے سر میں درد ہو جاتا ہے۔ ماتھے میں اکثر درد رہتا ہے۔ ریح البواسیر کی شکایت بھی ہے۔ پیشاب میں خفیف سی جلن ہوتی ہے۔ عمر ۴۴ سال ہے۔ اطبا کرام مجرب المجرب اور سہل الحصول نسخہ تحریر فرمائیں۔

(ایک مریض)

تصحیح ماہ مارچ ۱۹۴۲ء کے رسالہ میں صفحہ ۲۲ پر نظم "مکالمہ طب قدیم و جدید" میں لفظ مکالمہ غلطی سے مقالہ لکھا ہوا ہے۔ اسی نظم میں پہلے شعر کا پہلا مصرعہ اس طرح ہے ۔ مرض میں مبتلا تھی مدتوں سے اک مہارانی۔ ناظرین تصحیح فرمالیں ۔

انڈین میڈیسن کیمسٹری آف مشترکہ دواخانہ

کی

عملی ریسرچ اور زبردست ایکسپرمنٹ

نے طب قدیم کو سائنس امروزہ کے بغلگیر بنا دیا۔ دیسی دوا سازی انگریزی لباس میں ہماری ایجاد کردہ سب سے پہلی سٹیم مشین

(جو خشک دواؤں سے سیال جوہر کشید کرتی ہے)

یہ مشین دیسی دواؤں کے قدرتی اثرات کو بلا آمیزش پانی و تیزاب اور شراب حاصل کرنے کا کمال رکھتی ہوئی مفرد و مرکب ادویات کو سیال جوہر کی صورت میں تبدیل کرتی ہے لہٰذا اس سلسلہ دوا سازی سے بے شمار دیسی مفرد و مرکب دواؤں کے جوہر تیار ہو کر ہندوستان کی نئی جماعتوں اور مقتدر اطبا، کرام سے خراج تحسین حاصل کر چکے ہیں۔ جیسا کہ فہرست ادویات سے ظاہر ہے۔

(انڈین میڈیسن کیمسٹری آف مشترکہ دواخانہ کوئٹہ)

کی اس طبی یادگار کو جس کا تعلق بنی نوع انسان کی صحت اور بیماری سے وابستہ ہے۔ مفید و مؤثر ثابت کرنے کے لئے ان ادویات کی

(نشر و اشاعت کو نظم میں لایا گیا)

جس سے پبلک کو ہندوستانی ذوق پرواز کا اندازہ ہو سکے۔ اور ایلوپیتھک کے اس بت کی اکڑی ہوئی گردن دیسی دوا سازی کے سامنے سر تسلیم خم کر دی جو برطانیہ کے خزانہ عامرہ کے بل بوتہ پر نت نئے روز نئے سر اٹھاتی ہے۔

(اس مقصد کے پیش نظر مندرجہ ذیل سکیم پیش خدمت ہے)

گھر کا حکیم ۱ ۔ جن میں مندرجہ ذیل بارہ ادویات ہوں گے۔ ہلیلہ زرد[۱]۔ اسطوخودوس[۲]۔ نشادر[۳]۔ شورہ[۴] نوشادر۔ پھٹکری[۵]۔ ملٹھی[۶]۔ بادیان[۷]۔ ریٹھہ[۸]۔ اسگندھ[۹]۔ چرائتہ[۱۰]۔ گاؤزبان[۱۱]۔ تخم حنظل[۱۲]۔

مذکورہ بالا اشیا کا سیال جوہر نصف نصف اونس کی شیشیوں میں بند ہوگا۔ یہ وہ ہی دوائیں ہیں جو ہندوستانی معاشرت میں تمام دنیا بخوبی سمجھتی ہوئی اپنی روزمرہ کی طبی ضرورتوں میں اپنے لئے اور عورتوں و بچوں کے لئے استعمال کرتی ہے۔ اس میں جوہر حنظل و شورہ نوشادر کی بے شمار خوراکیں ہیں۔ قیمت علاوہ محصولڈاک صرف ۲ روپیہ پرچہ ترکیب ہمراہ ہوگا۔

گھر کا حکیم نمبر ۲ ۔ جن میں مندرجہ ذیل چوبیس دوائیں ہوں گی۔ ہلیلہ زرد[۱]۔ اسطوخودوس[۲]۔ نوشادر[۳]۔ پھٹکری[۴]۔ ملٹھی[۵]۔ بادیان[۶]۔ ریٹھہ[۷]۔ اسگندھ[۸]۔ چرائتہ[۹]۔ سونٹھ[۱۰]۔ شورہ نوشادر[۱۱]۔ حنظل[۱۲]۔ رسونت[۱۳]۔ ابریشم[۱۴]۔ ریوند چینی[۱۵]۔ کشوث[۱۶]۔ کوکنار[۱۷]۔ درونج عقربی[۱۸]۔ خاکشی[۱۹]۔ سنبل الطیب[۲۰]۔ گاؤزبان[۲۱]۔ السی[۲۲]۔ چاکسو[۲۳]۔ اجود[۲۴]۔ مذکورہ بالا اشیا کے جوہر اونس اونس کی شیشیوں میں بند ہوں گے۔ جو عام بیماریوں کے لئے روزانہ کار آمد ہیں۔ ایک عیالدار اور حکیم و دوا ساز کے لئے مکمل دواخانہ کی صورت میں کار آمد ہیں۔ پرچہ ترکیب استعمال ساتھ ہوگا۔ قیمت علاوہ محصولڈاک صرف ۵ روپیہ

نوٹ ۔ نباتی عام جوہر کی مقدار خوراک فی خوراک اتولہ ہے۔ چند دوائیں مرکب کی خوراک ہی ایسی نسبت سے ہوتی ہیں جو ہیں یا ایام خوراک استعمال کرنا ضروری ہے۔ جوہر نوشادر اور شورہ نوشادر اور تخم حنظل کو ۵ سے ۱۰ قطرہ تک ایک وقت استعمال کیا جاتا ہے۔ صرف ایک ہی خوراک روزانہ بے شمار بیماریوں کا شافی علاج ہے۔ جوہر ریٹھہ چاکسو مقامی طور پر استعمال کے لئے ہیں۔

ملنے کا پتہ ۔ انڈین میڈیسن کیمسٹری آف مشترکہ دواخانہ کوئٹہ سرکلر روڈ

مجربات سلطانی

صحیح اور قابل اعتبار نسخہ جات

یہ حنفی اور اسراری رازوں کا ایک لاجواب مجموعہ ہے۔ جو تین حصوں پر مشتمل ہے۔ اس میں تمام امراض کے سو فی صدی کا مجرب نسخہ جات درج ہیں خصوصاً امراض مخصوصہ مرداں و زناں کے متعلق معرکے کے نسخے موجود ہیں۔ سچے مجربات کے متلاشیوں کے لئے بہترین کتاب ہے۔ اس میں حکیم مفتی سلیم اللہ خاں مرحوم اور دیگر اطبا کے صدری نسخے بھی شامل کئے گئے ہیں۔

قیمت حصہ اول ۱۱۱ نسخہ جات . . . . . . عہ/ - قیمت حصہ دوم ۱۲۷ نسخہ جات ۸/

قیمت حصہ سوم ۱۷۸ نسخہ جات . . . . . ۸/ - تینوں حصوں کی رعایتی قیمت ۵/

سائز ۲۲×۱۸/۸ ۔ کتابت اور طباعت موزوں

دوشیزہ

نوعی علم کے متعلق خالص طبی کتاب

یہ کتاب چوتھی دفعہ شائع ہو چکی ہے۔ اس میں اطبا ڈاکٹر اور وید صاحبان کے علاوہ عوام کے لئے بھی نہایت مفید صنفی معلومات درج ہیں۔

صنفی بے احتیاطیوں سے پیدا ہونے والے امراض و عوارض اور امراض اطفال کا اضافہ بھی کیا گیا ہے۔ حفظان صحت کے متعلق بہت کچھ قیمتی مواد جمع کیا گیا ہے۔ اور بہت سے امراض کے مفید اور مجرب نسخہ جات بھی درج ہیں۔

سائز ۲۲×۱۸/۸ ۔ ضخامت ۲۵۲ صفحات ۔ قیمت

علم و عمل طب

ڈاکٹر کرنل بھولا ناتھ صاحب آئی۔ ایم۔ ایس۔ سی آئی۔ ای کی تصنیف ہے جس میں تاریخ طب تشخیص مرض۔ امتحان۔ بلغم براز وغیرہ کے علاوہ سر سے پیر تک کے تمام امراض ان کے اسباب۔ علامات و معالجات ڈاکٹری طریق سے بیان کئے گئے ہیں ضخامت ۱۲۱۶ صفحات۔ لکھائی چھپائی۔ کاغذ عمدہ۔ قیمت اصلی پانچ روپے آٹھ آنے۔ رعایتی قیمت بلا جلد ۸/ مجلد ۸/

علم و عمل قابلہ

قابلہ یعنی دایہ گری کے فن پر اردو زبان میں یہ کتاب نہایت آسان اور عام فہم طریق پر لکھی گئی ہے۔ یہ فی الحقیقت پنجاب یونیورسٹی نے ڈاکٹر رحیم خاں مرحوم سے خاص فرمائش پر لکھائی تھی۔ اور اردو فن میں بلاشبہ اس فن کی بہترین کتاب ہے

حجم ۲۶۰ صفحات۔ قیمت تین روپے ۸ آنے

ملنے کا پتہ۔ ناظم دار الکتب مشیر الاطبا و چشمۂ زندگی دل محمد روڈ لاہور

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۴۵۲

مشیر الاطبا

زیر سرپرستی

شفاء الملک حکیم محمد حسن قرشی لاہور

سالانہ چندہ ڈیڑھ روپیہ

عہدِ حاضر کا طبی شاہکار
جامع الحکمت
مرتبہ رئیس الاطباء حکیم محمد حسن قرشی پرنسپل طبیہ کالج لاہور
طب کا بہترین عام فہم اور مکمل انسائیکلوپیڈیا جس میں تاریخ طب تشریح منافع الاعضاء
تشخیص اور دستور العلاج کے علاوہ تمام امراض کی مفصل ماہیت، اسباب، علامات، تشخیص
فروقی الامراض۔ انجام و عوارض۔ اصولِ علاج۔ دستور العلاج۔ نہایت کامیاب اور
بہترین مجربات دیے گئے ہیں علاج میں قابل المقدار اور مرکب دوائیں بھی شامل ہیں سینکڑوں
جدید امراض کا بیان بھی شامل ہے۔ اس کے علاوہ عکسی تصویریں ہیں ساتھ ہی ایک
عجیب و غریب رنگین نقش تشریحی ہے۔
تشخیص مجربات اور تصاویر
کے اعتبار سے اس جیسی کتاب ابھی تک اردو میں شائع نہیں ہوئی کیونکہ اس میں
طب قدیم و جدید کے تمام ضروری معلومات آگئے ہیں۔ زبان سادہ اور سلیس ہے
اور طبیب۔ وید اور ڈاکٹر اور شائقین طب کے علاوہ ہر گھر میں اس کا ہونا
مفید اور ضروری ہے۔
کتابت۔ طباعت۔ کاغذ عمدہ
صفحات جلد اول تقریباً گیارہ سو جلد سنہری قیمت پانچ روپے بارہ آنے
صفحات جلد دوم ساڑھے گیارہ سو۔ جلد سنہری قیمت چھ روپے چار آنے
قیمت ہر دو جلد ——— ساڑھے گیارہ روپے
ناظم کتب خانہ مشیر الاطباء محمد روڈ لاہور
جامع الحکمت
قرشی
جامع الحکمت
جلد اول
قرشی

جامع الحکمت جلد دوم

نقاش نقش ثانی بہتر کشد ز اول

جامع الحکمت جلد دوم جس کا ایک مدت سے شدید انتظار کیا جا رہا تھا۔ چھپ کر تیار ہوگئی ہے۔

اس میں نظام دوران خون (قلب۔ شرائین۔ اوردہ) اور انتظام انہضام (مری معدہ۔ جگر۔ مرارہ۔ طحال۔ آنتیں۔ لبلبہ) نظام بول (گردہ۔ مثانہ وغیرہ) نیز امراض مخصوصہ مرداں۔ امراض مخصوصہ نسواں۔ امراض الاطفال اور امراض عامہ بھی درج ہیں۔

ہر ایک نظام کے شروع میں اس نظام کے اعضا اور متعلقات کے متعلق تمام قدیم اور جدید تشریحی معلومات شدید کاوشوں سے فراہم کئے گئے ہیں۔ ہر ایک نظام سے تعلق رکھنے عضوی اور فعلی امراض کو دلائل و علامات اور قدیم و جدید تشخیصی معلومات کے ساتھ شامل کیا گیا ہے۔

ہر ایک مرض کی ماہیت کے مسئلہ میں قدیم و جدید تحقیقات اور مختلف آرا بالوضاحت بیان کی گئی ہیں۔

ہر ایک مرض کی تشخیص نہایت فاضلانہ طور پر لکھی گئی ہے۔ فرق الامراض کے نکات اور متشابہ امراض کو جداول کے ذریعہ ممتاز کر کے دکھایا گیا ہے۔

اصول علاج رموز مطب نہایت بسط و تفصیل کے ساتھ لکھے گئے ہیں۔

قرابادینی [illegible] خاندانوں کے صدری تجربات کا بہت بڑا ذخیرہ جمع کر دیا گیا ہے۔

امراض غیرہ [illegible] کتب [illegible] میں نہیں ملتے۔ کافی تعداد میں درج کئے گئے ہیں۔

بے شمار عکسی [illegible] تصاویر سے مزین کی گئی ہے۔ ۱۲۶۰ صفحات

قیمت مجلد سنہری ——— ۶ ۔ بغیر جلد پانچ روپے آٹھ آنے

غرض عہد حاضر کی مایۂ ناز کتاب ہے۔ جو علاج کے سلسلے میں تمام ضرورتوں کو پورا کرتی ہے

پتہ

ناظم مشیر الاطباء دل محمد روڈ۔ لاہور

جلد ۲ | مشیر الاطبا بابت ماہ جولائی ۱۹۴۲ء مطابق جمادی الثانی سنہ ۱۳۶۱ھ | نمبر

فہرست مضامین

قواعد و ضوابط

۱۔ رسالہ ہر انگریزی ماہ کی ۲ تاریخ کو باقاعدہ خریدار کو بھیج دیا جاتا ہے۔

۲۔ ڈاک کے ڈاکو کئی رسائل کو ہضم کر جاتے ہیں۔ اس لئے اگر آپ کو ۱۳ تاریخ تک رسالہ نہ ملے تو دفتر کو خط لکھیں۔ دوبارہ بھیج دیا جائے گا۔ بعض اصحاب دو دو مہینے کے بعد پچھلے رسائل نہ ملنے کی شکایت کرتے ہیں۔ ایسے پرچے بلاقیمت نہیں بھیجے جائیں گے۔

۳۔ جواب طلب امور کے لئے چھ پیسے کا ٹکٹ آنا لازمی ہے۔

۴۔ خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ نہایت ضروری ہے۔ ۵۔ پتہ صاف اور خوشخط لکھیں۔

۵۔ دفتر کے تمام منی آرڈر اور وی۔پی سنٹرل ایکسچینج بنک کی معرفت وصول ہوتے ہیں۔ اس لئے بنک مذکور کے منیجر کے دستخطوں کو صحیح تصور کیا جائے۔

مینجر

۷۸۶

مشیر الاطباء

بابت ماہ جولائی ۱۹۴۲ء

شذرات

غذا کا اثر جنین پر

جنین چونکہ ماں کی غذا سے نشو و نما حاصل کرتا اور پرورش پاتا ہے۔ اس لئے حاملہ کی غذا اچھی ہونے سے بچہ بھی تندرست پیدا ہوتا ہے۔ وضع حمل میں پیچیدگیاں۔ اسقاط اور دوسرے غیر طبعی حالات جن سے حاملہ عورتوں کو دو چار ہو کر جان کنی کی تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے بہت حد تک ناقص اور ناکافی غذا کھانے سے پیدا ہوتے ہیں۔ چنانچہ جرنل آف دی امریکن میڈیکل ایسوسی ایشن میں ڈاکٹر ریبس اور ان کے ساتھیوں نے حاملہ کی غذا کے متعلق تجربات کے بعد حسب ذیل بیان دیا ہے۔

۳۸۰ حاملہ عورتوں کو امتحان کے لئے منتخب کیا گیا۔ ۱۲۰ عورتیں ایسی تھیں۔ جن کے خاوند ان کے لئے زیادہ اچھی غذا مہیا کرنے سے قاصر تھے۔ انہیں ان کی معمولی غذا پر چھوڑ دیا گیا۔ ۹۰ عورتوں کے ایک گروپ کو جن کی مالی حالت ویسی ہی تھی حمل کے آخری تین چار مہینے میں دودھ۔ سنگترہ۔ ٹماٹر۔ پنیر اور انڈے کھانے کے لئے مہیا کئے گئے۔ بقیہ ۱۷۰ عورتوں کو پند و نصائح سے ان کی صحیح غذا سمجھا دی گئی۔ وضع حمل کے وقت معلوم کیا گیا۔ کہ جن عورتوں کی غذا سمجھانے سے اچھی کر دی گئی تھی۔ یا جن غریب عورتوں کو کھانے کے لئے اچھی غذا مہیا کر دی گئی تھی انہیں وضع حمل کے خطرات کا بہت کم سامنا ہوا۔ اسقاط۔ مردہ بچے پیدا ہونا۔ یا پیدا ہو کر بچے کا مرجانا یا بچے کا چھوٹی عمر میں انتقال کر جانا بھی ان عورتوں میں بہت کم ہوا اس کے برخلاف ناقص غذا کھانے والی عورتوں میں مندرجہ بالا عوارض کئی گنا زیادہ دیکھے گئے

گوشت میں زہر

جانوروں کے گوشت میں بعض اوقات تیز قسم کی سمیات ہوتی ہیں۔ جن کا جسم کے اندر پہنچنا نہایت مضر اور بعض اوقات خطرناک ہوتا ہے۔ جانوروں کا ذبح کرنے سے پہلے معائنہ اس لئے ضروری قرار دیا گیا ہے۔ مگر بدقسمتی یہ ہے کہ جتنے جانور کھانے کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔ ان کا معائنہ نہیں ہو سکتا۔ ممالک متحدہ امریکہ کا رسالہ گڈ ہیلتھ رقمطراز ہے کہ ایک سال میں ممالک متحدہ میں ۲۲۷۰۰

جانور ذبح کرنے سے پہلے ناقابل استعمال قرار دے دیئے گئے اور ۸۰۴۰۲۲۳ جانور ایسے تھے جن کا گوشت ذبح کرنے کے بعد قابل استعمال معلوم ہوا۔ ان جانوروں میں ۵۰ قسم کے مختلف امراض دیکھے گئے جن کی وجہ سے یہ انسانی استعمال کے ناقابل تھے۔ نیو یارک کے کرنل اوروائل نے امراض ہضم پر گوشت کے مضر اثرات کو مدلل طریق پر بیان کیا ہے۔

ایک سال میں ۷،۷،۳۴، پونڈ پرندوں کا گوشت بھی انسانی استعمال کے ناقابل قرار دیا گیا۔ بہت سے پرندے دق میں مبتلا تھے۔

۱۹۳۲ء میں افواج کو جو گوشت مہیا کیا گیا۔ اس میں سے ۴۴۴ ۲۲۳۱۲ پونڈ ناقابل استعمال قرار دیا گیا۔ یہ وزن ۲۰۱ ٹن کے قریب ہے۔ اور اس کی قیمت ۱۱۴۸۵۸۱۱ شلنگ بنتی ہے۔

امریکہ کی گورنمنٹ نے کھلم کھلا اعلان کیا ہے۔ کہ کم از کم ایک تہائی جانور بغیر معائنہ استعمال کئے جاتے ہیں۔ اس لئے مندرجہ بالا اعداد و شمار درحقیقت بہت کم ہیں۔ بیماری یا خوف سے مرنے والے جانور کے گوشت کے استعمال سے خطرات بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ اور باسی گوشت کا استعمال امراض کا گھر ہے

کیا جلد سانس لیتی ہے

بہت سے لوگوں میں یہ خیال پایا جاتا ہے۔ کہ جلد بھی سانس لیتی ہے۔ اس خیال کی بنیاد اس روایت پر ہے۔ کہ ایک بھلے آدمی نے اپنی نوجوان اور خوبصورت بیوی کی تمام جلد پر اس کی خوبصورتی میں اضافہ کرنے کے لئے گلٹ چڑھا دیا۔ خاوند کی یہ محبت بیوی بیچاری کے لئے پیام مرگ ثابت ہوئی۔ اور وہ فوراً بعد سانس کے بند ہو جانے جیسی تکلیف میں مبتلا ہو کر چل بسی اس واقعہ کے بعد یہ خیال پھیل گیا۔ کہ جلد بھی پھیپھڑوں کی طرح سانس کھینچتی ہے

اس میں کوئی شک نہیں کہ جلد کے ذریعے بہت سے فضلات خارج ہوتے ہیں۔ پیشاب کے ذریعے خارج ہونے والے بہت سے فضلات گرمیوں میں جلد کے ذریعے خارج ہوتے رہتے ہیں۔ اور بعض گیسیں بھی اس کے ذریعے نکلتی ہیں جن کی مقدار مختلف حالات میں مختلف ہوتی ہے۔ لیکن یہ کہنا کہ جلد سانس لیتی ہے قطعی طور پر غلط ہے

جلد میں گیسوں کے انجذاب کی قوت بھی ہے۔ چنانچہ اگر کاربن ڈائی آکسائڈ بہت زیادہ مقدار میں کمرے کے اندر موجود ہو تو جلد کے ذریعے اس کا انجذاب ہو جاتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود اس کو سانس لینے والا عضو شمار نہیں کیا جا سکتا
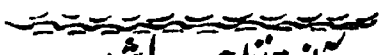
آنسو قاتل جراثیم ہیں

آنسو صرف دل کا غبار نکالنے اور اظہار محبت یا غم کا ذریعہ ہی نہیں۔ بلکہ قدرت کی طرف سے آنکھ کو جراثیم سے محفوظ رکھنے کا بھی ایک ذریعہ ہیں۔ کسی چیز کے آنکھ میں پڑ جانے کے بعد لگاتار جب آنکھ سے آنسوؤں کا اخراج شروع ہو جاتا ہے۔ تو قدرت کا مقصد اس سے یہ ہوتا ہے کہ وہ اس اجنبی چیز کی مضرت کو ختم کر دے۔ امریکن جرنل آف آپتھیلمالوجی میں ڈاکٹر رچرڈ ٹامسن اور ایڈورڈ گیلارڈ نے بیان کیا ہے کہ ہم نے آنکھ کے قریب پیاز پکڑ کر آنسو حاصل کئے۔ ان آنسوؤں کو ہم نے جراثیم عقدیہ صدیدیہ میں ڈالا۔ ۵۰ فی صدی صورتوں میں جراثیم کی افزائش قطعی طور پر رک گئی۔ ۲۵ فی صدی لوگ ایسے بھی نظر آئے۔ جن کے آنسوؤں میں قاتل جراثیم خصوصیات نہیں تھیں۔

دودھ میں حیاتین ج

دودھ میں وٹامن سی بھی موجود ہوتے ہیں۔ یہ حیاتین لثہ دامیہ اور دانتوں کی تکالیف سے محفوظ رکھتے ہیں۔ خالص دودھ میں ان کی مقدار ۱۵ گرام فی سوگرام ہوتی ہے۔ اگر دودھ زیادہ دیر تک رکھا رہے تو اس کی مقدار گھٹ کر [illegible] ملی گرام فی سوگرام ہو جاتی ہے۔ اُبالنے سے حیاتین ج میں کوئی فرق نہیں پڑتا مختلف علاقوں کی گائیوں میں حیاتین ج کی مقدار مختلف ہوتی

ہے۔ لنڈن اور کلکتہ میں دو گرام فی صدی مقدار ہے۔ مگر بٹاویا میں یہ مقدار ۲۶ دانی صدی ہے۔ ماں کے دودھ میں گائے کے دودھ سے حیاتین ج کی مقدار دوگنی سے تگنی تک ہوتی ہے۔ اس لئے گائے کے دودھ پر پرورش پانے والے بچوں کو دودھ کے علاوہ سنگتروں کے رس کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ ہاں اگر بچہ ماں کے دودھ پر پرورش پا رہا ہو۔ تو اسے سنگتروں کے رس یا اور کسی چیز کی ضرورت نہیں۔ بلکہ اس قسم کی حیاتینی اغذیہ حاملہ کی غذا میں شامل کرنا ضروری ہوتا ہے۔ اس سے بچے کو حیاتین کی صحیح مقدار حاصل ہوتی ہے۔ اور وہ مناسب نشوونما حاصل کرنے کے علاوہ قوت مدافعت بھی پیدا کر لیتا ہے
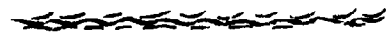
کاغذ کا مسئلہ

کاغذ کے فراہم کرنے کا مسئلہ دن بدن نازک سے نازک صورت اختیار کر رہا ہے۔ ہر اخبار و رسالہ کاغذ کی گرانی اور پھر نایابی کا رونا رو چکا ہے۔ وہ حضرات جو اس قسم کے کام سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ بخوبی سمجھ سکتے ہیں۔ کہ اس قحط قرطاس کے دور میں ڈیڑھ روپیہ سالانہ چندہ میں ایک طبی رسالہ کن کن مشکلات سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ بہت سی کوششوں اور منتوں سماجتوں کے بعد چھ گنے آٹھ گنے بھاؤ پر کاغذ دستیاب ہوتا ہے۔ اور وہ بھی اس قدر کم۔ کہ رسالہ اپنی ضخامت کو کم کرنے پر مجبور ہوتا ہے۔ ہمیں مجبوراً اس دفعہ نصف کاپی (چار صفحات) کم کرنی پڑی ہے

لیکن ناظرین مشیر یہ جان کر یقیناً خوش ہوں گے۔ کہ جو صفحات حذف کئے گئے ہیں۔ وہ اشتہارات کے ہیں جہاں تک مضامین کا تعلق ہے۔ ان کے صفحات اتنے ہی ہیں جتنے پہلے تھے۔

ہم یہ بھی یقین دلاتے ہیں کہ جونہی ہم نے کاغذ کی فراہمی کا انتظام مکمل کر لیا۔ رسالہ کی ضخامت وہی پہلی جیسی بحال کر دی جائے گی۔

حضرت "شفاء الملک" کو صدمہ

۲۵ جون دو بجے بعد دوپہر شفاء الملک حکیم محمد حسن صاحب قرشی کی والدہ ماجدہ ۷۵ برس کی عمر پا کر رہگزائے عالم جاودانی ہوگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ و مغفورہ نہایت برگزیدہ۔ خدا پرست۔ مخیر اور غریب پرور خاتون تھیں۔ ایک عرصہ سے بیمار چلی آتی تھیں۔ اکثر اوقات ان کی صحت کی طرف سے مایوسی ہو جاتی تھی۔ اور سعادت مند فرزند کی حذاقت آڑے آتی تھی۔ مگر بالآخر وقت مقررہ آ پہنچا۔ جب شفاء الملک صاحب موصوف کو ان کی بے غرض دعاؤں اور برکتوں سے محروم ہونا پڑا۔

مرحومہ و مغفورہ کی وصیت تھی۔ کہ انہیں ان کے وطن گجرات میں ان کے بڑے صاحبزادے کی قبر کے قریب دفن کیا جائے جو بیس برس پہلے گزر چکے تھے۔ چنانچہ اس وصیت کے مطابق چار بجے کے قریب میت کو گجرات پہنچا کر تجہیز و تکفین کی گئی۔

حکیم صاحب موصوف کے بچپن سے ہی تربیت کا فرض مرحومہ و مغفورہ پر عائد ہو گیا تھا۔ کیونکہ والد ماجد کے سایہ سے آپ صغر سنی میں ہی محروم ہو گئے تھے۔ مرحومہ نے آپ کی تربیت کمال ہمت اور جانفشانی سے کی تھی۔

عملہ مشیر الاطبا و قومی دواخانہ کو اس صدمہ جانکاہ میں شفاء الملک صاحب موصوف سے دلی ہمدردی ہے۔ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ مرحومہ و مغفورہ کو جنت الفردوس میں مقام بلند عطا فرمائے۔ اور حضرت شفاء الملک اور دیگر افراد خاندان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔

آمین ثم آمین۔

الامراض والعلاج

گردن توڑ بخار

(از جناب حکیم گنگا رام صاحب - گاندھی - پریم گلی - لاہور)

عربی نام	اُردو نام	انگریزی نام
التہاب اغشیہ نخاعی ودماغی	گردن توڑ بخار	(Cerebrospinal Jorm)

تاریخ مرض۔ یہ مرض انیسویں صدی کی ابتدا میں معلوم کیا گیا۔ پہلی دفعہ اس کی وبا فرانس اور جینوا میں پھیلی ۱۸۳۷ء اور ۱۸۵۴ء میں جرمنی میں اس بخار کی چند وارداتیں ہوئیں ۱۸۶۳ء کے بعد جرمنی میں یہ بخار عام ہو گیا۔ اور جنوبی اور وسطی علاقوں میں ہر سال اس کی وارداتیں ہوتی رہیں ۱۹۰۴ء اور ۱۹۰۵ء میں یہ بخار شمالی سیلیشیا کے علاقہ میں وبا کے طور پر نہایت مہلک صورت میں پھیل گیا۔ اور ۱۹۰۶ء اور ۱۹۰۷ء میں صوبہ رائن میں اس بخار کی چند وارداتیں ہوئیں۔

یہ بخار وبًا زیادہ تر موسم بہار اور موسم گرما کی ابتدا میں یعنی اپریل اور مئی کے مہینوں میں پھیلا کرتا ہے۔ ایک جگہ رہنے اور کام کرنے والے لوگوں میں اکثر ایک دوسرے سے تعدی ہو جاتی ہے۔ ایک بیمار شخص کسی دوسری جگہ جا کر تندرستوں کو مبتلائے مرض کر سکتا ہے۔ غریب لوگوں میں مرض نسبتًا زیادہ ہوتا ہے۔ جو لوگ حفظان صحت کے قوانین سے بے پروا ہوتے ہیں۔ ان میں بھی مرض زیادہ پایا جاتا ہے۔ بچوں میں مرض کی استعداد نسبتًا زیادہ ہوتی ہے مگر بڑی عمر کے لوگوں میں بھی تعدی ہو سکتی ہے۔ عورتوں اور مردوں میں تعدی کی استعداد مساوی ہوتی ہے۔

عصار گردن توڑ۔ اس مرض کا سبب جدید تحقیقات کی رو سے ایک مخصوص قسم کا جرثومہ ہے جس کا نام عصار گردن توڑ (meningo coccus) مینگو کاکس ہے۔ ان جراثیم کی دریافت کا سہرا ڈاکٹر نعان وشلیام کے سر ہے۔ یہ جراثیم مریض کی رطوبت دماغی ونخاعی میں دیکھے جاتے ہیں۔ کمر میں خاص قسم کی سوئی سے سوراخ کر کے یہ رطوبت حاصل کی جاتی ہے۔ اور اس کے خوردبینی امتحان سے جراثیم جوڑے جوڑے پڑے ہوئے نظر آتے ہیں۔

جراثیم خلیات بیضہ کے اندر بھی ہو سکتے ہیں ان کی شکل و صورت میں عصار سوزاک سے بہت ملتے جلتے ہیں۔ رطوبت دماغی ونخاعی کے علاوہ ماؤف جوڑ اور خون کے اندر بھی پائے جاتے ہیں۔ زیادہ سخت جان نہیں ہوتے۔ خشک کرنے معمولی حرارت پہنچانے یا سورج کی روشنی میں یہ فورًا مر جاتے ہیں۔

تعدی۔ مرض کی تعدی عام طور پر ناک اور گلے سے ہوتی ہے۔ ابتدائی درجات میں ناک کی رطوبت اور گلے کی بلغم میں جراثیم عمومًا دیکھے جاتے ہیں۔ مرض کے بڑھنے پر رگ کے ذریعے یا بلاواسطہ عروق لمفاویہ کے ذریعے غشائے نخاعی و دماغی تک سوزش پہنچ جاتی ہے اور مرض کی واضح علامات شروع ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ جرثومہ سخت جان نہیں ہوتا۔ اس لئے مرض زیادہ پھیل نہیں سکتا۔ ہسپتالوں یا دوسرے ایسے مقامات میں جہاں ہوا اور روشنی کا انتظام اچھا ہوتا ہے یہ مرض زیادہ نہیں پھیلتا۔ البتہ اگر حالات بالکل ہی حفظان صحت کے خلاف ہوں تو مرض کی تعدی ہو جاتی ہے مرطوب مکانات مرض کے پھیلنے میں مدد ہوتے ہیں۔ یہ بھی معلوم ہو چکا ہے۔ کہ بعض آدمی خود مرض میں مبتلا نہیں ہوتے

مگر ان کی ناک کی ریٹھو یا گلے کی بلغم میں جراثیم موجود ہوتے ہیں۔ وہ دوسروں کو آزادی سے مبتلائے مرض کرتے رہتے ہیں۔

ماہیت مرض۔ مرض کی تمام علامات دماغ اور نخاع کی ام رقیق[ل] کی سوزش کی وجہ سے ظہور پذیر ہوتی ہیں۔ علامات کی شدت و خفت ام رقیق کے مرضی تغیرات کی کمی یا بیشی کے مطابق ہوتی ہے۔ لیکن گاہے ایسا بھی ہوتا ہے کہ مرض کی علامات بہت حاد ہوں۔ مگر ام رقیق میں مرضی تغیرات بہت خفیف ہوں۔ سوزش کی وجہ سے رطوبت مخی نخاعی کا ترشح بہت بڑھ جاتا ہے۔ اور تجاویف تحت العنکبوتیہ اس رطوبت سے بھر جاتی ہیں۔ نخاع کا پچھلا حصہ زیادہ تر ماؤف ہوتا ہے، خصوصًا کمر کے حصہ میں التہاب اکثر اوقات جھلیوں سے نخاع کے جسم یا دماغ کے بیرونی حصص تک بڑھ جاتا ہے۔ اور بہت سی علامات اس کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔ خوردبینی امتحان سے دماغی عروق کے ارد گرد پیپ پیدا کرنے والے خلیات کا اجتماع پایا جاتا ہے گاہے دماغ میں خراج بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ بخار کی ایک قسم ایسی بھی ہوتی ہے جس میں علامات شروع میں شدید ہوتی ہیں۔ مگر بتدریج کم ہوتے ہوتے مریض رو بصحت ہو جاتا ہے۔ عمومًا بیماری کی درمیانی قسم دیکھی جاتی ہے جس کی مدت دو سے چار ہفتے تک ہوتی ہے۔ اکثر اوقات مرض چھ سے آٹھ ہفتے تک بھی چلتا ہے۔ مرض کا بار بار اچھا ہو جانا۔ اور پھر دورہ کرنا اس بخار کی کسی حد تک مشخص علامت ہے۔

دماغی علامات۔ دماغی علامات میں درد سر اس مرض کی نمایاں اور مخصوص علامت ہے۔ اکثر سر کے پچھلے حصے میں درد ہوتا ہے۔ لیکن صدغین یا ماتھے میں بھی ہو سکتا ہے۔ اس کے علاوہ غنودگی اور سر میں بوجھ کا احساس بھی ہوتا ہے ریڑھ کی ہڈی کے ستون پر ہاتھ لگانے سے مریض درد کا احساس کرتا ہے۔ اور نخاع کے عضلات کے سکیڑ کی وجہ سے اس میں سختی آجاتی ہے۔ مرض اگر شدید ہو تو نخاع کے عضلات اکڑ کر مریض کا سر ریڑھ کی ہڈی کی جانب کھچ جاتا ہے۔ لیکن عمومًا سیدھا اکڑا ہوا رہتا ہے۔

مریض کی ٹھوڑی گردن کے ساتھ نہیں لگائی جا سکتی اور اگر کوشش کی جائے تو مریض سخت درد محسوس کرتا ہے۔ مریض گاہے بالکل بے ہوش پڑا ہوتا ہے۔ اور گاہے کسی قدر ہوش میں ہوتا ہے۔ بعض اوقات مریض بہکی بہکی باتیں کرتا ہے اور گاہے جنون جیسی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ بعض اوقات تمام جسم میں تشنج ظاہر ہوتا ہے جس کا انجام بُرا ہوتا ہے سقے بھی دماغی علامات کے تابع ہوتی ہے۔ ابتدا مرض میں بھی آتی ہے اور اس کے بعد بھی آسکتی ہے

عصبی علامات۔ دماغی اعصاب کے ماؤف ہونے سے بہت سی علامات ظہور پذیر ہوتی ہیں۔ آنکھ کے اعصاب حرکت میں سوزش ہو کر کرہ چشم میں غیر ارادی حرکات ہوتی ہیں ان حرکات کو انگریزی میں نسٹگمس (nystagmus) کہتے ہیں۔ گاہے ایک یا دونو پپوٹے گر جاتے ہیں۔ مریض بات یا سوال کا جواب بہت سستی سے دیتا ہے۔ منہ کے عضلات بعض اوقات اکڑ جاتے ہیں۔ پتلیاں کبھی سکڑ جاتی ہیں اور کبھی پھیل جاتی ہیں۔ چبانے کے عضلات میں ایک قسم کی خرابی سی ہو کر دانت پیسنے جیسی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ مریض بعض اوقات بہرہ بھی ہو جاتا ہے۔ بہرہ پن کا سبب گاہے بے ہوشی لیکن اکثر عصب سمع کا ماؤف ہونا ہوتا ہے۔ التہاب اعصاب سے بڑھ کر بعض اوقات جوف اُذن تک پہنچ جاتا ہے۔ اور وہاں پر

[ل] دماغ اور نخاع پر تین جھلیاں استر کرتی ہیں۔ پہلی جھلی جو دبیز ہوتی ہے۔ اور سر کی ہڈیوں کے ساتھ لگی رہتی ہے۔ ام غلیظ یا مدجس کہلاتی ہے دوسری جھلی غشاء عنکبوتی اور تیسری جھلی کو جو دماغ کے ساتھ لگی رہتی ہے۔ ام رقیق کہتے ہیں۔

پیپ پیدا ہو جاتی ہے۔

عصب بصری بھی گاہے مبتلائے مرض ہو جاتا ہے۔ جس کے نتیجے میں بینائی کم ہو جاتی ہے۔ آنکھیں سرخ بھی ہو جاتی ہیں۔ جس کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ پپوٹوں کے ٹھیک بند نہ ہونے سے آنکھ کی حفاظت صحیح طور پر نہیں ہوتی۔ قوت سمع کا بطلان بہت شاذ و اقع ہے۔

نخاع میں دوران خون کی تیزی کی علامات نمایاں ہوتی ہیں ٹانگوں کی حس نہایت تیز ہوتی ہے۔ یہ اس مرض کی مخصوص اور شخص علامت ہے۔ مریض کو لٹا کر اگر اس کو گھٹنے کے سامنے کے رباط پر ہلکی سی ٹھوکر لگائی جائے۔ تو مریض کے پاؤں کو بڑے زور سے حرکت ہوتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ فٹ بال کو چوٹ لگا رہا ہے۔ اس علامت کو انگریزی میں نی جرک (Knee jerk) کہتے ہیں۔ یا ایک دوسری علامت جس سے اس کی تشخیص میں مدد ملتی ہے حسب ذیل ہے۔

مریض کو بستر پر سیدھا لٹا دیں۔ اپنا بائیں ہاتھ مریض کی ران پر رکھ کر دائیں ہاتھ سے مریض کی ٹانگ کو اس طرح اونچا کریں کہ گھٹنے کے جوڑ میں حرکت نہ ہو۔ گویا مفصل ورک پر ٹانگ کو حرکت دیں۔ اس قسم کی حرکت دیتے وقت فوراً گھٹنے کے جوڑ میں انقباضی حرکت پیدا ہو جائے گی۔ اس علامت کا نام انگریزی میں کرنگیز سائن (Kernigs Sign) ہے۔ نخاع کی خراش کی یہ مخصوص علامت ہے۔ اور اس مرض کی تشخیص میں اس سے بڑی مدد ملتی ہے۔

دیگر علامات۔ جلد پر دانے بھی نمودار ہو جاتے ہیں۔ ان دانوں میں سے عصا گردن توڑ حاصل کر کے کاشت کئے جا سکتے ہیں۔

بعض اوقات بہت سے جوڑ سوج جاتے ہیں۔ ان میں رطوبت بھر جاتی ہے جس کے اندر یہ جراثیم موجود ہوتے ہیں۔

گردے بہت کم ماؤف ہوا کرتے ہیں۔ بعض اوقات پیشاب میں مادہ زلالی اور کچھ خلیات خارج ہوتے ہیں۔ شدید صورت میں پھیپھڑے اور قصبۃ الریہ بھی ماؤف ہوتے ہیں۔

بخار کم و بیش ہوتا رہتا ہے۔ اور اس کو مرض کی شدت کے ساتھ زیادہ تعلق نہیں ہوتا۔ بعض اوقات نہایت شدید حملۂ مرض میں درجہ حرارت بہت کم بڑھتا ہے۔ یا بالکل نہیں بڑھتا۔ لیکن اکثر بخار ہوتا ہے۔ اور ۱۰۰ یا ۱۰۱ سے ۱۰۴ یا اس سے بھی زیادہ ہو جایا کرتا ہے۔

عوارض۔ مرض کے ساتھ یا اس کے بعد بہت سے عوارض پیدا ہو جایا کرتے ہیں۔ صحتیاب ہونے کے بعد بعض مریض جوف اذن کے ماؤف ہونے کی وجہ سے بہرے ہو جاتے ہیں۔ بعض کی بینائی کم ہو جاتی ہے۔ اس کی وجہ عصب بصری کا متورم طبقہ قرنیہ کا غیر شفاف ہونا یا طبقہ شبکیہ کا ملوّث ہونا ہو سکتا ہے۔ بعض مریضوں کو مارالراس کی شکایت ہو جاتی ہے۔ اور وقتاً فوقتاً دردِ سر۔ بے ہوشی کے دورے یا گاہے تشنج کے دورے اس پر دلالت کرتے ہیں۔ دماغ یا نخاع میں دانے سے پیدا ہو کر فالج کی شکایت پیدا کر سکتے ہیں۔

ان عوارض میں سے بعض تو از خود یا علاج معالجے سے رفع ہو جاتے ہیں لیکن بعض ایسے ہوتے ہیں۔ جو عمر بھر باقی رہتے ہیں۔

تشخیص۔ اگر مرض کی مخصوص علامات موجود ہوں تو تشخیص میں دقت نہیں ہوتی بعض اوقات کان سے التہاب بڑھ کر نخاع کی جھلیوں کو ماؤف کر لیتا ہے۔ اس لئے ہر مشتبہ صورت میں کان کا معائنہ کر لیا کریں۔ التہاب اغشیہ نخاعی درنی بھی تشخیص میں دقت پیدا کر سکتا ہے۔ اس قسم کے مشتبہ حالات میں مریض کی سابقہ ہسٹری۔ دیگر امراض اور کسی دوسرے مقام پر درنی کے مرکز کی موجودگی تشخیص میں مدد دے سکتی ہے۔

گردن توڑ کی مخصوص علامات گردن کی سختی گدی کے مقام کا دردِ سر کرنیگ کی علامت اور رطوبت نخاعی میں تبدیلی تشخیص میں بہت مدد دیتی ہیں۔ اگر مریض نمونیہ یا ذات الجنب

فتق

ھرنیا

گذشتہ سے پیوستہ

التہاب الاذیدوس میں بھی خصیتین میں ایک اچھا خاصہ ابھار محسوس ہونے لگتا ہے۔ لیکن فتق کی کوئی بھی علامات موجود نہیں ہوتیں۔ ابھار میں درد ہوتا ہے۔ اور عموماً سوزاک کی ہسٹری ہوتی ہے۔

علاج

فتق کا علاج دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک علاج تدبیری۔ دوسرا علاج بالجراحی۔

پہلی قسم کا علاج عارضی ہے۔ جو بذریعہ ایک خاص قسم کی پٹی (ٹرس) کے کیا جاتا ہے۔

احشاء کو بطن میں واپس کرکے اوپر سے پٹی لگا لی جاتی ہے۔ جو مجری اُربیہ کے اوپر دباؤ قائم رکھتی ہے۔ اور احشا کو باہر آنے سے روکتی ہے۔ لیکن جس وقت یہ پٹی کھولی جاتی ہے۔ تو فتق بدستور قائم ہو جاتا ہے۔ بچوں میں اس پٹی کے استعمال سے شائد مکمل طور پر صحت یاب ہونے کی امید ہو۔ لیکن بڑوں میں ٹرس کا فائدہ محض عارضی ہوتا ہے۔ بچوں میں بھی اس پٹی کے استعمال کے ساتھ ساتھ اتنا محتاط رہنا پڑتا ہے۔ کہ عموماً اس علاج سے کامیابی نہیں ہوتی۔ اور اپریشن کی ضرورت ہو جاتی ہے۔ طریقہ یہ ہوتا ہے کہ تھیلی کو نہایت احتیاط سے بطن کے اندر مکمل طور پر واپس کرکے اوپر سے ٹرس لگائی جاتی ہے۔ اس ٹرس کو سارا دن لگا رہنا چاہیئے بچے کے رونے یا کھانسنے کے وقت نرس یا ماں کو چاہیئے کہ ٹرس کی گدی پر ہاتھ رکھ کر ذرا دباؤ قائم رکھے۔ رات کو سوتے وقت ٹرس کو اتار دینا چاہیئے۔ اور صبح اٹھتے ہی لگا دینی چاہیئے۔ اسی طرح اگر متواتر چھ مہینے تک کیا جائے۔ تو بغیر اپریشن بھی علاج کیا جا سکتا ہے۔ لیکن بچہ کو نہلاتے وقت یا کسی وقت جبکہ پٹی اتری ہوئی ہو۔ بچہ کھانسنے یا رونے لگے۔ اور احشار باہر آجائیں۔ تو پہلے کا علاج کیا ہوا سب ضائع ہو گیا۔ اور پھر اور چھ مہینے تک علاج کی ضرورت ہے۔ لہٰذا عملی طور پر یہ علاج بیکار سا ہے

پٹی استعمال کرنے کے نقصانات

۱۔ پٹی کو ہر وقت لگائے رکھنے میں بڑی پابندی کرنی پڑتی ہے۔ جو ہر حالت میں ممکن نہیں۔

۲۔ عضلات پر متواتر دباؤ پڑنے کی وجہ سے وہ کمزور ہو جاتے ہیں اور جب فتق دوبارہ ظاہر ہوتا ہے۔ تو عضلات کی کمزوری کی وجہ سے پہلے سے بہت بڑا ہوتا ہے

۳۔ اردگرد کی ساختوں کے ساتھ التصاقات پیدا ہو جاتے ہیں

۴۔ فتق کی تھیلی کے گھٹ جانے یعنی اختناق کی استعداد زیادہ ہو جاتی ہے۔

آج کل بازار میں خاص انجکشن بھی بکنے لگے ہیں۔ جن کے ذریعہ مقامی طور پر احشار کو بطن کے اندر واپس کرکے مجری اُربیہ میں خراش؛ در زخم پیدا کر دیا جاتا ہے۔ جب یہ زخم بھرتا ہے۔ تو لیفی ساخت پیدا ہو کر مجری اُربیہ کو بند کر لیتی ہے۔ لیکن اس انجکشن کے فوائد اور کامیابی کے متعلق ابھی تک ٹھیک طور پر کچھ نہیں کہا جا سکتا۔

دوسرا طریقہ اپریشن ہے۔ ہرنیا کے مستقل علاج کے لئے تقریباً یہ ناگزیر ہے۔ کیونکہ ٹرس ایک عارضی اور ناکام علاج ہے

خصوصاً زیادہ جسمانی کام کرنے والے لوگوں میں صرف مندرجہ ذیل حالات میں اپریشن سے احتراز کیا جاتا ہے

۱۔ معمر لوگوں میں اپریشن اس لئے نہیں کیا جاتا۔ کہ اوّل تو کلوروفارم سنگھانا ان کے لئے خطرہ سے خالی نہیں۔ اور دوسرے اپریشن کے بعد تین چار ہفتے تک لٹائے رکھنے سے معمر مریض میں احتقانی نمونیہ کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔

۲۔ ایک سال سے کم عمر کے بچوں میں اپریشن سے اس لئے گریز کیا جاتا ہے۔ کہ اوّل تو ان پر پیٹی آزمائی جا سکتی ہے۔ اور دوسرے عضلات اور تمام ساختوں کے نرم و نازک ہونے کی وجہ سے اپریشن ناممکن ہوتا ہے۔

۳۔ پرانی کھانسی کے مریضوں میں اپریشن ممنوع ہے کیونکہ اپریشن کے بعد کھانسنے سے مریض کے ٹانکے ٹوٹ جائیں گے۔ اور فتق دوبارہ قائم ہو جائیگا۔ ہاں البتہ اگر پہلے کھانسی کو ٹھیک کر لیا جائے۔ تو پھر اپریشن کیا جا سکتا ہے۔

۴۔ ضعف گردہ۔ ضعف جگر۔ ضعف قلب اور ذیابیطس وغیرہ کیفیات جن میں کلوروفارم سنگھانا ممنوع ہے۔ اپریشن نہیں کیا جاتا۔

۵۔ عضلات شکم اگر کمزوری کے باعث لٹک گئے ہوں تو بھی اپریشن بیکار ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ فتق دوبارہ ظاہر ہو جاتا ہے۔

عملیہ کا طریقہ

مجری اربیہ کے اندرونی سوراخ کو مرکز قائم کر کے اس کے رخ میں ایک چار انچ لمبا شگاف لگایا جاتا ہے۔ جلد اور مختلف طبقات کو کاٹنے کے بعد ان طبقات کا پہلے ذکر آ چکا ہے) فتق کی تھیلی تک پہنچ جاتے ہیں۔ اس اپریشن میں معالیق الخصیہ کی خاص طور پر احتیاط رکھی جاتی ہے۔ کہ کہیں وہ نہ کٹ جائیں۔ فتق کی تھیلی تک پہنچ کر اس کو باحتیاط گردن سے پکڑ کر تمام ساختوں سے علیحدہ کر لیا جاتا ہے۔ اب اس کا بغور معائنہ کیا جاتا ہے۔ اگر تو یہ بالکل خالی ہو تو اس کو کھولنے کی ضرورت نہیں صرف مجری اربیہ کے اندرونی سوراخ تک کھول کر باقی ساختوں سے علیحدہ کر کے مجری اربیہ کے مقام پر گرہ لگا کر باقی تھیلی کو کاٹ دیا جاتا ہے۔ لیکن اگر تھیلی کے اندر کچھ ساختیں موجود ہوں۔ تو پھر تھیلی کو کھولنے کی ضرورت ہوتی ہے تھیلی کو شگاف لگاتے وقت سرجن کو سخت احتیاط کی ضرورت ہے کہ کہیں اندرونی احشا مضروب نہ ہو جائیں تھیلی کو کھولنے کے بعد اندر کی ساختوں کا معائنہ کیا جاتا ہے۔ اگر اس کے اندر ثرب ہو تو اس کو بطن میں واپس کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ سابقہ عمل کی طرح کاٹ دینا چاہیئے۔ لیکن اگر امعا کا کوئی چکر موجود ہو تو نہایت احتیاط سے اس کو صفاق کی دیواروں سے علیحدہ کر دیا جاتا ہے۔ اگر کوئی التصاقات موجود ہوں تو اس طرح کاٹنا چاہیئے کہ صفاق کا اگر کوئی حصہ امعا کے ساتھ چلا جائے۔ تو کوئی ہرج نہیں۔ لیکن امعا کا کوئی حصہ کٹ کر صفاق کے ساتھ لگا دیا جائے۔ اس کے بعد احتیاط کے ساتھ امعاء وغیرہ کو بطن کے اندر واپس کر کے اس تھیلی کو اسی طرح گرہ لگا کر کاٹ دینا چاہیئے۔

اب اس سوراخ کو بند کرنے کے لئے عضلہ مستعرضہ و منحرفہ باطنہ کے اوتار کو رباط اربیہ کے ساتھ سی دینا چاہیئے اس کے بعد منحرفہ ظاہرہ کے رباطات کو سی کر جلد کے لفافوں اور جلد کو سی دیا جاتا ہے اور ٹنکچر آئیوڈین وغیرہ کی گاذ رکھ کر مکمل پٹی کر دی جاتی ہے

عملیہ کے بعد

اپریشن کے بعد بھی مریض کو ایک عرصہ تک بے حد محتاط رہنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ ورنہ اپریشن ناکام رہتا ہے۔ اپریشن کی میز سے جانے کے بعد مریض کو بستر پر چت لٹا دینا چاہیئے۔ ٹانگوں کو منقبض کر کے گھٹنے کھڑے کر لینے چاہئیں۔ اور رانوں کے نیچے گاؤ تکیہ رکھ لینا چاہیئے۔ مریض کیلئے تین ہفتے تک اسی وضع میں رہنا ضروری ہے۔ اٹھنا۔ بیٹھنا۔ بلکہ زیادہ ہلنا جلنا بھی مریض کے لئے نقصان دہ ہے۔ اگر کلوروفارم کا نشہ اترنے کے بعد

مریض سے ڈ کرے۔ تو نرس کو چاہیئے کہ اپریشن کے مقام پر ہاتھ سے دباکر سہارا دے۔ اگر کھانسی آئے تو مسکنات دے کر کھانسی کو روکنا چاہیئے۔ پیٹ کو صاف اور نرم رکھنے کی تدبیر کرنی چاہیئے اس غرض کے لئے گلیسرین کی پچکاری روزانہ کر لینا مفید ہے۔

حوائج ضروریہ (پیشاب۔ پاخانہ) سے بھی بستر پر لیٹے لیٹے فارغ ہونا چاہیئے۔ بستر یا پاخانہ کو بدلتے وقت مریض کو نہایت احتیاط کے ساتھ کروٹ دینی چاہیئے۔ تاکہ ٹانکے کھچ نہ جائیں۔ دو ہفتے کے بعد ٹانکے کاٹ دیئے جاتے ہیں۔ لیکن تین ہفتہ تک مریض کو اٹھ کر بیٹھنے کی اجازت نہیں دی جاتی۔ اس کے بعد بتدریج اس کو بیٹھنے اور ہلکا ہلکا چلنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ قبض کا ہمیشہ خیال رکھا جاتا ہے۔ اور تین ماہ تک کسی خفیف قسم کی ورزش یا سیڑھیاں چڑھنے سے پرہیز کیا جاتا ہے۔ چھ ماہ تک شدید جسمانی ورزش اور محنت مشقت کرنے کی اجازت نہیں دی جاتی۔ چھ ماہ کے بعد سب کچھ کرنے کی اجازت دے دی جاتی ہے۔

عوارضات فتق

مرض فتق کے علاج میں بعض اوقات شدید پیچیدگیاں اور الجھنیں پیدا ہو جایا کرتی ہیں۔ ان کا بیان حسب ذیل ہے۔

۱۔ تھیلی کے احشاء کا بطن میں واپس نہ جا سکنا۔

اسباب (۱) احشاء اور تھیلی کے آپس میں التصاقات۔ یا احشاء کے آپس میں التصاقات۔ جس سے وہ سارے اکٹھا کا اکٹھا ہو جاتے ہیں۔ اور تھوڑے تھوڑے کر کے سوراخ سے گذار کر واپس نہیں کئے جا سکتے۔

۲۔ تھیلی کی گردن کی خراش اور مزمن التہاب۔ جس کے باعث گردن تنگ ہو کر تھیلی کو واپس آنے سے روک دے یہ صورت صرف فتق کی مکمل قسم میں ہی واقع ہو سکتی ہے۔

۳۔ کیسہ میں التہاب ہو جانے پر بھی احشاء واپس نہیں ہو سکتے۔ لیکن فتق کی سابقہ ہسٹری کھانسنے اور زور دینے پر ابھار

میں تناؤ آ جانا۔ اور ٹٹولنے پر گوندھے ہوئے آٹے کی سی حس اور قراقر کی آواز تشخیص میں مدد پہنچاتے ہیں۔

علاج

اس قسم کے فتق میں پٹی کا استعمال ہرگز نہیں کیا جا سکتا کیونکہ اس کے دباؤ سے احشاء کو شدید نقصان پہنچتا ہے۔ بلکہ آہستہ آہستہ زور لگا کر احتیاط سے احشاء کو اندر کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اس عمل کو ٹیکسس کہتے ہیں۔ طریقہ یہ ہوتا ہے۔ کہ پہلے مریض کو کلوروفارم سنگھا کر بے ہوش کر لیا جاتا ہے۔ تاکہ عضلات ڈھیلے ہو جائیں۔ اگر مریض ہوش میں ہوگا۔ تو وہ درد کے باعث عضلات کو اکڑا لے گا۔ اور یہ عمل ناممکن ہو جائے گا۔ بیہوش کرنے کے بعد فتق کے کیسہ کو مٹھی میں پکڑ کر انگلیاں تھیلی کی گردن کے ساتھ لگا لی جاتی ہیں۔ اب انگلیوں کو آہستہ آہستہ دباتے ہوئے مسلسل زور لگایا جاتا ہے۔ لیکن زور لگاتے وقت اتنا ضرور خیال رکھنا چاہیئے کہ کہیں اندر کے احشاء مضروب نہ ہو جائیں۔ اگر التصاقات کمزور ہوں۔ تو اس طریقے سے کامیابی ہو جاتی ہے۔ ورنہ لامحالہ اپریشن ہی کرنا پڑتا ہے

۲۔ فتق کے علاج میں دوسری پیچیدگی فتق کا التہاب ہے۔ اس التہاب کی وجہ کا ہے کوئی قریب کا زخم ہوتا ہے جس میں جراثیم موجود ہوتے ہیں۔ اور گاہے اندرونی ساختوں کا التہاب پھیل کر کیسہ کے احشاء تک آ پہنچتا ہے۔ کبھی کبھی مقامی چوٹ بھی فتق کے التہاب کا سبب بن جاتی ہے۔ اس التہاب میں سرخی اور ورم، درد وغیرہ التہاب کی ساری علامات موجود ہوتی ہیں۔ متلی اور قے بھی شروع ہو جاتے ہیں۔ اگر التہاب ذرا شدید کیفیت اختیار کرے۔ تو ان تمام علامات میں بھی شدت ہو جاتی ہے۔ قبض ہو جاتا ہے۔ اور ریاح کا اخراج بھی بند ہو جاتا ہے۔ اور اگر تحلیل ہو جائے تو اس کے نتیجے میں التصاقات پیدا ہو جاتے ہیں جس سے احشاء کو بطن میں واپس نہیں لوٹایا جا سکتا۔ اگر التہاب بڑھ جائے تو خراج تک نوبت جا پہنچتی ہے۔ اور خراج کے پھٹنے سے آنتیں پھٹ جاتی ہیں۔ جو مریض کی ہلاکت کا موجب ہوتا ہے

علاج۔ اس کا علاج التہاب کا عمومی علاج ہے۔ لیکن کسی قسم کا علاج شروع کرنے سے پہلے۔ اپریشن کی مکمل تیاری کر لینی چاہیئے۔ تا اگر ناکام ہونے کی صورت میں وقت ضائع نہ ہو۔ اور فوراً اپریشن کیا جائے۔ انیمہ کر کے آنتوں کو صاف کر دیا جائے۔ اور مقامی طور پر بورک کی ٹکور کی جائے۔ اگر اس سے التہاب کی کیفیت رفع ہو جائے تو بہتر ورنہ اپریشن کر دینا چاہیئے

۳۔ فتق کی تیسری پیچیدگی۔ سدہ یا بند پیدا ہوتا ہے۔ امعا کے تھیلی کے اندر بند ہونے سے وہاں سے فضلہ گذرنے کے راستہ تنگ پڑ جاتا ہے۔ اس لئے فتق کے مریضوں کو قبض کی شکایت رہا کرتی ہے۔ یہی فضلہ جمع ہوتے ہوتے بعض اوقات راستہ کو بالکل بند کر لیتا ہے۔ اور قولنج کی علامات شروع ہو جاتی ہیں

علاج۔ انیمہ دے کر فوراً امعا کو خالی کر دینا چاہیئے۔ کھانے کو بھی کوئی ہلکی سی ملین دوا دے دینی چاہیئے۔ اور مقامی طور پر سینک کرنا چاہیئے۔ اور اگر اس کے باوجود علامات رفع نہ ہوں تو اپریشن کی تدبیر کرنی چاہیئے۔

۴۔ فتق کی چوتھی اور شدید ترین حالت وہ ہے۔ جب کہ فتق میں اختناق ہو جاتا ہے۔ اختناق اس حالت کو کہتے ہیں۔ جب فتق کی گردن کا کیسہ پر دباؤ پڑ کر کیسہ کا دوران بند ہو جاتا ہے

اسباب۔ کیسہ کی گردن کا مزمن التہاب۔

۱۔ یکدم بہت سے احشا کا کیسہ میں داخل ہو جانا

۲۔ امعا میں سدہ یا بند پیدا ہو جانا

۳۔ التہاب احشاء فتق۔

۴۔ کیسہ کے اندر التصاقات جن کی وجہ سے امعا کا کچھ حصہ دب جائے۔

باثولوجیا۔ سہولت بیان کی غرض سے اس کیفیت کو تینوں حالتوں میں منقسم کیا جاتا ہے۔ جب کہ تھیلی کی گردن کا دباؤ اتنا ہو کہ اس سے وریدی خون کا دوران رک چکا ہو۔ اور شریانی دوران ابھی تک جاری ہو۔ اس وقت اگر امعا کا معائنہ کیا جائے تو ان کا رنگ سرخ ہوتا ہے۔ جس میں ذرا سی نیلاہٹ ہوتی ہے۔ صفائی اور سطح پر رطوبت کا ترشح موجود ہوتا ہے۔ اگر اپریشن کے بعد امعا کو بطن میں داخل کر دیا جائے۔ تو وہ اپنا فعل باقاعدہ کرنے لگ جاتی ہیں۔ اور کوئی تکلیف باقی نہیں رہتی

دوسرے درجہ میں وریدی خون کے ترشح اور دباؤ کے باعث شریانی دوران بھی بند ہو جاتا ہے جس سے وہاں کا تغذیہ بند ہو جاتا ہے۔ اور فضلہ اور ریاح کا اخراج بھی رک جاتا ہے۔ التہاب اور قولنج کی علامات سے۔ درد۔ بخار وغیرہ جو پہلے سے موجود ہوتی ہیں شدید تر ہو جاتی ہیں۔ صفاق کی چمک جاتی رہتی ہے۔ اس کا رنگ کسی قدر سیاہ ہو جاتا ہے۔ امعا کی رنگت میں بھی سیاہی آ جاتی ہے اور دباؤ ہٹا لینے کے باوجود بھی رنگ متغیر نہیں ہوتا۔ اگر کھول کر دیکھا جائے۔ تو امعا ریاح اور فضلہ سے بھری ہوتی ہیں۔ گردن کے مقام پر ایک سفید داغ پڑا ہوتا ہے۔ اس حالت میں اگر امعا پر گرم پانی ڈالا جائے۔ تو ان کی حرکات دودیہ معلوم ہونے لگتی ہیں اور دوران خون قائم ہو جاتا ہے۔

تیسری حالت وہ ہے۔ جب کہ دوران خون بہت دیر تک بند رہے۔ ایسی حالت میں چونکہ امعا کے جراثیم کو بہت دیر تک نشوونما حاصل کرنے کا موقعہ مل جاتا ہے۔ اس لئے امعاء بالکل مردہ ہو جاتی ہیں۔ کیسہ کے اندر کی رطوبت بدبودار ہو جاتی ہے۔ اور امعا کی دیواریں بالکل سیاہ ہو جاتی ہیں۔ دباؤ کے مقام پر امعا میں چھید ہو جاتے ہیں۔ اس حالت کو امعا کا غانغرانہ کہتے ہیں۔ اور عموماً یہ کیفیت مہلک ہوا کرتی ہے۔

علامات۔ اختناق فتق کی علامات وہی ہیں جو سدہ یا التہاب فتق میں بیان ہو چکی ہیں۔ کسی شدید جسمانی ورزش یا زور لگانے کے بعد مریض یکدم کمزوری کا احساس کرتا ہے۔ نبض تیز اور ضعیف ہوتی ہے۔ ٹھنڈے پسینے آتے ہیں۔ مقامی طور پر فتق کی ساری علامات موجود ہوتی ہیں۔ لیکن اگر اختناق التہاب کے نتیجہ میں ہوا ہو۔ تو علامات التہاب حاد کی سی ہوتی ہیں

علاج دو طریقے سے کیا جاتا ہے۔ اول ٹیکسز یعنی امعا کو بطن میں واپس لوٹانے کا عمل اور دوم اپریشن

پہلا عمل جس کا بیان ہو چکا ہے۔ صرف اسی وقت ہو سکتا ہے۔ جب کہ اختناقی کیفیت تھوڑی دیر کی ہو۔ بے ہوش کرنے کے بعد اس مقام پر برف رکھی جاتی ہے۔ تاکہ دوران خون کم ہو جائے۔ اور سابقہ طریقہ سے امعا کو واپس لوٹانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اگر شروع شروع میں اس طریقہ سے کامیابی ہو جائے تو اپریشن سے نجات مل جاتی ہے۔ ورنہ دیر میں دل تو یہ عمل نا ممکن ہے۔ اور دوسرے اگر امعا مردہ ہو چکی ہوں۔ تو ان کو واپس لوٹانا قولنج کی علامات کو رفع نہیں کر سکتا اس لئے اس صورت میں اپریشن ہی کرنا پڑتا ہے۔

اختناق کا اپریشن۔ فتق کے اپریشن کی طرح نزگاف لگا کر تھیلی تک پہنچتے ہیں۔ اور دوسری ساختوں سے علیحدہ کرکے تھیلی کو باحتیاط کھول کر اس کا معائنہ کیا جاتا ہے۔ اگر تھیلی کے اندر صرف ترب اور مساریقا ہوں۔ تو انداز مرض اچھا ہوتا ہے۔

لیکن اگر امعا بھی موجود ہوں تو مرض کا انجام مریض کی عمومی حالت اور مرض کے درجہ پر منحصر ہوتا ہے۔ اگر تو صرف وریدی دوران خون بند ہوا ہے۔ اور شریانی دورہ ابھی تک جاری ہے۔ یعنی اختناق پہلے درجہ میں ہے۔ تو دباؤ ہٹانے سے سب کچھ ٹھیک ہو جاتا ہے لیکن اگر مرض دوسرے درجہ میں ہے۔ تو امعا پر گرم پانی ڈال کر ان کی حرکت و دوریہ کا معائنہ کیا جاتا ہے۔ اگر حرکات قائم ہو جائیں تو امعا کو بطن میں واپس کرکے باقی ماندہ تھیلی کو باطریقہ کاٹ کر حسب سابق اپریشن ختم کر دیا جاتا ہے۔ لیکن اگر امعا کا غانغرانہ ہو چکا ہو۔ تو مردہ آنت کو کاٹ کر اس کے دونوں سروں کو باہر پیٹ کی جلد میں سی دیا جاتا ہے۔ اور پھر چند دنوں کے بعد ان سروں کو دوبارہ اپریشن کرکے سرا بہ سرا یا پہلو بہ پہلو سی دیا جاتا ہے لیکن غانغرانا کی حالت عموماً مہلک ہوتی ہے۔

اس اپریشن کے بعد بھی پہلے اپریشن کی طرح مریض کی سخت خبرگیری اور کامل احتیاط کی ضرورت ہے۔

تاریخ طب

منتروں کے ذریعے امراض کا علاج

(از جناب سید عبد القادر صاحب ایم۔ اے۔ پروفیسر اسلامیہ کالج۔ لاہور)

قدیم زمانے کو تاریکی یا جہل کا زمانہ کہتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس وقت علم و فضل کی اس قدر فراوانی نہیں تھی جیسا کہ آج ہے۔ علم محض کاہنوں، پروہتوں اور برہمنوں کا حصہ سمجھا جاتا تھا۔ اور عام لوگ ادھر متوجہ نہیں ہوتے تھے

کاہنوں کے علاج کے طریقے

کاہن اور پروہت مذہبی رسوم کی بجاآوری کے لئے مندروں اور عبادت گاہوں میں رہتے تھے اور وہ عام لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے نہ صرف اپنے مذہب کی کتب مقدسہ کو ازبر کر لیتے تھے۔ بلکہ علم طب سے بھی تھوڑی بہت واقفیت بہم پہنچا لیتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ لوگ نہ صرف اپنے روحانی امراض بلکہ بدنی خوندوزنے کے دفعیہ کے لئے بھی ان کی طرف رجوع کرتے تھے۔

کاہن اور پروہت علاج کے مختلف طریقے برتتے تھے کبھی وہ منتروں اور ٹونوں سے علاج کرتے تھے۔ کبھی تعویذ اور گنڈوں سے۔ اور کبھی وہ اپنے علم کے مطابق مریضوں کو ادویہ بھی دے دیتے تھے۔ اس زمانے میں علاج کے یہ طریقے دنیا کے تمام متمدن ممالک میں رائج تھے۔ یونان ہو یا مصر ایران ہو یا ہندوستان۔ سب میں یہی حال تھا۔

مسلمانوں نے ان ممالک کو فتح کیا تو انہوں نے ان کے طریق علاج کو اپنا لیا۔ یہی وجہ ہے کہ ان طبی کتابوں میں جو اس دور میں اسلامی دنیا میں تصنیف ہوئیں۔ تعویذ و گنڈوں، منتروں اور ٹونوں کا بھی ایک جزو ہوتا ہے۔ اسی طرح انہوں نے یونان کے اطبا کی تقلید میں طبی کتابوں کے اندر فلسفہ کے مسائل کو بھی ٹھونسنا شروع کر دیا۔ اور اب کوئی طبی کتاب نہیں جس میں یونانی فلسفے پر بحث نہ ہو۔ یا جن میں منتروں اور ٹونوں سے امراض کے طریقے بیان نہ کئے گئے ہوں۔

اسلامی طب میں جادو ٹونے کی آمیزش

فردوس الحکمت قرون اولیٰ کے مسلمانوں کا ایک بہت بڑا طبی شاہپارہ ہے۔ اس میں سر سے لے کر پاؤں تک تمام امراض کے اسباب۔ علامات اور طریق علاج پر نہایت عالمانہ انداز میں بحث کی گئی ہے۔ لیکن اس میں بھی دو خامیاں بدرجہ اتم پائی جاتی ہیں۔ فلسفے کے مسائل پر بحث اور عام ادویہ کے علاوہ منتروں۔ ٹونوں اور تعویذوں کے ذریعہ علاج۔ طب ابراہیم شاہی، ہندوستان کے لودھی خاندان کے مشہور مگر بد قسمت تاجدار ابراہیم کے عہد کی لکھی ہوئی ہے۔ اس کتاب کا ایک مکمل نسخہ میرے کتبخانے میں موجود ہے۔ اس میں گو فلسفے کے مسائل کا فقدان ہے۔ مگر ان منتروں اور ٹونوں کی کوئی کمی نہیں، جو امراض کے علاج کے لئے ہندوستان میں اب بھی استعمال کئے جاتے ہیں۔ اس جگہ یہ عرض کر دینا غالباً بے جا نہ ہوگا کہ جو لوگ عربی اور فارسی کی طبی کتابوں کا ترجمہ اردو زبان میں کرنا چاہتے ہیں۔ انہیں فلسفہ۔ اور جنتر منتر کے متعلق تمام حصص کو یک قلم نظر انداز کر دینا چاہیئے کیونکہ اس ترقی کے دور میں طبی معاملات میں ان چیزوں کو کوئی اہمیت حاصل نہیں۔

اتھروَن وید اور جنتر منتر

ہندوؤں کی کتب مقدسہ کو وید کہتے ہیں۔ وید تعداد میں چار ہیں۔ رگ وید۔ سام وید۔ یجر وید اور اتھروَن وید۔ ان میں سے پہلے دو وید خدا کی حمد میں گیتوں پر مشتمل ہیں۔ تیسرے میں قربانی کے طریقے بتلائے گئے ہیں۔ اور چوتھے یعنی اتھروَن وید میں بکثرت جنتر منتر اور ٹونے درج ہیں جن کے ذریعہ سے مختلف امراض یعنی بخار۔ دردِ سر۔ یرقان۔ جذام۔ قبض۔ کھانسی۔ استسقا اور پھوڑے وغیرہ سے چھٹکارا حاصل کر سکتے ہیں۔

اتھروَن وید اس لحاظ سے علم طب کے شائق کے لئے ایک بہت دلچسپ چیز ہے۔ اس جگہ میں اس وید میں سے بخار کے متعلق ایک منتر درج کرتا ہوں جس سے نہ صرف اس زمانے کے تمدن پر روشنی پڑتی ہے۔ بلکہ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ کس طرح بخار کو ڈرا اور پھسلا کر دُور کرنے کی کوشش کیا کرتے تھے۔ اس موقع پر یہ بیان کر دینا خالی از دلچسپی نہ ہوگا کہ

ایام جاہلیت میں عرب میں بھی امراض کے دفعیہ کے لئے اسی قسم کے خرافات رائج تھے۔ ہر مرض کے لئے دیوتا تھے۔ بخار بھی ایک دیوی کی طرف منسوب کیا جاتا تھا۔ جس کا نام ام ملدم تھا۔ مگر اسلام نے بہت حد تک ان توہمات کا قلع قمع کر دیا۔ لیکن کسی قدر تعجب کا مقام ہے۔ کہ گذشتہ صدی کے مشہور موحد شاہ ولی اللہ صاحب نے اپنے تمام علم و فضل کے باوجود اپنی کتاب القول الجمیل میں بخار کے دفعیہ کے لئے وہی منتر درج کر دیا ہے۔ جس کا عہد جاہلیت میں رواج تھا۔

بخار کو دُور کرنے کا منتر

۱۔ اگنی۔ سوم رس اور ورن بھاری پتھر مذبح گھاس اور جلتے ہوئے انگاروں کی پوتر طاقت کے زور سے بخار کو (جسم سے) نکال باہر کرو۔ اس قسم کی قابل نفرت چیزیں ہم سے بہت دُور رہنی چاہئیں

۲۔ تو بخار جو سب آدمیوں کے چہروں کو زرد کر دیتا ہے۔ تو جو اگنی کی طرح ان کو جلا کر بھسم کر دیتا ہے۔ تو خود کمزور اور بے اثر ہو جا۔ تو یہاں سے نرک کی طرف چلا جا یا بالکل فنا ہو جا۔

۳۔ اے بخار! تو مجاون لوگوں میں جا کر تباہی مچا۔ یا ان سے پرے جو باہلک لوگ رہتے ہیں، تو کسی شودر کی موٹی تازی لڑکی کو جا کر تلاش کر لے اور اسے اچھی طرح سے لرزہ بر اندام کر دے۔

۴۔ تو یہاں سے رفوچکر ہو جا۔ اور مہاورش اور مجاون لوگوں کو۔ جو تیرے قریبی رشتہ دار ہیں۔ اپنا شکار بنا۔ تو ان لوگوں میں جا کر آباد ہو جا۔ یا ان سے پرے جو ممالک ہیں ان میں جا کر اپنا بسیرا کر۔

۵۔ اے بخار! تو یہاں سے چلا جا۔ اور اپنے بھائی تپ دق اپنی بہن کھانسی۔ اور اپنی بھتیجی نملہ (ایک قسم کی خارش جس میں بخار لازمی طور پر ہوتا ہے) کو بھی اپنے ہمراہ لے جا۔ چلے جاؤ اور ان لوگوں میں اپنی بود و باش اختیار کرو جن کا ہم نے اوپر ذکر کیا ہے۔

۶۔ بخار کو اپنے ہاں سے مار بھگاؤ، خواہ وہ سردی کی وجہ سے ہو یا گرمی کی وجہ سے۔ خواہ وہ گرمی کے موسم میں ہو یا برسات کے موسم میں۔ خواہ وہ ہر تیسرے روز آتا ہو یا باری سے آتا ہو۔ خواہ وہ موسم خزاں میں آتا ہو یا ہر روز مسلسل آتا ہو

۷۔ ہم اپنے بخار کو قندھار کے لوگوں۔ مجاون لوگوں۔ انگا لوگوں اور مگدھ دیش (بہار) کے لوگوں کے حوالے کرتے ہیں ہم اسے اس طرح ان کے حوالے کرتے ہیں۔ جیسے یہ ان کا غلام ہوتا ہے۔ یا کوئی بہت بیش قیمت چیز ہوتی ہے

(اتھروَن وید۔ ادھیائے ۵ منتر ۲۲)

اس منتر کے مطالعہ سے معلوم ہوگا کہ اتھروَن وید

معارف طبیہ

جنگ کی مشکلات

موجودہ جنگ کے متعلق پروفیسر بارڈرج نے تذکرہ فرماتے ہوئے کہا ہے۔ کہ یہ جنگ گذشتہ جنگ عظیم سے دو خاص چیزوں میں اختلاف رکھتی ہے۔ اس جنگ میں "بلیک آؤٹ" اور "خالی کرنا" خاص چیزیں ہیں۔

بلیک آؤٹ۔ مسلسل بلیک آوٹ بینائی پر اثر کرتا ہے۔ بازار میں کسی کام کو جانے سے پہلے ایک آنکھ کو مسلسل دس منٹ تک بند رکھنا چاہیئے۔ اس سے آنکھ اندھیرے کی عادی ہو جاتی ہے۔ اور ناکافی روشنی میں بآسانی چلا پھرا اور ضروری کام کیا جا سکتا ہے۔ ان دنوں میں آنکھ کے تغذیہ کے متعلق زیادہ احتیاط سے کام لینا چاہیئے۔ چنانچہ حیاتین الف کا استعمال کافی مقدار میں کرنا چاہیئے یہ حیاتین دودھ اور مکھن میں بکثرت پائے جاتے ہیں۔

دوسرے تاثرات۔ دوسرے عوارض ہیں سردی لگنا (اعصاب سطحیہ کے فعل کی بدنظمی سے) وزن کم ہو جانا (کیونکہ جسم میں فاسفورک ایسڈ کیلسم، لیکٹک ایسڈ اور پوٹاسیم) کم ہو جاتا ہے) بھوک پیاس۔ پناگاہوں میں اچھی ہوا کی کمی۔ ہوا بازوں کو آکسیجن نہ ملنا وغیرہ شامل ہیں۔ چونکہ جنگ کے دوران میں تازہ غذا کا ملنا مشکل ہوتا ہے۔ اور پھل بھی اکثر نہیں ملتے۔ اس لئے حیاتین کی کمی کے امراض زیادہ دیکھے جاتے ہیں۔ امینو ایسڈز کی بھی کمی ہو جاتی ہے۔ جو نہ صرف بچوں کی نشو و نما کے لئے ضروری ہیں۔ بلکہ جوانوں کو بھی تندرست رکھنے کے لئے لازمی ہیں۔ بموں کے تیز دھماکے بعض اوقات دماغ میں کمی خون پیدا کر کے بے ہوشی پیدا کر دیتے ہیں۔ اور گاہے ہوا کے شدید اتار چڑھاؤ کی وجہ سے بینائی معدوم ہو جاتی ہے۔ کان کے پردے یا شرائین کا پھٹنا بھی اکثر دیکھا جاتا ہے۔

لیکن اس قدر نقصانات کے علاوہ جنگ میں بعض فائدے بھی ہیں۔ ذیابیطس اور مرارہ کے پتھری ان دنوں میں کم ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ ان ایام میں غذا بکثرت نہیں کھائی جا سکتی۔ علاوہ ازیں وہ نوجوان جو فوج میں بھرتی ہو گئے ہیں کھلی ہوا میں رہنے اور ورزش کرنے سے نہایت تنومند اور سرخ و سپید ہو جاتے ہیں۔

لیکن یہ فوائد لا تعداد نقصانات کے مقابلہ میں بالکل ہیچ ہیں۔ اس لئے دنیا کو یک زبان ہو کر امن کی دعا مانگنی چاہیے

بقیہ صفحہ نمبر (۱۳)

کا شک نہ ہو چکا ہو تو جراثیم نمونیہ کے التہاب پیدا کرنے کا بہت امکان ہے۔ جسم پر دانوں کی موجودگی سے گو نیالی التہاب کا شک ہوتا ہے۔ تعفن الدم، حمی محرقہ وغیرہ امراض بھی بعض اوقات گردن توڑ بخار سے مشخص کرنے پڑتے ہیں۔ لیکن تمام امراض کو ذہن میں رکھ کر غور و فکر کرنے سے صحیح نتیجہ نکالا جا سکتا ہے

وخز قطنی۔ ڈاکٹر کوئنک نے وخز قطنی (Lumbar Puncture) کا طریقہ ایجاد کر کے حقیقۃً بہت بڑا کام کیا۔ اس کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ مریض کو پہلو پر لٹا کر نخاع میں زیادہ سے زیادہ خم دے دیا جاتا ہے۔ مریض کو کہا جاتا ہے کہ وہ گھٹنے سینے کے ساتھ لگا کر رکھے۔ اب ایک مخصوص قسم کی سوئی کمر کے تیسرے اور چوتھے مہرے کی درمیان داخل کی جاتی ہے۔ یہ سوئی جوفدار ہوتی ہے۔ جونہی سوئی رطوبت نخاعی دماغی میں پہنچتی ہے۔ تجربہ کار ہاتھ کو اس کا احساس ہو جاتا ہے۔ سوئی کا جوف کھول دیا جاتا ہے۔ اور رطوبت باہر آجاتی ہے۔ اس رطوبت کے نمونہ، بقیہ

دستور العلاج جدید
مختصر زود اثر اور اصولی نسخے

گذشتہ سے پیوستہ

(از جناب حکیم و حافظ محمد قسیم الدین صاحب صدیقی فاضل الطب والجراحت - کھاتولی)

بول زلالی (البیومنی نوریا)

فولاد سیال ۴ بوند
سکنجبین بزوری ۲ تولہ
پانی ۳ تولہ
بعد غذا دیں۔

بول کیلوسی (کائیل یوریا)

دارچینی سائیدہ ۲ ماشہ
اجوائن سائیدہ ۲ ماشہ
دن میں دو بار دیں

نوٹ - اجوائن یا ست اجوائن فریتیت لیلی (فلیریا) کو معدوم کرتے ہیں۔

بول کیلوسی

ست اجوائن ۱ رتی
ہارڈ سوپ بقدر حاجت
سپرٹ ریکٹی فائڈ بقدر حاجت
ایک گولی بنائیں اور ایسی گولیاں دن میں تین بار دیں

بول کیلوسی

سفوف لودھ ۲ ماشہ
دن میں دو بار دیں

بول صدیدی (پائی یوریا)

ہیکزامین ۲۰ رتی
شربت بزوری معتدل ۲ تولہ

پانی ۵ تولہ
دن میں دو یا تین بار دیں۔

بول دموی (ہیمیچوریا)

پھٹکری سفوف ۵ رتی
دارچینی سفوف ۵ رتی
یہ ایک خوراک ہے کسی مناسب بدرقہ کے ساتھ دیں

بول شحمی (لیوریمیا)

ست لوبان ۴ رتی
قند سفید ۴ ½ ماشہ
اس کی چھ خوراکیں بنائیں اور ایک خوراک ہی دو گھنٹے بعد دیں۔

بول نورانی (فاسفے یوریا)

کشتہ فولاد ۲ چاول
جوارش جالینوس ۲ ماشہ
بعد غذا دیں۔

سلسل البول

دارچینی، جوزبوا، تخم قنب، کنجد سیاہ — برابر
بقدر نخود گولیاں بنائیں۔ اور دن میں دو مرتبہ دیں۔

بند کشاد

یہ ایک عجیب مرض ہے جس کی کیفیت یہ بتائی گئی ہے کہ پیشاب کی نالی میں فراخی اور کشادگی پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کے دو سبب نمایاں ہیں۔ سوزاک اور کثرت جماع لہٰذا جب اسباب پر غور و فکر کیا جاتا ہے۔ تو سبب (مرض) کا کہیں پتہ نہیں چلتا۔ چنانچہ سوزاک کے عوارضات میں پیشاب کی نالی (مجری البول) فراخ اور کشادہ نہیں ہوتی۔ بلکہ تنگ ہو جاتی ہے کیونکہ سوزاک کا زخم جب مندمل ہوتا ہے۔ تو ندبی بافت بن جاتی ہے۔ جو سکڑ کر پیشاب کی نالی میں تنگی پیدا کر دیتی ہے اس شکایت کو رفع کرنے کے لئے دھات کی ٹھوس اور دبیز سلائیاں (بوجیز) پاس کی جاتی ہیں۔ یا بذریعہ عمل جراحت مجری البول کشادہ کیا جاتا ہے۔ اگر ناواقف شخص بھی ایک مرتبہ مجری البول میں استعمال ہونے والے آلات کی شکل و صورت اور حجم و ضخامت کا مشاہدہ کرے۔ تو پھر آسانی کے ساتھ یقین نہیں کر سکتا۔ کہ مادۂ تولید کا اخراج مجری البول کو کشادہ کر دے گا۔ علاوہ ازیں کثرت جماع میں مادۂ تولید لازمی طور پر رقیق ہو جاتا ہے جس کے اخراج میں توسیع کا احتمال اور بھی کم ہو جاتا ہے۔ اور اگر احتمال اور اندیشہ لاحق ہو سکتا ہے۔ تو پھر جریان کے مریضوں کو اس مرض سے محفوظ رہنا نہایت مشکل ہے۔ اس طرح سلسل البول۔ تقطیر البول۔ سنگ گردہ اور سنگ مثانہ کے مرضا بھی بند کشاد کے خطرہ سے خالی نظر نہیں آتے اور اس طرح یہ مرض ایک عمومی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ مزید برآں اس مرض کے علاج میں جو نسخے قرابادین میں ملتے ہیں وہ زیادہ تر مغلظات سے بھرے ہوئی ہیں۔ جن کی افادی حیثیت اس مرض میں قطعی مشتبہ ہے۔

احتباس البول (ری ٹینشن آف یورن)

جوا کھار
نمک ترب } ہموزن
شورہ قلمی

خوراک تین ماشہ

نوٹ۔ پیشاب رکنے میں مریض کو انتہائی بے چینی اور بے قراری ہوتی ہے۔ اس تکلیف کو رفع کرنے کے لئے دوائیں کھلائی جاتی ہیں۔ آبزن بھی کیا جاتا ہے۔ نطول بھی کرتے ہیں شورہ کا پھاہا بھی ناف پر رکھتے ہیں۔ لیکن مریض کا مطالبہ اس اذیت سے نجات حاصل کرنے کا فوری ہوتا ہے۔ اور وہ عموماً ان تمام مرحلوں سے گذر کر مطب میں آتا ہے۔ اس مقصد کو قاثاطیر کا استعمال فوراً ہی حل کر دیتا ہے۔ اور یہ بھی دعویٰ کے ساتھ کہا جا سکتا ہے۔ کہ اگر معالج قاثاطیر کے طریق استعمال جانتا ہے اس تشویشناک حالت میں اس کا ہاتھ نسخہ لکھنے کے لئے قلم پر نہیں جائے گا۔ بلکہ بے اختیار قاثاطیر کی طرف بڑھے گا اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ مریض کی حالت اضطراب سے سکون میں تبدیل کر دے گا۔ لہٰذا قاثاطیر کے استعمال سے واقف ہونا ہر معالج کے لئے شئے لابد ہے۔

قاثاطیر کا طریقہ استعمال

قاثاطیر (کیتھیٹر) استعمال کرنے کے لئے مندرجہ ذیل اصول ہمیشہ ملحوظ رکھیں۔

۱۔ اوزار بالکل صاف۔ مطہر نہایت چکنا ہو۔ اس کا کوئی حصہ ناقص اور خراب نہ ہو

۲۔ اوزار کو باقاعدہ ابالنا چاہیئے۔ اور کسی صاف شدہ چکنی چیز سے اس کو چکنا کر لینا چاہیئے۔ مثلاً روغن زیتون مطہر (سٹرے لائزڈ الو آئیل) کاربولائزڈ آئیل۔ روغن بیدانجیر مطہر (سٹرے لائزڈ کسٹر آئل) یا ویزے لین وغیرہ۔

۳۔ مریض کو چت لٹانا چاہیئے۔

۴۔ اوزار نہایت آہستگی اور نرمی کے ساتھ داخل کرنا چاہیئے۔ زور اور دباؤ نہیں ڈالنا چاہیئے۔

اگر پیشاب کا سوراخ (احلیل) بہت چھوٹا ہے۔ جس سے مطلوبہ اوزار نہیں داخل ہو سکتا۔ تو نہایت ہوشیاری کے ساتھ اس کو چاقو سے بڑھا دینا چاہیئے۔ تاکہ اوزار داخل ہو سکے

وقید التعلقہ) کی طرف ہونا چاہیئے۔

قاثاطیر کا داخل کرنا

مذکورہ بالا اصول پر عمل کرتے ہوئے ربڑ کے قاثاطیر داخل کرنا بہت آسان ہے لیکن دھات کے اوزار استعمال کرنا خاص ہدایت کے ماتحت ہے جس کا طریقہ یہ ہے کہ عامل کو مریض کی بائیں جانب کھڑا ہونا چاہیئے۔ پہلے عضو تناسل کو کسی دافع تعفن سیال (اینٹی سپٹک لوشن) سے دھونا چاہیئے۔ اور عضو تناسل کو بائیں کنجران کی طرف بائیں ہاتھ سے کھینچنا چاہیئے۔ اوزار کو دائیں ہاتھ میں پکڑ کر اس کا دستہ رباط الاربیہ (پوپارٹس لگے منٹ) کی وضع کے مطابق کرکے پیشاب کے سوراخ میں داخل کردیں اور اوزار کو اس کے ذاتی وزن سے پیشاب کی نالی میں جانے دیں۔ اگر ضرورت ہو تو ہلکا دبا دیں۔ اب اوزار کا سرا گھما کر آہستہ آہستہ خط مستقیم پر لائیں۔ اور برابر بتدریج اوزار کو اونچا کرتے ہوئے متوازی شکل سے قطعاً عمودی صورت میں لے آئیں۔ اس حالت میں اوزار کی نوک پیشاب کی نالی کی چھت سے الگ رکھیں۔ اور اوزار کو اندر کی طرف اس کے وزن پر پھسلنے دیں۔ یہاں تک کہ وہ رباط شلث (ٹرائینگولر لگے منٹ) تک پہنچ جائے۔ اب سرا (ہینڈل) آہستہ سے دبانا چاہیئے۔ اگر راستہ میں اوزار کو کوئی مزاحمت حائل نہ ہوگی۔ تو اس کی نوک مجری البول کے حصہ غشائی و غددی (ممبرینس اینڈ پراسٹیٹک پورشن) سے گذرتی ہوئی مثانہ میں داخل ہو جائے گی۔

اگر اوزار باسانی پیشاب کی نالی میں نہیں بڑھتا ہے تو اس کو زور دے کر بڑھانا خطرناک ہے۔ ایسا کرنے سے پیشاب کی نالی پھٹ جاتی ہے۔ اوزار کا سرا دوسری ساخت میں گھس جاتا ہے۔ اور مریض خطرہ میں ہو جاتا ہے۔ لہذا اگر اوزار سہولت سے داخل نہ ہو تو اس کو ذرا پیچھے ہٹا کر آہستہ سے قدرے پہلا راستہ بدل کر داخل کرنا چاہیئے (باقی آئندہ)

علاج بالمفردات

(از جناب حکیم محمد طفیل صاحب نور وز سپوری)

عظم طحال

نسخہ۔ اجوائن دیسی گھیکوار کے گودے میں بھگودیں۔ پھر خشک کرکے باریک کریں۔ خوراک ۴ رتی صبح وشام عرق سونف کے ساتھ دیں۔

نسخہ۔ افسنتین ۱ تولہ۔ نوشادر ۲ ماشہ۔ سفوف بنا کر بمقدار ۱ رتی صبح وشام کھلائیں۔

نسخہ۔ خردل ۳ تولہ۔ سہاگہ بریاں ۱ تولہ کوٹ چھان کر سفوف تیار کریں۔ خوراک ۱ ماشہ عرق سونف سے صبح وشام دیں

نسخہ۔ خردل زرد چوب ہر ایک دو درم باریک کرکے بکری کے پیشاب میں تر کرکے سایہ میں خشک کریں۔ ہر روز ایک درم صبح وشام ہمراہ آب۔

نسخہ۔ نوشادر کا سفوف بنا کر ۴ رتی ہمراہ آب ترب صبح و شام دیں۔

نسخہ۔ سپاری کو کوٹ کر سفوف تیار کریں۔ ہمراہ سکنجبین بوقت صبح دیں

نسخہ۔ لوہے کا بجھا ہوا پانی تھوڑا تھوڑا صبح وشام پلائیں

نسخہ۔ جھاؤ کی لکڑی سے پیالہ بنا کر اس میں پانی پئیں۔

نسخہ۔ سلفورک ایسڈ ایک قطرہ عرق گلاب ۵ تولہ میں ملا کر پلائیں۔

نسخہ۔ لوٹا سجی ۱ ماشہ گڑ میں ملا کر عرصہ ۲۱ یوم تک رات کو کھلائیں۔

نسخہ۔ جھاؤ کی پتیاں خشک کرکے خوراک ایک درم کھانڈ ملا کر کھلائیں۔

نسخہ۔ اونٹنی کا تازہ دودھ ۲ چھٹانک ہر روز پلائیں۔

نسخہ۔ انجیر زرد سرکہ خاص میں آچار کی طرح ڈال کر بوقت صبح ایک انجیر کھایا کریں۔

نسخہ۔ سرسوں کا تیل ہر روز تلی پر مالش کریں

نسخہ۔ انجیر زرد کو سرکہ میں ملا کر کھرل کرکے تلی پر لیپ کریں۔

نسخہ۔ ثق باریک کرکے سرکہ میں ملا کر کپڑے پر لگا کر طحال پر چسپاں کریں

نسخہ۔ کنجد اور مولی مساوی لے کر کوٹیں اور گرم کرکے طحال پر لگائیں۔

نسخہ۔ مغز املتاس کو سبز مو کے پانی میں حل کرکے طحال پر لیپ کریں۔

نسخہ۔ تخم مولی کو سرکہ میں پیس کر طحال پر لیپ کریں۔

نسخہ۔ سندے کا ٹکڑا لے کر سرکہ میں تر کرکے مقام طحال پر رکھیں۔

نسخہ۔ بشیطرج سرکہ میں پیس کر طحال پر لگائیں۔

پیچش

نسخہ۔ بہیدانہ ۲ ماشہ کا لعاب نکال کر مصری ملا کر صبح و شام پلائیں۔

نسخہ۔ مصطگی رومی ۲ ماشہ۔ عرق سونف کے ساتھ صبح و شام دیں۔
نسخہ۔ ریشہ خطمی ۵ ماشہ رات کو بھگو کر صبح لعاب نکال کر مصری ملا کر پلائیں۔
نسخہ۔ ہلیلہ سیاہ گوگھی میں بریاں کیے ہموزن مصری ملا کر ۱ ماشہ شربت بنفشہ کے ساتھ کھلائیں۔
نسخہ۔ روغن کدو ۱ تولہ پلائیں۔
نسخہ۔ بیر کی پتیاں ایک درم، زیرہ سفید نصف درم پیس کر کھلائیں

پیچش خونی

نسخہ۔ مروڑ پھلی ایک درم پانی میں بھگو کر ہاتھ سے مل کر صاف کر کے پلائیں۔
نسخہ۔ لسوڑہ کی کونپل پیس کر چنے کے برابر گولیاں بنا لیں۔ خوراک ۱ گولی۔ چاولوں کے پانی کے ساتھ دیں
نسخہ۔ گوند کتیرا ۵ ماشہ پاؤ بھر پانی میں رات کو بھگو دیں صبح مصری ملا کر پی لیں۔
نسخہ۔ تخم ریحان ۱ تولہ نصف سیر عرق گلاب یا پانی میں جوش دیں۔ جب نصف رہ جائے۔ تو مع تخم کے مصری ملا کر پلائیں
نسخہ۔ فالسہ کی جڑ کوٹ کر رات کو بھگو دیں۔ صبح لعاب نکال کر اسپغول ایک تولہ کے ہمراہ استعمال کرائیں۔
نسخہ۔ بیلگری۔ کتھ مساوی الوزن لے کر سفوف تیار کریں خوراک ۲ ماشہ ہمراہ شربت انجبار دیں صبح و شام۔
نسخہ۔ افیون ۱ ماشہ۔ اجوائن دیسی ۱ ماشہ۔ کوٹ کر مونگ کے برابر گولیاں بنا لیں۔ ایک گولی صبح کے وقت دہی کے ساتھ دیں۔
نسخہ۔ ملتانی مٹی کو باریک کر کے خوراک ۲ ماشہ لعاب بیہدانہ کے ساتھ صبح و شام دیں۔
نسخہ۔ زیرہ سفید ۵ ماشہ دہی میں ملا کر کھلائیں۔
نسخہ۔ صمغ عربی چار درم سرد پانی میں ملا کر پلائیں مجرب ہے۔
نسخہ۔ بارتنگ باریک پیس کر بقدر ۴ ماشہ دہی کے ساتھ دیں۔
نسخہ۔ صمغ عربی۔ صندل سرخ ہر ایک ۵ تولہ باریک کر کے سفوف بنا کر رکھ چھوڑیں۔ خوراک ۲ ماشہ صبح و شام
نسخہ۔ افیون ۱ تولہ۔ پھٹکڑی ۱ تولہ۔ سفوف بنا کر کوزہ گلی میں گل حکمت کر کے پانچ سیر اوپلوں کی آگ دیں۔ خوراک ارزی شربت صندل سے دیں۔

داخلہ تکمیل الطب کالج لکھنؤ

تکمیل الطب کالج لکھنؤ میں نئے طلبا کا داخلہ ۱۱ جولائی ۱۹۳۲ء سے شروع ہوگا۔ اس لئے امیدواران داخلہ کو ۱۱ جولائی ۱۹۳۲ء سے ۲۵ جولائی ۱۹۳۲ء تک پرنسپل صاحب تکمیل الطب کالج لکھنؤ کے دفتر میں حاضر ہونا چاہیئے۔ تعداد مقررہ کے پورا ہو جانے کے بعد کسی طالب علم کا داخلہ نہ کیا جائے گا۔ قواعد داخلہ طلب کرنے مفت بھیجے جاتے ہیں

(حکیم محمد عبد المعید شفاء الملک۔ آنریری سکرٹری تکمیل الطب کالج)

تبصرہ

نشانِ خدا

مؤلف۔ مولٰینا عبید الرحمٰن صاحب عاقل رحمانی

خدا یا پرمیشور کے وجود کا مسئلہ عرصہ دراز سے سائنس اور مذہب والوں میں کشمکش کا باعث بنا ہوا ہے۔ سائنس والے خدا کی ذات سے منکر ہیں۔ مولٰینا نے خدا کے وجود کو جدید سائنس کی روشنی میں نہایت مستحکم وسیلوں سے ثابت کیا ہے۔ ہم انہیں مبارکباد دیتے ہیں۔ کہ انہوں نے ایسی کتاب لکھ کر اردو ادب میں گرانقدر اضافہ کیا ہے۔

اس میں دہریوں کے اعتراضات اور شکوک کے جوابات بھی دیئے گئے ہیں

کتابت۔ طباعت۔ کاغذ اعلیٰ۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)

محمدؐ الرسول صلعم

مترجمہ حضرت مولٰینا عبید الرحمٰن عاقل۔ رحمانی

مشہور انگریز فلسفی کارلائل نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوانح حیات اور سیرت احاطہ تحریر میں لائے ہیں۔ اگرچہ بہت سے دیگر اہل قلم حضرات نے بانیٔ اسلام کی سیرت لکھی لیکن ان کا پہلو تحزبی تھا۔ کارلائل نے صحیح واقعات کو پیش نظر رکھ کر نہایت دیانتداری سے کتاب تحریر کی۔ اس میں ان تمام اعتراضات کے جوابات بھی دیئے گئے ہیں۔ جو عیسائی سیرت پاک پر کرتے ہیں۔ مطالعہ کے قابل اور سنبھال کر رکھنے کی شے ہے

قیمت صرف . . . . . . ۸ر آنے

جواہر العلوم

جواہر العلوم علامہ طنطاوی مصری کی مشہور عالم کتاب جواہر العلوم کا اُردو میں ترجمہ ہے۔ ترجمہ عام فہم اور سلیس ہے۔

علامہ طنطاوی مصری کی یہ کتاب شاہکار کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس میں انہوں نے عجائبات قدرت۔ امور ربانیہ کے اسرار قلم بند کئے ہیں۔ اس کے علاوہ زمین و آسمان کے نظام اور سائینس کی ترقی کا بھی ذکر کیا ہے۔ اس کے علاوہ خدا کی نشانیوں کو بکثرت لکھا ہے۔

قرآن پاک میں خدا نے اپنی قدرت اپنی حکمت کے ثبوت میں اکثر خارجی مظاہر کا ذکر کیا ہے۔ اور اس کو ایمان والوں کے غور و فکر کے لئے پیش کیا ہے۔ ضرورت تھی کہ ایسی کتاب لکھی جائے جس میں واضح مطالب کو اور بھی واضح کیا جائے۔ اور پیچیدگیوں کو دور کیا جائے۔ اس کتاب میں یہ خدمت انجام دی گئی ہے۔ اور بتایا گیا ہے۔ کہ سائینس کی بہت سی موجودہ ایجادوں کا ذکر پہلے سے موجود ہے۔ قرآن پاک سے آیات کو حسب موقعہ لکھا گیا ہے۔

الغرض یہ کتاب ارباب علم و عقل کے لئے ایک تحفہ ہے اور اس قابل ہے کہ اس کو پڑھا جائے۔ اور اس پر غور کیا جائے دنیا کے تمام علوم کا تذکرہ اس میں موجود ہے۔ کوزہ میں دریا بند کیا گیا ہے۔ ہر شائق کے لئے پڑھنے کی چیز ہے

قیمت فی جلد . . . . . دو روپے

تینوں کتب کے ملنے کا پتہ

کتابستان پوسٹ بکس نمبر ۲۱۶۴ بمبئی ۳

مراسلات

مختصر روئداد طبیہ کمیٹی علاقہ ویروال ضلع امرتسر

ملحقہ پنجاب پراونشل طبی کانفرنس

ضلع امرتسر کے علاقہ ویروال کا ایک عظیم الشان اجلاس بمقام رعیہ زیر صدارت عالیجناب شیخ محمد صدیق صاحب میونسپل کمشنر ڈسٹرکٹ بورڈ ۵/۲۴ کو منعقد ہوا۔ اطبائے کرام لاہور، امرتسر، رعیہ ویروال، جلال آباد سرائے امانت خاں وغیرہ مقامات سے تشریف فرما ہوئے۔ صبح بہت سے مریضوں کو دیکھا گیا۔ اور اجلاس شروع ہوا [illegible] صاحب صدر نے فن طب کی خوبیوں اور کامیابیوں پر روشنی ڈالتے ہوئے امرتسر کے نامی گرامی اطبا کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ ان کی اپنی [illegible] جو کہ حکیم محبوب عالم و حکیم محمد علی صاحبان کے زیر علاج تھی۔ طب یونانی کے معجز نما اثر سے صحت یاب ہوئی آپ نے بہت سی امثلہ سے طب قدیم کی برتری اور فوقیت ظاہر کی۔ نیز فرمایا کہ بورڈ آف انڈین میڈیسن کے ذریعہ اطبا کی تنظیم ہو جائیگی اور [illegible] طرح یہ مرجھایا ہوا چمن از سر نو تر و تازہ ہو جائے گا۔ پنجاب [illegible] کانفرنس کی حسن کارگزاری کا ذکر کرتے ہوئے اطبا کو نصیحت کی کہ [illegible] صرف اسی ایک جماعت میں شامل ہو کر اپنی فلاح و بہبود کے لئے غور کریں۔ تفرقہ اندازی سے جماعت کو نقصان پہنچتا ہے۔ کانفرنس ہی ایک ایسی جماعت ہے جس پر بھروسہ کیا جا سکتا ہے امرتسر کے دیسی شفاخانوں کی مفید خدمات کا ذکر کرتے ہوئے حکیم محمد [illegible] صاحب کے ضبط و حسن انتظام پر روشنی ڈالی اور وضاحت سے فرمایا کہ اگر اسی طرح ہر شہر میں ایسے دیسی شفاخانے موجود ہوں تو پبلک کو بے حد فائدہ ہوگا۔ آپ نے ڈسٹرکٹ بورڈ اور میونسپلٹی میں مزید شفاخانے کھلوانے اور اطبا کو ملازم رکھوانے کی کوشش کا وعدہ فرمایا۔ حکیم نور الدین صاحب جلال آبادی جنہوں نے یہ تمام انتظام کیا تھا۔ اطبائے کرام کا شکریہ ادا کیا۔ حکیم عبد الرحیم صاحب اشرف نے نہایت برجستہ اور پُر مغز تقریر میں اپنے علاقہ کے اطبا کو تنظیم کی دعوت دی۔ اور کانفرنس کی بے لوث خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے سب اصحاب کو کانفرنس کا ممبر ہونے کی سفارش کی۔ حکیم نبی بخش صاحب سرائے امانت خاں اور دیگر حضرات نے اس دعوت کو قبول فرمایا۔ [illegible] بتایا کہ ان میں سے اکثر پہلے ہی کانفرنس کے حامی و مددگار ہیں چنانچہ مندرجہ ذیل رزولیوشن باتفاق رائے پاس ہوئے۔

علاقہ ویروال ضلع امرتسر کی طبیہ کمیٹی کا یہ اجلاس پنجاب پراونشل طبی کانفرنس کے لائحہ عمل سے متفق ہو کر اس کے تمام کام کو طب کی زندگی کا موجب تصور کرتا ہوا تجویز کرتا ہے۔ کہ تمام ضلع میں طبی کمیٹیاں بنا کر کانفرنس سے الحاق کریں۔ حکیم خورشید احمد صاحب نے فرمایا کہ امرتسر کے شفاخانہ جات نہایت کم خرچ پر مریضوں کی طبی خدمت انجام دے رہے ہیں۔ دیگر اضلاع کو ان کی پیروی کرنا چاہیئے۔ مندرجہ ذیل رزولیوشن پاس ہوئے۔

۲۔ یہ اجلاس میونسپل کمیٹی امرتسر اور ڈسٹرکٹ بورڈ کا شکریہ ادا کرتا ہوا درخواست کرتا ہے۔ کہ تمام ضلع میں ایسے شفاخانے کھول کر پبلک کو طب قدیم سے مستفیض ہونے کا موقعہ دے اطبائے کرام کے ایما پر زبدۃ الحکما حکیم محمد افضل صاحب نے رجسٹریشن کے متعلق تقریر فرمائی جس کا ملخص یہ ہے

اطبائے یونانی کی رجسٹریشن کا مسئلہ

ہندوستان میں طبی دنیا کی حالت۔ بمبئی، یو۔ پی

بنگال اور مدراس میں رجسٹریشن ہو چکی ہے۔ بہار، آسام اور سندھ میں زیر تجویز ہے۔ کشمیر اور دکن میں شروع ہے بھوپال میں موجود ہے۔ میسور میں رائج ہے۔ غرضیکہ تقریباً تمام ہندوستان میں یہ سلسلہ جاری ہے۔ پنجاب میں بھی تحقیقاتی کمیٹی اپنا کام کر چکی ہے۔ ہومیوپیتھک ڈاکٹر، وید حضرات تیار ہیں۔ صرف چند لوگوں کی مخالفت بے معنی ہے۔ بجائے مخالفت پر وقت صرف کرنے کے ابھی طرح تیار رہنا چاہیئے تاکہ رجسٹریشن اور بورڈ آف انڈین میڈیسنز سے ہم زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا سکیں۔ ایسا نہ ہو کہ ہم آپس میں جھگڑتے رہیں۔ اور دوسرے اہل فن ہمارے جھگڑے کا فائدہ اٹھا لیں۔

فن طب کی گورنمنٹ کے قانون میں پوزیشن

یہ صدائیں آوازیں اٹھ رہی ہیں کہ اگر فن طب کے متعلق کوئی قانون بن گیا۔ تو طب قدیم ملیا میٹ ہو جائے گی۔ یہ آواز غالباً ان کی طرف سے ہے۔ جو قانون کی زد سے بچنا چاہتے ہیں۔ اور اس وقت من مانی باتیں کر رہے ہیں۔ لیکن کیا وہ نہیں جانتے۔ کہ حضرت انسان کو کچھ اعتدال کے اندر رکھنے کے لئے کس قدر وسیع قانون کی ضرورت ہے۔ اگر ان میں سے کوئی شخص جا کر ہائیکورٹ کی قانونی لائبریری دیکھے تو شاید مبہوت ہو جائے۔ طبیب بھی فرشتے نہیں ہیں۔ فن طب میں بھی قدرتاً یہی حالت ہے۔ پہلے لوگ سالہا سال علم ادب عربی، فلسفہ، منطق، منقول، معقول، ریاضی، جغرافیہ، علم طبیعات اور موسیقی وغیرہ حاصل کر کے طب پڑھتے تھے۔ لیکن اب یہ حالت بڑے بڑے کالجوں میں بھی نہیں پائی جاتی۔ مطب کا درس تو بھلا بالکل مفقود ہے۔ جعلی اور غیر تسلی بخش درسگاہیں البتہ لگاتار کھل رہی ہیں۔ اور بعض جگہ تو نام نہاد بغیر کسی تعلیم کے کالج تیار ہیں۔ اور پھر یہ کہ سالانہ اجلاس کے موقعہ پر بعض جماعتیں ممبران کو ان کی امداد دینے کے مطابق بغیر معائنہ علمی و عملی قابلیت۔ ڈگریاں اور سندات تقسیم کرتی ہیں۔ اور بعض رسائل کتب کی خرید کے صلہ میں کتب مطلوبہ کی قیمت کے مطابق خود بخود سندیں بھیجدیتے ہیں حالانکہ سندات دینا بڑی ذمہ داری کا کام ہے۔ اگر ایک نااہل اس طرح کی سند لے کر ہونٹ کا بازار گرم کرے۔ تو اس کی ذمہ داری کس پر ہوگی۔ یقیناً سند دینے والا ذمہ دار ہوگا۔ جب جماعتوں کی یہ حالت ہو۔ خواہ وہ کیسی ہی چھوٹی اور ناقابل التفات جماعت ہو۔ اور بعض رسائل کا ذریعہ معاش ایسا ہو۔ اور کوئی دوسرے [illegible] کی اصلاح کرنے کے لئے آمادہ نہ ہو تو سول [illegible] اور پیدا ہوگا۔ کہ جعلی لوگوں کا راز فاش کرنے کے لئے قانون بنایا جائے۔ تاکہ آئندہ طبابت اور طبیبوں کا کنبہ سینما اور سوسائٹی اور کنسرٹ میں مذاق نہ اڑایا جائے اور فن طب کو گورنمنٹ کے محکمہ میں خاص پوزیشن مل جائے۔ اور اس کا اپنا محکمہ ہو جس کا افسر اعلیٰ انسپکٹر جنرل سول ہسپتال کی طرح اپنا طبیب ہو۔ اور مسٹر بیزلے کی طرح گورنمنٹ کا کوئی سکرٹری طب کو ان سائنٹفک غیر معقول اور مضر طریقہ علاج نہ قرار دے جیسا کہ ۱۹۲۸ء میں کیا گیا تھا۔ اور ہمارے جنرل سکرٹری حکیم محمد افضل صاحب اور سابق صدر شفاء الملک حکیم محمد حسن صاحب قرشی اگر نہایت اولوالعزمی اور قابلیت سے مقابلہ نہ کرتے تو طب کی بیخکنی ہو چکی تھی۔ کیونکہ ایک طرف تو سکرٹری صاحب اراکین گورنمنٹ حکام اعلیٰ اور اخبارات کے ذریعے دلائل سے اس فن کو مضر صحت ثابت کر رہے تھے۔ اور دوسری طرف مذکورہ بالا جعلی اطبا کا کرنل ہارپر نیلسن سول ملٹری میں مضحکہ خیز خاکہ اڑا رہے تھے۔ تاکہ عوام بدظن ہوں۔

تحقیقاتی کمیٹی کی سفارشات

متواتر کوشش کے بعد گورنمنٹ نے طب قدیم کی حفاظت کا پہلا قدم اٹھایا۔ اس میں کانفرنس کے اکثر نمائندے شامل تھے جس حسن تدبیر اور حزم و احتیاط سے اس کمیٹی نے کام کیا۔ اس کے لئے خود کرنل جالی جو اس وقت چیئرمین تھے تسلیم کرتے ہیں۔ کہ چونکہ طب قدیم کے اصول، سائنس پر مبنی ہیں اور یہ ایسا صحت بخش طریق علاج ہے۔ جس کا انعی

نہایت ہی درشت ہے اسلئے گورنمنٹ کو اس کی طرف ہاتھ بڑھانا اور اشتراک عمل کرنا چاہیئے۔ اور اس کو صحیح طور پر مروج کرنے کے لئے ہر طرح کی مدد دینا چاہیئے۔ اس کے معالجین کو وہ تمام حقوق عطا کرنے چاہئیں۔ . . . .

. . . . جو آج تک ڈاکٹروں کو دیئے گئے ہیں۔ حقوق کی فہرست دیگر معالجین کی طرح علاج میں سہولتیں ۲۔ صحت۔ بیماری اور موت کا سرٹیفکیٹ اور طبی شہادت ۳۔ زہریلی ادویہ کے استعمال کی اجازت۔ ۴۔ فیس کی عدالت کے ذریعہ وصولی۔ ۵۔ گورنمنٹ بیمہ کمپنیوں اور لوکل باڈیز میں ملازمت اب بتایئے کہ ایک معالج کو اس سے بڑھ کر اور کیا حق حاصل ہونا ضروری ہے۔ جو اس کی کامیابی علاج کے لئے ضروری ہے۔ اگر کوئی یہ کہے کہ ان حقوق سے کچھ فائدہ نہیں تو اس کے معنے یہ ہیں کہ وہ خود نااہل ہے اس لئے انگور کھٹے بتا رہا ہے۔ اور اپنے اعمال کے باعث قانون سے ڈرتا ہے۔ ورنہ جب گورنمنٹ حقوق عطا کر دے تو ان سے کما حقہٗ فائدہ اٹھانا ہمارا کام ہے۔

جو شخص ہماری توجہ کو اس طرف سے ہٹا کر جھگڑے میں ڈالنا چاہتا ہے، وہ غلطی پر ہے یو۔پی میں رجسٹریشن کے ساتھ گورنمنٹ نے صرف ۱۹۴۷ء میں دو لاکھ کے قریب روپیہ طب قدیم اور اس کے پریکٹیشنروں کو دیا۔ صدہا طبیب ملازم رکھے۔ اس طرح یہاں روپیہ ایلوپیتھی پر صرف ہو رہا ہے۔ بورڈ آف انڈین میڈیسنز کے قیام کے بعد طب قدیم کو بھی حصہ رسدی نصیب ہوگا۔ ورنہ جب آبادی کے ہر کونے میں خیراتی ایلوپیتھک ڈسپنسریاں اور شفاخانے کھل گئے تو طب قدیم کے لئے میدان باقی نہیں رہے گا۔ پس ضرورت ہے کہ ہماری طب کو زندہ رکھنے کے لئے بورڈ آف انڈین میڈیسنز قائم ہو۔ اور رجسٹریشن عمل میں لایا جائے۔

اطبا کی تعلیم و تربیت کا مسئلہ

تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ کے مطابق زمانہ حاضرہ کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے تجویز کیا گیا ہے کہ طب قدیم کے بنیادی اصولوں کو محفوظ رکھتے ہوئے سائنس کا وہ ضروری حصہ تعلیم میں شامل کر دیا جائے جس سے علاج اور تشخیص میں فائدہ تو پہنچے لیکن طب قدیم کے بنیادی اصولوں کو ضرر نہ پہنچے۔ اس پر بعض حضرات نے جدید علوم کے اضافے سے بیزاری کا اظہار کیا ہے اس میں شک نہیں کہ ہمیں بنیادی طور پر طب قدیم کو رکھنا چاہیئے۔ مگر بعض جگہ جدید اضافات کے بغیر چارہ نہیں۔ مثلاً جدید طب قانونی کی تعلیم کے بغیر عدالتوں میں شہادت نہیں دی جا سکتی۔ اسی طرح جدید جراحی کے بغیر چارہ نہیں۔ علم کسی کی میراث نہیں۔

لوگ کیوں سکولوں اور کالجوں میں سائنس حاضرہ پڑھاتے ہیں اگر ایک طبیب جو تمام کتب طبی پڑھتا ہوا جدید سائنس کا علم حاصل کرتا ہے۔ اور اس کو طب سے روگردانی ہو جانے کا خطرہ ہے۔ تو زمانہ جو سائنس کو کثرت کے ساتھ حاصل کر رہا ہے خود اطبا اور طب سے روگردان ہو جائے گا۔ اور جب بیمار طب سے روگردانی کرنا چاہیں تو حکیم علاج کس کا کریں گے۔ یہ خیال نہایت ہی مضر، خطرناک اور طب کے لئے ذلت آفریں ہے۔ ہم اپنی طب کو سائنٹیفک کہتے ہیں۔ اور ساتھ ہی سائنس کو پڑھانا پسند نہیں کرتے۔ جو طب کے لئے مفید ہے۔ پھر آپ اس کو سائنٹیفک کس طرح کہہ سکتے ہیں۔ اس وقت کوئی قومی سکول یا کالج بلا امداد گورنمنٹ نہیں چل سکتا۔ طبیہ کالج جو قابل اعتماد ہیں گورنمنٹ سے امداد حاصل کرتے ہیں۔ جب گورنمنٹ میڈیکل لائن پر اتنا خرچ کرتی ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ ہم بھی ایسی خاصی رقم سے کر سرکاری طبیہ کالج نہ بنوائیں۔ لیکن گورنمنٹ روپیہ اسوقت دے گی جب تعلیم و تربیت کے لئے کوئی ذمہ دار انتظام ہو اور وہ بورڈ آف انڈین میڈیسنز کے سوائے کیا ہے۔ جو ہم خود چاہتے ہیں۔

کون لوگ رجسٹر ہو سکیں گے اور اطبا کی پوزیشن کیا ہوگی تحقیقاتی کمیٹی نے تین قسمیں قرار دی ہیں۔ گورنمنٹ کے مسلمہ کالجوں کے سند یافتہ۔

۲- غیر مستند نامور طبیب ۱۰ سال سے زیادہ مطب کے مالک۔

۳- موجودہ تمام معالجین

نمبر ۲ و ۳ کے طبیب تمام حقوق بلا استثنٰے حاصل کریں گے البتہ ہر شخص اپنی علمیت اور لیاقت کے مطابق بہرہ اندوز ہو سکیگا مثلاً طبی شہادت عدالت میں وہی دے سکے گا جو طب قانونی جانتا ہو۔ خواہ کالجی ہو یا غیر کالجی پس ایک طبیب اپنی لیاقت اور خدمات کے مطابق ڈاکٹروں جیسی بلکہ اس سے زیادہ عزت و دولت حاصل کر سکتا ہے۔ آئندہ لوگ محض بیماری یا صحت کا سرٹیفکیٹ لینے کے لئے ڈاکٹروں کے پاس نہیں جائیں گے۔ جیسا کہ اب کیا جا رہا ہے۔ اور اس طرح حکیموں کی بے عزتی ہوتی ہے

مندرجہ ذیل رزولیوشن باتفاق پاس ہوا

امرتسر کے وسیع علاقہ دیہات جس میں بہت سے گاؤں شامل ہیں۔ اطبا کا یہ اجلاس گورنمنٹ کی تحقیقاتی کمیٹی کی سفارشات کو بنظر استحسان دیکھتا ہے۔ بالخصوص اس لئے کہ مستند اور غیر مستند تمام موجودہ معالجین کو رجسٹر کرنے کی تجویز کی گئی ہے۔ اور گورنمنٹ سے استدعا کرتا ہے کہ وہ فوراً بورڈ آف انڈین میڈیسن بنائے اور رجسٹریشن کا کام شروع کر دے۔ البتہ کن وینر اور چیئرمین انسپکٹر جنرل سول ہسپتال نہ ہونا چاہیئے۔ نیز اس کام کو جلد از جلد سر انجام دینا چاہیئے۔ ورنہ اس درجہ تک پہنچا کر خاموشی اور سستی فن کے لئے مضر ہے۔

تحریک حکیم نور الدین صاحب۔ تائید حکیم نبی بخش صاحب سرائے امانت خاں جلال آباد

تحریک حکیم رشید احمد صاحب تائید حکیم محمد ابراہیم صاحب۔ اجلاس کے اختتام پر اکثر اصحاب ممبر بن گئے۔ اطبا کو دعوت دی گئی جس کے لئے حکیم نور الدین صاحب کا شکریہ ادا کیا گیا۔ حکیم محمد ابراہیم سکرٹری۔ امرتسر

ڈسٹرکٹ طبیہ کمیٹی بھیرہ کا اجلاس

آج مورخہ ۷ ماہ جون ۱۹۴۲ء کو بوقت ۵ بجے شام ڈسٹرکٹ طبی کمیٹی بھیرہ کا اجلاس بر مکان حکیم محمد امین صاحب ریٹائرڈ گورنمنٹ سرونٹ منعقد ہوا۔

پہلے انتخاب عہدہ داران ہوا جس میں باتفاق رائے مندرجہ ذیل ممبر منتخب ہوئے

۱- پریزیڈنٹ حکیم حافظ غلام جیلانی صاحب مستند طبیہ کالج دہلی۔

۲- جنرل سکرٹری بندہ حکیم حاذق درجہ اعلیٰ حکیم محمد امین مستند پنجاب یونیورسٹی۔

۳- وائس پریزیڈنٹ حکیم مولوی شاہ محمد صاحب [illegible] کشنر خاندانی طبیب

۴- فنانشل سکرٹری حکیم احسان الٰہی صاحب مستند [illegible] کالج علی گڑھ۔

۵- پراپیگنڈا سکرٹری حکیم اللہ دتہ صاحب

بعد انتخاب مندرجہ ذیل رزولیوشن باتفاق رائے پاس ہوئے۔

۱- اس کمیٹی کا الحاق پنجاب پراونشل طبی کانفرنس سے کیا جائے۔ اور اس کا نام ڈسٹرکٹ طبی کمیٹی رکھا جائے۔ اور منظوری کیلئے صدر دفتر کو لکھا جائے۔

محرک حکیم محمد امین جنرل سکرٹری۔ مؤید حکیم اللہ دتہ صاحب

۲- پنجاب گورنمنٹ کی خدمت میں التجا ہے کہ جلد از جلد بورڈ آف انڈین میڈیسنز مقرر فرمائے۔ مگر اس کا چیئرمین نہ تو انسپکٹر جنرل سول ہسپتال ہو۔ اور نہ کوئی ڈاکٹر کیونکہ انہیں طب قدیم سے [illegible] قدرتی تعصب ہے۔

محرک حکیم احسان الٰہی صاحب۔ مؤید حکیم شاد محمد صاحب

۳- دیہاتوں میں سرکاری دیسی شفاخانے کھولے جائیں اور میونسپلٹیوں اور ڈسٹرکٹ بورڈوں کو اطبا کے ملازم رکھنے

اور شہروں میں امرت سر کی طرح دیسی شفاخانوں کے کھولنے کی ترغیب دی جائے۔ تاکہ پبلک کو ان کے حسب خواہش اور ارزاں طبی امداد مل سکے۔

محرک حکیم شاہ محمد صاحب۔ مؤید حکیم مولوی محمد صدیق صاحب

۴۔ حکیم جلال الدین صاحب نقشبندی سابق ایڈیٹر پنجاب طبی کانفرنس کی وفات حسرت آیات پر نہایت رنج اور اندوہ کا اظہار کرتے ہیں۔ اور پسماندگان سے اظہار ہمدردی کرتے ہیں۔

محرک حکیم حافظ غلام جیلانی صاحب

۵۔ طبی کمیٹی میں کسی ڈاکٹر کو سکرٹری یا عہدہ دار نہ بنانا چاہیئے۔ بلکہ اس کا ممبر بھی ہونا مفید نہیں ہے۔

۶۔ ریزولیوشن ۱ کو سکرٹری پنجاب پراونشل طبی کانفرنس میں بھیجا جائے۔

ریزولیوشن ۲ کو وزیر تعلیم۔ وزیر اعظم اور پارلیمینٹری سکرٹری و طبی رسائل و اخبارات میں بھیجا جائے۔

ریزولیوشن نمبر ۳ اخباروں میں بھیجا جائے۔ نیز ضلع شاہ پور کی میونسپل کمیٹیوں اور ڈسٹرکٹ بورڈ شاہ پور کے سکرٹریوں کو لکھا جائے۔ اور وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ پنجاب کو بھیجا جائے۔

ریزولیوشن نمبر ۴ حکیم محمد عاشق صاحب ایم۔ اے کوچہ گھسیاں کشمیری بازار لاہور بھیجا جائے

ریزولیوشن نمبر ۵ طبی رسائل و سکرٹری انجمن حمایت اسلام لاہور کو روانہ کیا جائے

ریزولیوشن نمبر ۶۔ تمام ریزولیوشنوں کی نقول اخبارات حمایت اسلام۔ احسان۔ انقلاب۔ زمیندار۔ پرتاپ۔ ملاپ کو بھیجے جائیں۔ بعد انتخاب عہدہ داران اور رسالہ جات مشیر الاطبا لاہور۔ الحکیم لاہور۔ ہمدرد صحت دہلی کو بھیجے جائیں۔

(حکیم حاذق درجہ اعلیٰ محمد امین۔ ریٹائرڈ گورنمنٹ سرونٹ جنرل سکرٹری ڈسٹرکٹ طبیہ کمیٹی بھیرہ)

انجمن طبیہ بلال گنج کا اجلاس

انجمن طبیہ بلال گنج کا ایک نہایت ضروری اجلاس ۵۔ ماہ حال کو منعقد ہوا جس میں لاہور کے اکثر اطبا نے حصہ لیا۔ اور مفصلہ ذیل ریزولیوشن باتفاق رائے پاس ہوئے۔

۱۔ گورنمنٹ پنجاب سے درخواست کی گئی کہ گورنمنٹ طبی تحقیقاتی کمیٹی کی سفارشات پر فوراً عمل درآمد کرے۔ اور بورڈ آف انڈین میڈیسنز کی تشکیل کرے۔ جس میں چیرمین کو نیز کوئی ڈاکٹر نہ ہونا چاہیئے۔ اور نہ ہی انسپکٹر جنرل آف سول ہاسپٹلز۔

۲۔ یہ اجلاس گورنمنٹ طبی تحقیقاتی کمیٹی کو بہ نظر استحسان دیکھتا ہے۔ اور درخواست کرتا ہے کہ اطبا کی رجسٹریشن کا کام فوراً شروع کر دیا جائے۔

۳۔ گورنمنٹ سے درخواست کی گئی کہ اطبا کو دیہاتی سکیم میں کثرت سے لیا جائے۔

(منجانب حکیم غلام نبی سکرٹری)

اطبائے ہند متوجہ ہوں

چونکہ پنجاب پراونشل طبی کانفرنس کا سالانہ اجلاس بمقام لاہور اکتوبر ۱۹۳۲ء میں ہونے والا ہے۔ اس لئے اطبائے ہند تیر بہدف ادویہ معہ تفصیل اور نادر الوجود مفید جڑی بوٹیاں اور کشتہ جات معہ خواص نمائش کے لئے جلد از جلد بھیج دیں۔ تاریخوں سے دوبارہ اطلاع دی جائے گی۔

(زبدۃ الحکما حکیم محمد افضل جنرل سکرٹری پنجاب طبی کانفرنس بھاٹی گیٹ لاہور)

اطبائے کرام کیلئے ضروری نوٹس

طبیب صاحبان خواہ وہ کسی کالج یا سکول کے سند یافتہ ہیں۔ یا کسی طبیب سے تعلیم و تربیت حاصل کئے ہوئے ہیں اور علاج میں مصروف ہیں۔ یعنی تمام یونانی معالجین مندرجہ ذیل معلومات

جوابات

(۴۱) دق اسہال کا امکان ہے۔ حسب ذیل نسخہ جلد از جلد شروع کر دیں۔ خدا نے چاہا تو فائدہ ہوگا۔

صمغ عربی ۳ ماشہ۔ مروارید ۳ ماشہ۔ زہر مہرہ خطائی ۹ ماشہ۔ گل ارمنی ۹ ماشہ۔ طباشیر ۱ تولہ۔ صندل سفید ۱ تولہ۔ کشنیز خشک ۱ تولہ کافور ۴ ماشہ۔ حب الآس ایک تولہ۔ زرورد ایک تولہ۔ مغز کدو ۲ تولہ۔ مغز پنبہ دانہ ۲ تولہ۔

ادویہ مذکورہ کا باریک سفوف کر کے ۱۰ ماشہ صبح و شام پانی کے ساتھ کھلائیں۔

بعدہٗ بہیر بنست مالتی ۲ چاول۔ خمیرہ مروارید میں ملا کر کھلائیں یہ ادویہ ایک ماہ کھلائیں۔ غذا میں۔ دہی۔ دودھ۔ چاول وغیرہ کا استعمال کریں۔ دودھ ۔ اگر دستوں میں اضافہ ہو تو نہ پئیں۔ شوربا چپاتی بھی کھا سکتے ہیں۔ (حکیم گنگا رام گاندھی)

(ایضاً) آب تازہ گاؤ بقدر ۵ تولہ۔ دہی ماشہ ۲ تولہ بطور سردائی گھوٹ کر علی الصباح نوش کریں۔ کمزوری دور کرنے کے لئے بوقت دوپہر شربت فولاد کا استعمال کیا جائے۔ اور بوقت عصر ہلیلہ سیاہ جس کو روغن زرد میں بریاں کر کے سفوف بنا لیا گیا ہو۔ اس کے مساوی وزن قند سفید ملا کر بقدر ۶ ماشہ ہمراہ شربت انجبار استعمال کرایا جائے۔ (حکیم محمد اکرم سرائی)

(ایضاً) آب بارتنگ ۲ ماشہ۔ اسپغول بریاں ۳ ماشہ کو شیرہ ذیل میں ملا کر دن میں تین بار پلائیں۔ کاہو ۲ ماشہ۔ خرفہ ۲ ماشہ۔ کاسنی ۲ ماشہ۔ حب الآس ۳ ماشہ۔ بیخ انجبار ۳ ماشہ۔ شربت خشخاش ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔ اور معجون سنگ دانہ خروس ۲ ماشہ بعد از غذا ہمراہ عرق الائچی۔ عرق گاؤزبان پلائیں۔ غذا ماء الشعیر ۲ تولہ۔ سفیدی بیضہ مرغ ۲ تولہ۔ ملا کر صبح و شام پلائیں۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(ایضاً) سونف۔ سونٹھ۔ کچور۔ دھنیا۔ وائے برنگ۔ ڈوڈہ پوست مومیائی کاتی۔ نمک سیاہ۔ ہر ایک ۱ تولہ۔ انار دانہ ۲ تولہ سفوف بنا کر خوراک ۶ ماشہ ہمراہ آب تازہ صبح کو کھلائیں (حکیم لالہ سری رام)

(۴۲) یہ کھانسی میعادی ہوتی ہے۔ تسکین کے لئے لعوق سپستان (مطابق طبی فارماکوپیا) عرق گاؤزبان میں جوش دے کر بڑوں کو اور بچوں کو استعمال کرا سکتے ہیں۔ تقویت کی ضرورت ہو تو خمیرہ گاؤزبان باضافہ مرجان مفید رہتا ہے۔

اگر بلغم بڑی دقت سے نکلتا ہو تو گل بنفشہ۔ عناب۔ سپستان۔ انجیر زرد۔ مویز منقی۔ اصل السوس کا جوشاندہ استعمال کریں۔ ننھے بچوں کو اگر قبض بھی ساتھ ہو تو اس جوشاندے میں مغز املتاس کا اضافہ کریں۔ (حکیم گنگا رام گاندھی)

(ایضاً) مویز منقی ۵ تولہ۔ سپستان ۲۰ عدد۔ انجیر زرد ۱ تولہ۔ گاؤزبان ۶ ماشہ۔ مغز فلوس ۵ تولہ۔ بادام روغن ۲ تولہ۔ مصری ڈیڑھ پاؤ۔ پہلی چار دواؤں کو اڑھائی پاؤ پانی میں جوش دیں۔ جب ایک پاؤ پانی باقی رہے۔ گرم گرم کو چھان کر اس میں ٹکیہ خیار شنبر ملا کر ان کو ہاتھوں سے مسل کر حل کر لیں۔ پھر صاف کر کے بشمول مصری دوبارہ آگ پر چڑھا کر لعوق سا بنا کر اتار لیں۔ اور بادام روغن شامل کر کے محفوظ رکھیں۔ اور بوقت ضرورت بچوں کو بہ لحاظ عمر چٹایا کریں۔ بڑی عمر کے آدمی کو ایک تولہ سے ڈیڑھ تولہ تک صبح و شام استعمال کرایا جا سکتا ہے۔ مویز کا تخم نکال کر پھر جوش دینا چاہیئے (حکیم محمد اکرم سرائی)

(ایضاً) سہاگہ سفید بریاں ۶ ماشہ۔ عسل خالص ۱ تولہ ملا کر دن میں دو تین بار چٹائیں۔ اور عرق مکو ۱ تولہ۔ عرق گاؤزبان ۱ تولہ۔ شربت فریاد رس ۶ ماشہ بھی پلائیں۔ اس سے انشاءاللہ کھانسی وغیرہ کا ازالہ ہو جائے گا۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(ایضاً) سہاگہ بریاں ایک رتی شہد میں ملا کر چٹایا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۴۳) طب یونانی میں اس کا علاج نزلہ و زکام کے اصول پر کیا جاتا ہے۔ نزلے کے جوشاندے میں مکو کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

اور سر پر پٹی کاٹ کر اس پر پکی روئی روغن گل سے چپڑ کر اور حلیت تنجیب ناک طعام پرچڑک کر بندھوائی جاتی ہے۔ مرض اگر شدید ہو تو انجکشن کی کامیابی بھی معنی غیر یقینی ہوتی ہے۔ اور اگر مرض ہلکا ہو تو دیسی علاج سے بھی فائدہ کی توقع ہوتی ہے۔ نخاع سے پانی نکالنا جیسا کہ ڈاکٹری علاج میں کیا جاتا ہے بے شک ایک مفید طریق علاج ہے۔ اطبا کو اس سے فائدہ حاصل کرنے میں بخل نہیں کرنا چاہیئے۔

(حکیم گنگا رام گاندھی)

(ایضاً) حمیٰ کزازی کا علاج شافی موجود ہے۔ کسی مقامی طبیب سے رجوع کریں۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(ایضاً) ہر ایک مرض کو تشخیص کر کے باقاعدہ علاج کرنے سے ہی تندرستی حاصل ہو سکتی ہے (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ایضاً) سفید رنگ کے دست، جگر کے فعل کی خرابی کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ آپ ریوند چینی۔ سوڈا بائیکارب۔ زنجبیل ہموزن سفوف کر کے رکھیں۔ اور اس میں سے نصف رتی سے ایک رتی تک بچے کو دن میں تین بار دیا کریں۔

(حکیم گنگا رام گاندھی)

(ایضاً) پہلا سال بچوں کے لئے نہایت صبر آزما ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ دانت نکلنے کا زمانہ ہے۔ اس لئے آپ بچہ کے گلے میں برقی گلوبند ڈال کر روزانہ بال شربت کا استعمال بھی کراتے رہیں۔
نسخہ بال شربت مشیر کے سابقہ پرچوں میں تلاش کریں۔

(حکیم محمد اکرم سرانی)

(ایضاً) اکسیر اطفال۔ یہ نسخہ تیار کر کے استعمال کرائیں۔ دست وغیرہ دور ہوں گے۔
کہربا، زہر مہرہ، طباشیر۔ الائچی خورد و کلاں۔ زیرہ سفید۔ مغز بیگری۔ ورق نقرہ۔ مساوی الوزن کا سفوف بنا کر ہمراہ عرق حب الآس پلائیں۔ اعلیٰ درجہ کا دافع اسہال اطفال ہے۔

(حکیم محمد شمس الحق خاں)

(ایضاً) سہاگہ بریاں۔ جوہر نوشادر ہموزن ملا کر ۱ رتی شہد میں ملا کر چٹائیں (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۴۵) آتشک کا علاج بچے کے لئے بھی وہی ہے۔ جو بڑوں کے لئے ہوتا ہے مرضعہ کو سنکھیا کا استعمال کرانے سے دودھ میں اس کی تاثیر آجاتی ہے۔ اور آتشک کے مریض بچے کو اس سے فائدہ ہوتا ہے۔ پارے کے کسی مرکب کا مرہم تیار کر کے جلد پر مالش کرنے سے بھی فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ لیکن یہ تمام کام تجربہ کار طبیب کی زیر نگرانی ہو سکتا ہے (حکیم گنگا رام گاندھی)

(ایضاً) آپ بچے کو گندھک عنبریٰ ارتی بھر شربت چوب چینی دن میں دو بار پلائیں۔ اس سے انشا اللہ تمام مواد آتشک کا اخراج و ازالہ ہو گا (حکیم شمس الحق خاں)

(ایضاً) بچے کی والدہ کا اور بچے کا باقاعدہ علاج کرائیں۔ غلط علاج باعث ہلاکت ہوتا ہے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۴۶) یہ پرسوت کا بخار ہے۔ بے احتیاطی سے دق کا پیش خیمہ بھی بن جاتا ہے۔ مندرجہ ذیل نسخہ سے مدلنے چاہا تو فائدہ ہو گا۔
گل بنفشہ ۵ ماشہ مویز منقی ۹ عدد۔ بادیان ۸ ماشہ۔ بیخ کاسنی ۵ ماشہ۔ گاؤزبان ۵ ماشہ۔ عنب الثعلب ۵ ماشہ۔ رات کو پانی میں بھگو دیں۔ صبح مل چھان کر قند سفید ملا کر پلائیں۔
بعد دوپہر بسنت مالتی ۲ چاول۔ خمیرہ مروارید میں ملا کر کھلائیں۔ یہ علاج لگاتار بیس روز جاری رکھیں۔

(حکیم گنگا رام گاندھی)

(ایضاً) جواب ۱۲ پر عمل کریں۔

(حکیم محمد اکرم سرانی)

(ایضاً) مریضہ کا معائنہ لازمی ہے۔ بدوں مشاہدہ کے علاج مکمل نہیں ہو سکتا ہے۔
یا جواب سوال ۱۲ کے نسخہ کو بنا کر استعمال کرائیں۔ اور عرق بشیر کا استعمال لازمی و ضروری ہے۔ اور کشتہ ابرک سیاہ ۲ رتی بھی دو بار استعمال کرائیں۔

(حکیم شمس الحق خاں)

(ایضاً) اشاعت خاص تشخیص الامراض نومبر ۳۲ء مشیر الاطبا ملاحظہ کر کے باقاعدہ علاج کرائیں (حکیم لالہ سری رام دوساجھا)

(۷۴) آپ قومی دواخانہ کی "حب سعال" سے فائدہ حاصل کریں۔

(حکیم گنگا رام گاندھی)

(ایضاً) خشخاش کلاں و کھانسی۔ کتیرا سفید، رب السوس، صمغ عربی، نشاستہ، مغز کدو، مغز خیارین، کاکڑا سنگی، قند سفید ۶ ماشہ سفوف کر کے حبوب بقدر جنگلی بیر تیار کریں۔ اور بوقت ضرورت منہ میں رکھ کر لعاب چوستے رہیں۔

(حکیم محمد اکرم سرانی)

(ایضاً) آپ خمیرہ گاؤزبان ۹ ماشہ صبح و شام۔ ہمراہ شربت فریاد رس ۵ تولہ، عرق گاؤزبان ۳ تولہ، عرق فالسہ ۳ تولہ دو بار استعمال کریں اور روزانہ عدس ۱ تولہ، پوست کچنال ۱ تولہ، پوست خشخاش ۱ تولہ کے غرغرے کریں۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(ایضاً) چون پراش اولیہ (آیورویدک) استعمال کیجئے۔

(حکیم سری رام دوساجد)

سوالات

جو صاحب دفتر سے مشورہ حاصل کرنا چاہیں۔ انہیں ہر سوال کے ساتھ ۲ کے ٹکٹ۔ اور جو صاحب رسالہ کے ذریعے جواب کے خواہشمند ہوں۔ ان کو ایک ٹکٹ فی سوال بھیجنا چاہیئے۔ ایڈیٹر

(۴۸) مریض عمر ۳۰ سال جسمانی حالت کمزور۔ موسم گرما میں تکلیف زیادہ۔ بھوک بالکل نہیں لگتی۔ کھانا کھانے کے بعد پیٹ میں بوجھ اور اپھارہ سا ہو جاتا ہے۔ ڈکار آنے سے ترش پانی منہ میں بھر آتا ہے۔ گلے میں مرچیں سی لگتی ہیں۔ کوئی وزنی چیز اٹھانے یا چلنے پھرنے سے ہاتھ پاؤں پھول جاتے ہیں۔ بلند آواز سننے۔ مریض کو دیکھنے۔ ایک کمرہ میں زیادہ آدمیوں کے ساتھ مل کر بیٹھنے سے دل گھبرانے لگتا ہے یا غشی طاری ہو جاتی ہے۔ پیشاب کا رنگ زرد ہے۔ دماغ ہر وقت چکراتا ہے سر کے دائیں بائیں اور پچھلے حصہ میں ہر وقت درد رہتا ہے۔ منہ کا ذائقہ صابن کی طرح رہتا ہے۔ پانی یا میٹھی چیز کھانے سے دانت درد کرنے لگتے ہیں۔ مسوڑھے بھی درد کرتے رہتے ہیں۔ کمر میں شدت سے درد رہتا ہے۔ کانوں میں سائیں سائیں کی سی آواز رہتی ہے۔ یہ علامات عرصہ چھ سال سے شروع ہیں۔ اس سے پہلے قے آجانے سے پتی نکل آتی تھی۔ بے ہوشی ہو جاتی تھی۔ زکام کی بھی شکایت تھی (خریدار نمبر ۱۰۲۵۰)

(۴۹) مریضہ عمر ۲۲ سال تین سال سے ماہواری ایام میں نانہ۔ رانوں اور پیڑو میں درد رہتا اور متواتر دو تین دن تک اس کی وجہ سے ۔ کمر۔ ٹانگوں اور پاؤں میں شدت سے درد ہو جاتا ہے۔ حمل قرار پا جانے پر ناف رانوں اور پیڑو میں درد کی شدت ہو جاتی ہے۔ کہ برداشت نہیں ہو سکتی۔ حمل تیسرے ماہ تک گر جاتا ہے۔ حمل گر جانے کے بعد مریضہ کو بہت تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اطبا کرام کوئی مجرب نسخہ تجویز فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ (شیخ محمد اسمٰعیل)

(۵۰) مریض عمر ۲۸ سال چہرہ پر قطعی کوئی بال نہیں ہے صرف معمولی سی لوئیں ہیں۔ مریض نے کئی بار داڑھی منڈوائی۔ مگر داڑھی مونچھ نہ آئی۔ اطبا کرام کوئی موثر نسخہ تجویز فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ (خریدار نمبر ۹۶۹۶)

(۵۱) مجھے علم الکیمیا کی دو کتب مروضۃ الفلاسفہ اردو اور جنت الخلا اردو مصنفہ مولوی ابراہیم علی خاں صاحب کی ضرورت ہے۔ جن صاحب کے پاس ایک یا دونوں کتب ہوں۔ وہ قیمت سے بذریعہ مشیر مطلع فرمائیں۔ کتب بوسیدہ نہ ہوں (خریدار نمبر ۴۱۴)

(۵۲) چھوٹے بچوں کے دستوں کے لئے کسی مفید نسخہ کی ضرورت ہے۔ پنجابی میں ان دستوں کو گھنڈی پڑنا کہتے ہیں۔ (سردار محمد خریدار نمبر ۹۹۸۷)

(۵۳) مجھے عرصہ ۵ سال سے سوء ہضم کی سخت شکایت ہے اشتہا کامل نہیں ہوتی اور اشتہا کاذب . . . . بہت ستاتی ہے۔ اجابت کا کوئی وقت نہیں۔ پیٹ میں ریاح بہت پیدا ہوتے ہیں۔ شکم میں اکثر معمولی سا درد رہتا ہے۔ شام کے کھانے کے بعد اکثر کلیجہ پر سوزش رہتی ہے۔ ہر کھانے کے بعد شکم اور امعاء میں گرانی ہو جاتی ہے۔ جب معدہ خالی ہوتا ہے۔ اور امعاء صاف ہوتے ہیں۔ اس وقت قراقر زیادہ معلوم ہوتی ہے۔ شکم میں پانی کے اچھلنے کی آواز معلوم ہوتی ہے۔ کھانا کھا کر یا پانی کی سیدھا نہیں لیٹا جاتا۔ معدہ اور امعاء پر کھچاؤ محسوس ہوتا ہے۔ اگر کروٹ لی جائے

تو پانی ایک طرف چھلکتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ ضعف باہ ضعف دماغ ضعف قلب موجود ہے۔ چہرہ زرد اور اداس رہتا ہے۔ بدن کی ہڈیاں نظر آتی ہیں۔ جس روز اجابت بافراغت ہو جائے۔ اور ریاح خارج ہوتے رہیں۔ اس روز طبیعت شگفتہ رہتی ہے۔ میری عمر صرف ۲۲ سال ہے۔ کبھی غلط کاری کا شکار نہیں ہوا۔ دماغی مطالعہ کے اور کوئی شوق نہیں ہے شادی ہو چکی ہے۔ پانچ سال سے برابر علاج کر رہا ہوں معالج سے طبیعت گھبرا گئی ہے۔ اطبا کرام کوئی مفید نسخہ تجویز فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(خریدار ۱۰۳۸۸)

عہدِ حاضر کا طبّی شاہکار
جامع الحکمت
مرتبہ رئیس الاطباء حکیم محمد حسن قرشی پرنسپل طبیہ کالج لاہور
طب کا بہترین عام فہم اور مکمل انسائیکلوپیڈیا جس میں تاریخ طب تشریح حفظ صحت
تشخیص اور دستور علاج کے علاوہ تمام امراض کی مفصل ماہیت اسباب۔ علامات تشخیص
فرق الامراض۔ انجام و عواقب۔ اصول علاج۔ دستور العلاج۔ نہایت کامیاب اور
بہترین مجربات دیئے گئے ہیں۔ علاج میں قلیل التعداد اور مرکب دوائیں بھی شامل ہیں سینکڑوں
جدید امراض کا بیان بھی شامل ہے۔ اس کے علاوہ عکسی تصویریں ہیں۔ ابتداء میں ایک
عجیب و غریب رنگین نقش تشریحی ہے۔
تشخیص مجربات اور تصاویر
کے اعتبار سے اس جیسی کتاب ابھی تک اردو میں شائع نہیں ہوئی کیونکہ اس میں
طب قدیم و جدید کے تمام ضروری معلومات آ گئے ہیں۔ زبان سادہ اور سلیس ہے
اطباء، ویدوں، ڈاکٹروں اور شائقین طب کے علاوہ ہر گھر میں اس کا ہونا
مفید اور ضروری ہے۔
کتابت۔ طباعت۔ کاغذ عمدہ
صفحات جلد اول تقریباً گیارہ سو مجلد سنہری قیمت پانچ روپے بارہ آنے
صفحات جلد دوم ساڑھے گیارہ سو مجلد سنہری قیمت چھ روپے
قیمت ہر دو مجلد ——— ساڑھے بارہ روپے
ناظم کتب خانہ مشیر الاطباء فیل محمد روڈ لاہور
جامع الحکمت
قرشی
جامع الحکمت
جلد اول
قرشی

جلد ۲ | مشیر الاطبا بابت ماہ اگست ۱۹۴۲ء مطابق رجب المرجب ۱۳۶۱ھ | نمبر ۸

فہرست مضامین

قواعد و ضوابط

۱۔ رسالہ ہر انگریزی ماہ کی ۶ تاریخ کو باقاعدہ ہر خریدار کو بھیج دیا جاتا ہے

۲۔ ڈاک کے ذریعہ کوئی رسائل گم ہو جاتے ہیں۔ اس لئے اگر آپ کو ۱۲ تاریخ تک رسالہ نہ پہنچے تو دفتر کو خط لکھیں۔ دوبارہ بھیج دیا جائے گا۔ بعض اصحاب دو دو مہینے بعد پچھلے رسائل نہ ملنے کی شکایت کرتے ہیں۔ ایسے پرچے بلا قیمت نہیں بھیجے جائیں گے۔

۳۔ جواب طلب امور کے لئے ڈیڑھ آنہ کا ٹکٹ آنا لازمی ہے

۴۔ خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ نہایت ضروری ہے۔

۵۔ پتہ صاف اور خوشخط لکھیں۔

۶۔ دفتر کے تمام منی آرڈر اور وی پی سنٹرل ایکسچینج بنک کی معرفت وصول ہوتے ہیں۔ اس لئے بنک مذکور کے مینیجر کے دستخطوں کو صحیح تصور کیا جائے۔

(ناظم)

(مولوی عنایت اللہ ... نے مقبول عام پریس لاہور میں چھپوا کر دفتر مشیر الاطبا ... سے شائع کیا)

۷۸۶

مشیر الاطباء

بابت ماہ اگست سنہ ۱۹۴۲ء

شذرات

سالنامے کا موضوع

"قارئین کرام یہ جان کر خوش ہوں گے، کہ اس نازک دور میں بھی مشیر الاطبا نے حسب دستور ماہ نومبر میں عظیم الشان سالانہ نمبر شائع کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ احباب کے مشورے پر سالنامے کا موضوع امراض نسواں قرار دیا گیا ہے۔ ادارہ حسب دستور اس نمبر کو بہتر سے بہتر بنانے میں بہترین مساعی صرف کرے گا۔ ہندوستان بھر کے مشاہیر اطبا کو خامہ فرسائی کی دعوت دی جائے گی۔ اور توقع ہے کہ ہم اپنی خواہش کے مطابق ایک مستقل اور مکمل تصنیف ناظرین کی خدمت میں پیش کر سکیں گے۔ جو نہ صرف اطبا کے مطب کے لئے کلید کامیابی و کامرانی ثابت ہوگی۔ بلکہ عوام کے لئے بھی ایک مفید اور دلچسپ [illegible] ہوگی۔

ہم نے اس کی ترتیب کا خاکہ تیار کر لیا ہے مگر ہم چاہتے ہیں کہ ناظرین کو بھی اپنی اپنی رائے بھیجنے کا موقعہ دیا جائے اس کے لئے ۲۰ اگست آخری تاریخ مقرر کی گئی ہے امراض نسواں سے متعلق آپ جن مضامین کی اشاعت ضروری سمجھتے ہیں۔ یا اس کی ترتیب میں آپ کوئی رائے دینا چاہتے ہیں۔ تو مقرر کردہ تاریخ تک تحریر فرما سکتے ہیں۔ ادارہ آپ کی خواہش کو پورا کرنے کی ہر ممکن کوشش کریگا۔

مضمون نگار حضرات

"قلمی کرم فرماؤں کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ ابھی مشیر الاطبا کے "امراض نسواں" نمبر کے لئے اپنی فرصت لمحات صرف کرنا شروع کر دیں

کیونکہ ہماری کامیابی صرف ادارہ کی مساعی نہیں ہوتی۔ بلکہ اس کا بہت سا انحصار [illegible] کی کاوشوں اور محنتوں پر بھی ہوتا ہے۔ [illegible] کے پرچے میں نذر ناظرین کر دیا جائے گا

دانتوں کی حفاظت

اعداد و شمار دیکھنے پر معلوم ہوتا ہے کہ تہذیب و تمدن جدید کی ترقی کے ساتھ ساتھ دانتوں کے امراض بھی ترقی پکڑ گئے۔ دانتوں کی صفائی کو دانتوں کے تحفظ کا بڑا علاج بتلایا جاتا ہے۔ مگر ہم بہت سے مریض ایسے دیکھتے ہیں۔ جو ہمیں یقین دلاتے ہیں، کہ وہ دانتوں کی صفائی سے کبھی غافل نہیں ہوئے۔ یہ بات بہت حد تک درست ہے کہ صفائی دانتوں کے تحفظ کے لئے ایک نہایت ضروری ہدایت ہے۔ اور اکثر جو لوگ دانتوں کی صفائی رکھنے کا یقین دلاتے ہیں۔ وہ مرض کے شروع ہو جانے کے بعد زیادہ باقاعدگی سے صفائی کرتے ہیں۔ مگر یہ حقیقت بھی چھپائی نہیں جا سکتی۔ کہ صرف صفائی سے دانتوں کو جملہ امراض سے بچانا ممکن نہیں۔

دوسرے اعضاء کی طرح دانت بھی اپنی غذا خون سے حاصل کرتے ہیں۔ اور اپنے فضلات اس کے حوالے کر دیتے ہیں۔ دانتوں کی غذا کے لئے خون میں چونا۔ فاسفورس سلیکا اور فولاد ہونے ضروری ہیں۔ بدقسمتی سے جدید تہذیب نے بہت سی مصنوعی غذاؤں کو مروج کر کے غذا کے لذیذ بنانے کا انتظام تو کر لیا ہے۔ مگر اس کے مغذی اجزاء کو کم کر کے جسم کے لئے زیادہ مفید نہیں رہنے دیا

چائے کے متعلق اسی پرچے میں کسی دوسری جگہ درج کیا گیا ہے کہ اس کی عادت کی وجہ سے لوگوں کی دودھ پینے کی عادت کم ہو گئی ہے۔ حالانکہ دودھ ایک نہایت مفید غذا ہے۔ تازہ سبزیاں مثلاً مولی، گاجر وغیرہ دانتوں کے لئے بہت مفید ہیں۔ مگر اکثر اوقات ان کے استعمال کی طرف توجہ نہیں کی جاتی۔ انڈوں میں بھی وہ تمام اجزاء پائے جاتے ہیں۔ جن کو دانتوں کے تحفظ کے لئے ضروری قرار دیا گیا ہے۔

اندازہ لگایا گیا ہے کہ فی زمانہ اوسطاً ۲۵ سال کے نوجوانوں کے چار دانت خراب ہو چکے ہوتے ہیں تیس سال کی عمر میں دس دانت اور پچاس برس کی عمر میں چودہ یا پندرہ دانت خراب یا ضائع ہو جاتے ہیں۔ یہ نتائج یقیناً نہایت برے ہیں۔ جنگ کے دور میں تازہ اغذیہ مہیا نہ ہونے کی وجہ سے دانتوں کے امراض اور بھی بڑھ جاتے ہیں تازہ اغذیہ مہیا نہ ہونے کے علاوہ ایک وجہ یہ بھی ہے کہ فکر اور خوف سے قلب اور اعصاب پر جو بوجھ پڑ جاتا ہے اس کی وجہ سے خون کا تمام چونا یہ اعضاء خرچ کر لیتے ہیں۔ اور دانتوں کی غذا کے لئے کچھ باقی نہیں بچتا۔

جب غذا میں ضروری اجزاء کی کمی ہو۔ تو طبیعت مدبرہ بدن اعضاء رئیسہ و شریفہ کی حفاظت کو مقدم رکھتے ہوئے دوسرے اعضاء کی غذا ان کے سپرد کر دیتی ہے۔ چنانچہ قلت غذا کی صورت میں دانتوں کا چونا گھل گھل کر اعضاء رئیسہ کی غذا میں صرف ہونے لگتا ہے۔ بال گرنے لگتے ہیں۔ اور پھر عضلات بدن میں فتور و ذوبان شروع ہو جاتا ہے۔ اس لئے دانتوں کی حفاظت اور تقویت کے لئے دو چیزیں نہایت اہم ہیں۔ اول اچھی اور قدرتی غذا۔ دوم۔ دانتوں کی صفائی۔

حیاتین ج اخروٹ کے چھلکے میں

حیاتین ج دانتوں کے امراض اور سکروی کے لئے نہایت ضروری ثابت ہو چکے ہیں۔ یہ حیاتین تازہ سبزیوں اور پھلوں میں پائے جاتے ہیں۔ ایام جنگ میں فوجیوں کو دانتوں کے امراض اکثر شروع ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ عرصہ تک بعض اوقات تازہ سبزی نہیں مل سکتی۔

حال ہی میں ماسکو کے انسٹیٹیوٹ آف بائیو کیمسٹری نے اعلان کیا ہے کہ اخروٹ کے خام چھلکے میں حیاتین ج کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ بعض ذرائع سے اخروٹ کے چھلکے کے کسیلے اور کڑوے ذائقے کو زائل کر کے حیاتین کی خصوصیات کو قائم رکھنا ممکن ہے۔

روس میں چونکہ اخروٹ کا درخت کثرت سے موجود ہے

اس سے توقع ہے کہ وہاں فوجیوں کے لئے حیاتین ج کی بہت
[illegible] ج کے مہیا ہو جائے گی۔

رنگ کا اثر صحت پر

ہم میں سے مختلف لوگ مختلف رنگ پسند کرتے ہیں۔ اکثر
[illegible] رنگ پسند کیا جاتا ہے جو پسند کرنے والے نے پہلے
کم دیکھا ہو۔ اصلی اور ابتدائی رنگ صرف تین ہیں لال پیلا اور
نیلا۔ باقی تمام رنگ ان کی آمیزش سے بنتے ہیں۔ سیاہ کوئی
رنگ نہیں ہے۔ سورج کی روشنی جب منشور ثلث میں سے
گذاری جاتی ہے، تو سات رنگ نظر آتے ہیں۔ گویا سفید روشنی
سات رنگوں سے مرکب ہے۔ جو چیز روشنی کے باقی تمام رنگوں
کو جذب کرلے۔ اور صرف سبز رنگ جذب نہ کرے تو وہ چیز
سبز رنگ کی کہلاتی ہے۔ اسی طرح ہر رنگ کے متعلق قیاس
کیا جا سکتا ہے۔ جب کوئی چیز تمام رنگوں کو جذب کرے۔ تو کوئی
رنگ نظر نہیں آتا۔ اس کو ہم سیاہ کہتے ہیں۔ اس کے برخلاف
جب کوئی بھی رنگ جذب نہ ہو۔ تو چیز سفید رنگ کی کہلاتی ہے
موسم سرما میں سیاہ رنگ کا کپڑا مفید ہے۔ اور گرما میں مضر
کیونکہ سیاہ رنگ تمام روشنی کو جذب کرلیتا ہے۔ اور موسم گرما میں
اس کپڑے کے پہننے سے حرارت بدن بڑھ جاتی ہے۔ گرمیوں
میں سفید رنگ کا کپڑا زیادہ مناسب ہوتا ہے۔ کپڑوں کی
رنگت دیکھنے میں عورتیں زیادہ باریک بین ہوتی ہیں۔ ۱۰۲
لڑکیوں کو ان کے پسند کے کپڑے پہننے کو کہا گیا تو تین لڑکیوں
نے سرخ رنگ پسند کیا۔ ۶۲ نے سنگترے کا رنگ پسند کیا ۱۴
نے سبز رنگ کی خواہش ظاہر کی۔ نیلا رنگ آٹھ لڑکیوں کو مرغوب
ہوا۔ گیارہ نے سفید رنگ کو چاہا۔ چار نے ہلکا نیلا رنگ پسند
کیا۔ اور پیلے رنگ کی خواہش کسی نے بھی ظاہر نہ کی۔ اس سے
ظاہر ہوتا ہے کہ ۶۰،۱۷ فی صدی لڑکیاں سنگترے کا رنگ
پسند کرتی ہیں
عصبی مزاج مردوں اور عورتوں کے لئے شوخ اور
چمکدار رنگ مضر ہوتے ہیں۔ کیونکہ اس سے اعصاب میں جوش
اور ہیجان پیدا ہوتا ہے۔ ان کو ہمیشہ ہلکے رنگ کے یا سفید کپڑے
پہننے چاہئیں

فاقے کے فائدے اور نقصانات

فاقہ بہت سے امراض کے لئے ایک نہایت مفید علاج ہے
مگر بعض لوگ بے طریقہ فاقہ کرکے نقصان اٹھاتے ہیں۔ فاقے
سے خون میں تیزابیت بڑھ جاتی ہے اس لئے وہ لوگ جو انڈے
گوشت مچھلی وغیرہ کثرت سے استعمال کرتے ہوں۔ اور جن کے
خون میں پہلے سے ہی تیزابیت کی زیادتی ہو۔ مکمل فاقے سے نفع
حاصل نہیں کرسکتے۔ بلکہ بعض اوقات ان کو نقصان ہوتا ہے۔ ان
کے لئے فاقے کے دوران میں پھلوں کے رس کا استعمال ضروری
ہے۔ اس سے خون کی تیزابیت کم ہو جاتی ہے۔ اس کے علاوہ
اگر کبھی لمبے فاقے سے فائدہ اٹھانے کی ضرورت ہو تو معالج کی
زیر ہدایت کرنا چاہیئے۔

طبی لطائف

طبیب (مریض سے) میں تمہاری تشخیص کے متعلق ابھی
تک صحیح طور پر کچھ نہیں کہہ سکتا۔ غالباً یہ نشے کا اثر ہے
مریض۔ کوئی بات نہیں۔ ڈاکٹر صاحب میں پھر اس وقت
آجاؤں گا جب یہ اثر آپ کے دماغ سے زائل ہو چکا
ہوگا۔

عورت۔ حکیم صاحب آپ کو اس امیر لڑکے کے ہاں سے
کافی رقم ملتی ہوگی۔ کیونکہ آپ کو روزانہ وہاں جانا پڑتا ہے
حکیم صاحب۔ ہاں، ہاں، مجھے کافی فیس مل جاتی ہے
لیکن آپ کا مطلب؟
عورت۔ جی ہاں! تو میرا مطلب یہ ہے کہ میرے بچے
نے ہی وہ اینٹ پھینکی تھی جس سے وہ لڑکا مجروح ہوا۔۔۔۔ میرا
مطلب ہے کہ آپ اسکے حصے کو فراموش نہیں کریں گے۔

الامراض والعلاج

گردن توڑ بخار

گذشتہ سے پیوستہ

(از جناب حکیم گنگا رام صاحب [illegible] کامل طب والجراحت [illegible] لاہور)

وخذ قطنی کا مقام معلوم کرنے کا آسان طریقہ یہ بھی ہے۔ کہ دونوں طرف کی عظم الخاصرہ کے سب سے نمایاں مقام کو ملاتا ہوا ایک خط کھینچا جائے۔ یہ خط کمر کے چوتھے مہرے کے نائشرے پر سے گذرے گا۔ اب اس مہرے سے ذرا اوپر درمیان میں یا ایک طرف سے سوئی داخل کریں۔ اگر رطوبت میں پیپ ملی ہوئی ہو تو وہ گدلی نظر آتی ہے۔ اور برتن میں تھوڑی دیر ساکن رہنے کے بعد پیپ تہ نشین ہو جاتی ہے

انذار مرض۔ تیس یا چالیس فی صدی مریض اس مرض سے لقمہ اجل ہو جاتے ہیں۔ اس لئے ہر مریض میں انجام کو ذہن میں رکھنا چاہیئے۔ بعض اوقات مرض نہایت معمولی معلوم ہوتا ہے۔ مگر اس کا انجام برا ہوتا ہے۔ سیلیشیا میں اس کی وبا جب پھیلی تو تعداد اموات ۶۰۔۔ فی صدی تھی۔

علاج یونانی

یہ مرض چونکہ جدید ہے۔ اس لئے قدیم کتب طبیہ میں اس کا تذکرہ نہیں ہے۔ سرسام کے اصولوں کے ماتحت اس کا علاج کیا جاتا ہے۔

ماش کا آٹا گوندھ کر روٹی بنا کر توے پر ڈالیں۔ روٹی ایک طرف سے پکی ہو اور دوسری طرف سے کچی۔ کچی طرف کو روغن گل سے چپڑ دیں۔ اور زنجبیل۔ جلیتت۔ نمک طعام۔ جوائن ہر ایک ایک ماشہ باریک پیس کر اس سے اوپر چھڑک دیں۔ اور نیم گرم سر کے پچھلے حصے اور گردن پر باندھ دیں۔ اندرونی طور پر مریض کو جواہر مہرہ ۲ برنج خمیرہ مروارید ۳ ماشہ میں ملا کر کھلائیں۔ اور گل بنفشہ ۵ ماشہ عناب ۵ عدد سپستان ۹ عدد تخم خطمی ۵ ماشہ گاؤزبان ۵ ماشہ عنب الثعلب دانہ ۵ ماشہ پانی میں جوش دے کر صبح و شام پلائیں۔

گاہے مریض کو شدید قبض ہوتی ہے۔ اس کی وجہ امعاء کے اعصاب کی سستی ہوتی ہے۔ اس کے لئے حب احمر ملین ۱ عدد مطابق طبی فارماکوپیا مفید ہے۔ اور گاہے امعاء کے اعصاب مسترخی ہو جاتے ہیں۔ اور مریض کا بے ہوشی میں پاخانہ خطا ہو جاتا ہے۔ مثانہ کے اعصاب کے تشنج کی وجہ سے گاہے پیشاب بند ہو جاتا ہے۔ اور استرخا سے گاہے پیشاب روکنے کی قوت جاتی رہتی ہے۔ گردن توڑ بخار کے مریض کے پیشاب کے بارے میں ضرور دریافت کرنا چاہیئے۔ گاہے تیمار دار کو اس کا خیال نہیں رہتا۔ اور مریض کا پیشاب بند ہو کر مرض یوریمیا بھی شروع ہو جاتا ہے۔ پیڑو پہ ہاتھ رکھ کر دیکھنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ مثانہ بھرا ہوا تو نہیں ہے۔

پیشاب اگر بند ہو تو قاثاطیر سے نکال دینا چاہیئے۔ اور اگر بے ہوشی میں خارج ہو رہا ہو تو اس کا علاج گردن توڑ بخار کا عمومی علاج ہے۔

علاج ڈاکٹری

اس کا مخصوص طریق علاج دریافت کر لیا گیا ہے۔ اس لئے تشخیص کے فوراً بعد اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ جلدی علاج شروع کرنے سے انداز بہتر اچھا ہوتا ہے۔ مصل ضد عصارگردن توڑ (اینٹی مینِنگو کاکس سیرم (Anti meningo Coccus Serum) اس کا مخصوص علاج ہے۔ کمر سے رطوبت نکالنے کے بعد اس دوا کا کمر پر دقیق کے مقام پر انجیکشن کر دیا جاتا ہے۔ جتنی رطوبت خارج ہو۔ انجیکشن کی مقدار اس سے کم رکھی جاتی ہے۔ اگر ۳۰ مکعب سنٹی میٹر رطوبت نکالی جائے۔ تو ۲۵ مکعب سنٹی میٹر سیرم کا انجیکشن مناسب ہے شروع شروع میں ہر روز وخذ قطنی کے ذریعے رطوبت نکال کر انجیکشن کیا جاتا ہے۔ تین یا چار روز کے بعد جب ردی علامات میں کمی ہو جائے۔ تو ایک دن چھوڑ کر انجیکشن کیا جاتا ہے اور اس کے بعد ہفتے میں دو بار انجیکشن کافی ہوتا ہے۔ داخلی طور پر یوروٹروپین۔ اگر ین صبح و شام نہایت مفید دوا ہے۔ یہ اندرونی دافع تعفن ہے۔

گردن توڑ بخار کے علاوہ جملہ اغشیہ کے التہاب اور عفونت میں مفید ہے۔ حمی محرقہ۔ التہاب مثانہ قیحی التہاب مجری بول اور اس قسم کی کیفیتوں میں اس کا استعمال فائدہ مند ہے۔

قاثاطیر سے پیشاب نکالنے کے بعد گاہے اور اس کے مکمل طور پر مطہر نہ ہونے کی وجہ سے التہاب مثانہ کا خطرہ ہوتا ہے۔ ایسی صورتوں میں احتیاطاً اس دوا کا استعمال کیا جاتا ہے

وخذ قطنی جس کا ابھی تذکرہ کیا گیا ہے۔ ہر قسم کے التہاب نخاع میں مفید ہے۔ اور حمی گردن توڑ میں اگر مخصوص سیرم کے انجیکشن نہ بھی کئے جائیں۔ تو صرف رطوبت کا نکالنا اعضا کے تشنج۔ درد سر۔ بے ہوشی اور دوسرے عوارضات کو کم کر دیتا ہے۔ کیونکہ اس سے اعصاب کے سروں پر رطوبت کا دباؤ کم ہو جاتا ہے۔ اور بہت سی علامات جو دباؤ کے تابع ہوتی ہیں۔ رفع ہونے لگتی ہیں۔

سر پر برف رکھی جاتی ہے۔ اگر مریض میں ہذیانی علامات کی شدت ہو۔ درد سر شدید ہو۔ یا اعضا میں سخت تشنج ہو تو مارفیا کا انجیکشن کیا جاتا ہے جس سے عارضی فائدہ ہو جاتا ہے۔

دوسرے مخدرات مثلاً کلورل ہائیڈریٹ۔ پوٹاسیم برومائیڈ وغیرہ براہ دہن بھی دیئے جاتے ہیں۔ اور ان کا اثر اچھا ہوتا ہے۔

جوڑ اگر سوج جائیں۔ تو سیلی سلک کے مرکبات مفید ہیں۔ اسپرین اور ایٹوفین سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے

موتیا سیتلا

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
موتیا سیتلا	حمیقا	چکن پاکس (Chicken pox)
بھوٹی چیچک۔ کنکر نقرہ	جدری کاذب	ویری سلا (Varicella)
کاکڑا لاکڑا	باد آبلہ	گلاس پاک (Glass Pock)
پنسانا	نقوح آبلہ	واٹر پاک (Water Pock)

تعریف و ماہیت مرض۔ یہ ایک نہایت شدید متعدی قسم کا مرض ہے، جو خصوصیت کے ساتھ بچوں میں زیادہ ظاہر ہوتا ہے، بالغ شاذونادر ہی اس میں مبتلا ہوتے ہیں، یہ اکثر وبائی پھیلتا ہے، اور اس میں یکے بعد دیگرے جسم میں دانے نکل کر بہت جلد پہلے سادہ اور پھر پیپ دار آبلوں کی شکل میں تبدیل ہوکر اور خشک ہوکر مرجھا جاتے اور کھرنڈ بن کر اتر جاتے ہیں، ان کے ساتھ کم وبیش بخار بھی ہوتا ہے۔ اس میں بھی نامعلوم قسم کی چھوت دار سمیت یا جینی فاسد مادے مریض کے جسم میں موجود ہوتے ہیں، جو حدت پاکر اس طرح جسم سے خارج ہوتے ہیں، چیچک کی طرح یہ مرض بھی عمر بھر میں ایک بار ہوکر پھر شاذونادر ہی دوبارہ ہوتا ہے

اسباب مرض۔ اس کا اصل سبب جیسا کہ اوپر ظاہر کیا جا چکا ہے مخصوص قسم کا چھوت دار سمی مادہ ہے جس کی چھوت براہ راست مریض کے جسم یا کپڑوں وغیرہ کی وساطت سے آبلوں کی رطوبت یا ان کے کھرنڈ کے ذرات وغیرہ سے تندرست اشخاص کے جسم میں پہنچ جانے سے لگ جاتی ہے زیادہ تر دو سے چھ سال کی عمر کے بچے اس میں مبتلا ہوتے ہیں۔ اور لڑکے لڑکیاں یکساں طور پر اس کا شکار ہوسکتے ہیں، عام طور پر اس کی وبا موسم خزاں میں پھیلا کرتی ہے قریباً دنیا کے تمام حصص میں پایا جاتا ہے — خسرہ، حمی سرخ اور خناق وبائی یا شدید یا ورحاد امراض سے شفا پائے ہوئے ناتواں لوگ اس مرض میں مبتلا ہونے کے لئے زیادہ مستعد ہوتے ہیں۔

علامات مرض۔ اس مرض کی مدت حضانت بالعموم دو ہفتے یا اس سے ایک دو روز کم وبیش ہوتی ہے لیکن ۱۱ سے ۲۳ یوم تک ہوسکتی ہے۔ عموماً مرض کی چھوت لگنے کے بعد تیرھویں سے سترھویں روز مریض کے جسم پر اس مرض کے مخصوص آبلے نکلنے شروع ہوجاتے ہیں۔ جن کے ساتھ بچوں میں خفیف سا (۱۰۰ سے ۱۰۱) درجہ فارن ہائٹ تک) بڑوں میں سردی لگ کر اور تمام جسم میں اعضائے شکنی ہوکر نمایاں (۱۰۳ درجہ فارن ہائٹ تک) بخار بھی پایا جاتا ہے۔ آبلے پہلے دھڑ پر نمودار ہوتے ہیں۔ اس کے بعد بہت جلد چہرے کھوپڑی اور اطراف کے قریبی حصوں پر پھیل جاتے ہیں شکل میں گول یا بیضوی شکل کے اور تعداد میں ایک آدھ درجن سے لے کر سینکڑوں کی تعداد میں ہوسکتے ہیں۔ پہلے سرخ سرخ پھنسیاں یا داغوں کی شکل میں نمایاں ہوتے ہیں۔ جو چند ہی گھنٹوں میں آبلوں کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ ان میں شفاف رطوبت بھری رہتی ہے۔ اور یہ جلد پر چھوٹے چھوٹے دانہائے مروارید کی مانند دکھائی دیتے ہیں۔ ایک دو روز میں ان کے اندر کی رطوبت گدلی ہوجاتی ہے۔ اور آبلے پھوٹ کر ان پر کھرنڈ سے بن جاتے ہیں جو خشک ہوکر چند دن میں اتر جاتے ہیں۔ اور شدت و خفت مرض کے مطابق ایک دو ہفتے میں مریض بالکل تندرست ہو جاتا ہے۔ آبلوں کی ایک نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ یہ یکے بعد دیگرے پیدا ہوتے ہیں۔ اور جس ترتیب سے پیدا ہوتے ہیں اسی ترتیب سے اچھے بھی ہوتے جاتے ہیں۔ چنانچہ اگر کسی مریض کو ابتدائے مرض کے بعد چوتھے یا پانچویں روز دیکھا جائے تو اس کی جلد پر سرخ پھنسیاں، آبلے اور کھرنڈ سب موجود پائے جاتے ہیں چیچک کی مانند ان آبلوں میں بھی بالعموم خارش بہت زیادہ ہوتی ہے۔ البتہ ان کے نشانات بہت گہرے نہیں ہوتے۔ اور دفعیہ مرض کے بعد زیادہ دیر تک باقی نہیں رہتے۔ سوائے شاذونادر حالات کے جب کہ ان کو کھرچ یا رگڑ دیا گیا ہو۔

تشخیص مرض۔ اس مرض کی تشخیص کچھ زیادہ مشکل نہیں ہے — البتہ کبھی کبھی چیچک اصلی کے ساتھ اس کا اشتباہ ہوجاتا ہے لیکن اس میں اور اس میں فرق یہ ہے کہ چیچک کے آبلے درمیان میں سے دب جایا کرتے ہیں۔

گو چیچک کے بعد یہ مرض دوبارہ نہیں ہوتا۔ لیکن اس کے ہوجانے کے بعد چیچک ہوسکتا ہے۔ اسی طرح سفید

آبلے (ہر پیز زو منسٹر) بھی اس سے کسی نہ کسی طرح تعلق رکھتے ہیں۔

انجام مرض۔ اس مرض کا انجام عموماً اچھا ہوتا ہے موت اس میں شاذ و نادر ہی واقع ہوتی ہے۔ البتہ غانغرانی اور نزیفی قسم کا انجام اکثر خراب ہوا کرتا ہے۔

علاج

حفظ ماتقدم۔ چیچک کے مطابق اس مرض کے مریض کو بھی فوراً کسی علیحدہ ہوادار جگہ پر رکھیں۔ بلکہ بہتر یہ ہے کہ متعدی امراض کے ہسپتال میں رکھیں۔ اور تین ہفتے تک جب تک کہ زخموں کے تمام کھرنڈ جھڑ کر جسم بالکل صاف نہ ہو جائے۔ اور مریض کے جسم اور کپڑوں کو بخوبی مطہر نہ کر لیا جائے جن اشخاص میں اس مرض کی چھوت کے لگ کا شبہ ہو۔ ان کو بھی کم سے کم تین ہفتے تک قرنطینہ میں رکھوائیں۔ تندرست اشخاص کو مریضوں کے آبلوں کی رطوبت کھرنڈ کے ذرات تعفن اور کپڑوں وغیرہ استعمال کردہ اشیا سے سختی کے ساتھ محترز رہنا چاہیئے۔

اصول علاج۔ چیچک کی طرح اس مرض کا بھی کوئی خاص علاج نہیں ہے۔ صرف مریض کی تیمارداری ہوشیاری سے کریں۔ اور اس کو جہاں تک ممکن ہو صاف ستھرا رکھیں۔ . . . . آبلوں کی سوزش کو دور کرنے کے لئے چیچک کی مانند تدابیر کام میں لائیں۔ مریض کو آبلوں وغیرہ کے کھرچنے سے محفوظ رکھیں۔ داخلی طور پر ابتدا میں مسہلات کا کھلانا اور تیسرے یا چوتھے روز سرد پانی سے غسل کرانا مفید ہوتا ہے۔ آخر میں بھی چیچک اور خسرہ کی مانند تر بہ کرانا چاہیئے۔

دستور العلاج۔ اس کے علاج کا دستور بھی چیچک اور خسرہ کے مطابق ہے۔ چنانچہ اگر ضرورت ہو تو دو تین روز تک ذیل کا مطبوخ استعمال کرائیں

انجیر زرد ۱ عدد۔ زرد ک ۲ عدد۔ نخود مع پوست ایک تولہ نمک خام ۳ ماشہ۔ سب کو جوش دے کر صاف کر کے شیرہ تخم ہندوانہ یا تخم کدو۔ یا تخم خیارین یا تخم خرفہ ۵ ماشہ یا جو بھی مل سکے اضافہ کر کے خاکسی ۹ ماشہ اوپر چھڑک کر پلائیں۔

آبلوں کی خارش کو رفع کرنے کے لئے صندل سرخ باریک پیس کر ان پر لگائیں حتیٰ کہ خشک ہو جائیں

دستور جدید۔ خمیرہ مروارید حسب عمر مریض ۱ سے ۲ ماشہ تک پہلے کھلا کر اوپر سے عناب ۳ عدد۔ مویز منقیٰ ۵ عدد انجیر زرد ۳ عدد خاکسی ۳ ماشہ۔ نبات سفید ۱ تولہ۔ سب کو پانی میں جوش دے کر صاف کر کے پلا دیا کریں۔ اور دانوں پر منتخب و مجرب نسخہ جات میں جو ضماد درج ہے وہ لگائیں

منتخب و مجرب نسخہ جات

ضماد جو چیچک کے دانوں پر لگانے کے لئے مفید ہے چیچک کے دانوں پر اس کا لیپ کرانا بھی مفید ہے

صفتہٗ۔ صندل سرخ۔ گل سرخ۔ کندر۔ انزروت۔ دم الاخوین تمام ہموزن لے کر نہایت باریک پیس کر صاف پانی یا عرق گلاب وغیرہ میں حل کر کے پتلا سا لیپ بنالیں اور چیچک کے دانوں پر لگا دیں۔

علاج ڈاکٹری۔ ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں اور اگر ضرورت ہو تو ان تدابیر کو کام میں لائیں۔ جو مرض چیچک کے علاج میں درج ہو چکی ہوں۔ آبلوں پر کوئی ہلکا سا ڈسٹنگ پاؤڈر مثلاً زنک اوکسائیڈ۔ بورک ایسڈ ہموزن تین یا ایک یا نشاستہ میں ملا کر چھڑک دیا کریں۔ یا کیمفر دار اسفنج کرائیں۔ اگر دانوں کے ارد گرد ورم ہو . . . ایسڈ۔ اگر ین بی اولس گرم پانی میں ملا کر اس . . . دانوں کو حتی الامکان ٹوٹنے سے بچانا چاہیئے تو زنک آئنٹمنٹ لگا دیا کریں۔

حفظان صحت

قبض

قبض کو ام الامراض بھی جاتا ہے۔ اور بحقیقت ہے کہ اگر کوئی شخص قبض کا شکار نہیں ہوتا۔ تو وہ بہت کم بیمار ہوتا ہے۔ بدقسمتی سے جدید تہذیب اور قبض بہت حد تک لازم ملزوم جیسی حیثیت اختیار کر چکے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ قبض پیدا کرنے کے لئے جس ماحول اور جن حالات کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ تمام تہذیب جدید میں بدرجہ اولیٰ پائے جاتے ہیں۔ انگریزی میں ایک مقولہ ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ خدا نے غذا پیدا کی اور شیطان نے باورچی بھیج دیئے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اکثر غذاؤں کو پکانے اور زبان کے لئے زیادہ سے زیادہ چٹخارے دار بنانے کے لئے ان کے بہت سے مفید اجزا ضائع اور برباد کر دیئے جاتے ہیں۔ سبزی کو جس حد تک ہو سکے۔ قدرتی حالت یا اس سے قریب تر حالت میں کھانا چاہیئے۔ مصنوعی اور مصنوعی اغذیہ زبان کیلئے لذیذ ہو سکتی ہیں۔ مگر فائدے میں قدرتی اغذیہ کا عشر عشیر بھی نہیں ہوتیں۔ اور اکثر نقصان ہی کا باعث ہوتی ہیں۔ قبض کو ان اغذیہ سے گہرا تعلق ہے یہی وجہ ہے کہ جوں جوں تہذیب تمدن کے ارتقاء کے ساتھ ان اغذیہ کا استعمال ترقی کرتا جاتا ہے قبض کی شکایت بھی بڑھ رہی ہے۔ اور نتیجۃً امراض کی کثرت بھی دیکھی جا رہی ہے

چائے۔ جدید تہذیب نے چائے کی عادت کو بہت عام کر دیا ہے۔ یورپ میں اکثر صبح کا ناشتہ چائے اور اس کے ساتھ بسکٹ یا انڈے ہی ہوتا ہے۔ ہندوستان میں بھی (جو تقلید یورپ کو اپنا شعار بنا چکا ہے) یہ عادت اب زور پکڑ چکی ہے یورپ کی آب و ہوا چونکہ سرد ہے۔ وہاں پر بھی چائے کی مضرت وہاں کے ڈاکٹروں سے ... بحث کا موضوع بنی ہوئی ہے لیکن ہندوستانی جو گرم آب و ہوا میں رہتے ہیں اس کی مضرت کا خیال نہیں کرتے۔ چائے کا زہریلا جزو ٹینین قابض ہوتا ہے۔ اور خالی معدہ اس کا استعمال نہایت برا اثر کرتا ہے۔ بہت سے لوگ صرف چائے پینے کی عادت کی وجہ سے قبض کا شکار رہتے ہیں۔ قبض پیدا کرنے کے علاوہ اس میں اور بھی بہت سی مضرتیں ہیں۔ ...... جن کے بیان کا یہاں موقعہ نہیں ہے۔ چائے میں چونکہ بذات خود کوئی غذائیت نہیں ہوا سیلئے اس کا استعمال بے فائدہ ہے۔ عارضی طور پر چونکہ یہ تحریک دیتی ہے۔ اس لئے موسم سرما میں ضرورت کے وقت کبھی کبھی اس کے استعمال سے کوئی خاص مضرت پیدا نہیں ہوتی۔ لیکن یہ ضروری ہے۔ کہ چائے کی پتیوں کو زیادہ دیر تک پانی میں نہ ابالا جائے بلکہ ابلتے ہوئے پانی کو پیالے میں ڈال کر برتن کا منہ پانچ منٹ کے لئے بند کر دیا جائے۔ اور پھر چھان کر اسے استعمال کیا جائے ذائقے اور تیزی کے لئے اس میں دودھ اور کھانڈ کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ بعض لوگ بالائی بھی ڈال دیتے ہیں۔ جو زیادہ مفید ہوتی ہے۔ اگر عادتاً چائے کا استعمال کرنا پڑے۔ تو خالی معدہ ہرگز استعمال نہ کریں۔ اس کے علاوہ اس میں دودھ کافی مقدار میں شامل کریں

چائے کے غذا میں شامل ہونے سے ایک بڑا نقصان یہ بھی ہوا ہے۔ کہ لوگ دودھ جیسی مفید اور اعلیٰ غذا کو بھول

بیٹھتے ہیں۔ دودھ جہاں تغذیہ کے اعتبار سے بہترین غذاؤں کی صفِ اول میں شامل ہے۔ وہاں ہلکا سا قبض کشا بھی ہے

صحت کی حالت۔ بہت سے لوگوں سے جب قبض کے متعلق سوال کیا جاتا ہے۔ تو اکثر وہ جواب دیتے ہیں کہ ہمیں صحت کی حالت میں آٹھویں پہر پاخانہ آتا ہے۔ اور وہ آ رہا ہے۔ آٹھویں پہر پاخانہ آنا امعاء کے فعل کی مکمل صحت کی دلیل نہیں۔ غذا کھائے جانے کے اٹھارہ گھنٹے بعد فضلہ کی صورت میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ اگر ایک شخص ہر صبح پاخانہ جانے کا عادی ہے۔ تو آج شام کی کھائی ہوئی غذا کا فضلہ پرسوں صبح یعنی ۳۶ گھنٹے کے بعد خارج ہو سکے گا۔ حالانکہ وہ اٹھارہ گھنٹے کے بعد قابل اخراج ہو جاتا ہے۔ جتنی دیر فضلہ امعا میں رکا رہے گا۔ اس کے قابل انجذاب زہریلے مادے خون میں مل کر مضر اثرات پیدا کرتے رہیں گے بعض یورپی ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ صحت کی حالت میں ہر روز تین چار مرتبہ بافراغت پاخانہ آنا چاہیئے۔ ممکن ہے یورپ میں بار بار کھانے کے رواج کی وجہ سے یہ چیز صحت میں داخل ہو لیکن ہندوستان میں صبح و شام دو مرتبہ اجابت بافراغت ہونا امعا کے فعل کی صحت کی علامت ہے۔

پاخانہ روکنا۔ بعض "مہذب" آدمی خصوصاً نوجوان لڑکیاں شرم و حیا کی وجہ سے پاخانے کو روکے رکھتی ہیں یہ ایک نہایت مضر عادت ہے۔ اس سے قبض دائمی شروع ہو جاتی ہے۔ پاخانے جانا ایک فعل طبعی ہے۔ باعث ننگ و عار نہیں۔ اس لئے اس میں کسی قسم کی شرم محسوس نہیں کرنا چاہیئے۔ اور حاجت ہونے پر فوراً چلا جانا چاہیئے

صحیح وضع۔ ہندوستان میں پاخانہ بیٹھنے کی صحیح وضع کے متعلق کبھی سوال ہی پیدا نہیں ہوا تھا۔ ہر شخص جانتا ہے۔ کہ پاؤں پر اکڑوں بیٹھ کر پاخانہ بیٹھنے کی صحیح وضع ہے۔ لیکن یورپی تقلید کے حامیوں نے پاٹ کے اوپر بیٹھ کر خواہ مخواہ کی مصیبت مول لے لی۔ کیونکہ اکڑوں بیٹھنے سے عضلات شکم پورے زور سے امعا کو دبا سکتے ہیں اور اخراج فضلہ میں مدد ملتی ہے۔ مگر پاٹ کے اوپر بیٹھ جانے سے امعا کا فعل سستی سے ہوتا ہے۔ اکڑوں بیٹھنے میں ایک بڑا فائدہ یہ بھی ہوتا ہے۔ کہ پیٹ کے ثقوب (سوراخ) رباطات سے بند ہو جاتے ہیں۔ اور زور لگاتے وقت فتق پیدا ہونے کا کوئی اندیشہ نہیں ہوتا۔

بچپن کی عادت۔ شروع سے ہی ہمارے بچے پاخانے کی حاجت۔ جیسے فعل طبعی کا اظہار دبے ہوئے اور شرمیلے لہجے میں کرتے ہیں۔ بدقسمتی سے اگر کوئی غیر آدمی یا مہمان گھر میں موجود ہو۔ تو بچہ اس تقاضائے قدرت کا پوری شدت سے مقابلہ کرتا ہے۔ اور اچھا خاصہ تندرست بچہ قبض کا شکار ہو کر بہت سے عوارض سے پریشان رہنے لگتا ہے۔ والدین کو اس کی اصلاح کی طرف آمادہ ہونا چاہیئے۔ بچوں کو اظہار حاجت میں شرم روا رکھنے کی اجازت نہیں دینی چاہیئے۔ بلکہ ان کو بتلا دینا چاہیئے کہ جس وقت پاخانے کی حاجت ہو۔ فوراً پاخانے جاؤ اور اپنے ضروری سے ضروری کام کو بھی چھوڑنے کی پروا نہ کرو۔

ہمارے سکول ماسٹر چھوٹے قصبوں اور دیہاتوں کے سکول ماسٹر بچوں کو پاخانہ کی چھٹی دیتے ہوئے ماتھے پر تیوری ڈال لیتے ہیں۔ یا بعض اوقات تھوڑی دیر کے لئے روک لیتے ہیں۔ یہ چیز نہایت مضر ہے۔ اول تو ہندوستانی بچے شرم کی وجہ سے پاخانے کی چھٹی لینے سے ہچکچاتے ہیں۔ اور اگر کوئی بچہ بہت مجبور ہو کر استاد سے چھٹی کی درخواست کرے۔ اور استاد ماتھے پر بل ڈال لے۔ تو بچہ مستقل مصیبت کا شکار ہو جاتا ہے۔ ہمارے پرائمری سکولوں کے اساتذہ کو چاہیئے۔ کہ وہ بچوں کو پاخانہ جانے کی چھٹی بلاتوقف دے دیا کریں۔ تاکہ یہ نونہال خواہ مخواہ قبض کا شکار نہ ہو جائیں بعض شرارتی لڑکے جماعت میں غیر حاضر رہنے کی غرض سے پاخانے بھاگ جاتے ہیں۔ اساتذہ اگر کوشش کریں تو ان

کو پہچان سکتے ہیں۔ مگر یہ چیز بہر حال اسکول ماسٹر صاحبان کو یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ سکول کی تعلیم کے ساتھ ساتھ بچے کی جسمانی ترقی کا خیال بھی ان کے ذہن میں ہر وقت موجود رہنا چاہیئے اور اگر ضرورت ہو تو تعلیم کو صحت پر قربان کر دینا چاہیئے۔

سکول کے بورڈنگ ہاؤسوں میں بعض اوقات انچارج [illegible] طبیب بچے سے پاخانے کے متعلق سوال کرکے جب یہ جواب پاتا ہے۔ کہ مجھے آج پاخانہ نہیں ہوا۔ تو فوراً قبض کشا دوا کی خوراک تجویز کر دیتا ہے۔ اور ایک تندرست بچے کو چند بار کی عادت سے ہمیشہ کے لئے دوا کھانے کا عادی بنا لیتا ہے۔ قبض کی دوا دینے سے پہلے ہمیشہ قبض کے سبب پر غور کرنا چاہیئے۔ اور اس کو رفع کرنے کی پوری سعی کرنی چاہیئے۔

عادات۔ دن بھر بیٹھے رہنے کی عادت بعض لوگوں کی قبض کی ذمہ دار ہوتی ہے۔ ایسے لوگوں کو سیر کی ہدایت کرنی چاہیئے۔ بعض لوگ سبزیوں اور پھلوں کا استعمال کم کرتے ہیں۔ اور قبض میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو غذا میں سبزیوں اور پھلوں کے استعمال کی ہدایت کرنی چاہیئے۔ بعض اوقات زیادہ دماغی یا جسمانی کام امعا میں خشکی پیدا کرکے قبض کا باعث ہوتا ہے۔ ان لوگوں کو کام کم کرنے کی ہدایت کرنی چاہیئے۔ اور رات کو سوتے وقت دودھ استعمال کرانے کی ہدایت کرنی چاہیئے اگر دماغی کام کی کثرت سے خشکی زیادہ بڑھ چکی ہو۔ تو روغن بادام کو دودھ میں ملاکر پینا چاہیئے۔ اگر اس کے ساتھ مربہ ہلیلہ بھی کھا لیا جائے۔ تو اس کا اثر اور بھی قوی ہو جاتا ہے۔

علاج بالمفردات

بواسیر ریحی

(جناب حکیم محمد طفیل صاحب گورداسپوری)

نسخہ۔ مولی [illegible] تراش کر خشک کر کے کوٹ [illegible] برابر کھانڈ ملاکر خوراک ۱ تولہ ۴ یوم تک ہمراہ پانی [illegible]

نسخہ۔ [illegible] کھانڈ ۱ تولہ ملاکر ہر روز کھلائیں

نسخہ۔ بکائن [illegible] کا عرق ایک سیر لے کر آگ پر رکھیں۔ جب گاڑھا ہو جائے سیاہ مرچ ایک درم پیس کر کھرل کر کے چنے [illegible] برابر گولیاں۔ خوراک ایک گولی صبح و شام گھی کے ساتھ دیں۔

نسخہ۔ ہلیلہ زرد کو کوٹ کر روغن زرد میں بھون کر ۳ ماشہ ہر روز ہمراہ آب تازہ دن میں ایک دفعہ کھلائیں۔

نسخہ۔ ہلیلہ سیاہ کو گھی میں بریاں کر کے اور مساوی الوزن مصری ملاکر ۳ ماشہ ہمراہ عرق سونف صبح و شام دیں۔

نسخہ۔ گیندے کی پتیاں ۶ ماشہ اور سیاہ مرچ ۲ ماشہ پیس کر پلائیں۔

نسخہ۔ منتھی کا جوشاندہ پلائیں

نسخہ۔ عرق گل صد برگ ۲ تولہ صبح و شام پلائیں۔

نسخہ۔ افسنتین ۵ ماشہ کو رات کے وقت بھگو کر صبح پلائیں۔

بواسیر خونی

نسخہ۔ بکائن [illegible] کوٹ کر سفوف بنالیں۔ ۵ ماشہ تازہ پانی کے ساتھ دیں۔

نسخہ۔ [illegible] پانی میں بھگو دیں۔ صبح پانی کو چھان کر کھانڈ [illegible] پلائیں۔

نسخہ۔ کلونجی [illegible] نیم بریاں ۴ ماشہ ساٹھی کے چاولوں کے پانی کے ساتھ [illegible]

نسخہ۔ اندرجو ۶ ماشہ سرد پانی کے ساتھ صبح دیں۔

نسخہ۔ ناریل کے اوپر کے بال جلاکر برابر کھانڈ ملاکر ۶ ماشہ کھلائیں۔

نسخہ۔ گیرو کھڑیا مٹی مساوی خوراک نصف درم دہی اور شکر کے ساتھ تین یوم تک دیں۔

نسخہ۔ آنبہ کی کونپل کو پانی میں پیس کر تھوڑی سی کھانڈ ملاکر پلائیں۔

نسخہ۔ مچکند باریک کر کے کھانڈ اور گھی ملاکر حلوا بناکر کھلائیں۔

نسخہ۔ برگ کسوندی بقدر ۲ تولہ نصف پاؤ پانی میں پیس کر دو ماشہ ملاکر دیں۔

نسخہ۔ فراش کی کونپل ایک درم تھوڑے پانی میں پیس کر قدرے کھانڈ ملاکر دیں۔

نسخہ۔ چاکسو مقشر ۲ ماشہ کھانڈ ایک ماشہ ملاکر خوراک ۱ ماشہ صبح و شام ہمراہ آب تازہ دیں۔

نسخہ۔ گولر خشک یا تر پانی میں پیس کر مصری ملاکر پلائیں۔

نسخہ۔ عرق صد برگ ۲ تولہ صبح و شام پلائیں
نسخہ۔ گل ببول ہموزن کھانڈ ملا کر ۲ ماشہ صبح کے وقت دیں۔
نسخہ۔ انجبار ۳ ماشہ کا سرد پانی میں شیرہ نکال کر پلائیں
نسخہ۔ رسونت کی گولیاں چنے کے برابر تیار کریں۔ ا گولی صبح و شام دہی کے ساتھ دیں۔
نسخہ۔ بلیلہ زنگی گھی میں بریاں کر کے ہموزن کھانڈ ملا کر سفوف تیار کریں۔ خوراک ا تولہ عرق سونف کے ساتھ کھائیں
نسخہ۔ ہنگول کی جڑ مساوی مرچ سیاہ سفوف بنا کر ا ماشہ بوقت صبح ہمراہ آب تازہ دیں۔
نسخہ۔ رسونت کو مولی کے پانی میں بھگو دیں (رات کو) صبح صاف کر کے آگ پر خشک سا کریں چنے کے برابر گولیاں بنا لیں۔ خوراک ا گولی صبح شام دیں۔
نسخہ۔ اسپند سوختہ گندم سوختہ پیس کر سفوف تیار کریں۔ ۲ ماشہ دو تولہ گھی کے ساتھ دیں۔
نسخہ۔ اخروٹ کا پوست جلا کر سفوف تیار کریں۔ خوراک ا ماشہ آب انار سے دیں۔
نسخہ۔ زمین قند ٹکڑے ٹکڑے کر کے سایہ میں خشک کریں۔ پھر مقشر کر کے کوٹ چھان کر ہر روز ایک درم نہار منہ کھلائیں
نسخہ۔ نرملی جلا کر مساوی کھانڈ ملا کر سفوف تیار کریں خوراک ا ماشہ صبح و شام کھلائیں۔
نسخہ۔ گل کشم تین ماشہ پانی میں پیس کر تھوڑی سی دہی ملا کر کھلائیں۔
نسخہ۔ گل دھاوا ایک درم ایک پیالہ میں تر کر کے شبنم میں رکھیں۔ صبح بے مالش چھان کر پانی کو پی لیں۔ اوپر سے ۲ ماشہ کھانڈ کھائیں۔
نسخہ۔ ہلہل بوٹی کا ساگ بنا کر دہی کے ہمراہ استعمال کریں۔

نسخہ۔ گھنال اور ہجامن کو پانی میں جوش دے کر استنجا کریں۔
نسخہ۔ برگ گگر وندہ کا عرق مسوں پر لگائیں۔ اور نغدہ باندھیں۔
نسخہ۔ بندال کو قند پرانے میں ملا کر شیاف کریں۔
نسخہ۔ جڑ کنیر کو پانی میں تھوڑی مقدار میں رگڑ کر مسوں پر جو پاخانہ پھرتے وقت نکل آتے ہیں لگائیں۔ اس سے تکلیف بہت ہوتی ہے۔ مگر فائدہ بھی بہت ہوتا ہے۔
نسخہ۔ برگ وسمہ تازہ کا عرق میٹھے تیل میں جوش دیں۔ جب صرف تیل ہی رہ جائے تو مسوں پر لگائیں۔
نسخہ۔ برگ بھنگ تازہ کا غورا ایک ٹکیہ تیار کر نغدہ بنا کر مسوں پر باندھیں۔
نسخہ۔ برگ ارنڈ پیس کر مسوں پہ باندھیں۔
نسخہ۔ گوگل کو مولی کے پانی میں حل کر کے مسوں پر لگائیں۔
نسخہ۔ تخم [illegible] پانی میں پیس کر مسوں پر لگائیں
نسخہ۔ گوبھی کھنبی کا ساگ پکا کر کھلائیں۔
نسخہ۔ گلہری کا گوشت خشک کر کے اوپلوں کی آگ پر ڈال کر دھونی دیں۔
نسخہ۔ گینڈا کا سینگ جلا کر اوپلوں کی آگ پر ڈال کر دھونی دیں۔
نسخہ۔ بلیلہ زرد کی گٹھلی کی دھونی دیں۔
نسخہ۔ کچلہ کو اوپلوں کی آگ پر جلائیں اور ان کی دھونی دیں۔
نسخہ۔ ہاتھ پاؤں کے ناخن جلا کر اس کی دھونی دیں۔
نسخہ۔ مسکہ کو گھی میں گھس کر سیاہ کریں۔ جب گھی کا رنگ سیاہ ہو جائے لگائیں۔
نسخہ۔ ویزلین میں مشک حل کر کے مسوں پہ لگائیں۔
نسخہ۔ بادام تلخ کو روغن کنجد میں حل کر کے لگائیں۔

معارف طبیہ

سرطان اور پان کھانے کی عادت

سرطان نہایت عسر العلاج مرض ہے۔ سل ودق کی طرح اس کا علاج بھی صرف اسی وقت تک ہو سکتا ہے۔ جب تک کہ مرض نے گہرا تسلط نہ جمایا ہو ابتدائی درجات گزرنے کے بعد سرطان کے مریض کے لئے کوئی دوا کارگر ثابت نہیں ہوتی، موجودہ تحقیقات نے مرض کی پاتھولوجیا کے متعلق ابھی تک صرف اتنا واضح کیا ہے۔ کہ یہ مرض خلیات کا ہے۔ خاص قسم کے خلیات بڑھنے لگتے ہیں جن کا روکنا کسی صورت ممکن نہیں

اسباب ایسے ہوتے ہیں۔ جو مرض کی استعداد پیدا کرنے میں خصوصیت رکھتے ہیں۔ ان میں مزمن خراش کو سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ زرگر چونکہ بھکنی پھونکتے رہتے ہیں۔ اس لئے ان کے ہونٹوں پر سرطان پیدا ہو سکتا ہے۔ غیر صحیح یا ٹوٹا ہوا دانت زبان۔ اور ہونٹوں میں مزمن قسم کی خراش پیدا کر کے سرطان کا باعث ہوتا ہے۔ رحم میں تیز دواؤں کا مسلسل ڈوش کرنا یا ورم کی وجہ سے رحم میں لگاتار خراش کا موجود ہونا سرطان رحم کا باعث ہو سکتا ہے۔ بدہضمی اور تیزابیت کے پرانے مریضوں میں معدہ میں لگاتار خراش کے باعث سرطان معدہ ہو سکتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ

گال کے سرطان کے اسباب میں پان کھانے کی عادت کو بہت بڑی اہمیت حاصل ہے۔ یورپین ممالک میں چونکہ پان کھانے کی عادت نہیں ہے۔ اس لئے ان کی کتب میں سرطان کے اسباب معدہ میں پان کھانے کی عادت کا ذکر نہیں ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ گال کے سرطان کے جتنے بھی مریض دیکھے گئے۔ ان میں سے ۸۱ فی صدی ایسے تھے۔ جو پان کے عادی تھے ۹ فی صدی مشکوک تھے اور بقیہ مریضوں کے اسباب دیگر تھے۔

پان میں خراش کن چیز چونہ ہوتی ہے۔ اس کے بغیر پان خوش ذائقہ نہیں ہوتا۔ سرطان کے بعض مریضوں نے بتلایا کہ سونے کے وقت کے علاوہ دن میں کسی وقت وہ پان کو منہ سے نہیں نکالتے۔ بعض ایسے بدنصیب بھی سے ملے جو حالت مرض میں بھی پان کھاتے رہے۔ حتی کہ ان کے لئے منہ ہلانا ناممکن ہو گیا اور انہیں مجبوراً اس عادت سے کنارا کش ہونا پڑا۔ جزائر فلپائن کے جان ڈی ڈائس ہسپتال میں دس سال کے عرصے میں (۱۹۲۳ء تا ۱۹۳۲ء) سرطان کے ۵۰۰ مریض آئے۔ ان میں سے ۳۰۰ (۶۰ فی صدی) نے پان چبانے کی عادت کا اعتراف کیا ۱۶۴ (۳۲.۸ فی صدی) نے اپنی مرض میں پان کھانے کا کوئی خاص تذکرہ نہ کیا۔ اور صرف ۶ (۱.۲ فی صدی) ایسے تھے جنہوں نے پان کی عادت سے انکار کیا۔ اسی ہسپتال کے اعداد و شمار سے معلوم کیا گیا کہ ۹۵.۷ فی صدی مریض ایسے تھے۔ جو خیراتی وارڈ میں زیر علاج تھے اور صرف ۴.۳ فی صدی مریض متمول افراد تھے جو پرائیویٹ وارڈ میں رقم دے کر علاج کراتے رہے۔ اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ غریب لوگوں میں یہ مرض زیادہ پایا جاتا ہے۔

بعض ڈاکٹروں نے زبان کے سرطان کے مریضوں کے اعداد و شمار جمع کرنے کے بعد نتیجہ نکالا۔ کہ بہت سے مریض سرطان سے پہلے آتشک کا شکار ہو چکے تھے۔ نیویارک میموریل ہسپتال کے ڈاکٹر مارٹن صاحب نے اکتوبر ۱۹۴۰ء میں جو رپورٹ شائع کی۔ اس میں واضح کیا کہ زبان کے سرطان کے ۳۳ فی صدی مریض آتشک کے مریض بھی تھے۔ ڈاکٹر بیبن

سے ۳۰ فی صدی نتیجہ نکالا اور شریبنر اور براؤن کا نتیجہ ۴۰ فی صدی تھا۔

مئی سنہ ۱۹۴۲ء کے بلیٹن میں مختلف قسم کے سرطان سے اموات کا تناسب حسب ذیل معلوم ہوا ہے۔

زبان۔ گال۔ لب وغیرہ	۱۷ فی صدی
معدہ اور جگر	۳۱/۵ فیصدی

مختلف ممالک میں سرطان کی اموات کا تناسب حسب ذیل ہے

برما	۹۰٫۱۷ فیصدی
ملایا	۶٫۶ "
سنگاپور	۵ "
آسٹریلیا	۶٫۴ "
سان فرانسسکو	۶٫۴ "

فلپائن	۳۱/۵ فی صدی

ان تمام ممالک میں معدہ اور جگر کے سرطان کا تناسب اموات بہت زیادہ ہے چنانچہ سرطان کے تمام مریضوں میں جتنے مریض معدہ اور جگر کے سرطان سے ہلاک ہوتے ہیں ان کا تناسب حسب ذیل ہے۔

فلپائن	۳۱/۵ فیصدی
ملایا	۴۶/۷ "
سنگاپور	۴:۵۵ "
آسٹریلیا	۳۵/۸ "
سان فرانسسکو (امریکہ)	۳۵/۱ "
بمبئی	۲۵/۷ "
رنگون	۳۲/۱ "

دستورالعلاج جدید
مختصر زود اثر اور اصولی نسخے

گذشتہ سے پیوستہ

(از جناب حکیم و حافظ محمد نسیم الدین صاحب صدیقی فاضل الطب والجراحت، کھاتولی)

استسقاء زقی (اسائٹز ڈراپسی)

۱- جلاپا سائیدہ ۱ ماشہ
زنجبیل سائیدہ ۱ ماشہ

نوٹ۔ اس مرض میں آب خون کی قسم کی رطوبت تجویف صفاق میں جمع ہوجاتی ہے۔ اور پیٹ مشک کی طرح پھول کر تن جاتا ہے۔ یہ مرض اکثر ضمور الکبد، التہاب الکلیہ، یا امراض قلب کی وجہ سے ہوتا ہے۔ لیکن امراض خبیثہ کے ضمن میں بھی آخری درجات میں ہوجایا کرتا ہے۔ اس مرض کا اصول علاج یہ ہے کہ مائیت کا اخراج کیا جائے، ساتھ ہی مریض کی قوت کا بھی لحاظ رکھا جائے۔ چنانچہ اس غرض کے لئے معرقات، مدرات اور مسہلات کا استعمال کیا جاتا ہے۔ مسہلات کے لئے منضج دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ دست آور دوائیں اس قسم کی تجویز کریں جن سے آبی دست آئیں، شدید ضرورت کے موقع پر جب مریض کو سانس کی دشواری ہو اور سخت دباؤ اور تناؤ ہورہا ہو۔ تو ٹروکار اینڈ کینولا (آلہ بازلہ) کے ذریعہ سے پانی کا بیشتر حصہ نکال دیں، اور بقیہ پانی کو تدریج جذب ہونے کا موقع دیں۔ پیٹ کا تمام پانی ایک دم نہیں خارج کرنا چاہیئے کیونکہ پیٹ کی رگیں جن پر عرصہ تک دباؤ رہا ہے، جب وہ دباؤ ہٹ جائیگا تو دفعتہً پھیل جائیں گی اور ارتشاح عظیم کا خطرہ ہوگا

استسقاء کا پانی نکالنا

پہلا طریقہ۔ یہ عمل پیٹ کے سفید خط پر عانہ اور ناف کے درمیان بہترین طریقہ پر کیا جاتا ہے۔ عامل کو پہلے یہ اطمینان کرلینا چاہیئے، کہ واقعی یہ مرض استسقاء کا ہے۔ اور یہ بھی معلوم کرلینا چاہیئے کہ مثانہ خالی ہے۔ مریض کو بستر کے کنارے اس طرح بٹھائیں کہ اس کا سینہ اور پیٹ سامنے کی طرف ابھرا ہوا رہے۔ ایک موم جامہ ہونا چاہیئے۔ تاکہ بستر پانی سے نہ بھیگے، اور ایک برتن بھی پانی کے لئے تیار رکھنا چاہیئے۔ مقام مذکورہ پر بلکہ بہتر صورت یہ ہے کہ سفید درمیانی خط (لائنا ایلبا) سے ذرا بچا کر (تاکہ مثانہ کی چوٹی مجروح ہونے کا اندیشہ باقی نہ رہے) ٹروکار کینولا کو جوف صفاق میں داخل کردیا جائے۔ اب ٹروکار کو باہر نکال لیں۔ اور سوراخ کو کلوڈین یا ٹنکچر بنزوئن سے بند کردیں۔ اگر ایک مرتبہ مذکورہ آلہ کو دیکھ کر سمجھ لیا جائے تو یہ عمل بالکل آسان معلوم ہوگا۔

دوسرا طریقہ۔ پہلے جلد اور زیر جلد ساختوں کو دو فی صدی نووکین سولیوشن سے بے حس کردیا جائے اس کے بعد ½ انچ لمبا شگاف جلد اور زیر جلد ساختوں میں لگا کر ٹروکار اور کینولا اس شگاف کے راستے سے جوف صفاق میں داخل کردیں۔ اور مذکورہ بالا طریقہ پر عمل

دو گولیوں سے چار گولیوں تک استعمال کرائیں۔
نوٹ۔ استسقاء کے مریضوں کو نمک سے پرہیز لازم ہے۔

۳۔ کالا دانہ ۳ ماشہ
عصارہ ریوند ۱ رتی
زنجبیل ۵ رتی
یہ ایک خوراک کا وزن ہے

۴۔ (کبدی)
گل سرخ
اسارون
ریوند چینی
زیرہ سیاہ
} برابر
سفوف بنائیں۔ خوراک تین ماشہ صبح و شام

۵۔ (کبدی)
برگ سنا ۱ تولہ
زنجبیل ۶ ماشہ
گل سرخ ۶ ماشہ
زرنباد ۶ ماشہ
سفوف بنائیں۔ خوراک تین ماشہ۔ صبح و شام

۶۔ (قلبی)
مشک خالص ۱ رتی
زعفران ۱ رتی
جائفل ۱ رتی
دانہ الائچی سفید ۴ رتی
باریک کر کے شربت وردکرر میں ملا کر چٹائیں

۷۔ (قلبی)
عرق مکوہ ۶ تولہ
عرق کاسنی ۶ تولہ
شربت وردکرر ۲ تولہ
دن میں تین مرتبہ دیں۔

۸۔ (کلوی)
جلاپا
تخم کرفس
انیسون
ریوند چینی
} برابر
سفوف بنائیں، خوراک تین ماشہ

نوٹ۔ پیٹ کی سوجن، پیروں کا ورم، چہرے کی بھربھراہٹ اور بے رونقی، عام کمزوری، دیکھ کر جگر خراب بتا دینا یا سوء القنیہ کا حکم لگا دینا، غیر تسلی بخش بات ہے۔ مذکورہ بالا نسخوں کی ترتیب سے یہ تو معلوم ہو گیا کہ استسقاء کی تین قسمیں ہیں۔ کبدی، کلوی، قلبی۔ لہٰذا ان کی علامات فارقہ یہ ہیں جن سے تشخیص میں سہولت حاصل ہوتی ہے۔

وہ تہیج (اڈیما) جو امراض جگر کی وجہ سے ہوتا ہے، اولاً شکم پر ظاہر ہوتا ہے اور وہ تہیج جو پہلے زیریں اطراف پر نمایاں ہوتا ہے، امراض قلب کے سبب سے ہوتا ہے۔ امراض گردہ کی وجہ سے جو تہیج ہوتا ہے۔ اگرچہ عام جسم پر نمودار ہوتا ہے۔ لیکن ان مقامات پر جہاں نسیج علوی زیادہ ڈھیلی ہوتی ہے۔ کثرت سے پایا جاتا ہے۔ مثلاً آنکھ کے پپوٹے۔ قلفہ سفن وغیرہ۔ صبح کے وقت تہیج زیادہ ہوتا ہے۔ شدید حالات میں پپوٹے اسقدر متہیج ہو جاتے ہیں کہ آنکھیں بالکل بند ہو جاتی ہیں۔ اور رطوبت مائیہ جسم کی تجاویف میں جمع ہونے لگتی ہیں۔ جیسا کہ جوف صدر، جوف صفاق (استسقاء زقی) اور غلاف القلب وغیرہ اس مرض کے علاج میں صرف جگر ہی تک خیالات اور تجاویزات محدود نہ رکھیں۔ اصل سبب کی تلاش اور جستجو میں دل اور گردوں کو ہرگز فراموش نہ کریں، اور نسخے میں مخصوص رعائتیں بھی رکھیں۔

(باقی آئندہ)

مطب

از افادات شفاء الملک حکیم محمد حسن صاحب قرشی

بحتہ الصوت

ایک صاحب مطب میں آئے اور بیان کیا کہ چھ ماہ سے آواز بیٹھ گئی ہے۔ بات چیت کرنے میں زور لگانا پڑتا ہے زیادہ کھانسنے کی صورت میں بلغم اور کبھی بلغم آمیز خون خارج ہوتا ہے۔

خون کا امتحان کرایا ہے۔ اس میں آتشک کا کوئی اثر نہیں۔ اور نہ ہی کبھی آتشک ہوئی ہے۔ کئی ڈاکٹروں کو دکھایا علاج بھی کیا۔ مگر فائدہ نہیں ہوا۔

تشخیص کی گئی کہ ورم حنجرہ اور اجتماع بلغم کی وجہ سے یہ شکایت لاحق ہوئی ہے۔

حسب ذیل نسخے ارشاد ہوئے

صبح و شام۔ پرسیاؤشاں ۵ ماشہ۔ زوفا خشک ۵ ماشہ تخم کتان ۵ ماشہ۔ اصل السوس ۵ ماشہ۔ بادیان ۵ ماشہ۔ جوش دے کر چھان لیں اور شہد ملا کر پیئیں۔

۲۔ انناس دودھ میں جوش دے کر غرغرے کریں

۳۔ گلے پر برگ بنفشہ جوش دے کر باندھیں۔

۴۔ منہ میں حب گل پستہ رکھیں۔

ایک ہفتہ کے استعمال کے بعد خفیف سا فرق معلوم ہوا۔ اور مزید ایک ہفتہ کے بعد کچھ فائدہ ہوا۔ مگر دھواں لگنے سے پھر وہی حالت ہو گئی۔

دو ہفتے کے بعد حکیم صاحب قبلہ نے حسب ذیل نسخہ جات تجویز فرمائے۔

صبح و شام۔ گاؤزبان ۵ ماشہ گل گاؤزبان ۵ ماشہ عناب ۵ عدد، ابریشم مقرض ۳ ماشہ۔ جوش دے کر چھان کر مصری ملا کر پئیں۔

غرغرہ خشک۔ بادیان، برگ بنفشہ۔ جوش دے کر غرغرے کریں

متواتر تین ہفتے کے استعمال سے بہت نمایاں فائدہ ہوا اور آواز صاف ہو گئی۔ مریض چونکہ صحت سے مایوس تھا اس لئے اسے بہت مسرت ہوئی۔

اس کے بعد نسخہ سابقہ کے ساتھ صبح و شام خمیرہ گاؤزبان عنبری ۳ ماشے استعمال کرنے کی ہدایت کی گئی۔ اور ارشاد ہوا کہ ابھی مزید دس روز تک اس کا استعمال جاری رکھیں۔

سب ایڈیٹر

سپاس تعزیت

والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا کی وفات حسرت آیات پر بے شمار اعزہ و احباب نے مکاتبۃً اور اصالتہً تعزیت اور ہمدردی کے اظہار کی تکلیف گوارا فرمائی۔ میں ان حضرات کے خلوص کے لئے بے حد سپاس گذار ہوں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ اور دین و دنیا میں سرخرو فرمائے۔ میں ان خطوط تعزیت کے جواب میں فرداً فرداً خط لکھنے سے معذور ہوں۔ بذریعہ مشیر الاطبا سب ہمدردوں کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ (شفاء الملک حکیم) محمد حسن قرشی

اے۔ آر۔ پی

مختصر اور ضروری ہدایات

حملہ سے پیشتر بہ حسب ذیل احتیاطیں ضروری ہیں

عمارت کی بالائی منزل سے ہر قسم کا اسباب ہٹا لینا چاہیئے۔ جسے آگ لگنے کا خطرہ ہو۔ اور چھت کے اوپر ریت کی تین انچ موٹی تہ بچھا دینی چاہیئے۔ مٹی کا گہرا لیپ بھی مکان کو آگ لگنے سے کسی حد تک محفوظ رکھتا ہے۔

ریت اور پانی کا گھر میں کافی مقدار میں انتظام کر رکھنا چاہیئے۔

ایک کرچھا موجود ہونا چاہیئے جس کا دستہ لکڑی کا ہو اور کافی لمبا ہو تاکہ بم پر دور سے ریت پھینکی جا سکے۔ یا اس کو اٹھا کر بالٹی میں ڈالا جا سکے۔

آتش زدہ بم پر قابو پانے کا طریقہ۔ بم کے ارد گرد کی آگ پر پانی کی تیز دھار ڈالنی چاہیئے۔ لیکن اس بات کی سخت احتیاط رکھنی چاہیئے۔ کہ بم کے اوپر پانی ہرگز نہ پڑے۔ ورنہ آگ تیز ہو جائے گی۔ کیونکہ پانی کے پڑنے سے کیمیاوی طریق پر بم کے آتش گیر مادے آکسیجن حاصل کر کے زیادہ تیزی سے جلنے لگتے ہیں۔ اگر خوش قسمتی سے ابھی تک بم کو آگ نہ لگی ہو تو جس جگہ بم پڑا ہو اس کے ارد گرد کی جگہ کو پانی سے ٹھنڈا کرنا چاہیئے۔ مگر بم کے اوپر پانی نہ پڑنا چاہیئے۔ ورنہ بم کو فوراً آگ لگ جائے گی۔ اگر بم کے ارد گرد کی آگ پر قابو پایا جا چکا ہو۔ اور ارد گرد آتش گیر سامان نہ ہو تو پھر بم کے اوپر پانی ڈالنے میں کوئی حرج نہیں۔ [illegible] بم جلدی ہی جل کر ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔

بم کو اٹھانے کا طریقہ۔ ایک بالٹی میں ریت کی [illegible] نیچے موٹی تہ ڈال دینی چاہیئے۔ پھر بم کو کرچھے میں ڈال کر فوراً بالٹی میں ڈال دینا چاہیئے۔ اور بالٹی کو محفوظ مقام پر پہنچا کر بم کو دبا دینا چاہیئے۔ یا اگر بم کو باہر لے جانا مشکل ہو تو بھی بالٹی میں ہی پڑا رہنے دینا چاہیئے تاکہ وہیں جل کر ختم ہو جائے۔

ہوائی حملہ کے متعلق احتیاطیں

۱۔ گھر کے تمام کمرے اور کھڑکیاں بند کر دینی چاہئیں۔

۲۔ مکان کی سب سے نچلی منزل میں اور اگر ہو سکے تو تہ خانے میں چلا جانا چاہیئے لیکن تہ خانوں کو پہلے سے ہوادار بنا لینا ضروری ہے۔ اور وہاں ہر قسم کی دیگر ضروریات مہیا کرنی چاہئیں۔ تہ خانے میں پاخانہ علیحدہ مقام میں بنائیں تاکہ بیماری شروع نہ ہو جائے۔

۳۔ بازاروں اور گلیوں میں نہیں گھومنا چاہیئے۔

۴۔ ہر حالت میں اپنے ہوش و حواس قائم رکھنے چاہئیں کیونکہ یہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ بم اتنا نقصان نہیں کرتے جتنا کہ لوگوں کی بدحواسی

۵۔ نیلی عینک لگا لینی چاہیئے۔ اگر یہ نہ ہو تو پگڑی کو ماتھے پر کھینچ لینا چاہیئے۔

۶۔ اگر کپڑوں میں آگ لگ جائے تو فوراً زمین پر لیٹ جانا چاہیئے۔ قریب کے آدمیوں کو چاہیئے کہ فوراً اسے کسی کمبل یا بوری میں لپیٹ دیں۔

۷۔ اگر شعلوں کے نزدیک سے گذرنا پڑے تو دیوار کے ساتھ ساتھ رینگ کر چلنا چاہیئے۔

۸۔ آگ لگنے پر اے۔ آر۔ پی کے مراکز کو فوراً اطلاع دینی چاہیئے۔

۹۔ معمولی مرہم پٹی اور فرسٹ ایڈ کا سامان ہر گھر میں موجود ہونا چاہیئے

فوراً روکتی ہے۔

(از جناب شیخ نعمت اللہ صاحب سوداگر سندیلہ)

برائے سوزاک تالاب کی کائی ۲ ماشہ۔ شورہ قلمی ۲ ماشہ پھانک کر اوپر سے دہی کا توڑ استعمال کریں۔

ایضاً تخم سروالی ۱ تولہ۔ گز پلا ۲ ماشہ جوش دے کر پینا مفید ہے۔

ایضاً۔ نوشادر ۴ ماشہ پھانک کر اوپر سے ساٹھی کے چاول کا پانی پینا جدید و قدیم کے لئے اکسیر ہے

لیپ سستی و کجی گھوونچی ۱ تولہ۔ پوست بیخ کنیر سفید۔ بیخ نرگس ۱ تولہ۔ بیخ آک ۱ تولہ۔ عاقر قرحا ۱ تولہ باریک پیس کر شہد میں شامل کریں۔ اور عضو تناسل پر لیپ کریں۔ صبح نیم گرم پانی سے دھوئیں۔

روغن شفا ست پیپرمنٹ ۱ تولہ۔ ست اجوائن ۶ ماشہ کافور ۶ ماشہ۔ ست نوشادر ۱ ماشہ۔ ست سہاگہ اصلی ۱ ماشہ اصلی روح الائچی ملا کر رکھیں۔ درد سر و پیٹ۔ ہیضہ اور جملہ امراض شکم کے لئے اکسیر ہے ایک دو قطرہ

حب سوزاک۔ جوانسہ۔ پکھان بید۔ زردچوب۔ ہلیلہ زرد ہم وزن باریک کوٹ کر شہد میں گولیاں بقدر مٹر ایک گولی صبح ایک دوپہر ایک شام ہمراہ آب تازہ

آراء

۱۵ - ۷ - ۴۲ (محمد عبد اللہ ملک ٹیچر کوٹ (کشمیر)

جامع الحکمت کی دونوں جلدیں میں۔ کتاب لاریب بے مثل ہے۔ میری نظر سے اسوقت تک جتنی طبی کتابیں گذری ہیں کسی کو اس قدر مشرح اور مفید نہیں پایا۔ میں ایسی کتاب کا عرصہ سے متلاشی تھا۔ آخر میں ایک دوست کے مشورے سے میں نے اس کتاب کو منگوایا اور اپنے مطلب کے مطابق پایا۔ دعا ہے۔ کہ خداوند کریم آپ کو عمر دراز دے اور آپ کا وجود طالبان علم و فن کے لئے مفید تر ثابت ہو آمین ثم آمین۔

۹ - ۷ - ۴۲ **مشیر الاطبا کی باقاعدگی اور طبی فارما کوپیا کی افادیت**

میں مشیر الاطبا کا بارہ سال سے خریدار ہوں۔ رسالہ ہر انگریزی ماہ کی آٹھ تاریخ کو میرے پاس پہنچتا ہے۔ مجھے آپ کو یہ بتلا کر مسرت ہوتی ہے کہ آج تک آپ کا رسالہ میرے پاس کبھی آٹھ تاریخ سے پہلے یا پیچھے نہیں پہنچا۔ بلکہ کئی دفعہ تو ڈاک میں رسالہ دیکھ کر مجھے فیصلہ کرنا پڑتا ہے کہ آج آٹھ تاریخ ہو گی طبی فارما کوپیا کی پہلی جلد منگوائی تھی نہایت مفید پائی۔ از راہ نوازش بواپسی ڈاک دوسری جلد بھی ارسال فرمائیں۔ (خریدار ۸۳۱)

"علاج بالغذا نمبر"

میں نے آپ سے علاج بالغذا نمبر منگوایا تھا۔ مطالعہ کے بعد میں نے محسوس کیا ہے کہ اسے نہایت محنت اور کاوش سے لکھا گیا ہے۔ از راہ نوازش مشیر الاطبا کا دوسرا سالنامہ مشیر الاطفال بھی ارسال فرمائیں یقین ہے کہ وہ بھی مفید ثابت ہوگا۔ اور آئندہ کے لئے مشیر الاطبا میرے نام وی پی کر دیں۔

(خریدار ۱۳۲۸۰)

مراسلات

گزشتہ پنجاب پراونشل طبی کانفرنس لاہور

۱۵ مئی و جون ۱۹۴۲ء میں مفصلہ ذیل طبی کمیٹیاں تیار ہوئیں اور ان کا الحاق کانفرنس سے ہوا۔

۱۔ ڈسٹرکٹ طبیہ کمیٹی بھیرہ (۲) ماتحت طبیہ کمیٹی علاقہ وبرووال (۳) ماتحت طبیہ کمیٹی علاقہ مجیٹھہ جس کے لئے کانفرنس رئیس الاطبا حکیم محبوب عالم صاحب صدر کانفرنس جناب حکیم محمد جان صاحب ڈرگ سوپروائیزر۔ افسر اعلیٰ دیسی شفاخانہ جات امرتسر و جناب حکیم محمد علی صاحب مالک دلی دوا خانہ امرتسر نیز حکیم ابوالافضل محمد امین صاحب و حکیم غلام جیلانی صاحب بھیرہ۔ حکیم نور الدین صاحب جلال آبادی۔ اور حکیم ابراہیم صاحب و حکیم عبدالرحیم صاحب کی شکر گذار ہے

دیگر مقامات پر طبی کمیٹیاں اطبائے کرام کو فوراً بناکر پنجاب طبی کانفرنس سے الحاق کرنا چاہیئے۔

۲۔ گذشتہ ۲ ماہ میں مفصلہ ذیل طبی کمیٹیوں نے طبی تحقیقاتی کمیٹی کی سفارشات پر عمل کرنے کے لئے گورنمنٹ سے درخواست دی۔ (۱) ڈسٹرکٹ طبیہ کمیٹی جالندھر (۲) ڈسٹرکٹ طبیہ کمیٹی بھیرہ (۳) ڈسٹرکٹ طبیہ کمیٹی لائلپور (۴) ڈسٹرکٹ طبیہ کمیٹی لاہور۔ ۵۔ ڈسٹرکٹ طبیہ کمیٹی ہوشیارپور ۶۔ طبیہ کمیٹی علاقہ وبرووال (۷) طبیہ کمیٹی مجیٹھہ (۸) طبیہ کمیٹی گجرخان (۹) طبیہ کمیٹی کھڈیاں (۱۰) طبیہ کمیٹی بٹالہ

دیگر مقامات کی طبی کمیٹیاں اجلاس کرکے فوراً مناسب ریزولوشن بھیج دیں۔

۳۔ کانفرنس نے دیسی شفاخانوں اور ڈسپنسریوں کے کھلوانے کا انتظام ہاتھ میں لیا ہے۔ لیکن مقامی رسوخ کے بغیر یہ کام سرانجام نہیں پا سکتا۔ جو اصحاب رسوخ رکھتے ہیں کوشش کریں۔ کانفرنس امداد کے لئے تیار ہے

۴۔ ضلع کی طبیہ کمیٹی کا یہ کام ہے کہ وہ ڈسٹرکٹ بورڈ کے ذریعہ ضلع میں اور میونسپلٹی کے ذریعہ شہر میں دیسی شفاخانے کھلوائے۔ اس مقصد کے لئے جلسے اجلاس اور طبی اجلاس مفید ہیں۔

۵۔ دیسی شفاخانوں کی سکیم پر زور دینے کے لئے گورنمنٹ طبی تحقیقاتی کمیٹی کی سفارشات پیش کرنی چاہئیں

(محمد افضل)

ڈسٹرکٹ طبیہ کمیٹی لاہور کا عظیم الشان اجلاس

(ملحقہ پنجاب طبی کانفرنس)

حسب قرارداد ایک اجلاس جناب حکیم فضل حق صاحب زیر تعلیم بھاٹی گیٹ لاہور کے شفاخانہ میں منعقد ہوا۔ بہت سے نئے ممبر بنائے گئے۔ اس موقعہ پر ایک صاحب نے رجسٹریشن کے متعلق دریافت فرمایا۔

حکیم محمد افضل صاحب نے بتایا کہ رجسٹریشن سے مقصد یہ ہے کہ طبیب کو وہ تمام حقوق اور اختیارات دے دیئے جائیں۔ جو کہ موجودہ زمانہ کے ڈاکٹر کو حاصل ہیں۔ یہ ایک معززانہ اور حاکمانہ قدرت ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ صرف اپنے اطبا کو یہ قدرت حاصل ہو۔ جو اس کے اہل ہیں۔ جیسا کہ ہندوستان کے تقریباً تمام حصوں میں کیا گیا ہے۔ یو۔ پی میں تو ۱۹۳۹ء میں ایسے رجسٹرڈ معالجوں کو نصف لاکھ کے قریب روپیہ بھی دیا گیا اور بعد کے سالوں میں اس سے بھی زیادہ اس وقت یہ تجویز ہوئی ہے کہ اطبا کو مفصلہ ذیل حقوق دیئے جائیں (۱) علاج کے متعلق تمام سہولتیں جو کہ دیگر معالجین کو حاصل ہیں

۲۔ صنعت، تجارت، عورت وغیرہ کا سرٹیفیکیٹ دینا
۳۔ ملازمت سرکاری یا ہوٹل یا گورنمنٹ
۴۔ ملازمت بیمہ کمپنی
۵۔ عدالت میں شہادت طبی۔
۶۔ فیس بذریعہ عدالت حاصل کر سکنا
۷۔ زہریلی ادویہ کے استعمال کی قدرت

یہ تمام حقوق ایسے ہیں جن سے عزت، دولت، حکومت اور شہرت حاصل ہوتی ہے۔ ان کے بغیر طب کے آہستہ آہستہ ردّ ہو جانے کا خطرہ ہے۔ حکیم میر نور الٰہی صاحب نے فرمایا کہ اس وقت ملک کا تمام طبی حلقہ تسلیم کرتا ہے کہ رجسٹریشن کے بغیر طب قدیم کی زندگی محال ہے۔ کیونکہ جب طب کا اپنا سرکاری محکمہ ہمارے اپنے ہاتھ میں ہوگا۔ تو اس کو کوئی مخالف قانونی طور پر نقصان نہیں پہنچا سکیگا۔ ڈاکٹروں کی طرح صرف التفصیل حکیم طبابت کر سکیں گے، اور پھر کبھی کرنل صاحب ان کو ڈاکٹر ڈوڈو نہیں کہیں گے

وہ سفارشات جو تحقیقاتی کمیٹی سے گورنمنٹ کی خدمت میں پیش کی گئیں، بالتفصیل بیان فرمائیں، اور یہ سب پنجاب طبی کانفرنس کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ کہ اس قدر عظیم الشان سفارشات پیش کی گئیں جن کا نتیجہ مفصلہ ذیل ریزولیوشن بالاتفاق رائے پاس ہوا۔

اس کمیٹی کے اس اجلاس کو پنجاب طبی کانفرنس کے مقاصد اور طریقہ عمل کے ساتھ کلی اتفاق ہے۔ اور پورا پورا اعتماد ہے۔

ریورٹر

آیورویدک یونانی طبی کمیٹی گجرخان کا عظیم الشان اجلاس

(ملحقہ پنجاب پراونشل طبی کانفرنس)

۱۹ ماہ حال کو یہ اجلاس زیر صدارت حکیم بوستان خان صاحب منعقد ہوا۔ اور مفصلہ ذیل ریزولیوشن پاس ہوئے۔

گورنمنٹ کی خدمت میں التماس کیا جائے کہ وہ گورنمنٹ کی تحقیقاتی کمیٹی کی سفارشات پر فوراً عمل درآمد کرے۔ اور بورڈ آف انڈین میڈیسنز کا اجرا کر کے رجسٹریشن جاری کرے۔ بورڈ کا صدر یا ممبر کوئی ڈاکٹر یا خود انسپکٹر جنرل سول ہسپتال بھی نہ ہو

۲۔ تمام پنجاب میں دیہاتی شفاخانے اور ڈسپنسریاں کھولی جائیں۔ تاکہ پبلک سہل اور سستے علاج سے فائدہ اٹھائے اور گورنمنٹ میونسپلٹیوں اور ڈسٹرکٹ بورڈوں کو واضح احکام بھیجے کہ وہ امرتسر، لائلپور اور جھنگ کی طرح دیسی شفاخانے کھولیں اور اطبا ملازم رکھیں۔

انتخاب عہدہ داران ہوا اور حکیم ترلوک سنگھ صاحب سکرٹری اور حکیم گوپال سنگھ صاحب صدر مقرر ہوئے۔

اجلاس میں سند یافتہ اور غیر سند یافتہ کے نفاق کی مذمت کی گئی جب تحقیقاتی کمیٹی نے سند یافتہ اور غیر سند یافتہ اہل اطبا کو یکساں رجسٹر کرنے اور حقوق حاصل کرنے کے لئے سفارش کی تو ہمیں آپس میں ایک دوسرے سے دست و گریبان ہونے کی کیا ضرورت ہے۔ جب کہ حقوق ایسے ہیں کہ ہر شخص اپنی لیاقت کے مطابق فائدہ اٹھا سکے گا غیر سند یافتہ اور قابل اطبا کسی طرح سے بھی سند اطبا سے کم نہیں۔ نالائق اور نااہل اطبا تو خود رجسٹر ہونے سے پرہیز کریں گے پھر واویلا کیسا ہے۔ بالخصوص جب کہ پنجاب طبی کانفرنس اطبائے پنجاب کی واحد جماعت ہے یہ تفریق نہیں کرتی۔ ہمیں اس کے نقش قدم پر چلنا چاہئے۔

روئداد اجلاس انجمن اچھرہ لاہور

ملحقہ پنجاب طبی کانفرنس لاہور

۱۰ جولائی ۱۹۴۲ء انجمن طبیہ اچھرہ کا عظیم الشان اجلاس زیر صدارت عالیجناب حکیم جلال الدین صاحب منعقد ہوا۔ جس میں لاہور کے بہت سے اطبا نے بھی حصہ لیا۔ اور متفقہ طور پر مفصلہ ذیل رزولیوشن پاس ہوئے۔

۱۔ گورنمنٹ کی خدمت میں شکریہ ادا کیا گیا کہ تحقیقاتی طبی کمیٹی مقرر فرمائی جس کی سفارشات کو یہ اجلاس بہ نظر استحسان دیکھتا ہوا مستدعی ہے کہ ان پر فوراً عمل درآمد فرما کر بورڈ آف انڈین میڈیسنز مقرر فرمائے۔ اور رجسٹریشن کا سلسلہ فوراً شروع کر دیا جائے۔ کیونکہ اس موقعہ پر تاخیر مضر ہے۔

۲۔ دیہاتوں اور ضروری مقامات پر دیسی شفا خانے اور ڈسپنسریاں کھول دی جائیں۔ تاکہ عامۃ الناس کو طبی امداد اور ادویہ سہولیت سے میسر ہو سکیں۔

۳۔ بورڈ آف انڈین میڈیسنز میں پنجاب طبی کانفرنس کے نمائندوں کی اکثریت ہونی چاہیئے۔ اور ڈاکٹر صاحبان کو شامل نہ کرنا چاہیئے۔

رپورٹر
حکیم اے۔ ایم خاں حکیم حاذق

طبیہ کمیٹی کھڈیاں ضلع لاہور کا عظیم الشان اجلاس

ملحقہ پنجاب طبی کانفرنس لاہور

یہ اجلاس زیر صدارت حکیم عبدالرحمن صاحب منعقد ہوا۔ مختلف تقاریر کے بعد مفصلہ ذیل رزولیوشن پاس ہوئے۔

۱۔ گورنمنٹ تحقیقاتی کمیٹی کی سفارشات کو بہ نظر استحسان دیکھا گیا۔ اور استدعا کی گئی کہ فوراً ان پر عملدرآمد ہو۔ بورڈ آف انڈین میڈیسنز بنایا جائے۔ جس میں ڈاکٹر ممبر نہ ہوں اور پھر رجسٹریشن شروع کر دیا جائے کہ اطبا کو حقوق میسر ہو سکیں اور گورنمنٹ کی سرپرستی حاصل ہو۔

۲۔ دیہاتی سکیم کے ماتحت دیسی شفا خانے اور ڈسپنسریاں کھولی جائیں۔

۳۔ اطبا سے درخواست کی گئی کہ وہ جوق در جوق کانفرنس میں شامل ہو کر اس کے مقاصد کی تکمیل میں کوشاں ہوں

۴۔ گورنمنٹ کانفرنس کے ممبروں کو ہر موقعہ پر کثرت کے ساتھ نمائندگی دے۔ کیونکہ دراصل یہی ایک طبی جماعت ہے جو قابل اعتماد ہے۔

محرک۔ حکیم فقیر محمد۔ حکیم عبداللہ
مؤید۔ حکیم عبدالرحمٰن رپورٹر۔

جوابات

(۴۸) خرابیٔ معدہ۔ آپ زہر مہرہ ۱ ماشہ۔ طباشیر ۱ ماشہ پیس کر جوارش شاہی ۹ ماشہ میں ملا کر کھلائیں۔ اور اوپر سے عرق بادیان ۵ تولے۔ عرق گلاب ۵ تولے پئیں۔

غذا کے بعد سفوف املاح ۲ سرخ۔ جوارش طباشیر ۲ ماشہ میں ملا کر کھائیں۔ ترشی تیل اور اچار سے پرہیز کریں۔ ایک ماہ کے استعمال سے بفضل خدا کافی فائدہ ہوگا۔ قومی دواخانے کا خمیرہ طباشیر۔ اور دوا اشتہی ان شکایات کے لئے مخصوص دوائیں ہیں۔ وہ منگوا کر بھی استعمال کر سکتے ہیں۔

(حکیم گنگا رام گاندھی)

(ایضاً) الائچی خورد کے سے، عدد سالم صبح و شام بطور سفوف گھونٹ کر بشمول مصری یا شہد نوش فرمائیں۔

(محمد اکرم سرانی)

(ایضاً) مروارید ناسفتہ ایک ماشہ۔ آب لیموں میں کھرل کریں۔ دانہ الائچی خورد۔ طباشیر۔ چوب صندل سفید سوہن کردہ۔ رومی مصطگی۔ مومیائی کانی۔ جوہر نوشادر ہر ایک تین ماشہ ملا کر کھرل کریں۔ خوراک ایک ماشہ صبح کو ہمراہ شیر گاؤ کھائیں۔ رات کو روغن بادام ۶ ماشہ دودھ نیم گرم میں ملا کر پی لیا کریں۔ (شاہی حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ایضاً) آپ جواہر مہرہ ایک رتی۔ خمیرہ گاؤزبان میں ملا کر صبح و شام کھلا کر اوپر سے عرق برنجاسف ۵ تولہ۔ عرق نعناع ۵ تولہ پلایا کریں۔ ایک ماہ اس پر عمل کرنے سے کلی صحت حاصل ہوگی۔

(حکیم شمس الحق خاں)

(۴۹) حالات نامکمل ہیں۔ دایہ کے معائنہ کی رپورٹ ضروری ہے۔ ممکن ہے رحم کی تحویلیف چھوٹی ہو ورم رحم اور بہت سی دوسری شکایات کا بھی شبہ ہو سکتا ہے۔

(حکیم گنگا رام گاندھی)

(ایضاً) دھماسہ بوٹی کا بطریق معروف ست تیار کر کے بقدر ۲ رتی صبح و شام مریضہ کو کھلاتے رہیں۔

(محمد اکرم سرانی)

(ایضاً) حجر الغضب ایک رتی صبح و شام ہمراہ شیر گاؤ کھائیں۔

(حکیم شمس الحق خاں)

(ایضاً) اجوائن دیسی۔ سولف۔ مرچ سیاہ۔ سونٹھ۔ دار چینی۔ زیرہ سیاہ۔ کلونجی۔ میتھی۔ الائچی کلاں۔ مومیائی کانی۔ پوست بیخ اڑوسہ۔ سفید گل۔ جوکھار۔ نمک سیاہ ہر ایک دو تولہ کوٹ چھان کر کھانڈ دو چند ملا کر خوراک ۲ تولہ صبح کو ہمراہ دودھ نیم گرم جس میں روغن بادام ۶ ماشہ ملایا ہو۔ مریضہ کو کھلایا کریں۔

(شاہی حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۵۰) آپ قومی دواخانہ ۳۶ بیڈن روڈ لاہور سے روغن موافزا طلب کریں۔ نہایت مفید دوا ہے

(حکیم گنگا رام گاندھی)

(ایضاً) روغن بیضہ مرغ کی روزانہ صبح و شام مالش کرتے رہیں بفضل خدا بال اُگ آئیں گے۔ (محمد اکرم سرانی)

(ایضاً) آپ مریض کے چہرہ کے بال صاف کر کے نسخہ ذیل کا استعمال کریں۔ روغن داؤد دار، فرفیون ۲ ماشہ۔ شب یمانی ۱ ماشہ۔ قلمی شورہ ۱ ماشہ۔ جوکھار ۱ ماشہ۔ سب کو ملا کر یکجان کر کے حفاظت سے رکھیں۔ اور روزانہ لگایا کریں۔ انشاء اللہ کلی صحت حاصل ہوگی۔

(حکیم شمس الحق خاں)

(۵۱) کوئی جواب نہیں آیا (ادارہ)

(۵۲) سبب کے مطابق علاج کرنا چاہیئے۔ اگر قبض ہو تو روغن بید انجیر دینا چاہیئے۔ اگر جگر میں نقص ہو تو ریوند خطائی ۶ ماشہ۔ زنجبیل ۲ ماشہ۔ نرکچور ۶ ماشہ۔ سوڈا بائیکارب ۴ ماشہ باریک پیس کر رکھ لیں۔ اس میں سے عمر کے مطابق ۴ چاول

سے ۴ رتی تک کھلائیں۔

بچوں کے اسہال میں اکثر حسب ذیل نسخہ مفید رہتا ہے۔ زہر مہرہ خطائی۔ طباشیر۔ مغز کنول گٹہ۔ برگ مورد۔ زرورد ہموزن باریک کھرل کریں۔ اور ا رتی سے ۴ رتی تک حسب عمر استعمال کرائیں۔ (حکیم گنگارام گاندھی)

(ایضاً) سوہاگہ بریاں ایک تولہ۔ نیلا طوطیا بریاں ایک ماشہ کھرل کریں خوراک ایک چاول بچہ کو دیں

(شاہی حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ایضاً) ورق نقرہ ۲ عدد۔ نارجیل دریائی ۲ رتی۔ مغز کنول گٹہ نصف ماشہ۔ زہر مہرہ خطائی اصلی ۲ رتی۔ دانہ الائچی خورد ۲ رتی طباشیر نقرہ نصف ماشہ۔ مروارید ناسفتہ نصف ماشہ۔ سفوف تیار کریں۔ خوراک ایک رتی ہمراہ عرق گلاب دن میں تین بار

(محمد اکرم سرانی)

(ایضاً) نسخہ ذیل کا ہر صورت وحالت امراض اطفال کے لئے اکسیری نسخہ ہے۔ پتہ کنول گٹہ۔ زرورد۔ طباشیر۔ الائچی خورد مصطگی رومی ہر ایک ۱ تولہ۔ حب الآس۔ بیخ انجبار۔ کہربا۔ زہر مہرہ ہر ایک ۹ ماشہ۔ مغز بیلگری ۱۰ تولہ۔ کوزہ مصری ۷ تولہ۔ جملہ ادویات کا سفوف بنا کر حفاظت سے رکھیں۔ ایک ماشہ لے کر ہمراہ عصارہ بادیان الائچی وغیرہ کے پلائیں

(حکیم شمس الحق خاں)

(ایضاً) زہر مہرہ خطائی ۲ ماشے۔ برگ نیم۔ کتھ سفید۔ خذف آب نادیدہ ہر ایک ۱ ماشہ۔ شنگرف ۴ رتی۔ افیون ۲ رتی باریک کرکے پانی کے ساتھ گولیاں بقدر دانہ باجرہ بنائیں۔ اور ایک گولی عرق بادیان میں گھس کر بچہ کو پلائیں۔ مجرب ہے۔

(حکیم گوہر دین صاحب)

(۵۳) آپ شفاء الملک حکیم محمد حسن صاحب قرشی کے مشورہ سے مستفید ہوں (حکیم گنگارام گاندھی)

(ایضاً) **فساد ہضم** وغیرہ۔ آپ ذیل کا نسخہ کام میں لائیں۔ اس سے جملہ شکایات کا ازالہ ہوگا۔ کرم سگ۔ سنگ دانہ خروس مغز بادیان۔ ترپھلہ۔ ساذج ہندی۔ ہر ایک ۲ تولہ۔ الائچی خورد کلاں دارچینی۔ زیرہ سفید۔ پودینہ سبز۔ مغز کشنیز ہر ایک ۱ تولہ۔ سوڈا بائیکارب نمک شلغم۔ نمک مولی۔ نمک ترب نمک لاہوری۔ قلمی شورہ ہر ایک ۹ ماشہ۔ گلقند ۲۰ تولہ۔ زرشک سماق مصطگی رومی۔ ہر ایک ۲ تولہ سب کو ملائم کریں۔ رب سیب۔ رب انار۔ رب جامن ہر ایک ۵ تولہ کا قوام کرکے جوارش تیار کریں۔ اس سے ۶ ماشہ صبح وشام ہمراہ عرق الائچی ۵ تولہ۔ رب سیب ۳ تولہ۔ عرق برنجاسف استعمال کریں۔ ایک ماہ کے متواتر استعمال سے کلی صحت حاصل ہوگی

(حکیم شمس الحق خاں)

(ایضاً) سفوف ہرن کھری بقدر ۴ ماشہ روزانہ رات کو سوتے وقت ہمراہ دودھ یا پانی استعمال کریں۔ اگر یہ بوٹی تازہ مل سکے تو بقدر دس ماشہ پانی میں گھوٹ کر اور فلفل سیاہ ۷ عدد گھوٹ چھان کر صبح وشام نوش فرمائیں۔ (محمد اکرم سرانی)

(ایضاً) صبح کو آپ کشتہ نقرہ (برگ پان سے تیار شدہ) بقدر ایک رتی مسکہ گاؤ میں کھائیں۔ اور رات کو جوارش جالینوس یا نار مشک بقدر ۶ ماشے کھا کر ڈیڑھ پاؤ شیر گاؤ میں ایک تولہ روغن بادام ڈال کر پی لیا کریں ٭

(حکیم گوہر دین صاحب)

سوالات

جو صاحب دفتر سے مشورہ حاصل کرنا چاہیں۔ انہیں ہر سوال کے ساتھ ۲ کے ٹکٹ اور جو صاحب رسالہ کے ذریعہ جواب کے خواہشمند ہوں ان کو ایک سوال ار کا ٹکٹ بھیجنا چاہیئے۔ سب ایڈیٹر

(۵۴) مریضہ کو ہسٹریا کے دورے پڑتے ہیں۔ غشی اور دل کی گھبراہٹ بھی موجود ہے۔ بہت سے معالجات کئے۔ مگر فائدہ نہیں ہوا۔ مجرب نسخہ کی ضرورت ہے۔ (خریدار ۱۰۲۹۶)

(۵۵) مجھ کو سرمہ سرخ کی ضرورت ہے۔ کس جگہ سے اور کس نرخ پر ملے گا۔ بذریعہ مشیر اطلاع دیں۔

(حکیم چراغ الدین بہاول پوری)

(۵۶) مریض عمر ۲۴ سال بارہ سال کی عمر سے جلق میں مبتلا ہے۔ دو سال ہوئے شادی ہو چکی ہے۔ مگر اب بھی وہ اس بد عادت سے باز نہیں آسکتا عضو ٹیڑھا ہو کر ایک طرف کو جھک گیا ہے۔ خون قدرے کم ہے۔ شہوت بالکل کم آتی ہے سستی کاہلی، کاروبار میں دل نہ لگنا وغیرہ سب عوارض موجود ہیں۔ مگر ہضم درست ہے۔ نیند کافی آتی ہے۔ چہرہ زرد اور بے رونق ہے۔ مریض غریب ہے۔ اطبا کرام ازراہ نوازش کوئی مسہل اور مجرب نسخہ بتلا کر ثواب دارین حاصل کریں۔ (ایک نیا خریدار)

(۵۷) قبض کشا گولیوں کے نسخے کی ضرورت ہے۔ جن کے مسلسل استعمال میں کوئی خطرہ نہ ہو۔ اور جو کمزوری بھی پیدا نہ کریں۔

(برج لال سی پی)

(۵۸) چار برس سے ہضم خراب ہے۔ قبض اکثر رہتی ہے۔ جس کی وجہ سے گھبراہٹ اور غنودگی ہو جاتی ہے۔ عمومی صحت خراب ہوگئی ہے۔ دن کو نیند نہیں آتی۔ پیٹ میں بوجھ معلوم ہوتا ہے۔ کام میں دل نہیں لگتا۔ بعض اوقات قبض نہ ہو پھر بھی گھبراہٹ موجود ہوتی ہے۔ آنکھوں میں خمار سا رہتا ہے۔ رات کو نیند ٹھیک آجاتی ہے۔

(ایک مریض)

(۵۹) چوبیس سال کا ایک مریض ۱۸ سال کی عمر سے کثرت جماع کا عادی ہو گیا۔ تین چار برس کے بعد اعصاب نہایت کمزور ہو گئے قلبی کمزوری کے دورے پڑنے لگے۔ جواب تک ہیں۔ بیٹھے بیٹھے دل ڈوبنے لگتا ہے۔ بدن پسینہ پسینہ ہو جاتا ہے۔ کمزوری بہت بڑھ جاتی ہے۔ اور پھر تھوڑی دیر کے بعد طبیعت سنبھل جاتی ہے۔ دو برس سے شادی ہو چکی ہے۔ ضعف باہ بھی ہے۔ اگر جماع کیا جائے تو دوسرے تیسرے روز دورہ پڑ جاتا ہے۔ مریض کو قلب کے فیل ہو جانے کا خطرہ ہے

(ایک سائل)

(۶۰) ملیریا بخار کے لئے بے خطا دیسی نسخے کی ضرورت ہے۔ اگر اس میں کونین نہ ہو تو بہتر ہے۔

(ایک طبیب)

(۶۱) چنبل کے لئے مرہم کے مجرب نسخے کی ضرورت ہے۔ ایک ۱۲ برس کی لڑکی کو ۔۔ ماہ سے ہاتھ پر چنبل کی تکلیف ہے۔ بہت سے علاج کئے گئے مگر فائدہ نظر نہیں آیا۔ (خریدار)

مجربات سلطانی

صحیح اور قابل اعتبار نسخہ جات

یہ مخفی اور اسرار رازوں کا ایک لاجواب مجموعہ ہے۔ جو تین حصوں پر مشتمل ہے۔ اس میں تمام امراض کے سو فی صدی مجرب نسخہ جات درج ہیں۔ خصوصاً امراض مخصوصہ مرداں و زناں کے متعلق معرکہ کے نسخے موجود ہیں۔ سچے مجربات کے متلاشیوں کے لئے بہترین کتاب ہے۔ اس میں حکیم مفتی سلیم اللہ خاں مرحوم اور دیگر اطبا کے صدری نسخے بھی شامل کئے گئے ہیں۔

قیمت حصہ اول ۱۱۲ نسخہ جات ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ عہ ر ۔ قیمت حصہ دوم ۱۰۲ نسخہ جات ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۲/

قیمت حصہ سوم ۱۰۷ نسخہ جات ۔ ۔ ۔ ۔ ۶/ ۔ تینوں حصوں کی رعایتی قیمت ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۵/

سائز ۲۲×۱۸/۸ ۔ کتابت اور طباعت موزوں

دوشیزہ

نوعی علم کے متعلق خالص طبی کتاب

یہ کتاب چوتھی دفعہ شائع ہو چکی ہے۔ اس میں اطبا ڈاکٹر اور وید صاحبان کے علاوہ عوام کے لئے بھی نہایت مفید معلومات درج ہیں۔

صنفی بد احتیاطیوں سے پیدا ہونے والے امراض و عوارض اور امراض اطفال کا اضافہ بھی کیا گیا ہے۔ حفظان صحت کے متعلق بہت کچھ قیمتی مواد جمع کیا گیا ہے۔ اور بہت سے امراض کے مفید اور مجرب نسخہ جات بھی درج ہیں۔

سائز ۲۲×۱۸/۸ ۔ ضخامت ۲۵۲ صفحات ۔ قیمت

علم و عمل طب

ڈاکٹر کرنل بھولا ناتھ صاحب آئی۔ ایم۔ ایس۔ سی آئی۔ ای کی تصنیف ہے جس میں تاریخ طب تشخیص ۔۔ بخار وغیرہ کے علاوہ سر سے پیر تک کے تمام امراض ان کے اسباب۔ علامات و معالجات ڈاکٹری طریق سے بیان ۔۔ ۱۲۱۶ صفحات۔ لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ۔ قیمت اصلی پانچ روپے آٹھ آنے۔ رعایتی قیمت بلا جلد ۴/ مجلد ۵/

علم و عمل قابلہ

قابلہ یعنی دایہ گری کے فن پر اردو زبان میں یہ کتاب نہایت آسان اور عام فہم طریق پر لکھی گئی ہے۔ ۔۔ یونیورسٹی نے ڈاکٹر رحیم خاں مرحوم سے خاص فرمائش پر لکھائی تھی۔ اور اردو فن میں بلاشبہ اس فن کی بہتر ۔۔ حجم ۲۶۰ صفحات۔ قیمت تین روپے

ملنے کا پتہ۔ ناظم دار الکتب مشیر الاطبا و چشمۂ زندگی دل محمد روڈ

مشیر الاطبا

شفاء الملک حکیم محمد حسن قریشی لاہور

جلد ۲۱ | مشیر الاطبا بابت ماہ جنوری سنہ ۱۹۴۳ء مطابق ذی الحجہ ۱۳۶۱ھ | نمبر ۳

فہرست مضامین

قواعد و ضوابط

۱۔ رسالہ ہر انگریزی ماہ کی ۱۵ تاریخ کو باقاعدہ ہر خریدار کو بھیج دیا جاتا ہے۔
۲۔ ڈاک کے ڈاکو کئی رسائل کو ہضم کر جاتے ہیں۔ اس لئے اگر آپ کو ۲۰ تاریخ تک رسالہ نہ ملے تو دفتر کو خط لکھیں۔ دوبارہ بھیج دیا جائے گا۔ بعض اصحاب دو دو مہینے کے بعد پچھلے رسائل نہ ملنے کی شکایت کرتے ہیں۔ ایسے پرچے بلا قیمت نہیں بھیجے جائیں گے
۳۔ جواب طلب امور کے لئے پانچ پیسے کا ٹکٹ آنا لازمی ہے۔
۴۔ خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ نہایت ضروری ہے۔ ۵۔ پتہ صاف اور خوشخط لکھیں
۶۔ دفتر کے تمام منی آرڈر اور وی۔پی سنٹرل ایکسچینج بنک کی معرفت وصول ہوتے ہیں۔ اس لئے بنک مذکور کے مینجر کے دستخطوں کو صحیح تصور کیا جائے۔

مشیر الاطباء

بابت ماہ جنوری ۱۹۴۳ء

شذرات

وقت ابتلاء

کاغذ کی نایابی نے اخبارات ورسائل کو اب زندگی اور موت کی کشمکش میں ڈال دیا ہے۔ بہت سے رسائل بند ہو رہے ہیں۔ کاغذ کا بھاؤ بارہ چودہ گنا ہو چکا ہے۔ اور بڑی دقت یہ ہے کہ اس بھاؤ پر بھی اس کا مہیا کرنا نہایت کٹھن ہو رہا ہے۔ ادارہ مشیر فیصلہ کر چکا ہے۔ کہ مشیر الاطبا کو ہر حالت میں جاری رکھا جائے۔ البتہ موجودہ دور کی مجبوریوں کے مدنظر اس کی ضخامت کم کردی گئی ہے۔ حکومت ہند ممالک متحدہ امریکہ سے کاغذ منگوانے کا انتظام کر رہی ہے ہم ناظرین کرام کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ جونہی نیا کاغذ مارکٹ میں دستیاب ہو سکا۔ ہم مشیر کی ضخامت حسب سابق چھ کاپیاں کردیں گے۔

مشیر کا پروگرام

ضخامت کی کمی کے باوجود ادارہ مشیر ناظرین کرام کو انہی صفحات میں بہتر سے بہتر علمی وعملی مواد پیش کرنے کا تہیہ کر چکا ہے۔ حضرت شفاء الملک بہادر کے افادات مطب اب ہر ماہ درج رسالہ ہوا کریں گے۔ سوالات اور جوابات مختصر ہوں گے۔ اور ان کے لئے صرف ایک ایک صفحہ وقف کیا جائے گا۔

مجربات بھی کم اور صرف چیدہ چیدہ درج ہوں گے اور علمی وعملی حصہ زیادہ جاذب اور مفید بنایا جائے گا۔ ہمیں توقع ہے کہ ہمارے ناظرین کی تمام تر دلچسپیاں کمی صفحات کے باوجود رسالہ میں موجود ہوں گی۔

تمباکو کی ہلاکت خیزی

نیویارک ٹائمز (امریکہ)

اپنے ایک تازہ آرٹیکل میں رقم طراز ہے کہ فیڈرل گورنمنٹ تمباکو نوشی کو جان داد اور مال کی تباہ کاری کا بڑا ذمہ دار گردانتی ہے۔ اعداد و شمار سے معلوم ہوا ہے کہ کارخانوں اور ملوں میں آتش زدگی کے جتنے واقعات ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایک تہائی تمباکو کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ تمباکو نوش بے احتیاطی سے دیا سلائی یا جلتے ہوئے سگرٹ کو ادھر اُدھر پھینک دیتے ہیں۔ جو بعض دفعہ شدید آتش زدگی کا باعث بن جاتی ہے۔

مال اور جائداد کا نقصان اس نقصان کے مقابلے میں کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتا۔ جو تمباکو نوشی کی بدولت انسانی جسم برداشت کرتا ہے۔ ہر تمباکو نوش انسان نکوٹین کے مسلسل انجذاب سے اپنی طبعی عمر سے کم و بیش دس پندرہ برس پہلے انتقال کر جاتا ہے۔

کارخانہ داروں اور ملوں کے مالکوں نے کارخانوں کے اندر تمباکو نوشی بند کی ہوئی ہوتی ہے۔ مگر ہمیں تو حکومت سے یہ استدعا کرنی ہے۔ کہ دوسری پبلک جگہوں میں بھی تمباکو نوشی کو کم سے کم کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ سینما ہال۔ تھیئٹر۔ جلسے۔ ریل گاڑیوں اور دوسرے پبلک مقامات میں وہ لوگ جو تمباکو نوشی کے عادی ہیں۔ اپنے غیر عادی ساتھیوں کو خواہ مخواہ زہریلا دھواں کھانے پر مجبور کرتے ہیں۔ ایسے مقامات پر تمباکو نوشی قطعی ممنوع ہونی چاہیئے۔ تاکہ دوسرے لوگوں کی صحت پر بُرا اثر نہ ہو۔

تاجر لوگ جلد مرتے ہیں

ایک امریکی ڈاکٹر جو تجارت پیشہ لوگوں کے امراض کا خاص معالج ہے۔ بیان کرتا ہے کہ بہت کھانا۔ بہت شراب پینا۔ بہت زیادہ کام کرنا۔ بے حد تمباکو نوشی۔ اور کم آرام زندگی کو گھٹانے کے اسباب ہیں۔ اور بدقسمتی سے تجارتی لوگوں میں یہ سب کی سب چیزیں موجود ہوتی ہیں سکاروبار طبقہ میں امراض قلب و دوران خون۔ امراض گردہ [illegible] ضغطہ دموی کی زیادتی کے اسباب یہی ہوتے ہیں۔

ڈاکٹر موصوف کا بیان ہے کہ موجودہ جنگ کے نتیجے میں کاروباری طبقہ میں کام کاج کی زیادتی اور [illegible] وغیرہ کی وجہ سے اموات زیادہ ہوں گی۔ تصلب شرائین۔ سدہ اور طبی ضغط دموی کی زیادتی۔ اور امراض قلب کثرت سے ہوں گے اور بدقسمتی سے [illegible] بوڑھوں کی بجائے یہ امراض کم عمر لوگوں کو آج کل بہت کثرت سے ہونے کی توقع ہے۔

پتلی کمر

ممالک متحدہ امریکہ کے رسالہ گڈ ہیلتھ نے لکھا ہے کہ درزیوں اور لباس بنانے والوں کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ پچھلے دس سال کی نسبت اب اوسطاً عورت کی کمر تقریباً ۴ انچ کم ہو گئی ہے۔ اور وہ باطریقہ غذا سیر اور ورزش سے کافی فائدہ حاصل کرتی ہیں جتنی ہی کمر پتلی ہوگی۔ اتنی ہی عمر لمبی ہوگی۔ خصوصاً تیس سال یا اس سے زائد عمر کی عورتوں میں کمر کا پتلا پن اور بھی اچھا ہے۔ موجودہ جنگ میں کھانڈ کے راشن ہو جانے کی وجہ سے امید ہے عورتوں کی صحت پر اچھا اثر پڑ گیا۔ کیونکہ شکریلی اشیا موٹاپا پیدا کرتی ہیں۔ اس کے علاوہ مردوں کے میدان جنگ میں چلے جانے کی وجہ سے عورتوں کو بہت سے کام سنبھالنے پڑ گئے ہیں۔ اور ان میں پھرتی آ گئی ہے۔ توقع ہے کہ وہ اپنی صحت۔ توانائی اور سڈول پن میں زیادہ ترقی کریں گی۔

انفعالات نفسانیہ کا اثر امعاء پر

گھریلو یا کاروباری معاملات میں فکر۔ رنج اور غصہ آنتوں پر بہت بُرا اثر کرتے ہیں۔ بہت سے کاروباری لوگ

اسی وجہ سے قبض میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ بعض دفعہ اسہال
شروع ہو جاتے ہیں۔ ایک شخص کی بیوی سخت بیمار ہو گئی۔ فکر
اور غم کی وجہ سے شوہر کو سخت قسم کے اسہال شروع ہو
گئے۔ بیوی تو دو ہفتے میں ٹھیک ہو گئی۔ لیکن شوہر کا مرض پورے
ایک سال کے بعد رفع ہوا۔ بعض دفعہ انفعالات نفسانیہ
کے اثر سے پیٹ میں بے حد ریح پیدا ہو جاتی ہے۔ اور
گاہے پیٹ میں درد ہونے لگتا ہے۔ اس کے علاوہ درد سر
ضعف قویٰ۔ بطلان اشتہا۔ عصبی مزاجی اور تلی بھی اس کے
نتائج ہوتے ہیں۔

معالجین کو چاہیئے کہ مطب میں آنے والے مرضا کی
شکایات پر غور کرتے وقت اس امر پر بھی توجہ دیا کریں کہ
کہیں انفعالات نفسانیہ تو باعث مرض نہیں۔

گنجا پن

گنجا پن کو رد کرنے کے متعلق ہم ابھی تک کوئی مؤثر
تدبیر معلوم نہیں کر سکے۔ البتہ اس کے متعلق بعض دلچسپ
حقیقتوں کا علم حاصل ہوا ہے۔

جس شخص کے بال سر کی چوٹی کے حصے سے جھڑنے شروع
ہوں۔ وہ عموماً بالوں کے سفید ہونے سے پہلے ہی گنجا ہو
جاتا ہے۔

جس شخص کے تمام سر کے بال یکساں سفید ہو رہے
ہوں۔ وہ اگر گنجا ہو گا تو وہ بہت آہستہ آہستہ اور

جس شخص کے بال کنپٹی کے حصے پر سفید ہونے شروع
ہوں وہ گنجا نہیں ہو گا

جوانوں کے متعلق ہم آسانی سے مندرجہ بالا پیشگوئیاں
کر سکتے ہیں۔ لیکن بڑھاپے میں اس قسم کی پیشگوئی کا
صحیح ثابت ہونا ضروری نہیں

سرخ چہرے

مطب میں بہت دفعہ ایسے مریض آتے ہیں۔ جو یہ
شکایت کرتے ہیں۔ کہ اچھی غذا کھانے کے باوجود ہمارے چہرے
پر زردی رہتی ہے۔ اور طبیعت میں گرانی و پژمردگی رہتی ہے۔
اطبا حضرات ان کو لاکھ ماء اللحم اور دواء المسک استعمال کراتے
ہیں۔ مگر مطلب براری نہیں ہوتی۔

چہرے کی سرخی اور رونق کا تعلق بڑی حد تک قلبی فرحت
و انبساط سے ہے۔ اگرچہ اچھی غذا بھی ضروری ہے۔ جس سے کافی
مقدار میں شوخ سرخ خون پیدا ہو۔ اور اس کے ساتھ سیر و تفریح
بھی لازمی ہیں۔ مگر جب تک فرحت و مسرت حاصل نہ ہو۔ چہرے
کی رنگت میں سرخی نہیں آتی۔

آزاد طبع دوستوں میں بیٹھ کر تھوڑی دیر تک روزانہ کھلکھلا
کر ہنسنا حجاب حاضر اور قلب کو طاقت دیتا ہے۔ نظام عصبی
کو اس سے قوت حاصل ہوتی ہے۔ آنتوں کی حرکات دودیہ میں
تحریک ہوتی ہے۔ اور چہرے پر سرخی اور رونق آ جاتی ہے۔

آہ سر سکندر حیات خاں

سر سکندر حیات خاں وزیر اعظم پنجاب ۲۶ دسمبر کو رات کے دو بجے اچانک
انتقال فرما گئے۔ اناللہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم کی وفات حسرت آیات سے
ہندوستان کو ایک ناقابل برداشت صدمہ پہنچا ہے۔ مرحوم سلطنت برطانیہ کے ایک
نامور مدبر اور ہندوستان کے ہر دلعزیز لیڈر تھے۔ آپ کی سیاست۔ قابلیت اور
تدبر کا اعتراف اغیار بھی کیا کرتے تھے۔ طب یونانی سے مرحوم کو خاص شغف تھا۔
طب جدید کے ماہرین سے مایوس ہونے کے بعد جب آپ نے شفاء الملک
حکیم فقیر محمد صاحب چشتی سے مشورہ حاصل کیا تو آپ کو شفا ہوئی۔ اس وقت سے آپ
طب یونانی کے مداح ہو گئے آپ ہی کی توجہ سے پنجاب میں سرکاری تحقیقاتی
کمیٹی کا وجود عمل میں آیا اور اس کی سفارشات کو جلد ہی جامہ عمل پہنانے کا فیصلہ کیا گیا
شفاء الملک حکیم فقیر محمد صاحب چشتی کے انتقال کے بعد آپ شفاء الملک
حکیم محمد حسن صاحب قرشی سے طبی مشورہ حاصل کیا کرتے تھے۔ ان کے متعلق واقعات
آئندہ افادات مطب میں درج ہوں گے

ہم خداوند کریم سے دعا کرتے ہیں کہ مرحوم کو جنت الفردوس میں مقام بلند عطا
فرمائیں اور ان کے صاحبزادوں اور دیگر متعلقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشیں۔ آمین

غانغرانا

(از جناب حکیم گنگا رام صاحب گاندھی پونچھ گلی لاہور)

جب جسم کی ساخت کے کسی بڑے حصے کی قوت حیات یکدم باطل ہو جائے، تو وہ حصہ مردہ ہو جاتا ہے۔ اسے طبی اصطلاح میں غانغرانا (گنگرین) یا شقاقلوس کہتے ہیں اگر یہ عمل صرف نرم ساختوں تک محدود ہو۔ مثلاً عروق، رباطات عضلات اور اعصاب متاثر ہوں تو اسے تاکل (گل جانا) کہتے ہیں۔ غانغرانا کا لفظ صرف اسی وقت استعمال کیا جاتا ہے جب ہاتھ یا پاؤں یا کسی دوسرے عضو کی تمام نرم اور سخت ساختیں یکدم مردہ ہو جائیں۔

علامات۔ غانغرانا کی عمومی علامات پانچ ہیں۔ اور وہ حسب ذیل ہیں

۱۔ مردہ حصے میں نبض غائب ہوتی ہے یعنی عروقی تڑپ بند ہو جاتی ہے۔

۲۔ عضو میں گرمی نہیں ہوتی۔ کیونکہ دوران خون جاری نہیں ہوتا۔

۳۔ احساس باطل ہو جاتا ہے۔ غانغرانے کی وجہ سے عضو میں جو درد ہوتا ہے۔ وہ درحقیقت اس عضو کے اوپر کے حصے کے اعصاب کا انعکاسی درد ہوتا ہے۔ جسے درد شرکیہ (Sympathetic Pain) کہتے ہیں۔

۴۔ افعال طبعی کا باطل ہو جانا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ مردہ حصہ بے حس و حرکت ہو کر لٹک جاتا ہے۔

۵۔ رنگت کا تبدیل ہو جانا۔ مردہ عضو سیاہ یا سبز رنگ کا ہو جاتا ہے۔

اقسام۔ غانغرانا کی بڑی قسمیں دو ہیں۔

۱۔ غانغرانا یابسہ (Dry gangrene)

۲۔ غانغرانا رطوبیہ (Moist G.)

۱۔ غانغرانا یابسہ یا خشک غانغرانا اس وقت ہوتا ہے جب کہ ماؤف ساخت مردہ ہونے سے پہلے خون سے خالی ہو جائے۔ اس قسم کے غانغرانے کا سبب اکثر اوقات فساد شرایین مزمن ہوتا ہے۔ شرایین میں تدریج متحجر ہو کر ان کا حجم کم ہوتا جاتا ہے۔ اسے طبی اصطلاح میں فساد تحجری (Calcareous degeneration) کہتے ہیں۔ اس قسم کے فساد میں عضو کے دوران خون میں کمی ہوتی جاتی ہے۔ بالآخر دورہ خون بالکل منقطع ہو جاتا ہے۔ اور ماؤف حصہ جس کی قوت مناعت پہلے ہی دوران خون کی کمی کے باعث کمزور ہوتی ہے۔ مردہ ہو جاتا ہے۔ اس کا رنگ بھورا یا سیاہ ہو جاتا ہے (Waxy Colour) اور یہ خشک سخت اور تحجری دار ہو جاتا ہے۔ رنگت کی تبدیلی کی وجہ یہ ہوتی کہ صرف الدم جو ماؤف حصے میں موجود ہوتی ہے۔ عضو میں پھیل جاتی ہے۔ اور اس میں کیمیاوی تبدیلیاں ہونے سے اس کی رنگت سیاہ ہو جاتی ہے۔

۲۔ **غانغرانا رطوبیہ۔** جب عضو کے مردہ حصے میں رطوبات کافی ہوں۔ اور دوران خون میں کوئی سدہ پیدا ہو جائے یا خون کی واپسی میں رکاوٹ ہونے لگے تو اس وقت غانغرانا رطوبیہ پیدا ہوتا ہے۔ اس حالت میں چونکہ جراثیم کی نشوونما کے اسباب یعنی رطوبات کافی مقدار میں موجود ہوتے ہیں۔ اس لئے اگر جلدی ارد گرد کی جلد کو مطہر نہ کیا جائے۔ تو وہ نشوونما پا کر عفونت پیدا کر دیتے ہیں۔ جسے غانغرانا رطوبیہ عفونیہ کہتے ہیں۔ لہذا غانغرانا رطوبیہ دو قسم کا ہوتا ہے۔ عفونیہ و غیر عفونیہ غیر عفونیہ میں مردہ ساختیں مختلف رنگت کی ہوتی ہیں۔ اس کا رنگ سبز سے سیاہ کے درمیان کسی حالت میں پایا جا سکتا

ہے۔ اگر مردہ حصّہ متعفن نہ ہو۔ تو اس کا حجم آغاز غانغرانا جتنا ہی رہتا ہے۔ اور مردہ حصّہ بغیر ورم کی علامات کے ارد گرد کی ساخت سے علیحدہ ہو کر گر جاتا ہے۔ اس کی صورت یہ ہوتی ہے۔ کہ غانغرانا اور صحیح ساختوں کے درمیان ایک خط پیدا ہو جاتا ہے۔ جس میں کریات بیضا کثرت سے جمع ہو جاتے ہیں۔ اس کا اثر یہ ہوتا ہے کہ جلد سے تفرق اتصال شروع ہو جاتا ہے۔ جو تدریج گہرا ہوتا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ مردہ حصّہ بالکل الگ ہو جاتا ہے۔ اس خط کو خط انفصال (line of Demarkation) کہتے ہیں۔ گاہے مردہ حصے کو اپریشن کر کے کاٹ دینے کی ضرورت پڑتی ہے

غانغرانا رطوبیہ عفونیہ ایک مقام پر قائم نہیں رہتا۔ بلکہ بتدریج تندرست نسیج کی طرف بڑھتا جاتا ہے۔ پہلے التہاب پیدا ہو جاتا ہے۔ اور اس کے بعد تقرح ہو کر ماؤف حصہ گلنا سڑنا شروع ہو جاتا ہے۔ جس سے سخت بدبو پیدا ہو جاتی ہے۔ مردہ حصہ میں آبلے پھوٹ آتے ہیں۔ جن میں نہایت متعفن رطوبت اور ریاح بھر جاتی ہے۔ یہ غانغرانا بڑا خطرناک ہوتا ہے۔ اور جب تک عمل نبر (کاٹ دینا amputation) کر کے مردہ حصے کو الگ نہ کر دیا جائے۔ مریض کی زندگی کو خطرہ ہوتا ہے۔ بہت کم صورتوں میں ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ غانغرانا کو آگے بڑھنے سے روکنے میں کامیابی ہو جاتی ہے یا خود بخود التہاب کی ایک حد قائم ہو جاتی ہے۔ گاہے عضلات کے لفائف کے ساتھ ساتھ التہاب و عفونت کا عمل بہت دور پہنچ جاتا ہے۔

علامات۔ غانغرانا میں بخار لازم ہوتا ہے۔ اگر غانغرانا رطوبیہ عفونیہ ہو تو بخار شدید قسم کا ہوتا ہے۔ جس سے بہت جلد کمزوری پیدا ہو جاتی ہے۔ ٹھنڈے پسینے آتے ہیں۔ بار بار لرزہ ہوتا ہے۔ قلب کمزور ہو جاتا ہے۔ غرضیکہ تعفن الدم کی علامات موجود ہوتی ہیں۔ اور جلد ہی مریض موت کا شکار ہو جاتا ہے۔ اگر بہت جلد اپریشن کر کے مردہ حصہ الگ کر دیا جائے تو جان بچنے کی اُمید ہوتی ہے۔ ورنہ نہیں۔ عمومی علامات کے علاوہ گاہے وہ علامات بھی موجود ہوتی ہیں۔ جو مرض کا باعث بنیں مثلاً ذیابیطس۔ آتشک۔ کبر سنی۔ بول زلالی تصلب شرائین وغیرہ۔

علاج۔ غانغرانے کا علاج یہ ہے کہ جب کسی حصۂ جسم کے مردہ ہونے کا یقین ہو جائے۔ تو اس کو فوراً الگ کر دیا جائے۔ غانغرانا اگر رطوبی قسم کا ہو تو طہارت سخت ضروری ہے۔ تاکہ عفونت پیدا نہ ہو۔ لیکن اگر جراثیم عفنی عمل کر جائیں اور مردہ حصے میں آبلے پیدا ہو کر ان میں رطوبت بھر جائے۔ تو عمل نبر جلدی کر کے مریض کی زندگی بچا لینی چاہیئے۔

مقامی علاج کے ساتھ عمومی علاج سخت ضروری ہے عام مقویات۔ دودھ۔ گھی۔ مکھن کا استعمال بقدر ہضم کریں۔ درد اور بے خوابی کو روکنے کے لئے مسکن ادویہ کے استعمال کی ضرورت ہے۔ ذیابیطس۔ اور بول زلالی کی شکایات اگر ہوں۔ تو ان کا علاج کیا جائے۔ مفصل علاج ہر قسم کے غانغرانے میں الگ الگ بیان ہوگا

غانغرانہ کے اقسام (اسباب کے لحاظ سے)

ا۔ غانغرانا مرضیہ۔ وہ غانغرانا جو کسی مرض کے نتیجے میں پیدا ہو۔ غانغرانا مرضیہ کہلاتا ہے۔ اس کی مندرجہ ذیل قسمیں ہیں۔

۱۔ غانغرانا سُدیہ۔ جو عروق میں سدہ ہو جانے سے پیدا ہو۔

۲۔ غانغرانا شیخوخیہ۔ جو بڑھاپے کی وجہ سے ہو۔

۳۔ غانغرانا بوجہ تحجّر شریانی۔

۴۔ غانغرانہ ذیابیطیہ

۵۔ غانغرانا ذاتیہ متناسبہ۔ اسے ریناڈز ڈسیز (Raynaud's Disease) کہتے ہیں۔

۶۔ غانغرانا شیلمیہ۔ جو ارگٹ کی زیادتی استعمال سے پیدا ہو

ب۔ غانغرانا جراحیہ۔ جو بلاواسطہ یا بالواسطہ ضرب سے پیدا ہو۔

ج غانغرانا عفونیہ۔ جو جراثیم کے عمل سے پیدا ہو۔ اس کی مندرجہ ذیل اقسام ہیں۔

۱۔ غانغرانا التہابیہ حادہ

۲۔ آکلۃ الفم (Cancrum oris)

۳۔ شب چراغ یا کاربنکل (Carbuncle)

د۔ حرارت و برودت کا غانغرانا

جو شدید حرارت یا برودت سے پیدا ہوتا ہے

اب ہم غانغرانے کی ان اقسام کا تذکرہ ذیل میں درج کرتے ہیں۔

ا۔ غانغرانا مرضیہ کی پہلی قسم غانغرانا سُدیہ۔ جب کسی عضو کی بڑی اور مخصوص شریان معمولی سُدہ کی وجہ سے مسدود ہو جائے۔ تو اس وقت بعینہ وہی حالت پیدا ہوتی ہے۔ جو کہ کسی عضو کی شریان کو باندھ دینے سے ہوا کرتی ہے۔ ایسی حالت میں سُدے کی وجہ سے غانغرانا پیدا نہیں ہونا چاہیئے۔ لیکن اگر مریض کی عمومی قوت کمزور ہو یا عضو کی مقامی قوت حیات کم ہو۔ تو عضو کے کم و بیش حصے میں غانغرانا ہو جاتا ہے۔ اس قسم کا غانغرانا حسب ذیل صورتوں میں ہو سکتا ہے۔

۱۔ لیفین کا بنا ہوا شُدہ قلب کی کواڑیوں سے ٹوٹ کر دوران خون میں شامل ہو جائے۔ اور کسی عضو کی شریان کو مسدود کر دے۔ یہ حالت ان مریضوں میں پیدا ہوتی ہے۔ جن میں وجع مفاصل۔ نقرس یا امراض قلب کی وجہ سے قلب کی اندرونی جھلی میں ورم پیدا ہو جائے۔ چونکہ اس قسم کے مرضا میں بخار اور قلبی کمزوری کی وجہ سے پہلے سے ہی قوت حیات کمزور ہوتی ہے۔ اس لئے غانغرانا کے لئے مناسب حالات مل جاتے ہیں۔ بعض اوقات معمر مریضوں میں ورم ہلالی (atheroma) کا کوئی ٹکڑا الگ ہو کر ہاتھ۔ پاؤں کی کسی شریان میں پھنس جاتا ہے۔ اور غانغرانا پیدا کر دیتا ہے۔ سدہ عموماً اس جگہ پڑتا ہے۔ جہاں شریان دو حصوں میں منقسم ہونے لگتی ہے۔ چونکہ شریان کا قطر یک لخت کم ہو جاتا ہے۔ سدہ عموماً مقام انقسام میں اٹک جاتا ہے۔ اور دوران خون میں سے لیفین کے تازہ پرت اس کے اوپر چڑھتے جاتے ہیں۔ ٹانگ میں سدہ کا مقام عام طور پر شریان فخذی کا مقام انقسام ہے۔ اور بازو میں شریان عضدی کا مقام انقسام اکثر سدے کی جگہ بنتا ہے۔

علامات۔ انسداد شریانی کی ابتدائی علامت یہ ہے کہ سدے کے مقام پر یک لخت شدید درد شروع ہو جاتا ہے نیچے پھیل کر شریان کی پوری لمبائی میں ہونے لگتا ہے۔ سدے کے نچلے حصے میں شریانی تڑپ بند ہو جاتی ہے۔ اس کی حرارت دفعتہً کم ہو جاتی ہے۔ اور یہ کم و بیش بے حس و حرکت ہو جاتا ہے اگر باقی ماندہ عروق صحیح ہوں تو وریدوں کے دوران خون میں تھوڑی سی رکاوٹ ہونے کے بعد تواصل شریانی قائم ہو جائے گا (طبیعت مدبرہ دوسرے عروق سے عضو میں دوران خون پہنچا دے گی۔ اسے تواصل شریانی کہا جاتا ہے) اور اس کے بعد تمام علامات مرض ختم ہو جائیں گی۔ لیکن اگر عضو کی قوت حیات کمزور ہو۔ تو بہت جلد عضو کے آخری حصے میں انسلاد موی ہو جائے گا۔ ماؤف حصے میں تبیج پیدا ہو جائے گا۔ اور آخر کار غانغرانا رطوبیہ پیدا ہو جائے گا۔ اگر عروق میں تکلس صلابت موجود ہو۔ اور عضو ماؤف میں خون موجود نہ ہو۔ تو غانغرانا یابسہ ہو گا۔ اس کا عمل عضو کے آخری حصے سے بتدریج بڑھتا جائے گا۔ اور بتدریج اس حصے تک پہنچ جائے گا۔ جہاں دوران خون کافی ہو۔ ایسے تندرست حصے عموماً مفاصل کے قریب پائے جاتے ہیں۔ کیونکہ مفاصل میں عروق کا تواصل قوی ہوتا ہے۔ اور قوت حیات مضبوط ہوتی ہے۔

علاج۔ جس عضو کی شریان مسدود ہو گئی ہو۔

اس کی صفائی بہت احتیاط سے کرنی چاہیئے۔ مثلاً اگر ہاتھ کی شریان مسدود ہوگئی ہو تو ہاتھ کو خوب دھو کر دافع عفونت محلول سے مطہر کر لیا جائے۔ انگلیوں اور ناخنوں کے درمیان خاص طور پر صفائی کی جائے۔ اس کے بعد عضو کو روئی میں لپیٹ کر پٹی باندھ دی جائے۔ اگر سدہ کی جگہ ٹٹولی جا سکتی ہو یعنی سدہ کسی سطحی شریان میں ہو۔ اور مریض اپریشن برداشت کر سکتا ہو۔ تو فوراً اپریشن کر کے شریان کو کھول دینا چاہیئے۔ اور سدے کو نکال دینا چاہیئے۔ اس کے بعد شریان کو ٹانکے لگا کر سی دینا چاہیئے۔ اگر یہ ممکن نہ ہو تو ہلکی ہلکی مالش مفید ہے۔ کیونکہ اس سے سدہ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر چھوٹی اور غیر ضروری شرائین میں چلا جاتا ہے۔ اور عضو کا دوران خون قائم ہو جاتا ہے۔

ماؤف حصے کو قلب سے اونچی سطح پر رکھا جائے۔ تاکہ وریدی دوران خون بآسانی ہوتا رہے۔ اگر اس طرح سدہ خارج نہ ہو۔ اور اپریشن بھی نہ ہو سکتا ہو تو اس وقت عمل تبر کیا جاتا ہے۔ اگر غانغرانا یابسہ ہو تو قدرتی خط الفصال کے قائم ہونے کا انتظار کیا جاتا ہے۔ عمل تبر کرتے وقت مردہ حصے سے دو یا تین انچ اوپر کاٹنا چاہیئے۔ اگر عدوی یا عفونت قائم ہو جائے تو خط الفصال کے پیدا ہونے کا انتظار نہیں کیا جاتا۔ بلکہ مردہ حصے سے کافی اوپر فوراً عمل تبر کر دیا جاتا ہے۔

غانغرانا شیخوخیہ۔ معمر لوگوں میں پایا جاتا ہے۔ عموماً ایسے اعضا میں ہوتا ہے۔ جو قلب سے دور ہوں۔ اور جہاں کا دوران خون ناقص ہو۔ مثلاً ہاتھ یا پاؤں کی انگلیاں شاذو نادر کان۔ ناک اور زبان بھی ماؤف ہو جاتے ہیں۔ سبب مرض ماؤف عضو میں تغذیہ اور دوران خون کی کمی ہے۔ اور اسباب سابقہ یا معدہ میں فساد کلسی کو شمار کیا جا سکتا ہے۔ جو بوڑھے لوگوں کی شرائین میں اکثر پایا جاتا ہے۔ اور جس کی وجہ سے ان کا دوران خون ناقص ہو جاتا ہے۔ شرائین میں تصلب و تحجر پیدا ہو جاتا ہے۔ لچک جاتی رہتی ہے۔ ضعف قلب بھی اکثر بڑھاپے میں موجود ہوتا ہے۔ جس سے قلب دور کے اعضا میں خون نہیں پہنچا سکتا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ عضو کا دوران خون منقطع ہو کر غانغرانا پیدا ہو جاتا ہے۔ آتشک اور شرابخوری بھی بڑھاپے کے غانغرانے پر نمایاں اثر کرتے ہیں۔

علامات۔ غانغرانا پیدا ہونے سے پہلے ایسی علامات موجود ہوتی ہیں جن سے ماؤف حصے میں دوران خون کی کمی ظاہر ہوتی ہے۔ مثلاً خدر اور بے حسی جلدی تکان پیدا ہو جانا۔ اس حصے کا سرد رہنا۔ عضو کے اوپر شریانی تڑپ بہت ضعیف ہوتی ہے۔ عضو خشک اور گا ہے جھری دار ہو جاتا ہے۔ عضلات میں اینٹھن ہوتی ہے۔ خشکی کی وجہ سے عضو میں قروح پڑ جاتے ہیں۔ اور اس کے بعد غانغرانا شروع ہو جاتا ہے۔ عضلات میں اینٹھن ہوتی ہے۔ خشکی کی وجہ سے عضو میں قروح پڑ جاتے ہیں۔ اور اس کے بعد غانغرانا شروع ہو جاتا ہے۔

غانغرانا شیخوخیہ گا ہے التہاب کے ساتھ ہوتا ہے جس میں درد بھی ساتھ ہوتا ہے۔ درد ہاتھ یا پاؤں کی چھوٹی انگلی سے شروع ہو کر پیچھے بڑھتا ہے۔ اور پچھلا حصہ مردہ ہوتا جاتا ہے۔ گا ہے غانغرانا بغیر التہاب کے ہوتا ہے۔ ان انگلیوں سے غانغرانا شروع ہو کر بتدریج پیچھے بڑھتا جاتا ہے۔ اور آخر کار ٹخنے تک یا ہاتھ کے پہنچے تک کا حصہ مردہ ہو جاتا ہے اس قسم کے غانغرانا کا باعث انسداد شریانی ہوتا ہے۔ درد غانغرانے کی ایک نمایاں علامت ہے۔ بے خوابی بھی ہوتی ہے۔ اگر مریض غانغرانے کے ساتھ ہی عفونت میں بھی مبتلا ہو جائے تو اس سے قوت حیات کم ہو جاتی ہے۔ اور اگر لیٹے رہنے کی وجہ سے قروح بستری ہو گئے ہوں۔ یا قلب کمزور ہو۔ نیز اگر گردے مبتلا ہوں۔ تو مریض کی موت جلدی ہو جانے کا امکان ہوتا ہے۔

علاج۔ جب کسی عضو میں شریانی دوران خون

کی کمی کے آثار ہوں۔ تو اس کی طرف فوری توجہ کی ضرورت ہے عمومی صحت کو بہتر کرنے کی تدابیر کرنی چاہئیں۔ عضو کی مالش کرنی چاہیئے۔ اور اس کو گرم رکھنا چاہیئے۔ گرم حمامات سے بھی فائدہ حاصل کیا جاتا ہے۔ سردی اور چوٹ سے محفوظ رکھنا ضروری ہے۔ کیونکہ اس سے غانغرانا شروع ہونے میں مدد ملتی ہے۔

اگر غانغرانا شروع ہونے کے آثار ہو جائیں۔ تو اس عضو کے بڑی شریان کے اعصاب شرکیہ کاٹ دیئے جائیں (تاکہ شریان پھیل جائے۔ اور اس میں دوران خون زور سے ہونے لگے) لیکن اعصاب شرکیہ کے کاٹنے کا عمل اسی وقت کیا جا سکتا ہے۔ جب کہ شرائین میں تکلس زیادہ نہ ہوا ہو۔ شرائین کا تکلس دیکھنے کے لیے عکس ریز کا عکس معائنہ کرنا چاہیئے۔ اگر غانغرانا پیدا ہو جائے۔ تو پھر عضو کو کاٹنے میں (عمل بتر) دیر نہیں کرنی چاہیئے۔

اگر غانغرانا یابس ہو تو خط انفصال کے پیدا ہونے کا انتظار کرنا چاہیئے لیکن اگر غانغرانا رطوبی ہو۔ اور عفونت پیدا ہونے کا خطرہ لاحق ہو تو پھر عمل بتر میں دیر نہیں کرنی چاہیئے۔ عمل بتر اس مقام پر کرنا چاہیئے۔ جہاں کہ دوران خون کافی ہو۔ مثلاً اگر پاؤں ماؤف ہو چکا ہو۔ تو گھٹنے کے مقام پر۔ اور اگر صرف پاؤں کی انگلیاں مردہ ہوں۔ تو ٹخنے کے جوڑ پر کیونکہ اگر جوڑ تک عمل بتر نہ کیا جائے گا۔ تو دوبارہ غانغرانا شروع ہو جائے گا

اگر کسی وجہ سے عمل بتر ممکن نہ ہو تو مردہ عضو کو مطہر روئی میں لپیٹ کر رکھنا چاہیئے۔ اور قلب سے اونچا رکھنا چاہیئے۔ تاکہ وریدی دوران خون بسہولت ہو سکے۔

غانغرانا تجبر تخثریہ (جو تحثر شریانی کی وجہ سے ہو) عمی معویہ یا کسی اور تسمم الدمی کیفیت میں چونکہ عروق کا اندرونی طبقہ ملتہب ہو جاتا ہے۔ اور ادھر خون میں انجماد کی قوت بڑھ جاتی ہے۔ اس لئے تحثر ہو جانے کا امکان بڑھ جاتا ہے۔ اس قسم کا غانغرانا بہت کم دیکھنے میں آتا ہے۔ عموماً شریان فخذی میں تحثر ہوتا ہے۔ اور غانغرانا اکثر یابس قسم کا ہوتا ہے بشرطیکہ ورید فخذی ماؤف نہ ہو۔ اگر غانغرانا یابسہ ہو تو خط انفصال کا انتظار کیا جائے ورنہ عمل بتر جلدی کر دیا جائے۔

غانغرانہ ذیابیطیہ

(Diabetic Gangrene)

اس میں غانغرانہ مرض ذیابیطس کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے خون میں شکر کی موجودگی کی وجہ سے انسجہ اور احشائی قوت حیات کمزور ہوتی ہے۔ اور جراثیم کا شکار جلدی ہو جاتے ہیں۔ نیز چونکہ تصلب شرائین بھی اسی وجہ سے موجود ہوتا ہے۔ اس لئے غانغرانا پیدا ہونے میں امداد ملتی ہے۔ خود بخود پاؤں کی انگلی میں آبلہ پیدا ہو کر یا کسی معمولی چوٹ سے اس کی ابتدا ہوتی ہے۔ ذرا سے زخم میں بہت جلدی عفونت شروع ہو جاتی ہے۔ اور ماؤف حصہ مردہ ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ غانغرانا ذیابیطیہ اکثر رطوبی قسم کا اور عفونی ہوتا ہے کیونکہ مریض کی قوت حیات کمزور ہوتی ہے۔ لیکن اگر طہارت کے اصولوں کو پوری طرح برتا گیا ہو۔ اور ذیابیطس کا عمومی علاج بھی جاری رکھا گیا ہو۔ تو غانغرانا یابسہ بھی ہوتا ہے غانغرانا اگر رطوبی عفونی ہو تو عمل تفقیح وسیع پیمانے پر ہو کر بہت سا حصہ مردہ ہو جاتا ہے۔ خشک غانغرانے میں ممکن ہے کہ مردہ حصہ خود بخود علیحدہ ہو جائے

علاج

اس قسم کے غانغرانے میں عمومی علاج نہایت ضروری ہے۔ مردہ حصے کو جراثیم کے عمل سے بچانا چاہیئے۔ اور ذیابیطس کے لئے خوردنی ادویہ کا استعمال کرانا چاہیئے۔ انجکشن کے لئے انسولین کا استعمال مفید ہے۔ شکری اغذیہ سے پرہیز لازم ہے۔ عمومی قوت حیات کو بڑھانے کے لئے مقوی

اغذیہ وادویہ دینی چاہئیں۔ انڈوں اور یخنی کا استعمال مفید ہے۔ زخم کی مرہم پٹی اور دیکھ بھال بڑی احتیاط سے کرنی چاہیئے۔

ذیابیطس کے مریض کے غانغرانا کا عمل بتر کرتے وقت کلوروفارم نہیں سنگھایا جاتا ہے۔ کیونکہ اس سے مریض کی ہلاکت کا سخت خطرہ ہوتا ہے۔ اس لئے اپریشن کے لیے مقامی بے حسی کی جاتی ہے۔ اور نخاع (حرام مغز) میں پچکاری کے ذریعے نووکین کا انجکشن کر کے زیریں اطراف کو بے حس کر دیا جاتا ہے۔ اس عمل کو نخاعی بے حسی (سپائنل اینستھسیا کہتے ہیں)

غانغرانا ذاتیہ متناسبہ

(Raynaud's disease)

یہ غانغرانا عموماً اختناق الرحم کی مریضہ عورتوں میں ہوتا ہے۔ جن کی عمر ۱۵ سے ۳۰ برس تک ہو۔ اعصاب محرکۃ العروق کے تشنج کی وجہ سے عروق یک لخت حجم میں کم ہو جاتے ہیں مرض کا سبب محرک عموماً سردی ہوتا ہے۔ یہ غانغرانا حسب ذیل تین صورتوں میں پایا جاتا ہے۔

۱۔ شرایین کے تشنج سے عضو ماؤف میں خون کی کمی ہو جائے جس کی علامت یہ ہے۔ کہ ماؤف حصہ زرد اور دردناک ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد

۲۔ وریدی خون کی رکاوٹ کی وجہ سے عضو میں تہیج ہو جاتا ہے۔ ماؤف حصہ نیلا ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد بعض اوقات شریانی دوران خون درست ہو کر صحت ہو جاتی ہے۔ اور بعض اوقات

۳۔ مقام ماؤف مردہ ہو کر اور گل کر علیحدہ ہونے لگتا ہے۔

علاج

عمومی صحت کو درست کیا جائے۔ عصبی مقویات دیئے جائیں۔ اور اختناق الرحم کا علاج کیا جائے۔

غانغرانا تبلیمیہ - یہ ان لوگوں میں پیدا ہوتا ہے۔ جو گندم کو صاف کئے بغیر کھا جاتے ہیں۔ اس میں ہاتھ یا پاؤں کی ایک یا دونوں انگلیاں ماؤف ہو جاتی ہیں۔

علاج

مردہ حصے کو کاٹ کر الگ کیا جائے۔ اور آئندہ تبلیم کے استعمال سے پرہیز کیا جائے (گیہوں صاف کر کے استعمال کیا جائے)

غانغرانا جراحیہ - یہ دو طرح کا ہوتا ہے۔ بلاواسطہ اور بالواسطہ

غانغرانا جراحیہ بلاواسطہ - وہ ہے جس میں کسی ضربہ کی شدت سے عضو فوراً مردہ ہو جائے۔ مثلاً کسی عضو کا بہت بھاری بوجھ کے نیچے آ کر دب جانا یا گاڑی کے نیچے آ کر کچلا جانا جن صدمات سے عضو کے عضلات اور ہڈیوں کے ساتھ ان کے شرایین و اعصاب بھی کچلے جاتے ہیں۔ ان کے نتیجے میں فوراً غانغرانا پیدا ہو جاتا ہے ایسا غانغرانا عموماً رطوبی قسم کا ہوتا ہے۔ اور اس میں عفونت ہو جانے کا بھی خطرہ ہوتا ہے۔

علاج

اگر ماؤف حصہ بالکل کچلا گیا ہو۔ تو اس کو فوراً علیحدہ کر دینا چاہیئے۔ کیونکہ اس میں عفونت کا سخت خطرہ ہوتا ہے۔ اور مریض بھی درد کی شدت سے بے تاب ہوتا ہے لیکن اگر ماؤف حصے میں قوت حیات کچھ باقی ہو۔ تو اس کو دافع عفونت محلولات سے دھو کر مطہر روئی میں لپیٹ کر رکھیں۔ اگر عضو میں از سر نو قوت حیات پیدا ہو جائے تو بہتر۔ ورنہ ثانوی غانغرانا پیدا ہو جانے پر عمل بتر کر دیا جائے۔ (باقی)

امراض نسواں

ورم الرحم واعوجاج الرحم

(رحم کا ورم ۔ رحم کا ٹیڑھا ہونا)

چونکہ ان دونوں کے اسباب، علامات اور علاج ملتے جلتے ہیں، اس لئے ان دونوں کو یکجا بیان کیا جاتا ہے۔ بسا اوقات خاص رحم یا عنق الرحم (رحم کی گردن) میں ورم ہو جاتا ہے۔ اور کبھی آگے یا پیچھے اور بعض اوقات دائیں یا بائیں جانب رحم ٹل جاتا ہے جس کو عرف عام میں کہتے ہیں۔

اسباب۔ رحم پر چوٹ کا لگنا، سردی لگنے یا بارش میں بھیگنے کی وجہ سے حیض کا بند ہو جانا، کثرت مباشرت سوزاک اوضاع خلاف وضع فطری، رحم کے اندر تیز ادویہ کا استعمال بالخصوص ضبط تولید کے سلسلہ میں نیز وضع حمل و اسقاط کے بعد بھی یہ شکایت ہو جاتی ہے۔ بلند مقام سے کودنا۔ بیشتر اوقات میلان الرحم (اعوجاج الرحم) کا سبب ہوتا ہے۔

علامات۔ پیڑو کے مقام پر درد ہوتا ہے۔ چلنے پھرنے میں مریضہ کو تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ بسا اوقات غلیظ اور لیسدار رطوبت رحم سے خارج ہوتی رہتی ہے۔ مجامعت کے وقت مریضہ کو تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ رحم پلپلا اور دبیز محسوس ہوتا ہے۔

اندام نہانی میں انگلی داخل کرنے سے رحم متورم معلوم ہوتا ہے۔ اور مریضہ تکلیف محسوس کرتی ہے۔

اگر ورم مقدم الرحم میں ہو تو پیشاب سوزش کے ساتھ آتا ہے (مجاورت مثانہ کی وجہ سے) اور اکثر با خروج (تالو) میں مریضہ کو درد محسوس ہوتا ہے۔ بالخصوص ایام حیض میں اور اگر ورم رحم کی پچھلے حصہ میں ہو تو ابتداً مریضہ کو قبض ہوتا ہے اور بسا اوقات نفخ شکم کی بھی شکایت ہو جاتی ہے۔ جب مرض ترقی کر جاتا ہے، تو اکثر اسہال آنے لگتے ہیں، اور شاذ و نادر بعض مستورات کو پیچش بھی لاحق ہو جاتی ہے (ان تمام عوارضات کا سبب امعاء مستقیم کی مجاورت ہے)

بیٹھتے وقت مریضہ کو کمر میں تکلیف ہوتی ہے۔ اور موخر الراس یعنی گدی میں درد محسوس ہوتا ہے۔ بالخصوص ایام کے زمانہ میں اس درد کا دورہ ہوتا ہے۔ جب یہ مرض مزمن صورت اختیار کر لیتا ہے۔ تو بعض اوقات رحم میں زخم ہو جاتے ہیں

علاج

نسخہ نوشیدنی۔ عنب الثعلب ۵ ماشہ، پرسیاوشاں ۵ ماشہ، تخم خیارین ۵ ماشہ نیم کوفتہ، گل بنفشہ، ماشہ، مویز منقی ۷ دانہ، بادیان، ماشہ بیخ کاسنی ۷ ماشہ، گاؤزبان ۵ ماشہ رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح مل چھان کر قبض کی حالت میں خمیرہ بنفشہ ۴ تولہ۔ حرقت البول کی صورت میں شربت بزوری معتدل ۴ تولہ حل کر کے خاکسی پانچ ماشے چھڑک کر پلائیں۔

فائدہ۔ ورم صلب کی حالت میں انجیر زرد پانچ عدد اور درد کی زیادتی کی حالت میں درونج عقربی پانچ ماشہ کا اضافہ کریں۔ جب ورم زیادہ ہو۔ اور بالخصوص جسم میں فضلات ناقصہ کا اجتماع ہو تو تخم کشوث پانچ ماشہ کا اضافہ کریں۔ جب نفخ ہو جائے حسب دستور مسہل دیں

نسخہ فرزجہ۱۔ مرہم داخلیون ایک تولہ آب مکو سبز قدرے حاجت میں گوندھ کر سفیدی بیضۂ مرغ ایک عدد روغن گل ایک تولہ اضافہ کرکے صاف روئی یا صاف کپڑا کے ذریعہ شیافے بناکر ورم مقدم الرحم کی حالت میں آگے کی جانب دو دائیں بائیں اور ایک وسط میں اور ورم موخر الرحم کی حالت میں صرف ایک شیافہ معا مستقیم میں بطور فرزجہ دایہ کی معرفت استعمال کرائیں۔ تصفیہ رطوبات (جھاڑ) کی ضرورت ہو تو مذکورہ بالا نسخہ میں نمک طعام تین ماشہ کا اضافہ کریں۔ اگر حسب منشاء ادرار نہ ہو تو اسی نسخہ میں جاؤشیر سکبینج رسوت ہر ایک تین ماشہ کا اضافہ کریں۔ اس سے ایک ہفتہ سے دو ہفتہ تک ورم ٹھیک ہو جاتا ہے

ورم رحم صلب کی حالت میں یہ نسخہ استعمال کرائیں

دوائے محلل ورم الرحم صلب۔ موم زرد ۶ ماشہ مغز ساق گاؤ، چربی گردہ بز ہر ایک دو تولہ زردی وسفیدی بیضۂ مرغ ایک عدد۔ روغن گل دو تولہ۔ زعفران۔ گل بابونہ۔ کندر مصطگی رومی ہر ایک تین ماشہ۔ آب مکو سبز ایک تولہ۔ آب برگ خطمی سبز ایک تولہ۔ ریوند چینی تین ماشہ ایکتھول ۳ ماشہ۔

(Glycerine Belladonna) گلیسرین بیلاڈونا ۳ii

پہلے پگھلانے والی ادویہ کو روغن گل کے ساتھ پگھلا کر خشک دوائیں باریک پیس کر ملائیں اور سفیدی و زردی وغیرہ ملا کر سبز بوٹیوں کے پانی شامل کریں۔ اور عرق عجیب[1] پانچ قطرے اضافہ کرکے پٹی کے ذریعہ شب کو آگے پیچھے روزانہ استعمال کریں۔ اور صبح علیحدہ کر دیا کریں۔ ایک ہفتہ کے بعد اگر ورم لودنہ کرے تو دوائے مخفف (سمیٹ) کا نسخہ استعمال کرائیں۔

دست انار۔ مازو سبز۔ گیج کہنہ۔ مائیں خورد۔ میرا کسیس۔ تخم طلمی ہر ایک چھ ماشہ کوٹ چھان کر جنگلی بیر کے برابر پوٹلیاں بناکر دائیں بائیں اور ایک وسط میں رکھیں۔ یہ عمل تین چار دم کریں۔

فائدہ۔ دوائے محلل کے عمل کے ایک ہفتہ کے بعد خشکی کی دوا استعمال کریں۔ کیونکہ اگر کچھ ورم باقی رہ جاتا ہے۔ تو وہ سخت ہو جاتا ہے۔ دوائے مخفف کے بعد مضبوطی کی غرض سے یہ نسخہ استعمال کرائیں۔

نسخہ برائے تقویت رحم۔ مومیائی اصلی مشک تبتی ہر ایک ایک ماشہ زعفران گل سرخ۔ گل ارمنی صمغ عربی ہر ایک دو ماشہ۔ آملہ منقیٰ۔ خبث الحدید مدبر۔ دم الاخوین ہر ایک تین ماشہ کوٹ چھان کر پوٹلی بناکر استعمال کریں۔

نوٹ۔ اگر ورم رحم کے ساتھ سیلان الرحم النہابی بھی شریک ہو۔ تو اس وقت عمل آمیزن کا فرزجہ کی دوا سے پیشتر بہترین اثر ہوتا ہے۔ اگر یہ ممکن نہ ہو تو عمل ذروق عمل میں لائیں تاکہ رطوبات حریفہ فاسدہ کا تصفیہ ہو جائے۔ اور حکۃ الفرج بثورات نہل وقرحہ رحم کے پیدا ہونے وغیرہ کا اندیشہ نہ رہے۔ ان دونوں عملوں میں اعمل آمیزن نہایت بہترین اور بیضرر ہے۔ کیونکہ اس کی حرارت معتدلہ سے ورم بہت جلد تحلیل ہو جاتا ہے۔ اور تصفیہ رطوبات بھی ہو جاتا ہے۔

نسخہ آمیزن گل خطمی عنب الثعلب بابونہ ہر ایک ۵ تولہ پوٹلی میں باندھ کر پانی میں ڈال کر جوش دیں۔ بعد ازاں پانی کو ٹب میں ڈال کر مریضہ کو کمر تک پندرہ بیس منٹ بٹھائیں۔

دوائے ذروق عنب الثعلب۔ بابونہ۔ برنجاسف ہر ایک ۱ تولہ پوٹلی باندھ کر ایک سیر پانی میں جوش دیں۔ اور نیم گرم سرنج کے ذریعہ پچکاری کرائیں۔

اسہال بثوری

یہ مرض مستورات کو وضع حمل کے بعد اکثر لاحق ہوتا ہے اس مرض میں معدہ اور آنتوں میں بثورات (چھوٹی چھوٹی پھنسیاں) یا چھالے پیدا ہو جاتے ہیں۔ کثرت سے دست آتے ہیں۔ اور بعض اوقات پیچش بھی ہو جاتی ہے۔ طبیعت مالش کرتی ہے (نفاخات) (غثیان) قے آتی ہے جس

[1] ست اجوائن، ست پودینہ، کافور ہموزن ملا کر دھوپ میں رکھیں۔

[حا]لقہ نہایت ترش ہوتا ہے، اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔
[گو]یا کہ کوئی حلق سے سینہ تک چیرتا چلا جاتا ہے۔ نیز قلاع
(منہ کے چھالے) کی سخت تکلیف ہوتی ہے۔ اگر کچھ دیر کے
[لئے د]ست بند ہو جائیں۔ تو پیٹ پر بھاری پن سینہ میں
[جلن] اور منہ کے چھالوں میں بہت زیادتی ہو جاتی ہے۔ کثرت
[اسہ]ال کی وجہ سے مریضہ نہایت لاغر و کمزور ہو جاتی ہے۔ جسم
[ز]ردی مائل سپیدی اور اس پر خشکی محسوس ہوتی ہے۔ آخر
[میں] نبض سریع و دقیق صلب ہو جاتی ہے۔

علاج

ست گلو اصلی تازہ ساز۔ طباشیر کبود۔ دانہ ہیل خورد
[صمغ ع]ربی ہر ایک ۲ ماشہ۔ باریک پیس کر دوہرے کپڑے
[میں] چھان کر شربت نیلوفر میں ملا کر چٹائیں۔ اور تخم خرفہ
[تخم ب]ارتنگ ہر ایک ۵ ماشہ۔ عرق عنب الثعلب۔ عرق مکوئی
[عرق سونف ہر ا]یک ۲ تولہ میں باریک پیس چھان کر شربت انجبار ۲ تولہ ملا
[کر پلا]ئیں

غذا۔ دوا کے تین گھنٹے بعد عمدہ کیلے کی پھلیاں کھلائیں۔
[اس] کے چھ گھنٹے بعد میٹھا دہی جس میں تھوڑا پانی اور بقدر ذائقہ
[نمک] سفید و نمک طعام باریک پسا ہوا ملا لیا گیا ہو پئیں۔
اس کو گلے مینڈل پینٹ (Paint)

اس کے چھ گھنٹے بعد پھر کیلے کھائیں۔ اس کے سوا کچھ غذا نہ دیں
جب مرض سو بالعلاج ہو جائے تو آہستہ آہستہ کھچڑی مونگ
کی دال، اور دہی استعمال کرائیں ۔ پھر اس کے چند دن
بعد دلیہ گیہوں کا پھر سبزی کے ساتھ چپاتی دیں۔

یادداشت

اس مرض میں اکثر مستورات کو بائیں جانب میلان الرحم
اور بعض کو ورم مؤخر الرحم کی بھی شکایت ہوتی ہے۔ اس کے
واسطے ورم الرحم کے بیان میں تحریر کردہ مرہم داخلیون والا فرزجہ
استعمال کریں۔ یہ اصول علاج بفضلہ نہایت کامیاب ثابت ہوتا
ہے۔ بعض مستورات کو ایسی حالت میں دیکھ کر بعض لیڈی ڈاکٹروں
نے دق الامعاء تشخیص کر دی تھی۔ ان کو بھی بفضلہ اس علاج سے
فائدہ ہوا اور صحت کلی نصیب ہوئی۔ (Ung. Bismuth Co
کبھی اس دوا سے بھی فائدہ ہوتا ہے (morphine
[Lin. Belladonna]) لائیکر بسمتھ کم پیپسین اینڈ ایپیکا اور مارفیا ۵ سے ۱۰
قطرہ تک تھوڑے پانی میں ملا کر مذکورہ بالا غذا کے بعد بجائے کیلوں کی
پھلیاں اور دہی کے بعد دوپہر اور شب کو دیں۔ بعض اوقات
تھے کی ترشی کی وجہ سے گلے میں خراش ہو جاتی ہے اور اس کی
وجہ سے سخت خشک اور نہایت تکلیف دہ کھانسی ہوتی ہے
(mandl) لگانے سے آرام ہو جاتا ہے۔
(جناب حکیم رشید احمد صاحب انصاری) خورجہ

افادات مطب

دمۂ قلبی

جناب شفاء الملک حکیم محمد حسن صاحب قرشی

محکمہ ٹیلیگراف کے ایک ملازم آئے۔ ان کو دو سال سے کھانسی اور دم کشی کی شکایت تھی۔ زیادہ چلنے پھرنے سے سانس کی تکلیف ہو جاتی تھی۔ رات کو بھی اکثر سانس کی تکلیف رہتی تھی۔

اکثر معالجین نے ضیق النفس تشخیص کر کے علاج کیا۔ مگر اس سے فائدہ نہ ہوا۔

حضرت شفاء الملک بہادر نے مریض کا معائنہ فرمایا نبض ضعیف اور غیر منتظم تھی۔ چہرے کا رنگ نیلگوں تھا اور کسی قدر تہیج بھی تھا۔ جگر بڑھا ہوا تھا۔ دائیں پاؤں پر ورم تھا۔ قبلہ موصوف نے تشخیص کی کہ مریض کو دمہ قلبی ہے۔ اور قلب کسی قدر پھیلا ہوا ہے۔ حسب ذیل نسخے تجویز کئے گئے۔

ھُوالشّافی

صبح و شام دواء المسک معتدل ۵ ماشہ کھائیں اور گاؤزبان ۵ ماشہ۔ گل گاؤزبان ۳ ماشہ عناب ۵ عدد۔ ابریشم مقرض ۲ ماشہ جوش دے کر مصری ملا کر پئیں۔

بوقت خواب لعوق سپستان ۲ تولے عرق گاؤزبان ۱۰ تولے میں جوش دے کر پئیں۔

بعد از غذا حب کبد ۲ عدد کھائیں۔

ہفتہ میں دو مرتبہ بوقت خواب حب ملین ۲ عدد کھائیں

مریض نے ایک ہفتہ تک یہ نسخے استعمال کئے۔ جن سے اُسے بہت فائدہ ہوا۔ ان نسخوں کو دو ہفتے تک مزید جاری رکھنے کے لئے کہا گیا۔

تین ہفتے کے بعد دم کشی کی شکایت دور ہو گئی۔ تب حسب ذیل نسخے استعمال کے لئے تجویز کئے گئے

ھوالشافی

صبح و شام۔ اکسیر قلب ۴ سرخ۔ دواء المسک معتدل میں ملا کر کھائیں بعد از غذا حب کبد ۲ عدد کھائیں۔

اکسیر قلب اور حب کبد کے نسخے اسی کالم میں پہلے بیان ہو چکے ہیں۔

سب ایڈیٹر

علم الادویہ

اٹ سٹ

(از جناب کویراج سردار لکشمی چند رویدشاستری۔ آیورویداچاریہ مواتہ۔ کلاں)

پنجابی نام۔ اٹ سٹ۔ سنسکرت۔ شوبھاگنی۔ تامل نام موکوکراٹانی
بمبئی میں۔ گھٹولی۔ بنگالی نام پنار نبایانومن ہندی نام سانٹ پُنرنوا بابسکھپرا
انگریزی نام بوریاویاڈفیوسا (Boerhaa Viadiffusa)

کیفیت۔ ہزاروں سال سے اس کا استعمال ویدک نسخہ جات میں ہو رہا ہے۔ اس کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔ ایک سفید پھول والا جس کو وہ "سویت پُنرنوا" کہتے ہیں۔ اور دوسرا سرخ پھولوں والا جس کو "رکت پُنرنوا" کہتے ہیں۔ طب کی کتابوں میں ایک تیسری قسم کا بھی تذکرہ ملتا ہے۔ جس کے پھول نیلے ہوتے ہیں۔ لیکن وہ کہیں دکھائی نہیں دیتی۔ یہ پودا چھوٹا سا زمین پر پھیلا ہوا ہوتا ہے۔ اس کا پتا چھوٹا گول اور بیضوی شکل کا ہوتا ہے۔ جڑ سفید اور موٹی ہوتی ہے پھول سرخ یا سفید چھتا سا ہوتا ہے۔ کھیتوں میں موسم سرما اور برسات میں عام پایا جاتا ہے

سڑکوں کے کناروں پر کثرت سے اُگا ملتا ہے۔ اس کے ڈنٹھل نرم اور رس بھرے ہوتے ہیں جن میں سے لیسدار رس نکلتا ہے۔ پتوں کا رنگ اوپر سے سبز اور نیچے سے عموماً سفید ہوتا ہے۔ اس کا پھل مٹیلے سبز یا بادامی رنگ کا لمبوترا ہوتا ہے۔

دھنونتری جی فرماتے ہیں۔ کہ سفید بسکھپرا ملین معدہ و دافع بخار ہے۔ مختلف اعضا کی سوجن۔ کمی خون۔ امراض قلب کھانسی۔ اور انتڑیوں کے قولنج میں بھی مفید بتلایا ہے سرخ بسکھپرا تلخ ہوتا ہے۔ اور اعضا کی سوجن۔ جریان خون۔ کمی خون۔ اور کثرت صفرا میں مفید ہونے کا ذکر کیا ہے سشرت مہاراج سانپ اور چوہے پر اس کو جراثیم خارج کرنے اور تپ دور کرنے کے لئے استعمال کرتے تھے۔ کیمیائی تجربہ سے اس میں ایک کھار برآمد ہوئی ہے۔ جس کا نام "پُنرنوین" (Punarnavine) رکھا گیا ہے۔ اس کو پچکاری کے ذریعہ جسم میں داخل کیا جاتا ہے۔ اور یہ اعلیٰ درجہ کی پیشاب آور ثابت ہوتی ہے۔ اندرونی استعمال سے بھی دافع اورام ہے اس سے کھار بھی بنتا ہے۔ عموماً اس کی جڑ کا سفوف بطور دوا چار رتی سے۔ دو ماشہ تک کھلایا جاتا ہے

مجربات و معمولات

پُنرنواہ آدی منڈور

پُنرنوا یعنی اٹ سٹ۔ ترید سفید یعنی ترودی۔ سونٹھ۔ فلفل سیاہ۔ فلفل دراز۔ باؤبڑنگ۔ برادہ درخت دیودار۔ پوست چترک یعنی چیتا۔ پوکھر مول۔ ہلدی۔ دار ہلدی۔ جمالگوٹہ کی جڑ۔ پوست آملہ۔ پوست ہلیلہ۔ چوبہ یعنی چیب۔ اندر جو۔ کٹکی۔ پیپلا مول۔ ناگرموتھ جملہ ادویات کا کپڑ چھان سفوف ایک ایک تولہ کشتہ خبث الحدید یعنی منڈور نصف سیر لے کر چار سیر بول گاؤ کے ساتھ آہنی کڑاہی میں ڈال کر نرم آگ پر پکائیں۔ جب غلیظ القوام ہو جائے

تو چار چار رتی کی گولیاں بنالیں۔

مقدار خوراک و ترکیب استعمال۔ بوقت ضرورت ۱ یا ۲ گولی دن میں تین مرتبہ عرق مکو یا عرق کاسنی یا چھاچھ کے ساتھ استعمال کریں۔

فوائد۔ اس کے استعمال سے ٹھس۔ سوجن امراض شکم اپھارہ۔ درد شکم۔ بواسیر وغیرہ امراض رفع ہو جاتے ہیں۔

سہل چٹکلہ

جوشاندہ احتباس طمث۔ پُرنوا مول دیغ بسکھپرا دو تولہ لے کر جَو کوب کریں۔ اور نصف سیر پانی کے ہمراہ نرم آگ پر پکائیں۔ جب آدھ پاؤ کے قریب رہ جائے۔ تب چھان کر اس میں ایک تولہ قند سیاہ ملا کر پلائیں جن عورتوں کو بے وقت حیض ہونا بند ہو گیا ہو۔ اس کے کچھ دن لگاتار استعمال کرنے سے حیض فراغت سے ہونے لگتا ہے۔

جوشاندہ دافع دردسر۔ پُرنوا مول راٹ سٹ کی جڑ ۱ کا جوشاندہ بنا کر اس میں سر اور پیشانی دھونا فوراً سردرد۔ درد شقیقہ۔ درد آل دور کر دیتا ہے۔ جب کہ اس کی وجہ خصوصاً نزلہ زکام ہو۔

نسوار دافع نزلہ۔ پُرنوا مول لے کر سایہ میں خشک کر کے کپڑ چھان کریں اور شیشی میں بحفاظت رکھیں۔ اور بوقت ضرورت نسوار لیں۔ نزلہ۔ زکام کے لئے بہترین نسوار ثابت ہو گی۔

امراض چشم اور پرنوا ۔۔۔ پرنوا کی جڑ کو عورت کے دودھ میں گھس کر لگانے سے خارش اور سرخی چشم دور ہوتی ہے۔ شہد کے ساتھ رگڑ کر لگانے سے آنکھوں سے پانی بہنا بند ہو جاتا ہے۔ کانجی یا اوس (شبنم) کے ساتھ گھس کر لگانے سے شب کوری یعنی رتوندا دور ہوتا ہے گائے کے گھی کے ساتھ رگڑ کر لگانا یا ضعف چشم کو دور کرتا ہے۔ آخر میں ویدک کی مشہور کتاب شارنگدھر میں تحریر ہے کہ مختلف ترکیب کے ساتھ استعمال سے پُرنوا آنکھوں کے سب روگ کو اس طرح دور کرتا ہے۔ جیسے آفتاب اندھیرے کو بھگا دیتا ہے۔ ہم نے ایک بار کلکتہ میں ایک فقیر کو بسکھپرا کی پتلی پتلی جڑوں کو دو دو آنہ میں فروخت کرتے دیکھا۔ جو اس کو امراض چشم کے لئے فائدہ مند ظاہر کر رہا تھا۔ اور وہ ان کو بلغ بخارا کی خاص بوٹی بتا رہا تھا۔ جو سراسر اس کی بناوٹ تھی۔

پُرنواہ آسو

اجزاء ۱۔ پرنوا (بسکھپرا) سفید۔ پرنوا سرخ۔ پاٹھا جماگوٹہ کی جڑ۔ چترک مول یعنی چیتے کی جڑ ہر ایک ایک سیر کُٹائی خورد ڈیڑھ سیر۔

اجزاء ۲۔ چینی دس سیر۔ شہد خالص ایک سیر۔ پُرنواہ آسو نصف بوتل۔

اجزاء ۳۔ ناگ کیسر اصلی۔ دارچینی۔ تیزپات۔ الائچی خورد ہر ایک ڈھائی تولہ مرچ سیاہ۔ سگندھ بالا ہر ایک دس تولہ

ترکیب۔ اجزاء ۱ خوب کوٹ کر موٹی چھلنی میں چھان کر قلعی دار برتن میں ڈیڑھ من پانی ڈال کر نرم آگ پر پکائیں۔ جب بیس سیر بننے کے قریب رہ جائے اتار کر مل چھان لیں۔ اجزاء ۲ حل کریں۔ اس کے بعد اجزاء ۳ سِل پر پانی کے ہمراہ باریک پیس کر گولا سا بنا کر ڈالیں۔ اور کسی چینی کے برتن میں ڈال کر منہ بند کر کے ایک ماہ محفوظ رکھیں۔ بعد ازاں نتھار کر چھان لیں۔ اور بوتلوں میں بھر کر رکھ دیں۔

مقدار خوراک۔ دو سے چار تولہ اسی قدر پانی ملا کر

فوائد۔ امراض قلب۔ یرقان۔ شدید سوجن۔ جگر۔ تلی۔ جریان۔ باؤگولا۔ بھگندر۔ بواسیر۔ ہچکی۔ کھانسی۔ دمہ۔ سنگرہنی۔ برص میں مفید ہے۔

دافع یرقان مالا

اکثر لوگ ایک مالا تیار کرکے دیا کرتے ہیں جس کو پہننے سے روز بروز یرقان کم ہوتا جاتا ہے اور مالا بڑھتی جاتی ہے۔ وہ لوگ اس کو اپنے زعم میں اس منتر کی کرامات خیال کرتے ہیں۔ جو گرہ دیتے وقت پڑھا کرتے ہیں لیکن دراصل حقیقت میں یہ بسکھپرہ بوٹی کا کرشمہ ہے۔ جو مالا میں باندھی جاتی جس سے عامل صاحب خود ناآشنا ہیں۔

ترکیب تیاری مالا۔ اٹ سٹ کی جڑ کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے بناکر ہر ایک ٹکڑے کو خام رسنہ کی ڈور میں (جو کم از کم آٹھ تاگوں کو جوڑکر بنایا گیا ہو) گرہ دیتے جائیں یہاں تک کہ کم از کم اکیس عدد ٹکڑے بندھ جائیں بس مالا تیار ہے۔ مریض کے گلے میں پہنائیں۔ مالا بڑھنی اور بیماری کم ہوتی جائے گی۔

پنرنواہ آدمی کواتھ

بسکھپرہ کی جڑ۔ ہیلہ۔ پوست نیم دار ہلدی۔ گلگی بیروں کے پتے۔ گلو سبز۔ سونٹھ ہر ایک تین تین ماشہ سب ادویات کو جو کوب کرکے ۱۶ سو تولہ پانی میں پکائیں۔ جب ۲ دو تولہ کے قریب رہ جائے تو اتار کر چھان لیں۔ اور ۲ تولہ بول گاؤ ملا کر پلائیں۔

فوائد۔ یرقان۔ کھانسی۔ معدہ کے روگ۔ اعضا کا سوزش۔ دمہ وغیرہ میں از حد مفید ہے۔

نوٹ۔ جن اصحاب کو بول گاؤ سے اعتراض ہو وہ اس کی جگہ عرق کو دو تولہ ملاکر استعمال کرائیں۔

علاج دق الاطفال

(جناب حکیم محمد طفیل صاحب گورداسپوری)

اس مرض میں عموماً وہ بچے مبتلا ہوا کرتے ہیں جن کو ماں کا دودھ میسر نہ آئے۔ بچے کو صاف ستھرے ہوادار مکان میں جہاں سورج کی روشنی کافی پڑتی ہو رکھیں۔ گرمی اور سردی کے حملے سے محفوظ رکھیں۔ ہر روز گھی گرم کرکے سارے جسم پر ملیں۔ گرمی کے موسم میں سرد پانی سے ہر روز نہلائیں۔ صاف ستھرے ہلکے کپڑے پہنائیں۔ سردی کے موسم میں گرم پانی سے نہلائیں اور گرم کپڑے پہنائیں بار بار دودھ پلانا اور بار بار غذا دینا چھوڑ دیں وقت مقررہ پر دودھ اور غذا دینا شروع کر دیں۔ غذا ہلکی اور زود ہضم دیں۔ دودھ پلانے والی شیشی اور دودھ رکھنے کے برتنوں کو اچھی طرح تین چار مرتبہ صاف کرنا چاہئے۔ اگر ماں کا دودھ پیتا ہو تو اس کی ماں کو چاہئے کہ جماع کی کثرت سے پرہیز کرے۔ ہلکی اور زود ہضم غذائیں جو بہت گرم نہ ہوں استعمال کرے اور حفظ صحت کے اصولوں پر عمل کرے دودھ پلانے والی شیشی کو ہر بار جب وہ دودھ دیا جائے صاف کرکے رکھ دیا جائے

بچے کی اغذیہ:۔

اگر بچے کو ماں کا دودھ میسر نہ ہو تو گائے کے دودھ سے پرورش کریں۔

بیضۂ مرغ کی سفیدی کو ماء الجبن میں پھینٹ کر پلانا بہت مفید ہے۔

تازہ پھلوں کا رس بہت مفید ہے

مچھلی کا تیل غذا کے بعد بہت تھوڑی مقدار میں دودھ میں ملا کر پلایا کریں بہت مفید ہے۔

چونے کا پانی تھوڑی تھوڑی مقدار دینا مفید ہے

اصلی اسپات کا لوہا لے کر اس کو گرم کرکے پانی میں بجھا کر اس پانی کے چند قطرے عمر کے لحاظ سے بچے کو دیں۔

خوب کلاں ایک پاؤ لے کر ایک سیر پختہ بکری کے دودھ میں جوش دیں۔ پھر اس کو سایہ میں خشک کریں۔ اسی طرح تین چار جوش دیں۔ ۲ رتی ۲ رتی صبح و شام عرق گاؤزبان کے ساتھ دیں۔ بچوں کے حمیات میں مفید ہے

بدہضمی اور اسہال کی حالت میں نسخہ ذیل کا استعمال کریں ہینگ گھی میں بریاں کی ہوئی ۱ ماشہ دانہ الائچی کلاں ۴ ماشہ پوست آملہ ۶ ماشہ فلفل سیاہ ۱ ماشہ تمام اشیا کو باریک کریں۔ ۱ چاول سے ۲ چاول تک عرق سونف عرق اجوائن کے ساتھ صبح و شام دیں۔

نسخہ مقوی معدہ:۔ نوشادر ۳ ماشہ سوڈا بائی کارب ۳ ماشہ کو باریک کرکے نیلی شیشی میں رکھیں۔ خوراک ایک چاول عرق سونف کے ساتھ دیں۔

نسخہ:۔ اگر قبض ہو تو ریوند خطائی سوڈا بائی کارب ہموزن دونوں کو باریک کرکے سفوف بنا کر ۱ رتی دودھ کے ساتھ دیں۔ مجرب ہے۔

نسخہ:۔ تخم گاؤزبان ۳ ماشہ بہت گلو ۳ ماشہ طباشیر ۲ ماشہ مصری کوزہ ۳ ماشہ تمام اشیا کو باریک پیس کر سفوف تیار کریں خوراک ۱ رتی صبح و شام ہمراہ شیر بز اگر گدھی کا دودھ مل جائے تو بہت اچھا ہے

نسخہ:۔ کچھوے کی ہڈی لے کر چکنے پتھر پر پانی کے ذریعہ گھس کر گولیاں بمقدار دانہ مونگ بنا لیں۔ ایک گولی ماں کے دودھ میں گھس کر پلائیں مجرب ہے۔

نسخہ مروارید ناسفتہ ۱ رتی طلا ہموزن عرق بید مشک میں سات یوم کھرل کریں خوراک ۱ چاول صبح و شام ماں یا گائے کے دودھ سے دیں مجرب ہے

مجربات

(از جناب حکیم اکبر حسین صاحب الہ آبادی)

معجون مقوی دل و دماغ و جملہ اعضاء رئیسہ۔ مولد منی و مغلظ منی۔ ممسک و مقوی باہ وغیرہ۔

بہمن سرخ، بہمن سفید۔ تودری زرد۔ تودری سفید۔ شقاقل مصری۔ ثعلب مصری ہر ایک ۲ ماشہ۔ مغز تمر ہندی مقشر ۲ ماشہ۔ تخم گزر ۲ ماشہ۔ تخم شلغم ۲ ماشہ۔ تخم بلیوان ۲ ماشہ۔ تخم پیاز ۲ ماشہ۔ تخم گندنا ۲ ماشہ۔ اندر جو شیریں ۲ ماشہ۔ کشتہ فولاد ۲ ماشہ۔ کشتہ قلعی ۲ ماشہ۔ کشتہ مرجان ۲ ماشہ۔ کشتہ عقیق ۲ ماشہ۔ کشتہ نقرہ ۴ ماشہ۔ ناگر موتھہ ۲ ماشہ۔ بوزیدان ۲ ماشہ۔ کباب چینی ۲ ماشہ۔ سورنجان شیریں ۲ ماشہ۔ پودینہ ۲ ماشہ۔ زرونج عقربی ۲ ماشہ۔ خشخاش سفید۔ اسگند ناگوری ۹ ماشہ۔ مغز پستہ تولہ۔ مغز بادام شیریں تولہ۔ مغز چلغوزہ تولہ۔ مغز فندق تولہ۔ مغز اخروٹ تولہ۔ نارجیل تولہ۔ کنجد مقشر تولہ۔ مغز پنبہ دانہ تولہ۔ لونگ تولہ۔ سونٹھ تولہ۔ جوز بوا تولہ۔ دانہ الائچی خورد سفید تولہ۔ دواؤں کو علیحدہ علیحدہ باریک کرکے بعدہٗ سب کو ملا کر شہد سہ گنا میں معجون بنائیں۔ خوراک ایکتولہ یومیہ دونوں وقت برداشت طبع کے مطابق استعمال کریں۔

طلاء عجیب و غریب۔ سم الفار سفید۔ ہڑتال طبقی منسل ہر ایک ڈھائی تولہ۔ گندھک آملہ سار۔ اسگند ناگوری ریگماہی۔ جمالگوٹہ۔ کچلہ۔ ہیرا ہینگ ہر ایک پانچ تولہ۔ زردی بیضہ مرغ چالیس عدد۔ چربی شیر نر و چربی مار سیاہ ہر ایک ایک تولہ۔ دواؤں کو باریک کرکے زردی بیضہ مرغ و چربیوں میں ملا کر کھرل کرکے لانبی لانبی گولیاں بنائیں اور بتال جنتر سے تیل حاصل کریں۔ تیل کی پیالی میں دو تولہ پارہ رکھ کر شیشی کے منہ کے پاس رکھیں تاکہ روغن پارہ میں گرے۔ جب روغن کل بستہ بجس کا وزن دس یا گیارہ تولے کے قریب ہوگا۔ تو روغن اور پارے کو کھرل کریں۔ پارہ نابود ہو جائے گا۔ پھر ایک تولہ زعفران۔ ایک تولہ جونک مصفیٰ۔ ایک تولہ زفت رومی باریک کرکے ملا کر ایک دن برابر مسلسل تواتر سحق کریں۔ اور شیشی میں محفوظ رکھیں۔

ترکیب استعمال مثل دیگر طلاؤں کے ہے۔ اس طلاء کے استعمال سے عضو کی خرابیاں رفع ہو جاتی ہیں اور درازی و فربہی بھی آجاتی ہے۔ بارہا کا تجربہ شدہ ہے عام طلاؤں سے بدرجہا بہتر ہے لطف یہ کہ باوجود سم الفار و جمالگوٹہ کے شامل ہونے کے بلا ضرر ہے

(از جناب حکیم گوہر الدین صاحب)

حب مبہی۔ کشتہ نقرہ۔ مشک نیپالی۔ عنبر اشہب۔ مروارید ناسفتہ۔ مومیائی کافی۔ جند بیدستر ہر ایک ۵ رتی زعفران نصف رتی۔ ورق طلا ۳ رتی۔ روغن پستہ میں کھرل کریں اور اسی گولیاں بنائیں۔ ایک گولی بعد از غذا عصر کے وقت کھائیں اور دودھ میٹھا کرکے نوش کریں۔ قوت باہ کے لئے بے نظیر چیز ہے۔

طلاء عجیب۔ جند بیدستر۔ مالکنگنی۔ قرنفل۔ بیر بہوٹی۔ زلو خشک۔ سم سفید۔ سیماب مصفیٰ ہر ایک ایک تولہ چربی شیر ۲ تولہ۔ زردی بیضہ مرغ دس عدد ایک ہفتہ متواتر کھرل کرکے آتشی شیشی کے ذریعہ تیل نکالیں۔ چند قطرے حشفہ و سیون بچا کر عضو مخصوص پر مالش کریں۔ صبح کو پانی نیم گرم سے دھو ڈالیں ایک ہفتہ کا استعمال ہی۔ لاغری کو مٹا کر بے حد فربہی اور قوت پیدا کرے گا۔ حد درجہ کا مقوی باہ ہے۔

(جناب حکیم ابوالفقر محمد شمس الحق خاں امرتسر)

تریاق جریان شمسی۔ اقاقیا ہمعین موصلین۔ تودری۔ ریگ ماہی۔ ست گلو۔ ست اسبغول۔ طباشیر الائچی خورد ہر ایک ایک تولہ۔ ورق نقرہ۔ کشتہ مرجان۔ کشتہ صدف۔ کشتہ عقیق۔ مغز کشنیز ہر ایک ۱ تولہ جملہ ادویات کو یکجان کر کے سفوف بنا کر ۳ ماشہ صبح و شام ہمراہ شیر گاؤ کھائیں۔ جریان۔ رقت۔ سرعت و کثرت احتلام کے لئے مفید ہے۔

(جناب حکیم سلطان محمود صاحب)

حبوب ممسک شاہی۔ شنگرف ۱ تولہ۔ شراب براندی ایک بوتل۔ افیون خالص۔ بزرالبنج۔ عقرقرحا۔ قرنفل جوز بوا۔ تخم قنب۔ دارچینی۔ جاوتری ہر ایک ایک تولہ۔ زعفران اصلی۔ مشک خالص ۶ ماشہ۔ روغن دھتورہ ۵ تولہ۔ سب دواؤں کو علیحدہ علیحدہ خوب باریک پیس کر مانند غبار کر لیں۔ پھر روغن دھتورہ اور شراب براندی میں کھرل کریں۔ جب خشک ہونے پر آ جائے تو حبوب نخودی بنالیں۔

ترکیب استعمال ایک گولی ہمراہ شیر گاؤ استعمال کریں نہایت کامیاب دوا ہے

مراسلات

پنجاب طبی کانفرنس کے عہدیداروں کا ضروری اجلاس

پنجاب کے وزیر اعظم سر سکندر حیات خاں مرحوم و مغفور کی وفات حسرت آیات کی خبر سن کر پنجاب طبی کانفرنس کے عہدیداروں کا خاص اجلاس بر مکان حکیم محمد افضل زبدۃ الحکما جنرل سکرٹری پنجاب طبی کانفرنس منعقد ہوا جس میں اس شدید غمناک بے وقت موت پر اظہار افسوس کرتے ہوئے مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی گئی۔ اور پسماندگان کے لئے ہمدردی کا اظہار کیا گیا۔ نیز مرحوم کی فنی خدمات کو مدنظر رکھتے ہوئے اس امر کو تسلیم کیا گیا کہ طب یونانی کو مرحوم کی ذات سے بہت کچھ امیدیں تھیں۔ اور کہ مرحوم نے فن طب کو پنجاب میں از سر نو زندہ کیا۔ اور اس میں نئی روح پھونک دی۔ اس لحاظ سے سر سکندر حیات خاں فن طب کے لئے مسیحا تھے۔ اور ان کی بے وقت موت سے اس فن کو شدید نقصان پہنچا ہے

(حکیم محمد افضل جنرل سکرٹری)

پنجاب پراونشل طبی کانفرنس کا پروگرام خصوصی

پنجاب پراونشل طبی کانفرنس کا ساتواں سالانہ اجلاس بمقام لاہور ماہ فروری ۱۹۴۳ء کے آخر ہفتے میں منعقد ہوگا جس میں ملک بھر کے نامور اور معزز اطبا اپنے طبی خیالات سے لوگوں کو مستفیض فرمائیں گے۔ اجلاس تین چار دن متواتر ہوگا جس میں پبلک کے لئے مفید طبی مضامین طب کی سود و بہبود کے لئے ضروری تجاویز اطبا کی معلومات کو بڑھانے کے لئے نئے نئے تجربات پیش کئے جائیں گے۔ ان سب چیزوں کے علاوہ مفصلہ ذیل پروگرام خصوصی ہوگا۔

ریسرچ ورک

۱۔ خواص طب یونانی کے متعلق تحقیق و تفتیش کے لئے قابل اور بہترین پریکٹیشنروں کی ایک جماعت مقرر کی جائے گی، جو اس کام کو اپنے ہاتھ میں لے کر اس کام کو باقاعدہ سر انجام دے گی

۲۔ نایاب پرانی کتب کی نشر و اشاعت بعض گھرانوں اور طبی لائبریریوں اور طبی کتب خانوں میں اب تک ایسی طبی دستی کتب موجود ہیں جو اس وقت بھی اپنے اندر بہترین لٹریچر رکھتی ہیں۔ نیز بعض شائع شدہ طبی کتب نایاب ہو رہی ہیں۔ ان سب کو مناسب طریق میں محفوظ کرنے کے لئے ایک سب کمیٹی بنائی جائے گی۔

۳۔ تجدید دوا سازی زمانہ حاضرہ کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے اور دواؤں کے اثرات کو محفوظ رکھتے ہوئے۔ دواؤں کو ایسی صورت میں بنایا جائے۔ کہ ان کا استعمال کرنا بہت سہل ہو۔ اس مقصد کے لئے بھی ایک سب کمیٹی بنائی جائے گی

نصاب تعلیم

یہ ایک نہایت ہی اہم مسئلہ ہے۔ یونانی طب کے لئے جن کتب کی تعلیم نہایت ضروری ہے ان کو بعض اوقات ۴

۳ چھوڑ دیا جاتا ہے۔ یا بعض دفعہ جن دوسرے علوم کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان سے نفرت کا اظہار کیا جاتا ہے۔ ایک سب کمیٹی بنائی جائے گی جو بالکل معتدل نصاب تعلیم تجویز کرے۔

(باقی بر صفحہ سوالات صفحہ ۲۵)

جوابات

(۱) غیر شادی شدہ مریض کے لئے اکسیر عجیب کا استعمال مفید ہے۔ اس کا نسخہ طبی فارماکوپیا جلد اوّل میں ہے۔ یا قومی دواخانے سے طلب کی جاسکتی ہے۔ شادی شدہ مریض کو صحبت سے پرہیز رکھ کر معجون آرد خرما ۵ ماشہ باضافہ کشتہ ایک سرخ صبح و شام دو ہفتے تک استعمال کرنا چاہیئے۔ (حکیم گنگا رام گاندھی)

(ایضاً) نسخہ مندرجہ ذیل تیار کرکے استعمال کریں۔
کشتہ مرجان۔ کشتہ قلعی۔ لاجونتی۔ ثعلب مصری۔ موصلی سفید۔ پوست بیخ ستیاناسی۔ موچرس۔ کرکس۔ شقاقل مصری کشتہ حجر الثعلب مساوی الوزن سب کو یکجان کرکے سفوف بناکر ۲ ماشہ صبح و شام ہمراہ شیر گاؤ کھائیں۔
(حکیم شمس الحق خاں)

(۲) کشتہ الماس کی مکمل ترکیب صنعت اکبر میں موجود ہے اس کتاب کے مصنف نے تحریر کیا ہے۔ کہ انہوں نے اس ترکیب سے کشتہ الماس تیار کیا ہے۔ اور بالکل صحیح تیار ہوا ہے۔ آپ بھی آزمائیں۔ اب عمل شائع کرانا آپ کا کام ہے۔ (حکیم گنگا رام گاندھی)

(۳) جب ایک دفعہ آیوڈیکس سے آرام ہوچکا ہے۔ تو اب دوبارہ بھی استعمال کیجیے۔ اگر آپ دیسی نسخہ ہی چاہتے ہیں تو ضماد محلل سے فائدہ اٹھایئے۔ لنگوٹ باندھ کر رکھنا ضروری ہے۔ (حکیم گنگا رام گاندھی)

(ایضاً) آپ مغز ساق گاؤ ۲ تولہ۔ موم شمعی ۱ تولہ روغن زیتون ۲ تولہ تخم　　۱ تولہ۔ افیون ۴ ماشہ۔ کافور ۲ ماشہ۔ زعفران ۴ ماشہ سب کو خوب یکجان کرکے حفاظت سے رکھیں۔ اور مقام متورم پر لگائیں۔ مجرب ہے۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۴) لڑکے کی عمومی صحت کی اچھی طرح حفاظت کیجئے۔ اچھی غذا سیر، ورزش اور پھلوں کا استعمال مفید ہے۔
اطریفل غدودی کسی معتبر دواخانے سے لے کر ۵ ماشے صبح شام دودھ کے ساتھ دیجئے۔ گلٹیوں پر آیوڈیکس کی مالش کیجئے۔ (حکیم گنگا رام گاندھی)

(ایضاً) آپ معجون لک مغسول استعمال کرائیں۔ اور ترپھلے کا سفوف بھی حسب برداشت بچہ کو استعمال کرائیں۔ انشاء اللہ اس سے جلد صحت حاصل ہوگی۔ بادی و ثقیل چیزوں سے پرہیز کریں لطیف و جید الکیموس غذا استعمال کرنی چاہیئے۔ (حکیم شمس الحق)

(۵) آپ معجون یوگ راج گوگل استعمال کرکے دیکھیں۔ مالش کے لئے نارائن اور مہالاکشادی تیل ہموزن ملاکر گرم کرکے استعمال کرائیں۔ ساری دوائیں آیورویدک دواخانوں سے ملیں گی۔
(حکیم گنگا رام گاندھی)

(ایضاً) آپ کو اگر روغن　　مطلوب ہے تو نسخہ ۳ کا تیار کرکے شانے پر روزانہ لگائیں۔ اور کھانے کے لئے ذیل کا نسخہ تیار کرکے استعمال کریں۔ شانہ کا درد انشاء اللہ دور ہوگا سورنجان شیریں ۵ تولہ۔ زنجبیل ۹ ماشہ۔ فلفل ۶ ماشہ۔ دار فلفل ۶ ماشہ۔ تربد سفید ۱ تولہ حب النیل ۹ ماشہ۔ سقمونیا ۶ ماشہ۔ صمغ عربی ۴ ماشہ۔ کتیرا ۴ ماشہ۔ ریوند چینی ۱ تولہ جملہ ادویات کو مغز گھیکوار میں خوب کھرل کرکے دانہ نخود کے برابر حبوب بناکر ۲ حب سے ۴ حب تک صبح و شام ہمراہ عرق سولف کھائیں
(حکیم شمس الحق خاں)

یادداشت۔ خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔
مینیجر

سوالات

جو صاحب دفتر سے مشورہ حاصل کرنا چاہیں۔ انہیں ہر سوال کے ساتھ ہر کے ٹکٹ اور جو صاحب رسالہ کے ذریعے جواب کے خواہشمند ہوں۔ ان کو ا/ کا ٹکٹ فی سوال بھیجنا چاہیئے۔

(۶) مریض عمر ۴۴ سال ذات ۔ زمیندار صحت مضبوط۔ توانا۔ اس کے دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں پر عرصہ دو سال سے ہمیشہ اور ہر موسم میں کھجلی ہوتی رہتی ہے۔ مریض جب اسے کھجلا لیتا ہے۔ وہاں سے پانی رسنے لگ جاتا ہے۔ موسم برسات میں زیادتی ہو جاتی ہے۔ اگر روغن کھند یا سرشف وغیرہ کی متواتر مالش کرائی جائے۔ تو جلد نرم اور ملائم ہو جاتی ہے۔ مگر مرض میں کوئی کمی نہیں ہوتی۔ جس طرح سردیوں میں ہاتھ اور پاؤں پھٹ جاتے ہیں۔ اسی طرح اس کے پاؤں اور ہاتھوں میں گہرے زخم رہتے ہیں۔ جن سے خون کی بجائے پانی بہتا ہے۔ اور وہ زخم خود بخود دس بارہ روز کے بعد ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ مزید پیدا ہو جاتے ہیں۔ غرض یہی سلسلہ جاری ہے بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ ہر دو ہاتھوں اور پاؤں پر زخم نہیں ہوتا

(خریدار ۱۰۱۳)

(۷) سفید پھول کی کنڈیاری اور سفید پھول والا آک درکار ہیں۔ کوئی صاحب ازراہ کرم تشفی مطلع فرمائیں۔ کہ کس جگہ سے ہر دو اشیاء دستیاب ہو سکتی ہیں۔

(خریدار ۱۰۴۹۴)

(۸) ایسی قسم کی گل گل درکار ہے جس میں اگر سوئی چبھوئی جائے۔ تو چند منٹ میں گل جائے۔ کوئی صاحب بذریعہ مشیر اس کے پتہ اور قیمت سے مطلع فرمائیں۔

(محمد عبداللہ ٹھیکیدار)

(۹) جناب سلطان محمود صاحب اور دوسرے حضرات سے گذارش ہے کہ آگی بوٹی کے متعلق پوری طرح واقفیت ہو یا امید دستیابی ہو تو مطلع فرمائیں اور قیمت تحریر فرمائیں۔

(مجیب اللہ بٹینہ)

(۱۰) مریض عمر ۲۵ سال بریان کی شکایت ہے۔ آتشک کی شکایت ہوئی تھی۔ مگر علاج سے زائل ہو گئی۔ خبزی اور تقویت اب کم ہے پورے طور پر حظ حاصل نہیں ہوتا۔ عمومی صحت ٹھیک ہے۔

(ایک سائل)

(۱۱) مریض عمر ۲۵ برس۔ ایک جھگڑے فساد کی بنا پر بہت سے اشخاص نے ڈنڈوں سے پیٹا۔ تمام بدن میں چوٹیں آئیں زخم نہیں ہوئے۔ اب بظاہر مریض تندرست ہے۔ مگر بدن کے جوڑ پھڑکتے رہتے ہیں۔ ٹانگیں سن ہو جاتی ہیں۔ قلب میں اختلاج ہوتا ہے۔ مزاج گرم وخشک ہے بدنی کمزوری بہت زیادہ ہے۔ کم قیمت نسخے کی ضرورت ہے

بقیہ مراسلات

نوٹ (۱) ان مقدمہ میں حصہ لینے کے لئے جو حضرات اپنی خدمات پیش کرنا چاہتے ہیں۔ وہ ہمیں فوراً اطلاع دیں

(۲) اطبا حضرات اس جلسہ میں جوق در جوق جمع ہوں

(۳) وید حضرات بھی تکلیف گوارا فرما کر ضرور شامل ہوں۔

حکیم محمد افضل جنرل سیکرٹری

فروری — رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۴۵۲ — سنہ ۱۹۴۳ء

مشیر الاطبا

زیر سرپرستی

شفاء الملک حکیم محمد حسن قرشی لاہور

سالانہ چندہ ڈیڑھ روپیہ

عہدِ حاضر کا طبی شاہکار
جامع الحکمت
مرتبہ رئیس الاطباء حکیم محمد حسن قرشی پرنسپل طبیہ کالج لاہور
طب کا بہترین عام فہم اور مکمل انسائیکلوپیڈیا جس میں تاریخ طب تشریح حفظ صحت
تشخیص اور دستور العلاج کے علاوہ تمام امراض کی مفصل ماہیت اسباب علامات تشخیص
فروق الامراض۔ انجام و عوارض۔ اصولِ علاج۔ دستور العلاج۔ نہایت کامیاب اور
بہترین مجربات دیئے گئے ہیں۔ علاج میں قلیل المقدار اور مرکب دوائیں بھی شامل ہیں۔ سینکڑوں
جدید امراض کا بیان بھی شامل ہے۔ اس کے علاوہ عکسی تصویریں ہیں۔ ابتدا میں ایک
عجیب و غریب رنگین نقش تشریحی ہے۔
تشخیص مجربات اور تصاویر
کے اعتبار سے اس جیسی کتاب ابھی تک اردو میں شائع نہیں ہوئی کیونکہ اس میں
طب قدیم و جدید کے تمام ضروری معلومات آ گئے ہیں۔ زبان سادہ اور سلیس ہے
اور ہر طبیب، وید اور ڈاکٹر اور شائق طب کے علاوہ ہر گھر میں اس کا ہونا
مفید اور ضروری ہے۔
کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ
صفحات جلد اول تقریباً گیارہ سو۔ مجلد سنہری قیمت پانچ روپے بارہ آنے
صفحات جلد دوم ساڑھے گیارہ سو۔ مجلد سنہری قیمت چھ روپے چار آنے
قیمت ہر دو مجلد ساڑھے گیارہ روپے
ناظم کتب خانہ شفاء الملک اطباء دل محمد روڈ لاہور
جامع الحکمت
قرشی

فہرست کتب

جامع الحکمت عہد حاضر کی مسلمہ طور پر بہترین کتاب ہے جس میں تشخیص حفظان صحت اور علاج و معالجات کو نہایت تفصیل سے قلمبند کیا گیا ہے۔ سینکڑوں عکسی تصویریں بھی شامل ہیں۔ اپنی خوبیوں کی وجہ سے بعض کالجوں کے نصاب میں داخل ہو چکی ہے۔ مفصل پچھلے صفحے پر دیکھیں۔ قیمت جلد اول مجلد سنہری [illegible]۔ جلد دوم مجلد سنہری [illegible]۔

طبی فارماکوپیا اس کتاب میں طب قدیم کے تمام بہترین نسخے جمع کر دیئے گئے ہیں۔ زود اثر اور قلیل المقدار مستند مجربات شائع کر دیئے گئے ہیں۔ اور ڈاکٹری کے مقابلے کا ایک مستند فارماکوپیا تیار کر لیا گیا ہے۔ قیمت جلد اول مجلد سنہری [illegible]۔ جلد دوم مجلد سنہری [illegible]

سلک مروارید امراض مردانہ پر ایک بہترین کتاب ہے جس میں مختلف ممالک کے پانچسو ماہرین فن کے تجربات کا نچوڑ ہے۔ قیمت مجلد سنہری [illegible]

طبی کورس طبیب بنانے والا ذخیرہ اردو میں۔ عرصہ سے ضرورت محسوس ہو رہی تھی کہ طب کا ایک سادہ نصاب اردو میں مرتب کیا جائے جسکے مطالعہ سے ہر شخص طبیب بننے کی کوشش میں کامیاب ہو سکے ادارہ مشیر الاطبا نے اس سلسلہ میں تین کتابیں مرتب کی ہیں ۱۔ طب کی پہلی کتاب۔ ۲۔ طب کی دوسری کتاب۔ ۳۔ طب کی تیسری کتاب۔ ان تینوں میں طب کے تمام اصول و کلیات جمع کر دیئے گئے ہیں۔ اور رموز تشخیص نبض قارورہ۔ اصول علاج۔ اسباب مرض حفظان صحت۔ امور طبیعہ کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ اپنی خوبیوں کی وجہ سے طبیہ کالج لاہور وغیرہ کے نصاب میں داخل ہو چکی ہیں۔ آخر میں طبیہ کالج لاہور کے امتحانی سوالات بھی دیئے گئے ہیں طب کی پہلی کتاب (ترجمہ موجز القانون فن اول مختصر الکلیات) قیمت [illegible] طب کی دوسری کتاب مجلد ترجمہ اقصرائی فن اول جزو علمی (کتاب الکلیات جلد اول) مجلد [illegible] طب کی تیسری کتاب مجلد (ترجمہ اقصرائی فن اول جزو عملی کتاب الکلیات جلد دوم) [illegible] تینوں کتابوں کا سٹ [illegible] سات کی بجائے سات روپیہ میں دیا جاتا ہے

علاج بالغذا اردو زبان میں ایک ایسی لاجواب تصنیف ہے جس کا صحیح اندازہ صرف اس کے دیکھنے سے ہی ہو سکتا ہے۔ قدیم اطبا نے بھی اس علاج کی اہمیت کو سمجھ کر اس کے متعلق مستقل تصانیف مرتب کی ہیں ادارہ مشیر الاطبا نے اس جدید سعی سے مغرب و مشرق کی تمام معلومات اور جدید ترین تحقیقات یکجا کر دی ہیں۔ ہندوستان کے مشہور اطبا اور ڈاکٹروں کے بیش قیمت [illegible] ہے۔ اس کو پڑھ کر جہاں ایک طرف ہمارے اطبا تمام جدید ترین معلومات و اکتشافات سے استفادہ کریں گے۔ وہاں دوسری طرف علم العلاج میں غذا کی بیش از بیش اہمیت اور مخصوص غذائی معالجات کو سمجھ کر اپنے مطبوں کو کامیاب بنائیں گے۔ [illegible] و فن کا ایک ایسا ذخیرہ ہے۔ جسے ہر گھر ہر مطب اور ہر [illegible] میں موجود رہنا چاہیئے۔ کاغذ سفید عمدہ کتابت و طباعت عمدہ سائز [illegible] ضخامت ۵۰ [illegible] صفحات قیمت [illegible]

قانون ازدواج لاجواب کتاب ہے۔ اور میاں بیوی کے لئے صحت نامہ ہے۔ اس میں [illegible] وظیفہ خاص کے قوانین طریقے۔ اوقات۔ ہدایات عشرت۔ قوت مخصوصہ کو بڑھانے کی تدابیر اسباب [illegible] نیز مقوی غذائیں اور دوائیں درج ہیں۔ ہر شادی شدہ مرد اور ہر طبیب کے پاس ضرور ہونا ہے۔ قیمت [illegible]

جلد ۲ | مشیر الاطبا بابت ماہ فروری سنہ ۱۹۴۳ء مطابق ماہ صفر سنہ ۱۳۶۲ھ | نمبر ۵

فہرست مضامین

قواعد و ضوابط

۱۔ رسالہ ہر انگریزی ماہ کی [illegible] تاریخ کو باقاعدہ ہر خریدار کو بھیج دیا جاتا ہے۔

۲۔ ڈاک کے ڈاکو رسائل کو ہضم کر جاتے ہیں۔ اس لئے اگر آپ کو [illegible] تاریخ تک رسالہ [illegible] دفتر کو خط لکھیں۔ دوبارہ بھیج دیا جائے گا۔ بعض اصحاب دو دو مہینے بعد پچھلے رسائل نہ ملنے کی شکایت کرتے ہیں۔ ایسے پرچے بلا قیمت نہیں بھیجے جائیں گے۔

۳۔ جواب طلب امور کے لئے چھ پیسے کا ٹکٹ آنا لازمی ہے۔

۴۔ خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ نہایت ضروری ہے۔

۵۔ پتہ صاف اور خوشخط لکھیں۔

۶۔ دفتر کے نام منی آرڈر اور وی پی سنٹرل ایکسچینج بنک کی معرفت وصول ہوتے ہیں۔ اس لئے بنک مذکور کے منیجر [illegible] کو [illegible] دیا جائے۔

مینیجر

مشیر الاطباء

بابت ماہ فروری ۱۹۴۳ء

شذرات

سر سکندر حیات خاں مرحوم

آنریبل سردار سر سکندر حیات خاں مرحوم وزیر اعظم پنجاب کی وفات حسرت آیات سے ہندوستان کی ایک بہت بڑی شخصیت ہندوستان سے اٹھ گئی ہے۔ وہ ایک بڑے سیاستدان بہت بڑے مدبر اور بلند پایہ انسان تھے۔ انہوں نے اپنی زندگی میں بڑے سے بڑے مراتب حاصل کئے پنجاب کی وزارت عظمیٰ کے علاوہ وہ دو مرتبہ گورنر بھی ہوئے اور کچھ عرصہ ریزرو بنک کے ڈپٹی گورنر بھی رہے۔ اس سے پہلے وہ حکومت پنجاب میں ریونیو ممبر اور ریاست بہاولپور میں وزیر اعظم بھی رہ چکے تھے۔ اتنے بلند مدارج حاصل کرنے کے باوجود وہ نہایت متواضع خلیق اور ملنسار تھے۔ ان کی یہ عجیب و غریب خوبی تھی کہ جس شخص سے بھی وہ ملے۔ اس کو انہوں نے اپنا گرویدہ کر لیا۔

کسی شخص کی صحیح عظمت کا اندازہ اس کے مرنے کے بعد ہی کیا جا سکتا ہے۔ ان کے انتقال پر ہندو مسلمان۔ سکھ۔ ہندوستانی اور انگریز سب نے یکساں رنج والم کیا۔ ان کے جنازے کے ساتھ اگر ایک طرف عوام فغاں سنج تھے تو دوسری طرف گورنر۔ وزراء اور اکابر و عمائد اشکبار تھے۔ اس حادثہ عظیم کے متعلق جہاں جمہور نے ہزاروں ماتمی جلسے کئے وہاں مسٹر چرچل وزیر اعظم برطانیہ۔ مارشل چیانگ کائی شیک مسٹر امیری وزیر ہند۔ ہز ایکسیلنسی وائسرائے ہند۔ کمانڈر انچیف۔ جنرل الگزنڈر حضور نظام دکن۔ کپور تھلہ۔ بھوپال۔ رامپور۔ بہاولپور وغیرہ ریاستوں کے تاجداروں اور مختلف صوبوں کے گورنروں نے اظہار رنج و ملال کیا۔ اس سے پہلے شاید ہی کسی ہندوستانی کے متعلق سرکاری و غیر سرکاری طبقات نے اس پیمانہ

طریق پر عمدہ نام کیا ہو۔

طب یونانی سے تعلق

اس جلیل القدر شخصیت کو طب یونانی سے جو گہرا تعلق رہا اس کا اکثر احباب کو علم نہیں ہوگا۔ ابتدائی تعلیم ختم کرنے کے بعد وہ انگلستان چلے گئے تھے۔ جہاں انہوں نے دو سال تک طب جدید (ایلوپیتھی) کی تعلیم حاصل کی۔ مگر تعلیم کی تکمیل سے پہلے ہی بعض وجوہ سے ان کو واپس آنا پڑا۔ طب مغرب کی تعلیم حاصل کرنے کی وجہ سے قدرتاً وہ ڈاکٹری سے بہت زیادہ متاثر تھے۔ مگر علامہ سر محمد اقبال مرحوم کی طرح ان کو بھی تجربہ نے طب یونانی کا مداح و معترف بنا دیا۔

دیرہ دون کی ڈپٹی کمشنری کے زمانہ میں درد گردہ کا شدید دورہ ہوا۔ کلکتہ سے بہترین ڈاکٹر مشورہ کے لئے طلب کئے گئے اور ایکسرے کے ذریعہ عکسی تصویر لی گئی۔ اور جلیل القدر ڈاکٹروں کے بورڈ نے فیصلہ کیا کہ گردہ اور مثانہ کی درمیانی نالی (حالب) میں رسولی ہے۔ اس لئے اس کا عملیہ (اپریشن) ہونا چاہیئے۔ مگر ان کی رائے میں یہ نازک عملیہ ہندوستان میں کامیاب نہیں ہوسکتا تھا۔ اس لئے سردار صاحب مرحوم کو وی آنا (آسٹریا) جانے کا مشورہ دیا گیا۔ چنانچہ وہ اس خیال سے پنجاب آئے کہ اپنے اعزہ سے رخصت ہوکر یورپ جائیں۔ یہاں ان کے بعض عزیزوں نے انہیں مشورہ دیا کہ جانے سے پہلے مشہور طبیب شفاء الملک حکیم فقیر محمد صاحب چشتی سے بھی مشورہ کرلیں۔ چنانچہ حکیم صاحب مرحوم نے سردار صاحب کا معائنہ کیا۔ اور یہ رائے ظاہر کی کہ حالب میں رسولی نہیں۔ بلکہ پتھری ہے۔ اور چند روز کے علاج سے اس کے خارج ہونے کی توقع ہوسکتی ہے۔ چنانچہ سر سکندر حیات خانصاحب نے حکیم صاحب کا علاج کیا اور چند روز میں ہی سنگریزہ خارج ہوکر درد کو آرام ہوگیا اس پر سردار صاحب مرحوم کو تعجب انگیز مسرت ہوئی۔ اور وہ طب یونانی کے کمالات کے معترف ہوگئے۔

اس کے بعد اکثر جب کبھی پیچیدہ عوارض ہوتے تھے۔ تو وہ اکثر حکیم فقیر محمد صاحب مرحوم کی طرف رجوع کیا کرتے تھے اسی طرح شفاء الملک حکیم محمد حسن صاحب قرشی سے بھی طبی مشورہ لیا کرتے تھے۔ چنانچہ ہماری خواہش پر جناب موصوف نے اس قسم کے چند طبی واقعات مرتب کئے ہیں۔ جو کسی دوسری جگہ درج ہیں۔

تاریخی تصویر

آنریبل سر سکندر حیات خانصاحب مرحوم اپنی طبی وابستگی کا اظہار مختلف شکلوں میں کرتے رہے۔ جب وہ پنجاب کے گورنر تھے۔ تو انہوں نے کوشش کرکے حکومت ہند سے طب یونانی کا معزز ترین خطاب "شفاء الملک" پنجاب کے مشہور ترین طبیب حکیم فقیر محمد صاحب چشتی کو دلوایا۔ اس کے بعد وزارت عظمیٰ کے زمانہ میں ان کی سعی سے یہ موقر خطاب طبیب جلیل حکیم محمد حسن صاحب قرشی کو ملا۔ اس خطاب کے متعلق پنجاب کے روسا و حکام کی طرف سے نیڈو ہوٹل میں جو پارٹی دی گئی۔ اس وقت جو تقریر وزیر اعظم صاحب مرحوم نے کی اس سے اس دلی تعلق کا پتہ چلتا ہے۔ جو ان کو طب یونانی سے تھا۔

"انہوں نے فرمایا حکیم محمد حسن صاحب قرشی جیسی باکمال شخصیت کو خطاب ملنا درحقیقت خطاب کی عزت ہے مجھ کو اس بات کا فخر ہے۔ کہ یہ خطاب اس وقت دیا گیا۔ جب کہ حکومت کی خدمت مجھ سے متعلق ہے۔ حکیم صاحب کی خداداد قابلیت کی شہرت نہ صرف پنجاب میں بلکہ تمام ہندوستان میں پھیلی ہوئی ہے۔ اور آپ کی ذات گرامی کی وجہ سے لاہور دہلی اور لکھنؤ کی طرح طبی مرکز بن گیا ہے۔ اور پنجاب جس طرح اور دائروں میں رہنمائی کر رہا ہے۔ اسی طرح حکیم صاحب کی وجہ سے طبی خدمات میں بھی پیش پیش ہے

میں صوبہ کا آئینی نمائندہ ہونے کی وجہ سے تمام پنجاب کی طرف سے حکیم صاحب کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ خداوند کریم ان کو زندہ و سلامت رکھے تا کہ ان کا فیض دیر تک جاری رہے گا

اس وقت اس پارٹی کا فوٹو بھی لیا گیا تھا۔ اب آنریبل سر سکندر حیات خانصاحب کے سفر آخرت اختیار کرنے سے اس تصویر کی حیثیت تاریخی ہو گئی ہے (اس تصویر کو ہم گذشتہ اشاعت میں شایع کر چکے ہیں۔

مفید تجاویز

آنریبل سر سکندر حیات خانصاحب مرحوم طب یونانی کے متعلق بعض نہایت مفید تجاویز کا اظہار کیا کرتے تھے۔ اور ان کا خیال تھا کہ وہ اپنے خیالات کو عملی جامہ پہنائیں۔ مگر افسوس ہے کہ موت کے بے پناہ ہاتھ نے ان کو اس کی مہلت نہ دی۔ وہ بیان کیا کرتے تھے کہ یہ یونانی دوائیں اہل ہند کے مزاج اور آب و ہوا کے مطابق ہیں (بخلاف اس کے مغربی دواؤں میں غیر معمولی حدت اور تیزی ہے) مگر صحیح اور معیاری دواؤں کا مکمل انتظام نہیں ہے۔ اس کے لئے ان کا خیال تھا کہ سرکاری اعانت سے دواؤں کا ایک مخزن (ڈپو) بنایا جائے۔ جس میں عمدہ اور اصلی مفرد اور مرکب دواؤں کی بہم رسانی کا انتظام کیا جائے۔ وہ بیان کرتے تھے کہ اس طرح طب یونانی کی افادی خصوصیات میں غیر معمولی اضافہ ہو جائے گا۔ اور جمہور کی صحت و زندگی نمایاں طور پر ترقی کر سکیں گی۔

اس طرح وہ ایک بڑے پیمانہ پر خیراتی یونانی شفاخانہ کے اجرا کو پسند کرتے تھے۔ وہ اس طرح کا یونانی ہسپتال حیدر آباد دکن میں دیکھ آئے تھے۔ اس کے متعلق پسندیدہ خیالات کا اظہار فرماتے تھے۔

ان کے عہد میں حکومت پنجاب کی طرف سے اینڈ میڈیسن کمیٹی بنائی گئی تھی۔ اور اس کی رپورٹ بھی مرتب ہو چکی تھی۔ اگر وہ زندہ رہتے تو اس رپورٹ کی سفارشات کو جامۂ عمل پہنا کر طب یونانی کو پنجاب میں بہت زیادہ مقبول اور ہر دلعزیز بنا دیتے

امید ہے ان کے رفقاء کار خصوصاً آنریبل وزیر اعظم صاحب اور آنریبل وزیر تعلیم صاحب ان کے ان خیالات کو عملی شکل دے کر ان کی روح کو مسرور اور اہل پنجاب کو ممنون و مشکور فرمائیں گے

سستی و کاہلی

بہت سے لوگ دن بھر سستی اور کاہلی محسوس کرتے ہیں اور انگڑائیاں اور جمائیاں لیتے رہتے ہیں ان کی طبیعت کسی وقت بھی سوفی صدی درست نہیں ہوتی۔ ایسے آدمیوں کو بیمار بھی نہیں کہا جا سکتا کیونکہ وہ اچھی طرح چل پھر بھاگ دوڑ اور کھا پی سکتے ہیں۔ اور ان کے جسم میں کوئی خلقی نقص نہیں ہوتا البتہ کوئی سخت دماغی کام ان کے بس کی بات نہیں ہوتی، اور نہ ہی یہ لوگ کوئی تحقیقی نوعیت کا کام کر سکتے ہیں۔

اس قسم کی سستی اور کاہلی ادویات پینے سے درست نہیں ہو سکتی۔ ایسے لوگ عام طور پر حفظان صحت کے اصولوں سے الگ رہ کر زندگی بسر کر رہے ہوتے ہیں۔ اور ان کی غذا اکثر غیر متوازن ہوتی ہے۔ سیر اور ورزش سے یہ لوگ اکثر بیگانہ ہوتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ خام اخلاط بکثرت پیدا ہوتے ہیں۔ اور ان کی تحلیل (بذریعہ ورزش) کا کوئی انتظام نہیں ہوتا جس سے جسم بوجھل ہو جاتا ہے۔ اور دماغ بھی صاف شفاف نہیں رہتا ... کرنے کے باعث صحت کے ... کام نہیں کر سکتا۔

یادداشت۔ خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

نیند

نیند کیا ہے؟

نیند طبعی بے ہوشی کی اس حالت کا نام ہے جس میں ذہن ٹیلیفون کے مرکزی نظام کی طرح کام کرنے سے معطل ہوجاتا ہے۔ اور جو سینکڑوں پیغامات آنکھوں، کانوں، انگلیوں اور چھاتی وغیرہ اعضائے جسمانی سے دماغ تک پہنچتے رہتے ہیں ان کی طرف توجہ دینا چھوڑ دیتا ہے۔ نیند میں بعض اوقات بے ہوشی مکمل نہیں ہوتی۔ بلکہ ذہن کے بعض مخصوص حصے بعض حالات میں بالکل بیدار رہتے ہیں۔ چنانچہ رہٹ پر بیٹھا ہوا شخص جب رہٹ چلنا بند ہوجاتا ہے۔ تو فوراً بیدار ہوجاتا ہے۔ یا ایک بیمار بچے کی ماں اپنے بچے کی ذرا سی چیخ یا آواز پر بیدار ہوجاتی ہے۔ حالانکہ باقی شور وغل اس کی نیند میں مطلق خلل انداز نہیں ہوتا۔

صحت بخش نیند

نیند کے لحاظ سے ایک نہایت اہم اور ضروری صحت بخش قاعدہ یہ ہے کہ بستر میں جانے سے پہلے دو یا تین گھنٹے قبل کوئی ٹھوس غذا نہ کھائی جائے۔ بالفاظ دیگر پُر معدے کے ساتھ ہرگز بستر پر نہ جائیں۔ دن کی آخری غذا سات بجے شام کے قریب کھا لینی چاہیئے۔ اور اگر ضرورت ہو تو بستر میں جانے سے ایک گھنٹہ قبل کسی صحت بخش مشروب کا استعمال کر سکتے ہیں۔ ناقابل ہضم اور دیر سے کھائے ہوئے شام کے کھانے بالعموم اس بے چینی اور بےخوابی کا سبب ہیں۔ جو رات کے وقت ہوتی ہے۔ اور اس تھکان کا باعث ہیں جو صبح کے وقت ہوتا ہے۔

سونے کے کمرے میں ہوا کی خراب اور ناکافی آمدورفت حد سے زیادہ یا ناقص بستر کمرے کے درجہ حرارت کا بہت زیادہ گرم یا سرد ہونا۔ یا نیند میں سر کی ہیئت کا بہت اونچا یا نیچا ہونا نیند میں خلل انداز ہوتا ہے۔ اگر سر بہت اونچا ہو تو اس سے گردن کے عضلات میں غیر معمولی تناؤ رہتا ہے۔ جس سے اس میں بل پڑ جاتا ہے۔ لیکن اگر سر میں دوران خون کی زیادتی کی کیفیت محسوس ہو۔ اور بالکل نیند نہ آتی ہو۔ تو مناسب یہ ہے کہ تکیے کو کسی قدر اونچا کر دیا جائے۔ تاکہ اس طرح خون کا دباؤ کم ہوجائے۔ تکیے کی اونچائی بالعموم تقریباً تین انچ تک ہونی چاہیئے۔ یہ بہتر ہے کہ حتی الامکان دائیں پہلو پر سوئیں۔ کیونکہ اس سے ہضم میں مدد ملتی ہے۔ بہرحال پشت پر یعنی چت سونے سے پرہیز کریں کیونکہ یہ ریڑھ میں حد سے زیادہ گرمی پیدا کر دیتا ہے۔ اور پریشان خوابوں اور تشنجی حرکات کا عام سبب ہے۔ اگر گرم پانی کی بوتلوں کے ذریعے حرارت کی ضرورت ہو تو بوتل کو سوائے پاؤں کے اور کسی جگہ ہرگز نہیں رکھنا چاہیئے۔ تاوقتیکہ مرض کی وجہ سے کسی اور جگہ رکھنے کی ضرورت محسوس ہو۔

نیند کی مدت

نیند کی مدت پر نیند کے حالات روزمرہ کی مصروفیت عمر آب وہوا تندرستی اور بعض دیگر حالات بھی اثر انداز ہوتے ہیں۔ معمولی حالات میں نیند کی مدت اور بہترین اوقات مندرجہ ذیل ہیں۔

عمر	نیند کی مدت	سونے کا بہترین وقت
پہلے سال میں	۲۰ گھنٹے	-
دوسرے چوتھے سال تک	۱۴ "	-
چوتھے سے بارھویں سال تک	۱۰ "	۷، ۸ بجے شام
بارھویں سے اٹھارھویں سال تک	۹ "	۹، ۱۰ بجے رات
جوانی اور بڑھاپے میں	۷، ۸ گھنٹے	۱۰، ۱۱ بجے رات

دماغی کام کرنے والے بہ نسبت جسمانی کام کرنے والوں کے ہلکی اور کم نیند کے محتاج ہوتے ہیں۔ سویرے سونا گہری

نیند اور عمدہ صحت کے لئے اچھا ہے۔

نیند لانے کی تدابیر

جب ایک مرتبہ نیند کے سبب کو معلوم کر کے دور کر دیا جائے۔ تو سونے سے پہلے چہل قدمی کرنے باقاعدہ اوقات پر بستر میں چلے جانے، نیم گرم پانی کے ساتھ جسم پر اسفنج کرنے یا سر پانی میں پاؤں مارنے یا بالترتیب گرم اور سرد پاشو وغیرہ کرنے سے صحت بخش نیند لائی جا سکتی ہے۔

سب سے بڑھ کر یہ بات ہے کہ اس کے متعلق ہرگز متفکر نہ ہوں۔ کہ تمہاری نیند صحت بخش ہے یا نہیں۔ اگر تمہیں بیخوابی کی شکایت ہے۔ جب بھی ہرگز فکر نہ کریں۔ نیند کی مدت اتنی اہم نہیں ہے۔ جتنی کہ اس کی شدت۔ اور تم تھوڑی نیند سے بھی اتنی ہی تازگی حاصل کر سکتے ہو جتنی دوسرا شخص تمام رات سونے سے حاصل کرتا ہے۔ بہرحال اگر تم بیخوابی کو سکون کے ساتھ دیکھو۔ تو تمہیں نیند زیادہ آسانی کے ساتھ آ سکے گی۔

چند عام غلطیاں

اس عنوان کے ماتحت ان عام غلطیوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ جو ہماری روزمرہ کی زندگی میں واقع ہوتی ہیں۔ ساتھ ہی ان غلطیوں کو دور کرنے کی مناسب تجاویز بھی درج ہیں۔

چاول

آج کل عام طور پر مشینوں میں چاول صاف کرائے جاتے ہیں۔ مگر یہ طریق نہایت مضر ثابت ہوا ہے۔ اس سے نہ صرف چاولوں کے اوپر کا چھلکا اتر جاتا ہے۔ بلکہ چاولوں کے اوپر کی سطح کا پرت بھی صاف ہو جاتا ہے۔ اس لطیف پرت میں حیاتین (بی) پایا جاتا ہے۔ اور اس طرح چاول کا حیات بخش حصہ ضائع ہو جاتا ہے۔ مشین میں صاف کئے ہوئے چاول چند روز تک چڑیوں کو کھلائے گئے۔ تو ان کو مرض بیری بیری ہو گیا۔ مگر جب ان کو چاول کے اوپر کا پرت پانی میں گھول کر دیا گیا۔ تو وہ اچھی ہو گئیں۔ جو صاحب چاہیں باآسانی یہ تجربہ کر سکتے ہیں۔ بیری بیری کا مرض زیادہ تر مشین کے [illegible] سے ہوتا ہے۔ یہ مرض بنگال۔ لنکا۔ سماٹرا [illegible] اور افریقہ وغیرہ میں بکثرت پایا جاتا ہے۔ اس میں اعصاب کمزور اور [illegible] ہو جاتے ہیں۔ مریض کا بدن سن ہو جاتا ہے۔ اور [illegible] ورم آ جاتا ہے۔

چاولوں کی پیچ

ہندوستان میں عام طور پر خشکہ پکایا جاتا ہے۔ اس میں چاولوں کی پیچ کو پھینک دیتے ہیں۔ یہ ایک بڑی غلطی ہے۔ پیچ خشکہ سے کہیں زیادہ مقوی ہوتی ہے۔ کیونکہ چاول میں حیاتین (ب) پایا جاتا ہے۔ اور حیاتین پانی میں حل ہو جاتا ہے۔ اسی لئے جب پیچ اتاری جاتی ہے۔ تو اس میں حیاتین بھی نکل جاتا ہے۔ پلاؤ محض اس لئے خشکہ سے زیادہ مقوی نہیں ہوتا۔ کہ اس میں گوشت کی یخنی ہوتی ہے۔ بلکہ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اس میں چاول کے حیات بخش اجزا باقی رہتے ہیں۔ خشکہ کو پانی یا تو اسی میں جذب کر دینا چاہیئے اور یا پیچ کو بھی غذا کے طور پر استعمال کرنا چاہیئے۔

گوشت

ہندوستان میں عام طور پر گوشت کو خوب بھونا جاتا ہے مگر اس طرح اس کے اجزا مغذی کا ایک حصہ جل جاتا ہے اس لئے بہتر یہ ہے کہ. . . . . . . ابلے ہوئے گوشت کو رواج دیا جائے یا زیادہ بہتر یہ ہے۔ کہ پہلے گوشت میں مصالحہ ڈالتے ہی اسے کچھ بھون لیا جائے۔ اور پھر پانی

ڈال دیا جائے۔

گوشت میں روغنی اجزا بھی ہوتے ہیں۔ جو بھوننے پر جل جاتے ہیں۔ ہندوستانیوں کی سادہ لوحی ملاحظہ ہو کہ وہ گوشت کے روغنی اجزا کو تو جلا دیتے ہیں۔ مگر گھی سے اس کمی کو پورا کرتے ہیں۔ ہندوستان جیسے غریب ملک میں یہ اسراف تعجب انگیز ہے۔ اگر گوشت کو بھونا نہ جائے تو گھی کی ضرورت بھی کم ہوتی ہے۔

یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ہماری غذا میں حیاتین الف کی بے حد ضرورت ہے۔ اور اگر یہ نہ ہوں تو ہڈیوں کو غذا بہم نہیں پہنچتی۔ گوشت کے شحمی اجزا میں یہ حیاتین پائے جاتے ہیں۔ اور اگر گوشت کو بہت زیادہ بھونا جائے۔ تو یہ حیاتین بھی ضایع ہو سکتے ہیں۔

گیہوں

عام طور پر باریک آٹے کی روٹی کو پسند کیا جاتا ہے مگر اس میں حیاتین ضایع ہو جاتا ہے۔ ڈاکٹر ایچ ہیلڈ لے صاحب نے لینسٹ نامی اخبار میں ایک مضمون شایع کرایا ہے جس میں ثابت کیا ہے۔ کہ بغیر چھانے ہوئے آٹے کی روٹی کھانا نہایت مفید ہوتا ہے۔ ڈاکٹر موصوف کو ۲۰ سال متواتر ایسے مقام پر رہنے کا اتفاق ہوا۔ جہاں بغیر چھانے ہوئے آٹے کی روٹی استعمال کی جاتی تھی۔ وہاں کے باشندوں کو ورم زائدہ اعور، زخم معدہ۔ زخم بارہ انگشتی (آنت) قولنج سنگ مرارہ، سرسام، ہڈیوں کی کمزوری وغیرہ کی شکایات بہت کم پیدا ہوتی تھیں۔ ڈاکٹر موصوف کا خیال ہے۔ کہ بلا چھنا آٹا اور دلیہ استعمال کرنے سے معدہ اور آنتوں کو موٹی غذا کی کافی مقدار بہم پہنچ جاتی ہے۔ جس کے باعث ان کے اندر قوت اخراجیہ خوب پیدا ہوتی اور غذا کے ہضم کرنے کی استعداد بڑھ جاتی ہے۔ اسی وجہ سے زیادہ تر تکلف لوگ جو چھنے ہوئے آٹے کی سفید روٹی کھانے کے عادی ہوتے ہیں۔ امراض میں مبتلا ہوتے رہتے ہیں۔

مشین کا آٹا

آج کل بالعموم تمام شہروں اور قصبات بلکہ دیہات میں بھی آٹا پیسنے کی مشینیں موجود ہیں۔ اور مشینوں کا پسا ہوا آٹا ہر جگہ استعمال ہوتا ہے۔

مشین کا آٹا زیادہ باریک ہونے کی وجہ سے بہت ثقیل اور دیر ہضم ہوتا ہے۔ جس سے مختلف شکایات پیدا ہو جاتی ہیں اور قبض کی شکایات تو فی صدی ۸۰ آدمیوں کو رہتی ہے مشین کا آٹا قابض، دیر ہضم اور ثقیل ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مشین کی تیز حرکت سے گرمی پیدا ہو کر آٹے کے مفید اجزا بھی جل جاتے ہیں۔ اس لئے مشین کا آٹا عمدہ خون پیدا کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ ہاتھ کی چکی کا آٹا نہایت مفید ہوتا ہے اس کی روٹی جلدی ہضم ہو جاتی ہے۔ عمدہ خون پیدا ہوتا ہے مگر بڑے بڑے شہروں میں آج کل ہاتھ کی چکی کا آٹا میسر آنا دشوار ہو گیا ہے۔ اس لئے مشین کا آٹا استعمال کرنا ناگزیر ہے بہتر یہ ہے کہ مشین کا آٹا بغیر چھانے ہوئے استعمال کیا جائے تاکہ زیادہ ثقیل اور دیر ہضم نہ ہو۔ اس سے قبض بھی نہ ہوگا۔ اور جلد ہضم ہو سکے گا۔

ایلومینیم کے برتن

آج کل عام طور پر ایلومینیم کے برتنوں میں غذا پکائی جاتی ہے۔ مگر جدید تحقیق سے معلوم ہوا ہے۔ کہ ان برتنوں میں کھانا پکانا بہت مضر صحت ہے۔ چنانچہ حال ہی میں اس کے متعلق ڈاکٹر جارج ڈونلڈسن کی تحقیقات ایک انگریزی رسالے میں شایع ہوئی ہے۔ جس کا لب لباب یہ ہے کہ فی الحقیقت ایلومینیم کے برتنوں میں کھانا پکانے سے ایلومینیم کے بعض اجزا مختلف قسم کے سمی مرکبات میں تبدیل ہو کر کھانے کے ساتھ مل جاتے ہیں۔ اور مختلف طبائع پر مختلف قسم کے سمی اثرات کا باعث ہوتے ہیں۔ بعض طبیعتیں خصوصیت کے ساتھ ان سمی اثرات کو قبول کر لیتی ہیں۔ یہ اثرات پہلے پہلے غیر محسوس اور خفیف ہوتے ہیں۔ لیکن سبب کے زائل نہ ہونے کی وجہ

سے بڑھتے جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ انسان کو اچھا خاصہ مریض بنا دیتے ہیں۔ اس کے نزدیک ایلومنیم کے برتن میں ہر قسم کی سبزیاں اور آلو وغیرہ پکانے کے لئے قطعی طور پر مناسب نہیں ہیں ان سے صرف پانی گرم کرنے کا کام لینا چاہیئے۔ یا بوقت ضرورت دودھ کو گرم کر لینا چاہیئے۔ لیکن وہ بھی بہت جلدی گرم کر کے ان میں سے نکال لینا چاہیئے۔ ترکاریوں کو ایلومنیم کے برتنوں میں پکا کر [illegible] دیر [illegible] انہی برتنوں میں رہنے دیا جائے گا۔ اتنا ہی زیادہ ان کے اندر زہریلا پن پیدا ہوتی رہیں گی۔ اور اتنا ہی زیادہ صحت کے لئے [illegible] رسال ہوگا۔

علاج بالمفردات

ضعف باہ

(از جناب حکیم محمد طفیل صاحب گورداسپوری)

نسخہ۔ موصلی سفید ہموزن کھانڈ ملا کر سفوف تیار کریں۔ خوراک ۱ تولہ ہمراہ دودھ استعمال کریں۔

نسخہ۔ کشتہ ابرک سیاہ آب سرس میں کیا ہوا۔ خوراک ۱ رتی ہمراہ شہد استعمال کریں۔

نسخہ۔ کشتہ پوست بیضہ مرغ شراب برانڈی میں کیا ہوا۔ خوراک ۱ رتی ہمراہ مسکہ گاؤ۔

نسخہ۔ زنجبیل باریک کر کے برابر کھانڈ ملا کر ہمراہ دودھ پلائیں۔

نسخہ۔ کشتہ چاندی تھوہر میں کیا ہوا خوراک نصف رتی ہمراہ مکھن دیں۔

نسخہ۔ مرغی کا انڈا ایک عدد پاؤ بھر دودھ میں ملا کر گھی ملا کر نیم گرم کھائیں۔

نسخہ۔ کشتہ چاندی بوٹی قاضی دستار میں کیا ہوا۔ خوراک ۱ رتی بالائی میں دیں۔

نسخہ۔ مغز چلغوزہ و منقیٰ دونوں ایک ایک تولہ رات کو پانی میں بھگو کر صبح کھانڈ ملا کر استعمال کرائیں۔

نسخہ۔ کشتہ چاندی بھوپھلی سبز میں کیا ہوا۔ خوراک ۱ رتی ہمراہ مسکہ دیں۔

نسخہ۔ کشتہ چاندی شیر آک [illegible] ہوا خوراک ۱ چاول مکھن میں کھلائیں

نسخہ۔ اسگندھ ۵ ماشہ کوٹ کر نصف سیر دودھ میں جوش دیں۔ مصری ملا کر صبح و شام پلائیں۔

نسخہ۔ گوکھرو باریک کر کے ہموزن مصری ملا کر سفوف بنائیں خوراک ۱ تولہ دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔

نسخہ۔ گڑہل کے پھول سایہ میں خشک کر کے ہموزن مصری ملا کر خوراک ۱ تولہ ہمراہ دودھ چالیس روز کھلائیں۔

نسخہ۔ مغز بنولا ایک تولہ [illegible] سیر دودھ میں جوش دے کر پلائیں۔

نسخہ۔ گندھک آملہ سار کو بسکھپرہ بوٹی کے رس میں کھرل کریں جب گاڑھی ہو جائے تو ایک ایک چاول دیں۔

نسخہ۔ عنبر اشہب ایک رتی ماء العسل کے ہمراہ کھائیں۔

طلا نمبر۔ عاقرقرحا ۱ تولہ باریک کر کے ایک پاؤ پانی میں بھگو دیں۔ صبح روغن کنجد ۵ تولہ ڈال کر پکائیں۔ جب تیل رہ جائے عضو پر مالش کریں۔

طلا نمبر۔ کباب چینی کا روغن ترکیب مذکورہ سے تیار کر کے لگائیں۔

ہم لمبی عمر کیوں کر حاصل کر سکتے

یہ سوال مختلف زمانوں میں لوگوں کے دماغوں کو پریشان کرتا رہا۔ اور مختلف اصحاب نے اس کے متعلق رائیں قائم کی ہیں۔

جن اصحاب نے لمبی عمر حاصل کی ہے۔ ان میں اکثر کی رائے یہ ہے کہ ہر کام میں اعتدال سے لمبی عمر حاصل ہوتی ہے۔

وینس کے ایک نوے سالہ پروفیسر کا بیان ہے۔ کہ میں جوانی میں کھانے پینے میں بہت غیر معتدل تھا۔ اسی لئے ہمیشہ بیمار رہتا۔ مگر بعد میں نے خوراک میں اعتدال کا راستہ اختیار کیا۔ اور آج ۹۰ سال کا توانا مضبوط شخص ہوں۔ سر ولیم ٹمپل نے بھی عمر طویل حاصل کی۔ وہ لکھتے ہیں کہ پہلے زمانہ کے اشخاص کی عمر درازی کی وجہ یہ تھی کہ وہ خوراک میں اعتدال رکھتے تھے۔ زیادہ نباتی خوراکیں کھاتے تھے کھلی ہوا میں رہتے تھے انہیں تفکرات کم تھے۔

یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ روزانہ کس قدر خوراک کھائی جائے۔ اس کا جواب ذرا مشکل ہے۔ عمر، جنس، موسم، پیشہ، محنت وغیرہ کے اختلاف کی وجہ سے خوراک کی مقدار بھی مختلف ہوتی ہے۔

ہدایات زرّیں

مشہور ظالم حکمران حجاج ثقفی کے زمانہ کے فاضل طبیب تیاذوق نے امراض سے بچنے اور طول عمر حاصل کرنے کے لئے حسب ذیل ہدایات مرتب کی تھیں۔

۱۔ جب تک معدے میں پہلا طعام ہو۔ اس وقت تک دوسری مرتبہ مت کھاؤ۔

۲۔ اس چیز کو نہ کھاؤ جس کو تمہارے دانت نہ چبا سکیں کیوں کہ اسے تمہارا معدہ ہضم نہیں کر سکے گا۔

۳۔ کھانے کے دو ساعت بعد پانی پینا چاہیئے۔ کھانے کے ساتھ پانی نہیں پینا چاہیئے۔ کیونکہ تمام بیماریوں کی جڑ بدہضمی ہے۔ اور بدہضمی کھانے پر پانی پینے سے ہوتی ہے

۴۔ دوسرے روز حمام کرنا چاہیئے کیونکہ اس سے جسم کے وہ فضلات خارج ہو سکتے ہیں جن تک دواؤں کی رسائی نہیں ہو سکتی۔

۵۔ خون بڑھانے کی تدابیر کا ہمیشہ خیال رکھو

۶۔ ہر فصل میں ایک بار قے کر دو۔ اور ایک بار مسہل لو۔

۷۔ پیشاب کسی حالت میں مت روکو۔ خواہ تم سوار ہی کیوں نہ ہو۔

۸۔ سونے سے پہلے رفع حاجت کر لیا کرو۔

۹۔ کثرت جماع سے پرہیز رکھو کیونکہ وہ زندگی کو کم کرنے والی ہے۔

۱۰۔ بوڑھی عورتوں سے قطعاً پرہیز کرو کیونکہ ان کے ساتھ مباشرت ہنگامی مرگ (دفعتہً واقع ہونے والی موت) کا موجب ہوتی ہے۔

اس زمانہ کے بادشاہ نے ان ہدایات کو آب زر سے لکھوایا تھا

ان سب بیانات کا خلاصہ یہ ہے کہ ان چند سادہ طریقوں پر عمل ہونے سے درازی عمر حاصل ہو سکتی ہے۔

۱۔ کوشش کرو کہ تشویش و اضطراب میں مبتلا نہ ہو۔ کیونکہ افکار انسانی زندگی کے لئے زہر ہیں۔

۲۔ اپنے ہاضمہ کو خراب نہ ہونے دو۔

۳۔ شراب اور تمباکو سے پوری طرح پرہیز کرو۔

۴۔ چائے، قہوہ اور گوشت کا کم استعمال کرو۔

۵۔ روزانہ سیر اور ہلکی ورزش کرو۔

۶۔ شام کو جلدی سو جاؤ۔ اور صبح جلدی بیدار ہو۔

ضرورت پڑنے پر ہمیشہ سادہ طریق علاج سے فائدہ اٹھاؤ

چائے اور قہوہ مضر ہیں

چائے اور قہوے کا استعمال متمدن دنیا میں بہت ترقی پکڑ چکا ہے۔ مگر درحقیقت یہ دونوں مضر ہیں۔ اور یہ سب معلوم ہونا کہ ان کے ظاہری اوصاف سے ان کے اضرار کا شبہ بھی نہیں ہو سکتا۔ چونکہ عارضی طور پر ان سے چستی اور سرور معلوم ہوتا ہے اس لئے لوگوں نے بلا تکلف اور بغیر سوچے سمجھے اس کو اپنی عادت میں داخل کر لیا ہے۔

سائنس کی جدید ایجادات نے ہمارے بہت سے صحت بخش مشاغل چھین کر ہمیں کمرے کی چار دیواری تک محدود کر دیا ہے۔ باہر کبھی جانا بھی پڑے تو موٹر یا تانگے کا خیال آتا ہے۔ اور دن بھر میں ایک سانس بھی تازہ اور صاف ہوا کا نہیں لیا جاتا۔ اس پر ہمارے تمدن نے مضر مشروبات ہماری عادت میں داخل کر لئے ہیں۔ جن کی وجہ سے رہی سہی صحت کا بھی ستیاناس ہو جاتا ہے۔ چائے اور قہوے کے اضرار نہایت وسیع ہیں۔ اگرچہ ہم ایک دو پیالیاں پی کر بظاہر سرور معلوم کرتے ہیں۔ مگر درحقیقت ہم مستقل طور پر زہر خوری کے عادی بن رہے ہوتے ہیں۔ چائے کا جزو کیفین نشاط اور سرور پیدا کرتا ہے۔ اعصاب میں اس سے چستی آ جاتی ہے۔ اور تکاوٹ رفع ہوتی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ مگر یہ ایک سم ہے۔ اور اس کے مسلسل استعمال سے عوارض و عواقب سے پُر ہے۔ ذیل میں برٹش میڈیکل ایسوسی ایشن کے صدر ڈاکٹر ڈبلیو۔ ای ڈکسن کے بیان کا خلاصہ درج کیا جاتا ہے جو انہوں نے ایک کانفرنس کے دوران میں دیا۔

"چائے کی ایک پیالی میں بالاوسط ایک گرین کیفین ہوتی ہے۔ چنانچہ ایک درمیانے درجے کا چائے نوش دن بھر میں پانچ سات گرین کیفین استعمال کرتا ہے۔ اور چونکہ اس سے کوئی ظاہری نقصان نظر نہیں آتا۔ اس لئے وہ اس کا استعمال جاری رکھتا ہے۔ بلکہ اس کے عارضی سرور سے مطمئن رہتا ہے۔ لیکن درحقیقت کیفین کا مسلسل استعمال ذیل کے عوارض پیدا کرتا ہے

۱۔ دماغ میں خشکی اور چڑچڑا پن۔

۲۔ دوران سر۔ معدہ کی دائمی خرابی اور کمزوری، اور بعض دفعہ غشی

۳۔ جسم میں جگہ جگہ درد۔ طبیعت کی خفیف مگر مسلسل گراوٹ۔

۴۔ قبض

قہوہ میں کیفین کی مقدار زیادہ ہوتی ہے۔ اس لئے اس سے زیادہ نقصان پہنچتا ہے۔

چائے میں ایک اور جزو ٹینین بھی پایا جاتا ہے۔ جو چائے کی پتیوں کو زیادہ ابالنے سے پانی میں شامل ہو جاتا ہے۔ یہ جزو سخت تر زہر ہوتا ہے۔

اس سے قبض۔ دھڑکن۔ ضعف معدہ اور دوسرے عوارض پیدا ہو جاتے ہیں۔

غذا

غذا کی مقدار

غذا کی مقدار کے متعلق جدید تحقیق نے بعض متعین نتائج ہمارے سامنے پیش کئے ہیں۔ اس غرض کے لئے مختلف غذاؤں کی قوت معلوم کی گئی ہے۔ اور اس کو درجات قوت کے پیمانہ میں مرتب کیا گیا ہے۔ درجہ قوت ایک فرانسیسی پیمانہ قوت ہے۔ جس میں حرارت کی اتنی مقدار ہوتی ہے۔ جو تقریباً ایک سیر پانی کو صفر درجہ سے ایک درجہ حرارت . . . . . تک پہنچا دیتی ہے۔

ذیل کا نقشہ درجات قوت کے ان اعداد کا قریب قریب صحیح اندازہ ظاہر کرتا ہے۔ جن کا مختلف طبقات کے اشخاص کے لئے چوبیس گھنٹے کی غذا میں بہم پہنچانا ضروری ہے۔

ایک نشست طلب زندگی بسر کرنے والے کے لئے ۲٫۵۰۰ کیلوریز

ایک ہلکے جسمانی کام کرنے والے کے لئے ۳٫۰۰۰ کیلوریز

ایک زبردست کام کرنے والے کے لئے ۴٫۰۰۰ 〃

ایک عام عورت کے لئے ۲٫۵۰۰ 〃

ایک سوئی کا کام کرنے والی عورت کے لئے ۳٫۰۰۰ 〃

ایک سولہ سال کی عام لڑکی کے لئے ۲٫۱۰۰ 〃

ایک سولہ سال کے عام لڑکے کے لئے ۲٫۶۰۰ سے ۳٫۰۰۰ کیلوریز

ایک سال کے بچے کے لئے ۱٫۰۰۰ کیلوریز

ذیل میں ہم چند غذائیں بیان کرتے ہیں جن کی قوت ۱۰۰ کیلوریز کے برابر ہوتی ہے

گیہوں	ایک پھلکا	شہد	چائے کا پیالہ
چاول	چھوٹی پلیٹ	بکری کا گوشت	ایک پیالہ
دودھ	⅝ چائے کا پیالا	مرغی کا گوشت	½ پیالہ
مکھن	ایک درمیانی چمچہ	کلیجی	ایک چھوٹا ٹک
بالائی	دو درمیانی چمچے	مچھلی	۳×۲×۱ انچ کا ٹکڑا
آلو	ایک عدد	کیلا بڑا	ایک عدد
پیاز پکا ہوا	دو عدد	چھوٹا کیلا	۲ عدد
پیاز کچا	¾ عدد	بڑا سیب	ایک عدد
گاجر	۴ عدد	انجیر	۱½ عدد
ٹماٹر	½ عدد	انگور	بیس دانے
مٹر	¾ پیالا	اناس	دو ٹکڑے
گوبھی	ایک چھوٹا پھول	بڑی نارنگی	ایک عدد
ساگ	دو پیالے بھرے ہوئے	ناشپاتی	۲ عدد
شلغم	ایک پیالہ	کھجور	۴ عدد
مولی	ایک پیالہ	درمیانی خربوزہ	۱ عدد
فرنی	½ پیالہ	× ×	×

ان سب کی قوت تقریباً برابر ہے۔ پیالہ سے مراد چائے کا درمیانی پیالہ ہے۔

دماغی غذا

دماغی کام کرنے والے لوگوں کے لئے کونسی غذا زیادہ موزوں ہے۔ اس بارے میں اطبا کا کچھ اختلاف ہے طب یونانی میں چونکہ دماغ کا مزاج سرد تر مانا گیا ہے۔ اس لئے سرد تر اغذیہ ہی اس کے لئے مفید قرار دی گئی ہیں۔ بعض لوگ

طب میں لحمی اغذیہ کی سفارش کی جاتی ہے۔ اور نشاستہ دار اغذیہ کو دماغی کام والے لوگوں کے لئے غیر مفید خیال کیا جاتا ہے۔ مگر نباتی غذاؤں کے حامیوں نے اس پر شدید اعتراضات کئے ہیں۔ اور تجربہ کو سب سے بڑی دلیل قرار دیا گیا ہے۔ تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ زیادہ گوشت کھانے والے اشخاص کے ذہنی قوی کسی قدر سست ہو جاتے ہیں۔ اور محض نباتی غذائیں استعمال کرنے والے اصحاب جسمانی طور پر پتلے دبلے اور دماغی حیثیت سے قوی ہوتے ہیں۔

حال ہی میں دو جرمن پروفیسروں نے اس مسئلہ کی طرف کافی توجہ مبذول کی ہے۔ ان کی رائے میں دماغی کام کرنے والوں کو غذائے لحمی کی یقینی ضرورت ہے کیونکہ غیر معمولی دماغی کام سے خون میں فاسفورک ایسڈ پیدا ہو جاتا ہے۔ اور اس کے مضرات کو روکنے کے لئے رطوبت معدیہ کو زیادہ مقدار میں پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ رطوبت لحمی غذاؤں سے زیادہ مقدار میں پیدا ہوتی ہے چنانچہ پروفیسر کسٹ نر بھی دماغی کام کرنے والوں کے لئے لحمی غذا کی سفارش کرتے ہیں سو کہتے ہیں کہ دماغی کام کرنے والے نباتی غذاؤں سے رطوبت بیضہ (البیومن) اخذ نہیں کر سکتے۔ اس لئے انہیں غذائے لحمی کی ضرورت ہے۔ تاکہ اس کمی کی تلافی ہو جائے۔

بعض محققین دماغی کام کرنے والوں کے لئے مچھلی انڈوں اور ٹماٹروں کا استعمال مفید ظاہر کرتے ہیں۔ مچھلی اور انڈوں سے تو مذکورہ نظریوں کے مطابق فائدہ پہنچتا ہے۔ اور ٹماٹر میں حیاتین کی مقدار زیادہ پائی جاتی ہے۔ جو تمام دماغی کے لئے خصوصیت سے مفید ہے۔

دودھ

صحت و تندرستی کے لئے چونہ بہت ضروری چیز ہے۔ اگر جسم میں چونہ کافی مقدار میں نہ پہنچے۔ تو وہ رفتہ رفتہ کمزور ہو کر ناکارہ ہو جاتا ہے۔ چونہ سے جسمانی نشو و نما ہوتا ہے۔ اس کے بغیر اعصاب و عروق اور ہڈیوں کی پرورش نہیں ہو سکتی۔ دل اور آنتوں کی حرکت کے واسطے بھی یہ ضروری چیز ہے۔ اس سے بدن میں ہاضم عرق پیدا ہوتے ہیں۔ اور پیشاب سے تیزابی کیفیت زائل ہوتی ہے۔ دودھ کے اندر چونہ کی مقدار تمام دوسری غذاؤں سے زیادہ پائی جاتی ہے۔

علاوہ ازیں دودھ میں دو قسم کے حیاتین اور روغنی نشاستہ دار نمکین اجزا بھی پائے جاتے ہیں۔ بکری۔ گائے۔ اور بھینس کا دودھ بہترین ہوتا ہے۔ بکری کے دودھ میں شکر اور نمکیات کم۔ مگر پنیر اور روغنی اجزا زیادہ ہوتے ہیں۔ بھینسوں کے دودھ میں روغن اور پنیر کے اجزا بہت زیادہ ہوتے ہیں۔

عمدہ تازہ دودھ مفید اور [illegible] خوش ذائقہ ہوتا ہے۔ اور جوش دینے سے نہیں پھٹتا۔

دہی

ڈاکٹر میچنی کاف نے جب [illegible] کا دورہ کیا تو وہاں کے باشندوں کی طویل عمریں دیکھ کر انہیں تعجب ہوا۔ عام طور پر انہیں وہاں کے لوگوں کی عمریں زیادہ اور [illegible] بہت مضبوط معلوم ہوئے۔ اس کی تحقیق کرنے [illegible] معلوم ہوا کہ یہاں دہی زیادہ استعمال کیا جاتا ہے۔ اور اس [illegible] ان لوگوں کی قوت و تندرستی کا راز پنہاں ہے۔ چنانچہ [illegible] نے دہی کے متعلق علمی تحقیقات و تجربات سے [illegible]۔ اور معلوم کیا کہ دہی ایک نہایت مفید غذا ہے۔

خشک میوے

وہ لوگ جو گوشت نہیں کھاتے۔ ان کے لئے گوشت کا بہترین بدل خشک میوے ہیں۔ ترکاریوں اور پھلوں میں پانی کی مقدار بہت زیادہ یعنی قریباً ۹۰ فیصدی ہوتی ہے لیکن خشک میوہ جات میں پانی ۱۵ فیصدی سے زیادہ نہیں پایا جاتا اور ان میں چربی کی مقدار کافی ہوتی ہے جس سے یہ خوب حرارت پیدا کرتے ہیں۔ البیومن جو

گوشت اور انڈوں کا جزو ہے۔ خشک میوہ جات میں بکثرت پائی جاتی ہے۔ نیز ان میں نشاستے اور نمک کے اجزا بھی ہوتے ہیں چربی کا جزو انڈے کی زردی کے مطابق ہوتا ہے۔ گویا بادام چلغوزے پستہ اور دیگر خشک میوے جو موسم سرما میں کھائے جاتے ہیں۔ یا حلووں میں ملا کر استعمال کئے جاتے ہیں۔ گوشت اور انڈے کا بہترین بدل ہیں۔ ان کے استعمال سے جسم تندرست و توانا ہو جاتا ہے۔ اور حرارت کافی پیدا ہوتی ہے

بالوں کے امراض

بالوں کے امراض کے علاج میں اطبا کو ناکامی اسلئے ہوتی ہے کہ وہ صرف بالوں کی حفاظت کرتے ہیں حالانکہ بالوں کا نظام عصبی اور دوسرے عضوی نظاموں سے گہرا تعلق ہوتا ہے خون یا گردے میں نقص ہو تو بالوں کا گرنا شروع ہو جاتا ہے اعصابی نزلہ ہو تو جوانی میں بھی بال سفید ہونے لگتے ہیں اسطرح دماغ میں اگر یبوست ہو تو بال گرنا شروع ہو جاتے ہیں

گوشت

گوشت بھی ایک عمدہ غذا ہے۔ اس میں اجزائے لحمیہ چربی، نمکیات اور پانی ہوتا ہے غذائے لحمیہ کی مقدار زیادہ ہونے کی وجہ سے اس میں غذائیت زیادہ ہوتی ہے۔ بھیڑ بکری اور دنبہ کا گوشت عمدہ ہوتا ہے۔ بٹیر، تیتر، مرغ وغیرہ پرندوں کا گوشت لطیف اور زود ہضم ہونے کی وجہ سے زیادہ اچھا ہوتا ہے۔ مچھلی کا گوشت سب سے عمدہ ہوتا ہے۔ اور اس میں پرورش کرنے والے اجزا زیادہ ہوتے ہیں۔ تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ مچھلی میں حیاتین بکثرت پائے جاتے ہیں۔

انڈا

انڈا بھی بہترین غذا ہے۔ اس میں ۱۴ حصے اجزا لحمیہ ساڑھے دس حصے روغنی اجزا کسی قدر نمک اور باقی پانی ہوتا ہے۔ بدن کو اجزائے لحمیہ و روغنی کی اشد ضرورت رہتی ہے اور وہ اس سے پوری ہوتی رہتی ہے۔ انڈے کو اچھی طرح پکانا چاہیئے بلکہ اتنا ابالنا چاہیئے کہ اسکی سفیدی جم جائے اور زردی نرم رہے ابلتے ہوئے پانی میں ڈیڑھ دو منٹ میں انڈا نیم برشت ہو جاتا ہے

گیہوں

سب غلوں میں سے دنیا میں سب سے زیادہ گیہوں استعمال کی جاتی ہے۔ اس میں بدن کو پرورش دینے والے اجزا بکثرت ہوتے ہیں۔ گیہوں کا بہترین آٹا سفید یا خفیف زردی مائل ہوتا ہے۔ گیہوں کے چھلکے میں فاسفورس اور حیاتین پائے جاتے ہیں۔

جو

جو میں بھی کافی غذائیت ہوتی ہے۔ اس میں فاسفورس اور فولاد کے اجزا بھی پائے جاتے ہیں۔

پھل

غذاؤں میں پھل بہترین غذا ہے۔ اس میں حیاتین بکثرت ہوتے ہیں۔ سب پھلوں میں سے سیب میں فاسفورس اور فولاد بہت زیادہ ہوتا ہے۔ اس لئے یہ دماغ اور رگوں کے لئے بہت مفید ہے۔ پختہ، شیریں انگوروں سے چربی بڑھتی ہے۔ انجیر قبض کشا ہے۔ اس میں بھی فولاد پایا جاتا ہے انناس کا رس ہاضم اور مصفی گردہ ہے۔ سنگترہ، مالٹا، ناشپاتی، لیموں، آلوچہ وغیرہ بھی عمدہ پھل ہیں۔ ان سے خون صاف اور معتدل ہوتا ہے۔

مصالح

بعض لوگ مرچ کا استعمال کثرت سے کرتے ہیں۔ حالانکہ نہ تو یہ انسانی غذا کا ضروری جزو ہے۔ اور نہ اس کا کوئی خاص فائدہ ہے۔ البتہ کھانے کو مزیدار اور چٹپٹا بنانے کے واسطے مرچ ڈالتے ہیں۔ اگر مناسب مقدار میں استعمال کی جائے تو چنداں حرج نہیں۔ لیکن زیادہ مقدار میں کثرت سے کھانا سخت مضر ہے۔ اس سے معدے اور آنتوں میں سوزش پیدا ہو جاتی ہے کبھی ان میں زخم ہو جاتے ہیں۔ یا پیچش و بواسیر کی شکایت ہو جاتی ہے۔ اس لئے جہاں تک ممکن ہو مرچ بہت ہی کم استعمال کرنی چاہیئے اس طرح سیاہ مرچ، دھنیا، لہسن وغیرہ کا کثرت استعمال بھی مضر ہے۔ کیونکہ ان سے بالآخر معدہ کمزور ہو جاتا ہے

رموز مطب

از شفاء الملک حکیم محمد حسن صاحب قرشی

نزلہ وبائی

گذشتہ موسم گرما میں آنریبل سر سکندر حیات خاں صاحب صرف چند ہفتے کے لئے شملہ گئے۔ وہاں ان کو بخار اور کھانسی کی شکایت ہوگئی۔ شملہ میں ڈاکٹروں نے دیکھ کر نزلہ وبائیہ (انفلوئنزا) تشخیص کی۔ علاج معالجے سے نزلہ دور ہوگیا۔ مگر حرارت اور کھانسی دور نہیں ہوئی تھی۔ اسی اثناء میں لاہور تشریف لائے اور یاد فرمایا۔ میں نے جاکر دیکھا۔ کہ آنریبل موصوف خاصے کمزور ہیں۔ صبح حرارت کم اور شام کو زیادہ ہو جاتی تھی۔ کھانسی کی بھی شکایت تھی۔ نبض ضعیف۔ سریع اور متواتر تھی۔ استفسار پر بیان کیا کہ بائیں طرف درد بھی ہوا تھا۔ میں نے ان سے قلب کے متعلق کچھ سوالات کئے۔ کبھی بائیں شانہ میں درد تو نہیں ہوا۔ بائیں طرف سونے میں دقت تو نہیں ہوتی۔ بیٹھے بیٹھے یا لیٹے لیٹے یا بالکل معمولی حرکت سے سانس میں دقت تو نہیں ہو جاتی چونکہ مرحوم کو طب سے خود واقفیت تھی۔ اس لئے فرمانے لگے۔ کہ آپ کے یہ سوالات دل کے متعلق ہیں۔ ڈاکٹروں نے اچھی طرح دل کا معائنہ کیا تھا۔ اور ان کی رائے میں کوئی نقص نہیں ہے۔

میں نے ان کے لئے حسب ذیل نسخے تجویز کئے۔

صبح و شام۔ دوا سفید ایک سرخ خمیرہ گاؤزبان عنبری ۳ ماشہ میں ملا کر کھائیں۔ اور گل بنفشہ ۶ ماشہ۔ عناب ۵ عدد۔ سپستان ۹ عدد۔ تخم خطمی ۶ ماشہ۔ تخم خبازی ۵ ماشہ۔ گاؤزبان ۵ ماشہ جوش دے کر خمیرہ بنفشہ ۲ تولہ ملا کر [illegible] ۲ تولہ کھائیں۔

بوقت خواب معجون [illegible] ۳ ماشہ کھلائیں۔ صرف ایک ہفتہ (چار روز) کے استعمال کے بعد حرارت جاتی رہی۔ مگر کھانسی ابھی باقی تھی اور بلغم کے اخراج میں کسی قدر دقت تھی۔ اس لئے حسب ذیل نسخہ تجویز کیا۔

صبح و شام گاؤزبان ۵ ماشہ عناب ۵ عدد سپستان ۹ عدد اصل السوس ۵ ماشہ جوشاندہ کر کے چھان کر مصری ۲ تولہ ملا کر پئیں۔ اور بوقت خواب اصل السوس ۳ تولہ عرق گاؤزبان ۱۲ تولے میں جوش دے کر چھان کر پئیں۔ ایک ہفتہ تک ان دواؤں کے استعمال سے کھانسی بھی رفع ہوگئی۔

درد گردہ

آنریبل سر سکندر حیات خاں صاحب مرحوم ایک معروف مدبر اور ہوشیار سیاستدان ہی نہ تھے۔ بلکہ ایک جری اور شجاع سپاہی بھی تھے۔ گذشتہ عالمگیر جنگ میں وہ اپنے مشاغل ترک کر کے میدان جنگ میں چلے گئے تھے۔ اس جنگ میں وہ پنجاب کے وزیراعظم ہونے کی وجہ سے [illegible] تک نہیں جا سکتے تھے مگر کئی مرتبہ محاذ جنگ میں گئے۔ آخری مرتبہ جب [illegible] عراق گئے تو انہوں نے یاد فرمایا کہ میں ہندوستان سے باہر ہوائی جہاز کے ذریعہ جا رہا ہوں۔ آپ کچھ دوائیں تجویز کر دیں۔ مگر دوائیں مرکب اور مختصر ہوں تاکہ بوقت [illegible] میں نے نبض کو دیکھا اور حالات دریافت کئے معلوم ہوا کہ ان دنوں کبھی کبھی گردہ میں درد ہو جاتا ہے۔ اور ہضم کی حالت بھی زیادہ اچھی نہیں ہے۔ ان کے حالات کے مطابق حسب ذیل نسخے تجویز کئے۔ ۱۔ بعد از غذا حب ہاضم ۲ عدد استعمال فرمائیں۔ ۲۔ سفوف چوب چینی ۲ ماشہ کھائیں۔ ۳۔ اگر کبھی پیشاب میں کچھ رکاوٹ یا گردہ میں بوجھ محسوس ہو تو اکسیر گردہ ایک ماشہ کھائیں۔

سر سکندر حیات خاں صاحب مرحوم اس دورے سے تقریباً ایک ماہ کے بعد واپس ہوئے۔ انہوں نے فرمایا کہ ان دواؤں سے مجھے بہت فائدہ ہوا۔ ایک دفعہ گردہ میں تکلیف ہوئی۔ اور میں نے اکسیر گردہ کا استعمال کیا صرف ایک خوراک سے آرام ہوگیا۔

جواہر ریزے

غسل

بقائے صحت کے لئے جسمانی صفائی اور پاکیزگی نہایت ضروری ہے۔ اور یہ غسل سے ہی حاصل ہو سکتی ہے

تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ قدیم زمانہ نے غسل کو بہت اہم سمجھا گیا ہے۔ قدیم اہل روما و اہل یونان غسل کرنا مذہبًا فرض سمجھتے تھے۔ اور یہودی و اہل ہنود بھی اسے عبادت کے برابر ہی سمجھتے ہیں۔

سرد پانی سے غسل کرنا صحت کے لئے بہت مفید ہے لیکن عصبی مزاج لوگوں کو مضر ہوتا ہے۔ قوی الجثہ اور مضبوط لوگ سرد پانی سے غسل کر سکتے ہیں بچوں اور بوڑھوں کو نیم گرم پانی سے غسل کرنا مفید ہوتا ہے۔

کھانا کھانے کے فورًا بعد کبھی غسل نہ کرنا چاہئے۔ اور محنت یا تکان کے بعد یا جماع سے پہلے یا اس کے فورًا بعد بھی غسل کرنا بہت مضر ہے۔ اور حاملہ مستورات کو بھی کم نہانا چاہئے

بہتر یہ ہے کہ موسم سرما میں ہفتہ میں دو تین مرتبہ اور موسم گرما میں روزانہ غسل کرنے کی عادت ڈالنا چاہئے زیادہ دیر تک حمام میں یا گرم پانی کے حوض میں بیٹھنا بہت مضر ہے۔ اس سے بدن بہت کمزور ہو جاتا ہے۔

خون کی کمی

جن لوگوں کے جسم میں خون کم پیدا ہوتا ہے۔ ان کے لئے کچی کلیجی (جگر) کا استعمال تجربہ سے نہایت مفید ثابت ہوا ہے کئی معالج اس طریق علاج میں کامیاب رہے یہ اصولًا بھی درست ہے۔ کیونکہ طب میں ایسے قواعد موجود ہیں۔ کہ جس عضو میں کمزوری ہو اس کے استعمال سے وہ عضو قوی ہوتا ہے۔ مثلاً گردے کھانے سے انسان کے گردے قوی ہوتے ہیں اور بھیجا (مغز) کھانے سے دماغ کو قوت پہنچتی ہے علیٰ ہذا القیاس پھیپھڑا دل اور جگر کھانے سے انہیں اعضا کو قوت پہنچتی ہے وجہ یہ ہے کہ غذا مغتذی کے مشابہ ہونا چاہئے اور یہ ظاہر ہے کہ جگر کو جگر کے ساتھ اور دل کو دل کے ساتھ پوری مشابہت ہے۔

روٹی کی خصوصیات

اول روٹی کو انسانی غذا میں اس لئے خصوصی درجہ حاصل ہے کہ یہ عمومًا گیہوں سے تیار ہوتی ہے۔ اور گیہوں خدا کے فضل سے وہ غلہ ہے جو دنیا کے تمام دیگر غلوں سے زیادہ پیدا ہوتا ہے۔ دوسرے اس میں دوسری عام اغذیہ کی نسبت مناسب غذائیت بھی زیادہ ہوتی ہے اول الذکر خصوصیت ایک واقعہ ہے اور کسی دلیل کی محتاج نہیں۔ آخر الذکر خصوصیت یعنی روٹی میں نسبتًا مناسب غذائیت کی زیادتی البتہ ثبوت کی محتاج ہے۔ ہم ایک نقشہ پیش کرتے ہیں۔ جو اس کے اندر مختلف اشیاء کے تناسب کو ظاہر کرتا ہے

	نام اشیاء	غذائے لحمی فی چھٹانک	چربی فی چھٹانک	نشاستہ دار اجزاء فی چھٹانک	قوت جو وہ جو فی چھٹانک کا پیدا کرتے ہیں
عام غلے	گیہوں کا آٹا	قریبًا ۲ ماشہ	قریبًا ½ ماشہ	قریبًا ۴ ماشہ	۱۹۲ درجات قوت
	جو کا آٹا	،، ۴ ماشہ	،، ¼ ماشہ	۲۴ ماشہ	۱۹۰ ،،

مکی کا آٹا	قریباً ۴ ماشہ	قریباً ۲ ماشہ	۳۸ ماشہ	۱۶۷ درجات
چاول	" ۴ ماشہ	.	۴۴ ماشہ	۱۹۲ "
گوشت بھیڑ بکری کا گوشت	" ۱۰ ماشہ	" ۱۰ ماشہ	—	۱۳۰ "
دودھ	" ۲ ماشہ	" ۳ ماشہ	۲½ ماشہ	۲۸ "
انڈے	" ۸ ماشہ	۶ ماشہ	—	۸۶ "
چوزے	۱۲ ماشہ	۳ ماشہ	—	۳۳ "
آلو	۱ ماشہ		۱۰ ماشہ	۴۴ "

اس نقشے سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ غذائیت اور قوت بخشنے کے لحاظ سے گیہوں کا آٹا زیادہ مفید ہے۔ مگر اس کے باوجود یہ بات یاد رکھنا ضروری ہے۔ کہ صرف روٹی ہی غذا کی تمام ضروریات کو پورا نہیں کر سکتی کیونکہ اس میں مادہ لحمیہ اور چربی کی مقدار جسمانی ضرورت کے تناسب سے کم ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ عام طور پر اس کے ساتھ سالن کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اور علمی حیثیت سے بھی یہ نہایت ضروری ہے۔ مکمل غذائیت کے لئے روٹی اور دیگر اشیاء سالن مثلاً گوشت انڈے وغیرہ کا تناسب نہایت احتیاط سے مقرر کرنا چاہئے روٹی کی زیادتی سے نشاستہ کی مقدار زیادہ ہو جاتی ہے جس سے ہضم خراب ہونے کا اندیشہ رہتا ہے۔ اس کے علاوہ مواد لحمیہ یعنی گوشت پیدا کرنے والے اجزاء کی کمی کی وجہ سے جسم کی ساختیں ٹھیک طور پر مرمت نہیں ہو سکتیں۔

معلومات

۲۴۰۰ سال قبل مسیح ایک یونانی حکیم نے مزدوروں کے پھیپھڑوں پر گرد و غبار کے مضرت رساں اثرات کا مشاہدہ کر لیا تھا

روح الخمر (الکوہل) میں روئی یا کپڑے کی گدی تر کر کے مسلسل آبلوں پر رکھنے سے چند گھنٹوں کے اندر آبلے جذب ہو کر غائب ہو جاتے ہیں۔

زیادہ معمر آدمی اکثر اوقات نظام دوران خون اور بالخصوص امراض قلب سے لقمۂ اجل ہوا کرتے ہیں

روغنی اور چربیلی اشیاء مثلاً دودھ بالائی، مکھن گھی اور

انڈوں کی زردی کے استعمال سے مرارہ یعنی پتہ سکڑ کر اپنے اندر کے صفرا کو خالی کر دیتا ہے

پرندوں میں قوت شامہ اور قوت ذائقہ مفقود ہوتی ہے

ریاستہائے متحدہ امریکہ میں دس لاکھ سے بھی زیادہ لکنت کے مریض پائے جاتے ہیں۔

گرم ممالک میں بہ نسبت سرد ممالک کے سرخ مرچ کا استعمال زیادہ کیا جاتا ہے کیونکہ سرخ مرچ معرق ہے جس سے بدن سرد رہتا ہے۔

ٹماٹر کا رس

ٹماٹر کا رس طبی نقطۂ نظر سے ہند میں مقبولیت حاصل کر رہا ہے۔ اور وہ دن دور نہیں جب پوست بھنگ اور شراب کی لعنتوں سے دنیا آزاد ہو کر ٹماٹر کے رس کو اپنی زندگی کا جزو بنائے گی اگرچہ ٹماٹر باغ کا پھل ہونے کی بجائے کھیتوں کا پھل ہے تاہم اس میں درختوں کے پھل کی تمام خصوصیات موجود ہیں۔ اس کا تیزابی جز سنگترہ اور لیموں کے تیزابی جز کے مماثل ہے۔ اس کے علاوہ ٹماٹر میں فولاد بھی ہوتا ہے۔ جو صحت کے لئے نہایت ضروری چیز ہے۔

جہاں تک حیاتین کی موجودگی کا تعلق ہے اس حقیقت سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا کہ ٹماٹر میں حیاتین بہت زیادہ مقدار میں پائے جاتے ہیں خصوصاً اس میں حیاتین الف بہت زیادہ مقدار میں موجود ہے۔

لیموں

لیموں کے رس میں ۹۰ سے ۹۳ فیصد خالص پانی ہوتا ہے۔ اور لیموں کا یہ پانی قدرت کا آب حیات ہے جو صحت پر نہایت خوشگوار اثر کرتا اور زندگی بخش ہے لیموں کا رس گردوں کے فعل میں مدد دیتا ہے۔ اور مضر اور ردی مواد کو بدن سے نکال دیتا ہے۔ اس کے استعمال سے خون بھی صاف ہوتا ہے۔

لیموں میں اگرچہ اجزاء لحمی و شحمی موجود نہیں لیکن یہ غذا کے لحمی شحمی اجزاء کو خوب ہضم کرتا ہے۔ چنانچہ لیموں کے استعمال سے بدن کا وزن اور چربی بڑھتی ہے۔

عام خیال ہے کہ لیموں کے رس میں جزو حامض اور پانی ہوتا ہے لیکن اس کے علاوہ بہت سے نمکیات بھی اس میں موجود ہیں اور ان نمکیات کا تناسب حموضت سے ۵ گنا زیادہ ہے

اگر لیموں کا ایک ٹکڑا دانتوں اور مسوڑوں پر رگڑا جائے تو دانت اور مسوڑوں کی عفونت، بو اور میل کچیل کو دور کر دیتا ہے اور امراض دندان کے لئے ایک نہایت عمدہ دوا ہے

جن عورتوں کے ہاتھوں کی جلد پر داغ اور چھائیاں ہیں اگر وہ لیموں کو ہاتھوں پر ملیں۔ تو یہ داغ بہت جلد دور ہو جاتے ہیں اسی طرح لیموں کو عورتیں بطور غسول بھی استعمال کر سکتی ہیں اگر ایک لیموں کا رس ایک سیر شیر گرم پانی میں شامل کر کے دھوش کیا جائے تو اندام نہانی کو مضر جراثیم اور عفونت سے پاک کر دیتا ہے

چہرے کی چھائیوں اور کیلوں پر اگر اس کا چھلکا ملا جائے تو دوسرے ابٹنوں اور غازوں سے زیادہ مفید ثابت ہوتا ہے خناق اور امراض حلق مثلاً ورم گلو تقرح حلق وغیرہ میں افشردہ لیموں اور گرم پانی کے غرارے کرنا مفید تدبیر ہے۔ اور اگر افشردہ لیموں اور شہد ملا کر چاٹیں تو اس سے حنجرہ اور آلہ صوت صاف ہوتا ہے۔

امراض جگر اور سنگ مثانہ میں صبح و شام ایک لیموں پانی میں نچوڑ کر پلانا نہایت مفید ہے۔ گرم پانی میں افشردہ لیموں ڈال کر پلانا ورم گلو اور سوزش گلو میں مفید ہے

سرکہ کی نسبت لیموں کا استعمال بدرجہا بہتر ہے یہ اور مرض اسکربوط کو دور کرتا ہے۔ اس کے علاوہ لیموں وجع المفاصل نقرس۔ عرق النساء اور تحجر المفاصل میں بھی بہت نافع ہے۔ لیموں اعصابی ساختوں کو مضبوط بناتا۔ خون کے سرخ کریات کو بڑھاتا اور دماغ کو طاقت بخشتا ہے۔

لیموں کا جزو کلس دانتوں اور ہڈیوں کو طاقت دیتا اور ان کی تعمیر کرتا ہے۔

لیموں کا جزو مغنیسیم دانتوں کی آب اور مسوڑوں کی ساخت کو محفوظ رکھتا۔ اور خلیات بدن کو بناتا ہے۔ خاص کر اعصابی خلیات اور خون کو بڑھاتا ہے۔ ان نمکیات کے علاوہ لیموں میں فاسفورس کا بھی جزو موجود ہے۔ جو بدن میں جا کر روغن زرد بیضہ کے اجزا میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ اور عمل تنفس کو تحریک دیتا ہے۔ جس سے التہاب شعب اور نزلہ کو فائدہ پہنچتا ہے۔

ارنڈ خربوزہ (پپیتہ)

پھلوں میں پپیتہ بہترین ہے۔ کیونکہ اس میں تمام پھلوں سے حیاتین کی مقدار زیادہ ہوتی ہے۔ حیاتین الف جو کہ مکھن اور مچھلی میں کثرت پایا جاتا ہے۔ پپیتے میں بھی موجود ہوتا ہے۔ یہ جسم کی نشوونما میں مدد دیتا ہے۔ حیاتین ج مرض اسکربوط سے محفوظ رکھتا ہے۔ دانتوں کی کمزوری اور ان سے خون آنے کے لئے اس کا استعمال مفید ہے۔ اسی طرح حیاتین ب اور د بھی اس میں موجود ہوتے ہیں۔ اسی لئے یہ پھل نہایت مفید غذا ہے۔ ہم میں سے بہت سے لوگ پپیتہ کم کھاتے ہیں۔ حالانکہ یہ دوسرے پھلوں سے جن کا رواج زیادہ ہے۔ زیادہ مفید ہے۔ اگر بچے اس کا استعمال کریں تو ان کی نشوونما نہایت اچھی ہوتی ہے۔ اور وہ طویل عمر پاتے ہیں۔

بچوں کو افیون دینے کی عادت

بچے والدین کو نہایت عزیز ہوتے ہیں۔ بچے کی ذرا سی تکلیف ماں باپ کو بے چین کر دیتی ہے۔ بچے کے لاڈ اٹھانے سے والدین کو مسرت ہوتی ہے۔ مگر کس قدر حیرت کا مقام ہے کہ بعض لوگ جہالت سے بچوں کو افیون دے دیتے ہیں۔ ان کا خیال ہوتا ہے کہ اس کے استعمال سے بچہ چین کی نیند سو جاتا ہے۔ رات کو جاگتا نہیں۔ دیہات میں جہاں زیادہ تر غریب لوگ بستے ہیں۔ اور عورتیں اکثر مزدوری کرتی ہیں یا کھیتوں میں کام

سوالات

جو صاحب دفتر سے مشورہ حاصل کرنا چاہیں۔ انہیں ہر سوال کے ساتھ ۱؎ کے ٹکٹ۔ اور جو صاحب رسالہ کے ذریعہ جواب کے خواہشمند ہوں۔ ان کو ۱؎ کا ٹکٹ فی سوال بھیجنا چاہیئے ؀

(۱۲) مجھے تحصیل فن طب کا بے حد شوق ہے۔ میری خواہش ہے کہ کسی صاحب علم سے اکتساب علم کروں۔ اور ساتھ ہی ساتھ دوا خانے میں کام بھی کرتا رہوں۔ کیونکہ غربت کی وجہ سے باقاعدہ کالج میں داخل ہو کر تعلیم حاصل نہیں کر سکتا۔ از راہ ہمدردی کوئی صاحب اپنے مطب میں جگہ دے کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(مجیب اللہ سدیو پور پٹنہ)

(۱۳) مجھے خون تیرہ کا صحیح نسخہ معلوم ہے۔ کوئی صاحب اس کے صحیح طریقہ استعمال سے میری رہنمائی فرمائیں۔ مہربانی ہوگی۔ جواب دینے والے حضرات اپنا پتہ بھی رسالہ میں شائع کرا دیں۔

(خریدار ۱۰۴۹۴)

(۱۴) ایک شخص کو شراب پینے کی عادت پڑ گئی۔ وہ انتہائی جاتا ہے کہ آخر کار بیہوش ہو جاتا ہے۔ اطبائے کرام سے گذارش ہے کہ اس آدمی کے لئے مجرب نسخہ تلاش کر کے بذریعہ رسالہ اطلاع دیں جس کے استعمال سے شراب پینے کی عادت رفتہ رفتہ چھوٹ جائے۔

(حکیم شیخ محی الدین)

(۱۵) ایک ایسا انگریزی مکسچر کا نسخہ درکار ہے۔ جو روزانہ تیسرے۔ چوتھیہ بخار کو مفید ہو۔ نیز عظم کبد اور طحال کو بھی مفید ہو۔

(حکیم عبدالشکور)

(۱۶) کھانسی کے لئے چوسنے کی گولیوں کے مجرب اور زود اثر نسخے کی ضرورت ہے۔ جس سے گلے میں بار بار خراش کا ازالہ ہو۔

(ایک ضرورت مند)

(۱۷) پانچ سال سے سیلان الرحم کی شکایت ہے۔ قبض سخت رہتا ہے۔ درد سر بھی ہو جاتا ہے۔ قبض اگر رفع ہو جائے تو درد سر کو آرام ہو جاتا ہے۔ عمومی صحت زیادہ بری نہیں ہے۔ عمر بائیس سال ہے۔ شادی کو تین سال ہو چکے ہیں حمل نہیں ہوا۔ خاوند تندرست ہے۔ اطبا کرام کسی مفید نسخے سے مطلع فرمائیں۔ اگر کوئی مقامی دوا بھی ضرورت ہو تو اس کا نسخہ بھی لکھیں۔

(ایک سائل)

اکسیر قلب

دل کو طاقت دینے کیلئے ایک نادر تحفہ

اس سفوف کے استعمال سے دل کی کمزوری اور گھبراہٹ بہت جلد دور ہو جاتی ہے۔ ذرا سا چلنے سے سانس پھول جاتا ہے یا دل دھڑکنے لگتا ہے یا قلب کی کمزوری کی وجہ سے طبیعت پژمردہ اور پریشان رہتی ہو۔ اور ہتھیلیوں یا پاؤں کے تلووں میں گرمی کا احساس ہوتو اس سفوف سے فوری فائدہ ہوتا ہے۔ ترکیب استعمال ۲ ماشہ مربہ سیب ۱ تولہ میں ملا کر صبح و شام کھلائیں۔ قیمت چالیس خوراک ..... چار روپے

جواہر مہرہ عنبری

اعضائے رئیسہ کی تقویت کیلئے جواہرات کا شاہی مرکب

خفقان، ضعف قلب، توحش اور مالیخولیا کو زائل کرنے کے لئے اس سے بہتر دوا کا ملنا ناممکن ہے۔ حرارت غریزی کی حفاظت کرتا ہے۔ ہمارے ہاں پورے اہتمام کے ساتھ تیار کیا جاتا ہے۔ دو چاول جواہر مہرہ خمیرہ مروارید، دواء المسک وغیرہ میں ملا کر دیں۔

قیمت فی ماشہ ——— ۱۰ روپے

سنون عجیب

پائیوریا اور گندہ دہنی کے لئے چوٹی کی دوا

پائیوریا یا لثہ دامیہ ایک خطرناک بیماری ہے۔ کیونکہ اگر اس سے بے پروائی برتی جائے۔ تو مسوڑھوں کی پیپ تھوک کے ذریعے معدہ تک پہنچتی رہتی ہے جس سے نتائج نہایت المناک ہو سکتے ہیں۔

کئی شدید قسم کی بیماریوں کا جب سبب تلاش کیا گیا۔ تو معلوم ہوا کہ پائیوریا ہی بڑی سے بڑی تکلیف حالانکہ سل ودق تک کا باعث ہو سکتا ہے۔ متواتر تجربات نے ثابت کر دیا ہے کہ

سنون عجیب پائیوریا کا بہترین علاج ہے

اس کے استعمال سے مسوڑھوں کو طاقت ملتی ہے۔ پیپ بننا بند ہو جاتی ہے۔ دانتوں کی میل اترنے لگتی ہے۔ اور متواتر استعمال کرنے سے دانت موتیوں کی طرح آبدار ہو جاتے ہیں۔ منہ سے بدبو آنے کی بجائے خوشبو آنے لگتی ہے۔

قیمت فی شیشی .... ۱۲ آنے

پتھری توڑ گردہ اور مثانہ کی پتھری توڑ نکالنے کا ایک بے نظیر نسخہ۔ یہ دوا گردہ اور مثانہ کی پتھری کے لئے نہایت مفید ثابت ہوئی ہے۔ پتھری کو ریزہ ریزہ کر کے پیشاب میں خارج کر دیتی ہے۔ سخت سے سخت قسم کی پتھریاں بھی اس کے استعمال سے گھل کر خارج ہو جاتی ہیں۔ اپریشن کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ صرف ایک ہفتہ استعمال کرنے سے مرض کا مکمل دفعیہ ہو جاتا ہے۔ ایک ماشہ یہ دوا ہمراہ شیرہ دو تولہ، شیرہ آلو بالو، شیرہ کلان کیم، شربت بزوری معتدل چار تولے ملا کر استعمال کریں۔

ملنے کا پتہ۔ **ناظم قومی دواخانہ ۳۶ بیڈن روڈ لاہور**

اپریل — رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۴۵۲ — سنہ ۱۹۴۳ء

مشیر الاطباء

[illegible]

"شفاء الملک حکیم محمد حسن قرشی لاہور"

عہدِ حاضر کا طبی شاہکار
جامع الحکمت
مرتبہ رئیس الاطباء حکیم محمد حسن قریشی پرنسپل طبیہ کالج لاہور
طب کا بہترین عام فہم اور مکمل انسائیکلوپیڈیا جس میں تاریخ طب تشریح حفظ صحت
تشخیص اور دستور العلاج کے علاوہ تمام امراض کی مفصل ماہیت اسباب۔ علامات۔ تشخیص
فروق الامراض۔ انجام و عوارض۔ اصول علاج۔ دستور العلاج۔ نہایت کامیاب اور
بہترین مجربات دیئے گئے ہیں۔ علاج میں قلیل المقدار اور مرکب دوائیں بھی شامل ہیں۔ سینکڑوں
جدید امراض کا بیان بھی شامل ہے۔ اس کے علاوہ عکسی تصویریں ہیں۔ ابتدا میں ایک
عجیب و غریب رنگین نقش تشریحی ہے۔
تشخیص مجربات اور تصاویر
کے اعتبار سے اس جیسی کتاب ابھی تک اردو میں شائع نہیں ہوئی کیونکہ اس میں
طب قدیم و جدید کے تمام ضروری معلومات آگئے ہیں۔ زبان سادہ اور سلیس ہے
اور طبیب۔ وید اور ڈاکٹر اور شائق طب کے علاوہ ہر گھر میں اس کا ہونا
مفید اور ضروری ہے۔
کتابت۔ طباعت۔ کاغذ عمدہ
صفحات جلد اول تقریباً گیارہ سو۔ جلد سنہری قیمت پانچ روپے بارہ آنے
صفحات جلد دوم ساڑھے گیارہ سو۔ جلد سنہری قیمت چھ روپے چار آنے
قیمت ہر دو مجلد ——— ساڑھے گیارہ روپے
ناظم کتب خانہ مشیر الاطباء دل محمد روڈ۔ لاہور
جامع الحکمت
قریشی
جامع الحکمت
جلد اول
قریشی

طبی جواہرات

علاج بالغذا کی اردو زبان میں ایک اپنی لاجواب تصنیف ہے جس کا صحیح اندازہ صرف اس کے دیکھنے سے ہی ہو سکتا ہے قدیم اطبا نے اس علاج کی اہمیت کو محسوس کرتے ہوئے اس کے متعلق مستقل تالیفات مرتب کی تھیں۔ ادارہ مشیر الاطبا نے اس جدید سعی سے مغرب و مشرق کی تمام معلومات اور جدید ترین تحقیقات یکجا کر دی ہیں۔ ہندوستان کے مشہور اطبا اور ڈاکٹروں کے بیش قیمت مضامین سے یہ نمبر آراستہ ہے۔ اس کو پڑھ کر جہاں ایک طرف ہمارے اطبا تمام جدید ترین معلومات و انکشافات سے استفادہ کریں گے وہاں دوسری طرف علم العلاج میں غذا کی بیش از بیش اہمیت اور مخصوص غذائی معالجات کو سمجھ کر اپنے مطبوں کو کامیاب بنائیں گے۔ یہ علم و فن کا ایک ایسا ذخیرہ ہے جسے ہر گھر ہر مطب اور ہر لائبریری میں موجود رہنا چاہیئے کاغذ سفید عمدہ کتابت و طباعت عمدہ۔ سائز ۲۲ ضخامت ۱۵۰ صفحات قیمت عہ

رموز مطب کی معالجات کا نہایت مفید اور دلچسپ مجموعہ۔ اس کے دو حصے ہیں۔ پہلے حصے میں سابق اطبا مثلاً افلاطون۔ جالینوس۔ شیخ الرئیس۔ رازی۔ زہراوی۔ شریف خاں۔ نور الدین۔ عبد الحمید خاں۔ عبد العزیز خاں وغیرہ اور دوسرے حصے میں زمانہ حال کے مشاہیر اطبا اور بعض قابل ڈاکٹروں کے خاص خاص مجربات کے معالجات رموز تشخیص۔ نکات مطب۔ اسرار علاج اور مجربات وغیرہ دلچسپ حکایات کی شکل میں مع ان کے مختصر حالات زندگی کے درج ہیں۔ ان میں سے مشہور ترین اطبا قدیم و حال کی عکسی تصاویر بھی شامل ہیں۔
۱۸×۲۲ کے سو صفحات پر مشتمل ہے۔ کتابت۔ طباعت نہایت عمدہ اور دیدہ زیب۔ کاغذ سفید۔ سرورق رنگین موٹا قیمت فی جلد ۱۲

صنف نازک کی مصنفہ حکیم یوسف حسن صاحب۔ توانائی اور تندرستی حسن و جمال اور دائمی عشرت و مسرت کے لئے صنف نازک کا مطالعہ ضروری ہے۔ بلکہ اس کا پاس رکھنا بھی لابدی ہے۔ سیکشول سائنس اور مطالعہ حسن و جمال پر اس سے بہتر اور کوئی کتاب اردو میں شائع نہیں ہوئی گندہ اور ناکارہ لغاظی سے بچیئے اور اس علمی کتاب کے مطالعہ سے استفادہ کیجئے۔ قیمت فی جلد ۲ روپے

خزائن الادویہ کی یہ چار ہزار صفحات کی کتاب ہے جس کو قابل مصنف نے عرصہ دراز کی محنت کے بعد شائع کیا ہے تمام ویدک اور یونانی ادویات کی طبیعت۔ خواص و فوائد صنعت و ماہیت اور بدل و مصلح وغیرہ وغیرہ پر اس قدر جامع و مبسوط بحث کی ہے کہ اس کتاب کے ہوتے ہوئے علم الادویہ کی کسی کتاب کی ضرورت باقی نہیں رہتی اس کی آٹھ جلدیں ہیں۔ قیمت فی جلد ۵ روپے۔ مکمل سٹ کی رعایتی قیمت بیس روپے۔ کتاب کا وزن دس سیر ہے۔ اس لئے کم از کم ۱۰ روپے پیشگی موصول ہونے پر بلٹی روانہ کی جاتی ہے۔

ملنے کا پتہ۔ ناظم دار الکتب مشیر الاطبا، دل محمد روڈ ——— لاہور

جلد ۲۱ | مشیر الاطبا بابت ماہ اپریل ۱۹۴۳ء مطابق جمادی الثانی | نمبر ۴

فہرست مضامین

قواعد و ضوابط

۱- رسالہ ہر انگریزی ماہ کی ۶ تاریخ کو باقاعدہ ہر خریدار کو بھیج دیا جاتا ہے۔
۲- ڈاک کے ڈاکو کئی رسائل کو منتشر کر جاتے ہیں۔ اس لئے اگر آپ کو ۳۰ تاریخ تک رسالہ نہ ملے تو دفتر کو خط لکھیں۔ دوبارہ بھیج دیا جائے گا۔ بعض اصحاب دو دو مہینے کے بعد پچھلے رسائل نہ ملنے کی شکایت کرتے ہیں۔ ایسے پرچے بلاقیمت نہیں بھیجے جائیں گے۔
۳- جواب طلب امور کے لئے پانچ پیسے کا ٹکٹ آنا لازمی ہے
۴- خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ نہایت ضروری ہے۔ ۵- پتہ صاف اور خوشخط لکھیں۔
۶- دفتر کے تمام منی آرڈر اور وی پی سنٹرل ایکسچینج بنک کی معرفت وصول ہوتے ہیں۔ اس لئے بنک مذکور کے منیجر کے دستخطوں کو رسید تصور کیا جائے۔

ذیابیطس کا نیا علاج

میجر کے۔ جی گھرپڑی سول سرجن شولاپور نے ذیابیطس کے علاج کے لئے "انڈین میڈیکل گزٹ" میں محققین کی توجہ ایک نبات (جیمنما سلویسٹری) کی طرف مبذول کی ہے۔ کھانڈ کھانے کے بعد جس کے پتے چبانے سے کھانڈ کا شیریں ذائقہ زائل ہو جاتا ہے۔ اس نبات کی یہ صفت ڈاکٹر ہیلی برٹن کی مشہور کتاب۔ ہینڈ بک آف فزیالوجی اور ڈاکٹر ڈیمک کھیری کنزنکر ذخیرہ کی کتابوں میں بھی بیان کی گئی ہے۔ اس کے متعلق حال میں جو تجارب کئے گئے ہیں۔ وہ نہایت امید افزا ہیں۔ چنانچہ اس نبات کے خشک پتوں کا تھوڑا سا سفوف مریض ذیابیطس کے بول میں ملایا گیا۔ اور امتحان کرنے سے معلوم ہوا کہ اس میں کیمیاوی تغیر ہو کر شکر کی مقدار کم ہو گئی ہے۔ اس سے خیال کیا گیا کہ اگر اس کو داخلی طریق پر مریض ذیابیطس شکری کے مریضوں کو دیا گیا

پتوں کا سفوف بنا کر نصف سے ایک چمچہ چائے بھر کھلایا گیا۔

نوٹ۔ اس کو جوشاندے کی شکل میں بھی دیا جا سکتا ہے آدھی چھٹانک پتوں کا سفوف لے کر پانچ چھٹانک پانی میں اس قدر پکایا جائے کہ دو چھٹانک رہ جائے۔ اس کو پلائیں

اس سے جو نتائج حاصل ہوئے ہیں وہ نہایت کامیاب ہیں۔ مریضوں کے پیشاب سے شکر کی مقدار کم یا بالکل غائب ہو گئی اب کچھ عرصہ سے ہافکن انسٹیٹیوٹ بمبئی کے ڈاکٹر مشکر اس پر نہایت کامیاب تجربات کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ اس کے سفوف کو ذیابیطسی دمبل پر چھڑکنے سے بھی بہت عمدہ نتائج حاصل ہوئے ہیں۔

ایک عجیب و غریب ہڈی

حال ہی میں تین انچ کی ایک ہڈی نے یورپ کے ماہرین میں ایک ولولہ انگیز مذاق پیدا کر دیا۔ تشریح الاعضاء، آثار الصنادید، طبقات الارض، فلسفہ تحقیق و انقلاب کے بڑے بڑے پروفیسروں نے اس عجیب و غریب ہڈی کے متعلق اظہار رائے کیا۔ آخر اس کے متعلق ایک جلسہ منعقد ہوا اور اس میں ایک مشہور پروفیسر نے زبردست دلائل سے ثابت کیا کہ یہ ہڈی پچاس ہزار سال پیشتر کی ہے۔ ایک اور صاحب نے بتلایا کہ یہ عہد (شمون ایج) کی یادگار ہے۔ ایک اور فاضل پروفیسر کی رائے میں یہ کسی جانور کا ناخن تھا۔

جب سب اساتذہ علم اپنی اپنی تحقیقات کا اظہار کر چکے تو ایک صاحب نے فرمایا کہ یہ سکول کے ایک متعلم کی کارستانی ہے۔ اس نے گھوڑے کے سر کی ایک ہڈی لے کر اس پر ایک بھدی سی تصویر بنائی تھی اور پھر اسے پروفیسروں کے پاس تحقیق و تفتیش کے لئے بھیج دیا تھا۔ یہ سن کر جملہ پروفیسر اپنا اپنا جبہ فضیلت سنبھالنے لگے

جو لوگ یورپ کی ہر تحقیق علمی کو صحیفہ سماوی سمجھنے کے عادی ہیں۔ ان کے لئے یہ واقعہ بہت کچھ بصیرت بخش ہو سکتا ہے

پیاز

اس بے حقیقت چیز میں قدرت نے بہت سی خوبیاں پوشیدہ رکھی ہیں۔ اعصابی اور وجع المفاصل کے دردوں میں پیاز کا بھرتہ بنا کر باندھنا بہت مفید ہے۔ اکثر آدمیوں کو اس سہل اور آسان نسخہ سے واقفیت نہیں۔ بے خوابی کے لئے یہ ایک نادر نسخہ ہے سونے سے پیشتر اگر ایک پیاز کھایا جائے۔ تو خوب نیند آتی ہے۔ کھانے کے بعد سرکہ میں بھیگے ہوئے پیاز کے چھوٹے ٹکڑے ڈال کر کھانا منہ کی بو اور ذائقہ کی خرابی کو دور کرتا ہے۔ کسی کمرہ میں اگر روغن رکھا گیا ہو اور اس کی بو ساری ہو تو ایک پلیٹ میں پیاز کاٹ کر رات کو کمرہ میں رکھ دیں۔ تو صبح تک کمرہ میں بدبو کم ہو جاتی ہے۔ پیاز بہت ہی مصفی خون ہے اسکا لگاتار استعمال جلد کو ستھرا بناتا ہے۔ بیمار کے کمرہ میں کسی طشتری پر پیاز کے ٹکڑے رکھنا کمرہ سے خراب ہوا جذب کر لیتا ہے۔ ان ٹکڑوں کو ہر روز بدل دینا چاہئے۔

طب الشرق

مشرقی طب کی افادیت پر بصیرت افروز مقالہ

(از جناب حکیم حیدر زمان صاحب صدیقی فاضل طب پٹھانکوٹ)

نوائے گرد تو ہم شوکت دیباچہ مے دانی

عین نصف النہار کے وقت جب کہ سورج اپنی مخصوص حرارت و تمازت سے کائنات ارضی کی ہر چیز کو گرماتا ہے۔ اور اس کی نظر پاش شعاعوں سے عالم کا ذرہ ذرہ چمک اٹھتا ہے اگر کوئی سورج کے وجود سے یا اس کی افادیت سے انکار کر بیٹھے تو اس کے منہ پر ہاتھ نہیں رکھا جا سکتا۔ زیادہ سے زیادہ اس کو یہی مشورہ دیا جا سکتا ہے کہ اگر وہ فاتر العقل اور مختل الدماغ ہے تو کسی قابل طبیب یا ڈاکٹر سے علاج کرائے یا اگر آنکھ کے کسی مرض سے اس کی بینائی جاتی رہی ہے۔ تو کسی ماہر معالج چشم (eye specialist) کی خدمات حاصل کرے اگر وہ نہ مانے تو ہمارے لئے ایک ہی راستہ ہے کہ اس کو اپنے حال پر چھوڑ دیں اور اپنا کام جاری رکھیں۔

مشرقی طبوں کی افادیت پر اس قدر دلائل و شواہد موجود ہیں جن کو نظر انداز کرنا بالکل سورج کے افادہ عام سے انکار کرنے کے مترادف ہے۔ مگر انتہائی افسوسناک بات ہے کہ اہل مغرب آج تک دیسی طریقہ ہائے علاج کو بے اصول (unscientific) قرار دے رہے ہیں۔ مگر ان کو یہ معلوم نہیں کہ ان کی ڈاکٹری نے کہاں سے جنم لیا ہے۔ اور اس کا اصل ماخذ کیا ہے۔ اہل مغرب اپنے علمی ارتقاء کی دو صد سالہ تاریخ کو دریا برد کر دیں۔ تو پھر کوئی شخص ان کو ٹوکنے کی جرأت نہیں کرے گا۔ مگر واقعات و حقائق کی موجودگی میں جو خود ان کی تاریخ میں غیر فانی حیثیت رکھتے ہیں اور ان کے فاضل مورخین کے دل و دماغ کا نچوڑ ہیں۔ اگر کوئی

اسیر عذر لنگی وسعت صحرا چہ مے دانی

شخص دیسی طب نے جسم نیم جاں پر طعن و تشنیع کے تیر برسائے تو ہر اس شخص کو جو دنیائے آب و گل کے لئے حق و صداقت کے وجود و بقا کو ضروری خیال کرتا ہے۔ یقیناً یہ حق پہنچتا ہے کہ اینٹ کا جواب پتھر سے دے۔

کیا اہل مغرب یہ جرأت کر سکتے ہیں کہ اپنے اسلاف کی لکھی ہوئی تاریخ کو مٹا دیں۔ زمانہ جانتا ہے کہ اہل یورپ نے صدیوں تک مشرقی اطبا و فلاسفہ کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کیا اور ان کے شاگرد مدتوں تک عربی علوم و فنون سے والہانہ عقیدت کا مظاہرہ کرتے رہے۔ افلاطون۔ جالینوس۔ ابن سینا۔ ابن رشد اور ابو سہل مسیحی کے اصول و نظریات آج تک احترام کی نظر سے دیکھے جاتے رہے ہیں۔ آج جن نظریات کو نئے روپ میں لا کر بڑے فخر و مباہات کے ساتھ پیش کیا جا رہا ہے ان میں شاید ہی کوئی ایسا نظریہ ہوگا جس کا اصل ماخذ کتب طبیہ کے اندر نہ ہو۔ اگر ان تمام نظریات کی کھوج لگائی جائے جو عہد جدید کے مغربی علما کی ذہنی کاوشوں کا نتیجہ خیال کئے جاتے ہیں تو سارے راز ہائے درون پردہ طشت از بام ہو کر رہ جائیں گے۔ میں ان نظریات میں سے چند ایک یہاں پیش کرتا ہوں جن سے آپ قیاس کریں گے کہ اقتدار پسندی کے غرور و پندار نے کس طرح اصل حقائق پر ایک عرصہ سے پردہ ڈال رکھا ہے۔

علم الجراثیم اور طب قدیم۔ عام طور پر کہا جاتا ہے کہ بیشتر امراض کا اصل سبب اجسام صغار ہیں۔ اور یہ نظریہ جراثیم ڈاکٹروں کی ایجاد ہے۔ گویا دیسی طریق علاج اس لئے ناقص ہے

کہ اس میں جراثیم کو سبب مرض قرار نہیں دیا گیا حقیقت یہ ہے کہ اجسام صغار کا وجود طب قدیم میں بھی تسلیم کیا گیا ہے۔ اگرچہ مرئی اور غیر مرئی کے متعلق واضح تصریحات نہیں ملتیں۔ اور قدیم اطبا نے اجسام صغار کو بے شمار امراض کا سبب قرار دیا ہے۔ اس نظریہ کو وضاحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے کہ جب رطوبات میں حرارت غریبہ اثر کرتی ہے تو ان رطوبات میں اجسام دقیقہ کی تولید بہ تعداد پیدا ہو جاتی ہے۔ ان سے
تولد رطوبات حیہ متعفن فی الاعضا بسبب حرارۃ غریبۃ تعدت فیہا (شرح اسباب)

اس کے علاوہ جراثیم کا نظریہ دراصل نظریہ اخلاط سے کچھ مختلف نہیں۔ قدیم اطبا تعفن اخلاط کو امراض کا سبب قرار دیتے ہیں۔ اور تعفن کے ساتھ پیدا ہونے والی حالت کا نام خواہ مادی سمیت رکھ لیا جائے یا تعدیہ جراثیم مگر تعبیر کے اختلاف سے حقیقت میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ دراصل اجسام کے اجزائے ترکیبیہ میں کوئی نقص نمودار ہو جائے یا ان میں عفونت پیدا ہو جائے تو ان کا ایسی اشکال میں تبدیل ہو جانا جو ان سے مناسبت رکھتی ہیں یہ ایک لازمی امر ہے۔ مثلاً اجساد تخمیریہ عصائے قولونی اور عصائے حامض اللبن وغیرہ مادوں کے تعفن سے ہی پیدا ہوتے ہیں۔ اس لئے غیر طبعی اور فاسد اخلاط سے بھی اس قسم کے اجسام دقاق کا پیدا ہونا لازمی ہے۔

نیز وبائی امراض کے متعلق اطبا قدیم نے تصریح کی ہے کہ ان امراض کا اصل سبب وہ سمیت ہے۔ جو ہوائے محیط میں پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ ہوا بذریعہ تنفس جسم انسان میں داخل ہو کر بے شمار امراض کا باعث ہوتی ہے۔ اسباب ستہ ضروریہ کے ضمن میں تمام کتب طبیہ میں تصریح کی گئی ہے۔ کہ انسان کے لئے ایسی ہوا کی ضرورت ہے جو معتدل اور صافی ہو اور کسی جوہر غلیظ کثیف کے ساتھ مخلوط نہ ہو۔ چنانچہ اس سلسلہ میں ان تمام مقامات کا ذکر کیا ہے۔ جو اپنے جوہر غلیظ کی وجہ سے ہوا میں سمیت پیدا کرتے ہیں پس ہوائے معتدل صافی

خالص باشد از اختلاط بجوہر غلیظ کثیف منافی مزاج سازم مثلاً بخار آجام یعنی نے زار و بخار بطائح یعنی جا رہے کہ آب بسیار دروں مجتمعہ باشد و محتبس ماند۔ مانند غدیر ہا یا بوئے سرد ہا یا ہائے وا شجار خبیثہ سمی مانند شوخط و بیش وغیرہ۔

ترجمہ۔ انسان کے لئے ایسی ہوا کی ضرورت ہے۔ جو خالص اور صافی ہو۔ اور جوہر غلیظ سے جو انسانی مزاج کے منافی ہے مخلوط نہ ہو۔ آجام یعنی نے زار وغیرہ۔ ۲۔ مرطوب مقامات جہاں پانی بہ رفت۔ جمع۔ ہتا ہے۔ یا سمی درخت مثلاً شوخط یا بیش وغیرہ کی ہوا مزاج انسانی کے منافی ہے
(خلاصۃ الحکمت)

اس سے کم از کم اتنا معلوم ہوتا ہے کہ ہوا میں مختلف اسباب کی وجہ سے ایک قسم کی سمیت پیدا ہو جاتی ہے اس سے آگے کسی قدر غور سے کام لیا جائے کہ یہ سمیت کس طرح پیدا ہوتی ہے۔ مرطوب اشیا کی عفونت اور سڑاندہ سے جاندار اجسام کا پیدا ہونا ایک بدیہی امر ہے جس کو ہر شخص مشاہدہ کر سکتا ہے۔ کسی متعفن چیز کو دیکھیں اس میں یقیناً مرئی اجسام دکھائی دیں گے۔ اگر غیر مرئی اجسام بھی موجود ہیں اور ان کو دوربین سے دیکھا جا سکتا ہے۔ تو یہ کوئی ایسا نظریہ نہیں جس کا سہرا حکمائے مغرب کے سر باندھا جائے۔ بہرحال اس میں کوئی شک نہیں کہ بقدر سمیت یا تعدیہ جراثیم اطبا قدیم کے نزدیک ایک مسلمہ حقیقت ہے۔ اس سلسلہ میں بے شمار واقعات تاریخ طب قدیم میں مرقوم ہیں۔ زکریا رازی سے درخواست کی گئی کہ وہ بغداد میں کوئی ایسا مقام تجویز کریں جو بہت زیادہ صحت افزا ہو تاکہ اس کو شفاخانہ کے لئے منتخب کیا جائے۔ تو زکریا رازی نے جس طریق سے اس قسم کے مقام کو منتخب کیا اس کو آج کل کے محقق علما و فلاسفہ بھی تسلیم کریں گے۔ زکریا رازی نے گوشت کے ٹکڑے شہر کے تمام حصوں میں بیک وقت لگا دیئے اب جس مقام پر سب سے زیادہ دیر میں گوشت کے اندر عفونت پیدا ہوئی اسی کو صحت افزا مقام قرار دیا

گیا۔ (تمدن عرب ص۵۴۳)

جراحی اور طب قدیم آج سب سے زیادہ جراحی (سرجری) اور آلات جراحی پر ناز کیا جاتا ہے۔ اور دیسی طریق علاج کو اس اہم شعبۂ طب سے بالکل خالی تصور کر لیا گیا ہے۔ حالانکہ اس شعبہ میں اطبائے قدیم نے بڑی بڑی ضخیم کتابیں تصنیف کی ہیں۔ اور تاریخ طب میں اطبا کے واقعات جراحی اس کثرت سے موجود ہیں کہ انسان پڑھ کر ششدر رہ جاتا ہے۔ خود ان کے محقق ڈاکٹروں کو بھی اس امر کا اعتراف ہے۔ چنانچہ عرب میڈیسن اینڈ سرجری کے فاضل مصنف ایم۔ ڈبلیو سمتھسن رقمطراز ہیں۔ جب کہ ۱۹۱۲ء میں فاضل موصوف اپنی بیوی کے ساتھ افریقہ کے شمالی علاقہ میں (جو فرانس کے مقبوضات سے ہے) اس غرض کے لئے گئے کہ صحرائی افریقہ کی مختلف قدیم اقوام کے حالات قلمبند کریں۔ وہاں ایک قوم بیشوبہ نامی رہتی تھی جس کی تہذیب و معاشرت بالکل عربی تھی وہاں چند عرب ایسے تھے جو سر کی ہڈیوں کی قطع و برید نہایت کامیابی کے ساتھ کرتے تھے۔ چونکہ حکومت فرانس کی طرف سے سرجری ممنوع قرار دی گئی تھی۔ اس لئے وہ پوشیدہ طور پر علاج کیا کرتے تھے۔ سیاح موصوف نے اس حصہ کی چار دفعہ سیاحت کی سب سے پہلے دسمبر ۱۹۱۲ء میں پھر ۱۹۱۳ء میں اور ۱۹۱۴ء میں تیسرے مصر تک انہوں نے تقریباً ۵۰ آلات جراحی اور بہت سی جڑی بوٹیاں جو وہاں کے عرب جراح استعمال کرتے تھے بہم پہنچائیں اور ۱۹۱۹ء میں مختلف نوٹس کے اضافہ کے ساتھ رائل سوسائٹی آف میڈیسن کے سامنے پیش کیا۔ ۱۹۲۰ء میں انہوں نے آخری سفر کیا جس میں تقریباً ایکسو آلات جراحی کے متعلق مزید معلومات حاصل کئے۔ سیاح موصوف نے ان اپریشنوں کا نہایت بسط و تفصیل کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ اور خاتمہ پر حیرت اور استعجاب کا اظہار کیا ہے کہ یورپ اپنے دور عروج میں کاسۂ سر کی قطع و برید میں اتنی مہارت نہیں رکھتے۔ جیسا کہ انہوں نے اپنی آنکھوں سے ان عربوں کو کرتے دیکھا۔ یہ عرب جراح صرف کاسۂ سر کی قطع و برید میں ہی کمال نہیں رکھتے تھے۔ بلکہ دوسری ہڈیوں کی قطع و برید اور فاسد ہڈیوں کی جگہ بہترین پیوند کرنے میں کامل قدرت رکھتے تھے۔ اپریشن کرنے سے پہلے اپنے اوزاروں کو تیز آگ پر سرخ کر لیتے تھے تاکہ خون قلیل مقدار میں خارج ہو۔

اطبائے قدیم نے بہت سی کتابیں صرف اسی موضوع پر لکھی ہیں ان میں سے ابو القاسم زہراوی کی کتابوں کو بہت زیادہ وقعت حاصل ہے۔ اس کے علاوہ ذکریا رازی کی کتاب المنصوری نے بھی مغربی ممالک سے خراج تحسین حاصل کیا دسویں صدی تک فرانس و اٹلی کی یونیورسٹیوں میں طبی تعلیم کا دارو مدار شیخ الرئیس اور رازی کی کتابوں پر رہا۔ اندلس کے مشہور طبیب و جراح ابو القاسم خلف بن عباس زہراوی نے اپنی مشہور کتاب التصریف لمن عجز عن التالیف میں تحریر کیا ہے کہ ایک مرتبہ مجھے ایک عورت کا علاج کرنا پڑا اس عورت کے دو بچے پیٹ میں مر چکے تھے اس کے رحم میں ورم تھا۔ اور اس سے مواد آرہا تھا میں نے عرصہ دراز تک معمولی دواؤں سے اس کا علاج کیا۔ ورم کو تحلیل کرنے اور مواد کو خارج کرنے کی دوائیں دیں۔ مگر معتدبہ فائدہ نہ ہوسکا۔ مواد کو خارج کرنے والا مرہم استعمال کرایا گیا۔ میری حیرت کی کوئی حد نہ رہی مرہم سے مواد کے ساتھ ایک ہڈی بھی خارج ہوئی۔ میں نے دوبارہ اسی مرہم کو رکھ دیا اس سے کچھ روز بعد پھر ایک ہڈی نکلی۔ اس پر مجھے یقین ہوگیا کہ یہ مردہ جنین کی ہڈیاں ہیں۔ اور ان کا اخراج ضروری ہے۔ ہر چند کوشش کی مگر چنداں فائدہ نہ ہوا۔ اور مجھے یقین ہوگیا کہ جراحی کے بغیر فائدہ نہیں ہوسکتا میں نے جراحی (اپریشن) کا ارادہ ظاہر کیا۔ وہ عورت شدت تکلیف کی وجہ سے اس قدر تنگ آچکی تھی کہ اس کے لئے تیار ہوگئی۔ چنانچہ میں نے اس کے پیٹ کا اپریشن کیا اور میری رائے کے مطابق بہت سی ہڈیاں نکلیں میں نے پوری احتیاط سے اندرون شکم کو صاف کیا۔ پھر اسے سی دیا چند دن کے

بعدہ وہ عورت پوری طرح شفایاب ہوگئی

ابن خلقان نے ایک واقعہ تحریر کیا ہے کہ علامہ علاؤالدین ایرانی نے ایک گنجے کو بیہوش کرکے اس کے سر کی کھال بالکل اتار دی اور اس کی جگہ کتے کی کھال لگا کر پیوند لگا دیئے۔ چند دنوں کے بعد کھال پیوست ہو کر بال اُگنے شروع ہو گئے غرض اس قسم کے حیرت انگیز واقعات تاریخ میں بکثرت موجود ہیں۔

یہ بھی حقیقت ہے کہ ان کے فن ولادت (مڈوائفری) یعنی علم القابلہ کی بنیاد ارسطو کے اصولوں پر رکھی گئی ہے۔ ڈاکٹر سرولیم ہاروے نے دوران خون کے متعلق جو نظریہ پیش کیا ہے وہ ابوسہل مسیحی کے نظریہ پر مبنی ہے۔ اس کے علاوہ طب قدیم کے شعبہ تشخیص علم الادویہ تشریح (اناٹمی) منافع الاعضا (فزیالوجی) اور دیگر امور کے متعلق کسی آئندہ فرصت میں اپنے خیالات رسالہ مبشر الاطبا کے ذریعے پیش کر سکوں گا۔ اس مختصر مضمون میں اطبا اور ڈاکٹروں کے معالجات پر سرسری تبصرہ کرنے کے بعد سلسلہ کلام ختم کرتا ہوں۔

معالجات ۔ دنیا جانتی ہے کہ دیسی طریقہ علاج ایلوپیتھی کے مقابلہ میں ہر لحاظ سے کامیاب ثابت ہوا ہے۔ بالخصوص امراض مزمنہ میں جہاں ایلوپیتھی طریق علاج کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑتا ہے۔ طب قدیم اپنی روایتی خصوصیات کے مطابق ہمیشہ کامیاب رہی ہے۔ اس سلسلہ میں ہمارے پاس بے شمار ڈاکٹروں کی شہادتیں موجود ہیں۔ جن کو حکومت پنجاب اور طب قدیم میں شفاء الملک حکیم محمد حسن قرشی نے واضح کر دیا ہے

اطبا کے فرائض ۔ یہ کون نہیں جانتا کہ علوم و فنون کا عروج و ارتقا قوموں کے سیاسی اقتدار کے ساتھ متعلق ہے اس کو طب قدیم کا کمال کہیں یا خداوند ذوالجلال کی خاص عنایت کہ دو سو سال کے طویل عرصہ میں حکومت کی سرپرستی سے محروم بلکہ برسر اقتدار اقوام کی مسلسل مخالفت کے باوجود طب قدیم آج تک اپنی خصوصیات کے ساتھ زندہ فن کی حیثیت رکھتی ہے۔ اگر ان حالات سے کسی اور فن کو دوچار ہونا پڑتا تو آج تک یقیناً اس کا نام و نشان بھی مٹ چکا ہوتا۔

تاہم طب قدیم کے ہمدردوں کا بالعموم اور اطبائے کرام کا بالخصوص یہ اہم فرض ہے کہ وہ اپنے فن کو از سر نو ترقی یافتہ فن بنانے اور اس کی ہر دلعزیزی کو زیادہ سے زیادہ وسیع کرنے میں سرگرم عمل ہو جائیں اس کے لئے ٹھوس تنظیم کی ضرورت ہے۔ کیونکہ اس کے بغیر نہ تو ہم خود زندہ رہ سکتے ہیں۔ اور نہ فن عزیز کو زندہ رکھ سکتے ہیں۔

بحالات موجودہ تمام طاقتوں کو ایک مرکز پر اکٹھا کریں اور اپنی متحدہ آواز سے حکومت کو مجبور کریں کہ وہ ہمارے ملک میں ہماری ملکی طبوں کی توسیع اشاعت اور اس کو مقبول بنانے کے لئے کوئی مؤثر قدم اٹھائے

اطبا کی بے روزگاری

(از جناب حکیم عبدالقوی صاحب بی۔ اے دریابادی (فاضل الطب والجراحت)

یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ اطبا خصوصاً نوجوان اطباء کی بہت بڑی تعداد اس وقت بے روزگاری ورنہ کم از کم کساد بازاری کا شکار ہے۔ اور اس بنا پر اپنے فن شریف ہی سے نالاں نظر آ رہی ہے۔ اور متعدد مثالیں تو ایسی بھی ملتی ہیں کہ کساد بازار سے عاجز ہو کر طبیبوں نے دوسرا پیشہ (جو بعض اوقات ان کے مرتبہ سے کہیں فروتر ہوتا ہے) اختیار کر لیا۔ اس بے روزگاری اور کساد بازاری کے خاص خاص اسباب حسب ذیل ہیں۔

۱۔ حکومت کی طرف سے غیر ملکی طب (ایلوپیتھک) کی غیر معمولی سرپرستی اور اس کو ہر موقع پر ترجیح دینا اور اس کے برعکس دیسی طبوں سے بے اعتنائی، بعض صوبجاتی حکومتیں طب کی کچھ سرپرستی کر رہی ہیں لیکن وہ غیر ملکی طب کی سرپرستی کے مقابلہ سے سمندر اور قطرہ کی حیثیت رکھتی ہے اور بعض صوبجاتی حکومتیں تو اتنا بھی نہیں کرتیں۔

۲۔ مستند و غیر مستند طبی درسگاہوں سے ہر سال اطبا کی کثیر تعداد کا سند لے کر نکلنا اور عموماً اسی اور نوے فی صدی نئے اطبا کا بڑے شہروں میں مطب کھولنا۔ اور دیہات کو سرے سے ناقابل التفات جاننا۔

۳۔ ڈاکٹروں کے ظاہر فریب آلات وادویہ اور خود ڈاکٹروں کے طمطراق اور ڈاکٹری ادویہ کے بے پناہ پروپیگنڈے سے پبلک کا متاثر ہو جانا اور ملک کے امراء اور سرمایہ دار طبقہ کا تقریباً پوری طرح ڈاکٹروں کے بس میں آجانا

۴۔ ہومیوپیتھک طریقہ علاج کی گرم بازاری ہر جگہ مستند اور غیر مستند اشخاص ہومیوپیتھک ادویہ کا ایک بکس لے کر بیٹھے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اور دوا کی قلیل مقدار مفت یا برائے نام قیمت پر دے کر لوگوں کو اپنی طرف رجوع کر لیتے ہیں۔

۵۔ خود اطبا کا باہمی اختلاف و افتراق، ہم پیشگی کا رشک و حسد، بڑے اور نامور اطبا (باستثنا چند) نئے اور جونیئر اطبا کو کسی قسم کی ہمت افزائی کرنا نہیں جانتے۔ بلکہ اُلٹے ان پر اعتراضات کی بوچھاڑ کرتے رہتے ہیں

۶۔ اطبا کی تنظیم نہ ہونا۔ جس کی بدولت آج یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ ہندوستان میں اطبا کی کتنی تعداد ہے۔ ان میں کتنے کامیاب و خوشحال ہیں اور کتنے ناکام اور پراگندہ حال۔ اور ان کی امداد کے وسائل کیا ہو سکتے ہیں۔

ذیل میں چند تجاویز اس صورت حال کے سدباب کے لئے پیش کی جاتی ہیں۔ لیکن ظاہر ہے کہ یہ تجویزیں پوری طرح اس وقت بروئے کار آسکتی ہیں جب کہ خود اطبا کی تنظیم مکمل ہو جائے اور اطبا کی مرکزی انجمن آل انڈیا طبی اینڈ ویدک کانفرنس (دہلی) اس کام کو پوری توجہ اور مستعدی کے ساتھ اپنے ہاتھ میں لے

۱۔ طبی درسگاہوں کی جانچ پڑتال کی جائے۔ اور صرف مستند درسگاہیں باقی رکھی جائیں اور سند فروشی کی وبا (جو بعض نام نہاد طبی کالجوں کے ذریعہ پھیل رہی ہے بلکہ پھیل چکی ہے) کا جلد سے جلد استیصال کیا جائے اور اس بارہ میں حکومت سے پورا اشتراک عمل کیا جائے۔

۲۔ ان طبی درسگاہوں کے نصاب میں مطب اور دیگر عملی ضروریات پر خاص توجہ دی جائے۔ نئے اطبا کی ناکامی کی بڑی وجہ یہ ہوتی ہے کہ وہ کتابیں تو کسی طرح پڑھ کر امتحان پاس کر لیتے ہیں۔ لیکن مطب اور دوسری عملی چیزوں سے بڑی حد تک کورے ہی رہتے ہیں۔ اس بنا پر عملی زندگی میں قدم رکھنے کے بعد وہ دشواریوں اور ناکامیوں کا منہ دیکھتے ہیں۔ اس سلسلہ میں بہتر ہوگا کہ نئے سند یافتہ اطبا کالج سے نکلتے ہی فوراً

مطب شروع نہ کر دیں بلکہ پہلے کم از کم ایک سال تک کسی بڑے اور اچھے طبیب کے مطب میں بیٹھیں لیکن اس کے نسخوں پر اعتراض و نکتہ چینی کی غرض سے نہ بیٹھیں بلکہ صرف استفادہ ہی کی نیت رکھیں۔ یہ طریقہ نوآموز اطبا کے لئے بہت سودمند ہوگا۔ اور اس سے عملی زندگی میں ان کو بہت مدد ملے گی۔ اور اس بڑے طبیب کے مطب میں آنے والے لوگ بھی ان نئے طبیبوں سے روشناس ہو جائیں گے

وکالت کے پیشہ میں یہ لازمی ہے کہ وکالت کی ڈگری حاصل کرنے والے نئے وکلا چند ماہ کی مدت کسی بڑے وکیل کے یہاں پیشہ کی ٹریننگ کے حصول کے لئے صرف کرتے ہیں بالکل اسی طرح نئے اطبا کے لئے بھی کم از کم ایک سال کی مدت پیشہ کی عملی ٹریننگ کے لئے لازمی قرار دے دینی چاہیئے

۳۔ نامور اور پرانے اطبا کو (جو خدا کے فضل و کرم سے خوشحال اور مرجع انام ہیں) نئے اور نوآموز اطبا کے حال پر شفقت کرنی چاہیئے۔ اور ان کو اپنے جونیر (ماتحت) طبیب کی حیثیت سے آگے بڑھانا چاہیئے۔ اور ان کو مثل اپنی اولاد معنوی کے سمجھ کر ان کی ترقی میں ہر امکانی کوشش کرنی چاہیئے

۴۔ اطبا کی مرکزی انجمن آل انڈیا طبی اینڈ ویدک کانفرنس دہلی، پورے ہندوستان کے اطبا کی تعداد شمار کرا کر ایک رجسٹر بنائے جس میں ہر سال نئے اطبا کا اندراج ہوتا رہے اور اس کا پتہ بھی لگایا جاتا رہے کہ کتنے اطبا بے روزگار اور پریشان حال ہیں اور ان کو طبی ملازمتوں اور مطب وغیرہ کے متعلق ضروری مشورے انجمن کی وساطت سے وقتاً فوقتاً دیئے جاتے رہیں۔ آل انڈیا انجمن کے علاوہ صوبہ کی انجمنیں بھی اپنے حدود کے اندر اس کام کو بڑی حد تک انجام دے سکتی ہیں۔

۵۔ اطبا کے باہمی مناقشات کا خاتمہ کر کے ان کو یکدل و منظم کیا جائے۔ کہ ان کے باہمی رشک و حسد کی وجہ سے طب کا مستقبل خطرہ میں ہے جس وقت اطبا میں تنظیم ہو جائے گی ان کی متحدہ آواز کا اثر گورنمنٹ بھی قبول کرنے پر آمادہ رہے گی۔ اور پبلک کی نظر میں بھی ان کی وقعت بڑھ جائے گی

۶۔ ہمارے اطبا کرام اکثر مواقع پر بڑے معرکہ کا علاج کرتے ہیں۔ اور ڈاکٹروں وغیرہ کے مقابلہ میں انہیں حیرت انگیز کامیابیاں ہوئی ہیں لیکن یہ چیزیں بہت کم اخبارات و رسائل میں شائع ہوتی ہیں۔ جس کی وجہ سے لوگ ان سے لاعلم ہی رہتے ہیں۔ اگر ہمارے اطبا کرام ان چیزوں کو وقتاً فوقتاً اخبارات (بشمول انگریزی اخبارات) میں شائع کراتے رہیں تو طب کی مقبولیت میں اضافہ ہونا لازمی ہے۔

۷۔ نئے اطبا کو صرف شہروں ہی کی جانب توجہ مبذول نہیں کرانی چاہیئے۔ بلکہ دیہی علاقوں میں ان کو کام کے لئے بہت بڑا میدان مل سکتا ہے۔ حکومت بھی بعض بعض جگہ محکمہ اصلاح دیہات کے سلسلہ میں دیسی طب کے ان حامیین کی امداد کر رہی ہے جو دیہی مقامات میں کام کریں۔

۸۔ اطبا میں تقسیم کار کے اصول کو بالکل نظر انداز کر دیا ہے جس طرح ڈاکٹروں میں آنکھ، کان، سینہ، قلب وغیرہ کے اسپشلسٹ پائے جاتے ہیں۔ جو صرف ایک خاص عضو کے سوا کسی دوسرے کا علاج نہیں کرتے۔ اطبا میں اس قسم کا کوئی امتیاز نہیں پایا جاتا۔ کحال اور جراح ضرور پائے جاتے ہیں لیکن موجودہ زمانہ میں ان کی پوزیشن ادنے درجہ کے پیشہ وروں کی سی ہو کر رہ گئی ہے۔ ضرورت ہے کہ ہمارے یہاں اس قسم کے ماہرین فن پیدا ہوں۔ یہ بالکل نئی چیز ہوگی اور زمانہ کے جدید رجحانات کے عین مطابق۔

۹۔ ادویہ مفردہ کی سپلائی کا کام عام طور سے ان لوگوں کے ہاتھ میں ہے جو فن طب سے بیگانہ محض اور محض تاجرانہ حیثیت رکھتے ہیں وہ اس میں آمیزش کرتے وقت یا خالص و اصل دوا کے بجائے غیر خالص (نقلی) دوا بیچتے وقت ان کے دل میں نہ فن کی عظمت کو نقصان پہنچنے کا خوف آتا ہے نہ مریضوں کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ

علم الادویہ

اسپغول

(فارسی) اسبغول۔ اسفیوش (عربی) بزرقطونا (انگریزی) اسپوغل سیڈ

ماہیت۔ ایک درخت کے خشک بیج ہیں۔

صفات۔ دو قسم کے ہوتے ہیں۔ سفید سرخی مائل اور سیاہ۔ سفید سرخی مائل مستعمل ہیں۔ ان کی شکل کشتی نما ہوتی ہے اور یہ ⅛ انچ لمبے اور ۱/۱۲ انچ تک چوڑے ہوتے ہیں۔ ان کا مزہ پھیکا ہوتا ہے۔ اور پانی میں بھگونے سے ان میں لعاب پیدا ہو جاتا ہے۔

مزاج۔ پہلے درجہ میں سرد اور دوسرے درجہ میں تر

بدل۔ بہدانہ۔ خرفہ اور السی۔

مضرت و اصلاح۔ پٹھوں کو کمزور اور بھوک کو کم کرتا ہے۔ شہد سے اس کی اصلاح ہو جاتی ہے

مقدار خوراک۔ ۶ ماشہ سے ۱ تولہ تک مگر عام طور پر ۶ ماشہ سردارد کے طور پر پیچش وغیرہ کے نسخوں میں استعمال ہوتا ہے

افعال و خواص۔ ملطف۔ مسکن عطش و حدت۔ مدر بول و ملین ہے۔ اس کا ضماد سرکہ کے ہمراہ حمرہ۔ جوڑوں کے درد اور نقرس و گرم ورموں کو تسکین دیتا ہے۔ اپنی لعابی کیفیت سے آنتوں کی خراش۔ مروڑ اور پیچش کے لئے نہایت مفید ہے روغن گل میں بھونا ہوا قبض کرتا ہے اور بعض قسم کے اسہال پیچش میں نہایت مفید ہے۔ اس کی بھوسی مسکن حرارت۔ مغلظ منی اور دافع جریان ہے۔

نوٹ۔ اسپغول سالم استعمال کیا جاتا ہے۔ کیونکہ اس کو کوٹ کر استعمال کرنے سے اس میں سمیت پیدا ہو جاتی ہے۔ یا یہ آنتوں میں چپک کر باعث مضرت ہوتا ہے۔

مرکبات

لعاب۔ سبوس۔ شربت وغیرہ

۱۔ **لعاب اسپغول** تسکین حرارت۔ سوزش حلق اور پیچش میں مفید ہے

صفت۔ ایک تولہ اسپغول کو پانی یا عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ میں بھگو کر دو تین گھنٹے کے بعد شربت بنفشہ ۲ تولہ ملا کر استعمال کریں

۲۔ **سبوس اسپغول** جریان جو گرمی کی وجہ سے ہو اس میں نہایت مفید ہے۔

صفت۔ اسبغول ۲ تولہ تھوڑا پانی چھڑک کر نمناک کر دیں نصف گھنٹہ بعد ہاون دستہ میں نیمکوب کر کے پھٹکالیں سبوس الگ ہو جائیگی۔ خوراک ۶ ماشہ سے ۱ تولہ۔

نوٹ۔ بازاری سبوس (بھوسی) میں بعض اوقات پرمل یعنی بھنے ہوئے چاول (مُرمُرے) کوٹ کر ملا دیئے جاتے ہیں

۳۔ **شربت اسپغول** تسکین حرارت و عطش تلیین طبیعت۔ ادرار بول میں مفید ہے

صفت۔ اسپغول ۱۰ تولہ کو ہنڈے میں ڈالیں اور تھوڑا تھوڑا پانی ڈال کر گھوٹیں۔ پانی لیسدار اور غلیظ ہوتا جائے گا اور پانی ملاتے جائیں حتیٰ کہ ۵۰ تولے پانی لیسدار ہو جائے۔ اس لیسدار پانی کو کپڑے میں چھان لیں پھر ڈیڑھ چھٹانک قند سفید میں قدرے حاجت پانی ملا کر قوام کر لیں جب قوام تیار ہو جائے۔ تو لعاب مذکور داخل کر دیں۔ اور دو جوش آنے پر اتار لیں۔ خوراک ۲ تولے ؛

حکایات الاطبا

سرطان الرحم

(از جناب حکیم پنڈت پرسرام وتس پریذیڈنٹ یونانی اینڈ ویدک سبھا و طبی بورڈ موگا)

مریضہ جس کی عمر ۵۷ برس کی تھی۔ سرطان رحم کے آزار سے اس قدر رویا اور چلایا کرتی تھی کہ گھر والوں کی نیند بھر سونا دوبھر ہوگیا تھا۔ ایک کرنل ڈاکٹر نے لیڈی ڈاکٹر کی معرفت تشخیص مرض کرکے رائے قائم کی کہ اس ضعیفہ اور ناتواں مریضہ کا اپریشن کرنا اسے عجلت کے ساتھ سپرد خاک کرنے کے مترادف ہے۔ پھوڑے یعنی سرطان ایک دو نہیں۔ بلکہ کئی ہیں۔ پنبہ کجا کجا نہم فیصلہ اس بات پر ہے کہ اسے روزانہ پھلوں کا پانی پلایا کرو۔ اور علاج کا خیال ترک کردو۔ چالیس روز کے علاج کے بعد مریضہ ایسی بھلی چنگی ہوگئی کہ مرض کا نام ونشان تک نہ رہا۔ اور سات آٹھ برس گذرنے پر آج تک کبھی عود نہیں کیا۔ نسخہ جات ذیل دیئے گئے

بلادر کلاہ بریدہ (یعنی بھلانوے ٹوپیاں کاٹ کر) کنجد سیاہ۔ مغز اخروٹ۔ ہموزن کھرل کرکے چنے کے برابر گولیاں بنائیں

عرق۔ منڈی ایک سیر پختہ۔ عشبہ آدھ سیر پختہ۔ نگند بابری آدھ سیر پختہ۔ مجیٹھ پاؤ پختہ۔ پوست درخت نیم پاؤ پختہ۔ ان سب کو چوبیس گھنٹے بھگو کر دس سیر پختہ عرق کشید کریں۔ صبح وشام ایک گولی ½ چھٹانک عرق کے ساتھ کھالیا کریں۔ رحم کی رسولیاں اور بواسیر الرحم کے لئے بھی مفید ہے۔

سعال مزمن

(از جناب حکیم گنگا رام صاحب گاندھی کامل طب جراحت پریم گلی امرتسر)

۲۶ سال کا ایک نحیف نوجوان مطب میں آیا اور بیان کرنے لگا کہ تین ماہ ہوئے کھانسی اور نزلہ ہوا تھا خفیف سا بخار بھی تھا دو ہفتے کے بعد بخار تو نہ رہا مگر کھانسی برابر ہوتی رہی۔ دن بدن نقاہت ہونے لگی کسی کام کو جی نہیں چاہتا۔ بھوک نہیں لگتی غذا ہضم نہیں ہوتی۔ دن بھر بیزار رہتا ہوں اور اب حالت یہ ہے کہ کھانسی کی وجہ سے رات کو نیند نہیں آتی صبح کھانسی بہت شدت سے ہوتی ہے۔ بدقت تھوڑا سا بلغم خارج ہوتا ہے ڈاکٹری علاج ہوچکا ہے مگر فائدہ نہیں ہوا

مریض کے خاندانی حالات معلوم کرنے کے بعد اس کا معائنہ کیا گیا۔ نقاہت اس حد تک ہوچکی تھی کہ مریض مطب میں بھی چند منٹ سے زیادہ نہ بیٹھ سکے بلکہ لیٹ گئے۔ نسخہ ذیل تجویز کیا گیا۔

ھو الشافی۔ صبح وشام خمیرہ ابریشم ۶ ماشہ کھا کر گاؤزبان ۵ ماشہ گل گاؤزبان ۵ ماشہ عناب ۵ عدد۔ ابریشم مقرض ۳ ماشہ اصل السوس ۳ ماشہ پانی میں جوش دے کر چھان کر نبات سفید ملا کر پئیں۔ غذا کے بعد جوارش جالینوس ۳ ماشہ کھائیں۔

اس نسخے کے تین روز استعمال کے بعد مریض نے بیان کیا کہ اس سے بلغم آسانی سے خارج ہوجاتا ہے۔ کھانسی پہلے سے کم ہوتی ہے۔ رات کو نیند آجاتی ہے اور بھوک بھی بہتر ہے اس نسخہ کو مزید ایک ہفتہ استعمال کرنے کی ہدایت کی گئی اس سے مریض کی حالت اور بھی اچھی ہوگئی۔ اسکے بعد رات کو سوتے وقت کشتہ مرجان ۲ چاول خمیرہ گاؤزبان عنبری ۵ ماشہ میں ملا کر تجویز کیا گیا اور باقی نسخہ بدستور سابق استعمال کرنے کی ہدایت کی گئی۔ ایک ہفتے کے بعد مریض ہر طرح سے تندرست تھا کسی کسی وقت معمولی سی کھانسی اٹھتی تھی۔ اب دن کے نسخہ جات موقوف کرکے صبح وشام تریاق نزلہ ۳ ماشہ تجویز کیا گیا۔ رات کو سوتے وقت کی دوا بدستور رکھی گئی اس سے بقیہ شکایت کا بھی ازالہ ہوگیا۔

علاج بالمفردات

(از جناب حکیم محمد طفیل گورداسپوری)

ملذذات

دار فلفل مرغی کے پتہ میں پیس کر عضو تناسل پر طلا کریں

سیاہ مرچ کو صندل سفید کے ساتھ پیس کر ذکر پر لگا کر صحبت کریں۔

کنیر کا پھول کافور ہموزن پیس کر طلا کریں جب خشک ہو جائے مباشرت کریں

سہاگہ بریاں گلاب میں پیس کر شہد میں ملا کر عضو تناسل پر لگائیں۔

سفید مرغ کا پتہ شہد میں ملا کر طلاء کریں۔

دارچینی دو درم کو چبا کر مجامعت کے وقت لعاب کو عضو پر لگائیں۔

سفید مرغ کا خون شہد میں ملا کر لگائیں

سیدیوی کو پیس کر آلت پر لگائیں۔

کالے کوے کے پتہ کو چنبیلی کے تیل میں ملا کر آلت پر لگائیں۔

عاقرقرحا کوٹ کر مرغ کے انڈے کی زردی میں نیم گرم کریں۔ جب سرد ہو جائے ایک ساعت بعد مشغول ہوں

خارپشت کی چربی عضو پر لگائیں

مرغ کا پتہ مردار سنگ کے ساتھ پیس کر طلاء کریں۔

عاقرقرحا باریک کر کے روغن کنجد میں لت کر کے عضو تناسل پر لگائیں۔

قسط کو باریک کر کے روغن کنجد میں لت کر کے وقت جماع عضو پر طلا کریں۔

برائے امساک

تخم کونچ کو بکری کے پیشاب میں تر کر کے پیس کر شہد ملا کر رکھیں بوقت ضرورت طلاء کریں۔

بیخ کونچ کو ایک انگشت کے برابر لے کر بوقت ضرورت منہ میں رکھیں۔

سوتے وقت پان پر چونہ کی جگہ روغن تخم دھتورہ لگا کر کھائیں۔

برگ کریلہ کے پتوں کا عرق نچوڑ کر کسی برتن میں شب بھر رکھیں جب عرق جم جائے تو دانہ ماش سے بڑی گولیاں بنالیں غذا کے تین گھنٹے بعد کھائیں اور جماع کریں۔

زیرہ سیاہ چار درم گائے کے دودھ کے ساتھ کھا کر جماع کریں۔

لسوڑیاں اور سنگھاڑہ ہموزن سکھا کر اور پیس کر ۲ ماشہ کھائیں۔

پوست بیخ کنیر کو کیوڑے کے رس میں یعنی پتوں کے رس میں کھرل کر کے چنے کے برابر گولیاں بنالیں اور سایہ میں خشک کر کے بوقت ضرورت شراب میں حل کر کے عضو تناسل پر لگا کر جماع کریں۔

کرنجوہ کے پتوں کا شیرہ نکال کر ہتھیلیوں اور تلووں میں ملا کر چار گھڑی کے بعد جماع کریں۔

سیاہ دھتورہ کے پتوں کا عرق نکال کر دونوں ٹخنوں پر لگائیں جب تک خشک نہ ہو جماع نہ کریں۔

مردار سنگ کو مرغ کے پتہ میں پیس کر قضیب پر طلا کریں

بیخ اونٹ کٹارا کو بکری کے پیشاب میں پیس کر آلت پر طلا کریں۔ خشک ہونے پر جماع کریں۔

اخبار طبیہ

ڈاکٹر ای پی لیمین اور ایچ۔ ڈی گبسن نے سقے کے بہت سے مریضوں کو ۲ فی صدی کا محلول نمک پچاس سے دوسو سی سی کی مقدار میں استعمال کرایا۔ اس سے اکثر مریض فوراً اچھے ہوگئے (سی۔ سی قریباً ۱/۳۰ اونس کا پیمانہ ہوتا ہے)

❋

ڈاکٹر تالمبر نے بیان کیا ہے کہ تین حاملہ عورتیں جن کو حمل کے ابتدائی مہینوں میں شدید قسم کی مہلک قے عارض ہوگئی تھی انسولین کے مناسب استعمال سے بالکل صحت یاب ہوگئیں

❋

بٹیل کریک میچی گان کے ڈاکٹر ہک ناکلن نے بیان کیا ہے۔ کہ صرع کے چالیس فی صدی مریضوں میں صرع آنتوں کے افعال کی خرابیوں سے پیدا ہوتی ہے۔ اس کے خیال میں ایسی صورت میں آنتوں کے بعض غدد بجائے طبعی رطوبات خارج کرنے کے غیر طبعی رطوبات پیدا کرتے ہیں۔ جن کی سمیت سے مرض صرع پیدا ہوجاتا ہے۔ اس قسم کی صرع کے علاج میں وہ مریضوں کو ایک طویل عرصہ تک بھوکا رکھتا ہے۔ اور سوائے پانی کے کوئی غذا نہیں دیتا اس علاج سے صرع معوی کے تمام مریض بالکل اچھے ہوجاتے ہیں۔ مگر جب مریض یہ علاج ختم کرتے ہیں تو بھی ایک سال تک ان کو گوشت یا شکر استعمال نہیں کرایا جاتا۔

❋

ایک ڈاکٹر اپنی نئی تصنیف میں یہ خیال ظاہر کرتا ہے اگر کوئی ادھیڑ یا بوڑھا آدمی کسی متوسط عمر کے آدمی سے وزن میں دس یا پندرہ رطل (آدھ سیر) کم ہو تو وہ ادھیڑ اور بوڑھے دونوں متوسط عمر والے سے زیادہ عمر پائیں گے اور اسی طرح ان دونوں کی صحت اس شخص سے تمام عمر بھر بہت اچھی رہے گی

❋

ڈاکٹر ہیرس اور براؤن جرنل آف امریکن میڈیکل ایسوسی ایشن میں بیان کرتے ہیں کہ ورم زائدہ عور کے ۱۲۱ مریضوں کا امتحان کرنے پر ۲۲ مریضوں میں خیوط امعاء (آنتوں کے دھاگے کی قسم کے کیڑے) پائے گئے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ورم زائدہ میں ان کا بھی ضرور کچھ حصہ ہے۔

❋

ایک امریکن ماہر آثار قدیمہ نے ایک پرانی قبر کھود کر چار ہزار برس کی ایک پرانی لاش زمین سے کھود کر نکالی ہے جس کا قاہرہ کی میڈیکل لیبورٹری میں امتحان ہوا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ اس تھیون خاندان کی ایک خوبصورت رانی ہے جو ولادت عیسیٰ سے ۲۱۵۰ برس پہلے تھا۔ لاش ابھی خراب نہیں ہوئی ہے جسم ہلکا چھوٹا اور سڈول ہے اور سینے پر چھوٹے چھوٹے کچھ نشانات کھدے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ جو تھیون خاندان کے مخصوص خاندان تھے۔

❋

حال میں مشرقی افریقہ میں ایک قسم کے چوہے پائے گئے ہیں۔ جن کے قد اتنے چھوٹے ہیں کہ دیاسلائی کے بکس میں پانچ چھ چوہے باآسانی سما سکتے ہیں۔

❋

شکاگو امریکہ کی یونیورسٹی کے ایک طالب العلم نے ثابت کیا ہے کہ بینائی کی رگ دوبارہ زندہ کی جاسکتی ہے۔ آپ نے مچھلیوں، مینڈکوں اور چوہوں پر اس کے تجربے بھی کئے ہیں۔ جو کامیاب ثابت ہوئے۔ جن چوہوں پر تجربے کئے گئے انکی نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ وہ چوہے جن کو مصنوعی بینائی دی گئی تھی بے تکلف دوڑ دوڑ کر اپنی خوراک کھاتے تھے

کمیٔ خون کی غذائی دوا۔ طبی تجربوں سے یہ ثابت ہوا ہے کہ کمیٔ خون (فقر الدم) کے علاج کے لئے بہترین غذائی دوا جانوروں کے جگر اور گردے ہیں۔ بلکہ جگر کا فائدہ گردوں سے بھی زیادہ ہے کیونکہ جگر میں خون کے زندہ کرنے اور خون کے سرخ ذرات کی تولید کی قوت زیادہ ہے۔ گو گردوں میں لوہے کا جزو جگر سے بیس گنا ہے۔ لیکن لوہے کی حسب ضرورت مقدار جسم دوسری معمولی غذاؤں سے حاصل کر لیتا ہے۔

لندن میں امراض متعدیہ کا انسداد۔ لندن شہر متعدی امراض کی روک تھام کے لئے ہر سال نو لاکھ پونڈ خرچ آتا ہے

صحت کے زریں اصول۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ کے ایک مقام کے ڈاکٹروں نے صحت کی بحالی اور بڑھاپے کے سدباب کے لئے چند اصول بتائے ہیں جن میں سے بعض یہ ہیں۔

۱۔ کھانا کھانے کے دوران میں اور اس کے بعد کافی پانی پیو۔
۲۔ تھکان کو اپنا سب سے بڑا دشمن سمجھو۔ اور آرام کو اپنا بہترین دوست جانو۔
۳۔ روزانہ کم از کم آٹھ گھنٹے سوؤ۔
۴۔ بڑے اعصاب کی روزانہ باقاعدہ ورزش کرو۔

ایک ڈاکٹر کا بیان ہے۔ کہ انفلوئنزا اور دوسری بیماریوں کے جراثیم کوٹوں، پتلونوں اور واسکٹوں کی جیبوں میں گھس کر پناہ گزیں ہو جاتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ جیبوں کو الٹ کر اچھی طرح اور باقاعدہ برش سے صاف کیا جائے۔

ایک فرانس کے ماہر علم اعداد و شمار نے اندازہ کیا ہے کہ ۵۰ برس کے ایک آدمی کی عمر اوسطاً اس طرح صرف ہوتی ہے۔

سونا	۶۰۰۰ دن
چلنا پھرنا	۸۰۰ دن
کھانا پینا	۱۵۰۰ دن
تفریح	۴۰۰۰ دن
کام	۵۰۰ دن
بیماری	۵۰۰ دن

اس عرصہ میں وہ آدمی دو سو دس من ترکاری۔ انڈے مچھلی کھاتا ہے اور ۵۳۶ من پانی پی جاتا ہے

ایک مکھی اپنے ساتھ کئی لاکھ مختلف بیماریاں اور ان کے جراثیم لے کر اڑتی ہے۔ اس لئے یہ بہت خطرناک ہے۔ سنا جاتا ہے کہ امریکہ میں ایک سال کے اندر اس کی وجہ سے ۴۰۰۰ بچوں اور عورتوں کی جانیں تلف ہوئیں۔ ہندوستان میں اس بات کے متعلق کوئی پروا نہیں کی جاتی۔

لکڑی لوہا بن گئی۔ اہل جرمن نے پچھلے دنوں لکڑی کے لئے ایک ٹیکہ ایجاد کیا تھا جس کے بعد لکڑی ہر قسم کی خرابیوں سے محفوظ ہو جاتی ہے۔ اب اس ٹیکے کے ذریعہ سے لکڑی ہمیشہ کے لئے پختہ اور مضبوط ہو جائے گی۔ اور اسے کوئی چیز نقصان نہ پہنچا سکے گی۔ اور لکڑی کے بنے ہوئے مکانات پتھر اور لوہے کے مکانات کا مقابلہ کر سکیں گے۔

جدید طبی انکشافات۔ پچھلے سالوں میں طبی انکشافات میں نمایاں کامیابی ہوئی۔ چنانچہ انسان کے خون کے متعلق جدید طبی مباحث سے ثابت ہوا ہے کہ انسان کے جسم میں اس کے وزن کے برابر تناسب سے ۹ دہم فی صدی خون ہوتا ہے۔ یا یوں سمجھنا چاہیئے کہ مثلاً اگر کسی کا وزن ۱۶۰ پونڈ ہے تو اس کے جسم میں ۸ پونڈ خون موجود ہوگا۔

مجربات

(از جناب حکیم اکبر حسین صاحب الٰہ آباد)

حب مومیائی۔ کہنہ سے کہنہ نزلہ زکام کو دور کرنے میں بے حد مفید ہیں۔ جن لوگوں کو ہمیشہ نزلہ زکام رہتا ہو ان کے لئے مجرب ہیں۔ دماغ و پٹھوں کو طاقت دینے میں بے نظیر ہیں۔ ان کی مداومت سے سرعت انزال کو بھی فائدہ ہوتا ہے۔ ضعف باہ ... جو ضعف دماغ سے ہو اس کو بھی دور کرتی ہیں۔ مرکی ایک ماشہ۔ قرنفل، دارچینی، کندر، گوند ببول، عود ہندی، رب السوس ہر ایک تین ماشہ، رومی مصطگی، خولنجان، بہمنین ہر ایک دو ماشہ۔ ابریشم سوختہ چار ماشہ۔ مومیائی اصلی میعہ سائلہ ہر ایک چھ ماشہ دواؤں کو باریک کرکے روغن بادام سے چرب کرکے مومیائی و میعہ سائلہ کو روغن بادام گرم کردہ میں حل کرکے سب دواؤں کو ملا کر پوست خشخاش کے نقوع میں کھرل کرکے گولیاں زائد از دانہ نخود بنائیں۔ خوراک دو گولی صبح ایک شام۔ ترشی و کثرت جماع سے پرہیز کریں

(از جناب حکیم رشید احمد صاحب انصاری۔ خورجہ)

اکسیر سیلان الرحم۔ بسد۔ مرجان ہر ایک ۲ تولہ دونوں کو گل سرخ تازہ کے نغدہ میں رکھ کر ۱۰ سیر اپلوں کی آنچ دیں۔ سرد ہونے کے بعد ۲۵ تولہ گلاب سہ آتشہ سحق کے ذریعہ اس میں جذب کردیں اور روپیہ کی برابر ٹکیاں بنا کر دوبارہ گل سرخ فصلی تازہ و شاداب کے نغدہ میں رکھ کر ۱۰ سیر اپلوں کی آگ دیں۔ سرد ہونے کے بعد پیس کر شیشی میں محفوظ رکھیں۔ سیلان الرحم کی بہترین دوا ہے اس کے علاوہ اختلاج قلب کے واسطے بھی نہایت مفید ہے۔ خوراک ۴ رتی سے ۱ ماشہ تک خمیرہ گاؤزبان ۱ تولہ یا بالائی ۱ تولہ میں ملا کر صبح شام کھائیں۔ اگر مریضہ کا مزاج زیادہ گرم ہو تو اس کے بعد شیر بز یا بکری کا دودھ پلائیں۔

ایضاً۔ کیلسیم لیکٹیٹ ۵ رتی بورک ایسڈ ۵ رتی دونوں کو باہم ملا کر ہر صبح شام کو پانی کے ساتھ پھنکائیں۔

ایضاً۔ جب کہ سیلان الرحم کا سبب رقت خون ہو تو کشتہ فولاد ۲ برنج معجون سپاری پاک ۹ ماشہ میں ملا کر بوقت صبح دیں۔

ڈوش برائے سیلان الرحم۔ پھٹکری ۳ ماشہ پانی تین پاؤ نیم گرم میں ملا کر ... پچکاری کے ذریعہ پچکاری کرائیں

(از جناب حکیم پنڈت پرس... رام صاحب۔ موگا)

کاربنکل کے لئے۔ دیسی کھانڈ کاربنکل میں بھر دیں تیسرے دن تمام فاسد مواد اور ردی گوشت ... کر الگ ہو جائے گا۔ اس کے بعد مرہم ذیل کا استعمال ... گائے کا گھی آگ پر سرخ کریں۔ اور مغز تخم کونچ ۱۰ عدد ڈال کر پکائیں۔ جب خوب پک جائیں تو بیج نکال کر گھی مذکور میں سیندور ۵ تولہ ڈال کر پکنے دیں۔ اور نیم کی لکڑی سے ہلاتے رہیں۔ جب سیاہ ہو جائے تو سفیدہ کاشغری ۲ تولہ ڈال کر آگ پر سے اتار کر لکڑی مذکور سے گھوٹتے رہیں۔ سرد ہونے پر کافور ۱ تولہ شنگرف رومی ۱ تولہ پسی ہوئی ڈال کر سب کو نیم کے ڈنڈے سے خوب گھوٹ کر محفوظ کرلیں۔ ہر روز زخم کو (بکائن) کے پتوں کے جوشاندے اور صابون سے دھو کر مذکورہ بالا مرہم بھر دیا کریں عجیب حیرت انگیز شئے ہے۔

(از جناب حکیم محمد اقبال احمد صاحب شیر کوٹ)

سفوف سیلان۔ اقاقیا ۶ ماشہ۔ گلنار فارسی ۶ ماشہ بیدہ لکڑی ۶ ماشہ۔ سنگجراحت ۶ ماشہ۔ گل ارمنی ۶ ماشہ۔ گل مختوم

۶ ماشہ۔ گیرو ۶ ماشہ۔ بوہڑ پھٹکری ۶ ماشہ باریک پیس کر نبات سفید ۵ تولہ۔ اسپغول مسلم ۴ تولہ ملا کر سفوف بنائیں اور اس میں سے ۹ ماشہ سفوف لے کر ملٹھی کے زلال کے ساتھ استعمال کریں۔

فوائد۔ سیلان الرحم کے لئے بہت مفید ہے۔ رطوبت کو خشک کرتا ہے اور رنگت نکھارتا ہے۔

منجن خاص۔ سیاہ مرچ ۵ تولہ پیپل ۵ تولہ تمباکو پینے کا ۵ تولہ۔ گیرو ۱۰ تولہ۔ نمک سیندھا ۲۰ تولہ سب دواؤں کو کوٹ چھان کر منجن تیار کریں۔

ترکیب استعمال۔ لاہی کے تیل کے ساتھ استعمال کریں۔ اور ایک گھنٹہ تک دانتوں کو پانی نہ لگنے دیں۔ ورنہ دانت پلسنے کا خوف ہے۔

فوائد۔ دانتوں کو مضبوط کرتا ہے اور چمکاتا ہے دانتوں کو عمر بھر ہلنے اور کیڑا لگنے سے بچاتا ہے۔

(از جناب حکیم سلطان محمود صاحب خاشع)

طلاء عجیب الاثر۔ سم الفار سفید۔ سم الفار زرد۔ مغز جمالگوٹہ۔ ہڑتال ورقیہ ہر ایک ۳ ماشہ شنگرف ۶ ماشہ زعفران ۹ ماشہ۔ تمام ادویہ کو باریک کریں اور چربی شیر ببر چربی ریچھ۔ چربی سانڈہ ہر ایک ایک تولہ۔ روغن گلاب روغن حنا۔ روغن زردی بیضہ مرغ۔ روغن دارچینی۔ روغن قرنفل روغن [illegible] روغن [illegible] ہر ایک چھ ماشہ ملا کر بذریعہ چرپال بہتر طلاء تیار کریں۔ حشفہ و سیون چھوڑ کر بقدر ۲ سرخ لگائیں۔ پان کا پتا رکھ کر پٹی باندھ دیں۔ سات روز لگائیں ہر روز تبدیل کرتے رہیں، روز کے استعمال سے تمام شکایات رفع ہوں گی۔

سفوف مشکی۔ مازو سبز۔ تالمکھانہ۔ شقاقل۔ سنا ور۔ خار خسک دانہ الائچی خورد۔ عقرقرحا۔ اجوائن خراسانی۔ موصلی سیاہ۔ بہمن گجراتی ثعلب مصری۔ مویز۔ کشتہ قلعی۔ بھنگ۔ ہالابر ایک ایک تولہ کشتہ فولاد جامن والا ۶ ماشہ۔ ورق نقرہ ۳ ماشہ۔ مروارید ناسفتہ ۱ ماشہ بطریق معروف سفوف بنائیں۔ ترکیب استعمال ۳ ماشہ روزانہ بوقت صبح دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔

مراسلات

انجمن اطبا شہر پشاور

۹ فروری۔ آج شام کو پانچ بجے حکیم محمد عبداللہ صاحب کے مطب واقع سرکی گیٹ میں تمام اطبائے پشاور کا اجتماع ہوا جس میں جناب حکیم عبدالجلیل صاحب ندوی حکیم عبدالحمید صاحب حکیم محمد عبداللہ صاحب حکیم محمد دانشمند صاحب حکیم حافظ عبدالرحمان صاحب۔ حکیم عبدالرؤف صاحب حکیم محمد ایوب صاحب حکیم حافظ محمد عثمان صاحب حکیم محمد ظریف صاحب حکیم محمد لطیف صاحب حکیم حاجی عبداللطیف صاحب حکیم حافظ عبداللطیف صاحب حکیم عبدالعزیز صاحب چغتائی حکیم محمد اکبر خان صاحب حکیم محمد محبت خان صاحب حکیم عبدالقدوس صاحب اور حکیم عبدالواسع صاحب ندوی نے شمولیت کی۔ بالاتفاق انجمن اطبا شہر پشاور کے نام سے اس جمعیت کی تاسیس اور تشکیل کی گئی اور مندرجہ ذیل عہدیداران کا انتخاب عمل میں لایا گیا صدر جناب حکیم حاجی عبدالحمید صاحب۔

نائب صدر۔ جناب حکیم محمد عبداللہ صاحب و جناب حکیم محمد دانشمند صاحب۔ سکرٹری حکیم عبدالواسع ندوی۔ نائب سکرٹری حکیم عبدالعزیز صاحب چغتائی۔ امین جناب حکیم عبدالرؤف صاحب ندوی۔

اغراض و مقاصد۔ ۱۔ فن طب کی بہبود و ترقی ترویج و اشاعت۔

۲۔ اطباء کے حقوق کی نگہداشت و تحفظ

۳۔ پبلک کی صحیح طبی خدمت

قرار پایا کہ اس انجمن میں وہ حضرات بحیثیت ممبر شریک ہو سکتے ہیں۔ جو کسی مستند طبی درسگاہ کے سند یافتہ ہوں یا دس سال سے مستقل مطب کرتے ہوں اور بحیثیت حکیم مشہور و متعارف ہوں۔

نیز فیصلہ کیا گیا کہ جو حضرات اس اجتماع میں شریک نہیں ہو سکے ان کی خدمت میں رکنیت قبول کرنے کی درخواست کی جائے۔

اس کے بعد حاضرین اطباء نے چندوں اور عطیات کی شکل میں انجمن کی مالی اعانت کی اور اسی وقت مبلغ -/۹۳ روپیہ جمع ہو گیا۔

آخر میں جناب حکیم محمد عبداللہ صاحب نے حاضرین کی تکلف چائے سے تواضع فرمائی اور جلسہ دعا کے ساتھ برخواست ہوا۔ (حکیم عبدالواسع ندوی سکرٹری انجمن)

پسرور میں طبیہ کمیٹی کا قیام

مورخہ ۲۴ فروری ۴۳ء کو اطبائے تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ کا ایک اہم اجلاس منعقد ہوا جس میں کثرت رائے سے مندرجہ ذیل عہدیداران کا انتخاب ہوا۔ اور طبیہ کمیٹی کا قیام عمل میں آیا

نائب صدر۔ حکیم سید اقبال حسین صاحب عمدۃ الحکما

نائب سکرٹری حکیم حافظ بشیر احمد صاحب کامل الطب والجراحت۔

خزانچی۔ وید سرداری لال صاحب

محاسب۔ حکیم عبداللطیف صاحب حکیم حاذق

ممبران حکیم ریاض احمد صاحب حکیم حاذق۔ حکیم ذوالفقار حسین صاحب حکیم حاذق۔

حکیم مولوی محمد صاحب حکیم حاذق

حکیم عبدالعزیز صاحب (اعزازی) حکیم حافظ بشیر احمد (سکرٹری طبیہ کمیٹی پسرور ضلع سیالکوٹ)

ویدک اینڈ یونانی کمیٹی بھکر

بھکر میں ویدک اینڈ یونانی طبیہ کمیٹی کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ جس کے رکن اعلیٰ حسب ذیل ہیں۔

پریذیڈنٹ۔ حکیم الٰہی بخش صاحب حکیم حاذق

وائس پریذیڈنٹ۔ حکیم لالہ ہوتو رام [illegible] حاذق

سکرٹری۔ خادم اطبا ڈاکٹر کرشن گوپال [illegible] ایم ڈی ایچ کلکتہ

اسسٹنٹ سکرٹری۔ ویدراج کرشن چندر گپتا بھشک آچاریہ دھنونتری۔ حکیم عبدالرحمٰن صاحب

خزانچی۔ ویدراج بھیم سین آریہ

کمیٹی کے اجلاس ہر ماہ کی یکم اور پندرہ کو بر مطب وید راج پنڈت پرسوت لال۔ آیورویدک کالج لاہور ہوا کرتے ہیں جس میں مسائل طبیہ پر دلچسپ بحث کا آغاز کر دیا گیا ہے جڑی بوٹیوں کی ریسرچ کمیٹی عنقریب بننے والی ہے۔

۱۵ [illegible] کی میٹنگ میں کمیٹی ہذا نے اپنا الحاق پنجاب پراونشل طبی کانفرنس سے کرنے کا رزولیوشن پاس کیا ہے اور کانفرنس مذکور کو درخواست بھیج دی گئی ہے۔

سکرٹری

جواہر طب

[illegible] اطبا

[illegible] کتاب دو حصوں میں ہے [illegible] اس میں [illegible] خاص [illegible] اخلاق حکایات کی صورت میں درج ہیں۔ ہر طبیب ان کو اپنا معمول مطب بنا کر استفادہ کر سکتا ہے۔ قیمت فی جلد ۱۲؍

مسیح الملک

مسیح الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب مرحوم کے خاندان، طفولیت، تعلیم، مطب، قومی و فنی خدمات۔ افکار و خیالات۔ اخلاق و عادات اور مجربات کا مکمل مجموعہ قیمت ۸؍

تذکرۃ الاطبا

سو مشہور اطبا کے حالات اور اسراری مجربات کا مجموعہ اکثر مایوس کن اور کثیر الوقوع امراض کے تیر بہدف نسخوں کا گنجینہ ہے۔

قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے۔

قانون ازدواج

لاجواب کتاب ہے اور میاں بیوی کے لئے رہنمائے صحت ہے۔ اس میں وظیفہ خاص کے قوانین طریقے ادائے سنت۔ ہدایات عشرت۔ قوت مخصوصہ کے بڑھانے کی تدابیر امساک تلذذ کی نیز مقوی غذائیں بھی درج ہیں۔ ہر شادی شدہ مرد اور طبیب کے پاس اس کا ہونا نہایت ضروری ہے

قیمت ۱۲؍

طبی کورس

جو طبیہ کالج لاہور کے کورس میں داخل ہے

طب کی پہلی کتاب ...... قیمت ۸؍

طب کی دوسری کتاب ...... " عا

طب کی تیسری کتاب ...... " عا

ملنے کا پتہ:- ناظم مشیر الاطبا، دل محمد روڈ۔ لاہور

جوابات

(۱۸) عرق النساء کی وجہ سوزاک کی شکایت معلوم ہوتی ہے حسب ذیل نسخہ استعمال کریں۔
صبح و شام جوہری چاول معجون سورنجاں ۶ ماشہ میں ملا کر کھائیں۔ اور شربت بزوری ۲ تولے پانی ملا کر پئیں۔
بعد دوپہر سفوف قلمی کشتہ ا ماشہ پانی کے ساتھ کھائیں
(حکیم گنگا رام گاندھی)

(ایضاً) تخم آکسن سایہ میں خشک کی ہوئی ۵ تولہ۔ قند سفید ۵ تولہ دونوں کو باریک پیس کر باہم ملا کر رکھیں۔ خوراک ۶ ماشہ صبح شام ہمراہ دودھ استعمال کریں۔ (حکیم محمد اکرم سرانی)

(ایضاً) آپ قومی دواخانہ سے اکسیر قرحہ منگوا کر استعمال کریں۔ یہ سوزاک کے لئے یہ مفید دوا ہے۔ (حکیم محمد منیر)

(۱۹) **ضعف باہ** ضعف قلب و اعصاب کی وجہ سے یہ شکایت ہے۔ دواء المسک معتدل ۲ ماشہ صبح و شام دو ہفتے تک استعمال کریں۔ اور رات کو سوتے وقت حب مومیائی ۱ عدد دودھ کے ساتھ کھایا کریں۔ یہ دوائیں آپ قومی دواخانہ سے منگوا سکتے ہیں
(حکیم گنگا رام گاندھی)

(ایضاً) ورق نقرہ۔ عقیق سرخ۔ مصطگی رومی۔ زمرد اخضر۔ یشب سبز۔ یاقوت اصفر۔ یاقوت کبود۔ یاقوت سرخ۔ لاجورد مغسول کہربائے شمعی۔ بسد۔ مروارید ناسفتہ۔ ہر یک ۳ ماشہ۔ زہر مہرہ خطائی ۲ ماشہ۔ مومیائی خالص۔ مشک خالص۔ عنب الثعلب۔ نارجیل دریائی جدوار خطائی۔ ورق طلا ہر یک ۱ ماشہ تمام ادویہ کو دو ہفتہ تک روح گلاب میں کھرل کر کے بحفاظت تمام رکھیں۔ خوراک ۲ سے ۴ چاول تک حلوہ میوہ گاؤزبان کھرل نہ گھسنے والا میں تیار کریں
(حکیم محمد اکرم سرانی)

(ایضاً) قومی دواخانہ کی شاہی یاقوتی آپ کے لئے بہترین دوا ہے۔
(حکیم محمد منیر)

(۲۰) نسخہ مجلوق۔ ایک ہی نسخہ مرض کے ہر درجے میں مفید ثابت نہیں ہو سکتا۔ شروع میں خاص طور پر تسکین کی جاتی ہے پھر معلقات اور بعد میں منضوبات رشرکات دیئے جاتے ہیں علاوہ ازیں بھی۔۔ انہی اصولوں کے ماتحت استعمال کرائے جاتے ہیں۔ چند کیسری دوائیں انہی اصولوں کے ماتحت تیار کی گئی ہیں ان کو منگوا کر لگاتار ایک ماہ تک استعمال کرائیں۔
(حکیم گنگا رام گاندھی)

(ایضاً) کستوری خالص ۲ ماشہ۔ عنبر خالص ۲ ماشہ۔ ورق نقرہ ۲۰ تولہ۔ مصری ۴ تولہ۔ شہد عمدہ ۴ تولہ پہلے تینوں اشیا کو کھرل میں ملا کر مصری اور شہد کا قوام کر کے ملائیں خوراک ۲ ماشہ سے ۵ ماشہ تک ہمراہ عرق گاؤزبان دس تولہ کے استعمال کریں بے حد مقوی باہ خوش ذائقہ لذیذ خوشبودار تحفہ ہے۔ (حکیم محمد اکرم سرانی)

(۲۱) **نمونیا**۔ بازار میں انٹی فلوجسٹین اور اس کے بہت سے بدل مثلاً بالی فلوجسٹین۔ انٹی فلیٹین وغیرہ بکتے ہیں۔ ان کا مقامی استعمال مفید ہے۔ پینے کی ادویہ مرض کے درجہ اور مریض کے حالات کے مطابق دی جاتی ہیں کسی ایک نسخہ کا استعمال ہر مریض کو سودمند نہیں ہو سکتا۔ (حکیم گنگا رام گاندھی)

(۲۲) **استقاط**۔ ایسی حالت میں مدرات ہی دیئے جاتے ہیں۔ پیٹ پر گرم پانی کی بوتل سے ٹکور کرائیں۔ اگر کثرت جریان خون سے مریضہ کمزور ہو جائے تو دواء المسک استعمال کرائیں ذیل کے جوشاندے سے اکثر مطلب براری ہو جاتی ہے۔
برگ سداب۔ مشک طرامشیع۔ اہل۔ پوست املتاس ہر ایک چھ ماشہ پانی ایک پاؤ میں جوش دے کر چھان کر قند سیاہ ملا کر صبح و شام پئیں۔ (حکیم گنگا رام گاندھی)

(۲۳) سل۔ اس قسم کے مریض کا بذریعہ خط و کتابت علاج ناممکن ہے۔ مریض کو کسی ماہر معالج کی زیر نگرانی رہ کر علاج کرانا چاہیئے

(ایضاً) زعفران ۲ رتی۔ گل گاؤزبان ۲ ماشہ۔ پوست تخم خشخاش ۲ ماشہ۔ طباشیر لعقو ۲ ماشہ۔ سرطان بحری ۲ ماشہ۔ گل نیلوفر ۲ ماشہ نشاستہ ۲ ماشہ۔ صمغ عربی ۲ ماشہ۔ گوند کتیرا ۲ ماشہ۔ رب السوس ۲ ماشہ۔ گل یاسمین ۲ ماشہ۔ صندل سفید ۲ ماشہ۔ ریشہ پوست بیخ انجبار ۲ ماشہ۔ کافور قیصوری ۱ ماشہ ۲ رتی۔ یشب ۱ ماشہ ۲ رتی لعل بدخشانی ۱ ماشہ ۲ رتی۔ کہربا شمعی ۱ ماشہ ۲ رتی۔ زہر مہرہ ۱ ماشہ ۲ رتی۔ یاقوت رمانی ۱ ماشہ ۲ رتی۔ زمرد ۱ ماشہ ۲ رتی۔ مروارید ناسفتہ ۱ ماشہ۔ جواہرات کو عرق گلاب میں کھرل کریں۔ اور باقی اشیا کھرل کر کے لعاب بہیدانہ میں دو دو ماشہ کے قرص تیار کریں۔ خوراک ایک قرص ہمراہ عرق شیر مرض سل کے لئے حتمی اور بھروسہ کی دوا ہے (حکیم محمد اکرم سرائی)

(ایضاً) پلسٹلا ۳۰ استعمال کرائیں۔ (ڈاکٹر کرشن گوپال شرما)

(ایضاً) آپ شفاء الملک حکیم محمد حسن صاحب قرشی کا مشورہ حاصل کریں۔ (حکیم محمد منیر)

سوالات

جو صاحب دفتر سے مشورہ حاصل کرنا چاہیں انہیں ہر سوال کے ساتھ ہ کے ٹکٹ اور جو صاحب رسالہ کے د ... جواب کے خواہشمند ہوں ان کو ار کا ٹکٹ فی سوال بھیجنا چاہیئے ؛

---

(۲۴) پچاس سال کی مریضہ کے جسم پر بیس سال سے پھنسیاں ہیں جن میں سے پانی سفید رنگ کا بہتا ہے پھنسیوں میں خارش ہوتی ہے اور آہستہ آہستہ پھیل کر دادکی شکل اختیار کر جاتی ہے۔ قبض ہمیشہ رہتی ہے بہت سی ادویہ استعمال ہو چکی ہیں۔ مگر فائدہ عارضی ہوتا ہے۔

(نور محمد مدرس)

(۲۵) میری عمر اس وقت تقریباً تینتیس سال ہے۔ سر کے بال تقریباً سفید ہو گئے ہیں۔ تنفس کی شکایت گاہے ہو جاتی ہے۔ درد سر رہتا ہے۔ کبھی کبھی ہاتھ بھی کانپتا ہے۔ حقے کی عادت ہے۔ نسیان بھی کچھ ہے۔ کام دماغی کرتا ہوں ؛

(نور محمد مدرس)

(۲۶) عمر ساڑھے پندرہ برس اغلام کی بدعادت کی وجہ سے احتلام کی شکایت ایک سال سے شروع ہے۔ چھ ماہ تک تو شکایت کم تھی۔ مگر اب بہت زیادہ ہو گئی ہے۔ احتلام تیسرے چوتھے دن ضرور ہو جاتا ہے۔ کم خرچ اور بالانشین نسخے کی ضرورت ہے۔

(ایک مریض)

(۲۷) تشنگی کے دور کرنے کی ترکیب تحریر فرما کر ممنون فرمائیں۔

(ایک خریدار)

(۲۸) مریض عمر ۲۵ برس۔ بیس برس کی عمر میں شادی ہوئی۔ مجامعت کثرت کی گئی۔ چند ماہ سے یہ حالت ہے کہ قصد مجامعت کرنے پر عضو سے رطوبت سی خارج ہونے لگتی ہے۔ اور انتشار نرم ہو جاتا ہے۔ دھڑکن شروع ہو کر بعض اوقات عضو مسترخی ہو جاتا ہے۔ سرعت کی شکایت بھی ہے۔ غرضیکہ مریض نہایت پریشان ہے۔ غصے اور خوف میں ہاتھ۔ پاؤں کچھ کانپتے ہیں۔ مزاج کچھ چڑچڑا ہو گیا ہے۔ عمومی کمزوری بھی کچھ محسوس ہوتی ہے

(ایک سائل)

(۲۹) سوکھا (مسان) کا مجرب مفید اور سستا علاج درکار ہے

ایک طبیب

شفاء الملک حکیم محمد حسن صاحب قرشی کا عطیہ

دوائے عجیب

خون کے بڑھے ہوئے دباؤ (ہائی بلڈ پریشر) کی بہترین دوا

خون کا دباؤ آج کل ایک عام مرض ہوگیا ہے پڑھے لکھے طبقہ میں شاید ہی کوئی شخص اس بیماری کے نام سے ناواقف ہو عصبی کمزوری۔ دماغی کام کی زیادتی عروق دمویہ کی سختی۔ اور دیگر کئی وجوہات سے خون کا دورہ عروق شعریہ میں تیز ہو جاتا ہے اس کے نتیجے میں سر میں درد اور پیشانی اور کنپٹیوں میں تناؤ محسوس ہوتا ہے۔ دل تیزی سے دھک دھک کرتا ہے۔ سانس پھول جاتا ہے چلتے ہوئے ٹانگیں لڑکھڑاتی ہیں۔ اور شدید حالات میں تو بعض مریض چلنے پھرنے سے عاجز ہو جاتے ہیں۔ ذرا سے خوف یا غصہ یا دیگر کسی جذبہ سے دل کی حرکت رک جانے کا خطرہ ہوتا ہے۔

یہ دوا جناب شفاء الملک صاحب موصوف نے متواتر تجربات کے بعد قومی دواخانہ کو عنایت فرمائی ہے۔ اب تک اس سے بیشمار مریض فائدہ حاصل کر چکے ہیں۔ کئی صاحب فراش مریض صرف ایک مہینہ کے قلیل عرصہ میں چلنے پھرنے کے قابل ہو گئے۔ یہ امر اب مسلم الثبوت ہے کہ خون کے دباؤ کی بہترین دوا "دوائے عجیب" ہے۔

قیمت فی شیشی جس میں ایک ماہ کی دوا ہے۔ پانچ روپے

دماغی

ضعف دماغ اور ضعف حافظہ کا بہترین علاج

آج کل ضعف دماغ ایک عام بیماری ہو گئی ہے نوجوانی کی غلط کاریاں اکثر اس کا سبب ہوتی ہیں۔ زیادہ دماغی محنت کرنے والے طالب علم مصنف اور وکلا اکثر دماغی کمزوری میں مبتلا ہوتے ہیں۔ ذرا سی سردی یا گرم ہوا ان لوگوں کو نزلہ میں مبتلا کر دیتی ہے جو مزید دماغی کمزوری کا موجب ہوتا ہے۔

ضعف دماغ۔ نزلہ دائمی اور یادداشت کی کمی کے لئے دماغی بہترین دوا ہے

کیونکہ اس سے بھولی ہوئی باتیں یاد آجاتی ہیں۔ ہوا کی سردی یا گرمی بآسانی برداشت ہو سکتی ہے۔ نزلہ کی تکلیف نہیں ستاتی۔ غرضیکہ دماغ کی کمزوری کے جملہ عوارضات کے لئے اکسیر ہے۔

قیمت فی شیشی . . . . پانچ روپے

ملنے کا پتہ:۔ **ناظم قومی دواخانہ ۲۶ بیڈن روڈ۔ لاہور**

طبّی فارکوپیا
مرتبہ رئیس الاطباء حکیم محمد حسن صاحب قرشی پرنسپل طبیہ کالج لاہور
تین اہم ضرورتیں
طبی فارماکوپیا نے طبی دنیا کی تین خاص ضرورتیں پوری کر دیں (۱) انگریزی فارماکوپیا کے
مقابلے کا مستند طبی فارماکوپیا مرتب ہو گیا (۲) گھوٹنے چھاننے جوشاندے و خیساندے کی ضرورت
نہیں رہی۔ (۳) مقدار خوراک بہت کم ہو گئی۔
مجربات کے اس خزانے میں
ہر مرض کے دو دو تین تین ایسے شافی اور کامیاب نسخے ہیں جن کی مقدار خوراک ڈاکٹری نسخوں کی طرح بہت قلیل ہے یعنی دو تین رتی یا ایک دو ماشے۔ یہ دوائیں بہت
مفید اور زود اثر ثابت ہوئی ہیں۔ ان کے اجزا مختصر اور سہل ہیں۔
معروف مخفی و اسراری نسخے
علاوہ ازیں اس میں ہندوستان اور یورپ کے وہ نادر نسخے بھی ہیں جن سے ہزاروں لاکھوں روپے کمائے گئے۔ مثلاً معجون بوٹی۔ ماء الذہب پیغام شفا
ماء الفضہ۔ زہر جام عشق۔ دوا ڈپٹی صاحب والی۔ جوہری۔ الاحمر۔ اسود۔ حب چش۔ اکسیر تشنگ۔ خوش ذائقہ وغیرہ اور بہترین انگریزی دوائیں
مثلاً کونین۔ اسپرین۔ آئیوڈین۔ میگنیشیا۔ سلفر۔ وغیرہ کے مقابلہ کی یونانی دوائیں درج ہیں اور یورپ
کے جدید نسخوں کے مقابلہ کے حیوانی و غذائی نسخے دیے گئے ہیں۔ ویدک فارماکوپیا۔ ڈاکٹری فارماکوپیا
ضمیمہ تصدیقات اور لغات بھی شامل ہیں۔
مطب کی کامیابی
طبی فارماکوپیا کے متعلق یہ عام طور پر تسلیم کیا جاتا ہے کہ وہ مطب کیلئے بہترین کتاب ہے۔ اس کے اس وقت تک چار
ایڈیشن ختم ہو چکے ہیں۔ اور اس کی وجہ سے پنجاب و بیرون پنجاب کے مطب بہت کامیاب بن چکے ہیں۔ پھر کیوں آپ بھی مطب کو کامیاب نہ بنائیں
جلد اول صفحات ۵۲۰ قیمت مجلد تین روپے دس آنے + جلد دوم صفحات ۶۰۰ قیمت مجلد
ناظم دارالکتب مشیر الاطباء۔ دل محمد روڈ۔ لاہور

طبی لائبریری
فاضل موصوف کی تالیفات نے طب قدیم میں ایک نیا دور پیدا کر دیا ہے یہی
وجہ ہے کہ ہر طبیب اور شائق طب کے لئے اُن کی تالیفات کا اپنی لائبریری میں رکھنا
ضروری ہو گیا ہے۔ ان میں جامع الحکمت جیسی کتاب ہے جس میں طب جدید و قدیم
کے تمام ضروری معلومات آ گئے ہیں۔ طبی فارماکوپیا ہے جس میں قلیل المقدار و کامیاب
نسخے ہیں۔ مسلک مروارید ہے۔ جو ضعف باہ اور نامردی پر بہترین کتاب ہے اور جس میں ہندوستان
عرب۔ ایران۔ امریکہ اور یورپ کے پانچ سو بہترین ماہرین کی تمام عمر کے تجربات و معمولات ہیں۔ اور
طبی کورس (طب کی پہلی کتاب۔ طب کی دوسری کتاب۔ طب کی تیسری) ہے جس میں طب کے ابتدائی اصول تشخیص و علاج
اور نبض و قارورہ وغیرہ کا بیان سادہ الفاظ میں دیا گیا ہے۔ طبی بیاضیں (بیاض مسیحا، بیاض خاص۔ دستور الاطبا) ہیں
جن میں ہندوستان کے مشہور طبی خاندانوں کے مجربات و معمولات درج ہیں۔ طبی تذکرے (تذکرۃ الاطبا۔ مطب مسیح الملک) ہیں جن میں اطبا کے حالات و مجربات ہیں۔ تذکرۂ عقاقیر ہے۔ جس میں بوٹیوں کی عکسی تصاویر و
احوال ہیں۔ لوح اسرار ہے۔ جس میں دنیا کے بہترین اور کامیاب ترین نسخے ہیں۔ غرض آپ
اپنے مطب اور دواخانہ کی کامیابی اور طبی ذوق کی تکمیل کا پورا سامان ان کتابوں میں پائیں گے
پتہ:۔ ناظم کتب خانہ مشیر الاطبا فیل محمد روڈ۔ لاہور
جامع الحکمت
جلد اول
جلد دوم
طبی فارماکوپیا
قیمت
طب کی پہلی کتاب
طب کی دوسری کتاب
طب کی تیسری کتاب
طبی کورس
بیاض مسیحا
قانون ازدواج
بیاض خاص
تذکرۂ عقاقیر
تذکرۃ الاطبا
لوح اسرار
ضعف باہ
مشیر الاطبا
طبی حکایات و نکات

مشیر الاطبا

شفاء الملک حکیم محمد حسن قرشی لاہور

عہدِ حاضر کا طبی شاہکار
جامع الحکمت
مرتبہ رئیس الاطبا حکیم محمد حسن صاحب قرشی پرنسپل طبیہ کالج لاہور
طب کا بہترین عام فہم اور مکمل انسائیکلوپیڈیا جس میں تاریخ طب۔ تشریح۔ حفظ صحت
تشخیص اور دستور العلاج کے علاوہ تمام امراض کی مفصل ماہیت۔ اسباب۔ علامات۔ تشخیص
فروق الامراض۔ انجام و عوارض۔ اصول علاج۔ دستور العلاج۔ نہایت کامیاب اور
بہترین مجربات دیئے گئے ہیں علاج میں قلیل المقدار اور مرکب دوائیں بھی شامل ہیں سینکڑوں
جدید امراض کا بیان بھی شامل ہے۔ اس کے علاوہ عکسی تصویریں ہیں۔ ابتدا میں ایک
عجیب و غریب رنگین نقش تشریحی ہے۔
تشخیص مجربات اور تصاویر
کے اعتبار سے اس جیسی کتاب ابھی تک اردو میں شائع نہیں ہوئی کیونکہ اس میں
طب قدیم و جدید کے تمام ضروری معلومات آگئے ہیں۔ زبان سادہ اور سلیس ہے
اور ہر طبیب۔ وید اور ڈاکٹر اور شائق طب کے علاوہ ہر گھر میں اس کا ہونا
مفید اور ضروری ہے۔
کتابت۔ طباعت۔ کاغذ عمدہ
صفحات جلد اول تقریباً گیارہ سو جلد سنہری قیمت پانچ روپے بارہ آنے
صفحات جلد دوم ساڑھے گیارہ سو۔ جلد سنہری قیمت چھ روپے چار آنے
قیمت ہر دو جلد ـــــــ ساڑھے گیارہ روپیہ
ناظم کتب خانہ مشیر الاطباء دل محمد روڈ۔ لاہور
جامع الحکمت
قرشی

طبی جواہرات

علاج بالغذا کی اردو زبان میں ایک ایسی لاجواب تصنیف ہے جس کا صحیح اندازہ صرف اس کے دیکھنے سے ہی ہو سکتا ہے قدیم اطبا نے اس علاج کی اہمیت کو سمجھ کر اس کے متعلق مستقل تالیفات مرتب کی تھیں۔ ادارہ مشیر الاطبا نے اس جدید سعی سے مغرب و مشرق کی تمام تر معلومات اور جدید ترین تحقیقات یکجا کر دی ہیں۔ ہندوستان کے مشہور اطبا اور ڈاکٹروں کے بیش قیمت مضامین سے یہ نمبر آراستہ ہے۔ اس کو پڑھ کر جہاں ایک طرف ہمارے اطبا تمام جدید ترین معلومات و انکشافات سے استفادہ کریں گے وہاں دوسری طرف علم العلاج میں غذا کی بیش از بیش اہمیت اور مخصوص غذائی معالجات کو سمجھ کر اپنے مطبوں کو کامیاب بنائیں گے یہ علم و فن کا ایک ایسا ذخیرہ ہے۔ جسے ہر گھر ہر مطب اور ہر لائبریری میں موجود رہنا چاہیئے۔ کاغذ سفید عمدہ کتابت و طباعت عمدہ۔ سائز ۲۲×۲۰/۸ ضخامت ۱۵۰ صفحات قیمت عہ/

رموز مطب کی معالجات کا نہایت مفید اور دلچسپ مجموعہ۔ اس کے دو حصے ہیں۔ پہلے حصے میں سابق اطبا مثلاً افلاطون۔ جالینوس۔ شیخ الرئیس۔ رازی۔ زہراوی۔ شریف خاں۔ نور الدین۔ عبد المجید خاں۔ عبد العزیز خاں وغیرہ اور دوسرے حصے میں زمانہ حال کے مشاہیر اطبا اور بعض قابل ڈاکٹروں کے خاص خاص معرکے کے معالجات۔ رموز تشخیص۔ نکات مطب۔ اسرار علاج اور مجربات وغیرہ دلچسپ حکایات کی شکل میں معہ ان کے مختصر حالات زندگی کے درج ہیں ان میں سے مشہور ترین اطبا و قدیم و حال کی عکسی تصاویر بھی شامل ہیں

۲۲×۲۰/۸ کے سو صفحات پر مشتمل ہے۔ کتابت۔ طباعت نہایت عمدہ اور دیدہ زیب۔ کاغذ سفید۔ سرورق رنگین موٹا۔

قیمت فی جلد ایک روپیہ چار آنے

صنعت نازک کی مصنفہ حکیم یوسف حسن صاحب۔ جوانی اور تندرستی حسن و جمال اور دائمی عشرت و مسرت کے لئے صنف نازک کا مطالعہ ضروری ہے۔ بلکہ اس کا پاس رکھنا بھی لابدی ہے۔ بیکشول سائنس اور مطالعہ حسن و جمال پر اس سے بہتر اور کوئی کتاب اردو میں شائع نہیں ہوئی۔ گندہ اور ناکارہ لٹریچر سے بچیئے اور اس علمی کتاب کے مطالعہ سے استفادہ کیجئے۔ قیمت فی جلد ۵ روپے۔

خزائن الادویہ کی یہ چار ہزار صفحات کی کتاب ہے۔ جس کو قابل مصنف نے عرصہ دراز کی محنت کے بعد شائع کیا ہے۔ تمام ویدک اور یونانی ادویات کی طبیعت۔ خواص و فوائد، صفت و ماہیت اور بدل و مصلح وغیرہ وغیرہ پر اس قدر جامع و مبسوط بحث کی ہے کہ اس کتاب کے ہوتے ہوئے علم الادویہ کی کسی کتاب کی ضرورت باقی نہیں رہتی اس کی آٹھ جلدیں ہیں۔ قیمت فی جلد ۵ مکمل سیٹ کی رعایتی قیمت بیس روپے۔ کتاب کا وزن دس سیر ہے۔ اس لئے کم از کم پانچ روپے بطور پیشگی موصول ہونے پر بلٹی روانہ کی جاتی ہے

ملنے کا پتہ۔ **ناظم مشیر الاطبا چشمہ زندگی دل محمد روڈ۔ لاہور**

فہرست مضامین شق وار مشیر الاطبا جلد ۲۱ از اکتوبر ۱۹۴۲ء تا ستمبر ۱۹۴۳ء

جلد ۲۱ | مشیر الاطبا بابت ماہ ستمبر ۱۹۴۳ء مطابق رمضان المبارک | نمبر ۱۱

فہرست مضامین

قواعد وضوابط

۱- رسالہ ہر انگریزی ماہ کی ۲ تاریخ کو باقاعدہ ہر خریدار کو بھیج دیا جاتا ہے

۲- ڈاک کے ڈاکو کئی رسائل کو ہضم کر جاتے ہیں۔ اس لئے اگر آپ کو ۱۳ تاریخ تک رسالہ نہ ملے تو دفتر کو خط لکھیں۔ دوبارہ بھیج دیا جائے گا۔ بعض اصحاب دو دو مہینے کے بعد پچھلے رسائل نہ ملنے کی شکایت کرتے ہیں۔ ایسے پرچے بلاقیمت نہیں بھیجے جائیں گے۔

۳- جواب طلب امور کے لئے چھ پیسے کا ٹکٹ آنا لازمی ہے۔

۴- خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ نہایت ضروری ہے

۵- پتہ صاف اور خوشخط لکھیں

۶- دفتر کے تمام منی آرڈر اور وی پی سنٹرل ایکسچینج بنک کی معرفت وصول ہوتے ہیں۔ اس لئے بنک مذکور کے مینجر کی وصولی کو صحیح تصور کیا جائے۔

مینجر

۷۸۶

مشیر الاطباء

بابت ماہ ستمبر ۱۹۴۳ء

شذرات

حالات حاضرہ

کاغذ کی گرانی اور نایابی کے رونے میں اب کچھ جدت اور کشش باقی نہیں رہی۔

ناظرین بخوبی جانتے ہیں کہ بہت سے رسائل و اخبارات مصائب حوادث کا شکار ہو کر بند ہو چکے ہیں۔ اور جو موجود ہیں وہ بلا استثنا اپنی ضخامت کم کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ ادھر ان حالات میں مشیر کے سالنامے کا وقت آن پہنچا ہے۔ پچھلے سال بھی اگرچہ گرانی زوروں پر تھی۔ مگر کاغذ نایاب نہیں تھا۔ اس لئے مشیر کے سالنامے کے لئے کاغذ کا انتظام قبل از وقت ہی کر لیا گیا تھا۔ مگر اب کی دفعہ حالات مختلف ہیں۔ ہم اپنی مرضی کے سائز کا کاغذ مناسب مقدار میں بازار سے حاصل ہی نہیں کر سکتے۔ اس لئے ہم ناظرین کرام کے سامنے اپنی مجبوریاں پیش کرنے کے بعد اس دفعہ سالنامے کے بارے میں معذرت خواہ ہیں۔

ہمیں معلوم ہے کہ ناظرین کو اس کا افسوس ہو گا۔ مشیر اپنی اشاعت کے روز اول سے قارئین کو ماہ نومبر میں ایک گرانقدر سالنامے کا عادی بنا چکا ہے۔ قارئین کرام کو یقین ہونا چاہیئے کہ کارکنان ادارہ بھی اس افسوس میں ان کے ساتھ برابر کے شریک ہیں۔ مگر مجبوری آخر مجبوری ہے۔

مشیر کے گرامی قدر سرپرست حضرت شفاء الملک حکیم محمد حسن صاحب قرشی کا ارشاد ہے کہ اگر کاغذ کی نایابی کی وجہ سے اب سالنامہ پیش نہیں کیا جا سکتا تو قارئین کا یہ حق محفوظ رکھ لیا جائے۔ چنانچہ قارئین سے وعدہ کیا جاتا ہے کہ جب بھی حالات سازگار ہوتے نومبر ۴۳ء کا سالنامہ پیش کر دیا جائے گا۔ اور اس کمی کی مکمل طور پر تلافی کر دی جائے گی۔

مشیر کی خدمات

ادارہ مشیر ناظرین کی بہتر سے بہتر خدمت کرنے کے لئے ہر وقت

بیتاب رہتا ہے۔ جنگ کی ہولناک گرانی کی وجہ سے اگرچہ مشیر کی ضخامت کو ہمیں کم کر دینا پڑا ہے تاہم اس کی دلچسپیوں کو زیادہ کم نہیں ہونے دیا گیا۔

"قارئین مشیر کو شکایت تھی کہ مشیر کے فاضل سرپرست کے افادات مطب بہت کم شائع ہوتے ہیں۔ مگر اب یہ شکایت قریبا رفع ہو چکی ہے۔ چنانچہ حکیم صاحب موصوف کے مطب کے افادات اب قریبا ہر ماہ رسالہ میں درج ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ علم الادویہ قدیم و جدید دواسازی۔ علمی مقالات۔ جدید اکتشافات۔ علم الامراض معالجات۔ طبیعات۔ جدید کیمسٹری۔ حکایات الاطبا۔ مجربات۔ مراسلات اور دیگر بہت سے متفرق عنوانات کے زیر بحث بہت سا گرانقدر مواد ہر ماہ نذر ناظرین ہوتا رہتا ہے

قارئین کا فرض

"قارئین بخوبی جانتے ہوں گے کہ ڈیڑھ روپیہ سالانہ کی قلیل تر رقم سے رسالہ کی لاگت ہرگز پوری نہیں ہو سکتی خصوصاً آج کل کے دنوں میں چندے سے حاصل کی ہوئی رقم معمولی دفتری اخراجات میں صرف ہو جاتی ہے۔ اور بڑی بڑی رقوم کا بار دفتر کے کتب خانہ پر رہتا ہے۔ ان حالات میں قارئین کا فرض ہے کہ وہ رسالے کی خریداری کو جاری رکھنے کے ساتھ ساتھ دفتر کے کتب خانہ کی زیادہ سے زیادہ سرپرستی فرمائیں تاکہ ادارے کا بوجھ ہلکا ہو جائے اور اس کے ساتھ ہی ماہ نومبر میں وی پی کا انتظار کرنے کی بجائے ابھی سے سالانہ چندہ ارسال فرمائیں۔

تجارب نمبر بدستور چھپے گا

ماہ اکتوبر کی ۱۵ تاریخ کو حسب معمول تجارب نمبر شائع ہوگا۔ اور اس کے بعد نومبر میں مشیر کی زندگی کے اگلے سال کا پہلا پرچہ شائع ہوگا۔ تجارب نمبر کی ضخامت وہی ہوگی جو دوسرے ماہ کے پرچوں کی ہوتی ہے۔ ہماری یہ کوشش ہے کہ اس مرتبہ تجارب نمبر کو زیادہ سے زیادہ دلکش بنا دیا جائے۔ اور ہمیں امید ہے کہ انشاء اللہ ہم اپنی اس کوشش میں کامیاب ہوں گے

تمباکو کے اضرار

تمباکو نوشی مسلمہ طور پر ایک بری عادت ہے۔ عام طور پر سگرٹ پینے سے تکان رفع ہوتی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ اور تمباکو نوش اپنے بدن میں چستی محسوس کرتا ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ نکوٹین یعنی تمباکو کا زہر مخدر ہے۔ اور تمام مخدرات مثلاً افیون۔ کوکین۔ ہیروئن وغیرہ اعصاب کو سست کرتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اعصاب اپنی تکان کا ضروری پیغام دماغ تک نہیں پہنچا سکتے اور نتیجۃً تمباکو نوش چست ہو جاتا ہے

دندان ساز کو آپ دانت نکالتے ہوئے نووکین کا انجکشن کر کے اعصاب کو بے حس کرنا دیکھ چکے ہوں گے۔ بعینہ یہی اثر نکوٹین کا ہوتا ہے۔ اس سے اعصاب سست ہو کر دماغ تک اپنی تکان کا پیغام نہیں پہنچا سکتے۔

"تکان کو رفع کرنے کے لئے غذا کی ضرورت ہے یا آرام کی اور یہ ظاہر ہے کہ تمباکو میں قطعی غذائیت نہیں ہے۔ غذا کے ضروری اجزاء مثلاً مواد لحمیہ۔ نشاستے۔ شکریات۔ چربیاں۔ یا حیاتین میں سے اس میں ایک بھی نہیں پایا جاتا۔ لہذا ہر تمباکو نوش کو یہ چیز یاد رکھنی چاہئیے کہ تکان پیدا ہونے پر سگرٹ کا دم لگا کر چست و چالاک ہو جانا انہیں بہت مہنگا پڑے گا

آہ حکیم سید ظفریاب علی

حاذق الہند حکیم سید ظفریاب علی صاحب ۲۳ اگست کو شام کے ۸½ بجے انتقال فرما گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

مرحوم فنی تبحر خوش اخلاقی اور وضعداری کے اعتبار سے اطبائے قدیم کی یادگار تھے۔ حکیم صاحب کی وفات اہل لاہور اور اہل پنجاب کیلئے ایک المناک حادثہ ہے جس کی تلافی مدتوں تک نہ ہو سکے گی۔ خداوند کریم مرحوم کو آغوش رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔

الامراض والعلاج

معدہ کی ترشی

(از جناب حکیم کریم بخش صاحب - گورنلی)

کیفیت مرض۔ یہ کمزوری معدہ اور بدہضمی کی ایک قسم ہے جس سے معدہ کے فعل ہضم میں فتور واقع ہو جاتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں معدہ کی ترشی بھی ایک مرض ہے جس سے قوت ہاضمہ میں اختلال ہوتا ہے۔ یہ دونوں کیفیتیں ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ ان کے اسباب و علامات بھی مختلف ہیں۔ اس لئے ان کا طریق علاج بھی جداگانہ ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ضعف معدہ اور بدہضمی کے نسخوں میں مختلف کیفیتوں کے نسخے موجود ہوتے ہیں۔ ان میں سے بعض کی کیفیت کھاری ہوتی ہے مثلاً نمک سلیمانی۔ پھلونہ۔ سوڈا بائیکارب۔ نوشادر وغیرہ۔ بعض کی کیفیت ترش ہے مثلاً پوست سماق۔ انار دانہ ترش۔ سرکہ آب لیموں وغیرہ۔ بعض میں کھاری اور ترشی ملی ہوئی مثلاً سوڈا بائیکارب اور ست لیموں۔ ان تین مختلف الکیفیت نسخوں کو دیکھ کر ایک ناواقف آدمی یہ فیصلہ نہیں کر سکتا کہ وہ اپنے مرض کے لئے کونسے نسخہ کا انتخاب کرے بلکہ بسا اوقات اس کو اس بات کا احساس بھی نہیں ہوتا۔ کہ ان نسخوں میں حسب کیفیت بہت کچھ اختلاف ہے اور یہ مختلف اقسام مرض کے لئے تجویز کئے گئے ہیں۔ اس لئے وہ بلا تمیز کسی ایک نسخہ کو بنا ڈالتا ہے جس کے اجزا سلسے آسانی سے مل جائیں یا جس کو اس کی زبان کا چٹخارا پسند کرتا ہو۔ ایسی حالت میں ظاہر ہے کہ اس اندھی تجویز کے نسخہ سے کسی فائدہ کی امید نہیں کی جا سکتی بلکہ بعض اوقات غلط انتخاب کرنے پر سراسر نقصان کا احتمال ہوتا ہے۔ اس جگہ ترشی معدہ کے متعلق لکھا جاتا ہے۔

اسباب مرض۔ غذا میں بے اعتدالی خصوصاً گوشت اور روغن کا زیادہ استعمال۔ رطوبت معدی کا حد سے زیادہ پیدا ہونا۔ معدہ اور امعاء کی قوت ماسکہ میں نقص۔ خون کی خرابی۔ وجع المفاصل۔ نقرس۔ گردوں کی کمزوری۔ آرام طلبی وغیرہ

علامات مرض۔ پیٹ میں درد ہوتا ہے۔ کلیجہ جلتا ہے کھٹی ڈکاریں آتی ہیں۔ ڈکار آکر منہ میں کھٹا پانی بھر جاتا ہے۔ اکثر قبض ہوتا ہے۔

انجام مرض۔ بھوک کم ہو جاتی ہے۔ غذا کے بعد معدہ میں گرانی اور درد محسوس ہوتا ہے۔ دل دھڑکتا ہے۔ نیند بخوبی نہیں آتی۔ ہاتھ پاؤں کے تلوے جلتے ہیں۔ درد سر کی شکایت ہوتی ہے

نتائج۔ اگر بروقت علاج سے غفلت کی جائے تو اس کے نتائج بہت خطرناک ہوتے ہیں۔ وجع المفاصل۔ درد عصبی۔ عرق النسا۔ نقرس۔ مالیخولیا۔ صرع۔ ورم معدہ و امعاء۔ قولنج۔ ورم جگر۔ [illegible] دل دھڑکن۔ دمہ۔ کھانسی۔ گردوں [illegible] پتھری۔ چھاجن [illegible] وغیرہ۔

دستور العلاج۔ اس مرض میں گوشت۔ شراب اور ہر قسم کی ترشیوں کو ترک کریں۔ مستقل ریاضت کرتے رہیں۔ صبح و شام ہوا خوری کریں۔ قبض نہ ہونے دیں۔ سوڈا واٹر اور شورچینی استعمال کریں۔

علاج شافی۔ اس مرض کا کوئی شافی علاج تجربہ میں نہیں آیا۔ طب یونانی میں جیسا کہ مذکور ہوا نمک سلیمانی اور پھلونہ تجویز کئے گئے ہیں۔ ویدک میں لوکنت رس زیادہ موزوں ہے۔ کشتہ جات میں کشتہ مرجان۔ کشتہ شاخ گوزن اور کشتہ صدف اچھے سمجھے جاتے ہیں۔ ڈاکٹری میں سوڈا بائیکارب لیمنیڈ سب نائٹرس ہر کیبا کو مفید خیال کیا گیا ہے۔ پیٹنٹ ادویہ میں پائپرزین سیڈ منال بنٹیا سانٹرا وغیرہ کا استعمال بتایا گیا ہے۔ اس جگہ کو مندرجہ بالا نسخے لکھے جاتے ہیں۔

نمک سلیمانی۔ نمک طعام۔ نمک سیاہ۔ نوشادر ہر ایک تین تولہ

کوٹ کر مٹی کے برتن کے اندر گل حکمت کر کے رات بھر تنور میں رکھیں صبح نکال کر ہمراہ ادویہ ذیل باریک پیس تخم کر لیں ۱۰ تولہ فلفل سیاہ ۱ تولہ فلفل سفید۔ زیرہ سیاہ ہر ایک۔ الخ۔ اذخر مکی۔ افتیمون ولایتی ہر ایک ۹ ماشہ۔ ہینگ ۳ ماشہ۔ سنبل الطیب ۵ ماشہ۔ دارچینی۔ مغز تخم قرطم۔ زنجبیل۔ افیون۔ اصل السوس۔ مکدر ۱ ماشہ خوراک ۳ ماشہ سے ۶ ماشہ تک۔

سفوف نمک نسخہ۔ نمک لاہوری۔ نمک سیاہ۔ نمک سانبھر۔ نمک چوڑی۔ جوکھار۔ شورہ قلمی۔ نوشادر۔ فلفل سیاہ۔ مصطگی رومی۔ سہاگہ۔ زنجبیل۔ دارچینی۔ پودینہ خشک۔ الائچی خورد ہر ایک ۴ ماشہ پیس لیں۔

لوکنات رس نسخہ۔ سیماب مصفیٰ۔ گندھک مصفیٰ ہموزن کھرل کریں تاکہ کجلی ہو جائے۔ اس کو کوڑیوں میں پر کریں پھر سہاگہ جو وزن میں سیماب سے نصف ہو شیر گاؤ سے خمیر کر کے کوڑیوں کے منہ بند کریں۔ اگر کچھ بچ رہے تو کوڑیوں پر لیپ بھی کر دیں پھر ایک سکورہ گلی پختہ میں جس کے اندر کی طرف خرمہرہ سوختہ اور پانی سے خمیر شدہ کا لیپ کیا گیا ہو۔ کوڑیاں پر کر کے گل حکمت کریں اور گجپٹ کی آگ دیں۔ جب سرد ہو کوڑیوں کو مع دوا پیس کر رکھ دیں خوراک چھ رتی ہمراہ فلفل گرد باریک شدہ کھائیں

کشتہ مرجان نسخہ۔ شاخ مرجان پانچ تولہ سفوف مصری ایک پاؤ کے درمیان آوند گلی میں بند کر کے دس سیر اپلوں کی آگ دیں۔ خوراک دو چار رتی۔

کشتہ شاخ گوزن نسخہ۔ برادہ شاخ گوزن کو شیر مدار سے سحق کر کے قرص بنائیں اور دو اپلوں میں آگ دیں۔ دو تین بار کے عمل سے کشتہ سفید ہو گا۔ خوراک ۲ رتی

کشتہ صدف نسخہ۔ صدف کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے کونڈہ میں ڈالیں اور آب ترش سے بھگوا کریں جب پانی خشک ہو جائے ۵ سیر اپلوں میں آگ دیں۔ اسی طرح شیر مدار میں دوسری آگ دیں خوراک ۲ رتی۔

نسخہ ڈاکٹری۔ سوڈا بائیکارب۔ پلور ہائی ڈرسٹس نائٹرائٹ ہر ایک دس گرین ملا کر ایک خوراک ہمراہ انفیوژن چرائتہ ایک اونس دن میں دو تین بار دیں

ایضاً نسخہ۔ سوڈا بائیکارب ۱۰ گرین۔ اسپرٹ امونیا ایرومیٹک ۲۰ منم۔ لائیکوار سٹرکنیا ۵ منم۔ ٹنکچر جنشن کمپونڈ ۳۰ منم۔ انفیوژن چرائتہ ۱ اونس ایسی خوراک دن میں دو تین مرتبہ

ایضاً نسخہ۔ سوڈا سلفیٹ ۴ اونس۔ سوڈا کلورائیڈ ۴ ۱/۲ اونس۔ مگنیشیا سلفیٹ ۲ اونس۔ پوٹاسی آیوڈائیڈ ۵ ۴ گرین۔ پوٹاسیم سلفیٹ ۲ ڈرام۔ پوٹاسی ام کلورائیڈ ۱ ڈرام اچھی طرح ملائیں۔ اور ۲ ماشہ سے ۴ ماشہ تک ایک گلاس گرم پانی میں ملا کر علی الصبح نوش کریں۔

تجربات

۱۔ ایک مریض جو ترشی معدہ میں مبتلا تھا مطب میں آیا اس کے واسطے نسخہ ذیل تجویز کیا گیا جو مفید ثابت ہوا

نسخہ۔ مصطگی رومی خالص ایک تولہ۔ نوشادر ڈیڑھ ماشہ دونوں ادویہ کو باریک پیس لیں۔ اور ایک ماشہ روزانہ کھاتے رہیں

۲۔ نسخہ۔ پاپیتہ پتھر پر پانی سے بقدر ایک رتی گھس کر صبح شام پیتے رہیں۔ یہ گویا کچلہ کا قائم مقام ہے

۳۔ ایک اور دوا خاص تجربہ میں آئی جو دونوں مذکورہ الصدر دواؤں سے زیادہ سہل الحصول اور زیادہ مفید ہے۔ اس کا ابتدائی علم اس طرح ہوا۔

ایک خاندان کے تمام لوگ وجع مفاصل میں مبتلا رہتے تھے اور یہ ان کا موروثی مرض تھا جس کی وجہ سے وہ ہمیشہ تکلیفات کی آماجگاہ بنے ہوئے تھے۔ اور مختلف تدابیر عمل میں لاتے رہتے تھے۔ ایک دفعہ ایک سنیاسی وارد ہوا ان لوگوں نے بطمع شفا اس کی بہت خدمت کی اور درد دل کہہ سنایا۔ سنیاسی نے مہربان ہو کر یہ نسخہ عطا فرمایا جس سے سب شفایاب ہو گئے۔ اور جس نے کچھ عرصہ استعمال کیا وہ مرض کے آئندہ حملہ سے محفوظ رہا

نسخہ یہ ہے۔ بیری یا جھنڈ کی لکڑیاں ایک ہاتھ دلصف گز ہم ہج

میں دو دو تولہ عرق نعنا پچھائیں۔ پھر دو ندرہ تھوہر کے ٹکڑے پون ہاتھ کے بناکر نصفا النصف چیر لیں اور لکڑیوں کے فرش پر اس کے نصف حصے پشت کے بل بچھائیں ان کے اوپر ابرک سفید یا پچنولہ ورق ورق کرکے پھیلا دیں۔ اوپر تھوہر کے باقی نصف ٹکڑے پیٹھ کے بل رکھ دیں۔ اس کے اوپر پستو لکڑی کی دو تہیں جمائیں اور آگ لگا دیں۔ جب سرد ہو ابرک کو نکالیں۔ شورہ قلمی ۲ تولہ کو قدرے پانی میں حل کرکے ابرک کے ورق اس میں ترکریں تاکہ پانی کو جذب کرلیں۔ اسے برتن گلی میں بند کرکے دس سیر اوپلوں کی آگ دیں۔ ابرک شگفتہ ہوگا۔ پیس کر رکھ دیں۔ خوراک ایک چٹکی بتاشہ میں رکھ کر اوپر پنجیری ذیل کھائیں۔

پنجیری کا نسخہ۔ روغن تارامیرا ڈیڑھ پاؤ لے کر آگ پر رکھیں جب اس کی تیزی جاتی رہے تو اس میں آدھ سیر آرد گندم بھون لیں۔ پھر اس میں شکر سرخ ۱۲ تولہ ملاکر پنجیری بنائیں۔ پنجیری جس قدر زیادہ کھائی جائے گی۔ اسی قدر فائدہ جلد ہوگا

ایک شخص مدت سے وجع المفاصل میں گرفتار تھا اور کئی دوائیں آزما چکا تھا۔ مگر فائدہ نہ ہوا کسی آدمی نے اسے تخم تارامیرا کھانے کا مشورہ دیا۔ چنانچہ اس کے استعمال سے وہ شفایاب ہوگیا۔ جس سے ثابت ہوا کہ تارامیرا اور اس کا تیل دونوں وجع المفاصل کے لئے بہت مفید ہیں۔ وجع مفاصل کا غالب سبب جیسا کہ ہم پہلے کہہ چکے ہیں ترشی معدہ ہوتا ہے۔ اس لئے تارامیرا کا تخم یا اس کا تیل دافع ترشی معدہ ہے۔ معدہ کو طاقت دیتا ہے قبض کشا ہے۔ اور بدن کو طاقتور بناتا ہے

محافظ صحت

ایک امیر آدمی نے اپنے ایک دوست حکیم صاحب سے فرمائش کی کہ وہ اس کے واسطے کوئی دوا محافظ صحت تجویز کرے جو باوجود سہل الحصول ہونے کے یقینی طور پر فائدہ مند ہو۔ حکیم صاحب نے اپنے علم اور تجربہ کی بنا پر یہ نسخہ تجویز کیا جو تجربہ میں صحیح ثابت ہوا

نسخہ۔ روغن تارامیرا بقدر ڈیڑھ ماشہ ہر روز علی الصبح دہی میں ملاکر کھالیا کریں۔ دہی اس کی تیزی کی اصلاح کرتی ہے اور اگر چاہیں تو تھوڑی سی شکر سرخ بھی اضافہ کرلیں۔

تارامیرا کیا ہے؟

کئی لوگ زبان اور مقام کے اختلاف کی وجہ سے اس کو نہ جانتے ہوں گے۔ یہ سرسوں کی قسم سے ہے۔ اس کے پتے بہت کڑوے ہوتے ہیں۔ بیج بھی کھانے میں کڑوے معلوم ہوتے ہیں۔ ان کا تیل کڑوا تیل کہلاتا ہے جو سر پر لگانے سے بہت سوزش کرتا ہے۔ اگر آنکھوں کو لگ جائے تو آنسو جاری ہو جاتے ہیں۔ طب میں ان صفات کے مطابق جرجیر کا لفظ ملتا ہے۔ مگر کتابوں میں لکھی ہوئی اس کی ماہیت اس کے ساتھ پوری مطابق نہیں ہوتی۔ اس علاقہ کے حاذق اطبا اسے جرجیر ہی مانتے ہیں چنانچہ جرجیر کے بیان میں اس کی ایک قسم کا ذکر ہے۔ کہ اس کے پتے مولی کے پتوں سے ذرا چھوٹے ہوتے ہیں۔ اس کا پھول زرد ہوتا ہے۔ ذائقہ بہت تند ہوتا ہے اسے غرول بری کہتے ہیں۔ تارامیرا کے پتے مولی کے پتوں کی شکل کے لیکن ان سے کسی قدر چھوٹے اور نرم ہوتے ہیں۔ اس کے پھول بھی شلغم۔ سرسوں۔ رائی وغیرہ کے پھولوں سے نہ تو مشابہ اور نہ ان کی طرح گہرے زرد ہوتے ہیں۔ یہ زیادہ تر مولیوں کے پھولوں سے مشابہت رکھتے ہیں۔ فرق یہ ہے مولی کا پھول سفید ہوتا ہے۔ اور ان کی رنگت ہلکی زردی مائل ہوتی ہے۔ اور اس کی پنکھڑیاں بکھری ہوئی ہوتی ہیں۔ بیجوں کی رنگت سبزی مائل ہوتی ہے۔ جرجیر کے خواص میں یہ بھی لکھا ہے کہ اگر اس کا پانی ترش انار کو پلایا جائے تو وہ میٹھا ہوجاتا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ جرجیر یا ہمارا تارامیرا بالخاصہ دافع ترشی ہے۔ اس کی حدت اور تلخی و تیزی کو دیکھ کر یہ حکم لگایا جاسکتا ہے کہ اس کی تاثیر گرم ہے لیکن جو لوگ اسے استعمال کرتے ہیں۔ وہ اسے سرد مانتے ہیں۔ تاہم اس کے دیگر خواص کو مدنظر رکھتے ہوئے اسے سرد نہیں کہا جاسکتا۔ کتابوں میں بھی جرجیر کا مزاج گرم تر درجہ ۲ ہے۔ یہ قوت باہ پیدا کرتا ہے۔ مغلظ منی اور دافع جریان ہے۔ جریان کے واسطے اس کے ساتھ برابر وزن

تخم بالنگو کوٹ کر استعمال کیا جاتا ہے۔ اور اچھا فائدہ دیتا ہے۔

پنجاب کے بعض علاقوں کے لوگ اس کا تیل بجائے گھی کے استعمال کرتے ہیں۔ اس کی تیزی اور تلخی کے باتو وہ عادی بن جاتے ہیں یا اسے آگ پر چڑھا کر کڑکڑا لیتے ہیں جس سے اس کی تیزی کم ہو جاتی ہے۔ غریب لوگ اس میں مچھلیاں تلتے ہیں۔ گلگلے بناتے ہیں اور اسے بہت سے کاموں میں لاتے ہیں۔ اکثر چیزوں سے اچار مثلاً سرکہ میں بنائے جاتے ہیں لیکن دیہاتی لوگ ہر قسم کے اچار اسی تیل میں تیار کرتے ہیں۔ اچار تیار ہونے کے بعد تیل میں کوئی تیزی باقی نہیں رہتی اور وہ گھی کی طرح کھایا جاتا ہے بعض لوگ اسے مٹی کے برتن میں بند کر کے کچھ عرصہ زمین میں گاڑ دیتے ہیں۔ اس سے اس کی تیزی دور ہو جاتی ہے۔ جو لوگ اسے گھی کے بجائے استعمال کرتے ہیں ان کا خیال ہے کہ وہ ہمیشہ تندرست اور چاق چوبند رہتے ہیں۔ یہ بکثرت کاشت کیا جاتا ہے۔ اس سے تیل نکالتے ہیں اس کی کھلی مویشی کے لئے سب کھلیوں سے زیادہ بہتر اور زیادہ طاقتور سمجھی جاتی ہے۔ سرکاری کاغذات میں اسے تارامیرا لکھا جاتا ہے عام لوگ اسے اسُوں کہتے ہیں۔ اس کا تیل سب تیلوں سے سستا ہوتا ہے۔ عوام بکثرت سر پر لگاتے ہیں۔ اور بدن کو مالش کرتے ہیں۔ اس کی مالش کرنے سے بدن کی کھجلی دور ہو جاتی ہے۔ اکثر دافع خارش ادویہ کا سفوف اسی تیل میں حل کر کے بطور مالش استعمال کیا جاتا ہے

تارامیرا کے متعلق نیا تجربہ

آم کا ایک درخت موسم میں سب سے پہلے پھلتا تھا۔ اس کے پھل کا ذائقہ ترش تھا۔ ایک ماہر فن نے بتایا کہ درخت کی جڑ میں تارامیرا کی کھلی پانی میں ملا کر ڈالی جائے۔ درخت پر یہ عمل کیا گیا جس کا اثر یہ ہوا کہ وہ موسم کے آخیر میں پھل لانے لگا۔ اور پھل کی ترشی دور ہو کر وہ میٹھا ہو گیا۔ اس سے دو نتیجے نکلتے ہیں۔ ایک یہ کہ تارامیرا ترشی کو زائل کرتا ہے۔ دوم یہ کہ یہ سرد اثر رکھتا ہے جس کی وجہ سے درخت کے پھل لانے کا وقت بجائے ساون کے بھادوں میں تبدیل ہو گیا

کسانوں کا دستور العمل

جب کوئی بیل کمزور ہو جاتا ہے۔ کھیتی کا کام نہیں کر سکتا۔ گرمی کے باعث ہانپتا ہے۔ اور گرمیوں میں بیکار ہو جاتا ہے تو کسان لوگ اس کے واسطے یہ دوا تیار کرتے ہیں تارامیرا کے بیج بقدر ۴ سیر لے کر اس کا دلیہ بناتے ہیں۔ اور پانی کے ہمراہ مٹی کے بڑے برتن میں ڈال کر دھوپ میں رکھ دیتے ہیں۔ یا کوڑے میں دبا دیتے ہیں۔ اس میں روزانہ لکڑی پھیرتے رہتے ہیں، ایک دو ہفتہ کے بعد جب اس میں خوب جوش آجاتا ہے۔ تو اس میں سے ایک لوٹا بھر کر بیل کو پلاتے ہیں۔ اور برتن میں پانی کا ایک اور لوٹا ڈال دیتے ہیں۔ اسی طرح پندرہ بیس روز بیل کو یہ دوا دیتے ہیں۔ اس سے بیل کی تمام کمزوری دور ہو جاتی ہے وہ خوب کھاتا اور ہضم کرتا ہے۔ موسم کی گرمی سے نہیں گھبراتا اور خوب چاق و چوبند ہو کر اپنے کام پر مستعد ہو جاتا ہے۔ ان نظائر سے تارامیرا کے مقوی ہونے کے علاوہ اس کے سرد ہونے پر استدلال کیا جاتا ہے۔

مقوی باہ دوا

طب یونانی کا یہ نسخہ قوت باہ کے لئے مشہور اور مجرب ہے (ص) تخم جرجیر تین تولہ۔ کباب چینی چھ ماشہ۔ زردی بیضہ تین عدد ملا کر پکائیں تاکہ منعقد ہو یہ سات خوراکیں ہیں۔ سات دن استعمال کریں۔

بواسیر کا نسخہ۔ تخم تارامیرا ایک کفدست صبح و شام تازہ پانی کے ساتھ کھائیں۔

فوائد۔ بواسیر کو فائدہ ہوتا ہے۔ قبض کشا ہے۔ خون کو صاف کرتا ہے ؎

مجربات

(از جناب حکیم اکبر حسین صاحب ——— الہ آبادی)

موتیا بند۔ ایک پیسہ شہد کی شکل کا لے کر آگ میں سرخ کریں اور پانی میں بجھاویں۔ اسی طرح مسلسل بجھاویں چاہیے جو نیل پانی میں جمع ہو اس کو باریک کر کے آنکھ میں مسلسل لگاتے رہیں پانی کا اترنا بند ہو جائے گا

اکسیر گوش۔ دھتورے کے پھل کا عرق ایک پاؤ۔ اگر پھل سے عرق اس قدر دستیاب نہ ہو تو برگ دھتورہ کا عرق حاصل کریں۔ روغن کنجد خالص آدھ پاؤ دونوں ملا کر پانی کو جلائیں۔ روغن کو صاف کر کے شیشی میں رکھیں وقت ضرورت نیم گرم دو تین قطرہ کان میں ڈالیں۔ بہرہ پن شائیں گوش۔ درد گوش۔ زخم گوش وغیرہ کے لئے نہایت مفید ہے۔

دانت کا درد۔ عقرقرحا ۲ ماشہ۔ مرچ سیاہ ۳ ماشہ نوشادر ۳ ماشہ۔ افیون دو ماشہ۔ سونٹھ سات ماشہ۔ سب کو باریک کریں۔ حسب ضرورت دانتوں پر ملیں ایک یا دو بار کے ملنے سے درد جاتا رہے گا۔ ملنے کے بعد ایک گھنٹہ تک نہ کلی کریں نہ کوئی چیز کھائیں پئیں

برائے خناق۔ بے حد خطرناک مرض ہے لیکن اس کے لئے یہ دوا بے حد مفید اور مجرب المجرب ہے۔ کالی زیری ۳ ماشہ پانی میں پیس کر ذرا ذرا سی چاٹیں۔ عطیہ مولانا حکیم برکات احمد صاحب ٹونکی۔

اکسیر دق وسل و بخار کہنہ۔ نمک درخت نیم نیم پچانگ نیم صد سالہ ۶ ماشہ۔ نمک درخت پلاس معہ پچانگ ۶ ماشہ۔ نمک درخت [illegible] معہ پچانگ ۶ ماشہ۔ کافور بھیمسینی نو ماشہ۔ لونگ دو تولہ دار چینی ۶ ماشہ۔ شیر گاؤ۔ روغن زرد نو ماشہ۔ کشتہ ابرک سیاہ کم سے کم ایک صد آتشہ ۶ ماشہ کشتہ طلا ۳ ماشہ مروارید ناسفتہ ۳ ماشہ سب کو خوب باریک کر کے کھیں خوراک دو رتی مسکہ گاؤ میں ملا کر دیں حسب قوت مریض ایک وقت یا دو وقت اس کا استعمال کم از کم چالیس یوم اور زیادہ سے زیادہ تین ماہ کرانا چاہیے۔ غذا میں بکری کا دودھ سیب انار انگور وغیرہ وغیرہ زیادہ ہونا چاہیے۔

(از جناب حکیم بنواری لال صاحب باندہ)

تریاق ہیضہ۔ اجزاء۔ تخم مرچ سرخ۔ افیون صفی ہیرا ہینگ۔ کافور ہر ایک چھ ماشہ۔

ترکیب تیاری۔ سب سے پہلے تخم مرچ سرخ کھرل میں سرمہ کی طرح نہایت باریک پیس لیں۔ پھر افیون ڈال کر رگڑیں اس کے بعد باقی دونوں چیزیں ملا کر اچھی طرح کھرل کریں اور پانی کی مدد سے حبوب بقدر نخود دیسی بنا کر رکھ لیں۔ احتیاط رہے کہ وزن حب میں اضافہ ہرگز نہ ہو

ترکیب استعمال۔ مریض کو دو گولی ہمراہ آب تازہ دے کر تازہ سرد پانی سے نہلا دیں بس دوا دیتے ہی نیند آنی شروع ہو جائے گی اور مریض رو بصحت ہوگا۔ اگر بالفرض محال مکمل آرام نہ ہو تو ایک گولی مزید ایک گھنٹہ بعد مریض کو دیں۔ اس بار نہلانے کی ضرورت نہیں۔ ہیضہ کا یہ قطعی اور آخری علاج ہے۔

اکسیر برائے استحاضہ۔ اجزاء۔ انجبار۔ دم الاخوین گل ملتانی۔ برنج ساٹھی۔ گل ارمنی۔ سنگ جراحت۔ ناگ کیسر۔ کہربا طباشیر۔ صندل سفید۔ گل انار۔ گل کیکر ہر ایک چھ ماشہ جملہ ادویہ باریک کر کے سفوف بنائیں اور چھ چھ ماشہ کی پڑیہ باندھیں ایک

پڑیہ ہمراہ شیر بادہ گاؤ یا بکری ایام ماہواری کے آغاز سے ۱۲ دن تک تک استعمال کرائیں۔ اسقاط حمل و استحاضہ کے لئے نہایت مجرب ہے۔ یہ عمل اسی طرح تین ماہ تک کرنا لازمی ہے

چورن قبض کشا۔ ترکیب اجزا۔ سونف نیم بریاں ۵ تولہ۔ انار دانہ ۵ تولہ۔ برگ سنا ۵ تولہ سب کو باریک میں کر ۵ تولہ کھانڈ ملا کر دوبارہ پیس اور چھلنی سے باریک چھان کر شیشی میں رکھیں۔

فوائد برائے قبض۔ مذکورہ چورن ۶ ماشہ سے ایک تولہ تک ہمراہ شیر گرم بوقت خواب۔ خرابی جگر و طحال کے لئے ۶ ماشہ صبح۔ ۶ ماشہ شام ہمراہ شیر گرم یا آب نیم گرم ہفتہ ڈیڑھ ہفتہ استعمال کریں۔ بواسیری قبض کے لئے ایک تولہ سوتے وقت ہمراہ دودھ گرم دیں۔ کثیر الفوائد شے ہے۔

ہاتھ آئی لوشن۔ جملہ امراض چشم کے لئے سریع الاثر دوا ہے۔ بنائیں اور خلق خدا کی نیک دعائیں لیں

قلمی شورہ ۲ ماشہ۔ نوشادر پھٹکری ۳ ماشہ۔ عرق گلاب ایک تولہ۔ ایکری فلیون (acriflavin) ایک ماشہ۔ جملہ ادویہ کو اچھی طرح ملا لیں۔ بس نفیس ترین آئی لوشن تیار ہے

مونیہ ناشک۔ حسب ضرورت لے کر روغن کہنہ میں تل کر خوب سرخ کریں۔ بعدہٗ باریک سفوف کر کے شیشی میں محفوظ رکھیں۔ بوقت ضرورت مریض کو ۲ رتی منقیٰ میں رکھ کر دیں اور اوپر سے گرم گرم دودھ جس میں زردی بیضہ مرغ ایک عدد و چینی ملی ہو پلائیں۔ اور کھانے کو کچھ نہ دیں۔ اگر مریض کو بھوک زیادہ ستائے تو شوربہ مرغ یا دلیا گندم دے سکتے ہیں۔ اگر ایک خوراک سے مل آرام نہ ہو تو پھر دوسری خوراک حسب سابق دیں اور مقام درد پر وہ تیل جس میں پچھلے تلے گئے تھے تھوڑا سا لے کر موم ملانے کے بعد گرم کر کے مالش کریں اور برگ مدار مذکورہ تیل سے چپڑ کر باندھیں دو تین بار عمل کرنے سے مونیہ شرطیہ دفع ہوگا

پرہیز۔ لسی۔ شربت۔ شروائی۔ سرد اشیاء وغیرہ سے لازمی ہے۔ اگر مونیہ شدید ہو تو تجویز کردہ دودھ میں ۶ ماشہ برانڈی کی آمیزش لازمی ہے۔ ایک دن میں شرطیہ آرام ہوگا۔ آپ طب یونانی کی داد دیئے بغیر نہ رہ سکیں گے۔ تجربہ شرط

احتیاط۔ برانڈی جب ملانی مطلوب ہو تو پھر دودھ ٹھنڈا کر کے ملانی چاہیئے۔ ورنہ دودھ پھوٹ جائے گا۔ مریض کو پینے کے لئے صرف منقہ کا جوشیدہ پانی دیں ؛

قابل صد ستائش

(از جناب حکیم ہزاری لال ہانڈہ ملہووالہ۔ ضلع فیروزپور)

میں ایک طویل عرصہ سے مسیح الاطبا کا خریدار ہوں اور اس عزیز مجلہ کے لئے عقیدت دن بدن میرے قلب میں ترقی پذیر ہوتی رہی ہے جس محنت اور سعی و دماغ سے یہ رسالہ ایڈٹ کیا جاتا ہے واقعی قابل صد ستائش ہے۔ یہ سب کچھ ملک کے رہنما طبی دنیا کے حقیقی قائد اعظم شفاء الملک بہادر حکیم محمد حسن صاحب قرشی کی پیہم کوششوں اور پروانہ وار سعی و جہد کا نتیجہ ہے۔ خدا ایسے شریف الطبع اور مخیر رہنما کو رہتی دنیا تک سلامت رکھے اور ہر ابتلا و مصیبت سے محفوظ و مصئون رکھے اور آں بدولت کے کاشانے کو اپنی خاص رحمتوں کا مرجع قرار دے۔ آمین ثم آمین ؛

الامراض

قوّت باہ

(از جناب حکیم نواز شمس علی شاہ صاحب راز حکیم حاذق)

قوت باہ کا مسئلہ آج کل اس قدر اہمیت حاصل کر گیا ہے کہ اٹھارہ انیس سال سے لے کر پچاس ساٹھ بلکہ ستر سال تک کے بوڑھے اس کے متلاشی نظر آتے ہیں۔ دنیا بھر کے جعلی حکیموں اور نام نہاد ڈاکٹروں نے اپنے مطبوں ڈسپنسریوں اور سڑک کے کنارے۔ کھڑے ہوکر ہزار ہا تندرست انسانوں کو پانچ منٹ کے اندر اندر قوت باہ کا مریض بنا کر جب تک ان کی جیبوں کو خالی نہ کر لیا اپنے حلقہ اثر سے باہر نہ جانے دیا۔ مگر بُرا ہو اس مرض کا کہ پھر بھی یہ کم نہ ہوا بلکہ ہر دوا کھانے کے بعد پیدا اور بڑھ گیا

کبھی آپ نے یہ بھی سوچا ہے کہ اس مرض کے پیدا ہونے کی وجہ کیا ہے۔ آج کے مضمون میں میں ناظرین کے سامنے اس مرض کے متعلق کچھ معلومات بہم پہنچاتا ہوں۔ غور سے پڑھیں خود بھی عمل کریں اور دوسروں کو بھی اس کی تلقین کریں تاکہ ہزار ہا عقل کے اندھے اپنے داموں کا بے جا تصرف نہ کریں

بچپن میں عیاشی، غیر فطری افعال، صحبت بد، بُرا مذاق، بد اور فاسد خیالات، جنس لطیف کے متعلق زیادہ بحث مباحثہ اس کے متعلق ہر وقت سوچتے رہنا۔ عشق و محبت۔ سینما کا زیادہ شوقین ہونا۔ تخلیئے میں خوبصورت مستورات کا تصور۔ راہ چلتے ہوئے بھڑکیلے لباس کی مستورات کا ملنا۔ زیادہ عمر تک کنوارے رہنا۔ زیادہ کھٹائی کا استعمال اس نامراد مرض کے اسباب کہلا سکتے ہیں۔

اگر ہم مذکورہ بالا اسباب کو کسی صورت روک دیں تو کسی حد تک اس کا علاج ہو سکتا ہے۔

اکثر اصحاب اپنے آپ کو ضعف باہ کا مریض سمجھتے ہیں۔ مگر پورے حالات معلوم کرنے اور معائنہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ان میں سے بہت سے اصحاب محض خیالی مریض ہیں جن کو تجربۃً اگر سادہ پانی بوتل میں بھر کر ہمراہ محض کھانڈ کی پڑیوں کے استعمال کرایا جائے تو ان کو چند دن کے اندر اندر فائدہ ہو جاتا ہے۔ اب یہ ایک محض اعتقادی چیز نہ کہی جائے تو اور کیا کہا جا سکتا ہے۔

اگر کوئی صاحب مندرجہ بالا اسباب سے کوئی سبب اپنے اندر پائیں تو اسے دور کرنے کی کوشش کریں۔ اس صورت سے ان کا روپیہ اور وقت کی بچت ہوگی رہے اس قسم کے اسباب کہ جن کو وہ خود نہیں دور کر سکتے۔ وہ چند ہیں

۱۔ غیر فطری افعال کا نتیجہ

۲۔ راہ چلتے ہوئے بھڑکیلے لباس والی مستورات کا ملنا

۳۔ مرضی حالت۔

۴۔ کنوارے رہنا۔

ان میں نمبر اول و سوئم کے لئے طبیب حضرات کی خدمات حاصل کیجئے۔ چہارم کے لئے شادی کریں۔ اور دوئم کے لئے بہتر ہے کہ اول تو صلح و آشتی سے اس طبقے کو اس بات کے لئے آمادہ کریں کہ وہ بغیر شدید ضرورت سڑکوں پر محض سرگشتی کے لئے بھڑکیلے اور سجیلے لباس زیب تن کر کے دوستوں یا خاوندوں کے ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر نہ چلا کریں۔ ایسے خاوندوں سے التماس کی جائے کہ وہ اپنی مستورات کا سرخی۔ پاؤڈر عطر کریم بدستور بحال رکھیں، مگر خدارا اسے اپنے گھر کی چار دیواری کے اندر تک ہی محدود رکھیں۔ باہر نکل کر شوخانہ پن میں بازو میں

بازو ڈال کر ٹہلنا ان کی کوئی عزت نہیں بڑھاتا۔ اور ان کو یہ کوئی حق حاصل نہیں کہ وہ اس صورت سے اس نامراد مرض کو نوجوانوں میں پھیلاتے پھریں۔
اگر یہ صورت بھی کامیاب نہ ہو تو پھر ایک باقاعدہ انجمن بنائیں جو باقاعدہ گورنمنٹ سے اپنا مطالبہ منظور کرائے۔ پھر اس سے امید ہے کہ نوجوانوں کی صحت بہت ترقی کر جائے گی۔ اور ضعف باہ کا منحوس مرض کم ہو جائے گا

علاج بالمفردات

عقر۔ بانجھ پن

(از جناب حکیم محمد طفیل صاحب گورداسپوری)

نسخہ۔ کاپھل کوٹ چھان کر ہم وزن شکر ملا کر حیض کے بعد عورت تین روز تک ۵ ماشہ کھائے۔ غذا دودھ۔ چاول بعد اس کے مقاربت کرے

نسخہ۔ اسگند کوٹ چھان کر شروع حیض سے پیشتر ۳ ماشہ کھلائیں۔ غذا دودھ چاول دیں

نسخہ۔ ہاتھی کا پیشاب فعل جماع یا وقت جماع عورت کو پلائیں

نسخہ۔ برادہ دندان فیل باریک کر کے ۳ ماشہ کھلائیں۔

نسخہ۔ اجوائن دیسی ۲ ماشہ ہر روز ہمراہ آب چند روز تک کھلائیں

نسخہ۔ ریش برگد کوٹ چھان کر شکر خام مساوی ملا کر رکھیں جس روز حیض شروع ہو اسی روز دس روز تک کھلائیں خوراک ۱ تولہ مرد عورت ہمراہ شیر گاؤ دونوں کھایا کریں۔ گیارھویں روز کی بعد مجامعت کریں

نسخہ۔ نوشادر مرکی مساوی باریک کر کے گولیاں سیاہ مرچ کے برابر بنالیں۔ ۱ گولی ایام حیض میں کھائیں۔ پاک ہونے کے بعد مجامعت کریں۔

نسخہ۔ برنجاسف ۲ ماشہ مویز منقی ایک دانہ پانی میں بھگو رات کو شبنم میں رکھیں۔ صبح کو صاف کر کے پی لیں۔

نسخہ۔ فادزہر حیوانی ۱ ماشہ دہی ۵ تولہ میں ملا کر کھلائیں۔

نسخہ۔ خرگوش کی سرگین کا حمول کریں۔

نسخہ۔ شیر کی ساق کی چربی تین دن تک پے در پے حمول کرنا نافع ہے

نسخہ۔ اندرجو اور زعفران کو پیس کر شہد میں ملا کر کریں۔

نسخہ۔ سٹرکہ بجوہ عورت کے دودھ میں پیس کر حمول کریں۔

نسخہ۔ تھوڑی سی سرسوں کو پیس کر تین روز بعد حیض کے شیاف کریں۔

نسخہ۔ پنیر مایہ خرگوش طہارت کے بعد بطور فرزجہ استعمال کریں۔

یادداشت

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور ہی دیا کریں۔

مینجر

مراسلات

پنجاب پراونشل طبی کانفرنس کی سالانہ رپورٹ

(مرتبہ: بندہ الحکما حکیم محمد افضل صاحب سکرٹری کانفرنس)

ماہ اگست سے آگے

پہلا اجلاس

۱۲-۱۳-۱۴ نومبر سنہ ۱۹۲۶ء کو لاہور کے برکت علی محمڈن ہال میں بصدارت عالیجناب شیخ صادق حسن صاحب بیرسٹرایٹ لا ایم ایل اے رئیس اعظم امرتسر منعقد ہوا۔ اس میں پنجاب کے مشہور ومعروف اور چوٹی کے اطبا کے علاوہ آل انڈیا آیورویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس کے جنرل سکرٹری عالیجناب دیوان مان سنگھ صاحب مسیح الملک حکیم محمد اجمل خانصاحب مرحوم کی طرف سے خاص پیغام ہمدردی لائے اور مشہور قومی رہنماؤں رؤسائے کرام اور ڈاکٹروں نے بھی شرکت فرمائی۔ اس میں جو تجاویز منظور ہوئیں وہ اوپر بیان کی جا چکی ہیں۔ اس جلسے میں کانفرنس کا ابتدائی نظام مرتب کیا گیا اور بندہ کو جنرل سکرٹری کی اہم ترین ذمہ داری سپرد کی گئی

دوسرا اجلاس

۱۶-۱۷-۱۸ دسمبر سنہ ۱۹۲۶ء کو جالندھر شہر کے وسیع کرشنا تھیٹر ہال میں بصدارت عالی جناب خان بہادر سر شیخ عبدالقادر بالقابہ سابق وزیر تعلیم و ریونیو ممبر حکومت پنجاب و حال چیف جسٹس ریاست بہاولپور منعقد ہوا۔ اس میں پنجاب کے مشہور و معروف اطبا کے علاوہ عالی جناب حکیم حاجی رضا خاں صاحب سکرٹری منبع الطب کالج و رئیس اعظم لکھنؤ اور عالیجناب دیوان مان سنگھ صاحب وید جنرل سکرٹری آل انڈیا آیورویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس دہلی۔ عالیجناب شیخ رحیم بخش صاحب ایم اے ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر صدر بلدیہ جالندھر اور کئی دیگر اکابر پنجاب نے بھی شرکت کی۔ اس میں ذیل کے ضروری ریزولیوشن منظور ہوئے۔

۱ - یہ اجلاس طب قدیم کے متعلق حکومت پنجاب کے بیان مورخہ ۱۵ جولائی ۲۶ء کو نہایت بے چینی سے دیکھتا ہے۔ اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ طبیبوں اور ویدوں کو قانونی حقوق دے۔ مدارس طبی کو گرانٹ عطا کرے۔ گورنمنٹ طبی کالج قائم کرے اور ڈسٹرکٹ بورڈوں اور میونسپل کمیٹیوں کو دیسی شفاخانوں کے مصارف اور طبیبوں اور ویدوں کی تنخواہوں کے لئے پچاس فی صدی گرانٹ عطا کرے

۲ - یہ جلسہ پنجاب لیجسلیٹو کونسل کے اراکین سے درخواست کرتا ہے کہ وہ کونسل میں تحریک کریں کہ یو۔ پی گورنمنٹ کی طرح پنجاب گورنمنٹ بھی ایک بورڈ آف انڈین میڈیسن قائم کرے۔ جو مدارس طبیہ کی نصاب تعلیم گرانٹ اور رجسٹریشن وغیرہ کی نگرانی کرے نیز گورنمنٹ پنجاب سے درخواست کرتا ہے کہ وہ اس تجویز کو منظور کرے اس کے علاوہ ان اراکین کونسل کا شکریہ ادا کیا گیا جنہوں نے کانفرنس کی درخواست پر وقتاً فوقتاً کونسل میں طب قدیم کے متعلق سوالات کئے

۳ - علیٰ ہذا القریباً اٹھارہ لوکل باڈیز ہیلتھ آفیسر اور ڈپٹی کمشنر امرتسر نیز مہاراجہ کپورتھلہ اور بعض دیگر ریاستوں کے والیان کا شکریہ ادا کیا گیا۔ انہوں نے طبیبوں کی خدمات حاصل کیں

ان کے علاوہ الف منظور فرمائے اور دیسی خیراتی شفاخانے کھولے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ کانفرنس کی استدعا پر امرتسر میں ڈرگ انسپکٹر مقرر کیا گیا

۴۔ جعلی اسناد کی روک تھام اور دیگر امور کے لئے گزشتہ سال کی طرح تجویز پاس ہوئی

تیسرا اجلاس

۲۵-۲۶-۲۷ فروری سنہ ۱۹۲۹ء کو پنجاب کے قدیم ترین تاریخی شہر امرتسر کے مشہور معروف ٹاؤن ہال میں زیر صدارت جبلہ مسیح الملک ثانی حکیم محمد جمیل خاں صاحب خلف الرشید مسیح الملک حکیم اجمل خاں صاحب مرحوم دہلوی سکرٹری بورڈ آف ٹرسٹیز طبیہ کالج دہلی منعقد ہوا۔ اس میں پنجاب کے تمام مشہور اطبا کے علاوہ شہر کے رؤسا و شرفا اور دیگر مشہور اکابر نے حصہ لیا۔ ان میں حسب ذیل اصحاب کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں

سید صادق حسن صاحب بیرسٹر و رئیس اعظم چیرمین مجلس استقبالیہ خواجہ غلام صادق صاحب چیرمین میونسپل کمیٹی امرتسر بابو سردار لالہ رتن چند رئیس اعظم امرتسر سردار سنتوکھ سنگھ صاحب وائس چیرمین میونسپل کمیٹی امرتسر جناب ڈاکٹر سیف الدین کچلو بیرسٹرایٹ لا امرتسر مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری اس اجلاس میں حسب ذیل اہم ریزولیوشن منظور کئے گئے

یہ اجلاس ہندوستان کے قائد اعظم مجدد طب مسیح الملک حکیم اجمل خانصاحب مرحوم کے حادثہ وفات حسرت آیات پر انتہائی رنج و اندوہ کا اظہار کرتا ہے اور خداوند کریم سے دعا کرتا ہے کہ انہیں جوار رحمت میں جگہ دے

یہ اجلاس اعلیٰ حضرت امیر عثمان خاں تاجدار دکن کی ذات ہمایوں کے ساتھ اپنے دلی جذبات عقیدت و سپاس گزاری کا اظہار کرتا ہے کیونکہ ان کے دور سلطنت میں طب کے احیاء و بقا کے لئے نہایت نمایاں پیش قدمی کی گئی ہے۔ اور لاکھوں روپے کی رقم اس کے لئے منظور کی گئی ہے

۳ - یہ اجلاس ڈسٹرکٹ بورڈ لائل پور، ڈسٹرکٹ بورڈ لاہور، ڈسٹرکٹ بورڈ شاہپور، ڈسٹرکٹ بورڈ امرتسر، ڈسٹرکٹ بورڈ شیخوپورہ، میونسپل کمیٹی انبالہ، میونسپل کمیٹی رہتک کا شکریہ ادا کرتا ہے کہ انہوں نے پنجاب طبی کانفرنس کی تحریک پر اطبا کی خدمات حاصل کیں دوسرے ڈسٹرکٹ بورڈوں اور میونسپل کمیٹیوں سے توقع ہے کہ وہ بھی جلد طبیبوں کی خدمات حاصل کریں گی

۴ - یہ اجلاس مہاراجہ صاحب پٹیالہ کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ کہ انہوں نے بھوپندر طبیہ کالج کی گرانٹ کو دوچند کر دیا ہے

اس کے علاوہ اراکین میونسپل کمیٹی لاہور کا خیراتی شفاخانوں کے اجراء کی منظوری کے لئے شکریہ ادا کیا گیا

چوتھا اجلاس

۵۔ اپریل سنہ ۱۹۳۱ء کو پنجاب کے دار الحکومت لاہور کے وسیع ایس پی ایس کے ہال میں زیر صدارت عالیجناب فخر الاطبا حکیم غلام کبریا خانصاحب رئیس و صدر آل انڈیا آیورویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس دہلی منعقد ہوئی۔ اس میں پنجاب کے علاوہ تمام ہندوستان کے اکابر اطبا نے شرکت فرمائی

اس میں ذیل کے ریزولیوشن منظور ہوئے ۱۔ یہ جلسہ انڈین بورڈ آف میڈیسن اطبا کی بہبودی اور فن طب کی ترقی کا موجب سمجھتے ہوئے گورنمنٹ کو توجہ دلاتا ہے کہ جلد از جلد بورڈ آف انڈین میڈیسن کے تقرر کا فیصلہ کرے۔ اس کے علاوہ امرتسر کی میونسپلٹی اور دوسری میونسپلٹیوں اور ڈسٹرکٹ بورڈوں کا جنہوں نے دیسی شفاخانے جاری کئے اور طبیبوں کو ملازم رکھا شکریہ ادا کیا گیا۔ نیز انشورنس کمپنیوں سے درخواست کی گئی کہ جس طرح وہ بیمہ کرنے کے وقت معائنہ کے لئے ڈاکٹروں کی خدمات حاصل کرتی ہیں۔ اسی طرح لائق اطبا کی خدمات حاصل کیا کریں وغیرہ

باقی آئندہ

کارروائی طبیہ کمیٹی کپورتھلہ ضلع جالندھر

آج مورخہ ۱۶ جولائی ۱۹۳۲ء کو طبیہ کمیٹی کپورتھلہ کا اجلاس بصدارت حکیم ہیرالال صاحب پریذیڈنٹ کمیٹی کپورتھلہ بعد دوپہر منعقد ہوا۔ اور باتفاق رائے حسب ذیل ریزولیوشن پاس ہوئے

۱۔ پنجاب پراونشل طبی کانفرنس جمہور اطباء پنجاب کی واحد نمائندہ جماعت ہے۔ جس کے ساتھ طبی کمیٹی کپورتھلہ کا الحاق ہے۔ لہذا طبیہ کمیٹی پنجاب گورنمنٹ سے گذارش کرتی ہے کہ بورڈ آف انڈین میڈیسن کا تقرر عمل بہت جلد عمل میں لایا جائے۔ تاکہ جعلی سند فروشی رک سکے۔

محرک۔ حکیم ہیرا لعل۔

موئید۔ حکیم بے انت پوری و حکیم سردار محمد

۲۔ طبیہ کمیٹی کپورتھلہ ضلع جالندھر پنجاب گورنمنٹ سے پُر زور استدعا کرتی ہے کہ بورڈ آف انڈین میڈیسن میں سے کسی ایسے ممبر کا انتخاب نہ ہو جو طب قدیم کے اصلی مقاصد سے کسی قسم کی ہمدردی نہ رکھتا ہو۔ ورنہ صحت عامہ اور فن طب کے لئے بے حد خطرہ ہے۔ اور بورڈ کا اصلی مقصد فوت ہو جائے گا۔

۳۔ صاحب صدر نے پنجاب طبی کانفرنس کی خدمات کا اعتراف کیا اور کہا کہ کانفرنس اطباء کے مفاد کے واسطے نہایت محنت اور جانفشانی سے کام کر رہی ہے لہذا اطباء ملک کا فرض ہے۔ کہ وہ اس واحد نمائندہ اطباء جماعت کی ہر پہلو سے امداد و اعانت فرمائیے

محرک۔ حکیم راماس۔ حکیم میاں جی جھنڈو شاہ

موئید۔ حکیم ہری سنگھ۔ حکیم گورودت چند۔ مزید تائید۔ حکیم فتح الدین صاحب۔ حکیم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب نے حفظان صحت پر نہایت مؤثر اور برجستہ الفاظ میں تقریر فرمائی

(حکیم دینا ناتھ سکرٹری طبیہ کمیٹی کپورتھلہ)

طبی مضامین کا خزینہ

میں شفاء الملک کا عرصہ سے مستقل خریدار ہوں جس طریقہ سے یہ رسالہ مقررہ وقت پر پہنچتا ہے۔ وہ بے حد قابل ستائش ہے یہ ایک دُر بے بہا اور علمی و طبی مضامین کا خزینہ ہے۔ ویسے تو شفاء الملک کی ہر ایک اشاعت ہی بے نظیر اور دیدہ زیب ہوتی ہے۔ لیکن اس کے سالنامے خصوصاً بے حد مفید ہوتے ہیں۔ سالنامہ علاج بالغذا اور سالنامہ شیر الاطفال و شفاء نسواں ہر سہ کتب مفید اور جامع ہیں۔ بارگاہ عالیہ میں دست بدعا ہوں کہ رسالہ شفاء الاطباء اور حضرت شفاء الملک بہادر کو عمر خضر نصیب ہو۔ تاکہ خدمت خلق اور فن طب قدیم کا یہ سلسلہ جاری رہے۔ ہزار دو خواں کے لئے اس کا مطالعہ نعمت غیر مترقبہ ہے ۔ (حکیم ہیرالال صدر طبیہ کمیٹی کپورتھلہ ضلع جالندھر)

پنجاب پراونشل طبی کانفرنس لاہور

کی سرگرمیاں

سیالکوٹ کے اندر ضلع بھر میں کانفرنس کے متعلق گرمجوشی

(حکیم عبدالنبی صاحب شجر و حکیم تاج الدین صاحب کی جد و جہد کا نتیجہ)

۱۔ ڈسٹرکٹ طبیہ کمیٹی سیالکوٹ

صدر۔ حکیم عبدالنبی صاحب شجر

نائب صدر۔ حکیم عبدالعزیز صاحب زبدۃ الحکماء

سکرٹری۔ اکمل الحکماء حکیم تاج الدین صاحب جامی علوی

فنانشل۔ حکیم حافظ محمد صادق

۲۔ تحصیل طبیہ کمیٹی نارووال

صدر۔ حکیم شیخ احمد علی صاحب

نائب صدر۔ حکیم عبدالعزیز صاحب

سکرٹری۔ حکیم سید عنایت حسین صاحب بخاری ایم۔ اے۔

جائنٹ سکرٹری۔ حکیم شیخ غلام محمد صاحب اعمر

فنانشل۔ حکیم شیخ محمد وارث صاحب

---

۳ - طبیہ کمیٹی سمبڑیال

صدر - حکیم اختر حسین صاحب

نائب صدر - حکیم عبدالمجید صاحب

سکرٹری - حکیم محمد امین صاحب ڈی۔ آئی۔ ایم۔ ایس

۴ - تحصیل طبیہ کمیٹی پسرور

صدر - حکیم اقبال حسین صاحب

نائب صدر - حکیم ریاض احمد صاحب

سکرٹری - حکیم بشیر احمد صاحب کامل طب وجراحت

فنانشل - پنڈت دینا ناتھ صاحب

۵ - سانڈہ کلاں طبیہ کمیٹی

صدر - حکیم سید فتح علی شاہ صاحب

نائب صدر - حکیم سید فضل شاہ

سکرٹری - حکیم محمد رمضان صاحب قریشی

۶ - طبیہ کمیٹی ملتان چھاؤنی

صدر - حکیم امین اللہ خاں صاحب

نائب صدر - حکیم احمد حسن صاحب

سکرٹری - حکیم گل محمد صاحب حکیم حاذق

حکیم سید نواز علی شاہ راز حکیم حاذق۔ اسسٹنٹ سکرٹری

پنجاب طبی کانفرنس لاہور

اضلاع سیالکوٹ وسرگودہا کے اندر

کانفرنس کے لئے گرمجوشیاں

حکیم عبدالغنی صاحب شجر۔ حکیم تاج الدین صاحب علوی ضلع سیالکوٹ میں۔ حکیم علی محمد صاحب۔ حکیم نرسنگھ داس صاحب۔ حکیم عبدالرحمٰن صاحب رئیس سرگودہا میں۔ اور حکیم زبیر شاہ صاحب شاہ پور صدر مین طب یونانی کے متعلق بیش بہا خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

نوٹ

اسٹینڈنگ کمیٹی کا اجلاس تمام ڈسٹرکٹ تحصیل وار اور دیگر ماتحت کمیٹیوں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ بیس اکتوبر ۱۹۴۳ء کو پنجاب پراونشل طبی کانفرنس کی اسٹینڈنگ کمیٹی کا اجلاس لاہور میں منعقد ہوگا۔ جس کا پروگرام تمام کمیٹیوں کو بھیج دیا جائے گا۔ لیکن کمیٹیوں کو چاہیئے کہ فوراً اس ممبروں کے نام اور پتے بہ صیغہ بھیج دیں تاکہ ان کو بلاوا بھیجا جائے

المشتہر

جنرل سکرٹری محلہ جلوٹیاں بھاٹی گیٹ لاہور

جوابات

(۴۶) سورنجاں شیریں ۲ تولہ۔ بادیان ۴ تولہ۔ سنا رکمی۔ بروغن بادام چرب کردہ ۴ تولہ۔ شکر سفید ہموزن ادویہ باریک کرلیں۔ خوراک ۳ ماشہ سے ۶ ماشہ تک ہمراہ عرق منڈی ۱۱ مار، عرق شاہترہ ۱۱ مار، عرق چرائتہ ۱۱ مار۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ایضاً) ضعیفہ کے بدن میں غلبہ مواد بسبب احتباس طمث موجود ہے جس میں مادہ خون غالب ہے۔ لہٰذا اول منضجات۔ خون بلغم استعمال کرا کر تنقیہ مواد فاسدہ کسی مقامی معالج سے کرالیا جائے۔ بعد ازاں مصفیات و مسہلات برعایت مادہ ریاحی کے استعمال کئے جائیں۔

(حکیم وحنیت رائے)

(۴۷) صبح و شام معجون اسطوخودوس ۹ ماشہ کھا کر عرق منڈی ۵ تولے عرق بادیان ۵ تولے پئیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(۴۸) اگر آپ کو اس قدر آک سفید پھول کا عرق دستیاب ہو جائے جس میں تین مرتبہ شورہ کو پکالیں تو شورہ قائم النار ہو جائے گا۔ علاوہ اس کے صدہا خواص ہیں جس کا یہ کالم متحمل نہیں ہو سکتا۔ (اکبر حسین الہ آبادی)

(۴۹) بچہ کے پاؤں پر چربی شیر چربی۔ اور روغن بیدانجیر دیسی ہموزن ملا کر ملیں اول ہوا سے محفوظ جگہ پر تخم شبت ۱ تولہ اجوائن خراسانی ۹ ماشہ۔ برگ ارنڈ ۳ عدد۔ نمک سانبھر ۱ تولہ کو ۳ تولہ پانی میں ابال کر دونوں ٹانگوں پر بھپارہ دیں۔ اور ہاتھوں سے آہستہ آہستہ ملتے رہیں۔ پسینہ آنے کے بعد خشک کپڑے سے پونچھ لیں۔ مکمل صحت ہونے پر یہ عمل جاری رکھیں۔ سرد پانی سے بچائیں۔

(حکیم وحنیت رائے)

(ایضاً) حنظل آدھ پاؤ۔ گلو سبز معہ پنچانگ ایک سیر دس سیر پانی میں جوش دیں۔ جب نصف پانی رہ جائے بچے کو کسی بند مقام پر گنگنا سے غسل دیں (سر سے ہرگز نہ نہلائیں مضر ہے) ایسی ہی غسل لگاتار کم از کم دس روز دیں۔ اگر تین چار دن کے غسل سے کامل فائدہ نہ ہو تو پھر غسل دینا بند کردیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(۵۰) شورہ قلمی۔ نوشادر ہر ایک دو تولہ۔ شیر آک دس تولہ ہر دو کو باریک کرکے ایک کڑاہی میں رکھ کر نیچے آگ روشن کریں۔ اور شیر آک تھوڑا تھوڑا ڈالتے جائیں۔ شیر آک ختم ہو جائے۔ آگ تیز کردیں سیاہ رنگ کا سفوف ہوگا باریک کرکے رکھیں۔ مریض نوتیہ کو دو رتی شہد میں ملا کر چٹائیں۔ اگر مرض سخت ہے تو تین تین گھنٹہ بعد دوا دیں۔ اول ہی روز انشاء اللہ مریض صحت یاب ہوگا

(حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ایضاً) کشتہ شاخ گاوزن (بارہ سینگا) جو کہ شراب میں تیار کیا ہوا ہو بقدر ۴ رتی دن میں تین بار کھلانے سے فوراً آرام ہوتا ہے

(حکیم وحنیت رائے)

(۵۱) مردار سنگ خوب باریک کردہ ۴ تولہ۔ کافور دیسی چھ تولہ۔ توتیا ایک ڈلی دو تولہ۔ ایک کوزہ گلی میں اول نصف مردار سنگ پھیلا دو اور نصف کافور سائیدہ رکھو۔ اس کے اوپر توتیا رکھو بعدہ کافور مردار سنگ بقایا درجہ بدرجہ رکھ کر منہ بند کرکے گل حکمت کرکے ڈھائی سیر کنڈوں میں محفوظ مقام پر رکھ کر آگ دو۔ سرد ہونے پر نکالو کوزہ کو آہستہ سے کھول کر توتیا کی ڈلی نکال لو باریک کرکے رکھو۔ خوراک دو چاول صبح شام مویز منقی میں رکھ کر نگل جاؤ۔ آگ بہت محفوظ مقام میں دینی چاہیئے۔ ورنہ زیادتی آگ سے اور ہوا سے شعلہ بھڑک اٹھے گا اور توتیا غائب ہو جائے گا۔ لہٰذا آگ دینے کے وقت اس کا خیال رہے۔ اور کوزہ ایسا ہونا چاہیئے کہ جس میں دوا منہ تک آجائے خالی نہ رہے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

سوالات

جو صاحب دفتر سے مشورہ حاصل کرنا چاہیں وہ ہر سوال کے ساتھ ۱ر کے ٹکٹ۔ اور جو صاحب رسالہ کے ذریعے جواب کے خواہشمند ہوں۔ ان کو ۱ر کا ٹکٹ فی سوال بھیجنا چاہیئے

(۵۲) مجھے جامع الحکمت جلد اوّل مصنفہ شفاء الملک حکیم محمد حسن صاحب قرشی درکار ہے۔ کوئی صاحب اگر فروخت کرنا چاہیں تو رسالہ کے ذریعے مطلع فرمایئں۔ (ضیاء الدین کراچی)

(۵۳) میرے ایک دوست کے سر کے بال تغیر معدہ کی وجہ سے گر چکے ہیں۔ تغیر معدہ دور ہو چکی ہے لیکن بال ابھی تک نہیں آئے تالو اور پیشانی بالکل صاف ہے۔ کوئی بال نہیں ایک ایسے سہل الحصول نسخے کی ضرورت ہے جو تیر بہدف ثابت ہو۔

صاحب نسخہ بعد از کامیابی بیس روپیہ انعام دیا جائیگا

(حکیم حافظ خلیل الرحمان)

(۵۴) عسر الطمث کی ایک مریضہ عمر ۲۰ سال کو ۶ ماہ سے مہینے یا دوسرے مہینے دس بارہ دن تک کبھی پشت کبھی پسلی اور کبھی سینہ وغیرہ پر شدید تیس درد ہوتا ہے جس کا دورہ گاہے دو تین گھنٹہ اور گاہے ۶ - ۳ گھنٹہ کے بعد ہوتا ہے۔ درد کبھی ۲۰ - ۲۵ منٹ اور کبھی کئی گھنٹے مسلسل رہتا ہے ملیریا بھی عرصہ تک رہ چکا ہے کبھی گردن کے غدد بھی بڑھ جاتے ہیں پھر اصلی حالت پر آجاتے ہیں

(خریدار ۱۰۲۳۶)

(۵۵) ۷ سال کی بچی کے ناف سے خون آیا کرتا ہے جو پیدائش کے بعد سے جاری ہے۔ پیدائش ہسپتال میں ہوئی تھی۔ اور ناف پر قدرے بدگوشت کا ابھار سا ہے جس سے اب کمزور اور بہت دبلی ہو گئی ہے۔ براہ مہربانی مجرب علاج سے اطبار کرام مطلع فرما کر مشکور فرمایئں۔ (مشیر الاطبا خریدار ۱۰۲۳۶)

(۵۶) مریض عمر بیس سال بچپن کی غلط کاریوں کا شکار تھا۔ عضو میں ٹیڑھا پن آ گیا۔ ایک ماہ پہلے خصیتین میں خارش شروع ہوئی دونوں خصیے بڑے ہو کر لٹک گئے ہیں۔ اب خارش نہیں ہے۔ اطبا کرام کوئی ایسا نسخہ تجویز فرمایئں جس سے خصیتین ٹھیک ہو جایئں اور عضو کو فائدہ ہو (خریدار ۷۸۹۹)

(۵۷) مریضہ عمر ۳۶ سال عرصہ ۱۸ سال سے شادی شدہ ہے اور آج تک سات بچے کی ماں ہو چکی ہے۔ پہلا بچہ ۱۲ سال کی عمر میں پیدا ہوا اس کے بعد مریضہ کے سر میں ہتھوڑوں کی سی کوفت جیسا درد ہونے لگا اور قریب آٹھ سال تک ہوتا رہا۔ علاج بہت کئے گئے۔ لیکن کوئی دوا کامیاب نہیں ہوئی اور اس دوران میں دو لڑکے اور ایک لڑکی پیدا ہوئی جس میں سے ایک لڑکا اور ایک لڑکی مر گئی۔ تیس سال کی عمر میں مرض نے ترقی کی اور مریضہ کو آواز نہایت بُری معلوم ہونے لگی یہاں تک کہ چکی چلانے یا کوئی برتن زور سے بجنے پر اٹھ کر بھاگنے لگتی ہے اور بہت بُرا بھلا کہنے لگتی ہے۔ اسی دوران میں اس کے تین بچہ پیدا ہو چکے ہیں جب دورہ ہوتا ہے بچوں سے محبت بالکل نہیں رہتی اور جب دورہ ختم ہوتا ہے سب کچھ باتیں ٹھیک کہتی ہے اگر کچھ دریافت کیا جائے تو کہتی ہے کہ مجھے کچھ معلوم نہیں ہے میری طبیعت ایکدم اٹھتی ہے اور جب ماہواری حیض صاف ہو جاتا ہے تو دو ہفتہ طبیعت بالکل ٹھیک رہتی، آہستہ مرض بڑھنا شروع ہو جاتا ہے حمل کی حالت میں متواتر بکتی رہتی ہے۔ رات کو کسی دن نیند آجاتی ہے اور کسی دن نہیں آتی اس وقت ڈیڑھ سال کا بچہ موجود ہے۔ ویدک اور ڈاکٹری علاج کئے گئے ہیں، لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ حکیم اور ڈاکٹر صاحبان کوئی مجرب نسخہ تجویز فرما کر مشکور فرمایئں۔ (خریدار ۹۰۳)

(۵۸) مریض عمر ۴۸ برس سر کے دائیں حصہ میں تین سال سے درد ہے۔ دائیں آنکھ کے ... اور ... کی شکایات سے ... آہستہ ...

باہتمام مولوی عنایت اللہ پرنٹر پبلشر ایڈیٹر۔ دین محمدی پریس لاہور میں چھپ کر دفتر رسالہ مشیر الاطبا ۵۳ بیڈن روڈ لاہور سے شائع ہوا۔

مشیر الاطبا

"شفاء الملک حکیم محمد حسن قرشی لاہور"

سالانہ چندہ ڈیڑھ روپیہ

عہدِ حاضر کا طبی شاہکار
جامع الحکمت
مرتبہ رئیس الاطباء حکیم محمد حسن قرشی پرنسپل طبیہ کالج لاہور
طب کا بہترین عام فہم اور مکمل انسائیکلوپیڈیا جس میں تاریخ طب، تشریح، حفظ صحت
تشخیص اور دستور العلاج کے علاوہ تمام امراض کی مفصل ماہیت، اسباب، علامات، تشخیص
فروق الامراض، انجام و عوارض، اصول علاج، دستور العلاج۔ نہایت کامیاب اور
بہترین مجربات دیئے گئے ہیں۔ علاج میں قلیل المقدار مرکبات و نسخے بھی شامل ہیں۔ سینکڑوں
جدید امراض کا بیان بھی شامل ہے۔ اس کے علاوہ عکسی تصویریں ہیں۔ ابتدا میں ایک
عجیب و غریب رنگین نقش تشریحی ہے۔
تشخیص مجربات اور تصاویر
کے اعتبار سے اس جیسی کتاب ابھی تک اردو میں شائع نہیں ہوئی کیونکہ اس میں
طب قدیم و جدید کے تمام ضروری معلومات آگئے ہیں۔ زبان سادہ اور سلیس ہے
اور ہر طبیب، وید اور ڈاکٹر اور شائق طب کے علاوہ ہر گھر میں اس کا ہونا
مفید اور ضروری ہے۔
کتابت۔ طباعت۔ کاغذ عمدہ
صفحات جلد اول تقریباً گیارہ سو۔ جلد سنہری قیمت پانچ روپے بارہ آنے
صفحات جلد دوم ساڑھے گیارہ سو۔ جلد سنہری قیمت چھ روپے چار آنے
قیمت ہر دو مجلد ——— ساڑھے گیارہ روپے
ناظم کتب خانہ مشیر الاطباء دل محمد روڈ لاہور
جامع الحکمت
قرشی
جامع الحکمت
جلد اول
قرشی

فہرست مضامین شفق و مشیر الاطبا جلد ۲ از اکتوبر ۱۹۴۱ء تا ستمبر ۱۹۴۲ء

(مقبول عام پریس لاہور ریلوے روڈ۔ باہتمام مولوی عنایت اللہ پبلشر منیجر نے چھپوا کر دفتر مشیر الاطبا میڈن روڈ لاہور سے شائع کیا)

مضمون	سال و ماہ	صفحہ
صحت نامہ	دسمبر ۱۹۴۱ء	۲۷
قانون تغذیہ سوالی	مئی ۱۹۴۲ء	۲۶
آب حیات	جولائی ۱۹۴۲ء	۲۹
شان خدا	جولائی	۲۷
محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم	"	
جواہر العلوم	ستمبر ۱۹۴۲ء	"
غذائیات نمبر	ستمبر	
صحت نمبر	"	
دل کی آواز اور آخری فیصلہ	"	
مطب		
از افادات شفاء الملک حکیم محمد حسن صاحب قرشی	اکتوبر ۱۹۴۱ء	۱۶
نفث الدم		۱۹
ضعف باہ نفسانی	فروری ۱۹۴۲ء	۲۷
محرقہ بطنیہ	مارچ ۱۹۴۲ء	۲۷
کثرت طمث	اپریل ۱۹۴۲ء	۲۲
بحتہ الصوت	اگست ۱۹۴۲ء	۲۱
معارف طبیہ		
کونسا حادثہ زیادہ شدید ہے۔	فروری ۱۹۴۲ء	۲۴
بطن کی چوٹ۔ سر کے زخم	"	۲۴
مضروب رباط	"	۲۵
بسترپا۔ دھماکے کے عوارضات	"	۲۵
دھماکے کے عوارضات	مارچ ۱۹۴۲ء	۴۰
نمک سے احتراز		۲۱
بول شکری		۲۱
جلد کا تغذیہ	اپریل ۱۹۴۲ء	۲۰
بدبودار سانس		۲۷
جنگ کی مشکلات	جولائی ۱۹۴۲ء	۲۱
سرطان اور پان کھانے کی عادت	اگست ۱۹۴۲ء	۱۶
امراض کے متعلق چند علمی نکتے		
سقے	اپریل	۱۱
بہرے پن کے اسباب و [illegible]	"	۹

مضمون	سال و ماہ	صفحہ
مراسلات		
سفارشات انڈین میڈیسن بورڈ پنجاب	دسمبر ۱۹۴۱ء	۲۴
بھوپندر الطبیہ کالج پٹیالہ کا جلسہ	"	۲۵
دیوبند کی محسن اعظم کا بنا میں جمعیت مجالس الاطبا	"	۲۵
پنجاب کے زیر اہتمام جلسہ مباحثہ۔ دعوت عصرانہ	"	۲۵
آہ حکیم عبدالحفیظ فارانی۔ اردو لٹریچر میں اضافہ		۲۶
مشیر الاطفال نمبر جذبہ اخلاص کا آئینہ دار ہے	جنوری ۱۹۴۲ء	۲۷
مشیر الاطفال نمبر ہر گھر میں رکھنے کے قابل ہے	"	۲۷
مشیر الاطبا کی باقاعدگی		۲۷
جمعیت مجالس الاطبا پنجاب کا تیسرا شاندار اجتماع	فروری ۱۹۴۲ء	۳۲
گوشوارہ غیر متعلق مرضی بابت سال ۱۹۴۱ء	"	۳۳
بیت الشفاء امروہہ میں مشیر الاطبا کی خدمات	"	۳۳
اطباء کرام کا عظیم الشان اجتماع	مارچ ۱۹۴۲ء	۳۱
اطباء لاہور کا اجتماع عظیم۔ مشیر الاطفال نمبر	"	۳۴
اجلاس حکما گوجرانوالہ۔ سالانہ امتحانات	"	۳۲
اطبائے پنجاب کے نمائندوں کا عظیم الشان اجتماع	اپریل ۱۹۴۲ء	۲۹
مختصر روئداد میڈیکل کمیٹی پنجاب طبی کانفرنس	"	"
طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڑھ	جون ۱۹۴۲ء	۳۴
داخلہ آصفیہ طبیہ کالج گورنمنٹ بھوپال	"	۳۴
بھوپندر الطبیہ کالج پٹیالہ کا نیا داخلہ		۲۵
جلسہ جمعیت مجالس الاطبا۔ روئداد خاص		۲۵
راجپوتانہ آیورویدک و یونانی طبی کالج کا داخلہ		۲۶
مختصر روئداد طبیہ کمیٹی علاقہ وزیر وال ضلع امرتسر	جولائی ۱۹۴۲ء	۱۸
مختصر پنجاب پراونشل طبی کانفرنس	"	۲۸
اطبائے یونانی کی رجسٹریشن کا مسئلہ	"	۲۹
فن طب کی گورنمنٹ سے قانون پذیری	"	۲۹
تحقیقاتی کمیٹی کی سفارشات	"	۲۹
اطبا کی تعلیم و تربیت کا مسئلہ۔ ڈسٹرکٹ طبیہ	"	۳۰
کمیٹی بھیرہ کا اجلاس۔ انجمن طبیہ جلال پور کا	"	۳۱
اجلاس۔ اطبائے کرام کیلئے ضروری نوٹس	"	۳۲

مضمون	سال و ماہ	صفحہ
جامعہ طبیہ دہلی میں نیا داخلہ	جولائی	۳۲
طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڑھ	اگست ۱۹۴۲ء	۳۳
گزشتہ پنجاب پراونشل طبی کانفرنس لاہور	اگست	۲۵
ڈسٹرکٹ طبیہ کمیٹی لاہور کا عظیم الشان	"	۲۶
اجلاس (مختصر پنجاب طبی کانفرنس)	"	۲۶
آیورویدک یونانی طبی کمیٹی گوجرانوالہ کا عظیم	"	۲۶
الشان اجلاس۔ روئداد اجلاس انجمن اطبا	"	۲۸
لاہور طبیہ کمیٹی کی گرفتاریاں ضلع لاہور کا اجلاس		۲۸
گزشتہ پنجاب طبی کانفرنس لاہور	ستمبر ۱۹۴۲ء	
جوابات		
۵۳ سے ۵۷	اکتوبر ۱۹۴۱ء	۲۴
۵۸ سے ۶۴	دسمبر ۱۹۴۱ء	۳۸
۱ سے ۵	جنوری ۱۹۴۲ء	۳۹
۶ سے ۱۲	فروری ۱۹۴۲ء	۳۰
۱۳ سے ۱۹	مارچ ۱۹۴۲ء	۳۰
۲۰ سے ۲۷	اپریل ۱۹۴۲ء	۳۵
۲۸ سے ۳۴	مئی ۱۹۴۲ء	۳۶
۳۵ سے ۳۹	جون ۱۹۴۲ء	۳۰
۴۰ سے ۴۷	جولائی ۱۹۴۲ء	۲۸
۴۸ سے ۵۳	اگست ۱۹۴۲ء	۳۰
۵۴ سے ۶۱	ستمبر ۱۹۴۲ء	۳۵
سوالات		
۵۳ سے ۵۷	اکتوبر ۱۹۴۱ء	۳۶
۵۸ سے ۶۴	دسمبر ۱۹۴۱ء	۴۰
۱ سے ۵	جنوری ۱۹۴۲ء	۴۰
۶ سے ۱۲	فروری ۱۹۴۲ء	۳۸
۱۳ سے ۱۹	مارچ ۱۹۴۲ء	۳۸
۲۰ سے ۲۷	اپریل ۱۹۴۲ء	۳۶
۲۸ سے ۳۴	مئی ۱۹۴۲ء	۳۴
۳۵ سے ۳۹	جون ۱۹۴۲ء	
۴۰ سے ۴۷	جولائی ۱۹۴۲ء	۳۸
۴۸ سے ۵۳	اگست ۱۹۴۲ء	۳۶
۵۴ سے ۵۸	ستمبر ۱۹۴۲ء	۴۰

جلد ۲۰ | مشیر الاطبا بابت ماہ ستمبر مطابق ماہ شعبان المعظم سنہ ۱۳۶۱ھ | نمبر ۱۲

فہرست مضامین

قواعد و ضوابط

۱۔ رسالہ ہر انگریزی ماہ کی ۶ تاریخ کو باقاعدہ ہر خریدار کو بھیج دیا جاتا ہے

۲۔ ڈاک کے ڈاکو کئی رسائل کو ہضم کر جاتے ہیں ۔ اس لئے اگر آپ کو ۱۲ تاریخ تک رسالہ نہ ملے تو دفتر کو خط لکھیں ۔ دوبارہ بھیج دیا جائے گا ۔ بعض اصحاب دو دو مہینے بعد پچھلے رسائل نہ ملنے کی شکایت کرتے ہیں ۔ ایسے پرچے بلا قیمت نہیں بھیجے جائیں گے ۔

۳۔ جواب طلب امور کے لئے چھ پیسے کا ٹکٹ آنا لازمی ہے

۴۔ خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ نہایت ضروری ہے

۵۔ پتہ صاف اور خوشخط لکھیں

۶۔ دفتر کے نام منی آرڈر اور وی پی سنٹرل ایکسچینج بنک کی معرفت وصول ہوتے ہیں ۔ اس لئے بنک مذکورہ کے مینیجر کے دستخطوں کو صحیح تصور کیا جائے

مینیجر

۷۸۶

هُوَ الشَّافِی

مشیر الاطبا

بابت ماہ ستمبر، اکتوبر ۱۹۴۲ء

شذرات

مشیر نسواں

آپ کے ہاتھ کے پرچے کے ساتھ بفضلہ مشیر الاطبا اپنی زندگی کا بیسواں سال ختم کر رہا ہے۔ اسکی اکیسویں سالگرہ پر ماہ نومبر میں امسال بھی حسب دستور سالنامہ پیش خدمت کیا جا رہا ہے سالنامے کے موضوع کا اعلان پچھلے پرچے میں کیا جا چکا ہے۔ احباب کی رائے سے ہم نے "مشیر نسواں" کو موضوع قرار دیا ہے اور اس کی ترتیب کا خاکہ مندرجہ ذیل تجویز کیا گیا ہے۔

پہلا باب
زنانہ اعضاء تناسل کی تشریح

اس باب میں بیرونی اعضاء تناسل۔ اندرونی اعضاء تناسل اور عانہ کی مختصر تشریح درج ہوگی۔ تشریح کے علم کے بغیر امراض کا صحیح طور پر سمجھنا دشوار ہے۔ اس لئے اس باب کو سب سے پہلے رکھا گیا ہے۔ مگر اس باب میں اختصار سے کام لیا جائیگا

دوسرا باب
حفظ صحت نسواں

اس باب میں حاملہ کے لئے ہدایات۔ ورزشیں زچہ کی حفاظت۔ اور دوسرے اس قسم کے امور کے متعلق بحث کی جائے گی جن کا تعلق حفظ صحت سے ہے۔

تیسرا باب
الامراض والعلاج

کے لئے وقف کیا گیا ہے۔ اس باب میں پھر چند فصول مقرر کی گئی ہیں۔ پہلی فصل امراض رحم کے متعلق ہوگی۔ دوسری فصل میں امراض خصیۃ الرحم ہوں گے۔ تیسری فصل امراض نافذت کے لئے ہے اور چوتھی فصل میں متفرق امراض کا تذکرہ کیا جائے گا

چوتھا باب

اس باب میں مجربات دیئے جائیں گے۔ اس میں دو

فصول ہوں گی۔ پہلی فصل میں یونانی نسخہ جات ہوں گے۔ اور دوسری میں انگریزی۔

پانچواں باب

عورتوں کے متعلق دیگر مباحث سے متعلق ہوگا۔ اس میں جدید تحقیقات پیش کی جائیں گی۔ عورتوں کے متعلق مغربی ممالک میں اب تک جو کچھ دریافت کیا جا چکا ہے۔ اس کا اکثر اس باب میں درج کیا جائے گا۔ جدید آلات اور طریقہائے تشخیص پر بھی اس باب میں بحث کی جائے گی۔

تقسیم ابواب سے ناظرین نے اندازہ لگا لیا ہوگا۔ کہ ادارہ کی خواہش ہے کہ امراض نسواں کے متعلق ایک مستقل تصنیف مرتب کر کے پیش خدمت کی جائے جو علمی اور عملی دونوں پہلوؤں سے مفید اور مکمل ہو۔ اور جو ایک طرف طبیب کے مطب کی ساری ضروریات پوری کرے تو دوسری طرف ایک پڑھے لکھے انسان کے گھر میں بہترین مشیر النساء کا کام دے۔

ادارہ نے اس کے لئے مساعی شروع کر دی ہیں اور توقع ہے کہ مقررہ کردہ تاریخ پر (۱۵ نومبر) ہم ایک عظیم الشان سالنامہ قارئین کی خدمت میں پیش کر سکیں گے۔

"قلمی معاونین"

قلمی معاونین کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ وہ حسب سابق دست تعاون دراز کر کے ادارہ کے بوجھ کو ہلکا کریں۔ کیونکہ ہمارے سالناموں کی عظیم الشان اور مستقل تصنیف ہونے کا راز ہمارے قلمی کرمفرماؤں کی سعی بلیغ میں ہے۔ ہم اپنے کرمفرماؤں سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ آج ہی سے اپنی فرصت کے لمحات مشیر نسواں نمبر کے لئے وقف کر دیں۔ آپ جس باب یا جس فصل پر خامہ فرسائی فرمانا چاہتے ہیں۔ از راہ نوازش ادارہ کو ۱۵ ماہ حال تک اس سے مطلع فرمائیں۔ اور ماہ حال کے آخر تک مضامین ارسال فرمائیں۔ تاکہ ہمیں ترتیب میں سہولت ہو۔ اور آپ کا مضمون صحیح جگہ پر اشاعت پذیر ہو سکے۔ ہمارے بعض معاونین کے مضامین ہماری پچھلی درخواست پر موصول بھی ہو چکے ہیں۔ ہم ان احباب کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

ناظرین کرام سے

ہمارے بعض ناظرین نے مشیر نسواں کے متعلق اپنی آرا بھی دی ہیں۔ ہم ان کے سپاس گذار ہیں۔ اور ہمیں یقین ہے کہ ہمارے ناظرین امراض نسواں نمبر کو اپنی توقعات سے بڑھ کر پائیں گے۔

"تجارب نمبر"

موجودہ ستمبر اور اکتوبر کے مشترکہ پرچے کے بعد ۱۵ اکتوبر کو حسب دستور "تجارب نمبر" ایک زائد پرچہ شائع کیا جائے گا۔ ناظرین بخوبی جانتے ہیں۔ کہ اس پرچہ کی ضخامت اگرچہ کم ہوتی ہے۔ مگر افادیت نہایت وسیع ہوتی ہے۔ قدماؤ و متاخرین کے تجربات اور چوٹی کے نسخہ جات اس میں درج ہوتے ہیں۔ امسال بھی اس کو زیادہ سے زیادہ مفید بنانے کی پوری کوشش کی جا رہی ہے۔ اطبا کرام سے التماس ہے کہ وہ تجارب نمبر کے لئے اپنے بہترین مجربات ارسال فرمائیں۔ اور جو جو جدید تجربات انہوں نے علم الادویہ علم الامراض یا علم العلاج میں حاصل کئے ہوں۔ انہیں اشاعت کے لئے بھیج دیں۔ فن کے فروغ پانے کا بہترین ذریعہ یہی ہے کہ اس کی افادیت کو زیادہ سے زیادہ وسیع کر دیا جائے اور اپنے تجربات کو طشت از بام کر کے ہر شخص کو اس سے فائدہ اٹھانے کا موقع دیا جائے۔

عورتیں اور تمباکو نوشی

تمباکو اگرچہ عورتوں اور مردوں کے لئے نہایت نقصان دہ چیز ہے۔ مگر تجربات سے ثابت ہوا ہے کہ اس کی سمیت عورتوں پر نہایت شدید اثر انداز ہوتی ہے۔ دو طریقوں پر اس کی مضرت عورتوں میں زیادہ ہوتی

۱۔ عورتوں کے جسم پر اس کا اثر نسبتاً زیادہ بُرا پڑتا ہے
۲۔ تمباکو نوش عورت کی عادت کا اثر حمل پر بھی ہوتا ہے اگرچہ تمباکو نوش باپ کی اولاد بھی اس سے متاثر ہوتی ہے۔ مگر تمباکو نوش ماں کا اثر نسبتاً بہت زیادہ ہوتا ہے۔

عورتیں اگر یہ کہیں کہ مردوں کو تمباکو نوشی کی اجازت ہے تو عورتوں کو کیوں نہیں۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اول تو مردوں کے لئے بھی تمباکو نقصان دہ ہے۔ اور دوئم یہ کہ قدرت نے عورت کو جو فرائض تفویض کئے ہیں وہ مردوں کو نہیں کئے

عورت کا سب سے بڑا اور اہم فریضہ ماں بننا ہے۔ اور تمباکو نوشی اس مقدس فرض کی ادائیگی میں بُری طرح حائل ہوتی ہے۔ یہ امر اب ثبوت کو پہنچ چکا ہے۔ کہ تمباکو کی سمیت عورتوں کو بانجھ کر دیتی ہے۔ اس کے علاوہ تمباکو کی سمیت ان بعض سمیات میں سے ہے۔ جو مشیمہ سے گزر کر جنین تک بھی پہنچ جاتی ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ تمباکو نوش حاملہ عورت اپنے پیٹ میں ہی بچے کو زہر دینا شروع کر دیتی ہے اس کے بعد جب بچہ پیدا ہوتا ہے۔ اور رضاعت کا وقت آتا ہے۔ تو تمباکو کی سمیت دودھ میں شامل ہو کر بچے کے ننھے منے جسم کو تہ و بالا کرنا شروع کر دیتی ہے۔ ڈاکٹر ایل اے پیٹن اور ڈبلیو۔ آر رینالڈز نے تجربتہً چوہوں کی چار نسلوں پر تمباکو کے اثرات کا مشاہدہ کیا۔ ان کا بیان ہے کہ چوہوں کی نسل بتدریج کمزور ہوتی گئی۔ ان کے بچے چھوٹی عمر میں مرنے لگے۔ ان کی سمجھ بوجھ کم ہوتی گئی۔ اور بالآخر چوتھی نسل میں جتنے بچے پیدا ہوئے ان میں سے صرف ۶ء۱۷ فی صدی زندہ بچے۔

ان چوہوں کو تمباکو کا دھواں پہنچانے کا یہ طریقہ اختیار کیا گیا کہ ہر نسل کے چوہوں کو ہر روز نصف سے تین گھنٹے تک پنجرے کے اندر ہی تمباکو کا دھواں پہنچایا جاتا۔ ۳۰ سے لے کر ۶۲ دن تک ایسا کیا گیا۔ اور ہر روز ۵ سے لے کر ۲۰ گرام تک تمباکو جلایا جاتا رہا

تمباکو کے جزو سمی (نکوٹین) کا چونکہ درجہ کھولاؤ بہت زیادہ یعنی ۴۴ء۲۴۶ فارن ہیٹ ہے۔ اس لئے اس کی تمام سمیت چوہوں تک نہ پہنچ سکی۔ اور پنجرے اور نلکی کی دیواروں پر کچھ جم گئی۔ اس کے برخلاف انسانی ماں جو سگرٹ اور حقہ کو منہ لگا کر پوری سمیت اپنے اندر جذب کر لی ہے۔ لازمی طور پر زیادہ مضرت حاصل کرتی ہے۔

یہ بھی ثابت ہو چکا ہے کہ تمباکو کے استعمال کی زیادتی خصیۃ الرحم میں ضمور پیدا کر دیتی ہے۔ مرد کے خصیتین پر بھی اس کا اثر ہوتا ہے۔

عورتوں کا نظام عصبی چونکہ زیادہ نازک ہوتا ہے (یہی وجہ ہے کہ عصبی شکایات عورتوں میں مردوں سے بہت زیادہ پائی جاتی ہیں) اور تمباکو نظام عصبی کے لئے نہایت مضر چیز ہے۔ اس لئے عورتوں میں اس عادت سے عصبی امراض کی استعداد بہت بڑھ جاتی ہے۔ تمباکو پینے ہی کچھ تحریک اور کچھ سمیت کے اثر سے قلب کی حرکت تیز ہو جاتی ہے۔ یہ تیزی بھی عورتوں میں مردوں سے بہت زیادہ اور نمایاں ہوتی ہے۔ اس کی وجہ یہی نظام عصبی کی نزاکت ہے۔

نوجوان لڑکوں خصوصاً لڑکیوں میں تمباکو نوشی بہت مضر اثر پیدا کرتی ہے۔ ان کا نظام غدودی بگڑ جاتا ہے۔ اور نشوونما میں رکاوٹ پڑ جاتی ہے۔

حضرت انسان کی کل قیمت

اگر ایک اوسط وزن کے انسانی جسم کے کل اجزا کا تجزیہ کیا جائے۔ یعنی اس کے تمام نمکیات مثلاً سوڈیم کلسیم پوٹاسیم میگنیشیم اور دوسرے اجزا الگ الگ کر دیئے جائیں۔ تو آج گرانی کے زمانے میں بھی بازار میں ان کی قیمت صرف دو روپے کے لگ بھگ ہوگی۔

سراجہ و سقادہ

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
زہرباد	سراجہ	فارسی (Farcy)
بدکنار	سقادہ	گلینڈرس (Glanders)

تعریف و ماہیت مرض۔ گھوڑوں اور گدھوں کا ایک متعدی مرض ہے، جو شاذونادر انسانوں میں بھی رونما ہو جاتا ہے۔ یہ بھی ایک مخصوص قسم کے جرثومہ سقادہ، عصئی سقادہ یا عصئی مطرقیہ۔ بیسی لس آف گلینڈرس یا بیسی لس بیلیائی (کی چھوت سے پیدا ہوتا ہے۔ اور اس میں ناک کی غشا مخاطی میں دانہ دار ابھار پیدا ہو جاتے ہیں (سقادہ) یا زیر جلد ساختوں میں اسی قسم کے دانہ دار ابھار یا گانٹھیں سی ہو جاتی ہیں (سراجہ)، جو بالآخر پھوٹ کر زخم بن جاتے ہیں۔

اقسام مرض۔ سقادہ اور سراجہ ہر ایک کی دو قسمیں ہیں۔ حاد اور مزمن یعنی کل مندرجہ ذیل چار قسمیں ہیں۔

۱۔ حاد سقادہ (ایکیوٹ گلینڈرس) ۲۔ مزمن سقادہ (کرانک گلینڈرس) ۳۔ حاد سراجہ (ایکیوٹ فارسی) اور ۴۔ مزمن سراجہ (مزمن فارسی)

اسباب مرض۔ یہ مرض جیسا کہ اوپر ماہیت میں ظاہر کیا جا چکا ہے۔ ایک خاص قسم کے جرثومے سے پیدا ہوتا ہے۔ جس کی چھوت کسی مریض جانور (گھوڑے۔ گدھے یا خچر وغیرہ) سے براہ راست انسان میں لگ جاتی ہے اس لئے یہ عموماً ان اشخاص میں زیادہ پایا جاتا ہے۔ جن کو گھوڑوں اور گدھوں وغیرہ کے ساتھ اکثر واسطہ پڑتا رہتا ہے۔ مثلاً سائیسوں، اصطبل میں کام کرنے والوں۔ گاڑی بانوں، ٹانگہ والوں۔ فوج کے سواروں۔ چوپاؤں کے ملازموں وغیرہ میں مریض۔ جانور کے زخموں کی پیپ یا ناک وغیرہ کی رطوبت جب ایسے انسانوں کے ہاتھوں یا چہرے وغیرہ پر کسی خراش دار جگہ تک جاتی ہے۔ تو اس سے چھوت لگ کر یا گاہے اصطبل کے میلے اور گرد و غبار میں سانس لینے سے اس کے جراثیم کے ناک میں پہنچ جانے سے بھی یہ مرض ہو جاتا ہے

علامات مرض۔ اس مرض کی مدت حضانت تین سے پانچ دن تک سے لگا ہے ایک آدھ دن اس سے زیادہ بھی ہو جاتی ہے۔ سراجہ کی اولیں علامات بالخصوص جب کہ چھوت کسی نمایاں ضرب و جلدی زخم سے لگتی ہے۔ مقامی قسم کی ہوتی ہیں مقام چھوت پر ایک غددی قسم کا زخم ہو جاتا ہے۔ جس میں درد اور ورم شدید ہوتا ہے۔ عروق جاذبہ میں ورم ہو جاتا ہے۔ اور اس حصے کی غدد جاذبہ بھی بڑھ جاتی ہیں بعض اوقات مرض مسموم قسم کی علامات عامہ مثلاً سر درد۔ بخار۔ وجع المفاصل کے ساتھ پیدا ہوتا ہے۔ جو حمی محرقہ اسہالی کی خفیف اور مخفی قسم کے مشابہ ہوتی ہیں پھر جیسے جیسے مرض بڑھتا جاتا ہے، علامتیں بھی نمایاں ہوتی جاتی ہیں۔ ہاتھوں کی پشت، گھٹنوں اور بعض جسم کے زیادہ وسیع حصوں پر سرخ رنگ کے دانے اور آبلے سے رونما ہو جاتے ہیں۔ جو کبھی چند ایک علیحدہ علیحدہ ہوتے ہیں۔ اور کبھی [illegible] کی صورت میں یہ دانے بہت جلد سراجہ کے مخصوص آبلوں کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ جو چیچک کے دانوں کے مشابہ ہوتے ہیں۔ یا بڑے بڑے غددی قسم کے پھوڑے ہو جاتے ہیں، یہ پھوڑے پھٹ کر ان سے متعفن پیپ خارج ہوتی ہے۔ اور یہ بے قاعدہ گہرے غددی قسم کے زخموں کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ عضلات

بالخصوص پنڈلیوں اور سینے کے عضلات میں غدی گلٹیاں ہو جاتی ہیں۔ یہ گلٹیاں ٹٹولنے پر بخوبی محسوس ہو سکتی ہیں۔ اور اکثر بہت درد کرتی ہیں۔ کچھ عرصہ بعد یہ نرم ہو کر عضلات کے اندر چھوٹے بڑے پھوڑے بن جاتے ہیں۔ ماؤف جوڑ بھی متورم ہو جاتے ہیں۔ اکثر اوقات غشاء مخاطی بھی مبتلائے مرض ہوتی ہے۔ ناک کے اندر بھی زخم ہوتے ہیں۔ کہا ہے ابتدائی طور پر ہی ناک ماؤف ہوتی ہے (متعاوہ) ایسی صورت میں شدید قسم کا زکام ہوتا ہے جس میں رطوبت بکثرت پتلی اور سخت بدبودار خارج ہوتی ہے۔ کچھ عرصہ بعد اس میں خون اور پیپ ملا ہوا آنے لگتا ہے۔ ناک کی اندرونی سطح اور باہر کی جلد متورم اور سرخ ہو جاتی ہے۔ جس کے بعد گاہے شدید زخم ہو کر گل سڑ جاتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی منہ۔ حلق۔ حنجرہ اور قصبۃ الریہ بھی زخموں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ شدید سعال شعبی اور گاہے ذات الریہ شعبی کی شکایت ہو جاتی ہے جس کے ساتھ سخت بدبودار، خون اور پیپ آمیز بلغم خارج ہوتا ہے۔

مزمن قسم کے امراض میں علامات خفیف ہوتی ہیں اور جلد، عضلات، جوڑوں اور غشاء مخاطی میں یہ علامات بتدریج بہت دیر میں رونما ہوتی ہیں۔ بخار اور دوسرے علامات عامہ بھی کم اور ہلکی ہوتی ہیں۔

تشخیص مرض۔ اس مرض کی شدید اقسام کو بعض اوقات تقیح الدم اور چیچک سے تشخیص کرنا پڑتا ہے۔ کیونکہ تقیح الدم کے پھوڑے اور چیچک کے آبلے اس کے پھوڑوں اور آبلوں کے مشابہ ہوتے ہیں۔ اس لئے مریض کے مکمل حالات اور طریق تعدیۂ مرض معلوم کرنے اور ان امراض کی مخصوص علامات کو پیش نظر رکھنے سے تشخیص کی جا سکتی ہے۔ اسی طرح مزمن مرض کی بعض اوقات آتشک اور سلی عوارض جلد سے تشخیص کرنا ضروری ہوتا ہے۔ اس کے لئے کیمیائی اور خوردبینی طریقوں سے امداد لینی پڑتی ہے۔

انجام مرض۔ شدید حالات میں یہ مرض اکثر مہلک ثابت ہوتا ہے۔ موت بالعموم دو سے چار ہفتے کے اندر واقع ہو جاتی ہے۔ مزمن قسم کے مریضوں میں بھی بعض اوقات علامات شدید شکل اختیار کر لیتی ہیں۔ اور اکثر پچاس فی صدی مزمن قسم کے مریض بھی تلف ہو جاتے ہیں۔ باقی مزمن قسم کے مریض مہینوں بلکہ برسوں کے بعد شفایاب ہو جاتے ہیں۔

علاج

حفظ ماتقدم۔ اس مرض سے حفظ ماتقدم کا انحصار مریض جانوروں کی فوری تشخیص اور ان سے کامل علیحدگی ہے۔ جو سائیس ان مریض جانوروں پر ملازم ہوں انہیں چاہیئے کہ اپنے چہرے، ہاتھوں اور لباس وغیرہ کو اکثر کاربالک صابن سے دھوتے اور مطہر کرتے رہیں۔ مریض انسانوں کے علاج اور تیمارداری میں اس قسم کی ہدایات کو پیش نظر رکھیں۔ اس کے ناک کی رطوبت اور زخموں کی پیپ کو دافع عفونت روئی سے جس کو جوشاندہ نیم یا مرکری لوشن میں تر کر لیا گیا ہو، صاف کرا کر کسی دافع عفونت محلول مثلاً کاربالک لوشن یا جوشاندہ نیم یا فینائل وغیرہ کے برتن میں ڈلوا دیا کریں۔

اصول علاج۔ مقام ماؤف کو اگر ظاہر ہو تو داغ دیں یا کاٹ کر نکال دیں۔ اور اس کے نیچے کی ساختوں کو قوی دافع عفونت محلولات سے دھوئیں۔ اگر عضلات وغیرہ میں پھوڑے بن گئے ہوں تو ان کو فوراً شگاف دے کر باحتیاط رطوبات فاسدہ سے پاک و صاف کر کے دافع عفونت محلولات سے مطہر کرائیں۔ باقی علامات عامہ کا تقیح الدم کے اصول پر علاج کریں۔

دستور العلاج۔ داخلی طور پر صبح کو نقوع شاہترہ یا یہ نسخہ دیں۔ گل سرخ۔ گل بنفشہ۔ گل گاؤزبان۔ شاہترہ۔ بیخ کاسنی کوفتہ خشک ہر ایک ۷ ماشہ، عناب ۵ عدد، بطریق معروف جیسانرہ بنا کر ناردو تولہ اس میں اضافہ کر کے پلا دیا کریں۔

تصبیح کے بعد ادویہ مسہلہ اضافہ کر کے تنقیہ کریں۔ اور مقامی طور پر شدت مرض میں فوراً گہرے پچھنے لگا کر فاسد خون نکال دیں بعدہٗ مرہم سفیدہ کافوری لگائیں۔

دستور جدید۔ پہلے تین روز تک (۱) مردار سنگ، صندل سفید، سفیدہ کاشغری اور کافور ہم وزن کو گلاب میں گھس کر اس میں پھایہ تر کر کے مقام ماؤف پر رکھیں بعدہٗ (۲) مرہم سفیدہ کافوری لگائیں۔ داخلی طور پر موجودہ عوارضات کے مطابق مناسب دوائیں دیں

منتخب و مجرب مرکبات

۱۔ مرہم سفیدہ کافوری۔ مرض سراجہ اور ستقادہ کے آبلوں کی نیز جلے ہوئے مقام کی سوزش اور درد کو تسکین دیتا ہے۔

صفت۔ کافور قیصوری ۲ ماشہ، مردار سنگ، سفیدہ کاشغری ہر ایک ۴ ماشہ، موم سفید ۱ ماشہ، روغن کنجد ۱۰ ماشہ سفیدی بیضہ مرغ ایک عدد بطریق معروف مرہم بنالیں اور بوقت ضرورت مناسب مقدار میں لے کر روئی یا پھائے کے اوپر لگا کر آبلوں وغیرہ مقام ماؤف پر لگوادیا کریں۔

علاج ڈاکٹری

ہدایات مندرجہ علاج طبی پر عمل کریں۔ ستقادہ میں ناک کو پٹاسیم پرمینگنیٹ یا ہائیڈروجن اکسائیڈ یا مرکری کلورائیڈ کے دافع عفونت محلولات سے صاف کرتے رہیں۔ سراجہ میں پھوڑوں کو شگاف دے کر اور مواد صاف کر کے زنک کلورائیڈ یا حرارت سے جلادیں۔ انگوائنٹم سیزریم (Ung Cinereum) کی دو سے تین گرام کی مقدار میں روزانہ جلدی گلٹیوں پر مالش کرنا بھی مفید ہے۔

مزمن مریضوں میں ایکس ریز شعاعیں فین سن (فین سن لائٹ) اور میلی ین (mallein) کی ۱/۲ سے ۱/۴ سی سی کی مقدار میں ہر دوسرے تیسرے روز دو ماہ تک زیر جلد پچکاری اکثر مفید ثابت ہوتی ہے

غذا و پرہیز (تنقیح الدم کے مطابق)

التہاب عضلی

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
عضلات کی سوزش	التہاب عضلی، ورم عضلی۔	مائیوسیٹس، مائی آئی ٹس (myositis myitis)

تعریف و ماہیت مرض۔ اس مرض میں جسم کے ارادی عضلات (گوشت اور مچھلیوں) کے اندر التہاب اور ورم پیدا ہو جاتا ہے

اقسام مرض۔ اس مرض کی تین قسمیں ہیں (۱) التہاب عضلی عفونی (۲) التہاب عضلی غیر عفونی اور (۳) التہاب عضلی نزفی اس مرض کی ایک خاص قسم ہے جس میں عضلات کے اندر اور درمیان جریان خون ہو جاتا ہے۔ اس کو ورم عضلی جریانی (پولی مائیوسیٹس ہیمورجیکا) کے نام سے نامزد کیا جاتا ہے۔

اسباب مرض۔ عفونی قسم کا التہاب پیپ پیدا کرنے والے جراثیم (کرویات عقدیہ۔ صدیدیہ۔ کرویات عنقودیہ صدیدیہ) سے پیدا ہوتا ہے۔ اور غیر عفونی قسم

کا التہاب بعض دوسرے امراض متعدیہ وغیرہ مثلاً محرقہ میعادی (ٹائیفائیڈ فیور)، مرض اسکربوط (سکروی) وغیرہ میں ہوجاتا ہے۔ بعض خاص قسم کے کرموں کے عضلات میں پہنچ کر وہاں مکین ہوجانے سے بھی ورم ہوجاتا ہے۔ بعض اوقات ایک خاص قسم کا التہاب عضلات جو التہاب عضلی جلدی (ڈرماٹومایو سائیٹس (Dermatomyositis)) کہلاتا ہے غیر معلوم اسباب سے بھی ہوجایا کرتا ہے۔ التہاب عضلی عظمی کے اسباب بھی تاحال معلوم نہیں ہوئے۔

علامات مرض۔ ورم عضلات عفونی اور غیر عفونی میں التہاب کی معمولی علامات سوزش، جلن، سرخی اور سوجن وغیرہ کے علاوہ بعض اوقات ماؤف عضلات میں خراج یعنی پھوڑے بھی بن جاتے ہیں۔ غیر عفونی میں سبب کی بھی موجودگی پائی جاتی ہے۔ التہاب عضلی جلدی میں ورم جلد اور اذیما (تہبج) بھی پایا جاتا ہے۔ اور وہ عموماً بتدریج شروع ہوتا ہے۔ لیکن آہستہ آہستہ جسم کے تمام عضلات اس میں مبتلائے مرض ہوسکتے ہیں۔ مقام ماؤف پر درد ہوتا ہے۔ اور نوبتی قسم کا ہلکا سا بخار بھی ہوجاتا ہے۔ ماؤف عضلات پر تہبج نمایاں ہوتا ہے۔ اور ان کے اوپر کی جلد پر شوری یا احمراری قسم کا ورم بھی ہوجاتا ہے۔ پسینہ بھی بکثرت آتا ہے۔ اور عموماً طحال بڑھ جاتی ہے۔ اگر عضلات تنفس ماؤف ہوں تو آخر میں ذات الریہ کا عارضہ بھی ہو جاتا ہے۔

التہاب عضلی عظمی شاذ و نادر پیدا ہوتا ہے۔ اور اس میں عضلی جھلیوں، عضلات کے جوہر میں اوتار اور رباطات وغیرہ میں غیر طبعی عظمی ساختیں پیدا ہوکر تحجر مفاصل کا باعث ہوتی ہیں۔ یہ مرض بالعموم ابتدائی زندگی میں رونما ہوتا ہے اور عورتوں کی بہ نسبت مردوں میں زیادہ پیدا ہوتا ہے اس مرض کے تین درجے ہوتے ہیں۔ پہلے درجے میں عضلات کے اندر مقام ماؤف پر ورم ہوتا ہے دوسرے درجے میں اس میں لیفی ساخت پیدا ہوجاتی ہے۔ اور تیسرے درجے میں لیفی ساخت کے اندر کلسی یا ارضی تغیرات رونما ہو کر وہ ہڈی کی شکل اختیار کرلیتی ہے۔ بالعموم پشت اور گردن کے عضلات اس میں پہلے مبتلا ہوتے ہیں۔ اور ریڑھ کے مہروں کے رباطات ہڈی کی شکل میں تبدیل ہوجاتے ہیں جس سے ریڑھ میں بدوضعی اور سختی پیدا ہوجاتی ہے۔ اس کے بعد بالائی اور زیریں اطراف اس میں مبتلا ہوتے ہیں۔ اور عضلات کے منقبض ہوکر سکڑ جانے سے جوڑ سخت اور متحجر ہوجاتے ہیں۔ بالآخر چبانے والے عضلات کے ماؤف ہو جانے سے زیریں جبڑے کی حرکات باطل ہوجاتی ہیں۔ اس کے بعد مریض صاحب فراش ہوکر کسی ثانوی عارضہ مثلاً ذات الریہ یا زخم ہائے بستری وغیرہ سے فوت ہوجاتا ہے

تشخیص مرض۔ اس مرض کی تشخیص کچھ زیادہ مشکل نہیں ہے۔ ماؤف عضلات میں سختی، سوجن، گرمی اور سرخی وغیرہ مخصوص علامات سے اس کی بخوبی تشخیص ہو سکتی ہے۔

رفتار و انجام مرض۔ عفونی اور غیر عفونی قسم کا ورم مناسب علاج سے رفع ہوجاتا ہے۔ لیکن التہاب عضلی جلدی اور عظمی آہستہ آہستہ بڑھتے رہتے ہیں۔ اور اکثر اوقات مہلک ثابت ہوتے ہیں۔

اصول علاج۔ ازالہ اسباب کریں۔

اگر مرض بوجہ تپ محرقہ عارض ہوا ہو تو تریاقات کا استعمال کریں۔ تاکہ مرض کی سمیت دور ہوجائے۔ اگر وجع المفاصل اور نقرس کا مواد سبب مرض ہے۔ تو اصل مرض کا علاج کریں اگر روائت غذا سبب مرض ہے تو مریض کی غذا میں تصرف کریں۔ اور اسے عمدہ زود ہضم اور جید الکیموس اغذیہ دیں۔ اور کھلی ہوا اور سورج کی روشنی میں رکھیں

دستور علاج۔ اگر ورم اعصاب کے ساتھ پھوڑے بھی نکلنے لگیں یا پیپ دار مواد رسنے لگے تو مریض کو تریا

فاروق بقدر ۲ سرخ صبح و شام کھلائیں۔

۲۔ زعفران اور عنبر ہموزن گلاب کے ساتھ کھرل کرکے حبوب نخودی بنالیں اور ہر روز صبح و شام یہ حبوب کھلائیں۔

۳۔ اگر مریض کو ورم جلد اور تبخیع عارض ہو تو سورنجاں تلخ۔ سورنجاں شیریں۔ قسط تلخ۔ قسط شیریں۔ جنطیانہ۔ بادیان۔ گل سرخ۔ گل سیوتی۔ دانہ الائچی کلاں کا سفوف ہمراہ عرق گاؤزبان کھلائیں۔

۴۔ یوگراج گوگل کا استعمال کرائیں

۵۔ شہد خالص، عرق بادیان میں جوش دے کر پلایا کریں

علاج

التہاب عضلی عفونی میں معمولی ورم کے اصول پر علاج کریں۔ اور رواداعات کا بھر رواداعات اور محللات و مرخیات کا بعدہٗ صرف محللات کا استعمال کریں۔ اور خراج بن جائے تو بذریعہ عمل نشتر سے جراحی شگاف دے کر زخم کو صاف کریں۔ اور بعدہٗ مندمل قروح مرہم لگائیں۔

التہاب عضلی جلدی اور التہاب عضلی عفونی کا ابھی تک کوئی علاج معلوم نہیں ہوا۔ عام اصولوں پر جو مناسب تدابیر ہیں انہیں اپنے عمل میں لائیں

علاج ڈاکٹری

اس مرض کے ازالہ کے لئے کوئی خاص دوا معلوم نہیں کونین سیلی سلیٹ ۳ گرین کی مقدار میں صبح و شام کھلاتے رہیں۔

اگر بدن پر خراج اور پھوڑے نکلنے لگیں تو (...) کا ٹیکہ کریں۔

بقیہ صفحہ نمبر ۲۸

کا نتیجہ ہیں۔

دونوں افسانے نہایت دلچسپ اور پاکیزہ ہیں، شروع سے لے کر آخیر تک کہانی اتنی دلچسپ ہے، کہ ختم کئے بغیر چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا۔ مزاح نہایت موزوں ہے اور جگہ جگہ چند مزاحیہ جملے پڑھنے والے کی تھکان کو رفع کرتے رہتے ہیں، محبت اور عشق کی داستان شروع سے لے کر اخیر تک پاکیزگی اور صفائی سے چلتی ہے۔

ادبی لحاظ سے بھی ہر دو ناول بلند پایہ ہیں۔

قیمت ہر ایک ناول ۸ آنے

ملنے کا پتہ۔ کتابستان پوسٹ بکس نمبر ۶۲۱۴ بمبئی نمبر ۱

تجدید طب

(از زبدۃ الحکماء حکیم محمد خلیل شاہ۔ گڑھی شاہو۔ لاہور)

قارئین کرام! ایلوپیتھی کا روز افزوں عروج اور یونانی
ب کا تنزل آپ پر مخفی نہیں۔ دو حریف طبوں کا یہ تناسب
ساس اہل فن کے لئے کم تکلیف دہ نہیں۔ جلب زر کا سوال
سرا ہے۔ اسے چھوڑ دو کہ کوئی شخص طبیب بن کر روزی
سکتا ہے یا نہیں۔ سوال یہ ہے کہ فن طب جو ہمیں اپنے
لیل القدر بزرگوں کا گرانمایہ سرمایہ ملا ہے۔ اب اگر ہماری
لی سے اسے راہیٔ عدم ہونا پڑا تو پھر قیامت تک اس
نشان پیدا نہیں ہو سکے گا۔ کیونکہ علوم و فنون کتابوں کے
صفحوں پر زندہ نہیں رہا کرتے۔ ارباب فن کی کوششوں
ے عملی زندگی میں آکر زندہ رہا کرتے ہیں۔ علاوہ اس
ے کہ یہ طب ہمارے اسلاف کی علمی تحقیقات کا ذریں
رہے۔ سیاسی حیثیت سے بھی ہمیں اسکی حیات و بقا
اشد ضرورت ہے۔ غور کرنے پر معلوم ہوگا کہ ایلوپیتھی
یک ایسا درخت ہے۔ جس کی جڑیں یورپ میں اور شاخیں
ہندوستان میں ہیں۔ ہم ہندوستانی اس کے سایہ اور پھلوں
سے فائدہ حاصل کر رہے ہیں۔ اگر ہم ملکی حکومت چاہتے ہیں
ہمیں ملکی صناعات کو بھی ضروریات زمانہ کے مطابق ترقی
شاہراہ پر لانا چاہیئے۔ اور اس کی ذمہ داری لیڈروں پر
ہیں۔ اہل فن کے کندھوں پر ہے۔ اس لئے نہایت ضروری
ہے کہ طب کے اس ساکت و صامت بت کو متحرک کرنے
کوشش کی جائے۔ تاکہ یہ شاہراہ ترقی پر گامزن ہو سکے
پ جانتے ہیں کہ جس لائن پر اس بت کو شیخ بو علی سینا
ور محمد زکریا رازی چھوڑ گئے ہیں۔ شائد ہی یہ وہاں سے
یک انچ آگے سرکا ہو۔ اب ہمیں اس کے جمود کے اسباب
ر غور کرنا چاہیئے

متقدمین کے متعلق متاخرین کا حسن اعتقاد اس قدر بڑھا
ہوا ہے کہ ان کے مرتب کردہ نظریات میں چون و چرا کی گنجائش
نہیں سمجھی جاتی۔ اور علم طب کو مکمل و اکمل سمجھ لیا گیا ہے۔ میرے
خیال میں علم طب کو اتنا مکمل سمجھ لینا کہ اس میں اضافات کی
گنجائش نہ ہو یا جدید خیال کے لوگوں کی طرح اتنا بوسیدہ خیال
کرنا کہ وہ اب قابل التفات نہ ہو۔ دونوں قسم کے خیالات
خالی از حماقت نہیں۔ طب کو کب مکمل سمجھ لیا گیا۔ یہ وہ دور
ہے جب کہ صرف علمائے دین ہی اسے سیکھتے تھے۔ وہ علوم
دین۔ قرآن کریم تفسیر۔ حدیث شریف کے ساتھ علم طب
بھی پڑھا کرتے تھے۔ جس طرح مذکورہ علوم میں شک۔ تبدیلی۔
اور اضافہ کی گنجائش نہیں۔ اسی طرح وہ علم طب کو بھی جامع
و مانع سمجھنے لگے۔ ان کے اذہان کی اس کیفیت نے
طبی ترقیات کو یک دم روک دیا۔ میں ان کی مقدس
ہستیوں پر اعتراض نہیں کر رہا۔ صرف یہ بتا رہا ہوں کہ وہ
بزرگ جس طرح بخاری شریف۔ موطا امام مالک۔ بیضاوی شریف
کی عبارتوں کو نقل کرتے ہیں اور اس میں اپنی طرف کے اضافہ
کو گناہ سمجھتے ہیں۔ اسی طرح قانون شیخ حادی کبیر نفیسی وغیرہ
کتب طب میں بھی کسی اصلاح کو گناہ سمجھتے رہے ہیں۔ اس
لئے طب کی ترقی رک گئی

دوسرے طب یونانی طبیعات کے کندھوں پر ترقی
کرتی رہی ہے۔ اور ایلوپیتھی سائنس کے کندھوں ترقی
کر رہی ہے۔ موجودہ سائنس بڑے عروج پر ہے اس لئے
ایلوپیتھی خاطر خواہ ترقی کر رہی ہے۔ طبیعات قدیم کو اب
کوئی نمایاں حیثیت حاصل نہیں۔ بنیادی معادن کے
انحطاط نے طبی دنیا میں سکوت پیدا کر دیا ہے طبیعات

قدیم کا تو یہ حال ہے۔ کہ ہفت اقلیم، خط استوا، اعتدال، ارکان اربعہ وغیرہ وغیرہ مسائل صرف طب کے طالب علموں کی زبان پر ہی سنے جاتے ہیں۔ لیکن یہ کوئی مایوس کن امر نہیں طب بھی چند ایک غیر ضروری تھیوریوں کو چھوڑ کر موجودہ سائنس کی روشنی میں ترقی کر سکتی ہے۔ اور اس کی ذاتی حیثیت بھی قائم رہ سکتی ہے۔ جسے کسی دوسری فرصت میں عرض کروں گا۔

۲۔ ڈاکٹروں نے جراحت میں حیرت انگیز ترقی کی ہے اور طبیبوں کا حال یہ ہے کہ ان کے اپنے فن میں ختنا ذخیرہ پہلے سے موجود ہے۔ اسے بھی استعمال نہیں کرتے طبیبوں نے یہ حصہ ناخواندہ جراحوں کے ذمہ کر دیا۔ جس کا نتیجہ ظاہر ہے۔ علم الجراحت کے متعلق طبیبوں کی پسماندگی کی ایک اور نہایت اہم وجہ ہے۔ جس کی طرف شائد کسی نے توجہ نہ کی ہو۔ وہ یہ ہے کہ آج تک طب یونانی پر جتنی کتابیں لکھی گئی ہیں۔ سب کی ترتیب یہ ہے کہ امراض سر سے شروع کر کے امراض جلد پر ختم کرتے ہیں۔ اور ضربہ، سقطہ، سموم، ملذوعہ، سموم مشروبہ وغیرہ کو کتاب کے چند آخری صفحوں پر جگہ دیتے ہیں۔ منطقی اعتبار سے تو یہ ترتیب نہایت موزوں ہے۔ اور دلائل کی رو سے کسی کی مجال نہیں کہ اس پر اعتراض کر سکے۔ لیکن اس لحاظ سے کہ فن طب کے طالب اس حصہ پر زیادہ توجہ نہیں دیتے۔ کیونکہ کسی بھی خشک مضمون کی کتاب کے آخری صفحات زیادہ دلچسپی سے نہیں پڑھے جاتے۔ اور اسی حصۂ طب میں ترقی کر کے ڈاکٹر دیسی طبیبوں پر فوقیت حاصل کر رہے ہیں۔ اس لئے جدید مصنفین کو چاہیئے کہ اس موضوع پر علیحدہ کتابیں لکھیں۔ نیز ذرا جرأت کر کے اس فن چہارم کو فن اول کی جگہ لے آئیں۔ تاکہ طبیبوں کی توجہ مبذول کرائی جا سکے

۳۔ دیسی طب کے متعلق عام شکایت یہ ہے کہ اس کی دوائیں بڑی ناگوار ہوتی ہیں۔ جوشاندوں کے بڑے بڑے پیالے بھر کر پینا بڑا عذاب ہے۔ نیز دوائیں بڑی دیر میں اثر کرتی ہیں۔ اس قسم کا جو پروپیگنڈا ہو گیا ہے یہ عوام کی طرف سے تو جائز شکایت ہے۔ کیونکہ جب وہ مریض ہو کر کسی طبیب کے زیر علاج ہوتے ہیں تو مذکورہ مصائب سے واسطہ پڑتا ہے۔ لیکن طبیب اگر فن طب پر اعتراض کریں کہ ہمیں اس فن میں سوائے جوشاندوں کے قدحوں اور مٹھی بھر پھانکنے والے سفوفوں کے اور کچھ نظر نہیں آتا تو یہ لغو اعتراض ہے۔ اور طبیب کی اپنی عدم قابلیت کا ثبوت ہے۔ مجھے خدا کے فضل سے پانچ سال کامیاب پریکٹس کرتے گذرے ہیں۔ لیکن کبھی میرے مریضوں نے دوا کے ناگوار ہونے کی شکایت نہیں کی۔ بلکہ اکثر لوگوں سے سنا گیا ہے کہ ڈاکٹری دوائیں کڑوی ہوتی ہیں۔ اور دیسی خوشگوار اور خوش ذائقہ ہوتی ہیں۔ دوا کے مؤثر اور غیر مؤثر نیز زود اثر یا دیر اثر ہونے کا مدار صحیح تشخیص و تجویز پر ہے۔ اگر دوا مرض کے مطابق تجویز کی جائے۔ تو دیسی دواؤں سے بھی بہت جلد فائدہ ہو جاتا ہے۔ شفاء الملک حکیم محمد حسن صاحب قرشی نے فارماکوپیا شائع کر کے طبیبوں کے لئے زود اثر اور قلیل المقدار ادویات تجویز کرنے کی سہولتیں بہم پہنچا دی ہیں لیکن اس میں ہر مرض کے لاتعداد نسخے ہیں مختصر سا فارماکوپیا ہونا چاہیئے۔ میرے خیال میں مؤتمن کامل طبیب اگر اپنا لائحہ عمل بالکل پیش کر دیں تو موجودہ ضروریات کے متعلق معقول فارماکوپیا تیار کیا جا سکتا ہے طبیب حضرات ذرا غور کریں کہ طب میں ادویات کا استعمال جوشاندہ، خیساندہ، سفوف، معجون، عرق، شربت، رُب ست، خمیرہ وغیرہ وغیرہ کی شکل میں ہے۔ کیا ضروری ہے کہ جو بھی مریض آئے ہم اسے جوشاندہ پینے پر ہی مجبور کریں ان تمام میں جوشاندہ ہی کچھ قابل نفرت ہے

اگر طبیب کا اپنا دواخانہ ہو۔ اور وہ مفرد دواؤں کے خواص کا ماہر ہو۔ نیز وہ پرانے نسخوں میں تغیر و تبدل گناہ نہ سمجھتا ہو تو وہ نہایت آسانی سے قلیل المقدار دوائیں استعمال

باقی بر صفحہ ۲۵

مطب

ازافادات شفاء الملک حکیم محمد حسن صاحب قرشی

محرقہ بطنیہ

تشخیص کی اہمیت

ایک مشہور رئیس کی صاحبزادی کو پہلے دو تین روز نزلہ وزکام ہوا۔ اس کے بعد بخار شروع ہو گیا۔ ساتھ ہی کھانسی تھی اور سینہ پر بوجھ معلوم ہوتا تھا۔ مقامی ڈاکٹر کی طرف رجوع کیا گیا۔ اسے انفلوئنزا خیال کر کے کچھ دوائیں دیں۔ ان سے نزلہ وزکام کو تو آرام ہو گیا۔ مگر حرارت زائل نہیں ہوئی۔ مریضہ نے دو ہفتہ سے غذا بالکل ترک کر دی تھی۔ حرارت صبح ۹۹ اور شام کو سو درجے تک ہوتی تھی۔ مقامی معالجین کو اس امر کا اشتباہ تھا کہ یہ حمیٰ فصلی (ملیریا) ہے یا محرقہ بطنیہ ہے یا انفلوئنزا۔ آخر حضرت شفاء الملک بہادر کو بلوایا گیا۔

قبلہ موصوف نے مریضہ کا معائنہ فرمایا ڈیڑھ ہفتے سے بخار تھا۔ نبض سریع ضعیف متواتر تھی۔ گلا صاف تھا۔ نزلہ وزکام نہیں تھا۔ مگر کھانسی موجود تھی۔ آنتوں میں نفخ تھا۔ قبض کی شدید شکایت تھی۔ کئی روز سے اجابت نہیں ہوئی تھی حضرت شفاء الملک نے تشخیص کیا کہ یہ محرقہ بطنیہ ہے۔ اور اس کے لئے حسب ذیل نسخے تجویز فرمائے

ھوالشافی

دوا سفید ایک سرخ۔ خمیرہ مروارید ۲ ماشہ میں ملا کر کھائیں اور خاکشی ۵ عدد، عناب ۵ عدد، مویز منقیٰ ۹ عدد، بادیان ۵ ماشہ گاؤزبان ۵ ماشہ بھگو چھان کر ترنجبین ۲ تولے ملا کر پئیں۔

عرق معتدل اتولہ عرق سپستان اتولہ ملا کر دیں غذا میں دودھ۔ پتلا ساگودانہ۔ آبجو تجویز کیا گیا ایک روز دواؤں کے استعمال سے کھانسی کم ہو گئی۔ اور اجابت ہونے سے مریضہ کی بے چینی رفع ہو گئی۔ نیز غذا کے بالکل نہ لینے سے جو بے خوابی کی شکایت تھی وہ بھی دور ہو گئی حکیم صاحب تیسرے روز واپس آ گئے اور یہ ہدایت کر آئے کہ یہی دوائیں دی جائیں۔ مگر نسخہ میں ترنجبین کی جگہ مصری استعمال کریں۔ ایک ہفتہ تک دواؤں کے استعمال سے اگرچہ طبیعت بحال ہو گئی۔ مگر حرارت زائل نہ ہوئی۔ اس پر مریضہ کے تیماردار اسے لاہور لے آئے۔

لاہور آنے کے بعد پھر یہی نسخہ جاری رہا۔ لاہور آنے کے بعد تین ہفتے تک حرارت باقی رہی۔ اس دوران میں ایک مشہور ڈاکٹر نے مسماع الصدر وغیرہ سے مریضہ کا معائنہ کیا اور یہ رائے ظاہر کی کہ مریضہ کو محرقہ بطنیہ نہیں ہے۔ بلکہ ابتدا میں ذات الجنب کا حملہ ہوا اور اسب پھیپھڑوں کے غلاف میں پانی ہے۔ اسی لئے یہ خفیف حرارت ہے۔ اور جب تک اس مائیت کا اخراج نہیں ہوگا۔ اس وقت تک حرارت دور نہیں ہوگی۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے اس غرض کے لئے ایکس ریز کرانے کے لئے کہا۔

ڈاکٹر صاحب کی اس تشخیص سے مریضہ کے تیماردار گھبرا گئے اور حضرت شفاء الملک صاحب کو اطلاع دی۔ انہوں نے مریضہ کا پھر معائنہ کیا تنفس کی دقت اور کھانسی بالکل نہیں تھی مریضہ دونوں پہلوؤں پر بسہولت لیٹ سکتی تھی۔ گہرا سانس بسہولت لے سکتی تھی اور گہرا سانس لینے سے کسی جگہ پر درد یا چبھن محسوس نہیں ہوتی تھی۔ نبض میں صلابت و انتشار قطعاً نہیں تھی اسلئے حکیم صاحب نے فرمایا کہ ڈاکٹر صاحب کی تشخیص صحیح نہیں ہے اور نہ ہی ایکس ریز کی ضرورت ہے اور نسخہ مذکورہ جاری رکھنے کو کہا۔ چنانچہ یہ نسخہ جاری رکھا گیا جس سے ایک ہفتہ کے مزید استعمال سے حرارت زائل ہو گئی اور مریضہ کے تیمارداروں کے تمام توہمات اور خطرات دور ہو گئے

دستور العلاج جدید

مختصر زود اثر اور اصولی نسخے

گذشتہ سے پیوستہ

(از جناب حکیم و حافظ محمد قسیم الدین صاحب صدیقی فاضل الطب والجراحت، کھاتولی)

استسقاء

خیساندہ کشنیز خورد	۵ تولہ
شربت دینار	۲ تولہ

قیلۃ الماء (ہائیڈروسیل)

نوشادر	۳ ماشہ
سپرٹ	ایک اوقیہ
پانی	۸ اوقیہ

اس سیال میں کپڑا بھگو کر مقام ماؤف کو تر رکھنے سے خفیف حالات میں فائدہ ہو سکتا ہے۔ اس مرض کے علاج میں کامیابی خاطر خواہ بیرونی دواؤں سے حاصل نہیں ہوتی۔ بلکہ دستکاری کی ضرورت پیش آتی ہے

لہذا ہر معالج یا نسخہ نویس کو اعمال جراحیہ سے واقفیت رکھنا چاہیئے۔ تاکہ خود اگر عمل جراحی انجام نہ دیا جا سکے تو کم از کم مریض کو صحیح اور بروقت مشورہ سے مستفید کر سکے یہ بھی ایک قابل قدر خدمت ہے۔ اور معلومات کی دلیل ہے۔ چنانچہ بہت کچھ حضرات محض مشوروں کی فیس وصول کرتے ہیں۔ اور یہ دماغی محنت اور وسیع مطالعہ کا صحیح معاوضہ ہے

پانی نکالنے کا طریقہ

صفن (سکروٹم) کو صاف کرکے اس پر ٹنکچر آیوڈین لگائیں۔ اور ایسا مقام تلاش کریں۔ جہاں سطحی وریدیں نمایاں نہ ہوں۔ اس جگہ ٹروکار اینڈ کینولا کو (آلہ بازلہ) داخل کرکے طبقہ غمدیہ (ٹیونیکا ویجی نیلس) تک پہنچا دیں۔ آلہ کا رُخ اوپر اور نیچے کی طرف رکھیں تاکہ خصیہ زخمی نہ ہو جائے۔ اس کے بعد کینولا کو ساختوں میں چھوڑ کر ٹروکار کو باہر نکال لیا جائے۔ ٹروکار نکالتے ہی رطوبت خارج ہونی شروع ہو جائے گی۔ جب رطوبت خارج ہو جائے تو کینولا کو بھی نکال لیں۔ اور سوراخ کو کلوڈین سے بند کر دیں۔ یہ ایک عارضی علاج ہے۔ جس سے مریض کی تکلیف وقتی طور پر رفع ہو جاتی ہے۔

علاج بالاحتقان۔

مذکورہ بالا طریقہ سے پانی نکالنے کے بعد دو۔ سی۔ سی ٹنکچر آیوڈین پورے تھیلے کا پہلے ہی دن انجکشن کریں۔ اور ایک ہفتہ بعد تین سے چار سی۔ سی کا انجکشن کریں۔ اس کے بعد تین ہفتے گذار کر دیکھیں کہ سیال اس عرصہ میں اگر جذب نہیں ہو چکا ہے۔ تو تیسرا انجکشن کریں۔ اس علاج کا فائدہ یہ ہے کہ طبقہ غمدیہ میں غیر عفونی التہابی تغیرات پیدا ہو کر اس طبقہ کی سطوح ملتصق ہو جاتی ہیں۔ تجویف معدوم ہو جاتی ہے اور پھر دوبارہ سیال جمع ہونے کا موقع نہیں رہتا ہے۔ اس مقصد کے لئے دوسرے مرکبات بھی کام میں لاتے ہیں مثلاً گلوکوز سولیوشن۔ سوڈیم موربیٹ۔ ٹنکچر آیوڈین۔ کاربولک ایسڈ وغیرہ۔ یہ کثیر الاستعمال اور سہل علاج ہے۔

علاج بالجراحت (آپریشن)

مریض کو کلوروفارم سے بے ہوش کرکے صفن میں شگاف

نکالکر طبقہ غمدیہ کو ظاہر کیا جاتا ہے۔ اور اس میں شگاف لگا کر اس کا پانی خارج کر دیا جاتا ہے۔ پھر طبقہ غمدیہ دوسری ساختوں سے جدا کر کے یا تو خصیہ کے قریب سے کاٹ دیا جاتا ہے۔ یا اس طبقہ کو خصیہ کے اوپر پوٹ دیا جاتا ہے۔ دونوں طریقوں کی غرض یہ ہے کہ طبقہ غمدیہ کی تجویف غائب ہو جائے۔ رگیں جو اس اپریشن میں کٹ جائیں۔ ان کو احتیاط سے باندھ دینا چاہیئے۔ اور خصیہ کو صفن میں رکھ کر صفن کو اس کے اوپر سی دینا چاہیئے۔ اگر اس اپریشن کو غور اور احتیاط کے ساتھ کیا جائے تو دشوار اور پیچیدہ نہیں ہے۔ یہ اس مرض کا بہترین طریقہ علاج ہے۔

ضعف قلب

مشک	۲ رتی
جدوار	۱ ماشہ

شہد میں ملا کر چٹائیں۔ یہ مختصر نسخہ دواء المسک سے کم نہیں ہے۔

ارتخائے عظیم (کولیپس)

جوہر کلاہ گردہ سیال (لائیکر ایڈرینالین ہائیڈروکلورائیڈ $\frac{1}{1000}$) ۵ بونڈ

آب کافور	ایک چمچہ چار

نوٹ۔ مقام قلب پر گرم سینک کریں۔

خناق

مشک خالص	۲ رتی
آب انناس	۲ تولہ

نوٹ۔ مشک مقوی قلب ہے۔ اور آب انناس غشا کاذب کو تحلیل کرتا ہے۔

خناق

برگ بنفشہ
نمک طعام
} بقدر ضرورت

پانی میں جوش دے کر غرغرے کرائیں۔

شربت داؤدی۔

برہمی	۵ تولہ
قند سفید	ایک سیر

حسب دستور شربت تیار کریں۔ یہ شربت گرفتگی آواز میں نہایت مفید ہے۔ آواز میں قوت اور صفائی پیدا کرتا ہے۔ چنانچہ وعظ و تقریر، مباحثہ، مناظرہ یا گانے سے پہلے اس کو خالص چاٹنا چاہیئے۔ حافظہ کی خرابی اور دماغی کمزوری میں بھی قابل قدر چیز ہے۔

ذات الریہ شعیبی (ڈبہ اطفال)

مشک خالص
جائفل
ست لوبان
ایلوا
رب السوس
} ہموزن

آب ادرک میں بقدر مونگ گولیاں بنائیں۔ ڈبہ اطفال میں محرکات کا ابتدا مرض سے ہی خیال رکھیں۔ مذکورہ نسخہ میں متعدد رعایتیں ملحوظ ہیں۔

بچوں کی لاغری اور کمزوری

آب آہک	۲ تولہ
آب سنترہ	۱ تولہ
گلوکوز	۲ ماشہ

اس نسخہ میں کیلسیم، حیاتین ج اور حیاتین د کی خاص طور پر رعایتیں ہیں۔

قبض دائمی

سبوس اسپغول	۲۰ ماشہ
عرق بادیان	۶ تولہ
روغن بادام	۶ ماشہ

بوقت خواب دیں۔ نہایت نفیس مزلق ہے اور بحران میں بھی اس لحاظ سے مفید ہے کہ قبض رفع ہو جاتا ہے (باقی آئندہ)

علاج بالمفردات

(از جناب حکیم محمد طفیل صاحب گورداسپوری)

سنگ گردہ و مثانہ

جنگلی کبوتر کی بیٹ دو درم ہموزن کھانڈ ملا کر پانی کے ساتھ دیں۔

درخت غار کے پتوں کا جوشاندہ بنا کر پلائیں

گل داؤدی کی پکھڑیاں خشک کر کے کوٹ لیں اور اس کے ہموزن کھانڈ ملا کر کھلائیں۔

زرد آلو کی گوند کو باریک کر کے ۲ ماشہ ہمراہ شربت بزوری دیں۔

سونف ۷ ماشہ کوٹ کر جوشاندہ بنا کر صبح و شام دیں

کشتہ شیشہ منسل اور پان میں کیا ہوا ۲ رتی شیرہ گوکھرو کے ساتھ دیں۔

برگ نیم جلا کر اس کا کھار نکال کر ۲ ماشہ شربت بزوری کے ساتھ دیں

مولی کے بیج کوٹ کر جوشاندہ بنا کر صبح و شام پلائیں

کشتہ حجر الیہود شورہ اور مولی میں تیار کیا ہوا ۱ رتی صبح و شام ہمراہ شیرہ کاسنی دیں۔

تخم سنبھالو ۳ ماشہ کا جوشاندہ بنا کر صبح و شام پلائیں

انگور کی لکڑی کی راکھ خوراک ۶ ماشہ گوکھرو کے شیرہ کے ساتھ دیں

بچھو چالیس عدد روغن کنجد ۱۲ تولہ میں پکا کر روغن تیار کریں۔ ۱۲ یوم کے بعد مثانہ کی پتھری میں پچکاری کریں

کرنجوہ کی کونپل کو خشک کر کے اس کی راکھ بنا کر خوراک دو درم دو تولہ شہد میں ملا کر کھلائیں۔

مولی کی جڑ کو بغیر پتوں کے کوٹ کر اس کا نچوڑ ایک تولہ شہد میں ملا کر کھلائیں

کبوتر کے بچوں کو نمک اور مصالحہ ڈال کر روغن کنجد میں بھون کر کھلائیں۔

پرسیاؤشاں ۵ ماشہ جوشاندہ بنا کر صبح و شام پلائیں۔

شیشم کے پھلوں کا تیل ۱ ماشہ ہر روز دودھ میں ملا کر پلائیں۔

تل کی لکڑی جلا کر دو درم اس کی راکھ ایک درم شکر کے ساتھ کھلائیں۔

اندرجو ۵ ماشہ کوٹ کر جوشاندہ بنا کر صبح و شام پلائیں

مغز کرنجوہ کوٹ کر چھان کر بقدر ایک ماشہ ۲ ماشہ شہد میں ملا کر کھلائیں

جنطیانہ ۳ ماشہ کو پانی میں جوشاندہ بنا کر صبح و شام پلائیں۔

چولائی کا ساگ صبح و شام کھلائیں۔

خراطین خشک کئے ہوئے پیس کر بقدر ۵ ماشہ شیرہ خربوزہ سے دیں۔

تل کی کونپل سایہ میں خشک کر کے جلائیں۔ اور ہر روز دو درم کھلائیں

مرغی کے جن انڈوں سے بچے نکل آئے ہوں ان کی خاکستر بنا کر کھائیں۔

عرق جوانسہ صبح و شام پلائیں۔

عود صلیب ۱ ماشہ شیرہ خربوزہ کے ساتھ استعمال کریں

لوہے کی انگوٹھی یا چھلہ پہننا مفید ہے
بچھو کی راکھ بقدر ارتی صبح و شام کھلائیں۔
سنگ یہود آب کنوار گندل میں کشتہ کیا ہوا ۱م رتی
شام کھلائیں۔
خرگوش کی راکھ بناکر ا ماشہ شربت بزوری کے ساتھ

کشتہ حجرالیہود صرف مولی میں کیا ہوا چار رتی تا ماشہ
میں دیں۔ اور پر سے شیر گاؤ نیم گرم گھی ملاکر پلائیں۔
ہدہد کا گوشت کھلائیں
کشتہ حجرالیہود کلتھی اور مولی میں کیا ہوا خوراک ارتی
ہمراہ جوشاندہ خربوزہ شربت بزوری ملاکر پلائیں
خرگوش کا گوشت سرخ چنوں کے پانی میں
پکاکر کھلائیں۔

کیا آپ کو معلوم ہے

از رسالہ ہیلتھ

کہ حمی محرقہ اسہالی (ٹائیفائڈ فیور) پھیلانے میں ان
کا بہت سا حصہ جو بظاہر تندرست ہیں۔ اور جن کے
ب و پاخانے میں جراثیم حمی محرقہ کثرت سے موجود ہوتے
یہ لوگ اگر کھانے پینے کی اشیاء کو آزادی سے ہاتھ
ں، تو بہت سے تندرستوں کو مبتلائے مرض کر
ہیں۔

۲۔ کہ حمی محرقہ اسہالی آج کل ممالک متحدہ امریکہ کی فوج
بہت کم ہوگیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہاں ہر
پاہی کو اس بخار کا ٹیکہ لگایا جاتا ہے۔ اور یہ ٹیکہ بے
ہوتا ہے۔

۳۔ کہ ٹائیفائڈ بخار سے بچنے کے ٹیکہ سے دو سے
سال کے عرصہ تک اس بخار کے حملے سے محفوظ ہو
جاتے ہیں۔

۔ کہ جن لوگوں کو ٹائیفائڈ کے مریضوں کی تیمارداری
پڑتی ہے۔ یا ان لوگوں کے زیادہ قریب رہنا پڑتا
ہے ان میں مبتلائے مرض ہونے کا امکان زیادہ ہوتا ہے
لئے ان کو ٹیکہ جلدی جلدی دوبارہ سہ بارہ کرالینا
چاہیئے۔

۵۔ کہ ٹائیفائڈ کی ویکسین ٹائیفائڈ کے مردہ جراثیم سے
تیار کی جاتی ہے

۶۔ کہ پہلی جنگ عظیم کے بعد ۲۵ اور ۳۵ سال کی درمیانی
عمر کے لوگوں میں حمی محرقہ اسہالی بہت کم ہوگیا۔

۷۔ کہ کچی اغذیہ۔ ناصاف دودھ۔ میلی کچیلی عادات کوڑے
کرکٹ کا گلی محلوں میں سڑتے رہنا۔ یا پینے کے پانی
کے قریب پڑا رہنا۔ ٹائیفائیڈ کی تعدی کے اسباب ہیں

۸۔ کہ ٹائیفائیڈ سے بچنا اس طرح ممکن ہے کہ صاف
پانی پسچورائز کیا ہوا دودھ۔ اور صاف ستھری غذا استعمال
کی جائے۔ اور فضلات کو باہر پہنچانے کا معقول انتظام کیا
جائے۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کی ویکسین کا ٹیکہ بھی
ہر تین سال کے بعد کرایا جائے۔

۹۔ کہ وہ مسافر جو مشتبہ علاقے میں جائیں۔ پہلے
ٹیکہ کرالیں

مجربات

(ادارہ)

ضماد چنبل۔ پرانے اور نئے مرض کے لئے نہایت مفید ہے۔

جوکھار ۱ تولہ۔ ہرتال طبقی ۱ تولہ شیر مدار ۱۲ تولہ۔ روغن کنجد ۸ تولہ۔ نیلا تھوتھا ۱ تولہ۔ خشک دواؤں کو باریک پیس کر کسی پیتل کے چوڑے برتن میں ڈالیں اور ان میں شیر مدار اور روغن کنجد تھوڑا تھوڑا ڈال کر کسی کانسی کے برتن سے رگڑیں۔ ان سب چیزوں کے بخوبی مل جانے سے ایک ضماد تیار ہو جائے گا۔ مقام ماؤف پر لگا کر تھوڑی دیر تک عضو کو دھوپ میں رکھیں دو تین روز میں اثر دکھاتا ہے۔

حب معین حمل۔ مشک ۲ رتی۔ افیون۔ جائفل۔ زعفران ہر ایک ایک ماشہ۔ بھنگ ½ ماشہ۔ سپاری ۲ عدد قرنفل ۴ عدد۔ قند سیاہ ۵ ماشہ جملہ دواؤں کو کوٹ چھان کر قند سیاہ میں ملا کر گولیاں بنائیں

طہارت کے بعد ایک گولی معجون [illegible] میں ملا کر ہر صبح دودھ کے ساتھ ایک ہفتہ تک کھائیں۔ دو تین ماہ اسی طرح کریں۔

معجون مقوی۔ مغز بادام۔ مغز چلغوزہ۔ مغز پستہ مغز اخروٹ۔ مغز فندق۔ مغز خربوزہ۔ ثعلب مصری۔ خشخاش سفید۔ خرما مع گٹھلی۔ نارجیل۔ شقاقل مصری۔ بہمن سرخ بہمن سفید۔ نخود بریاں۔ مغز کشنیز خشک۔ فلفل دراز۔ سنگھاڑا خشک ہر ایک ۵ تولے۔ فلفل سیاہ۔ سنج۔ دارچینی۔ گوند سوہانجنہ کمرکس۔ جائفل ہر ایک ½۲ تولے۔ کشمش۔ خار خسک۔ تخم سروال۔ خولنجاں ہر ایک ¾۳ تولے قرنفل ¼۱ تولے۔

ورق نقرہ ایک دفتری (۱۲۰ عدد) زعفران ۶ ماشے۔ مشک نیپالی ۳ ماشے۔ عنبر اشہب ۳ ماشہ۔ قند سفید اور عسل خالص حسب ضرورت کوٹنے والی دواؤں کو کوٹ چھان کر قند سفید اور عسل خالص کا قوام بنائیں۔ اور اس میں ادویہ کا سفوف ملائیں۔ پھر زعفران کو عرق گلاب و کیوڑہ میں اچھی طرح حل کر کے شامل کریں۔ اور مشک اور عنبر کو بھی حسب طریقہ باریک کر کے ملائیں۔

مقدار خوراک ۳ ماشے سے ۹ ماشہ تک

گردے اور مثانے کو طاقت دیتی ہے۔ مغلظ و مولد منی ہے۔ ضعف باہ کے لئے منفعت بخش ہے

سرمہ خاص۔ جالا۔ پھولا۔ ککرے۔ اور آنکھوں کے بہت سے امراض کے لئے نہایت مفید ہے

سرمہ سیاہ مدبر بہ آب ترپھلہ و سرس۔ زنک آکسائڈ بورک ایسڈ۔ سفیدہ کاشغری۔ زنگار۔ ست پودینہ۔ سمندر جھاگ۔ سب کو ایک ہفتہ کھرل کر کے سرمہ تیار کریں۔ رات کو سوتے وقت سلائی سے آنکھوں میں لگا لیا کریں۔

سفوف سرطان۔ باقلا ۱ تولہ۔ کتیرا ۱۰ ماشہ۔ نشاستہ ۷ ماشہ۔ گوند ککیر ۷ ماشہ۔ تخم خطمی ۳۰ ماشہ۔ مغز تخم پنبہ دانہ ۷ ماشہ۔ رب السوس ۷ ماشہ۔ خشخاش سفید ۷ ماشہ۔ بہیدانہ ۷ ماشہ۔ مغز بادام ۷ ماشہ۔ طباشیر ۷ ماشہ۔ مغز تخم خیارین ۷ ماشہ سرطان سوختہ ۳ ماشہ۔ گلنار ۳ ماشہ۔ گل ارمنی ۷ ماشہ مصری کوزہ ۱۲ تولہ باریک سفوف بنائیں

دو ماشے سے تین ماشے تک عرق ہرا بھرا اور شربت

باز کے ساتھ دیں۔ سل و دق کے لئے مفید دوا ہے۔

٭

مفرح بارد بنسخہ خاص۔ گل سرخ۔ بنسلوچن گاؤ زبان۔ کشنیز خشک۔ بہمن سفید۔ صندل سفید ایک ساڑھے تین ماشے۔ مغز تخم خیارین۔ مغز تخم کدو۔ تخم خرفہ مقشر ہر ایک چودہ ماشے۔ زرشک منقی اڑھائی ڈیڑھ تولہ۔ سیب شیریں ۵ا تولے۔ عرق بید مشک ۱۹ تولے۔ نبات سفید حسب ضرورت ملا کر قوام کریں۔ اور ادویہ کا سفوف بنائیں۔ بعد قوام مروارید ناسفتہ ۳ ماشہ۔ زعفران ۱/۲ ماشہ۔ کافور قیصوری ۱/۲ ماشہ شامل کریں۔ اور بدستور مفرح تیار کریں

قلب کی حار بیماریوں کے لئے مفید ہے۔ دھڑکن اور غشی کو دفع کرتا ہے۔

مقدار خوراک ۳ ماشے سے ۶ ماشے تک

معجون مفاصل مجرب۔ مغز بادام۔ رائی۔ سنا مکی ہر ایک دو تولے۔ مصطگی ۳ ماشے۔ سورنجان ایک تولہ۔ زنجبیل سفید۔ چھیتہ ہندی۔ عاقرقرحا ہر ایک ۶ ماشہ کوٹ چھان کر سہ چند عسل خالص میں قوام بنائیں۔

۷ ماشہ سے ا تولہ تک صبح و شام پانی یا دودھ کے ساتھ کھائیں۔ وجع المفاصل کے لئے مفید ہے۔ بلغمی مزاج والوں کو موافق آتی ہے۔ اور قبض کا ازالہ کرتی ہے

٭

(از جناب حکیم عبداللطیف صاحب گوہر)

حب ملین۔ ریح بواسیر اور قبض کشائی کے لئے مفید ہے صبر زرد ا تولہ۔ رسوت ۶ ماشہ۔ انجیر زرد ۹ ماشہ بقدر نخود گولیاں بنالیں۔

حب زندگی۔ جریان۔ احتلام اور سرعت انزال کو دور کرکے قوت باہ پیدا کرتی ہے۔ بارہا کی مجرب ہے۔ سم الفار سفید شنگرف ۶ ماشہ دونوں کو سفوف کرکے ملا کر ۴ روز زمین میں دفن کرنے کے بعد نکال کر باجرہ سے بڑی گولیاں بنالیں ایک گولی سے آہستہ آہستہ دو تین گولی تک لے جائیں

آراء
مشیر الاطباء و طبی فارماکوپیا

مشیر الاطبا میں تقاضا طبیعت

التماس ہے کہ جب سے رسالہ مشیر الاطبا کا اجرا ہوا بندہ اسی روز سے آج تک برابر خریدار چلا آتا ہے۔ اور بھی کئی رسالے انڈیا میں شایع ہوتے ہیں۔ لیکن جو تقاضا طبیعت اثر رسالہ مشیر الاطبا میں موجود ہے۔ وہ اور کسی رسالہ میں نہیں۔

جناب نے جو خاص نمبر مشیر الاطفال کی صورت میں شایع فرما کر احسان فرمایا ہے۔ وہ جناب والا کا ہی حق ہے ہزاروں مائیں اور کئی بے زبان بچے اس رسالہ سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ اور ہماری تو دن رات یہی دعا ہے کہ خداوند کریم حضرت شفاء الملک کو حیات جاوید عطا فرمائے۔ اور ہمارے سر پر آپکا سایہ ہمیشہ ہمیشہ رہے

رانا عمر بخش ولد رانا محمد بخش خریدار نمبر ۱۹۰۲ ڈاکخانہ ملتان چھاؤنی

علاج بالغذا نمبر نے ضرورت پوری کر دی

علاج بالغذا نمبر کا وی پی موصول ہوا میں بڑی مدت سے ایک ایسی کتاب کی تلاش میں تھا۔ الحمد للہ کہ میری ضرورت پوری ہو گئی۔ کتاب میں علاج بالغذا کے ہر شق پر ضروری اور مفید بحث کی گئی ہے۔ میں نے اسے اپنی لائبریری میں داخل کر لیا ہے۔ اس کی تصنیف پر میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں

(حکیم عبد الرحیم بمبئی)

موتیوں سے تولنے کے قابل

طبی فارماکوپیا کا ایک ایک نسخہ موتیوں سے تولنے کے قابل ہے۔ جناب علامہ قریشی صاحب نے اسکی اشاعت سے فن کی بہت بڑی خدمت انجام دی ہے۔ اور اطبا کی مشکلات کا ایک صحیح اور قابل عمل حل سامنے رکھ دیا ہے۔ مجھے بہت سے نسخوں کی تلاش تھی۔ مگر مجھے خوشی ہوئی کہ ان میں سے بہت سے نسخہ جات مجھے طبی فارماکوپیا میں مل گئے۔

(حکیم نور الحسن بھوپال)

نوٹ۔ علاج بالغذا مشیر الاطبا کا سالنامہ ہے۔ جسے خریداران رسالہ مفت حاصل کرچکے ہیں۔ دوسرے اصحاب سے اسکی قیمت ایک روپیہ لی جاتی ہے۔ مینجر

کیا آپ ابھی تک مشیر الاطبا کے خریدار نہیں ہیں
اگر نہیں ہیں تو یقیناً آپ سخت گھاٹے میں ہیں

کیونکہ ڈیڑھ روپیہ کی قلیل رقم میں مشیر الاطبا کے خریدار سال بھر تک برابر یہ رسالہ حاصل کرتے رہتے ہیں اور ایک سال کے اندر اس حقیر رقم سے جدید و قدیم معلومات تازہ ترین تحقیقات و اسانی مجربات تشخیص معالجات حفظان صحت وغیرہ وغیرہ کے متعلق جو ذخیرہ خریدار اصحاب کے ہاتھ آتا ہے اسے دیکھ کر وہ بھی حیران ہو جاتے ہیں ہندوستان اور یورپی ممالک کے مشاہیر علما و اطبا کے جو مضامین رسالہ آپکو کوڑیوں کے مول پیش کیا کرتا ہے وہ سینکڑوں میں بھی مشکل ہیں۔ اسکے علاوہ ایک تجارب نمبر اور ایک ضخیم سالنامہ بھی (جو ایک مستقل تصنیف ہوتا ہے۔ اس چندہ میں نذر ناظرین کیا جاتا ہے۔ کیا اس سے سستا سودا اماں بھی کہیں ممکن ہے۔ آپ بھی جلدی کیجئے اور اپنی پہلی فرصت میں اسکا سالانہ چندہ صرف ڈیڑھ روپیہ منی آرڈر کر دیجئے۔ کیونکہ نومبر میں اس رسالہ کا عظیم الشان سالنامہ امراض نسواں نکل رہا ہے۔ اگر آپ کا چندہ نہ آیا تو امراض نسواں نمبر کی قیمت آپ کو ایک روپیہ ادا کرنی ہوگی

ناظم مشیر الاطبا ۵۲ بیڈن روڈ لاہور

مراسلات

گزٹ پنجاب طبی کانفرنس

ماہ جون، جولائی اور اگست میں تقریباً ۲۰ کے قریب طبی کمیٹیاں از سر نو زندہ کی گئیں یا بالکل نئی بنائی گئیں جس کے لئے کانفرنس مفصلہ ذیل اصحاب کا شکریہ ادا کرتی ہے۔

۱۔ رئیس الاطبا حکیم محبوب عالم صاحب صدر پنجاب طبی کانفرنس۔

۲۔ حکیم محمد جان صاحب ڈرگ انسپکٹر امرت سر

۳۔ حکیم محمد علی صاحب امرتسر۔

۴۔ حکیم نواب الدین صاحب جلال آبادی۔

۵۔ حکیم عبد الرحیم صاحب ویروال۔

۶۔ حکیم محمد شفیع صاحب

۷۔ حکیم محمد یوسف حسن صاحب لاہور۔

۸۔ حکیم قاضی عظیم اللہ صاحب پروفیسر طبیہ کالج لاہور

۹۔ حکیم ڈاکٹر فخر الدین صاحب (علیگ) لاہور

۱۰۔ حکیم غلام قادری صاحب سکرٹری

۱۱۔ حکیم عبد الرحیم صاحب زبدۃ الحکما۔ جالندھر

۱۲۔ حکیم گوپال سنگھ صاحب

۱۳۔ حکیم بوستان خانصاحب گوجر خان

۱۴۔ حکیم ابو الافضل محمد امین صاحب و حکیم غلام جیلانی صاحب دیرا۔

۱۵۔ حکیم انعام اللہ خانصاحب صدر ڈسٹرکٹ طبیہ کمیٹی ملتان چھاؤنی۔

۱۶۔ حکیم امین اللہ خانصاحب صدر ڈسٹرکٹ طبیہ کمیٹی ملتان چھاؤنی۔

۱۷۔ حکیم چراغ الدین صاحب ڈسٹرکٹ طبیہ کمیٹی ہوشیارپور

باقی اصحاب کے نام آئندہ گزٹ میں تحریر کئے جائینگے

۲۔ تقریباً یک صد اطبا نے سالانہ چندہ عطا فرمایا اور ممبر بنے جن کے لئے حکیم بوستان خانصاحب، حکیم غلام جیلانی صاحب، حکیم امین اللہ خانصاحب، حکیم انعام اللہ صاحب، حکیم عبد الرحیم صاحب شکریہ کے مستحق ہیں

۳۔ جن مقامات پر تا حال طبی کمیٹیاں نہیں ہیں، وہاں اطبا کو چاہیئے کہ فوراً طبی کمیٹیاں بنا کر اس کا الحاق پنجاب طبی کانفرنس سے کریں اور فارم رکنیت منگوا کر اطبا کو کانفرنس کا ممبر بنائیں جہاں کافی طبیب نہیں یا جہاں ابھی طبی کمیٹی نہیں بن سکیں انفرادی طور پر اطبا فارم رکنیت منگوا کر کانفرنس کو بھیج دیں

۴۔ قواعد و ضوابط کانفرنس اور روئداد گذشتہ تین ماہ کی تقریباً ہر طبیہ کمیٹی کو بھیج دی گئی ہے۔ مہربانی فرما کر قواعد و ضوابط کے متعلق تجاویز فوراً بھیج دی جائیں۔ تاکہ ورکنگ کمیٹی میں ان پر غور کیا جائے۔ سالانہ چندہ کے متعلق بالخصوص آرا مطلوب ہیں۔

۵۔ اس ماہ میں ڈسٹرکٹ طبیہ کمیٹی جالندھر، طبیہ کمیٹی منٹگمری کا اجلاس ہوا جس میں قرار پایا کہ گورنمنٹ کو لکھا جائے کہ چونکہ سفارشات طبیہ تحقیقاتی کمیٹی، اطبا اور فن طب کے لئے مفید ہیں۔ اس لئے ان پر فوراً عمل درآمد کیا جائے۔ بورڈ آف انڈین میڈیسنز بنا کر رجسٹریشن کا کام شروع کر دیا جائے بورڈ میں ڈاکٹر نہ ہوں اور پنجاب طبی کانفرنس کے ممبروں کی اکثریت ہو۔

نیز قرار پایا کہ گورنمنٹ فوراً جا بجا دیسی شفاخانے اور ڈسپنسریاں کھولے۔

۶۔ ڈسٹرکٹ طبیہ کمیٹی بھیرہ کا اجلاس ہوا جس میں انہوں نے دو اطبا کو پنجاب طبی کانفرنس کا ممبر بنایا۔ جن کے چندے وہ جلد بھیج دیں گے۔ اور مزید ممبر بنا رہے ہیں جن کے لئے حکیم ابو الافضل محمد امین صاحب۔ حکیم صادق اسٹر صاحب حکیم غلام جیلانی صاحب مستند طبیہ کالج و سابق ہاؤس سرجن طبیہ کالج دہلی جو کانفرنس کے بہت پرانے اور سرگرم اراکین ہیں قابل شکریہ ہیں۔

۷۔ بورڈ آف انڈین میڈیسنز کے لئے پر زور ریزولیوشن تقریباً کئی سو طبی کمیٹیوں کی طرف سے گورنمنٹ کی خدمت میں جا چکی ہیں۔ جن میں ہزاروں اطبا نے سرگرمی سے حصہ لیا۔ سفارشات تقریباً وہی ہیں جو کانفرنس (۴م) اسٹینڈنگ کمیٹیوں میں پاس ہوئی ہیں۔ یہ کمیٹیاں مختلف مقامات پر ہوئیں اور صدہا اطبا نے آکر مشورہ دیا۔ کانفرنس نے اس کام میں جس قدر خدمت طب کی کی ہے۔ وہ بے نظیر اور بے مثل ہے۔

۸۔ ہم نے تقریباً تمام ماتحت کمیٹیوں کے سکرٹریوں اور کئی اطبا کو انفرادی طور پر قواعد و ضوابط معہ رپورٹ بھیج دیئے ہیں تاکہ وہ قواعد و ضوابط کے متعلق مناسب تجاویز پیش کریں ورکنگ یا اسٹینڈنگ کمیٹی بہت جلد ماہ ستمبر میں ہونے والی ہے۔ طبیہ کمیٹی ڈیرہ وال طبیہ کمیٹی بٹالہ اور ڈسٹرکٹ طبیہ کمیٹی لاہور کے سکرٹریاں خاص طور پر متوجہ ہوں۔ اور ماتحت کمیٹیوں اور کانفرنس کے لئے چندوں کے متعلق اپنی تجاویز پیش کریں جن سے ماتحت کمیٹیاں اور کانفرنس دونو زندہ رہ سکیں اور پھر یہ ہے کہ اطبا کو زیادہ خرچ نہ کرنا پڑے اس موقعہ پر کہ بورڈ بنایا جا رہا ہے۔ اور رجسٹریشن کا کام بھی شروع ہونے والا ہے۔ تمام مقامات میں طبی کمیٹیاں تیار ہو جانی چاہئیں۔ اور ان کو کانفرنس سے الحاق کرنا چاہئے جہاں طبی کمیٹیاں نہیں بن سکتیں۔ مقامی اطبا اپنا فارم کمیٹی پُر کر کے بھیج دیں۔ اور ممبر بن جائیں۔

۹۔ بعض طبی کمیٹیوں نے یہ سوال پیدا کیا ہے۔ کہ جو لوگ پنساری ہونے کے باوجود علاج کرتے اور حکیم کہلاتے ہیں ان کے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہئے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ہمیں آپس میں کسی طرح بھی بے اتفاقی اور پھوٹ کو جگہ نہ دینی چاہئے۔ ہر وہ شخص جو طب سے دلچسپی اور ہمدردی رکھتا ہے ممبر بنائیں۔ قواعد کے مطابق یہ صحیح ہے چونکہ ہمارے پاس کوئی امتیاز اور معیار نہیں۔ اس لئے جو صاحب اپنے نام سے پہلے حکیم کا لفظ استعمال کرتے ہیں آپ بھی ایسا ہی کریں۔ اگر واقعی نا قابل ہے تو خود بخود کام میں حصہ نہ لے سکے گا۔

باقی

بقیہ تجدید طب صفحہ 17

کر سکتا ہے۔ ہماری طب کو نقصان پہنچانے والے اسباب میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس کی مرکب دوائیں بازار سے قابل اعتماد نہیں ملتیں۔ دواؤں کے صحیح نہ ملنے کی وجہ سے مریضوں کو فائدہ نہیں ہوتا۔ اور بدنامی طبیبوں کی ہوتی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ یا تو ہر ایک طبیب اپنا دوا خانہ مطب کے ساتھ رکھے یا ہر ایک شہر کے اطبا مشترکہ طور پر مرکزی دوا خانے کھول لیں۔ جہاں سے صحیح الاجزا ادویات میسر آسکیں۔ بعض ترقی پسند طبیب اس دقیانوسی طریق علاج سے گھبرا کر ڈاکٹری میں کچھ کچھ ہاتھ پاؤں مارنے لگتے ہیں۔ معمولی انگریزی کتب مطالعہ کے بعد چند ڈاکٹری نسخے استعمال کرانے شروع کر دیتے ہیں اور اپنے بورڈ پر حکیم و ڈاکٹر لکھ لیتے ہیں۔ انہیں شائد پریکٹس میں کچھ فائدہ ہو اور مریضوں کی آمد زیادہ ہو جائے۔ لیکن اقتضائے زمانہ کے مطابق جو فن کی خدمت کا بوجھ ہمارے کندھوں پر ہے وہ اس سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتے۔ طب کی ترقی کا مقصد تو یہ ہے کہ ترقی کے ساتھ اس کی شخصی حیثیت بھی قائم رہے۔

تبصرہ

غذائیات

دہلی کے مشہور طبی رسالہ ہمدرد صحت نے امسال غذائیت کے نام سے اپنا سالنامہ شائع کیا ہے۔ مضامین کا مجموعہ ۲۹×۲۲ سائز کے ۱۶۴ صفحات اور سولہواں ابواب پر مشتمل ہے۔

پہلے باب میں غذا کے متعلق تاریخی حیثیت سے دلچسپ بحث کی گئی ہے۔ دوسرے تیسرے اور چوتھے باب میں علی الترتیب غذا کا مقصد۔ غذا کے اجزا ترکیبیہ اور ایک متوازن غذا کی ترکیب بیان کی گئی ہے۔ اور چھٹے باب میں غذا کا طریق انہضام نہایت مدلل اور مفصل طریق پر بیان کیا گیا ہے۔ ساتویں باب میں مختلف اغذیہ کی ترکیب تیاری کا بیان ہے۔ روزمرہ اغذیہ کے اجزا کا تذکرہ بھی کیا گیا ہے۔ آٹھویں باب میں عام مشروبات کے متعلق مفید باتیں بتائی گئی ہیں۔ نویں۔ دسویں اور گیارھویں باب میں بالترتیب غذا کے مختلف حصوں میں غذائی علاج اور غذا کا اثر سیرت پر، کے متعلق نہایت قابل قدر اور دلچسپ بحث کی گئی ہے۔ بارھواں اور تیرھواں باب اقتصادیات غذا کے متعلق ہے۔ چودھویں باب میں متفرق اغذیہ کا ذکر ہے۔ پندرھویں باب میں مشاہیر عالم کی غذائیں درج کر کے کتاب کو دلچسپ اور مکمل کیا گیا ہے۔ اور سولہواں اور آخری باب ادبیات غذا کے متعلق ہے جس میں غذا کے متعلق افسانے اور نظمیں درج ہیں۔ جو بہت دلچسپ ہونے کے ساتھ ساتھ سبق آموز بھی ہیں۔

بحیثیت مجموعی ہمدرد صحت کی یہ کوشش کامیاب ثابت ہوئی ہے۔ اور اس سے فن اور جمہور کی مفید خدمت انجام دی گئی ہے۔

کتابت اور طباعت نہایت عمدہ ہے

قیمت ۸ آنے

ملنے کا پتہ۔ ہمدرد صحت۔ لال کنواں۔ دہلی

"صحت نمبر"

راج وید کرشن دیال صاحب امرتسری کے رسالہ زندگی کا یہ جولائی و اگست کا مشترکہ پرچہ ہے یہ ۳۰×۲۰ سائز کے ۹۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس میں حفظان صحت کے متعلق نہایت مفید معلومات درج کی ہیں۔ انسان کی صحیح اور قدرتی غذا پر مفید مضامین درج کئے گئے ہیں۔ مختلف اغذیہ کے اجزا کے بہت سے نقشے دیئے گئے ہیں۔ اور بہت سی مفید اغذیہ کے اثرات کو بیان کیا گیا ہے۔ سبز۔ دھوپ پانی۔ دودھ۔ پھل۔ دانتن پوشاک وغیرہ کے متعلق مختلف عنوانوں کے زیر تحت بحث کی ہے۔

پرانایام کے متعلق بھی ایک مضمون میں واقفیت بہم پہنچائی گئی ہے۔ اور مضر صحت عادات کا تذکرہ بھی کیا گیا ہے

بحیثیت مجموعی حفظان صحت کے متعلق یہ ایک مفید کتاب ہے۔ ہر شخص کو اس کے مطالعہ سے فائدہ حاصل کرنا چاہیئے۔

لکھائی چھپائی خوبصورت۔ کاغذ سری رامپوری

قیمت . . . . . . ۸ آنے

پتہ۔ مینجر رسالہ زندگی امرتسر

دل کی آواز اور آخری فیصلہ

یہ دو ناول حضرت قیسی رامپوری کے زور قلم

جوابات

معذرت۔ مشیر الاطبا کی بیس سالہ زندگی میں آج دوسری مرتبہ مسودہ ڈاک سے غائب ہو رہا ہے۔ مشیر الاطبا کے کاتب کچھ جو لاہور سے باہر رہتے ہیں مسودہ ہر ماہ بذریعہ ڈاک بھیجا جاتا ہے۔ مگر حیرت ہے کہ اس دفعہ پھر مضامین کی آخری قسط ان تک نہیں پہنچ سکی۔ اس قسط میں سوالات کے جوابات حکیم اکبر حسین صاحب الہ آبادی اور بعض دوسرے اطبا کے مجربات اور ادارہ کے بعض مضامین تھے۔ محکمۂ ڈاک میں تفتیش کی پوری کوشش کی گئی ہے۔ مگر ابھی تک کچھ پتہ نہیں چلا۔ مجبوراً جوابات صرف ادارہ کی طرف سے دیئے جا رہے ہیں۔ امید ہے قارئین کرام ہمیں معاف فرمائیں گے۔ آئندہ کے لئے اس کے سد باب کا انتظام کیا جا رہا ہے۔

مشیر

---

(۵۴) ہسٹریا غشی اور دل کی گھبراہٹ وغیرہ مرض اختناق الرحم کے اعراض لازمہ ہیں۔ آپ اس کے حب اختناق۔ قومی دواخانہ سے منگوا کر استعمال کریں۔

(۵۵) آپ مینجر قومی دواخانہ ۳۶ بیڈن روڈ لاہور سے خط و کتابت کریں۔

(۵۶) جلق۔ مریض کو اکسیر عجیب ۲ عدد (مطابق طبی فارماکوپیا) صبح و شام کھلائیں۔ عضو مخصوص پر تیز ٹنکچر آیوڈین لگا دیں جس سے وہ سوج جائے۔ تاکہ مریض اس کو ہاتھ نہ لگا سکے رات کو سوتے وقت کوئی منوم دوا استعمال کرا دیا کریں جب ذرا اعصاب میں طاقت آ جائے تو پھر حالات لکھیں۔

(۵۷) قبض کشا دوا کا ہمیشہ استعمال کرنا مضرت ... نہیں ہو سکتا قبض کا سبب تلاش کر کے علاج کرنا چاہیئے گا ہے اگر ضرورت پڑے تو سبوس اسپغول ۶ ماشہ یا مربہ ہلیلہ ۲ عدد کھا کر اوپر سے روغن بادام ۶ ماشہ۔ شیر گاؤ پاؤ سیر میں شامل کر کے پئیں۔ ذیل کی گولیوں کا نسخہ مفید ہے
مصبر۔ مصطگی۔ عصارہ ریوند۔ ہموزن لے کر دانہ نخود سے ذرا چھوٹی گولیاں بنائیں۔ ایک گولی رات کو سوتے وقت کھائیں۔

(۵۸) بہتر یہ ہے کہ آپ مفصل حالات شفاء الملک حکیم محمد حسن صاحب قرشی کی خدمت میں تحریر فرمائیں۔ ایک آدھ نسخہ سے کام نہیں چلے گا۔

(۵۹) مریض کے تمام عوارضات کے لئے شاہی یا قومی بے مثل دوا ہے۔ اگر یہ قیمتی ہونے کی وجہ سے استعمال نہ ہو سکے تو صبح و شام اکسیر قلب (مطابق طبی فارماکوپیا) دواء المسک معتدل جواہر والی ۳ ماشہ میں ملا کر ایک ماہ تک کھائیں۔

(۶۰) حب شفا مردت ۱ عدد باضافہ کشتہ صدف ۴ رتی ہمراہ عرق گاؤزبان ۱۰ تولے یا بدرقہ مناسبہ۔ یہ نسخہ پچھلے سال کے تجارب نمبر میں شایع ہو چکا ہے۔ ملیریا بخار کے لئے مفید چیز ہے۔

(۶۱) اسی پرچے میں کسی دوسری جگہ ضماد چنبل کا نسخہ درج ہے۔ بنا کر فائدہ حاصل کریں۔

سوالات

جو صاحب دفتر سے مشورہ حاصل کرنا چاہیں۔ انہیں ہر سوال کے ساتھ ۲ کا ٹکٹ اور جو صاحب رسالہ کے ذریعہ جواب کے خواہشمند ہوں۔ ان کو فی سوال ۱ کا ٹکٹ بھیجنا چاہیئے۔

(۶۲) اگی بوٹی جو آک کی طرح ہوتی ہے۔ لیکن توڑنے پر اس میں سے دودھ نہیں نکلتا کہاں اور کس موسم میں پیدا ہوتی ہے۔ کوئی صاحب اس کی ماہیت سے آگاہ فرمائیں جن حضرات کو واقفیت ہو براہ کرم بذریعہ رسالہ اس سے مطلع فرمائیں۔

(خریدار ۹۰۰۸)

(۶۳) میری عمر ۲۴ سال ہے عام جسمانی صحت درمیانے درجے کی ہے۔ ۶ ماہ سے میرے سر کے بال آہستہ آہستہ جھڑ رہے ہیں اگر بال کو پکڑ کر اکھیڑنے کی کوشش کروں تو بڑی آسانی سے اکھڑ جاتا ہے۔ اطبا کرام اس کے سبب پر روشنی ڈالیں اور مجرب علاج سے آگاہ فرمائیں۔ (نذیر احمد کلکتہ)

(۶۴) ذات الجنب سے ایک مریض کی چھاتی میں پانی پڑ چکا ہے۔ ڈاکٹر اس پانی کو نکلوانے کا مشورہ دیتے ہیں۔ کیا کوئی ایسی نسخہ اس قسم کا ہے جس سے یہ پانی جذب ہو جائے اور دوبارہ پیدا بھی نہ ہو نسخہ مجرب ہونا چاہیئے۔

(حکیم چونی لال خریدار مشیر الاطبا)

(۶۵) بلڈ پریشر کا ایک مریض بواسیر میں بھی مبتلا ہے بگا ہے بواسیر کا خون جاری ہو کر نقاہت کو بے حد بڑھا دیتا ہے۔ اس مریض کو کونسی دوائی اس قسم کی دی جائے جو بلڈ پریشر اور بواسیر دونو کو مفید ہو۔ (ایک طبیب)

(۶۶) میرے دو سال کے لڑکے کو حول (بھینگا پن) کی شکایت پیدا ہو رہی ہے۔ اس کے لئے مجرب علاج کی ضرورت ہے

(خواجہ محمد اقبال)

(۶۷) میرے بڑے بھائی کی عورت کو بچہ ہونے کے بیس روز کے بعد گاڑی میں سفر کرنا پڑا۔ ہوا لگنے کی وجہ سے دہنا ہاتھ کلائی تک کانپنے لگا۔ دو سال کا عرصہ ہو گیا ہے کسی علاج نے فائدہ نہیں کیا۔ بجلی لگوائی جا چکی ہے۔ ہاتھ کمزور ہے۔ اور کانپتا ہے۔ کشمیری لال شرما

(۶۸) میرے ایک ۱۹ سالہ دوست بچپن کی غلط کاری کے باعث احتلام کی شکایت میں مبتلا ہیں۔ احتلام عموماً ہر روز بغیر خواب کے ہوتا ہے۔ عمومی صحت کمزور ہو رہی ہے اطبا کرام سہل الحصول نسخہ تجویز فرمائیں۔ جو مریض خود بنا سکے۔ نسخہ کم قیمت ہو۔

ایک سائل

حکایات الاطبا

یہ کتاب دو حصوں میں ہے۔ اس میں قدیم اور جدید اطبا کے خاص الخاص مجربات اور دستور العلاج حکایات کی صورت میں درج ہیں ہر طبیب ان کو اپنا معمول مطب بنا کر استفادہ کر سکتا ہے۔ قیمت فی جلد ——— ایک روپیہ آٹھ آنے

مسیح الملک

مسیح الملک حکیم حافظ محمد اجمل خاں صاحب مرحوم کے خاندان، طفولیت تعلیم، مطب، قومی و ذہنی خدمات، افکار و خیالات، اخلاق و عادات اور مجربات کا مکمل مجموعہ۔ قیمت ——— ایک روپیہ آٹھ آنے

قانون ازدواج

لاجواب کتاب ہے۔ اور میاں بیوی کے لئے صحت نما ہے۔ اس میں وظیفہ خاص کے قوانین طریقے۔ اوقات۔ ہدایات۔ عشرت قوت مخصوصہ کے بڑھانے کی تدابیر امساک تلذذ کی نیز مقوی غذائیں بھی درج ہیں۔ ہر شادی شدہ مرد اور ہر طبیب کے پاس اس کا ہونا نہایت ضروری ہے۔ قیمت ——— ایک روپیہ چار آنے

تذکرۃ الاطباء

سو مشہور اطبا کے حالات۔ اور اسراری مجربات کا مجموعہ۔ کثیر الوسس کن اور کثیر الوقوع امراض کے تیر بہدف نسخوں کا گنجینہ ہے قیمت ۱عہ

تذکرہ عقاقیر

اس میں بوٹیوں کے متعدد عکسی فوٹو اور دستی نقشہ اور نیز ان کے حالات فوائد اور تجربات درج ہیں۔ قیمت حصہ اول ۱عہ حصہ دوم عہ

جلاد ل جالینوس - جالینوس کی خاص بیاض قیمت ——— چھ آنے

تحقیقاتی مخزن الادویہ

ہندوستانی ادویہ کے تحقیقاتی اثرات اور فن دواسازی کے بہترین تجارب کو واضح کرنے کے علاوہ انگریزی دواؤں کے نام ان کے مشہور مرکبات کے اثرات کو اردو میں وضاحت سے بیان کیا گیا ہے۔ قیمت ——— ایک روپیہ آٹھ آنے

اسرار حکمت و اسرار الاطبا

صدری مجربات کا نایاب ذخیرہ بہت سے اعلیٰ مشہور طبی خاندانوں کی کمائی ہر شکل اور مایوس کن مرض کے صحیح مجربات قیمت اسرار حکمت ۱عہ اسرار الاطبا جلد دوم ۱عہ جلد سوم للعہ روپے

ملنے کا پتہ۔ **ناظم مشیر الاطبا۔ دل محمد روڈ۔ لاہور**

مجربات سلطانی

صحیح اور قابل اعتبار نسخہ جات

یہ مخفی اور اسراری رازوں کا ایک لاجواب مجموعہ ہے۔ جو تین حصوں پر مشتمل ہے۔ اس میں تمام امراض کے سو فی صدی مجرب نسخہ جات درج ہیں خصوصاً امراض مخصوصہ مرداں و زناں کے متعلق معرکہ کے نسخے موجود ہیں۔ سچے مجربات کے متلاشیوں کے لئے بہترین کتاب ہے۔ اس میں حکیم مفتی سلیم اللہ خاں مرحوم اور دیگر اطبا کے صدری نسخے بھی شامل کئے گئے ہیں۔

قیمت حصہ اول ۲۱۱ نسخہ جات . . . . . عہ؍ - قیمت حصہ دوم ۲۰۴ نسخہ جات . . . . . . عا؍

قیمت حصہ سوم ۲۸۴ نسخہ جات . . . . . عگ؍ - تینوں حصوں کی رعایتی قیمت . . . . ۵؍

سائز ۲۲×۱۸/۸ ۔ کتابت اور طباعت موزوں

دوشیزہ

نوعی علم کے متعلق خالص طبی کتاب

یہ کتاب چوتھی دفعہ شائع ہو چکی ہے۔ اس میں اطبا ڈاکٹر او وید صاحبان کے علاوہ عوام کے لئے بھی نہایت مفید صنفی معلومات درج ہیں۔

صنفی بداحتیاطیوں سے پیدا ہونے والے امراض و عوارض اور امراض اطفال کا اضافہ بھی کیا گیا ہے۔ حفظان صحت کے متعلق بہت کچھ قیمتی مواد جمع کیا گیا ہے۔ اور بہت سے امراض کے مفید اور مجرب نسخہ جات بھی درج ہیں۔

سائز ۲۲×۱۸/۸ ۔ ضخامت ۲۵۲ صفحات ۔ قیمت

علم و عمل طب

ڈاکٹر کرنل بھولا ناتھ صاحب آئی۔ ایم۔ ایس۔ سی آئی۔ ای کی تصنیف ہے جس میں تاریخ طب تشخیص مرض۔ امتحان۔ بول و براز وغیرہ کے علاوہ سر سے پیر تک کے تمام امراض ان کے اسباب۔ علامات و معالجات ڈاکٹری طریق سے بیان کئے گئے ہیں ضخامت ۱۲۱۶ صفحات۔ لکھائی چھپائی۔ کاغذ عمدہ۔ قیمت اصلی پانچ روپے آٹھ آنے۔ رعایتی قیمت بلا جلد عگ؍ مجلد سے؍

علم و عمل قابلہ

قابلہ یعنی دایہ گری کے فن پر اردو زبان میں یہ کتاب نہایت آسان اور عام فہم طریق پر لکھی گئی ہے۔ یہ فی الحقیقت پنجاب یونیورسٹی نے ڈاکٹر رحیم خاں مرحوم سے خاص فرمائش پر لکھائی تھی۔ اور اردو فن میں بلاشبہ اس فن کی بہترین کتاب ہے۔

حجم ۴۰۰ صفحات۔ قیمت تین روپے (سے)

ملنے کا پتہ۔ **ناظم دار الکتب مشیر الاطبا و چشمۂ زندگی دل محمد روڈ۔ لاہور**

دسمبر سنہ ۱۹۴۳ء رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵۲

PHONE NO
3238

مشیر الاطبا

زیر سرپرستی

شفاء الملک حکیم محمد حسن قرشی لاہور

سالانہ چندہ ڈیڑھ روپیہ

عہدِ حاضر کا طبّی شاہکار
جامع الحکمت
مرتبہ رئیس الاطبا حکیم محمد حسن صاحب قرشی پرنسپل طبیہ کالج لاہور
طب کا بہترین عام فہم اور مکمل انسائیکلوپیڈیا جس میں تاریخ طب تشریح حفظ صحت
تشخیص اور دستور العلاج کے علاوہ تمام امراض کی مفصل ماہیت اسباب علامات تشخیص
فروق الامراض۔ انجام وعوارض۔ اصول علاج۔ دستور العلاج۔ نہایت کامیاب اور
بہترین مجربات دیئے گئے ہیں۔ علاج میں قلیل المقدار اور مرکب دوائیں بھی شامل ہیں سینکڑوں
جدید امراض کا بیان بھی شامل ہے۔ اس کے علاوہ عکسی تصویریں ہیں۔ ابتدا میں ایک
عجیب و غریب رنگین نقش تشریحی ہے۔
تشخیص مجربات اور تصاویر
کے اعتبار سے اس جیسی کتاب ابھی تک اردو میں شائع نہیں ہوئی کیونکہ اس میں
طب قدیم و جدید کے تمام ضروری معلومات آگئے ہیں۔ زبان سادہ اور سلیس ہے
اور ہر طبیب۔ وئید اور ڈاکٹر اور شائق طب کے علاوہ ہر گھر میں اس کا ہونا
مفید اور ضروری ہے۔
کتابت۔ طباعت۔ کاغذ عمدہ
صفحات جلد اول تقریباً گیارہ سو۔ جلد سنہری قیمت پانچ روپے بارہ آنے
صفحات جلد دوم ساڑھے گیارہ سو۔ جلد سنہری قیمت چھ روپے چار آنے
قیمت ہر دو مجلد —— ساڑھے گیارہ روپے
ناظم کتب خانہ مشیر الاطبا دِل محمد روڈ۔ لاہور
جامع الحکمت
قرشی
جامع الحکمت
جلد اول
قرشی

جلد ۲۲　مشیر الاطبا بابت ماہ دسمبر ۱۹۴۳ء مطابق ذوالحج ۱۳۶۲ھ　نمبر ۲

فہرست مضامین

قواعد و ضوابط

۱۔ رسالہ ہر انگریزی ماہ کی ۲ تاریخ کو باقاعدہ ہر خریدار کو بھیج دیا جاتا ہے
۲۔ ڈاک کے ڈاکو کئی رسائل کو ہضم کر جاتے ہیں۔ اس لئے اگر آپ کو ۲۰ تاریخ تک رسالہ نہ ملے تو دفتر کو خط لکھیں۔ دوبارہ بھیج دیا جائے گا۔ بعض اصحاب دو دو مہینے بعد پچھلے رسائل نہ ملنے کی شکایت کرتے ہیں۔ ایسے پرچے بلاقیمت نہیں بھیجے جائیں گے
۳۔ جواب طلب امور کے لئے چھ پیسے کا ٹکٹ آنا لازمی ہے
۴۔ خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ نہایت ضروری ہے۔ پتہ صاف اور خوشخط لکھیں
۵۔ دفتر کے تمام منی آرڈر اور وی پی امپیریل بنک کی معرفت وصول ہوتے ہیں۔ اس لئے بنک مذکور کے مینجر کے دستخطوں کو صحیح تصور کیا جائے

(مینجر مشیر الاطبا دل محمد روڈ لاہور)

۷۸۶

مشیر الاطباء

بابت ماہ دسمبر ۱۹۴۳ء

شذرات

آملہ اور حیاتین ج

آملہ کو مدت مدید سے ہندوستان میں نہ صرف دوا کے طور پر ہی استعمال کیا جاتا ہے بلکہ بعض علاقوں میں اسے غذا کے طور پر بھی اکثر استعمال کیا جاتا ہے۔ چنانچہ آملہ کا مربہ اور اچار تو ہر جگہ مشہور و معروف ہے۔ جسے عوام دواءً نہیں بلکہ بیشتر غذاءً استعمال کرتے ہیں

ہیلتھ بلیٹین ۲۳ مطبوعہ ۱۹۴۱ء میں آملہ کے متعلق تحریر ہے کہ آملہ میں حیاتین ج نہایت کثیر مقدار میں پائی جاتی ہے۔ بلکہ آملہ اس حیاتین کا اہم ترین طبعی ذخیرہ ہے۔ چنانچہ آملہ کا تازہ رس سنگترے کے رس کے مقابلہ میں بیس گنا زیادہ حیاتین ج اپنے اندر رکھتا ہے۔ اور تنہا ایک آملہ اپنے اندر قریباً دو سنگتروں کے برابر حیاتین مذکور کا حامل ہے پس جو غریب لوگ سنگتروں اور مالٹوں وغیرہ سے حیاتین ج اپنی بدنی صحت کے لئے حاصل کرنے کی استطاعت نہ رکھتے ہوں انہیں چاہیئے کہ وہ آملوں سے اس کمی کو ا[illegible] لیا کریں۔ جو اس مسئلے میں نسبتاً بہت کم خرچ اور بالانشین کے مصداق ثابت ہوتے ہیں۔

جنگ اور صحت عامہ

صحت عامہ پر موجودہ جنگ کے جو تباہ کن اثرات پڑ رہے ہیں وہ کسی شرح کے محتاج نہیں۔ جنگ کی براہ راست انسانی ہلاکت و تباہی سے قطع نظر فکر و پریشانی اور قحط و گرانی بلاواسطہ بھی انسانی صحت کے لئے ہلاکت انگیز ثابت ہو رہے ہیں۔ بنگال کے عبرت خیز حالات سے کون واقف نہیں۔ جہاں بلا مبالغہ قریباً ایک لاکھ انسان ہر ماہ صرف فاقہ کشی سے مر رہے ہیں۔ دنیا اور بالخصوص ہندوستان کے باقی حصوں میں بھی گو اس طرح خوفناک طریق پر مرگ انبوہ کا سلسلہ جاری نہیں ہے۔ تاہم صحت کے نقطۂ نظر سے حالات نہایت منافی ہیں۔ اور خطرہ ہے کہ اور علاقوں میں بھی اسی طرح کی اموات کے ہنگام کا بظاہر ایک غیر مختتم سلسلہ شروع نہ ہو جائے۔

حال ہی میں ڈاکٹر جے۔ بی گرانٹ ڈائریکٹر آل انڈیا انسٹی ٹیوٹ

آف ہائجین اینڈ پبلک ہیلتھ نے صنعتی کاریگروں کی صحت سے متعلق تقریر کرتے ہوئے بیان کیا ہے کہ ہندوستان میں صحت عامہ کا معیار بہت ناقص ہے۔ جمہور میں مدافعتِ مرض کی قوت بہت کمزور ہے ناقص اور ناکافی تغذیہ کی وجہ سے امراض کی بے پناہ کثرت ہے۔ اور صنعتی کاریگر بھی اس سے مستثنےٰ نہیں ہیں۔ عام مزدوروں اور کاشتکاروں کی طرح نہ تو اس کی جسمانی قوت اور صحت ہی اچھی ہے نہ اس کے تن ڈھانکنے کے لئے کافی لباس ہے۔ نہ رہنے کے لئے مناسب گھر ہے نہ کھانے کے لئے کافی اور موزوں غذا ہے۔ ان مصیبتوں کے ساتھ کام کی غیر معمولی زیادتی اس کی صحت اور زندگی کے لئے تیر پر سوورنے کا کام کر رہی ہے۔ اس کے بعد صاحب موصوف نے ان حالات کے اسباب پر بھی کافی روشنی ڈالی ہے

عمدہ غذا اور دانت

یہ حقیقت ایک عرصہ سے معلوم ہو چکی ہے کہ غذا کے ساتھ دانتوں کی صحت اور خرابی بالخصوص دانتوں کی بوسیدگی کا نہایت گہرا تعلق ہے۔ اس سلسلے میں حال ہی میں ڈاکٹر جیولین ڈی بائیڈ کے تجربات نے جو اس نے بیس سال سے کم عمر کے بچوں میں کئے ہیں مزید تقویت حاصل ہوتی ہے۔ زیر تجربہ بچوں میں ذیابیطس کی شکایت تھی اس لئے انہیں ایسی غذا دی جاتی تھی جس میں بدنی ضرورتوں کے لئے تمام مطلوبہ عناصر کافی مقدار میں ہوتے تھے۔ ایسی غذا کا استعمال شروع کرانے سے قبل ان میں سے اکثر کے دانت بہت بوسیدہ تھے اور ان کی بوسیدگی باقاعدہ ہر روز بڑھ رہی تھی لیکن جب عمدہ اور مناسب غذا کا باقاعدہ استعمال کیا جانے لگا تو ان کے دانتوں کی بوسیدگی رک گئی اور جن بچوں کی عمر چھ سال سے کم تھی ان کے دانت بالکل صحیح اور تندرست رہے ان میں بوسیدگی کا اظہار مطلقاً نہیں ہوا۔ ان تجربات سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ جب بچوں کو صحیح اور مناسب غذا دی جاتی ہے تو ان کو زیادہ مٹھائیوں کے کھانے کی خواہش نہیں رہتی ۔

مصنوعی اغذیہ

دورِ حاضر میں تنگی تحط کی وجہ سے بیشتر اصلی اور غذائی اشیا کے عوض میں مصنوعی اغذیہ کا چلن بہت زیادہ ہو رہا ہے۔ چنانچہ خالص گھی شہد مکھن وغیرہ کا دستیاب ہونا تو محال ہو گیا ہے۔ اس لئے بڑے بڑے شہروں میں اکثر لوگ ان کے عوض میں مصنوعی گھی وغیرہ کا عام استعمال کر رہے ہیں۔ انگلستان کے مسٹر ایف۔ سی بلاک نے جو ستمبر ۱۹۴۳ء میں شہری غذاؤں کا تجزیہ کرنے کا کام کرتے ہیں۔ بیان کیا ہے کہ میں مصنوعی اغذیہ کی پیداوار اس حد تک بڑھ گئی ہے کہ وہاں کی حکومت کو فوڈ سبسٹی ٹیوٹ کنٹرول آرڈر جاری کرنا پڑا ہے۔ کیونکہ مصنوعی اور ناکارہ اغذیہ کی پیدائش سے وہاں کے عوام کو نہایت بے دردی سے لوٹا جا رہا تھا۔ حکومت ہند کو بھی اس طرف توجہ دینی چاہیئے۔ یہاں بھی اس قسم کے تجارتی فریب عام ہو رہے ہیں۔

مدت حمل

صحیح مدت حمل کو معلوم کرنے کے لئے حال ہی میں محقق آرنٹ نے ۲۶۰۰۶ حاملہ عورتوں کی مدت حمل کو سامنے رکھ کر مندرجہ ذیل حقائق کا انکشاف کیا ہے۔ اوسطاً مدت حمل ۲۸۰ دنوں سے قدرے زیادہ یا کم ہوتی ہے۔ ۵۳ر۵ فی صدی عورتوں میں وضع حمل متوقع تاریخ سے کچھ دن (تقریباً ۸ دن) بعد ۴۲ر۴ فی صدی میں متوقع تاریخ سے کچھ دن پہلے اور صرف ۴ر۰۷ فی صدی میں عین متوقع تاریخ کو ہوا۔ جن میں وقفہ حیض ۲۸ یوم کا ہوا کرتا تھا۔ ان میں وضع حمل نسبتاً جلدی اور جن میں اس سے زیادہ ہوتا تھا ان میں نسبتاً دیر میں ہوا۔ بعض عورتوں میں بچہ بظاہر جلدی مکمل بن جاتا ہے اور بعض میں قدرے دیر سے مکمل ہوتا ہے

گنج اور شیب

گنج اور شیب کا گو بظاہر کوئی باہمی تعلق نہیں معلوم ہوتا اور ان کا روکنا بھی جب یہ ایک مرتبہ پیدا ہو جاتے ہیں تو ایک حد تک مشکل

ہو سکتا ہے۔ تاہم بعض محققین نے بیان کیا ہے کہ جن لوگوں کے بال چندیا سے گرنے شروع ہوتے ہیں۔ وہ بالعموم سفید ہونے سے پہلے گنج ہو جاتے ہیں۔ اور جن کے بال تمام طرف سے ایک ساتھ سفید ہونے لگتے ہیں وہ گنج ہونے سے پہلے تمام سفید ہو جاتے ہیں اور جن کے بال پہلے پہلے کنپٹیوں پر سے سفید ہوتے ہیں وہ شاذونادر ہی گنج ہوتے ہیں۔

جنگی قیدیوں کی غذا

حکومت برطانیہ کی طرف سے جنگی قیدیوں کو جو غذا دی جاتی ہے وہ قریب قریب وہی ہے جو برطانوی سپاہیوں کو آرام اور امن کے زمانے میں دی جاتی ہے صرف قیدیوں کی نوعیت کے مطابق اس میں مناسب اختلاف کر دیا جاتا ہے۔ اس کے مطابق اطالوی قیدیوں کو روزانہ غالباً ۱۶ اونس (آدھ سیر) روٹی ۱۶ اونس (آدھ سیر آلو) اور ۱/۲ ۱ اونس مارگرین (ایک قسم کی چربی) یا مکھن ۱/۲ ۱ اونس سور کا گوشت۔ ۱/۲ ۴ اونس پنیر ۱۱ اونس مربہ (جام) ۲ اونس (ایک چھٹانک) کھانڈ ۱/۲ ۱ اونس قہوہ۔ ۲ اونس منجمد دودھ ۱/۲ ۵ اونس تازہ سبزیاں یا پھل اور ۱/۲ ۱ اونس تمباکو یا سگریٹ ملتے ہیں۔ اور جرمن قیدیوں کو روٹی اور آلو قدر سے کم لیکن اس کی جگہ خاص ولایتی شوربا (سایبج اوئل) ملتا ہے۔ جنگی قیدیوں کی اس غذا کو دیکھ کر فاقہ کشی سے مرنے والے لاکھوں ہندوستانیوں میں سے کتنے ہیں جو اطالوی یا جرمنی جنگی قیدی ہونا پسند نہیں کریں گے۔ لیکن ان کی بدبختی کی انتہا تو دیکھئے کہ انہیں اس سعادت کے لائق بھی خیال نہیں کیا جاتا۔ فاعتبروا یا اولی الابصار

حیاتین اور برتن

فیلش نامی محقق نے واضح کیا ہے کہ مختلف برتنوں میں کھانا پکانے سے حیاتین ج (وٹامین سی) کم و بیش مقدار میں ضائع ہوتی ہے۔ گو اس میں حرارت کی کمی بیشی کا اثر بھی براہ راست کافی ہے لیکن پکانے والے برتنوں کی خاصیت اور ان کے انتقال حرارت کی قوت کو بھی کافی حصہ ہوتا ہے۔ گلٹ کے برتنوں میں پکانے سے حیاتین بہت ضائع ہو جاتی ہے۔ بالخصوص جب کہ ان پر قلعی نہ ہو اسی طرح سے نہ چڑھی ہوئی ہو۔ اس سے کم تام چینی اس سے کم ... سب سے کم تانبے وغیرہ کا بخوبی قلعی کئے ہوئے برتنوں میں پکانے سے ضائع ہوتی ہے۔ اور گو ہم نے محقق مذکور کے علمی تجربات کے اصول پر تجربہ تو نہیں کیا لیکن ہمارا خیال ہے کہ مٹی کے روغنی برتنوں میں پکانے سے حیاتین اور بھی کم ضائع ہوتی ہوگی۔ کیونکہ ان میں انتقال حرارت کی قوت نسبتاً کم ہوتی ہے۔ اور جن چیزوں میں انتقال حرارت کی قوت کم ہوتی ہے۔ ان میں پکانے سے حیاتین کم ضائع ہوتی ہے۔

مصروف امریکی تاجر اور موت

حال ہی میں صنعتی طبیبوں اور جراحوں کی امریکی مجلس میں وہاں کے ایک مشہور طبیب نے جو مصروف امریکی تاجروں کے امراض کا بہترین ماہر خیال کیا جاتا ہے بیان کیا ہے کہ کثرت غذا۔ کثرت تمباکو نوشی۔ کثرت شراب نوشی کثرت کار قلت آرام اور تفریح وہ اسباب ہیں جو مصروف امریکی تاجروں میں امراض قلب و دوران خون اور امراض گردہ و جگر وغیرہ پیدا کر کے ان کی قبل از وقت اور بکثرت موت کے ذمہ دار ہیں

یہ طبیب جس کا نام ڈاکٹر سی ہیپن ہے یہ بھی کہتا ہے کہ موجودہ جنگ نے امریکی تاجروں پر اور بھی بڑا اثر کیا ہے اس سے ان میں خون کا دباؤ بڑھ رہا ہے اور ان کے شرائین میں سختی اور دموی سدے پیدا ہو کر ان میں اموات کے اور بھی بڑھ جانے کا امکان ہے

اس جنگ میں غریب بھی کے مر رہے ہیں، مصافی اقوام کے وہ لوگ جو براہ راست جنگ میں مصروف ہیں آگ پانی کی نظر ہو رہے ہیں اور وہ لوگ جو بظاہر مرنے والوں کی بدولت بہت کر مالا مال ہو رہے ہیں بقول ڈاکٹر موصوف نادانستہ طور پر موت و ہلاکت کی طرف بھاگ رہے ہیں غرضیکہ نفانفی کے باوجود ہر طرف موت و ہلاکت کی گرم بازاری ہے۔ اس پر بھی جو لوگ اس عالمگیر بربادی کو خداوندی قہر سے تعبیر نہیں کرتے اور بجائے وزاری سے اسکا فضل و کرم مانگنے کے "بابر بعیش کوش کہ عالم دوبارہ نیست" کے اصول پر کاربند ہیں۔ انکے متعلق سوائے اس کا اور کیا کہا جا سکتا ہے کہ عنقریب وہ بھی ضرور ہلاک ہو جانے والے ہیں۔

الامراض و العلاج

طاعون

(از جناب حکیم لطافت حسین صاحب — راشد)

گذشتہ سے پیوستہ

اگرچہ طاعون کے جراثیم خشک کرنے سے چاروں میں اور دھوپ میں رکھنے سے تین چار گھنٹہ کے اندر ہلاک ہو جاتے ہیں۔ تاہم مریض کے کپڑے اور اس کا چرمی سامان کئی مہینہ تک خطرناک رہتے ہیں۔ اس لئے مناسب ہے کہ جو سامان زیادہ قیمتی نہ ہو اور آسانی سے تلف کیا جا سکتا ہو اس کو جلا دیا جائے۔ بقیہ سامان کو پورے احتیاط کے ساتھ ڈس انفیکٹ کیا جائے اور کافی عرصہ تک دھوپ دی جائے۔ اگر مرے ہوئے چوہے ملیں تو ان کو فوراً کروسن آئل چھڑک کر زمین میں جلا دیا جائے۔ ہاتھ سے ان کو نہ چھوا جائے۔ چوہوں کو جہاں تک ممکن ہو ہلاک کیا اور جلایا جائے۔ ویسے ہی اٹھا کر پھینک دینا سخت غلطی ہے گھر کی تمام اشیا خورد و نوش اس طرح محفوظ کی جائیں کہ ان تک چوہوں کی رسائی نہ ہو سکے۔ مکانات اور ان کے گرد و پیش کو بہت زیادہ پاک و صاف رکھا جائے جس مقام پر طاعون ہو وہاں کے اشخاص کو دوسرے محفوظ مقامات میں چلا جانا چاہیئے۔ مریضان طاعون کو جہاں تک ممکن ہو شہر سے باہر کسی ہسپتال یا چھپّر میں رکھنا چاہیئے۔ اور ان کے گھروں اور پڑوسیوں کے مکانات کو بھی ڈس انفیکٹ کرنا ضروری۔ اگر چھوٹا گاؤں ہو یا مکانات خام ہوں تو ان کو مع اسباب کے جلا دینا سب سے بہتر ہے تاکہ دوسرے مواضعات تک مرض کا اثر نہ پہنچ سکے۔ مریضان طاعون کی نعشوں کو جلانا بہت مناسب اور ضروری ہے۔ اور اگر دفن کی جائیں تو قبریں کافی گہری ہونی چاہئیں۔ مریض کے تیمارداروں اور اعزہ کو کم سے کم تین روز اور زیادہ سے زیادہ آٹھ دن تک آبادی سے دور قرنطینہ میں رکھنا چاہیئے۔ جہاز۔ ریل اور موٹر بسوں کی کڑی نگرانی و دیکھ بھال کی جائے۔ کیونکہ اشاعت مرض کا وہ بھی بڑا ذریعہ ثابت ہوتے ہیں۔

یہ نہ بھولنا چاہیئے کہ طاعون کا اثر انسانوں و چوہوں پر یکساں ہوتا ہے۔ انسان کے فضلات بلغم پیشاب۔ پاخانہ و پیپ وغیرہ چوہوں کو بیماری لاحق ہوتی ہے اور ان کی مینگنیاں وغیرہ اناج میں پڑ جانے سے انسان کو پس اگر مرض پھیلنے کا ذرا بھی شبہ ہو تو اپنے مکان کے چوہوں کو جہاں تک ممکن ہو ہلاک کرنا سخت ضروری ہے۔ کھانے پینے میں انتہائی صفائی و احتیاط کو مدنظر رکھنا انسانی ہجوم و مجمع سے پرہیز کرنا مرض سے بہت بڑی حد تک بچاتا ہے مریضان طاعون کے پاس جانے والوں کو ان کے پاس زیادہ دیر نہ ٹھہرنا چاہیئے اور موزے و دستانے پہن کر ان کے پاس جانا اور ان کو چھونا اور پھر فوراً باہر صاف ہوا میں آکر اپنے لباس و جسم کو ڈس انفیکٹ کرنا چاہیئے۔ ان کے پاس بیٹھنا اور کھانا پینا سخت خطرناک ہوتا ہے۔ اگر جسم پر کوئی خراش یا زخم ہو تو اس پر کوئی اچھا مرہم وغیرہ لگا کر پٹی باندھ کر مریض کے پاس جانا چاہیئے۔ مریض کے تمام فضلات کو بروقت جلاتے رہنا چاہیئے۔ تمام تندرست اشخاص اور خصوصاً مریضان طاعون کے تیمارداروں کو لشک یا ہافکن کے بنائے ہوئے ویکسین کا ٹیکہ لازمی طور پر لینا چاہیئے۔ لشک کے طریقہ علاج میں جو ویکسین استعمال کی جاتی ہے وہ اگرچہ بمقابلہ ہافکن کی ویکسین کے زیادہ تکلیف دہ ہوتی ہے مگر وہ ایک تو زیادہ عرصہ تک رکھنے سے خراب نہیں ہوتی۔ دوسرے اس کے اثرات زیادہ یقینی اور بہتر ہوتے ہیں۔ مرض کے زمانہ میں تھکا دینے والی دوڑ دھوپ

حمام اور مسہلات وغیرہ سے پرہیز کرنا۔ گھروں میں صندل۔ عود۔ کافور۔ برگ نیب۔ برگ جھاؤ وغیرہ وقتاً فوقتاً سلگاتے رہنا۔ لیموں، نارنگی، سرکہ، پیاز وغیرہ کھانا اور سونگھنا بھی بہت مفید ہوتا ہے۔ گائے کا خالص گھی کھانا اور بدن پر ملنا۔ ٹھنڈی ترکاریاں اور کھچڑی مسور پکوا کر سرکہ ملا کر کھانا جوش دیا ہوا اور حد درجہ محفوظ کیا ہوا پانی پینا۔ کبھی خالی پیٹ نہ رہنا۔ وبا کے زمانہ میں لازمی امور ہیں۔ کبھی بلا ناشتہ کے گھر سے باہر نکلنا چاہیئے۔ وبا کے زمانہ میں فلو معدہ ایک قسم کی دعوتِ مرض ہے۔ حتیٰ کہ مریض کو بھی بھوکا پیاسا نہ رکھا جائے بلکہ ان کو ہلکی و زود ہضم غذائیں دیتے رہیں۔ اور اس کا خیال رکھیں کہ غذا کی زیادتی یا امتلا بھی خطرناک ہوتا ہے۔

میوہ جات میں انار۔ انگور۔ امرود۔ نارنگی۔ ناشپاتی۔ شہتوت۔ شفتالو وغیرہ خاص طور سے استعمال کئے جائیں۔ کافور ہمیشہ جیب میں رکھنا اس کا کھانا و سونگھنا بالخاصہ حافظ مرض ہے۔ حب الہامی یا حب جالینوس کا بطور حفظ ماتقدم استعمال کرتے رہیں۔ مکانات میں قلعی پتوائی جائے۔ پاخانوں اور نالیوں وغیرہ میں فنائل ڈالتے رہیں۔

ڈسانفیکشن (Disinfection)

۱۔ مریضان طاعون کے کپڑے۔ بستر۔ فرش۔ پردے وغیرہ اور ایسا اسباب جس کے خراب ہونے کا اندیشہ نہ ہو۔ اسٹیم ڈسانفیکٹر (Steam disinfector) سے خوب اچھی طرح گرم کئے جائیں۔

اگر یہ آلہ دستیاب نہ ہو سکے تو سوتی کپڑوں کو نصف گھنٹہ تک کھولتے ہوئے پانی میں جوش دیں۔ کمبل۔ اونی پارچہ جات۔ ناریل وغیرہ کی بنی ہوئی اشیا کو سپونی فائڈ کریسول (Spansile Crecol) میں دو گھنٹہ تک بھگایا جائے۔ کپڑوں پر پانچ فی صدی طاقت کا کاربالک ایسڈ سلوشن چھڑک کر تین چار دن تک برابر ان کو تیز دھوپ میں رکھا جائے۔ چرمی سامان کو ایک فی صدی طاقت کے فارملین (Formalin) سلوشن سے پونچھ دینا چاہیئے۔

۳۔ کھانے پینے کے ظروف پندرہ منٹ تک کھولتے ہوئے پانی میں جوش دیئے جائیں۔ جن ظروف کو زیادہ گرم کرنے سے خراب ہو جانے کا اندیشہ ہو ان کو فارملین کے سلوشن میں دو گھنٹہ تک بھگائے رکھنا چاہیئے۔

۴۔ جس کمرہ میں مریض ہو اس کی دیواریں کھرچ کر قلعی پوتی جائے۔ فرش و دیواروں پر تین تین فٹ "پسٹرین" برش سے پوت دی جائے۔

۵۔ نالیوں اور پاخانوں میں فنائل۔

۶۔ باقی مکان کے تمام حصوں میں کروسن آئیل املشن چھڑکنا چاہیئے۔

۷۔ پاخانہ کی چوکی یا کموڈ جو مریض کے استعمال میں ہو اس کو ایک فی ہزار طاقت والے پرکلورائڈ آف مرکری (Perchloride of mercury) کے سلوشن سے دھویا جایا کرے۔ اور اس جگہ کے فرش پر بھی یہی سلوشن چھڑکا جائے۔

کروسن آئل املشن۔ معمولی صابون ۳ حصہ۔ پانی ۱۵ حصہ کروسن آئیل ۲۰ حصہ۔ پہلے صابون ٹکڑے ٹکڑے کر کے پانی میں ڈالا جاتا ہے۔ پھر مٹی کا تیل ڈال کر آگ پر پکاتے ہیں۔ جب صابون و تیل یکجان ہو جائے۔ تب قابل استعمال ہوتا ہے۔ اس کو ہمیشہ بیس گنا پانی میں ملا کر چھڑکتے ہیں۔

کمروں و کوٹھڑیوں کو مکمل طور پر ڈسانفیکٹ کرنے کے لئے سلفر گیس یا فارمل ڈی ہائڈ گیس بھی بہتر چیزیں ہیں۔

جب ایسا کرنا ہو تو ایک ہزار مکعب فٹ جگہ میں ۲ پونڈ گندھک سلگائی جائے۔ یا اتنے ہی رقبہ میں پانچ اونس پٹاس اور نصف پائنٹ فارملین (Formalin) درکار ہوتی ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے دیواروں وغیرہ کو پانی کے چھینٹے مار کر قدرے نم کر دیا جائے۔ پھر ایک چوڑے منہ کے آہنی ظرف میں پانچ اونس "پٹاس پرمیگنیٹ" ڈال کر اوپر سے ½ پائنٹ فارملین ڈال کر کمرہ وغیرہ کو بالکل بند کر دیں۔ اور چھ گھنٹہ تک بند پڑا رہنے دیں۔ یہی طریقہ گندھک کی دھونی کے لئے ہے۔ مگر گندھک کی دھونی کے مقابلہ میں یہ طریقہ زیادہ موثر اور بہت زیادہ یقینی چیز

ہے ساں اشیا کی مقدار رقبہ کی وسعت کے پیش نظر مقرر کر لی جائے۔ مثلاً اگر کمرہ کا رقبہ دو ہزار مکعب فٹ ہو تو پچاس دس اونس اور پانی ایک پائنٹ لی جائے۔

علاج طبی

ابتدا میں علامات کے ظاہر ہوتے ہی بشرط قوت فوراً فصد کھولی جائے۔ مادہ کے غلبہ اور قوت کے قوی ہونے کی حالت میں اسی روز یا دوسرے یا تیسرے دن بلکہ مسہل دے دیں۔ فصد کے بعد ۲۴ گھنٹہ تک غذا نہ دی جائے لیکن میں غذائی طور پر فصد و فاقہ کو زیادہ اچھا نہیں سمجھتا کیونکہ یہ مرض اول تو خود ہی مضعف ہے۔ پھر اس میں ایسی تدابیر اختیار کرنا جو بجائے خود قوت میں ضعف و اضمحلال پیدا کرنے والی ہوں کچھ مناسب نہیں معلوم ہوتا۔

تسکین حرارت کے لئے قرص کافور یا حب کافوری کو ب سیب یا ب ب ۲ شربت لیموں کے ہمراہ کھلانا۔ رفع سمیت کے لئے فادزہر حیوانی۔ عنبر۔ کافور۔ صندل سفید۔ گلاب کے ہمراہ پلانا وسنگھانا۔ کرب و بے چینی دور کرنے کے لئے صندل سفید ۲ ماشہ کافور ۲ ماشہ۔ گلاب و سرکہ میں پیس کر سینہ پر لگانا اور اسی دوا کا لخلخہ بنا کر سنگھانا۔ یا صندل ۲ ماشہ۔ کافور ۲ ماشہ۔ گلاب و سرکہ میں پیس کر سینہ پر لگانا اور اسی دوا کا لخلخہ بنا کر سنگھانا۔ یا صندل ۲ ماشہ۔ گل ارمنی ۲ ماشہ زہر مہرہ خطائی ۲ ماشہ۔ زعفران ۱ ماشہ۔ کافور ۱ ماشہ عرق گلاب میں پیس کر سینہ پر بمقام دل کپڑا تر کر کے رکھیں تقویت قلب و روح کے لئے خمیرہ صندل تریاقی۔ خمیرہ مروارید نسخہ کلاں۔ خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا۔ دوا المسک بارد۔ عرق بید مشک۔ عرق گاؤزبان۔ عرق کیوڑہ۔ گلاب۔ شربت فواکہ وغیرہ کے ہمراہ دینا۔ ٹھنڈا پانی پہلے تو پھر پیٹ اور پھر گھونٹ گھونٹ پلانا غذا میں مسور سرکہ میں پکا کر کھلانا یا اسی طرح کی کوئی مناسب جلد ہضم ہونے والی مقوی و مفرح[1] غذا کھلانا بہت مفید ہی نہیں بلکہ ضروری بات ہے۔ مریض کو بھوکا پیاسا ہرگز نہ رکھا جائے

اگر بے خوابی اور اختلاط عقل عارض ہو جائے تو پھر ٹھنڈی چیزیں سینہ پر نہ لگائی جائیں بلکہ مریض کو گرم کپڑوں میں لپیٹ دیں

ورم پر رداع ادویہ ہرگز نہ لگائیں۔ بلکہ اس کو چھوڑ کر ورم کے آس پاس سرد دوائیں طلا کریں اور نفس ورم پر پچھنے لگا کر کچھ خون نکال دیں یا اس کو گرم پانی سے دھو کر قدرے جدوار خطائی باریک پیس کر چوزہ مرغ ذبح کرے اور شکم چاک کر کے مع پر وہاں سے باندھیں الاش البتہ نکال دی جائے۔ اور اگر اس کا امکان نہ ہو تو مینڈک شکم چاک کر کے باندھے جائیں۔ خفقان۔ دردسر۔ غشی اور ہذیان کی حالت میں پاشویہ کریں۔ پنڈلیوں پر خالی سنگیاں کھچوائیں۔ گل بابونہ ۲ تولہ۔ تخم شبت ۲ تولہ پانی میں جوش دے کر ورم پر دیر تک ڈبال کریں۔ گلاب ۲ ماشہ۔ سرکہ ۱ تولہ۔ روغن گل ۲ تولہ۔ شیر مینہ ۲ قطرہ آب پالک سبز ۲ تولہ آب کشنیز سبز ۲ تولہ باہم مخلوط کر کے کپڑا تر کر کے تالو پر رکھیں اور برابر تر کرتے رہیں۔ اگر ممکن ہو تو اس دوا کو برف سے سرد کر لیا جائے۔ برف کی تھیلی سر و گردن پر رکھی جائے۔ جسم پر ایک ایک گھنٹہ بعد گرم پانی کا اسپنج پھیرنا بھی بخار کم کرنے کے لئے بہت مفید ہے۔

اگر مذکورہ بالا تدابیر سے ورم (گلٹی) میں کمی نہ محسوس ہو تو پھر اس پر آتشی داغ لگایا جائے۔ بطور علاج حب کافوری ۲ ماشہ اول کھلا کر اوپر سے عرق چی ۔۔ پانی ۲ تولہ عرق بید مشک ۲ تولہ عرق کیوڑہ ۲ تولہ عرق گاؤزبان ۵ تولہ عرق گلاب ۲ تولہ یا ان میں جو عرقیات میسر آ جائیں شربت لیموں ۲ تولہ یا شربت نیلوفر ۲ تولہ یا شربت انار ۲ تولہ یا شربت تمر ہندی ۲ تولہ یا شربت صندلین ۲ تولہ یا سکنجبین ۲ تولہ لیموں کے ہمراہ پلایا جائے۔ بعد ازاں ایک ایک گھنٹہ بعد جب تک بخار نہ اتر جائے ایک ایک عدد حب کافوری یا حب فادزہر عرقیات مذکورہ بالا کے ساتھ کھلاتے رہیں۔ بجائے پانی کے بھی یہی عرقیات پلاتے جائیں۔ اور جب تلی و قے کی زیادتی ہو تو تمر ہندی کو کچا آلو بخارا ۷ تولہ۔ زرشک بیدانہ ۲ ماشہ مغز کنول گٹہ ۲ عدد۔ تخم خرفہ سیاہ ۲ ماشہ

---

[1] مثلاً مشو۔ چوزہ مرغ کی یخنی۔ گائے کا دودھ۔ ساگودانہ شربت نیلوفر کے ہمراہ۔

گل نیلوفر ۷ ماشہ عرقیات مذکورہ بالا میں بھگو کر سکنجبین لیموں ملا کر زہر مہرہ خطائی ۲ ماشہ پیس کر اضافہ کر کے تھوڑا تھوڑا پلائیں۔ اگر برف دستیاب ہو سکے تو اس دوا کو برف سے سرد کر کے پلانا اور برف کے ٹکڑے چبانا بے حد مفید ہوگا۔ اگر اس تدبیر سے بھی قے و متلی میں کمی نہ ہو تو طباشیر ۱ ماشہ۔ زہر مہرہ خطائی ۱ ماشہ۔ نارجیل دریائی ۱ ماشہ تخم خرفہ ۱ ماشہ۔ صندل سفید ۱ ماشہ۔ زرشک بیدانہ ۳ ماشہ باریک پیس کر شربت انار ین ۲ تولہ سکنجبین ۲ تولہ لیموں میں مخلوط کر کے قدرے قدرے چٹائیں۔ اگر غشی و بیخوابی زیادہ بڑھی ہوئی ہوں تو تخم کاہو ۲ تولہ تخم خشخاش ۲ تولہ بکری کے دودھ میں پیس کر سر و پیشانی پر گاڑھا گاڑھا لیپ کریں۔

زیادتی تبض کی حالت میں شیر خشت ۴ تولہ عرق گلاب ۲ ماشہ میں حل کر کے شربت وردِ مکرر ۲ تولہ اضافہ کر کے پلائیں۔ یا کاسٹر آئل ۲ تولہ دیں۔

اگر دست آتے ہوں تو ہلکے قابضات مثلاً طباشیر ۱ ماشہ زہر مہرہ خطائی ۱ ماشہ۔ تخم خرفہ سیاہ ۳ ماشہ۔ اناردانہ ۲ ماشہ عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ۔ عرق بید مشک ۱۲ تولہ عرق حی و بائی میں پیس کر چھان کر شربت انار شیریں ۲ تولہ ملا کر تخم ریحان ۲ ماشہ اوپر سے چھڑک کر پلائیں۔ درد سینہ اور کھانسی کی صورت میں السی کی پلٹس بنا کر سینہ پر باندھیں۔ اور جلد جلد تازہ بدلتے رہیں یا اینٹی فلوجسٹین کا پلاسٹر چڑھائیں۔ اور پینے کے لئے بہیدانہ ۳ ماشہ۔ عناب ۵ دانہ۔ سپستان ۷ دانہ۔ برگ گاؤزبان ۵ ماشہ۔ گل گاؤزبان ۳ ماشہ کوکیا بریشم ۳ ماشہ عرقیات میں بھگو کر صاف کر کے شربت بنفشہ ۲ تولہ ملا کر دیں۔ نفث الدم (خون تھوکنے کی صورت) میں اس دوا سے پہلے طباشیر ۱ ماشہ۔ گل ارمنی ۱ ماشہ۔ سنگ جراحت ۱ ماشہ۔ کہربا شمعی ۱ ماشہ۔ زہر مہرہ خطائی لخشاب میں کر پھنکا دیا کریں۔

سوء تنفس، سقوط نبض اور برودِ اطراف کی حالت میں دوا دینا ہی بیکار ہے۔ صرف ارتعاش حرارت غریزی کے لئے زیادہ مقدار میں جواہر مہرہ۔ سفوف جواہر اور دوا المسک معتدل یا خمیرہ ...

خاص الخاص کے ساتھ دیں۔ گلٹی پر جونکیں لگانا۔ چلم کو آگ پر سرخ کر کے اس سے داغنا یا کوئی آبلہ انگیز دوا لگانا مثلاً چناور کی جڑ کی چھال ۱ تولہ اور لہسن ۱ تولہ پیس کر ٹکیہ بنا کر باندھنا بھی مفید ہے۔ اس ٹکیہ کے باندھنے سے اکثر بارہ گھنٹے کے اندر آبلہ پیدا ہو جاتا ہے۔ یا کھال جل جاتی ہے۔ جب آبلہ پیدا ہو جائے تو اس کو کاٹ کر گھی کا پھایہ رکھ دینا چاہیئے۔ تاکہ ریزش نکلتی رہے۔ جب ابتدا کا زمانہ نکل جائے اور ان تدابیر سے کوئی فائدہ محسوس نہ ہو تو پھر مناسب ادویہ پکے ضماد لگائیں۔ پک جائے تو شگاف لگائیں۔

علاج ڈاکٹری۔ جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے۔ یہ مرض ایکدم مریض کو ضعیف و نڈھال کر دیتا ہے۔ اس لئے مسکن ادویہ کا استعمال مناسب نہیں۔ البتہ درد سر و تیز بخار کی صورت میں برف کی تھیلی سر و گردن پر رکھنی چاہیئے اور اسپنج کو گرم پانی میں بھگو کر ایک ایک گھنٹہ کے بعد تمام بدن پر پھیریں۔ ابتدا میں اگر مناسب ہو تو سوڈا سلفاس یا سیڈلٹز پوڈر یا جیلپ کمپونڈ کا ایک ہلکا مسہل دے دیں۔ مگر تیز و قوی مسہل ہرگز نہ دیا جائے۔ اس کے بعد کوئی معرق (پسینہ لانے والی) دوا مثلاً لائیکرا امونیا ایسی ٹیٹ اکوام اسپرٹ ایتھر نائٹروس ۵ منم۔ پٹاس نائٹراس ۵ گرین پانی ایک اونس میں حل کر کے پلائیں۔ اور نائٹرک ایسڈ ڈل یا نائٹرو میورئیٹک ایسڈ ڈائیلیوٹ۔ یا فاسفورک ایسڈ ڈائیلیوٹ اس مقدار سے پانی میں حل کریں کہ وہ کسی قدر ترش ہو جائے اور پیاس کے وقت یہی پانی پلاتے رہیں۔ اگر دست آتے ہوں تو ان کے بند کرنے کے لئے "شیلول" ایک خوراک چار چار گھنٹہ کے بعد دیں۔ بخار کی حدت کم کرنے کے لئے سپوریٹ آف ایمونیا اروام۔ کٹنچر یا ایلام سپرٹ ۲ اونس پانی میں حل کر کے کپڑا بھگو کر ماتو پر رکھا جائے۔ صبح کے وقت خفت بخار کی صورت میں کونین ۵ گرین کی مقدار میں استعمال کرائیں۔ ازالہ مرض کے لئے اور خاص کر نمونیائی پلیگ کی صورت میں دن میں دو بار صبح و شام گلیسروڈین Glyceradine کا $\frac{1}{2}$ سے ایک سی سی تک زیر جلد انجکشن دیں۔

(باقی آئندہ)

مقالہ علمیہ

کیا ناقص اعضائے نسلی میں نشو و نما ہو سکتا ہے

(از جناب حکیم قاضی عظیم اللہ صاحب (کامل طب و الجراحت) پروفیسر طبیہ کالج لاہور)

ذیل کا مضمون ان اطبائے کرام کے لئے خصوصیت کے ساتھ قابل توجہ ہے جو یہ سمجھتے ہیں کہ سن بلوغ کے بعد ناقص اعضائے نسلی میں نشو و نما بالکل نہیں ہو سکتا۔ اگر ان میں سے کوئی صاحب اس سلسلے میں اپنے خیالات اور دلائل کا اظہار فرمانا چاہیں تو مشیر الاطبا کے صفحات ان کے لئے بھی حسب گنجائش حاضر ہیں۔

ایڈیٹر

ہمارے پاس اکثر اشخاص کے نہ صرف ایسے استفسارات آتے رہتے ہیں جن میں اعضائے نسلی مردوں کی طرف سے بالخصوص عضو مردانہ اور عورتوں کی طرف سے چھاتیوں کی غیر معمولی نشو و نما کی خواہش ظاہر کی جاتی ہے۔ بلکہ اکثر اشخاص اس غرض کے لئے آئے دن دوائیں بھی طلب کرتے رہتے ہیں۔ کچھ عرصہ پیشتر بعض دوسرے اطبا کی طرح ہمارا بھی یہی خیال تھا کہ سن بلوغ کے بعد الت اعضا، اگر طبعی طور پر باقاعدہ نشو و نما نہیں ہو سکی تو عام دوائیں شاذ و نادر ہی اس مقصد میں نتیجہ خیز اور کامیاب ثابت ہو سکتی ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ بعض غیر مستند کتب طبیہ میں اطلیہ واضمدہ کے چند ایسے نسخے درج ہیں جن میں ان اعضا کو غیر معمولی طور پر بڑا اور لمبا کر دینے کے فوائد بیان کئے گئے ہیں۔ مثلاً طلائے مار سیاہ وغیرہ لیکن اول تو ان اطلیہ واضمدہ کی تیاری نہایت دشوار گذار ہے پھر تیار کرکے استعمال کرانے پر بھی یقینی اور یکساں نتائج کے متعلق لوگوں کے مختلف بیانات ہیں بعض کہتے ہیں کہ فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ اور بعض کے نزدیک نہیں لیکن دور حاضرہ کی جدید علمی معلومات نے اس مسئلے کو بخوبی واضح کر دیا ہے۔ اعضائے نسلی کی نشو و نما کا انحصار خصیتین اور بعض دوسرے بے نالی گلٹیوں کے داخلی افرازات محرکہ سے ہوتا ہے۔ اگر کسی وجہ سے ان کے افعال میں کسی طرح کا نقص یا عدم توازن ہو تو اعضائے نسلی کی نشو و نما طبعی طور پر نہیں ہوتی۔ اس نظریے کو ہزارہا قسم کے عملی تجربات اور مشاہدات سے پایۂ ثبوت تک پہنچا دیا گیا ہے۔ چنانچہ ایسے مریضوں میں جن کے مذکورہ اعضا میں مکمل نشو و نما نہیں ہوتی تھی ان گلٹیوں سے حاصل کئے ہوئے مواد محرکہ (ہارمونز) کے داخلی استعمال (بذریعہ دہن یا جلدی پچکاری) سے نہ صرف کامل نشو و نما ہوئی بلکہ غیر معمولی بڑھوتری ظاہر ہوئی۔ یہی نہیں بلکہ نابالغ اشخاص میں ان مواد کے استعمال سے قبل از وقت بلوغ کے ساتھ ساتھ ان اعضائے نسلی میں بھی نشو و نما پائی گئی۔ اس سلسلے میں چوہوں وغیرہ پر اس طرح بھی تجربہ کیا گیا کہ چوہوں کو لے کر پہلے ان کے خصیے نکال دیئے گئے۔ اور جب اس عملیہ کے بعد ان میں اس کے لازمی نتیجہ کے طور پر جنسی جذبات کے فقدان کے ساتھ ساتھ اعضائے نسلی میں بھی ضمور کے آثار ظاہر ہونے لگے تو انہیں مواد محرکہ کا بذریعہ دہن استعمال کرایا گیا نتیجہ یہ ہوا کہ اعضائے نسلی پھر نشو و نما پا کر اپنی اصلی حالت پر آ گئے جیسا کہ ذیل کی تصویر سے ظاہر ہے۔ انہی اصولوں پر مردوں میں عضو مردانہ اور عورتوں میں چھاتیوں کے بڑھانے کے لئے نہایت کامیاب تجربات کئے جا چکے ہیں چنانچہ حال ہی میں پانچ ہزار ایسے انتخاب کئے ہوئے مردوں پر جن کے اعضائے خاص پوری طرح نشو و نما پائے ہوئے نہیں تھے۔ اس طرح کی ادویہ کا استعمال کرنے پر جو نتائج حاصل ہوئے

وہ حسب ذیل ہیں
منقسم کے علاج
مردانہ کی طوالت
بڑھ گئی۔
سے ۲ انچ
۳۔ فوطہ (انثیاں)
زیادہ مضبوط اور (دوا کے استعمال سے پہلے)

۴۔ اعضائے نسلی کی تمام بدوضعی چھوٹائی۔ پتلاپن۔ ڈھیلا پن اور ٹیڑھا پن زائل ہوگیا

۵۔ مادۂ تولید کی مقدار پہلے سے چارگنا زیادہ ہوگئی

۶۔ دیگر متعلقہ اعضائے نسلی مثلاً غدۂ مذی۔ خزائن منویہ وغیرہ بھی قوی ہوگئے

۷۔ ہر شخص میں جوش جذبات کے سرور کا احساس ظاہر ہوا

۸۔ جن میں غدۂ مذی کے متورم اور ذکی الحس ہونے کی وجہ سے اکثر اور بالخصوص رات کو پیشاب کی حاجت ہوا کرتی تھی وہ زائل ہوگئی وغیرہ

اسی طرح ایسی عورتوں میں جن کی چھاتیاں وغیرہ اعضائے نسلی پورے طور پر نشو ونما پائے ہوئے نہیں تھے۔ نہ صرف ان میں ہی خصیۃ الرحم کے مخصوص مواد محرکہ کے استعمال کرانے سے چھاتیوں وغیرہ کی نشو ونما خوب اچھی طرح ہوگئی بلکہ تجربے

۱۔ بارہ سے چھتیس
سے ان کے اعضائے
۲ سے ۲½ انچ تک
۳ طولانی میں ½
تک اضافہ ہوا۔
پانیر مثلاً) پہلے
دیرپا ہونے لگا

دوا کے استعمال سے ایک ہفتہ

کے طور پر جب چھاتیوں کو بڑھانے والے مذکورہ مواد محرکہ کا استعمال مردوں میں کرایا گیا تو ان کی چھاتیوں میں بڑھوتری ظاہر ہوگئی۔ تو ان کی چھاتیوں کی نشو ونما عورتوں کی چھاتیوں کی طرح تو نہیں ہوسکی لیکن یہ یقینی طور پر ہوا کہ ان کی چھاتیاں غیر معمولی طور پر بڑھ گئیں۔

مردوں میں عضو خاص اور عورتوں میں چھاتیوں کے بڑھانے کے لئے داخلی ادویہ کے ساتھ ساتھ مقامی طور پر اکثر بعض طلا وغیرہ اور بالخصوص نشو ونما بخشنے والے ایسے آلات کا بھی استعمال کرایا جاتا ہے۔ جن میں ڈاکٹر بیئر کے اصول پر ان اعضاء میں خون معمول کی نسبت زیادہ جمع ہو جاتا ہے۔ اور جب تک وہ آلات لگے رہتے ہیں۔ خون کی زائد آئی ہوئی مقدار وہاں جمع رہ کر انہیں پھیلائے رکھتی ہے۔ ان آلات کی تصویریں ذیل میں درج ہیں۔

مردانہ عضو خاص کے بڑھانے کا آلہ
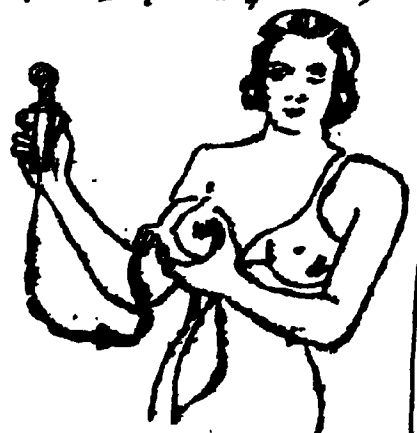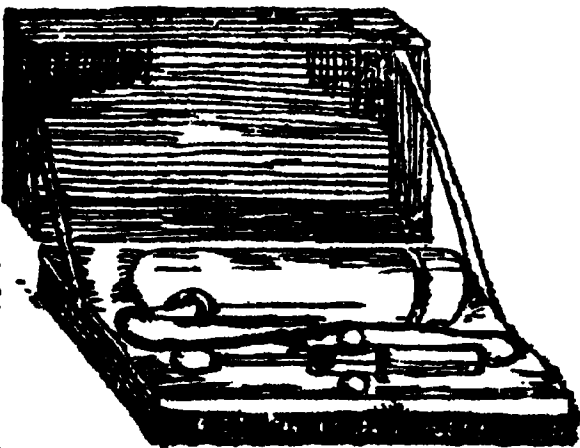
(عورتوں کی چھاتیوں کو بڑا کرنے کا آلہ)

دستور العلاج جدید

مختصر زود اثر اور اصولی نسخے

گذشتہ سے پیوستہ

(از جناب حکیم و حافظ محمد نسیم الدین صاحب صدیقی - فاضل الطب والجراحت لکھنوی)

داء الفیل

جوہر سین ½ چاول
معجون عشبہ بقدر ضرورت
گولی بناکر بعد غذا دیں

ست اجوائن ۱ رتی
روٹی کا گودا بقدر ضرورت
گولی بناکر دن میں دو بار دیں

ضعف اعصاب

کشتہ طلاء ۲ چاول
معجون جالینوس لولوی ۳ ماشہ
دونوں وقت بعد غذا دیں

کچلہ مدبر ۱ ماشہ
کشتہ فولاد ۱ ماشہ
کیلسیم گلیسروفاسفیٹ ۲ ماشہ
کشتہ طلا ۱ ماشہ
خوراک ½ رتی بعد غذا

مرگی

سوڈیم برومائیڈ ۱ ماشہ
شربت انار ۲ تولہ
پانی ۴ تولہ
نوٹ - یہ نسخہ مسکن ہے اور ملین بھی ہے
سہاگہ ۱۰ ماشہ

شربت صندل ۳ تولہ
پانی ۳ اونس
صبح دوپہر شام دو دو درہم دیں۔

ضعف قلب

مشک ۲ رتی
جدوار ۱ ماشہ
شہد میں ملاکر چٹائیں۔ یہ مختصر نسخہ دواء المسک سے کم نہیں ہے۔

مقوی اور مشتہی

چرائتہ نیم کوفتہ ۵ تولہ
شیری وائن ایک بوتل
ایک ہفتہ تک بھگو کر صاف کریں
خوراک ۲ تولہ قبل غذا

قبض دائمی

سبوس اسپغول ۳۰ ماشہ
عرق بادیان ۶ تولہ
روغن بادام ۷ ماشہ

بوقت خواب دیں۔ نہایت نفیس مزلق ہے۔ بواسیر میں بھی نہایت نفع بخش ہے۔ اور جریان میں بھی اس لحاظ سے مفید ہے کہ قبض رفع ہو جاتا ہے جو عموماً سبب مرض ہوتا ہے۔ سبوس اسپغول کو مادۂ تولید (منی) کی غلظت کی وجہ سے استعمال کراکر نفع کی توقع رکھنا محض لغویت ہے۔

پیچش

اسپغول	۷ ماشہ
آب سرد	۸ اوقیہ

اسپغول کو تمام رات پانی میں بھگو رکھیں۔ اور صبح سے استعمال شروع کردیں۔ خوراک چار کے دو چمچے۔

نوٹ۔ پیچش حاد کے مریضوں میں یہ دوا بمقابلہ مزمن کے جلد فائدہ کرتی ہے۔ لیکن مزمن حالت میں بھی نفع سے خالی نہیں ہے۔ اس کا اثر خراش دار آنتوں پر تسکین بخش ہوتا ہے۔ لعاب اسپغول متورم یا زخمی آنتوں کی سطح کو ایک ہلکی تہ سے چھپا دیتا ہے۔ اور اس طرح سوزشی مواد کے ترشحات سے آنتوں کی حفاظت کرتا ہے۔ یہ بہت جلد مروڑ کو کم کرتا ہے۔ اور اجابتوں کی تعداد بھی کم کر دیتا ہے۔ لعاب اسپغول میں ذائقہ اور مزید فائدہ کے لئے شربت بنفشہ بھی شامل کر سکتے ہیں لعاب اسپغول آنتوں سے سمیتوں کے انجذاب کو بھی روکتا

پھٹکری	ایک اوقیہ
افیون	۰۳ ماشہ

سفوف بنائیں۔ خوراک ۴ رتی

نوٹ۔ یہ سفوف خون کو روکتا ہے۔ اور مروڑ کو بھی دور کرتا ہے۔ لعاب اسپغول کے ساتھ اس کا استعمال خصوصیت کے ساتھ مفید ہے۔ اس مرض کے علاج میں پہلے آنتوں کو فضلہ سے صاف کرنا ضروری ہے۔ اس مقصد کے لئے روغن بیدانجیر بے مثل ہے

پیچش کے مریضوں کو کھچڑی بتانا ایک عام دستور ہے۔ لیکن یہ صحیح نہیں ہے۔ غذا اس قسم کی تجویز کرنی چاہیئے جو بسہولت جزو بدن ہو سکے اور اس کا بار معدہ اور خراش دار آنتوں پر کم سے کم ہو تاکہ فضلہ کی کثیر مقدار زخمی قولوں پر باعث اذیت نہ ہو۔ اس نوعیت کی غذائیں یہ ہیں۔ آب شیر۔ آب برنج۔ یخنی چوزہ مرغ۔ انڈے کی سفیدی کا پانی۔ تازہ پھلوں

کارن۔ ساگودانہ۔ ارارو ٹ وغیرہ

کالی کھانسی

آب لہسن	۱ بوند
شربت خشخاش	۰۲ ماشہ

دونوں چیزیں ملا کر چٹائیں۔

سکتہ

روغن حب السلاطین	ایک بوند
روغن زیتون	۵ بوند

نوٹ۔ اس مرض میں تیز دست آور دوا دیں۔ تاکہ سر پانی تناؤ کم ہو جائے۔ حقنہ بھی کارآمد ہے۔ مریض کا سر اونچا رکھنا چاہیئے اور سر پر برف رکھنی چاہیئے۔ پیروں پر گرم پانی کی بوتلیں لگائیں۔ تاتا میر کے ذریعہ سے پیشاب نکالنا بھی ضروری ہے۔

عرق ہاضم

زنجبیل سائیدہ	۰۳ ماشہ
ریوند چینی سائیدہ	۰۳ ماشہ
سوڈا بائیکارب	۱۰ ماشہ
عرق دار چینی	۸ اوقیہ

خوراک ½ اوقیہ۔ یہ نسخہ معدہ کی ترشی کو بھی زائل کرتا ہے

خاص نوٹ۔ ہمدردی، خلوص، عنایت اور ایثار وغیرہ یہ سب برائے گفتن ہے۔ اور صرف تحریر یا تقریر کی زینت ہے۔ آج عملی صورت میں ان پرشفقت باتوں کا کوئی وجود نہیں ہے۔ ہر شخص اپنی ضرورت اور مقصد کو مقدم اور بالاتر سمجھتا ہے۔ اور اپنی ضرورتوں کے ماتحت کام کرتا ہے اور متکبر اور مغرور مگر آپ کا ضرورتمند آپ کے سامنے نہایت خلیق اور حلیم الطبع ہے۔ ایک دولت مند لیکن حاجت مند آدمی آپ کے سامنے نہایت غریب ہے۔ ایک بارعب حاکم اپنی ضرورت میں بالکل مرعوب اور محکوم معلوم ہوتا ہے یہی کیفیتیں ضرورت اور احتیاج میں آپ پر بھی طاری ہو

ہوجاتی ہیں۔ لہٰذا ایک ترقی پسند شخص کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس قسم کا ہنر اور ایسا کاروبار یا مشغلہ اختیار کرے جس کی احتیاج اور طلب عام ہو جو کسی گروہ کسی مذہب اور کسی لحاظ سے بھی محدود حیثیت میں نہ ہو۔ اس طرز کے کاروبار سے عوام میں رسائی حاصل ہوتی ہے اور زندگی کا ایک توازن قائم ہو جاتا ہے اور ضرورتیں باہم وابستہ ہو جاتی ہیں۔ طبابت بھی اس قسم کا فن ہے جس کی ہر جگہ اور ہر گھر میں ضرورت ہے۔ لہٰذا جس قدر طبی خدمات آپ کے وسیع ہوں گے اور کمال حاصل ہوگا اسی قدر عوام میں آپ کی ضرورت محسوس ہوگی۔ جتنا کام آپ کرنا چاہیں گے اور کر سکیں گے۔ قدر و منزلت میں اضافہ ہوگا۔ اور آمدنی بھی بڑھے گی۔ کہا ہے آمدنی کا ذریعہ محض شہرت بھی ہو جاتا ہے۔

نقالوں کے لئے ہندوستان جہالت نشان بے مثال ہے یہ ایک ڈھول کی آواز ہوتی ہے جس کے اندر خول ہوتا ہے لیکن عوام اس آواز پر مستانہ وار رقص کرنا چاہتے ہیں۔ یہ میں بارہا عرض کر چکا ہوں اور اب پھر کہتا ہوں کہ ہندوستان میں امراض اور انکے علاج کی اس قدر ضرورت نہیں ہے جتنا کہ ذہنیت کی اصلاح کرنے کے لئے کوئی دوا نہیں ہے۔ بلکہ محض تعلیم و تربیت ہے۔ ہم اپنے ملک کے حیات و ممات کے نقشے اور اعداد و شمار دیکھ کر حیرت زدہ ہو جاتے ہیں۔ اور مختلف امراض کے حملوں اور سفاکیوں پر کف افسوس ملتے ہیں۔ حالانکہ یہ حقیقت کے خلاف ہے۔ لوگ امراض سے کہیں زیادہ اپنی نادانیوں اور غلطیوں کا شکار ہوتے ہیں۔ جہالت اور حماقت سے زیادہ کوئی مہلک اور خطرناک مرض کسی طب میں موجود نہیں ہے۔ یہ میرا ذاتی تجربہ ہے مجھے علاج میں جس قدر سہولت تعلیم یافتہ گھرانوں میں حاصل ہوتی ہے اتنی ہی مشکلات [illegible] ہیں ناخواندہ اور نااہل لوگوں میں پیش آتی ہیں۔ کل کا واقعہ ہے ایک شخص میرے مطب میں آیا اور بیان کیا کہ اس کے لڑکے کو سخت تکلیف ہے۔ اور وہ یہ کہ اس نے بھاری وزن اٹھایا تھا اس کی کمر تختہ ہو رہی ہے اور تمام بدن اکڑ رہا ہے۔ بہت کچھ مالشیں کیں .. علاج کئے مگر کوئی فرق نہیں ہے۔ میں نے جاکر دیکھا واقعی اس کی یہی کیفیت تھی تشنج کے دورے ہو رہے تھے جبڑا بالکل بند تھا۔ میں نے سوال کیا کہ اس کے کسی جگہ زخم تو نہیں ہے۔ جواب ملا کہ نہیں لیکن میں اس جواب سے مطمئن نہ ہوا۔ چادر اٹھا کر دیکھا تو اس کے دائیں پیر کے انگوٹھے پر زخم ہے۔ اور ایک کثیف پٹی بندھی ہوئی ہے۔ لہٰذا کزاز (ٹیٹنس کی تشخیص کرنے میں کسی شبہ کی گنجائش نہ تھی اس مرض کی شدت اور اہمیت سے لوگ قطعی ناواقف ہیں۔ چنانچہ میں نے کزاز کا مریض ابتدائی حالت میں کبھی نہیں دیکھا کیونکہ ابتدا میں لوگ ایک معمولی بات سمجھ کر توجہ نہیں کرتے ہیں۔ اور علاج کا قیمتی وقت فضولیات اور لغویات میں برباد کر دیتے ہیں۔ اس مریض کے قریب ہی ایک میرے دوست کا مکان ہے۔ ان کو بھی اس شخص کی علالت کا حال معلوم ہوا ٹیٹنس کا نام سنتے ہی کہنے لگے۔ یہ نہایت خطرناک مرض ہے۔ اس کے جراثیم مٹی میں موجود ہوتے ہیں اور اکثر حادثوں کے سلسلہ میں یہ مرض نمودار ہو جاتا ہے۔ ان کی زبانی یہ بات سن کر طبیعت پھڑک گئی کہ آپ کا تمام خاندان تعلیم یافتہ ہے۔ اور آپ بھی ایم۔ اے ایل۔ ایل بی ہیں۔ یہ وقت رات کا تھا۔ اب احباب کا مرکز توجہ ریڈیو تھا لیکن میرے دماغ میں وہی آواز گونج رہی تھی۔ اور سوچ رہا تھا اگر یہ بات کسی معالج کو معلوم نہ ہو تو کس قدر شرم اور ندامت کا موقع ہے۔ اور وہ اپنے فرائض اور ذمہ داریوں سے کس حد تک غافل ہو سکتا ہے بہرحال ایک جاہل اور ناداں آدمی میں علاج کرانے کی بھی صلاحیت نہیں ہوتی ہے۔ قدم قدم پر اس کی جہالت اور رسم پرستی آڑے آتی ہے۔ اور اس طرح وہ تعداد مریض جہالت کی دیوی پر بھینٹ چڑھ رہے ہیں۔

ہمارے ملک کی وسعت اور مریضوں کی افراط دیکھ کر شفاخانوں کی قلت اور مزید ضرورت محسوس ہوتی ہے لیکن حقیقت یہ نہیں ہے۔ شفاخانوں کی نہیں بلکہ تعلیم گاہوں کی ضرورت ہے اور جہل لغو باتوں اور روایتی بدعتوں کے دور کرنے کا واحد

اور موثر ذریعہ صرف تعلیم اور محض تعلیم ہے لیکن جس قسم کی بھی تعلیم اور فن حاصل کیا جائے۔ انتہائی محنت اور دلچسپی کے ساتھ مکمل واقفیت اور ٹھوس معلومات حاصل کرنے چاہئیں۔ اپنی وزنی رائے کو عوام کے سیلاب میں بہانا نہیں چاہیئے۔ اگر آپ کی رائے صائب ہے۔ تو خود آپ کا ضمیر مطمئن ہوگا۔ اور دوسروں کو بھی مطمئن کرنے کی صلاحیت ہوگی۔ اس طرح ہزار اطبا ہوں گے مگر مشورہ ایک ہوگا۔ ہزار نسخے ہوں لیکن تجویز کی جھلک سب میں یکساں ہوگی اختلاف آراء کوتاہی معلومات کا نتیجہ ہے۔ علم کی وسعت اور عظمت سے خوفزدہ ہونا انسان کا شیوہ نہیں ہے مانا کہ علم سمندر ہے لیکن سمندر کی گہرائیوں کو بھی انسان نے ناپ کر بتا دیا ہے۔ تمام سمندر اور ساری دنیا ایک چھوٹی سی کتاب کے صفحہ پر آپ کے سامنے ہے۔ یہی کوزہ ہے جس میں سمندر بند کر دیا گیا ہے۔ علم بھی سمندر ہے جس کا بلند مقام کوزہ دماغ ہے ہم نے فخر و مباہات کا یہ طریقہ اختیار کر لیا ہے۔ کہ اپنے اسلاف کے شاندار کارناموں اور قابلیتوں کا ذکر خیر کیا کرتے ہیں۔ اور اس طرح تاریخی واقعات ناظرین کو یاد دلا کر اپنی پوزیشن اور وقار قائم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ لیکن تاریخ الاطبا مطالعہ کرنے سے یہ شبہ قوی ہو جاتا ہے۔ کہ کیا ہم ہی اپنے اسلاف کے خلف اور اپنے بزرگوں کے جانشین ہیں۔ کامل الصناعہ کے پڑھنے والوں کے ہاتھوں میں مہندی لگی ہوئی

ہے۔ قانون شیخ الرئیس کے مطالعہ کرنے والوں کو مجربات کی دلچسپیوں نے خلاف قانون بنا رکھا ہے۔ ہم اپنے بزرگوں کے کمالات اور تحقیقات پر فخر کر رہے ہیں لیکن ایک لمحہ کے لئے غور کیا جائے کہ آنے والی نسلیں موجودہ طبی دور کو تاریخ کے صفحات پر کس صورت میں پیش کریں گی اور ہماری یاد کن الفاظ میں ہوگی۔ مضمون طوالت اختیار کر رہا ہے۔ اور مجھے ایک اخلاقی اور انسانی فرض سے بھی سبکدوش ہونا ہے۔ وہ یہ کہ گذشتہ ماہ کے مضمون میں جن حقیر خیالات کا میں نے اظہار کیا تھا ان کو برادران فن نے قدر کی نگاہوں سے دیکھا اور اپنے خطوط میں پسندیدگی اور پذیرائی کا اظہار کر کے عزت افزائی فرمائی ہے۔ ان خطوط میں نوجوان طبقہ کی تعداد کثیر ہے۔ میں اپنے سب مخلص بھائیوں کا نیز ادارہ مشیر الاطبا کا صدق دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور دنیا میں صرف یہ ایک اور خاص تمنا رکھتا ہوں کہ خداوند تعالےٰ ہم سب کو صحیح اور سچی فن کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہم کو اس قابل کر دے کہ ہماری ملکی اور بلند پایہ خدمات سے ہماری قوم بہرہ مند ہو کر یہ باور کرے کہ ایرو فیلوس، جالینوس اور ابوالقاسم زہراوی کے شاندار کارناموں سے سبق حاصل کرنے والے یہی شاگرد رشید ہیں اور یہ وہی سرزمین ہند ہے جہاں چرک اور سشرت نے جنم لیا تھا اور یہ انہی لافانی ہستیوں کے سپوت ہیں ×

(باقی آئندہ)

علاج بالمفردات

تدبیر منع حمل

(از جناب حکیم محمد طفیل صاحب —— گورداسپوری)

خشخشہ کو روغن کنجد سے چرب کر کے جماع کرنا مانع حمل ہے

مغز تخم ہیدا انجیر ۱ عدد مسلم کھلائیں تو ایک سال تک اگر دو کھلائیں تو دو سال تک حمل نہ ہو۔

اگر سانپ کے دانت جو کے برابر عورت کو کھلائیں تو عورت بانجھ ہو جاتی ہے۔

روغن تخم نیل عورت کو چاہئیں تو تمام عمر حاملہ نہ ہوگی

چوب تقوہر کو سایہ میں خشک کر کے ملا کر ایک ماشہ مساوی شکر کے ساتھ ۲۱ یوم کھلائیں

ہاتھی کا تازہ لید نچوڑ کر ایک تولہ شہد میں ملا کر تین روز تک حیض سے پاک ہونے کے بعد پئیں

ایک مونگ ہر روز صبح کو نگلیں حمل نہ ہوگا

چنبیلی کی ایک کلی اگر عورت نگلے ایک سال تک حمل نہ ہوگا

اونٹ کا دل اگر عورت کھا جائے تو بانجھ ہو جائے

پتھر کے سم کو باریک پیس کر عورت کو کھلائیں تو حاملہ نہ ہوگی

اگر عورت حیض سے پاک ہو کر ایک گھونگچی نگل جائے تو دو برس تک حمل نہ ہو

اگر عورت حیض سے پاک ہو کر ایک کوڑی نگل جائے تو ایک برس تک حمل نہ رہے گا

جامن کا پھول سرکہ میں پیس کر حیض کے بعد سات دن تک کھانے سے عورت حاملہ نہیں ہوتی۔

اگر حیض کے دنوں میں گندھک ڈیڑھ درم پیس کر تین دن تک کھائے تو بانجھ ہو جائے۔

اگر عورت حیض کے دنوں میں دو درم زرد چوب پیس کر کھائے تو حمل نہ رہے گا۔

کالا دانہ ایک درم گڑ میں ملا کر حیض سے فارغ ہو کر تین روز تک کھائے تو حمل نہ رہے گا۔

پتھر کا پیشاب ہر مہینے حیض سے پاک ہو کر پیئے تو حمل نہ ہو۔

آدمی کے کان کا میل دانہ باقلا کے برابر سیاہ رنگ پشمینہ میں باندھ کر عورت کی گردن میں لٹکائیں جب تک گلے میں رہے مانع حمل ہے۔

بقیہ صفحہ نمبر ۲۳

لاجونتی، تالمکھانہ، موچرس، کمرکس ہر ایک دو تولہ مغز بادام مغز کدو مغز چلغوزہ ہر ایک ۳ تولہ پھول مکھانہ ۵ تولہ دال ماش بریاں ۲ تولہ روغن گھی ایک سیر مصری ۱ سیر زردی بیضہ مرغ ۲۰ عدد، کھویا ۴ تولہ سب کو باہم ملا کر حسب دستور کے معجون تیار کریں۔ خوراک ۱ تولہ صبح و شام کھا کر اوپر سے شیر گاؤ پیا کریں۔ اعلیٰ درجہ کا دافع درد کمر اور مقوی باہ المیدان و بہترین سرمائی غذا ہے۔ (حکیم شمس الحق خاں امرتسر)

(ایضاً) کمر درد کے لئے آپ ... حب ازراقی عنبری تعداد ۱ عدد ہمراہ شیر وقت صبح و شام استعمال کریں۔ (حکیم سلطان محمد کاشر)

(۷) کوئی جواب نہیں آیا

مراسلات

پنجاب پراونشل طبی کانفرنس کا وسیع انتظام

تحصیل ڈسکہ طبی کمیٹی کا شاندار اجلاس اور اہم اعلان

دو ماہ میں پندرہ ماتحت کمیٹیاں تین صد ممبر بنائے

تحصیل ڈسکہ طبی کمیٹی کا اجلاس دوم

۱۴ نومبر ۱۹۴۳ء کو تمام اضلاع سیالکوٹ نیز لاہور کے کئی مقتدر اطبا نے شمولیت فرمائی جن میں حکیم محمد افضل صاحب جنرل سکرٹری پنجاب پراونشل طبی کانفرنس حکیم عظیم اللہ صاحب حکیم محمد شفیع صاحب ایڈیٹر حامی صحت۔ ڈاکٹر لال الدین رشی صاحب حکیم جلال الدین صاحب حکیم نوازش علی صاحب رانا اسسٹنٹ سکرٹری حکیم غلام احمد صاحب مظفر باللہ صاحب کے نام قابل ذکر ہیں۔

طبی بورڈ۔ کئی طبی بورڈ بیٹھے جنہوں نے مایوس العلاج مریضوں کا معائنہ کیا اور یہ کام ۱۲ بجے تک ہوتا رہا

اجلاس اول

۱۲ سے ۲ بجے

زیر صدارت نائب صدر کویراج موہن لال صاحب وید طبی کمیٹی ڈسکہ۔ قاضی عظیم اللہ صاحب مستند طبیہ کالج دہلی و پروفیسر طبیہ کالج لاہور نے تقریر کی اور فرمایا جیسا کہ تصریحات کے دیباچے میں بتایا گیا ہے۔ پنجاب پراونشل طبی کانفرنس کا پہلا مطالبہ ۱۹۲۶ء میں بذریعہ ریزولیوشن پاس ہوا وہ یہ تھا کہ گورنمنٹ طب قدیم کو اپنی سرپرستی میں لے۔ بورڈ آف انڈین میڈیسن بنائے طبیبوں کو رجسٹرڈ کرکے حقوق دے۔ گورنمنٹ اور لوکل باڈیز میں ملازم رکھے۔ وظائف دے اور کالج کھولے اس اجلاس میں مسیح الملک حکیم اجملخاں صاحب مرحوم کی نمائندہ وید مان سنگھ شامل تھے۔ اس کے بعد اس کانفرنس کا الحاق آل انڈیا آیورویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس کے ساتھ مسیح الملک مرحوم کی حیات میں رامپور میں آل انڈیا کے سالانہ اجلاس کے موقع پر کھلے اجلاس میں باقاعدہ اعلان کے ساتھ ہوا حکیم ابوتراب صاحب نے اعتراض کیا کہ چونکہ ان کے ساتھ وید شامل نہیں ہیں اس لئے ان کا الحاق نہ کیا جائے جس کے جواب میں مسیح الملک بہادر نے فرمایا کہ جس جگہ وید کام نہ کریں تو کیا طبیبوں کی جماعت کو بھی کام نہ کرنا چاہیئے۔ بلکہ جس قدر کام پنجاب طبی کانفرنس نے کرکے دکھایا ہے۔ اس پر میں تو چاہتا ہوں۔ کہ آل انڈیا کام بھی انہیں کے سپرد کر دیا جائے پس اس کانفرنس کا لائحہ عمل مسیح الملک مرحوم کا پسندیدہ اور منظور شدہ ہے۔ بورڈ آف انڈین میڈیسن اور رجسٹریشن کے بغیر اطبا اور وید حضرات کو ملک میں کوئی قانونی اور سرکاری حیثیت حاصل نہیں جس کے باعث بعض معالجین کو نقصان بھی پہنچا ہے۔ ہمارے لئے کوئی حقوق نہیں ہیں۔ یہاں تک کہ ہم اپنے بیمار کو صحت یا عدم صحت کا سرٹیفکیٹ بھی نہیں دے سکتے۔ پبلک کا ہر شخص اپنے مریض کے متعلق ہم کو عدالتوں میں گھسیٹ سکتا ہے۔ ہیلتھ آفیسر یا سول سرجن موجودہ ملازمین کو جب چاہیں نکال دیتے ہیں یہ زندگی بہتر نہیں ہے۔ نہایت ضروری ہے کہ گورنمنٹ کانفرنس کے مطالبات بہت جلد پورے کرے۔ بورڈ آف انڈین میڈیسن بنائے۔ اور رجسٹریشن کرے

تقریر حکیم محمد افضل صاحب

بعض طبی سیاسیات ایسی ہیں کہ جن کو عوام کے لئے

سمجھا مشکل ہوتا ہے۔ مثلاً جو بورڈ گورنمنٹ تحقیقاتی کمیٹی نے
تجویز کیا ہے۔ اس میں تیرہ طبیبوں اور ویدوں کے علاوہ دیگر
سرحواری اور پانچ سرکاری ممبر تجویز کئے گئے ہیں جن میں اسمبلی
اور لوکل باڈیز کے نمائندے شامل ہوں گے۔ اکثریت ویدوں
طبیبوں کی بہت کافی ہے۔ کوئی خطرہ نہیں تاہم اگر ضرورت
ہوتی تو ہم ... ایک فرد بھی غیر طبیب یا وید شامل نہ کرتے
لیکن ہم ستو سال سے طبی سیاست میں تجربہ حاصل کر رہے
ہیں۔ ہمیں تلخ تجربہ ہے کہ جب تک اسمبلی اور لوکل باڈیز کے
ممبروں کو ہم بورڈ میں شامل نہ کریں گے۔ ان کو ہماری سیاست
اور ضروریات میں کوئی دلچسپی نہ ہوگی۔ اور وہ ہمارے مقاصد
اور مطالب کے لئے اپنے محکموں میں ہرگز جھگڑ نہ سکیں گے
ان کو باہر رکھ کر اگر ہم ضرورت کے وقت ان کی دہلیزوں کی
جبہ سائی کریں گے۔ تو وہ سختی سے جھٹکا دیں گے۔ اس لئے
مجوزہ بورڈ میں قلیل مقدار میں ان حضرات کو شامل کر لیا گیا ہے
اسی طرح سیاست طبی سے ناآشنا بعض حضرات کو کہتے
سنا ہے کہ پرائیویٹ اساتذہ سے سندات حاصل کئے ہوئے
طبیب سرکاری کالجوں کے سند یافتگان کے ساتھ اپنی سندات
پیش کر کے ان کے ساتھ رجسٹرڈ ہو جائیں۔ یہ غیر کالجی اطبا کی
سخت ہتک ہے۔ سفارش یہ ہے کہ غیر کالجی پرانے نامور اطبا
کو بغیر کسی سند پیش کئے نہ صرف رجسٹرڈ ہی کیا جائے۔ بلکہ
منظور شدہ کالجوں کے سند یافتگان کے متوازی حقوق
دیئے جائیں۔ اطبا کو تصریحات کا مطالعہ کرنا چاہیئے حقیقت
میں یہ سفارشات ہندوستان بھر کی سرکاری اور ریاستی
سفارشات سے بہترین ہیں۔

اجلاس دوم

زیر صدارت حکیم ملک محمد امین صاحب علیگ

حکیم غلام احمد صاحب نے کانفرنس کی بے لوث خدمات صحیح
لائحہ عمل اور ان تھک کوششوں کے متعلق معلومات بہم پہنچایا

اس کے بعد مفصلہ ذیل ریزولیوشن پاس ہوئے

۱۔ تحصیل طبیہ کمیٹی ڈسکہ کا یہ اجلاس آنریبل میاں عبدالحی صاحب وزیر طب و تعلیم سے گزارش کرتا ہے کہ وہ حسب وعدہ فوراً اطبا کی رجسٹریشن عمل میں لاویں

۲۔ تحصیل طبیہ کمیٹی ڈسکہ کا یہ اجلاس ڈسٹرکٹ بورڈ اور میونسپل کمیٹیوں سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ دیسی شفا خانے کھولے۔ اور اطباء کے لئے وظائف جاری کرے۔ نیز ڈرگ انسپکٹر متعین کرے۔

حکیم عبدالرشید صاحب صدر نے اپنی تقریر میں
سیالکوٹ کے اطبا کے اتفاق اور اتحاد کے متعلق بتایا کہ سب
حضرات وید اور اطباء کانفرنس کے لائحہ عمل کے ساتھ پورا
اتفاق رکھتے ہیں۔

(حکیم محمد شریف صاحب سکرٹری)

حکیم صاحب نے اپنی مبسوط رپورٹ میں بتایا کہ پہلے
اجلاس کے بعد جو کہ بذات خود ایک نہایت ہی کامیاب اجلاس
تھا۔ دو ماہ کے اندر اندر انہوں نے پندرہ ماتحت کمیٹیاں تیار
کر کے پنجاب طبی کانفرنس سے الحاق کرایا۔ اور تین صد ممبر
کانفرنس کو دیئے۔

ازاں بعد مقامی اطباء و عطاران کی بہبودی کے متعلق گفتگو
ہوتی رہی۔ اور جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔

(حکیم نوازش علی شاہ راز اسسٹنٹ سکرٹری)

ڈسٹرکٹ طبیہ کمیٹی بھیرہ

پنجاب طبی کانفرنس کا ایک وفد زیر سرکردگی حکیم محمد
افضل صاحب جنرل سکرٹری پنجاب پراونشل طبی کانفرنس
۲ نومبر ۱۹۴۳ء بھیرہ میں پہنچا جس کا پرجوش خیر مقدم کیا گیا اور
رات کو ایک جلسہ بر مکان حکیم شاہ محمد صاحب میونسپل کمشنر زیر
صدارت حکیم غلام جیلانی صاحب منعقد ہوا جس میں جعلی
طبی اسناد فروش اداروں کے چند نمائندوں کی غلط بیانیوں

کا راز فاش کیا گیا۔ بہت سی تقاریر کے بعد مفصلہ ذیل ریزولیوشن بالاتفاق رائے پاس ہوا۔ ڈسٹرکٹ طبیہ کمیٹی بھیرہ کا یہ اجلاس آنریبل میاں عبدالحی صاحب وزیر تعلیم وطب سے درخواست کرتا ہے۔ کہ بورڈ آف انڈین میڈیسن کا تقرر فوراً عمل میں لایا جائے۔ اور اطبا و ویدصاحبان کو رجسٹر کیا جائے تاکہ جعلی اسناد فروش لوا سدل کا خاتمہ ہو جائے۔

(جنرل سکرٹری ڈسٹرکٹ طبیہ کمیٹی بھیرہ ابوالافضل اجمل ایل حکیم محمد امین حکیم حاذق درجہ اعلیٰ)

ڈسٹرکٹ طبی کمیٹی سرگودھا کی عظیم الشان سالانہ کانفرنس

اراکین کانفرنس کا پرجوش خیر مقدم

۳ اکتوبر ۱۹۴۳ء کو علی الصبح چار بجے کی گاڑی پر اراکین کانفرنس سرگودھا پہنچے۔ جو مختلف اضلاع پنجاب سے تشریف لائے۔ جناب حکیم عبدالرحمٰن صاحب رئیس سرگودھا کی سرکردگی میں پرجوش خیر مقدم کیا گیا۔ اور انہیں جائے قیام پر نہایت شان وشوکت سے پہنچایا گیا۔ جہاں ان کے لئے ہر طرح کا پر تکلف سامان مہیا تھا

ملک خدا بخش صاحب افسر آبادی کی پرتکلف دعوت

مہمانان عزیز جن میں شفاء الملک حکیم محمد حسن صاحب قرشی رئیس الاطبا۔ حکیم محبوب عالم سے صدر عالیجناب حکیم شہزادہ غلام محمد صاحب نائب صدر۔ حکیم محمد فضل صاحب جنرل سکرٹری حکیم قاضی عظیم اللہ صاحب فنانشل سکرٹری۔ حکیم نوازش علی صاحب راز اسسٹنٹ سکرٹری۔ حکیم غلام احمد صاحب نیز آقا خورشید احمد صاحب و حکیم عبدالمجید خاں صاحب وغیرہ اطبا کرام شامل تھے۔

عالیجناب ملک خدا بخش صاحب افسر آبادی اپنی عالیشان پرتکلف کوٹھی میں مہمانوں کے لئے چشم براہ تھے اور ہر طرح کی آسائش بہم پہنچا کر آرام کیا۔

علی الصبح نہایت پرتکلف چائے قرشی صاحب کے اعزاز میں پیش کی اور اس کے علاوہ شاندار دعوتیں دیں۔ جس سے اس کانفرنس کو چار چاند لگ گئے

طبی بورڈوں کا انتظام

عالیجناب ارسطوئے زماں وافلاطون دوران شفاء الملک حکیم محمد حسن صاحب قرشی کی ذات بابرکات کی خبر سن کر اس قدر مریض جمع ہوئے کہ باوجود پانچ روپے فیس کے کنٹرول کرنا مشکل تھا۔ چنانچہ ہر دو روز ہر ممکن وقت ان کو دیا گیا۔ بلکہ مجبوراً آخری دن کا پچھلا سیشن بند کر دیا گیا۔ متعدد بورڈوں نے کام کیا

اجلاس اوّل

زیر صدارت عالیجناب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر ضلع سرگودھا پنڈال خوب بھرا ہوا تھا۔ تین صد سے زیادہ طبیب مختلف مقامات سے تشریف فرما تھے۔ ٹھیک چار بجے اجلاس شروع ہوا۔ علامہ شفاء الملک حکیم محمد حسن قرشی نے طب یونانی کی عظیم الشان ماضی اور شاندار مستقبل پر تقریر فرمائی اور مختلف سرکاری رپورٹوں کے حوالہ جات سے ثابت کیا کہ طب یونانی کی ضرورت دنیا کو ہمیشہ رہیگی کیونکہ اس کے حقوق بالکل نہ متزلزل ہونے والے اصولوں پر ہیں حکیم شہزادہ غلام محمد صاحب نے طب یونانی کے عملی تفوق بیان فرمائے اور دیگر حضرات نے تقاریر کیں۔ صاحب صدر نے طب قدیم کی اعلیٰ حیثیت کا ذکر ایک شہری کی حیثیت سے کرتے ہوئے فرمایا کہ اس تفوق کو قائم رکھنے کے لئے نہایت ضروری ہے کہ ان فنون کے ماہرین کا ڈاکٹروں کی طرح ایک ایسا زبردست قلعہ ہو۔ جس میں نااہل لوگ شامل نہ ہوسکیں نیز آپ حضرات اس قابل ہوں کہ ہم لوگ جو اعلیٰ مغربی تعلیم حاصل کئے ہوئے ہیں۔ ان کو اپنے طریق علاج کے اصولوں کو ذہن نشین کرا سکیں۔

(باقی آئندہ)

سوالات

جو صاحب دفتر سے مشورہ حاصل کرنا چاہیں انہیں ہر سوال کے ساتھ ۲ کے ٹکٹ اور جو صاحب رسالہ کے ذریعہ جواب کے خواہشمند ہوں ان کو ایک ٹکٹ فی سوال بھیجنا چاہیئے ۔

(۸) میرے ایک دوست کی عمر قریبًا بائیس سال ہے ہر تیسرے ماہ کے بعد پیشاب پاخانہ بند ہو جاتا ہے۔ اب اس کو پندرہ دن سے پیشاب پاخانہ نہیں آیا ہے۔ بہت سے جلاب وغیرہ دیئے گئے۔ غذا باقاعدہ استعمال کرتا ہے۔ اور کسی قسم کی شکایت نہیں پیٹ میں نہ درد ہے نہ نفخ ہے اپنا کام بخوبی کرتا ہے ہر ایک غذا ہضم ہوتی ہے مگر پیشاب پاخانہ نہیں آتا ہے

(حکیم غلام حسین)

(۹) مریض بعمر سترہ وا ٹھارہ سال رخساروں پر پھوڑے نکلتے ہیں جن کو نکالنے کے بعد سیاہ داغ رہ جاتے ہیں اطبا کرام کوئی مجرب اور سہل الحصول نسخہ عنایت فرمائیں۔

(خریدار نمبر ۱۰۴۹۱)

(۱۰) ایک مریض عمر تقریبًا بیس سال مزاج گرم مرکب بلغمی شادی شدہ قریبًا دس سال ابتدائے سن بلوغت میں جلق جیسی عادت کا شکار رہا لیکن عرصہ چار برس سے عادت بالکل ترک کر دی گئی بعد میں کثرت مباشرت کا عادی رہا اب حالات حاضرہ یہ ہیں کہ منی بالکل رقیق پھٹی ہوئی خارج ہو جانے کے بعد شناخت نہیں ہو سکتی کہ منی تھی یا پانی تھا۔ سرعت انزال کمی باہ عضو کی جڑ میں ٹیڑھا پن مناسب علاج و نسخہ درکار ہے

(خریدار نمبر ۱۰۶۲۳)

(۱۱) مریض عمر ۲۳ سال، سال سے پیٹ کی جملہ شکایات میں مبتلا ہے۔ بھوک نہیں لگتی ہاضمہ درست نہیں۔ اکثر معدہ پر سوزش ہوتی ہے۔ قبض رہتا ہے جس سے آنتوں میں گرانی رہتی ہے۔ اگر اجابت ہوتی ہے تو صاف نہیں ہوتی پیٹ میں کثافت باقی رہ جاتی ہے وضلہ پر اکثر آنوں اٹھی ہوئی ہوتی ہے۔ آنتوں میں چبھن اور قراقر محسوس ہوتی ہے۔ ریاح کا زیادہ دوران رہتا ہے کبھی کبھی بواسیر کی شکایت ہو جاتی ہے۔ جگر کا فعل بھی خراب ہے۔ دماغ اس قدر ضعیف ہے کہ ذرا سی سردی گرمی سے فورًا زکام ہو جاتا ہے۔ ایک ماہ آگرہ میڈیکل کالج میں علاج ہو چکا ہے۔ حذاق کرام توجہ کریں اور اپنے گراں قدر مشورے سے مستفیض کریں۔

(خریدار نمبر ۱۰۱۲۸)

(۱۲) مریض عمر تیس سال عرصہ چار پانچ سال کا ہوا کہ سوزاک ہو گیا اس کے علاج میں پچکاری وغیرہ کا استعمال ہوا تو اس کا نتیجہ قولنج کی صورت میں نمودار ہوا۔ اس کے بعد قولنج اور سوزاک کا آرام ہو گیا اور پھر خصیتین میں خارش شروع ہو گئی۔ قوت باہ کا خاتمہ ہو چکا ہے ہر طرح کی مقوی باہ ادویات بیکار ثابت ہو رہی ہیں۔ ہر قسم کے طلاء خواہ مقوی ہیں یا آبلہ انگیز مریض استعمال کر چکا ہے جس سے کچھ بھی فائدہ نہیں ہوا بعض حکیم اس خارش کو لاعلاج قرار دے چکے ہیں۔ کیا واقعی یہ مرض لاعلاج ہے۔ بعد شفایابی قیمت اور انعام پیش ہوگا۔

(میاں غلام رسول صاحب قریشی)

(۱۳) میرے جسم پر خصوصًا چھاتی پر اور گردن پر تھوڑے تھوڑے سفید داغ عرصہ سات سال سے ہیں جنہیں پنجابی میں پھلبہری کہتے ہیں۔ اس کے لئے کوئی بہترین نسخہ چاہتا ہوں۔ اطبا کرام کوئی سہل الحصول نسخہ تجویز فرمائیں۔

(سید نذر حسین سٹیشن ماسٹر)

جوابات

(۱) نو روپے بذریعہ منی آرڈر بھیج کر ہم سے طلب کریں
(الطاف اللہ کریمی دواخانہ گوجرانوالہ)

(۲) ہم سے خط و کتابت کریں (حکیم محمود الحق کوچہ ڈپکیاں امرتسر)

(ایضاً) ہم سے خط و کتابت کریں (حکیم سلطان محمد خاشع)

(ایضاً) کتاب طریق الحکمت ہم سے طلب کریں۔ رعایتی قیمت پر ارسال کروں گا۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۳) کشتہ خرمہرہ دافع جریان وغیرہ۔ آپ بھنگ سبز کے نغدہ میں خرمہرہ رکھ کر گل حکمت کر کے آگ دیں جب آگ سرد ہو جائے تو حفاظت سے رکھیں اور کام میں لائیں۔ اعلیٰ درجہ کا دافع جریان و احتلام ثابت ہو چکا ہے۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(ایضاً) خرمہرہ زرد کو بقدر ایک چھٹانک لیکر بندال بوٹی و زمین قند و بیخن کے ایک ایک چھٹانک پانی سے کھرل کریں بعدہ ایک چھٹانک شراب برانڈی سے پھر بطریق معروف گل حکمت کر کے دس سیر کنڈوں کی آگ میں پھوک دیں مقدار خوراک بقدر ۲ رتی۔ ہمراہ مسکہ بارہا کا مجرب ہے۔ (حکیم سلطان محمود خاشع)

(۴) خنازیر آپ بول ہریرہ خارجی طور پر لگائیں۔ اطریفل ... غددی کا استعمال ہمراہ عرق گل منڈی شربت عناب سے چلائیں۔ بہت جلد ازالہ ہوگا۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(ایضاً) سم الفار سفید ایک تولہ کو مار سیاہ کے منہ میں ڈال کر تار آہنی سے مضبوط منہ بند کریں۔ گل حکمت کر کے ایک من پختہ اوپلوں کی آگ میں پھوک دیں بھسم ہو جائے گا۔ مقدار خوراک ایک چاول ہمراہ پانی نگلے انشاء اللہ خنازیر نیست و نابود ہو جائیں گے۔ تجربہ ہو چکا ہے نہایت مفید دوا ہے۔

(حکیم سلطان محمد خاشع)

(ایضاً) موش سوختہ ۱ عدد۔ گل منڈی ۲ تولہ۔ بلیلہ ۲ تولہ۔ آملہ ۲ تولہ ہلیلہ ۲ تولہ کھانڈ ۱۰ تولہ معجون تیار کریں۔ خوراک ۲ تولہ صبح شام سادہ پانی کے ساتھ کبھی کبھی ہر ماہ میں تا صحت موش کا گوشت استعمال کرائیں طلاء گوشت موش کا سفوف سایہ میں خشک کر کے مکھی میں ملا کر گلٹیوں پر طلا کرائیں۔ اگر پیپ جاری ہوگی تو بھی اس کے استعمال سے بفضل خدا شفایاب ہوگا۔ (حافظ حکیم احمد بخش)

(۵) آپ ذیل کا نسخہ تیار کر کے استعمال کریں اس سے انشاء اللہ صحت حاصل ہوگی۔

نسخہ: گل ملد ۱۰ تولہ، سورنجاں شیریں ۲ تولہ۔ زنجبیل ۱ تولہ۔ جوز فضل ۶ ماشہ۔ کشتہ خبث الحدید ۱ ماشہ۔ کشتہ بارہ سنگا ۱ ماشہ۔ ترپھلہ ۱۰ تولہ چوب چینی عسل ۳ تولہ دو چند ملا کر معجون تیار کرائیں اور ۶ ماشہ صبح و شام ہمراہ ماء العسل کے کھائیں اور روغن قسط ملنگنی والا مالش کیا کریں

(حکیم محمد شمس الحق خاں)

(ایضاً) حب حیات کھانا کھانے کے بعد دونوں وقت ایک ماشہ کھلانے سے انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد آرام ہو جائے گا۔ یہ نسخہ قرابادینی ہے لیکن پھر بھی سہولیت کے لئے نسخہ ذیل میں درج ہے۔ اگر خاکسار پہلے پر بیس روپیہ انعام کا مستحق قرار پاؤں تو وہ رقم میری طرف سے رسالہ مشیر الاطبا کو دے دی جائے۔ لڑکے کے لئے سخت اپارٹی دعا اور لڑکی کے لئے بھی کچھ اپارٹی یا خراش معمولی کرنے والی ادویات بہترین علاج ہیں۔ جہاں تک میں خیال کرتا ہوں مجرب ثابت ہوگا

نسخہ حب حیات۔ نمک سیاہ۔ نمک سیندھا۔ نمک سونچل ہلیلہ سیاہ۔ آملہ منقی زنجبیل فلفل دار فلفل از ہر ایک ایک تولہ نانخواہ تیلیہ ہندی از ہر ایک نو ماشہ۔ قرنفل۔ دارچینی۔ دانہ ہیل از ہر ایک چار ماشہ عود ہندی و مصطگی و بسباسہ از ہر ایک تین ماشہ سب کو کوٹ چھان کر آب لیموں یا شبنم کے پانی سے چنے کے برابر گولیاں بنائیں قدر سے شربت ایک ماشہ تا دو ماشہ تک

(مرزا غلام جیلانی قادری طبیب حاذق)

(۶) دواد کسر ثعلب مصری موصلین۔ تودرین شقاقل مصری

جنوری سنہ ۱۹۴۴ رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵۲ PHONE NO. 3238

مشیر الاطبا

زیر سرپرستی

شفاء الملک حکیم محمد حسن قریشی لاہور

عہدِ حاضر کا طبی شاہکار
جامع الحکمت
مرتبہ رئیس الاطباء حکیم محمد حسن قرشی صاحب پرنسپل طبیہ کالج لاہور
طب کا بہترین عام فہم اور مکمل انسائیکلو پیڈیا جس میں تاریخ طب۔ تشریح۔ حفظ صحت
تشخیص اور دستور العلاج کے علاوہ تمام امراض کی مفصل ماہیت۔ اسباب۔ علامات۔ تشخیص
فروق الامراض۔ انجام و عوارض۔ اصولِ علاج۔ دستور العلاج۔ نہایت کامیاب اور
بہترین مجربات دیئے گئے ہیں۔ علاج میں قلیل المقدار اور مرکب دوائیں بھی شامل ہیں سینکڑوں
جدید امراض کا بیان بھی شامل ہے۔ اس کے علاوہ عکسی تصویریں ہیں۔ ابتدا میں ایک
عجیب و غریب رنگین نقش تشریحی ہے۔
تشخیص مجربات اور تصاویر
کے اعتبار سے اس جیسی کتاب ابھی تک اردو میں شائع نہیں ہوئی کیونکہ اس میں
طب قدیم و جدید کے تمام ضروری معلومات آگئے ہیں۔ زبان سادہ اور سلیس ہے
اور ہر طبیب۔ وید اور ڈاکٹر اور شائق طب کے علاوہ ہر گھر میں اس کا ہونا
مفید اور ضروری ہے۔
کتابت۔ طباعت۔ کاغذ عمدہ
صفحات جلد اول تقریباً گیارہ سو جلد سنہری قیمت پانچ روپے بارہ آنے
صفحات جلد دوم ساڑھے گیارہ سو جلد سنہری قیمت چھ روپے چار آنے
قیمت ہر دو جلد ———— ساڑھے گیارہ روپے
ناظم کتب خانہ مشیر الاطباء دل محمد روڈ۔ لاہور
جامع الحکمت
قرشی
جامع الحکمت
جلد اول
قرشی

طبی جواہرات

صنف نازک کی مصنفہ حکیم یوسف حسن صاحب - جوانی اور تندرستی حسن وجمال اور دائمی عشرت ومسرت کے لئے صنف نازک کا مطالعہ ضروری ہے - بلکہ اس کا پاس رکھنا بھی لابدی ہے - یکشول سائینس اور مطالعہ حسن وجمال پر اس سے بہتر اور کوئی کتاب اردو میں شایع نہیں ہوئی - گندہ اور ناکارہ نقالی سے بچیئے - اور اس علمی کتاب کے مطالعہ سے استفادہ کیجیئے - قیمت فی جلد پانچ روپے

خزائن الادویہ کی یہ چار ہزار صفحات کی کتاب ہے - جس کو قابل مصنف نے عرصہ دراز کی محنت کے بعد شایع کیا ہے - تمام ویدک اور یونانی ادویات کی طبیعت خواص وفوائد صفت ماہیت اور بدل مصلح وغیرہ وغیرہ پر اس قدر جامع ومبسوط بحث کی ہے کہ اس کتاب کے ہوتے ہوئے علم الادویہ کی کسی کتاب کی ضرورت باقی نہیں رہتی - اس کی آٹھ جلدیں ہیں - قیمت فی جلد ۵ روپے - مکمل سٹ کی رعایتی قیمت بیس روپے - کتاب کا وزن دس سیر ہے - اس لئے کم از کم پانچ روپے پیشگی موصول ہونے پر بلٹی روانہ کی جاتی ہے

دستور الاطبا کی اس گنجینہ جواہر میں حسب ذیل طبی خاندانوں کے معمولات مطب آ گئے ہیں ۱ مسیح الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب مرحوم کا خاندان ۲ رئیس الاطبا حاجی حکیم عبدالعزیز صاحب مرحوم لکھنوی کا خاندان ۳ شفاء الملک حکیم رضی الدین صاحب مرحوم دہلوی کا خاندان - ۴ - رئیس الاطبا حکیم مولوی نور الدین صاحب بھیروی کا خاندان - ۵ رئیس الاطبا حکیم مفتی سلیم الملک خانصاحب لاہوری کا خاندان - اس کتاب کی ترتیب یہ ہے کہ شروع میں عنوان مرض دیا گیا ہے - اس کے بعد اس مرض کے متعلق ان تمام خاندانوں کے مجربات ومعمولات دیئے گئے ہیں - آخر میں ان خاندانوں کے امراض مخصوصہ اور بعض دیگر امراض کے ان بیش قیمت نسخوں کا اضافہ کیا گیا ہے - جن کی سارے ہندوستان میں غیر معمولی شہرت ہے - اور جو ان خاندانوں کے اسراری وصدری نسخے ہیں اور جن کی وجہ سے اطبا ایک ایک مریض سے ہزار ہزار پانچ پانچ سو نذرانہ حاصل کرتے ہیں - ابتدا میں ان خاندانوں کے طبی حالات اور عکسی تصاویر بھی دی گئی ہیں - اس سے پہلے اس نوعیت کا گراں قدر ذخیرہ شایع نہیں ہوا - قیمت عہ روپے

رموز مطب کی معالجات کا نہایت مفید اور دلچسپ مجموعہ - اس کے دو حصے ہیں - سابق اطبا مثلاً افلاطون، جالینوس، شیخ الرئیس - رازی - زہراوی - شریف خاں - نور الدین - عبدالمجید خاں - عبدالعزیز خاں وغیرہ اور دوسرے حصے میں زمانہ حال کے مشاہیر اور بعض قابل ڈاکٹروں کے خاص الخاص مجربات کے معالجات رموز تشخیص - نکات مطب - اسرار علاج اور مجربات وغیرہ دلچسپ حکایات کی شکل میں مع ان کے مختصر حالات زندگی کے درج ہیں - ان میں سے مشہور ترین اطبا قدیم وحال کی عکسی تصاویر بھی شامل ہیں ۲۰×۲۶/۸ کے سو صفحات پر مشتمل ہے - کتابت طباعت نہایت عمدہ اور دیدہ زیب - کاغذ سفید - سرورق رنگین - قیمت عہ

ملنے کا پتہ: **ناظم مشیر الاطباء دل محمد روڈ - لاہور**

(مولوی عنایت اللہ پرنٹر پبلشر وایڈیٹر نے دین محمدی پریس لاہور میں چھپوا کر دفتر مشیر الاطبا نمبر ۵۳ دل محمد روڈ لاہور سے شایع کیا)

مشیر الاطبا بابت ماہ جنوری ۱۹۴۴ء فی محرم الحرام ۱۳۶۳ سنہ ہجری

نمبر ۴ | فہرست مضامین | جلد ۲۲

قواعد و ضوابط

۱- رسالہ ہر انگریزی ماہ کی ۲۰ تاریخ کو باقاعدہ ہر خریدار کو بھیج دیا جاتا ہے
۲- ڈاک کے ڈاکو کئی رسائل کو ہضم کر جاتے ہیں۔ اس لئے اگر آپ کو ۲۳ تاریخ تک رسالہ نہ ملے تو دفتر کو خط لکھیں۔ دوبارہ بھیج دیا جائے گا۔ بعض اصحاب دو دو مہینے بعد پچھلے رسائل نہ ملنے کی شکایت کرتے ہیں۔ ایسے پرچے بلا قیمت نہیں بھیجے جائیں گے
۳- جواب طلب امور کے لئے چھ پیسے کا ٹکٹ آنا لازمی ہے
۴- خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ نہایت ضروری ہے - ۵- پتہ صاف اور خوشخط لکھیں
۶- دفتر کے نام منی آرڈر اور وی پی سنٹرل ایکسچینج بنک کی معرفت وصول ہوتے ہیں۔ اس لئے بنک مذکورہ کے مینیجر کے دستخطوں کو صحیح تصور کیا جائے

(مینیجر مشیر الاطبا دل محمد روڈ - لاہور)

۷۸۶

مشیر الاطبا

بابت ماہ جنوری ۱۹۴۴ء

شذرات

سل و دق اور ہندوستان

حال ہی میں ٹسٹنو میڈیکل میسنجر جلد اول میں ہندوستان میں سل و دق کے متعلق ذیل کے عبرت انگیز اعداد شائع ہوئے ہیں۔

تقریباً ۵۰,۰۰,۰۰۰ اشخاص ہر سال اس میں مبتلا ہوتے ہیں
" ۵,۰۰,۰۰۰ " " " سے مرجاتے ہیں
" ۱۳,۶۹۸ " ہر روز
" ۵۷۰ " ہر گھنٹے
" ۳۸ ہر منٹ
" ایک شخص ہر دو سیکنڈ میں اس مرض سے مرجاتا ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار

اب دیکھنا یہ ہے کہ دنیا کے اس پُر آشوب اور ہلاکت انگیز دور میں ہندوستان کی صوبجاتی حکومتوں کے محکمہ ہائے صحت عامہ اور بالخصوص سابق و الیسرائی لیڈی لنلتھگو کی اینٹی ٹیوبرکلوسس مہم ان اعداد میں کہاں تک کمی کرنے میں کامیابی حاصل کرتے ہیں۔

ماں بننے کی عمر

امریکہ میں ماں بننے کی عمر کے متعلق ذیل کے دلچسپ مشاہدات شائع ہوئے ہیں۔ وہاں کی تقریباً ۹۰ فی صدی عورتوں میں سب سے پہلا بچہ ۱۵ سے ۳۵ سال کی عمر میں پیدا ہوتا ہے۔ ان میں سے بھی نصف سے زیادہ میں ۲۰ سے ۲۵ سال کی عمر میں پہلا بچہ پیدا ہوتا ہے۔ صرف دو فی صدی کے قریب ۳۵ سال سے زیادہ اور ایک فی صدی سے بہت کم پہلونٹی کے بچوں کی ماؤں کی عمر ۴۰ سال سے زیادہ ہوتی ہے

اگر اسی طرح کی تحقیقات ہندوستان میں ہو تو اغلب یہ ہے کہ اکثر عورتوں میں پہلونٹی کا بچہ ۱۵ سے ۲۰ سال کی عمر میں

پیدا ہوا ہوگا۔ اور ۳۰-۳۵ سال سے زیادہ عمر کی عورتوں میں سے شاذ ایک دو ہی ہزار میں بمشکل سے نکلیں گی جنہیں اس عمر میں پہلوٹھی کا بچہ پیدا ہوا ہو

عورتوں کا دودھ اور حیاتین

امریکی مجلس طبی کے رسالہ میں تحقیق و تجارب کے بعد شائع ہوا ہے کہ عورت کے دودھ میں وہی حیاتین پائی جاتی ہیں جو غذا سے وہ حاصل کرتی ہے۔ جس سے یہ ظاہر ہے کہ حیاتین ج اور د جو بالترتیب مرض اسکربوط اور داء الکساح کو روکتی ہیں۔ جب تک عورت کی غذا میں کافی مقدار میں نہ پائی جائیں اس وقت تک بچہ کو بھی کافی مقدار میں حاصل نہیں ہوسکتیں یہ حیاتین بالعموم تازہ پھلوں سیب سنگترے۔ مالٹے وغیرہ اور خالص گھی۔ دودھ۔ مکھن وغیرہ اغذیہ میں کافی مقدار میں پائی جاتی ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ جنگی مخمصے کے اس ہلاکت انگیز دور میں مفلس ہندوستان کی غریب ماؤں کو جب پیٹ بھرنے کو آٹے کی روٹی بھی کافی مقدار میں میسر نہیں ہے۔ تو مذکورہ قیمتی اغذیہ اور پھل وغیرہ کیسے کافی مقدار میں حاصل ہوسکتے ہیں۔ پس ضرورت ہے کہ بچوں کو حیاتین مذکور کی کمی سے پیدا ہونے والے امراض سے بچانے کے لئے خود ان میں سنگتروں کا رس وغیرہ ابتدا ہی سے مناسب مقدار میں دینا شروع کر دیا جائے

خون کے عطیے

دور حاضر کی عالمگیر جنگ میں شرکائے جنگ۔ حکومتیں اپنی رعایا سے مالی اور جانی امداد کے علاوہ خون کے عطیے بھی حاصل کر رہی ہیں جس کے لئے انہوں نے مختلف مرکزی مقامات پر خون کے بنک کھول دیئے ہیں۔ یہ سلسلہ ہندوستان میں بھی جاری ہے۔ چنانچہ کلکتہ میں صلیب احمر کے خون کے بنک میں جو دسمبر ۱۹۳۲ء سے جاری ہے ۱۹۴۰ء میں سینکڑوں اشخاص نے خون کے عطیے دیئے اور اب تک دے رہے ہیں۔ اس طرح سے حاصل ہونے والے خون کو محفوظ کر لیا جاتا ہے۔ سالم محفوظ شدہ خون دس یوم تک عمدہ اور قابل استعمال حالت میں رہتا ہے۔ اس کے بعد خون کا سیال حصہ (پلازمہ) علحدہ کرکے محفوظ رکھا جاتا ہے۔ جو دو ماہ تک کارآمد ہوسکتا ہے۔ یہ محفوظ کیا ہوا خون اور خون کا سیال ایسے جنگی زخمیوں کے بدن میں داخل کیا جاتا ہے۔ جن کے زخموں سے بہت زیادہ خون بہ گیا ہو۔ اس مفید طریق علاج سے سینکڑوں جنگی زخمیوں کی قیمتی جانیں بچ جاتی ہیں۔

کانوں کی حفاظت

کان قوت سمع کا آلہ ہے۔ اور اسکی مشینری نہایت نرم و نازک اور پیچیدہ ہے۔ اسکی حفاظت کی طرف سے لاپرواہی برتنے کا نتیجہ بعض دفعہ نہایت خطرناک نکلتا ہے

ایک مشہور ماہر امراض اذن کا بیان ہے کہ کان کے ۹۰ فی صدی امراض بچپن میں امراض اذن کی طرف پوری طرح توجہ نہ دینے کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ مناسب یہ ہے کہ کان کی تکالیف میں جب معمولی گھریلو دواؤں سے فائدہ نہ ہو تو فوراً کسی ماہر معالج کا مشورہ حاصل کیا جائے لیکن ہندوستان میں ہم آئے دن اس قسم کے بچے دیکھتے ہیں۔ جن کو کئی کئی ماہ اور کئی کئی سال سے کان بہنے کی تکلیف موجود ہوتی ہے۔ مگر ادھر ادھر کی سنی سنائی دواؤں کے علاوہ کوئی باقاعدہ علاج نہیں کیا جاتا۔

حلق میں مسوں کی وجہ سے یا لوزتین کے بڑھ جانے کی وجہ سے ناک اور کان کی درمیانی نالی پر دباؤ پڑتا ہے۔ اور مریض عارضی طور پر بہرا ہو جاتا ہے۔ ناک اور کان کے اسی تعلق کی بنا پر نزلہ و زکام کان کے امراض کا سب سے بڑا سبب ہیں۔ زور سے ناک صاف کرتے وقت جراثیم آمیز ہوا اسی نالی کے ذریعے کان میں داخل ہو جاتی ہے۔ اور وہاں التہاب و تقیح کا سلسلہ شروع کر کے بعض دفعہ ورم زائدہ حلمیہ اور گاہے ورم اغشیہ دماغ کا باعث بنجاتی

تاریخ الاطبا

ابن جبیر اور اسلامی شفاخانے

(از جناب سید عبدالقادر صاحب ایم۔اے پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور)

محمد ابن جبیر اندلس واقع سپین کا رہنے والا اور ابن بطوطہ کی طرح عالم اسلام کا ایک مایہ ناز سیاح تھا

مقریزی کے بیان کے مطابق وہ دسویں ربیع الاول ۵۴۰ھ مطابق ۱۱۴۵ء کو پیدا ہوا۔ اس کا باپ احمد بن جبیر شاطبیہ کا رئیس اور وہاں کے حاکم کا میر منشی تھا۔ ابن جبیر نے قرآن اور علم دین کی تحصیل کے بعد اسی شہر میں اپنے باپ سے حدیث کا درس لیا۔ جب وہ بڑا ہوا تو اس نے شاطبہ کی سکونت ترک کر کے غرناطہ میں اقامت اختیار کر لی۔ چونکہ صاحب علم تھا اس لئے یہاں کے حاکم ابوسعید عثمان بن عبدالمومن نے اسے اپنا میر منشی مقرر کر لیا۔

شیخ احمد المقری نے اپنی کتاب نفح الطیب میں لکھا ہے کہ ایک روز عبدالمومن نے مے نوشی کے جلسہ میں کسی کام کے لئے ابن جبیر کو طلب کیا۔ وہ حسب الحکم حاضر ہوا۔ تو عبدالمومن نے اس کی طرف بھی جام شراب بڑھایا۔ اس پر ابن جبیر نے عرض کیا کہ میں نے کبھی شراب نہیں پی۔ یہ سن کر عبدالمومن نے کچھ تو عجب حکومت اور کچھ نشے کے ترنگ میں قسم کھا کر کہا کہ اب تو سات جام پینے پڑیں گے حکم حاکم مرگ مفاجات۔ اس نے تعمیل ارشاد کر دی۔ اس پر عبدالمومن نے اس اتباع حکم کے صلہ میں اس جام کو سات بار اشرفیوں سے بھر کر انعام دیا۔ ابن جبیر گھر آیا تو اسے اس گناہ کے ارتکاب پر بہت افسوس ہوا اور اس نے مصمم ارادہ کر لیا کہ اس کے کفارہ میں حرمین الشریفین کی زیارت کو جاؤں گا۔ اور اس ارادہ کو عبدالمومن پر ظاہر کر کے سفر کی اجازت حاصل کر لی۔ آخر کار تمام جائداد کو فروخت کر کے زاد راہ کا انتظام کیا اور روپیے غرناطہ کے غلیہ کو فقیروں میں بانٹ دیا۔ ابن الخطیب کا بیان ہے کہ اس سفر پر وہ جمعرات کے روز آٹھویں شوال ۵۷۸ھ مطابق ۱۱۸۳ء کو غرناطہ سے روانہ ہوا۔ اس سفر میں ابوجعفر احمد بن حسان اس کا رفیق تھا۔

احمد المقری لکھتا ہے کہ یہ شخص آندہ علاقہ بلنسیہ (Valencia) کا رہنے والا اور علم طب کا بڑا محقق اور ماہر تھا۔ اور اس کی تصانیف اس علم میں موجود ہیں غرضیکہ یہ دونوں شخص سبتہ وغیرہ ہوتے ہوئے سکندریہ پہنچے۔ وہاں سے قاہرہ اور مصر گئے۔ آخر حج سے فارغ ہو کر علمائے مشرق کے فیض صحبت سے مستفیض ہوتے ہوئے بغداد میں وارد ہوئے۔ وہاں سے موصل، حران، حلب، حمات، حمص وغیرہ ہوتے ہوئے سنہ ۵۸۰ھ میں دمشق پہنچ گئے اور دمشق سے عکہ پہنچے۔ وہاں سے جہاز میں سوار ہو کر وہ صقلیہ کے راستے ماہ محرم ۵۸۱ھ مطابق ۱۱۸۵ء میں اپنے وطن کو واپس آ گئے۔ اس سفر میں ان کے قریباً تین سال صرف ہوئے

ابن جبیر کا یہ پہلا سفر تھا ۵۸۵ھ میں اس نے بلاد مشرق کا دوبارہ سفر اختیار کیا اور ۵۸۷ھ میں غرناطہ واپس آیا مقریزی کے قول کے مطابق اس نے ۲۷ شعبان ۶۱۴ھ مطابق ۱۲۱۷ء میں سکندریہ میں انتقال کیا

سفرنامہ ابن جبیر میں اس کے پہلے سفر کے حالات

درج ہیں۔ سفرنامہ کے لئے جن جن باتوں کی ضرورت اس زمانہ میں مانی گئی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ابن جبیر آج سے سات سو برس پہلے ان سے خوب واقف تھا۔ اس لئے کہ اس سفر میں وہ جس جگہ گیا وہاں کے باشندوں کے خصائل طرز معاشرت سیاسی حالات۔ پیداوار کی کیفیت۔ آب وہوا وغیرہ کی حالت غرضیکہ کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ جو اس نے بیان نہ کی ہو۔ چونکہ اس کا رفیق سفر ابو جعفر احمد بن حسان ایک ماہر طبیب تھا۔ اس لئے وہ جہاں جاتے تھے۔ وہاں کے شفاخانوں کے حالات ضرور معلوم کرتے تھے۔ چنانچہ ابن جبیر نے ان میں سے بعض شفاخانوں کے حالات مجمل طور پر اپنے سفرنامے میں بیان کئے ہیں۔ اور ان حالات کو ہم نے اس مضمون میں یکجا کر دیا ہے۔

ابن جبیر کے سفرنامے اور مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانہ میں والیان ریاست۔ رؤسا اور دوسرے باستطاعت لوگ رفاہ عام کی غرض سے شفاخانے اکثر قائم کیا کرتے تھے۔ اور ان کے اخراجات کے لئے بڑی بڑی جائدادیں وقف کرتے تھے۔ چنانچہ بیمارستان عضدی کے لئے ساڑھے سات لاکھ روپیہ سالانہ کی جاگیر وقف تھی اس قسم کے ہسپتال تمام ممالک اسلامیہ میں قائم تھے۔ ان ہسپتالوں کا انتظام اعلیٰ پیمانہ پر ہوتا تھا۔ مریضوں کے علاج کے لئے تجربہ کار طبیب۔ جراح۔ کحال اور فصاد غرض سبھی قسم کے لوگ مقرر تھے۔ یہاں تک کہ مریضوں کی تیمارداری کے لئے مرد اور عورت نرسوں کا انتظام بھی ہوتا تھا۔ مریضوں کا نہایت ہمدردی سے علاج کیا جاتا تھا۔ انہیں دوائی بلا قیمت دی جاتی تھی۔ دواؤں کو کوٹنے اور تیار کرنے کے لئے عام ملازم اور دواساز بھی مقرر تھے۔ چھوٹے چھوٹے ہسپتالوں سے مریض عام طور پر دوائی لے کر چلے جاتے تھے۔ لیکن بڑے بڑے ہسپتالوں میں ان کی رہائش کا انتظام بھی ہوتا تھا۔ جہاں طبی امداد کے علاوہ انہیں غذا مفت دی جاتی تھی۔ بعض ہسپتالوں میں آج کل کی طرح مریضوں کو دوران علاج میں پہننے کے لئے ایک خاص قسم کے کپڑے بھی دیئے جاتے تھے۔ یورپ کے بعض کتبخانوں میں مسلمان اطبا کی لکھی ہوئی کتابوں کے مسودے اب بھی موجود ہیں۔ جو ان شفاخانوں کے دستور العمل پر مشتمل ہیں۔ ان میں طریق علاج کے علاوہ ان غذاؤں کا ذکر بھی ہے۔ جو ہسپتال میں مریضوں کو دی جاتی تھیں۔ مریضوں کے نام۔ پیشہ سکونت مرض۔ علاج اور غذا کا اندراج بھی رجسٹروں میں ہوتا تھا جس سے معالج بیک نظر مریض کے متعلق کل کوائف معلوم کر لیتا تھا

جب ہم ان شفاخانوں کا حال کہیں کہیں پرانی کتابوں میں پڑھتے ہیں تو حیران رہ جاتے ہیں۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یورپ اور بہت سی باتوں کی طرح شفاخانوں کے معاملے میں بھی مسلمانوں کا خوشہ چیں ہے۔ لیکن فرق یہ ہے کہ ہم نے اپنی ناقابلیت سے اپنے اسلاف کے آئین جہانبانی کو بالکل بگاڑ دیا ہے۔ مگر اہل یورپ نے اپنی دانش اور فراست سے اس آئین میں طرح طرح کی خوبیاں پیدا کر کے اس کی افادی حیثیت کو اور بھی نمایاں اور ممتاز کر دیا ہے ؎

ایک ہم ہیں کہ لیا اپنی بھی صورت کو بگاڑ
ایک وہ ہیں جنہیں تصویر بنا آتی ہے

ابن جبیر کے سفرنامے کا دنیا میں صرف ایک مکمل نسخہ موجود ہے۔ اور وہ لیڈن یونیورسٹی (جرمنی) میں ہے ۱۸۵۲ء میں اس نسخے کو مسٹر ولیم رائٹ نے نہایت محنت سے مرتب کر کے شائع کیا تھا۔ ۱۹۰۷ء میں یہ نسخہ مزید تصحیح کے بعد بار دیگر گب میموریل سیریز میں شائع ہوا۔ مگر طبع ثانی کے شائع ہونے سے سات سال قبل یعنی ۱۹۰۰ء میں حافظ احمد علی خاں شوق نے حسب الحکم حافظ حکیم محمد اجمل خاں صاحب طبیب خاص جناب نواب صاحب والئے رامپور اس سفرنامے کو ولیم رائٹ کے مطبوعہ نسخے سے اردو میں ترجمہ کر کے شائع کیا۔ یہ کتاب جناب نواب

محمد حامد علی خاں والئے ریاست رامپور کے اسم گرامی سے معنون کی گئی ہے۔ اور اس مضمون کی ترتیب کے وقت یہی نسخہ میرے پیش نظر ہے

سکندریہ کا سفرنامہ

جیسا کہ ہم اس سے قبل لکھ چکے ہیں ۸ شوال ۵۷۸ھ مطابق ۱۱۸۲ء کو ابن جبیر غرناطہ سے روانہ ہوا۔ اور یکم ذی الحج کو سکندریہ پہنچا۔ اس شہر سکندریہ کے حالات کے ضمن میں وہ لکھتا ہے کہ اس ملک کے بادشاہ کی تفاخر کی چیزیں یہاں کے مدرسے اور مسافر خانے ہیں۔ اکثر دور دور سے طالب علم اور اہل ریاضت آتے ہیں۔ ہر ایک کے واسطے عمدہ مکان اور کافی وظیفہ مقرر ہے۔ لائق مدرس تعلیم کے واسطے موجود ہیں۔ ان غربا کی نسبت سلطان کی تیمارداری کا اندازہ اس بات سے ہو سکتا ہے کہ تمام ضرورتوں کے علاوہ ان عمارتوں کے پاس حمام بھی تعمیر کر دیئے ہیں۔ اور وہ ہمیشہ ان لوگوں کے واسطے گرم رہتے ہیں۔ ایک شفاخانہ بھی موجود ہے اس میں علاج کے واسطے طبیب معین ہیں۔ طبیبوں کی ماتحتی میں بہت سا عملہ مریضوں کی غذا اور دوا کی نگہبانی پر مقرر ہے۔ کچھ ایسے آدمی بھی ملازم ہیں کہ جو مریض شفاخانے میں نہیں آسکتے۔ انہیں اُن کے مکانوں پہ جا کر دیکھتے ہیں۔ اور طبیبوں سے حال کہہ کر ان کی رائے کے موافق علاج کرتے ہیں۔

غالباً یہ لوگ شاگرد پیشہ ہوں گے۔ آج کل ڈاکٹر حاملہ اور دوسری پردہ دار عورتوں کا علاج بھی اکثر اسی طرح کرتے ہیں وہ دائیوں اور نرسوں کی معرفت مریضہ کے حالات دریافت کر کے نسخہ تجویز کر دیتے ہیں۔

قاہرہ کا شفاخانہ

سکندریہ میں چند روز قیام کرنے کے بعد ابن جبیر قاہرہ چلا گیا۔ آج کل کی طرح اس وقت بھی مصر کا پایہ تخت تھا۔ چنانچہ اس شہر کے حالات کے ضمن میں وہ لکھتا ہے۔ ان عمارتوں کے علاوہ قاہرہ میں ایک بہت بڑا شفاخانہ ہے۔ اس کی عمارت نہایت وسیع ہے۔ ایک طبیب حاذق جس کو ادویہ کی ترکیب میں پوری دستگاہ ہے۔ اس شفاخانہ کا نگران ہے۔ دواؤں کے انبار لگے ہوئے ہیں۔ ہر مکان میں مریضوں کے سونے اور آرام کرنے کے لئے تخت بچھے ہوئے ہیں۔ طبیب کی ماتحتی میں ملازمین کی ایک بہت بڑی جماعت اس خدمت پر مامور ہے کہ مریضوں کی حالت صبح و شام معائنہ کر کے ان کے مناسب حال دوا اور غذا پہنچائیں۔ اس عمارت کے سامنے ایک اور مکان محض مریض عورتوں کے واسطے ہے اس میں بہت سی عورتیں خدمت کے لئے ملازم ہیں ان دونوں عمارتوں کے قریب نہایت وسیع اور کشادہ ایک دوسرا مکان ہے۔ اس کے کمروں میں لوہے کی جالیاں لگی ہوئی ہیں۔ یہ عمارت پاگلوں کے واسطے مخصوص ہیں۔ ان کی خدمت کے واسطے بھی ملازم مقرر ہیں۔ اور ان کے حسب حال دوا اور غذا پہنچاتے ہیں۔ سلطان کو اس شفاخانے کی حالت کا ہمیشہ تجسس رہتا ہے۔ ہر ایک سے دریافت کرتے ہیں اور محافظین پر تیمارداری اور مستعدی کی تاکید رہتی ہے اس وسعت اور انتظام کا شفاخانہ مصر (شہر) میں بھی ہے۔ یورپین مورخوں کا بیان ہے کہ پاگل خانے قائم کرنے کا خیال سب سے پہلے یورپ کے لوگوں کے ذہن میں آیا تھا لیکن واقعات اس بیان کی تکذیب کرتے ہیں۔ جیسا کہ ابن جبیر کے بیان سے ظاہر ہے۔ دوسرے بہت سے امور کی طرح اس معاملے میں بھی اولیت کا سہرا مسلمانوں کے سر پر ہے۔ اس نے نہ صرف قاہرہ بلکہ مصر کے پاگل خانہ کا ذکر بھی کیا۔ اور جیسا کہ ہم آگے چل کر بیان کریں گے اس قسم کا ایک پاگل خانہ دمشق میں بھی تھا جس کے حالات اس نے کسی قدر تفصیل کے ساتھ بیان کئے ہیں۔

(باقی آئندہ)

الامراض والعلاج

طاعون

(از جناب حکیم لطافت حسین صاحب راشد)

گذشتہ سے پیوستہ

اگر کرب و بے چینی و بیخودی کی حالت ہو تو لائیکر او پیائی ہیلٹم ٹنکچر یا پوٹیشم برومائیڈ پوٹاس قدرے پانی میں حل کر کے پلائیں بعض اطبا کی رائے میں تنہا ٹنکچر پوٹاسیم ایک سے دو ڈرام تک پلانا بہت مفید ہے۔ کلورل ہائیڈریٹ پانچ سے دس گرین تک تین تین گھنٹہ کے بعد پلانا بھی فائدہ سے خالی نہیں ہوتا۔ قے روکنے کے لئے کیلول پوری مقدار میں استعمال کرنا چاہیئے اس صورت میں ہائیوسین ہائیڈرو برومائیڈ (Hyosene hydro leomide) کا بمقدار ایک سی سی یا ہائیوسین مارفین کمپونڈ (hyosene - morphinee compound) ایک سی سی کی مقدار میں اندرون جلد انجیکشن دینا بہت زیادہ سکون و راحت بخش ثابت ہوتا ہے

غذا میں گائے کا دودھ یا بکری کے گوشت کی یخنی چار چار گھنٹہ بعد اتنی مقدار میں پلائیں کہ چوبیس گھنٹہ میں اس کی مقدار ایک سیر یا دو سیر تک پہنچ جائے

اگر اختلال عقل و ہذیان زیادہ ہو تو برف کی تھیلی سر پر رکھیں اور نسخہ ذیل استعمال کرائیں۔ سولیوشن آف ٹارٹار ایمیٹک ٹنکچر او پیائی ۲۵ منم۔ کیمفر واٹر ایک اونس۔ باہم ملا کر ایسی ایک ایک خوراک تین تین گھنٹہ بعد پلاتے رہیں

غشی شدید ضعف و جسم کے سرد ہو جانے کی حالت میں محرک ادویہ مثلاً برانڈی و امونیا کارب پلائیں۔ ایمونیا سنگھائیں۔ اور کیمفر ان ایتھر (Camphor

in ether) ایک سی سی کی مقدار دن میں کئی بار تحت الجلد پچکاری لگائیں۔ اگر غشی و غفلت زیادہ ہو تو کان سے پیچھے مسٹرڈ پلاسٹر لگایا جائے۔ اگر اس سے بھی فائدہ محسوس نہ ہو تو تمام سر کو منڈوا کر تمام سر پر کینتھر ائڈس کا پلاسٹر چپکائیں۔ اور آٹھ دس گھنٹہ تک جب تک کہ آبلہ پیدا نہ ہو جائے اس کو لگا رہنے دیں۔ نمونیا کی حالت میں کوئی ایسا سخت علاج نہ کرنا چاہیئے کہ جو قوت کو گرا دے۔ بلکہ ہر حالت میں مریض کی تقویت و تغذیہ کا خاص لحاظ رکھیں۔ اور روغن تارپین کپڑے پر اچھی طرح چھڑک کر سینہ پر باندھیں۔ یا رائی کا پلاسٹر لگائیں۔ السی کی پلٹس یا اینٹی فلوجسٹین کا پلاسٹر چار چار گھنٹہ میں لگانا بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔

گلٹی پر ابتداءً بلاڈونا اکسٹریکٹ اور گلیسرین کا لیپ کریں۔ اگر اس کی رنگت سرخ اور سوزش زیادہ ہو تو پلٹس باندھیں۔ جب پیپ پڑ جائے تو از خود پھوٹنے کا انتظار نہ کریں۔ بلکہ شگاف دے کر آیوڈوفارم و ٹنکچر آیوڈین سے ڈریسنگ کریں۔ اگر گلٹی سخت ہو کر رہ جائے تو لینی منٹ آف آیوڈین لگایا جائے۔ گلٹی نمودار ہوتے ہی کاربالک ایسڈ ۱ قطرہ۔ پانی مقطر ۲۰ قطرہ ملا کر بذریعہ پچکاری گلٹی کے اندر دن میں تین چار بار ۲ قطرہ سے ۵ قطرہ تک ایک وقت میں عمل کریں۔ اور جب وہ کافی نمایاں ہو جائے تو ٹنکچر آیوڈین ۲ قطرہ۔ ڈسٹلڈ واٹر ۳ قطرہ باہم ملا کر گلٹی کے اندر دن میں دو بارہ پہنچائیں۔ یہ یاد رکھیں کہ اس مرض میں آیوڈین کا استعمال

داخلی وخارجی دونوں طریقوں سے بہت زیادہ مفید ثابت ہوا ہے

تقویت قلب وروح کے لئے کیمفوجن (

camphogen) بقدار ایک سی سی کا انٹر مسکیولر (عضلاتی) انجیکشن دینا یا دو سی سی کی مقدار میں کیمفیڈرل عضلی پچکاری کے ذریعہ جسم میں پہنچانا ہی بہت مفید ہوتا ہے۔ پٹاس برومائیڈ ۱۰ گرین۔ سوڈا اسیلی سلاس ۱۰ گرین۔ ٹنکچر ڈیجی ٹیلس ۵ منم۔ اسپرٹ کیمفر ۱ منم۔ میگنیشیا سلفاس ۳ ڈرام۔ ایکوا کیمفر ایک اونس۔ باہم ملاکر ایسی ایک ایک خوراک چار چار گھنٹہ بعد ابتدا مرض میں پلانا بہت مفید ہوتا ہے۔ مریض کے بدن اور لباس کی صفائی کا بہت زیادہ خیال رکھا جائے۔ تیمارداروں کو پلیگ کا ٹیکہ لگوانے کے علاوہ روزانہ اپنے جسم پر گاسے کے گھی کی مالش کرتے رہنا چاہیئے تاکہ ان کے مسامات جسم بند رہیں۔ اور طاعون کا اثر مسامات کے ذریعہ سے ان کے جسم میں داخل نہ ہوسکے مریض کی جائے رہائش میں زمین و دیواروں پر سرکہ کافی مقدار میں پانی میں ملاکر فنائل یا کاربالک ایسڈ حسب ضرورت پانی میں حل کرکے برابر چھڑکتے رہیں۔ گندھک بھی سلگاتے رہا کریں۔

مجربات و معمولات

حب الہامی۔ برائے حفظ ماتقدم طاعون

برگ یا گل۔ نیب ستار بسجہ — مار۔ شاہترہ — مار

تینوں کو رات کے وقت علیحدہ علیحدہ بھگوئیں۔ صبح کو نیم کے پتے یا پھول جس پانی میں بھگوئے گئے تھے۔ اسی پانی میں ان کو باریک پیسا جائے بعدازاں چرائتہ و شاہترہ کا زلال نکال کر نیم کے پیسے ہوئے پتوں میں ملاکر اس قدر جوش دیں کہ مثل معجون کے ہو جائے۔ پھر اس کو وزن کرکے ایک ہزار خوراک میں دس تولہ زعفران پیس کر ملائی جائے اور نخودی گولیاں بنا کر رکھ لیں ۲۵ تولہ تیار شدہ دوا میں ایک تولہ زعفران ملائی جاتی ہے۔

خوراک۔ روزانہ تین ماشہ تین روز تک مسلسل تھوڑی شکر کے ساتھ کھلائیں۔

حب کافوری۔ دافع بخار حدت و ہذیان وغیرہ

کافور ۲ تولہ۔ فلفل سیاہ ۵ ماشہ۔ زعفران ۱ ماشہ۔ باریک پیس کر نخودی گولیاں بنائی جائیں۔

خوراک و طریق استعمال۔ دو دو گولی ایک ایک گھنٹہ سے شدت بخار کے وقت عرق حمی و بائی۔ شربت صندلین ۲ تولہ کے ساتھ۔ کمی بخار کی صورت میں ایک ایک گولی ایک ایک گھنٹہ سے بخار اتر جانے تک

حب تریاق طاعون۔ فادزہر والی۔ طاعون کی ہر قسم میں مفید ہیں۔ درونج عقربی ۶ ماشہ۔ رب نیب ۱ تولہ فادزہر حیوانی ۱ تولہ۔ گل ارمنی ۶ ماشہ۔ جدوار خطائی ۶ ماشہ ست لیموں ۱ تولہ۔ ست الی ۱ تولہ۔ کافور ۱ تولہ۔ زعفران ۳ ماشہ زہر مہرہ ۶ ماشہ خطائی سب کو باریک پیس کر عرق گلاب میں کھرل کرکے گولیاں بنالیں

خوراک۔ ایک ایک ماشہ کی مقدار میں مناسب عرقیات کے ہمراہ دن میں چند بار

حب زہر مہرہ۔ برائے حفظ ماتقدم و برائے مریضان طاعون۔ کافور ۱ تولہ۔ زہر مہرہ خطائی ۱ تولہ۔ گل مختوم ۴ ماشہ صبر زرد ۳ ماشہ . . . . زعفران ۳ ماشہ۔ جنطیانا رومی ۳ ماشہ۔ زرد آوند گرد ۳ ماشہ۔ پپیتا ۳ ماشہ۔ نارجیل دریائی ۳ ماشہ۔ شونیز ۳ ماشہ۔ فلفل سیاہ ۳ ماشہ۔ سب کو باریک پیس کر عرق گلاب میں حل کرکے نخودی گولیاں بنائیں۔

خوراک۔ بحالت مرض و بالخصوص جب کہ اسہال بھی ہوں۔ ایک ایک گولی ایک ایک گھنٹہ بعد بدرقہ مناسب کے ساتھ اور بحالت صحت بطور حفظ ماتقدم۔ ایک ایک گولی صبح و شام پانی کے ساتھ

حب اکسیر طاعون۔ مروارید ناسفتہ ۳ ماشہ۔ صندل سفید ۶ ماشہ۔ زہر مہرہ خطائی ۱ تولہ۔ جدوار خطائی ۶ ماشہ

مشک خالص ۲ سرخ۔ کافور ۲ سرخ۔ صمغ عربی ۲ ماشہ۔
ورق نقرہ ۱۰ ماشہ ان سب کو باریک پیس کر عرق گلاب کے
ساتھ نخودی گولیاں بنائیں

خوراک۔ ایک ایک گولی صبح و شام۔ بدرقہ مناسب
کے ساتھ طاعون اور حمیات وبائی کے لئے حکیم محمود خانصاحب
مرحوم کا تجربہ ہے

حب جالینوس۔ برائے حفظ ماتقدم طاعون
صبر زرد ۲ ماشہ۔ مرکی ۳ ماشہ۔ زعفران ۲ ماشہ۔ عرق گلاب
میں پیس کر بقدر ۱/۲ ماشہ فی عدد گولیاں بنائیں

خوراک۔ ایک ایک گولی ہر ہفتہ کے شروع میں

حب نارجیل۔ نارجیل دریائی ۴ ماشہ۔ خردل پوست
۴ ماشہ۔ بیخ مدار ۴ ماشہ۔ افیون ۱ ماشہ۔ فادزہر حیوانی ۴ ماشہ۔
زہر مہرہ خطائی ۴ ماشہ۔ صندل سرخ ۸ ماشہ۔ صندل سفید
۸ ماشہ۔ ورق طلا ۳ ماشہ سب کو عرق پیاز میں پیس کر نخودی
گولیاں بنائیں۔

خوراک۔ برائے حفظ ماتقدم ہر ہفتہ میں چار روز ایک
ایک گولی کھائیں۔ مریضان طاعون کو بحالت اسہال و شدت
بخار ایک ایک گولی صبح و شام دیں۔

نوٹ۔ گائے کا دودھ۔ گھی ۲ تولہ ملا کر نیم گرم صبح و
شام پینا طاعون سے محفوظ رکھتا ہے

حب شنگرف۔ رفع بخار و سمیت طاعون از
مجربات وید ک۔ شنگرف رومی ۱/۲ ماشہ۔ گندھک مصفیٰ ۶ ماشہ
فلفلدراز ۴ ماشہ۔ فلفل سیاہ ۴ ماشہ۔ پارہ مصفیٰ ۵ ماشہ
سب کو آب افشردہ برگ مدار سبز میں کھرل کر کے چنے کے
برابر گولیاں بنائیں

خوراک۔ ایک گولی صبح ہمراہ بدرقہ مناسب

دوا طاعون۔ برائے مرض طاعون۔ اجوائن
دیسی ۸ تولہ۔ فلفل سیاہ ۵ تولہ۔ زنجبیل ۱ تولہ۔ پوست بلیلہ
زرد ۲ تولہ۔ زیرہ سیاہ ۱ تولہ۔ گل مدار ۳ تولہ۔ نمک طعام ۸ تولہ
سلفیورک ایسڈ ۱ تولہ۔

ترکیب تیاری۔ تمام ادویہ کو باریک پیس کر ملالیں
پھر ایک چوڑے منہ والی بوتل جس کا کارک بھی شیشہ کا
ہو۔ لے کر اس میں تھوڑا تھوڑا تیزاب اور سفوف باری باری
ڈال کر حل کرتے جائیں۔ اور کسی شیشہ کی ڈنڈی یا سلائی
سے اُسے مخلوط کریں۔ اور چند گھنٹہ اس کو محفوظ اور بند
کر کے رکھ دیں۔ سیاہ رنگ کی دوا تیار ہو جائے گی

خوراک۔ ۱۰ ماشہ دوا ہمراہ عرق گلاب۔ تین خوراک روزانہ
چار چار گھنٹہ کے بعد

دیگر۔ طاعون اور اسہال طاعونی کے لئے مجرب ہے
طباشیر ۲ ماشہ۔ زہر مہرہ خطائی ۲ ماشہ۔ عرق گلاب ۶
تولہ۔ عرق بید مشک ۲ تولہ میں پیس کر ۲ تولہ شربت انارین
ملا کر پلائیں۔ اگر قے کی شدت ہو تو دریائی ناریل ۱ ماشہ
اضافہ کر دیں۔

دیگر۔ فادزہر حیوانی ۴ سرخ۔ فادزہر معدنی ۱ ماشہ
گل ارمنی ۱ ماشہ۔ ورق طلا کلاں ۱ عدد۔ عرق بید مشک ۳ تولہ
میں کھرل کر کے قدرے قدرے پلائیں اور پیاس کی حالت
میں عرق بید مشک عرق گلاب اور عرق مکی و بائی ملا کر برف سے
سرد کر کے تھوڑا تھوڑا پلایا جائے

دوا برائے ضعف قلب۔ خفقان و شدت
بخار میں خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا ۳ ماشہ۔ ہمراہ عرق بید مشک
شربت نواکہ ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔ اگر ضعف زیادہ ہو تو جواہر
مہرہ اصلی ۴ برنج سے ایک سرخ تک خمیرہ میں ملا کر دیا
جائے۔

خمیرہ صندل تریاقی۔ مریضان طاعون کے لئے بہت
مفید ہے
برادہ صندل سفید ۱۱ تولہ۔ عرق گلاب ۱ ماشہ میں جوش
دے کر صاف کر لیں۔ پھر آب لیموں کاغذی ۱۰ تولہ۔ آب
انار شیریں ۱۰ تولہ آب سیب ۱۰ تولہ۔ آب ناشپاتی ۱۰ تولہ

آب ترنج ۱۰ تولہ۔ نبات سفید ۱ آثار۔ اضافہ کرکے قوام کریں۔ پھر زہر مہرہ خطائی ۳ تولہ۔ جدوار خطائی ۲ تولہ۔ درونج عقربی ۳ تولہ۔ گل ارمنی ۳ تولہ۔ طباشیر ۳ تولہ۔ صدف صادق ۲ تولہ۔ شاخ مرجان ۲ تولہ۔ کہربا شمعی ۳ تولہ۔ یشب سبز ۲ تولہ۔ فادزہر حیوانی ۳ تولہ۔ سب کو عرق کیوڑہ ۔ آثار میں کھرل کرکے کافور ۳ ماشہ۔ زعفران ۱۰ ماشہ ورق نقرہ پیس کر داخل کریں۔

خوراک تین ماشہ سے چھ ماشہ تک

سفوف خاص۔ برائے مرض طاعون

مروارید ناسفتہ ۲ ماشہ۔ بسد احمر ۱۰ تولہ۔ شاخ مرجان ۱۰ تولہ۔ لاجورد مغسول ۱۰ تولہ۔ طباشیر کبود ۳ تولہ۔ تک مغسول ۱۰ تولہ۔ نارجیل دریائی ۱۰ تولہ۔ زہر مہرہ خطائی ۲ تولہ۔ مصطگی رومی ۲ تولہ۔ ابریشم مقرض ۳ تولہ۔ جدوار اصلی ۱۰ تولہ۔ عقیق یمنی ۱۰ تولہ۔ کہربا شمعی ۱۰ تولہ۔ یاقوت رمانی ۲ ماشہ۔ یشب سبز انگوری ۳ ماشہ فادزہر حیوانی ۱۰ تولہ۔ مومیائی سیاہ ۷ ماشہ۔ تخم سنبھالو ۳ تولہ۔ درونج عقربی ۲ تولہ۔ برگ سداب ۳ تولہ۔ برگ مرزنجوش ۳ تولہ۔ سنگ سرماہی ۲ تولہ۔ ورق نقرہ ۲۰۰ عدد۔ ورق طلا ۱۰۰ عدد۔ صدف مروارید ۳ تولہ۔ تخم خستہ ساگون ۳ تولہ۔ سب کو کوٹ پیس کر چھان کر عرق کیوڑہ میں کھرل کرکے سفوف بنائیں۔

خوراک۔ ایک ماشہ ہمراہ بدرقہ مناسب

سفوف جواہر۔ برائے دفع سمیت طاعون

تقویت دل و دماغ و ضعف عامہ۔ فادزہر حیوانی ۱ تولہ۔ جدوار خطائی ۱ تولہ۔ شاخ مرجان ۱ تولہ۔ زہر مہرہ خطائی ۱ تولہ۔ کہربا شمعی ۱ تولہ۔ گل ارمنی ۱ تولہ۔ درونج عقربی ۱ تولہ۔ صندل سفید مسحوق ۱ تولہ۔ جواہر مہرہ اصلی ۶ ماشہ۔ طباشیر ۱ تولہ۔ سب کو کھرل کرکے رکھ لیں۔ خوراک دو دو رتی ہمراہ خمیرہ صندل تریاقی۔ تین تین گھنٹہ بعد

شربت فواکہ۔ طاعون۔ تپ محرقہ۔ قے و اسہال صفراوی۔ ہیضہ۔ چیچک وغیرہ میں مفید ہے۔

انار دانہ ترش ۱۰ تولہ۔ کشنیز خشک ۱۰ تولہ۔ سماق ۱۰ تولہ۔ عناب ولایتی ۳۰ دانہ سب کو جوکوب کرکے عرق صندل۔ عرق کاسنی میں رات کو بھگوئیں صبح جوش دیں۔ جب نصف رہ جائے تب صاف کرکے آب انار شیریں ۳ تولہ۔ آب سیب ۳ تولہ آب نارنگی ۳ تولہ۔ آب آلو ۳ تولہ۔ آب تمر ہندی ۲ تولہ۔ آب لیموں شیریں ۲ تولہ۔ آب بہ شیریں ۳ تولہ۔ آب ناشپاتی ۲ تولہ۔ آب انگور شیریں ۲ تولہ۔ عرق بید مشک ۶ تولہ۔ عرق گلاب ۶ تولہ۔ قند سفید ۱۱ار۔ داخل کرکے قوام تیار کریں۔

خوراک ۔ ۲ تولہ

شربت صندلین۔ تمر ہندی کہنہ ۱ار۔ آلو بخارا ۱ار صندل سفید ۲ تولہ۔ صندل سفید ۲ تولہ۔ صندل سرخ ۲ تولہ۔ تخم حماض ۳ تولہ۔ زرشک بیدانہ ۳ تولہ۔ درونج عقربی ۳ تولہ برگ حنا خشک ۶ تولہ۔ رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح جوش دے کر صاف کریں۔ پھر قند سفید ۲ ار ڈال کر قوام کرلیں۔

خوراک ۔ ۲ تولہ

عرق حمی وبائی۔ جو طاعون کے لئے ہر حالت میں خصوصیت سے مفید ہے۔ صندل سفید ۱ ار۔ برگ نیب سبز ۱ ار۔ مغز کنول گٹہ ۱ ار۔ صندل سرخ ۱ ار۔ خس گجراتی ۱ ار۔ تخم خرفہ۔ تخم کاسنی۔ تخم کاہو۔ گاؤزبان۔ رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح گل ارمنی ۱ تولہ۔ کافور ۶ ماشہ نیچے کے منہ میں باندھ کر عرق کشید کریں

عرق حمی وبائی دیگر۔ برگ نیب سبز۔ انتر چھال نیم۔ صندل سفید۔ صندل سرخ۔ برگ گاؤزبان۔ گل گاؤزبان۔ برگ شاہترہ۔ چرائتہ۔ سرپھوکہ۔ برگ بید سادہ۔ ۱ ار۔ برگ حنا سبز ۱ ار۔ سبزہ و نامروا ۱ ار۔ برگ ترنج ۱ ار۔ عناب ولایتی ۱ ار۔ خس گجراتی ۱ ار۔ مغز تخم کدو شیریں ۱ ار مغز تخم تربوز ۱ ار۔ تخم کاہو ۱ ار۔ تخم کاسنی ۱ ار۔ بکو نیب سبز ۱ ار۔ برگ ہائے سبز ۱ ار۔ تخم حماض ۱ ار۔ کویہ ابریشم گلسرخ ۱ ار۔ درونج عقربی ۳ تولہ رات کو گرم پانی میں

بھگو کر مسیح گل ارمنی ۱ تولہ۔ زہر مہرہ خطائی ۱ تولہ۔ کافور ۱ تولہ پیس کر عرق کی نلکی میں باندھ کر عرق کشید کیا جائے

قرص کافوری تریاق۔ مریضان طاعون کے لئے

خاص چیز ہے۔ گل ارمنی ۱ تولہ۔ زہر مہرہ خطائی ۱ تولہ۔ کافور ۱ تولہ۔ صدف مروارید ۱ تولہ۔ طباشیر ۱ تولہ۔ صندل سفید مسحوق ۱ تولہ۔ فاد زہر حیوانی ۱ تولہ۔ پوست نیم ۱ تولہ۔ نارجیل دریائی ۱ تولہ۔ جدوار خطائی ۲ تولہ۔ فلفل سیاہ ۳ ماشہ۔ کشنیز خشک ۳ ماشہ۔ زعفران ۲ ماشہ۔ تخم کاہو ۲ ماشہ۔ تخم خرفہ ۲ ماشہ۔ مغز تخم خیارین ۲ ماشہ سب کو آب لیموں کاغذی بقدر ضرورت میں خوب کھرل کر کے تین تین ماشہ کے قرص بنائیں۔

خوراک۔ ایک ایک قرص صبح۔ دوپہر شام ہمراہ بدرقہ مناسب

ضماد طاعون۔ رسوت زرد ۳ ماشہ۔ صبر زرد ۳ ماشہ۔ پھٹکڑی ۳ ماشہ۔ کچلہ ۳ ماشہ سب کو باریک پیس کر شیر مدار ۵ تولہ میں حل کر کے پکا کر گلٹی پر ضماد کریں۔

ضماد دیگر۔ برائے گلٹی طاعونی۔ خنازیر۔ رسولی، اورام گلو۔

بیخ خس سفید ۱ تولہ۔ انتر چھال نیم ۱ تولہ۔ صندل سرخ ۱ تولہ۔ انتر چھال سرس ۱ تولہ۔ زردچوب ۱ تولہ۔ دارہلد ۱ تولہ، الائچی سرخ ۱ تولہ۔ سمع پوست ۱ تولہ۔ سنبل الطیب ۱ تولہ۔ جدوار خطائی ۱ تولہ۔ گل ارمنی ۱ تولہ۔ مرمکی ۱ تولہ۔ تگر سیاہ ۱ تولہ۔ تمام ادویہ کو آب کشنیز سبز میں پیس کر گولیاں بنائیں۔ اور بوقت ضرورت آب مکو سبز میں پیس کر پکا کر ضماد کریں

دیگر۔ چھاور ۱ تولہ۔ پوست بیخ آک ۱ تولہ۔ گوگل ۱ تولہ۔ کچلہ ۱ تولہ۔ جدوار خطائی ۱ تولہ۔ صبر زرد ۱ تولہ۔ مرمکی ۱ تولہ۔ دروبنج عقربی ۱ تولہ سب کو آب مکو سبز میں پیس کر ضماد کریں

دیگر۔ صبر زرد ۲ تولہ۔ گل ارمنی ۲ تولہ۔ مکو خشک ۲ تولہ تخم کاسنی ۱ تولہ۔ کچلہ ۶ ماشہ۔ گل کشمل ۵ ماشہ۔ بیخ انگول ۵ ماشہ۔ انیسون ۵ ماشہ۔ گوگل ۵ ماشہ۔ کلونجی ۳ ماشہ۔ زعفران ۳ ماشہ۔ مغز انناس ۲ تولہ سب کو آب مکو سبز میں پیس کر روغن گل ۳ تولہ اضافہ کر کے ضماد کریں اور برگ آک سبز اوپر سے رکھیں

دیگر۔ جدوار خطائی ۲ تولہ۔ پھٹکڑی ۲ تولہ۔ گوگل ۲ تولہ صبر زرد ۲ تولہ۔ دروبنج عقربی ۲ تولہ۔ کوٹ چھان کر سرکہ دیسی میں ملا کر گولیاں بنائیں۔ اور بوقت ضرورت آب مکو سبز میں پیس کر لیپ کریں۔

دیگر۔ جدوار خطائی ۶ ماشہ۔ کچلہ ۶ ماشہ۔ گل ارمنی ۶ ماشہ اشق ۶ ماشہ۔ گوگل ۶ ماشہ۔ فلفل سیاہ ۲ ماشہ۔ عسل خالص ۲ تولہ۔ زردی بیضہ مرغ ۲ عدد۔ چونہ خوردنی ۲ تولہ باہم گھوٹ پیس کر مثل مرہم ضماد کریں

دیگر۔ گوگل ۱ تولہ۔ رال سفید ۱ تولہ۔ سیندور ۱ تولہ۔ پوست ریٹھا ۱ تولہ۔ طوطیا سبز ۱ تولہ۔ صابون دیسی ۱ تولہ۔ برگ نیب سبز ۱ تولہ انتر چھال پیپل ۱ تولہ کوٹ پیس کر سرکہ دیسی میں حل کر کے بالکل یکجان کر لیں۔

ترکیب استعمال جب ضرورت گلٹی پر ضماد کریں کچھ دیر بعد برگ نیم کے جوشاندہ میں ٹل کا کپڑا تر کر کے دھوئیں اور پھر اسی دوا کا لیپ کریں۔ دن میں تین چار بار یہ عمل کیا جائے

ملیریا کے علاج

میں

چند عملی نکات

(از جناب حکیم گنگا رام صاحب گاندھی - پریم گلی ـــــ لاہور)

ملیریا کے لئے کونین کی افادیت معالجین کے علاوہ اب عوام پر بھی واضح ہو چکی ہے۔ اکثر لوگ جاڑا بخار کے موسم میں از خود ہی بچوں اور بڑوں کو ضرورت ہونے پر کونین استعمال کرا دیتے ہیں۔ اور ٹھیک بھی ہو جاتے ہیں۔ مگر بعض اوقات جب ان کے گھریلو علاج معالجے اور اپنے طریق پر دی ہوئی کونین اثر نہیں کرتی۔ تو معالج کا دروازہ کھٹکھٹایا جاتا ہے۔ ذیل کے مضمون میں اختصار کے ساتھ ان عملی نکات کی وضاحت کی گئی ہے۔ جو بگڑے ہوئے ملیریا میں معالج کے لئے مفید ثابت ہو سکتے ہیں

جب ملیریا بخار کو سات دن ہو گئے ہوں۔ بخار تیز رہتا ہو۔ اور کونین بے اثر ثابت ہو رہی ہو تو نسخہ علل شکم میں دق کی رعایت سے تخم خیارین کا اضافہ کرنا چاہیئے۔ اور تخم کشوث اگر استعمال کیا جا رہا ہو تو بوجہ گرم ہونے کے اس کے استعمال کو ترک کر دینا چاہیئے۔ بعض اوقات بخار نہ رکنے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ ملیریا کا مادہ جسے جراثیم کہا جاتا ہے۔ آنتوں کے غدد یا جگر اور طحال میں۔۔۔ اور بعض اوقات رگوں کے جسم کے اندر قائم ہو جاتا ہے۔ اسی حالت کو مادہ داخل عروق کہتے ہیں۔ اس حالت میں بخار لازم ہوتا ہے۔ گردے اور پھیپھڑے بھی چونکہ خون کو صاف کرنے میں حصہ لیتے ہیں۔ اس لئے یہ بھی ماؤف ہو سکتے ہیں۔ اطبا یونانی ایسی حالت میں خاکشی کا استعمال کراتے ہیں۔ اگر معدہ و امعا کمزور ہوں تو عرق سونف یا عرق پودینہ میں ایک تولہ خاکشی جوش دے کر شربت بزوری ملا کر پلائیں۔ خاکشی کو پہلے دن ایک جوش دیں۔ دوسرے دن دو۔ اسی طرح ساتویں دن سات اور پھر ایک ایک جوش کم کرتے کرتے چودہ دن میں علاج ختم کر دینا چاہیئے۔ ایک جوش دینے کا طریقہ یہ ہے کہ جب جوش آئے تو فوراً اتار کر چھان لیں۔ اور دو جوش اس طرح دیئے جاتے ہیں کہ ایک جوش آنے تو اتار لیں۔ اور دو منٹ کے بعد پھر رکھیں۔ دوسرا جوش آنے پر اتار لیں اسی طرح تین جوش علیٰ ہذا القیاس اگر جگر میں کسی قدر صلابت ہو تو چکیدہ کاسنی مفید ہے۔ یہ علاج پندرہ بیس روز کے بخار کے لئے ہے اگر اس سے زیادہ عرصہ ہو گیا ہو۔ گلو کو ریشہ ریشہ کر کے رات کو مٹی کے برتن میں بھگو کر شبنم میں رکھ دیں اور صبح آب زلال لے کر شربت بزوری ملا کر پلائیں۔ جگر کی خرابی کی صورت میں اجوائن آٹھ پہر کا استعمال مفید ہے۔ اگر آنتوں کے غدود خراب معلوم ہوں جس کی علامات یہ ہیں کہ پیٹ پھول کر رگیں نمایاں ہو جائیں۔ پیلا پن موجود ہو تو شکاعی ۳ ماشہ۔ برنجاسف ۲ ماشہ بادآورد ۳ ماشہ۔ رات کو بھگو کر صبح زلال لے کر شربت بزوری کے ساتھ پلائیں۔

طحال بڑھ جانے کی صورت میں سنکھیا اور کونین کا استعمال مفید ہے۔ میر اکسیس بھی بڑھی ہوئی تلی اور قلت الدم میں نفع مند ہے

بواسیر یا پائیلس

(از جناب ڈاکٹر حکیم سید نوازش علی شاہ راز۔ حکیم حاذق - لاہور)

تعریف مرض۔ بواسیر امراض مقعد میں سے ایک مشہور اور کثیر الوقوع مرض ہے۔ اس مرض میں مقعد کی رگوں کے منہ پر سوداوی خون کے اجتماع کی وجہ سے مسّے پیدا ہو جاتے ہیں۔ ان مسّوں کی مختلف صورتوں کے اعتبار سے اس کو مفصلہ ذیل اقسام میں منقسم کیا گیا ہے

اقسام مرض

۱- **ثوثی**۔ اس میں مسّے شہوت کی مانند باریک لمبے نرم اور گول ہوتے ہیں۔ ان مسّوں کی جڑیں سروں کی نسبت پتلی ہوتی ہیں۔

۲- **تمری**۔ اس میں مسّے چھوہارہ کی گٹھلی کی طرح سخت اور کچھ لمبے ہو جاتے ہیں۔

۳- **تینی**۔ جس میں مسّے انجیر کی شکل اختیار کر لیتے ہیں

۴- **نخلی**۔ اس صورت میں مسّے چھوٹی چھوٹی شاخوں میں منقسم ہوتے ہیں

۵- **عنبی**۔ جس میں مسّے انگور کے مشابہ ہوتے ہیں

۶- **ثولولی**۔ اس میں مسے مسور یا چنے کی صورت کے چھوٹے چھوٹے اور سخت ہوتے ہیں۔

مواد کے لحاظ سے دو قسمیں ہیں

۱- **عمیا** جس میں صرف مسّے ہی ہوتے ہیں۔ اور ان میں سے کوئی مواد خارج نہیں ہوتا

۲- **دامی**۔ اس میں مسّے سوراخدار ہوتے ہیں۔ اور ان میں سے سرخ یا سیاہی مائل خون یا زرد پانی نکلتا ہے

ڈاکٹر حضرات بواسیر کو صرف دو قسموں میں تقسیم کرتے ہیں۔ ۱- بلیڈنگ - ۲- بلائینڈ۔ علاوہ ازیں مسّے اگر اندرونی جانب ہیں تو انٹرنل اور اگر بیرونی جانب ہیں تو ایکسٹرنل پائیلس کہتے ہیں۔

اسباب مرض

اسباب کے لحاظ سے یونانی اور ڈاکٹری زاویہ نگاہ تقریباً ملتا جلتا ہے۔ جیسا کہ تعریف مرض میں بھی ذکر کیا جا چکا ہے۔ یعنی کہ بواسیر سوداوی خون سے پیدا ہوتی ہے اور کبھی ایسا خون بھی بواسیر پیدا کرنے میں حصہ لیتا ہے جس میں تھوڑا صفرا مل گیا ہو۔ سودا پیدا کرنے والی اشیاء کا کثرت استعمال دائمی قبض جس کو ڈاکٹر لوگ بڑی اہمیت دیتے ہیں۔ اس قسم کے اشخاص جنہیں زیادہ بیٹھ کر ہی کاروبار کرنا پڑتا ہے۔ نیز بدہضمی کے مریض جو بیٹھنے کے عادی ہوں۔ اینما وغیرہ کا کثرت استعمال تیز اشیاء کا زیادہ کھایا جانا۔ پورٹل سرکولیشن میں رکاوٹ شراب خوری کی عادت۔ عورتوں میں امراض رحم وغیرہ اس مرض کے اسباب میں شمار کئے جاتے ہیں۔

علامات مرض

بواسیر کی علامات بالکل معمولی ہیں۔ مثلاً درد۔ ورم مقعد قبض۔ پاخانہ کی حاجت کے وقت خون خارج ہونا۔ مریض کے چہرہ کا اکثر زرد ہونا وغیرہ۔

بواسیر اور پیچش میں امتیاز

بسا اوقات بعض اطباء بواسیر میں خون کا ایک ایک قطرہ خارج ہوتے دیکھ کر پیچش خیال کر لیتے ہیں۔ اس میں مندرجہ ذیل باتوں سے امتیاز کیا جا سکتا ہے

۱- پیچش آنتوں کا مرض ہے۔ اور بواسیر امراض مقعد میں

گنا جاتا ہے

۲۔ پیچش میں خون پاخانہ کے ساتھ مخلوط ہوتا ہے۔ مگر بواسیر میں خون فضلہ سے اول یا بعد خارج ہوتا ہے

۳۔ پیچش میں قبض نہیں ہوتا۔ مگر بواسیر میں قبض ہوتا ہے۔

۴۔ پیچش میں پیٹ کا درد لازمی ہے۔ اور بواسیر میں یہ درد مقعد کے مقام پر ہوتا ہے

علاج بواسیر

خون کو فوراً بند کرنے کی کوشش نہ کریں۔ ورنہ نقصان ہو جانے کا احتمال ہے۔ اکثر اوقات خون بواسیر بند کر دینے کی وجہ سے بدن پر پھوڑے پھنسیاں نکل آتے ہیں۔ خاص موقع پر جونکیں لگانی چاہئیں۔ مسّے کاٹنے سے احتراز ہی لازمی ہے۔ کیونکہ اکثر دفعہ اس قسم کے اپریشن ناکامیاب رہے ہیں۔ بلکہ مریض کے لئے ایک بھاری خطرہ درپیش ہو جاتا ہے اگر مجبوری کی حالت میں ایسا کرنا ہی پڑے تو نہایت احتیاط کے ساتھ کرنا چاہیئے۔ ادویہ اکالا کا استعمال بھی نہایت ہوشمندی کے ساتھ کرنا چاہیئے۔ جس وقت بواسیر کا خون بند ہو کر کوئی نقصان کرے۔ تو فوراً ایسی ادویہ کی طرف متوجہ ہوں۔ جن سے مسوں کا منہ کھل کر خون نکلنے لگ جائے۔ جلن کے وقت مسکن ادویہ کام میں لائیں۔ یا ذیل کی گولیاں بنا کر استعمال کریں۔ یہ اکثر تجربہ میں مفید ثابت ہوئی ہیں۔ اس کے اجزا ہی کسی دیگر سفارش یا شہادت کے محتاج نہیں۔

ھوالشافی

رسوت مصفیٰ ۲ تولہ۔ نمک سیاہ ۲ تولہ۔ مغز تخم نیب ۲ تولہ۔ آب برگ ترب حسب ضرورت گوگل ۲ تولہ گوگل کو رات بھر آب برگ ترب سبز میں بھگو کر رکھیں۔ صبح خوب اچھی طرح حل کر کے پہلی ہر سہ ادویہ کو باریک پیس کر اس میں ملائیں اور خوب ہلانے کے بعد ایک ایک ماشہ کی گولیاں تیار کریں۔

خوراک ۔ کھانا کھانے کے بعد ایک دو گولی ساتھ پانی سے نگل لیں۔

رموز مطب

از افادات شفاء الملک حکیم محمد حسن صاحب قرشی

ذات الجنب

ملتان سے ایک مریضہ مطب میں آئیں۔ انہیں مسلسل تیز بخار ہو رہا تھا۔ کھانسنے وقت پسلی میں سخت درد ہوتا تھا۔ اور بلغم دقت سے خارج ہوتا تھا حضرت شفاء الملک بہادر نے ذات الجنب تشخیص فرما کر حسب ذیل نسخہ تجویز فرمایا۔

صبح و شام۔ قرن الایل ۱ سرخ۔ گوؤدنتی مکلس ۱ سرخ خمیرہ گاؤزبان ۷ ماشہ میں ملا کر کھائیں

بوقت سہ پہر و خواب۔ لعوق سپستان ۲ تولے گرم پانی میں جوش دے کر پئیں

قیروطی آرد کرسنہ ۲ تولے۔ روغن ہفت برگ ۲ تولے ملا کر نیم گرم کر کے چھاتی پر مالش کریں۔ اور اوپر روئی باندھ دیں۔

دو روز کے استعمال سے خفیف سا فائدہ ہوا۔ بلغم کے اخراج میں دقت بدستور تھی۔ اور قبض بھی تھا

چنانچہ صبح و شام کی دوا، کے ساتھ حسب ذیل جوشاندہ تجویز کیا گیا

گل بنفشہ ۷ ماشہ۔ عناب ۵ عدد۔ سپستان ۷ عدد تخم خطمی ۵ ماشہ۔ تخم خبازی ۷ ماشہ۔ گاؤزبان ۵ ماشہ پانی میں جوش دے کر چھان کر خمیرہ بنفشہ ۴ تولے ملا کر پئیں۔

مالش بدستور کریں۔

اس نسخہ کے دو روز کے استعمال سے بہت فائدہ ہوا۔ درد اور بخار کم ہو گئے۔ مگر کھانسی ابھی کافی آ رہی تھی۔ چنانچہ شربت سعال ۲ تولے۔ گرم پانی میں ملا کر بوقت دوپہر دینے کو ارشاد ہوا۔ اور تین دن کے اندر آرام ہو گیا۔

نسخہ جات

قرن الایل۔ بارہ سنگھا کو آگ پر پھول کر کے شیر مدار میں ٹکیاں بنائیں۔ اور گل حکمت کر کے اوپلوں کی آنچ دیں۔

قیروطی آرد کرسنہ۔ آرد کرسنہ۔ آرد حلبہ ہر ایک ۱ تولہ ۵ ماشہ شونیز۔ اصل السوس ہر ایک ۷ ماشہ۔ عاقرقرحا ۵ ماشہ۔ موم کو روغن سوسن یا ناردین (بقدر ضرورت) میں گداختہ کریں اور تمام ادویہ کو کوٹ چھان کر اس میں ملا کر شکل مرہم قیروطی تیار کریں

نوٹ۔ اگر اس میں زعفران اور ایلوا ہر ایک ۲ ماشہ اور شامل کر لیا جائے تو یہ قیروطی اور زیادہ مفید و زود اثر ہو جاتی ہے۔

روغن ہفت برگ

برگ آکھ۔ برگ بجائن۔ برگ ارنڈ۔ برگ سنبھالو برگ سہجنہ۔ برگ دھتورہ سیاہ۔ برگ زقوم ہر ایک ۱ تولہ ۲ ماشہ کو کوٹ کر ایک سیر روغن کنجد میں جلائیں۔ اور روغن صاف کر کے محفوظ رکھیں۔

(سب ایڈیٹر)

معلومات

گنجا پن

مسٹر لوئیس ٹیکس ملز نے "ہائیجیا" میں گنج کے متعلق ایک مضمون تحریر فرمایا ہے۔ جن کے بعض اقتباسات ناظرین شفیر کے لئے باعث دلچسپی ہوں گے۔

صاحب موصوف کا بیان ہے کہ عوام کا یہ خیال کہ داڑھی مونڈھنے سے بال کثرت سے اور جلد جلد پیدا ہوتے ہیں صحیح نہیں ہے۔ چنانچہ بارہ اشخاص اپنے چھاتی کے بائیں طرف کے بال روزمرہ مونڈھتے رہے۔ جب بال دوبارہ اگ آئے تو ان کا خوردبینی معائنہ کیا گیا۔ اور دوسری طرف سے مقابلہ کیا گیا۔ تو کوئی فرق معلوم نہ ہوا۔

طبعی طور پر ہر بال کی عمر ۶ ماہ سے چار سال تک ہوتی ہے اس لئے کبھی کبھار دو چار بالوں کا گرنا باعث تشویش نہیں ہے بڑھاپے کی وجہ سے یا جوانی میں دیگر کسی وجہ سے اگر ایک مرتبہ بال سفید ہو جائیں تو کوئی دوا ان کو از سر نو سیاہ نہیں کر سکتی۔ اس قسم کی مشتہر ادویہ خضاب سے زیادہ کچھ حقیقت نہیں رکھتیں۔ اور اکثر ضرر رساں ہوتی ہیں

عصبی اختلال اور فکر بالوں کو سفید کرنے میں امداد دے سکتے ہیں۔ مگر ایسا کوئی واقعہ ریکارڈ پر نہیں ہے کہ کسی شخص کے بال غم اور پریشانی کی وجہ سے ایک ہی رات میں سفید ہو گئے ہوں۔ ڈاکٹر کہتے ہیں کہ بال جب سفید ہو جائیں تو ان کو سیاہ کرنے کی کوشش کی بجائے ان کی سفیدی کی تعریف کرنی چاہیئے۔ اور گنجا پن کے متعلق خیال ہے کہ جب بال موجود ہوں تو ان کی حفاظت کی جائے۔ اور جب نہ رہیں تو ان کو یاد نہ کیا جائے

سر کو دھونا اور مالش کرنا بالوں کی حفاظت کے لئے مفید ہے۔ مگر زوردار مالش سے بال اکھڑنے کے سوا کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔

گنجا پن کی ماہیت مرض کا بہترین بیان یہ ہو سکتا ہے کہ کھوپری کی شحم تحت الجلد بڑھاپے کی وجہ سے یا جوانی میں کسی دوسری وجہ سے پتلی ہوتے ہوتے کم ہو جاتی ہے۔ اور آخر کار غائب ہو جاتی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کھوپری کی جلد ہڈیوں سے زیادہ سختی سے چمٹ جاتی ہے۔ بالوں کے سوراخ غائب ہو جاتے ہیں۔ اور سر گنجا ہو جاتا ہے چونکہ چندیا کے مقام پر جلد اور ہڈیوں کا اتصال نہایت مضبوط ہوتا ہے۔ اس لئے چندیا کے بال عموماً پہلے غائب ہوتے ہیں۔

عورتوں میں گنجا پن بہت ہی شاذ ہوتا ہے۔ کیونکہ مردوں کی داڑھی کی طرح عورتوں کے سر کے بال بھی ان کی ثانوی صنفی خصوصیت ہے۔ چنانچہ عورتوں کے سر میں شحم تحت الجلد کی نسبتاً موٹی تہ ہوتی ہے

گنجا پن کی دو قسمیں ہیں اور دونوں ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہیں۔ پہلی قسم وہ ہے جس میں گنجا پن بہت سے امراض کے نتیجے میں پیدا ہوتا ہے۔ اس قسم کا گنجا پن مرض کے رفع ہونے کے بعد مریض میں طاقت آنے کے ساتھ ساتھ رفع ہو جاتا ہے۔ گنجا پن کے ادویہ سے رفع ہو جانے کے بعض واقعات بتلائے جاتے ہیں وہ صرف اسی قسم کے گنجا پن کے ہوتے ہیں۔ اس قسم کے مریضوں کا علاج اگر نہ بھی کیا جائے تو از خود بال پیدا ہو جاتے ہیں۔

دوسری قسم کا اور عام گنجا پن علاج کے لحاظ سے ایک مصیبت ہے۔ ماہرین امراض جلد کہتے ہیں کہ بالوں کی حفاظت کے لئے بہت کچھ کیا جا سکتا ہے۔ لیکن گنجا پن جب ہو جائے تو اس کو دور نہیں کیا جا سکتا۔

وراثت کو بھی اس مرض میں دخل حاصل ہے۔ اور صرف والد کا ہی نہیں۔ بلکہ والدہ کے والد کا گنجا پن بھی اثر پذیر ہوتا دیکھا گیا ہے۔

ماہرین کا خیال ہے کہ غدود کے غیر معلوم کیمیاوی افعال سے گنجا پن کا تعلق ہے۔ اس لئے جب تک یہ افعال معلوم نہ ہوں اس کے متعلق وضاحت اور صحت کے ساتھ کچھ بھی نہیں کہا جا سکتا۔

آراء

جامع الحکمت وطبی فارماکوپیا

آپ کا طبی فارماکوپیا ہر دو جلد موصول ہوا۔ ماشاء اللہ سبحان اللہ۔ شاندار اردو زبان میں اس وقت تک ثانی نہ ہو۔ اس پر جلد انگریزی کتب سے مقابلہ کی نہایت خوبصورت دیدہ زیب کاغذ عمدہ۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا اجر دے

رسالہ مشیر الاطبا ماہ رواں سے بذریعہ وی پی روانہ فرمائیے

مرزا غلام جیلانی قادری میرٹھی

بحضور والا شان جناب شفاء الملک حکیم محمد حسن صاحب قرشی

السلام علیکم! جامع الحکمت کا مطالعہ کیا معلوم ہوا کہ دوسری کتب کے فضول نسخہ جات کی تیاری میں وقت اور روپیہ ضائع کیا اب جب کہ آپ کی کتاب سے متعدد نسخے برتے ہیں۔ تو از حد کامیابی اور سچی خوشی حاصل ہوئی ہے۔ علاوہ ازیں تشخیص کا تو کیا کہنا۔ اس نے بندہ کو بہت سی کتب سے بے نیاز کر دیا ہے۔ یہ چند حروف جو تعریفی طور پر بندہ کی زبان سے نکلے ہیں خدا گواہ ہے کہ محض قلبی احساسات ہیں جو کہ مجبوراً قلم پر آ گئے ہیں۔ ورنہ خداوند کریم نے آپ کو وہ بلند درجہ بخشا ہے جہاں ایسے تعریفی کلمات کی ضرورت نہیں

حکیم محمد شرف الدین صاحب ہیڈ ٹیچر
تحصیل تلہ گنگ

محترمی جناب ناظم صاحب مشیر الاطبا دام اقبالہ

تالیفات قبلہ شفاء الملک حکیم محمد حسن صاحب قرشی میں سے میں نے طبی فارماکوپیا حصہ اول و دوم و سلک مروارید و جامع الحکمت حصہ اول منگوا کر مطالعہ کیا۔ پڑھ کر از حد خوشی ہوئی۔ قبلہ حکیم صاحب موصوف کی محنت اور بلند خیالی قابلیت مخلوق خدا مستفیض ہو کر دعا دے رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو دن دونی و رات چوگنی ترقی و افزونی حیات عطا کرے۔ آمین ثم آمین حکیم صاحب موصوف کی خوبیوں کے لکھنے کے لئے دفتر درکار ہے۔

حکیم سید عبد الحق صاحب

میں نے آپ کا رسالہ دیکھا۔ نہایت پسند آیا۔ ایک سال کا چندہ ارسال خدمت ہے

حکیم واصف ابراہیمی صاحب بمبئی ۳

یادداشت

خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

مینیجر مشیر الاطبا دل محمد روڈ لاہور

علاج بالمفردات

(از جناب حکیم محمد طفیل صاحب گورداسپوری)

وجع المفاصل

گوگل ایک حصہ قند سیاہ دونوں کو ملاکر جنگلی بیر کے برابر گولیاں بنالیں۔ خوراک ایک گولی تھوڑے سے گھی ساتھ
اندرونی کی ہڈی جلی ہو۔ چار ماشہ مساوی کھانڈ ملاکر علی صبح ۳ یوم تک کھلائیں۔
سنا مکی مساوی کھانڈ ملاکر خوراک ۱۰ ماشہ نیم گرم پانی کے ساتھ۔
تخم قرطم کا گودا ۳ ماشہ ہر روز کھلائیں
ریوند چینی مساوی کھانڈ ملاکر ۶ ماشہ ہمراہ آب نیم گرم کھلائیں
مرکی ۱ ماشہ شہد میں ملاکر کھلائیں
سورنجان شیریں سفوف بناکر ۳ ماشہ صبح و شام کھائیں۔
صبر زرد کو گھیکوار کے عرق میں چنے کے برابر گولیاں بنالیں۔ چار بجے شام ہمراہ آب تازہ دیں۔
پیلو کے پتوں کو پانی و سرکہ میں پیس کر ضماد کریں

میتھی کے بیجوں کو پانی اور سرکہ میں جوش دیں جب پانی گاڑھا ہو جائے پیس کر ضماد کریں
روغن تمباکو سادہ روغن کنجد میں تیار کیا ہوا استعمال کرائیں۔
ادرک کا پانی ایک پاؤ روغن کنجد ۲ چھٹانک باہم ملاکر جوش دیں، جب پانی جل جائے تو تیل کی مالش کریں
روغن سداب سادہ روغن کنجد میں تیار کیا ہوا استعمال کریں۔
گائے کا تازہ گوبر سرکہ میں پکاکر باندھیں۔
لوبان کو پیس کر لگائیں اور سینک کریں
وجع المفاصل حار میں۔ آردجو سبز خرفہ کے پانی میں ملاکر ضماد کریں۔
کونین ۵ گرین ہر چار گھنٹہ کے بعد کھلائیں۔
انٹی پائیرین سوڈا اسلی سلاس ہر ایک ۵ گرین یہ ایک خوراک صبح و شام کھلائیں۔

کشتہ بارہ سنگا اسی ہمراہ کھلائیں۔ کشتہ شیر آک میں کیا ہوا ہو۔
نوٹ۔ کشتہ بارہ سنگا کھانے کے بعد چار گھنٹے تک پانی نہیں پینا چاہیئے

مراسلات

پنجاب پراونشل طبی کانفرنس کے

ضروری اعلان

۱۔ کتاب تصریحات جس میں حکیم یوسف حسن صاحب نے گورنمنٹ طبی تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ کے بعض ضروری حصص کے متعلق تشریح کی ہے اور اطباء کے رجسٹریشن کے معاملہ پر صحیح روشنی ڈالی ہے۔ چھپ کر بالکل تیار ہے۔ یہ کتاب ایسی ہے کہ ہر طبیب۔ وید اور ہومیوپیتھک ڈاکٹر کو مطالعہ کرنا چاہئے قیمت صرف ۸ر فی جلد۔ توضیحات متعلقہ رجسٹریشن قیمت ۴ر دفتر پنجاب پراونشل طبی کانفرنس، محلہ جلوٹیاں۔ بھاٹی گیٹ لاہور سے منگوائیں۔

۲۔ پنجاب پراونشل طبی کانفرنس کی سترہ سالہ رپورٹ جسے ڈسٹرکٹ طبیہ کمیٹی راولپنڈی کے جنرل سکرٹری حکیم نور الٰہی صاحب چشتی مرتب فرما رہے ہیں۔ غالباً ماہ جنوری ۱۹۴۴ء میں شائع ہو جائے گی۔ فاضل اور نامور اطبا اپنے فوٹو اور مختصر حالات مع چند مجربات بہت جلد بھیج دیں۔ اور رپورٹ کی اشاعت کے لئے امدادی فنڈ میں کچھ رقم ارسال فرمائیں۔

۳۔ پنجاب پراونشل طبی کانفرنس کی سٹینڈنگ کمیٹی کا ایک نہایت ضروری اجلاس ۱۴-۱۵-۱۶ جنوری ۱۹۴۴ء کو سیالکوٹ میں منعقد ہو رہا ہے۔ دعوت نامے بھیجے جا رہے ہیں۔ اطبا کرام سے التماس ہے کہ وہ اس جلسہ پر تشریف لا کر اپنے عزیز فن کی بقا کیلئے کوشش کریں اور ۱۴ جنوری ۱۹۴۴ء کو سہ پہر سیالکوٹ پہنچ جائیں۔

۴۔ کتاب دستور العلاج جناب حکیم عبد اللطیف صاحب شیدائی مرتب کر رہے ہیں۔ غالباً سالانہ اجلاس تک تیار ہو جائیگی

حکیم محمد افضل جنرل سکرٹری

آیورویدک اینڈ یونانی طبیہ کمیٹی پنجاب کا اجلاس

۱۴ نومبر ۱۹۴۳ء زیر صدارت عالیجناب حکیم چراغ دین صاحب منعقد ہوا جس میں حسب ذیل رزولیوشن بالاتفاق رائے پاس ہوئے۔

۱۔ آنریبل میاں عبد الحی صاحب وزیر طب و تعلیم سے درخواست کی گئی کہ وہ حسب اعلان خود بورڈ آف انڈین میڈیسن کا تقرر جلد از جلد فرمائیں۔

۲۔ ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر انبالہ سے درخواست کی گئی کہ اطبا، دواخانوں اور عطاروں کو جن کے ہاں یونانی یا ویدک مرکبات تیار ہوتے ہیں سکھانڈ عطا کریں۔ تاکہ پبلک فائدہ اٹھا سکے۔

۳۔ ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر انبالہ سے درخواست کی گئی کہ میونسپلٹی انبالہ کے ویدوں اور طبیبوں کو بحال کریں۔ کیونکہ ہندوستانی طریقہائے علاج ہندوستانی آبادی کے لئے زیادہ موزوں اور کم خرچ ہے۔ اور گورنمنٹ ان کی سرپرستی کر رہی ہے۔

برہانند کیلش

سٹی طبی کانفرنس سیالکوٹ کا عظیم الشان اجلاس

مورخہ ۶ دسمبر ۱۹۴۳ء ڈسٹرکٹ طبی کانفرنس سیالکوٹ کے زیر اہتمام سٹی طبی کانفرنس کا ایک عظیم الشان اجلاس بر دکان حکیم حافظ عبد الحمید صاحب منعقد ہوا جس میں صدر حکیم حافظ عبد الحمید صاحب اور جنرل سکرٹری حکیم شیخ محمد عبد اللطیف صاحب اور سکرٹری حکیم ہدایت اللہ صاحب نائب صدر حکیم عبد العزیز صاحب حکیم ہری چند صاحب حکیم خورشید عالم صاحب حکیم طالب علی شاہ صاحب۔ مندرجہ ذیل رزولیوشن بالاتفاق رائے پاس ہوئے

۱۔ سٹی طبی کانفرنس سیالکوٹ کو پنجاب طبی کانفرنس سے ملحق کیا جائے۔ ۲۔ اسکی اسٹینڈنگ کمیٹی کو دعوت دی جائے

(حکیم عبد اللطیف)

جوابات

(۸) رات کو سوتے وقت روزانہ بادام روغن خالص بقدر ایک تولہ دودھ میں ملاکر متواتر چھ ماہ استعمال کریں۔

(محمد اکرم سرانی)

(ایضاً) آپ رات کو روغن زیتون ۶ ماشہ شہد میں ملاکر اپنے دوست کو دو ہفتہ استعمال کرائیں کلی صحت حاصل ہوگی۔ (حکیم محمد شمس الحق خاں)

(۹) بٹی ۲ا۔ ہرن کھری بوٹی حسب ضرورت لے کر حسب دستور رب تیار کریں۔ خوراک ۴ رتی صبح و شام ہمراہ پانی جس میں ایک تولہ شہد خالص ملایا گیا ہو استعمال کریں اور اعضاء پر تخم خربوزہ اور تل بکری کے دودھ میں پیس کر روزانہ لگایا کریں

محمد اکرم سرانی

(ایضاً) صندل ۳ ماشہ عناب عدد منڈی بوٹی ۵ ماشہ افتیمون ولایتی ۴ ماشہ جوشاندہ بناکر اور شربت دینار ۳ تولہ ملاکر دن میں تین دفعہ استعمال کریں۔ آٹھ دس دن تک استعمال کرنے سے آرام ہو جائے گا۔ بعدہ صرف شربت دینار استعمال کیا کریں بیرونی طور پر صرف حلوا انگبین بناکر بطور پلسٹر استعمال کریں انشاء اللہ شفا ہوگی۔ (حکیم خادم حسین)

(ایضاً) آپ حسب ذیل کا نسخہ بناکر کے استعمال کریں انشاء اللہ صحت حاصل ہوگی۔

نوشادر ۶ ماشہ سجی ۶ ماشہ قلمی شورہ ۹ ماشہ۔ روغن داؤدا ۲ تولہ گندھک ۱۰ ماشہ سیماب ۶ ماشہ سب کو ایک جان کر کے حفاظت سے رکھیں۔ اور اس کو لگایا کریں۔ اور معجون گل منڈی ۶ ماشہ صبح و شام ہمراہ شربت عناب استعمال کریں

(حکیم شمس الحق خاں)

(۱۰) عوارضات بد۔ شفاء الملک حکیم محمد حسن صاحب قریشی کے دست شفا سے شفا حاصل کریں۔ (محمد اکرم سرانی)

(ایضاً) مغز تخم ہندی خورد جس کو املی کہتے ہیں۔ ۵ تولہ قند سیاہ کہنہ ۵ تولہ باریک کر کے بقدر نخود گولیاں بنائیں۔ بوقت عصر شیر بز کے ساتھ روزانہ تین گولیاں استعمال کیا کریں۔ صبح کو چھلکا اسپغول ایک تولہ ہمراہ شربت اعجاز پانی ملاکر ایک مہینہ استعمال کریں بفضل خدا شفا ہوگی۔ (حکیم خادم حسین)

(ایضاً) آپ ذیل کا نسخہ تیار کر کے استعمال کریں۔

نسخہ: کشتہ قلعی کشتہ مرجان۔ کشتہ حجر الغلب۔ اقاقیا موصلین۔ تودرین۔ شقاقل مصری۔ موصلی سفید موچرس۔ کمرکس۔ چوب چینی۔ آرد سنگھاڑا ہر ایک اتولہ ثعلب مصری ۲ تولہ۔ پنیر مایہ شتر اعرابی ۶ ماشہ۔ تمام ادویات کا سفوف بناکر ۳ ماشہ صبح و شام ہمراہ شیر گاؤ کھایا کریں۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۱۱) قبض وضعف معدہ۔ رات کو سوتے وقت اطریفل زمانی بقدر قبض کشائی ہمراہ دودھ تناول ہو۔ اور صبح و شام جوارش جالینوس ۶ ماشہ اسبغول آدھ رتی کشتہ فولاد اوپر عرق بادیان دس تولہ نوش کرایا جائے۔ (محمد اکرم سرانی)

(ایضاً) آپ جوارش جالینوس ۴ ماشہ صبح و شام ہمراہ شربت دینار ۲ تولہ عرق مکو ۳ تولہ عرق کاسنی ۳ تولہ عرق سونف ۳ تولہ۔ عرق گلاب کھایا کریں اور معجون سنگ دانہ مرغ ۶ ماشہ بقدر غذا کھایا کریں اور ایام سرما کے بعد ماءالجبن ضرور کریں اور اپنے حالات سے گاہے گاہے یاد کرتے رہا کریں

(حکیم محمد شمس الحق خاں)

(۱۲) آپ حکیم محمد حسن صاحب قریشی شفاء الملک سے رجوع کریں۔ وہ آپ کا تسلی بخش علاج کریں گے

(حکیم خادم حسین)

(ایضاً) جریان منعف۔ یہ عارضہ لاعلاج نہیں ہے۔ آپ خصیتین پر نسخہ جواب سوال نمبر ۹ کا بنا کر استعمال کرائیں اس سے

انشاء اللہ خارش کا ازالہ ہوگا۔ اور باہ کی کمزوری کے لئے جواب سوال ۱۲ پر عمل کریں۔ اس ترتیب سے کلی صحت حاصل ہوگی (حکیم محمد شمس الحق خاں)

(ایضاً) معجون مقوی باہ دل و دماغ وجملا اعضائے رئیسہ مروارید ناسفتہ ۲ ماشہ۔ کہربائے شمعی ۲ ماشہ۔ سنگ یشب عمدہ ۲ ماشہ عرق بید ۵ ماشہ۔ بادرنج ۲ ماشہ۔ زہرمہرہ خطائی

ورونج عقربی ۲ ماشہ۔ گل سرخ ۲ ماشہ۔ برادہ صندل ۵ ماشہ تخم فرنجمشک ۵ ماشہ۔ بہمنین ۲ ماشہ۔ تودرین ۲ ماشہ۔ ثعلب مصری ۲ ماشہ۔ شقاقل مصری ۹ ماشہ۔ تخم خربزہ ۲ ماشہ۔ تخم لیموں اصلی ۴ ماشہ۔ برادہ قضیب نرگاو جوان سوہان زدہ ۱ تولہ۔ موصلی سفید ۱ تولہ۔ موصلی سیاہ ۹ ماشہ۔ تناور مغز ۹ ماشہ۔ حب الخضرا ۳ ماشہ۔ حب القلقل ۳ ماشہ۔ ابریشم مقرض ۴ ماشہ۔ مغز کدو ۴ ماشہ۔ مغز خیارین ۴ ماشہ۔ مغز تربوز ۴ ماشہ۔ مغز پستہ ۴ تولہ مغز چلغوزہ کلاں ۴ تولہ۔ بکھانہ ۲ ماشہ۔ تالمکھانہ ۲ ماشہ۔ تخم روتنگس ۲ ماشہ۔ تخم گندر ۳ ماشہ۔ تخم کونچ ۳ ماشہ۔ گل سیوتی ۲ ماشہ۔ دارچینی ۲ ماشہ کوٹ کر آملہ کے مربائے پانچ عدد۔ مربائے بلیلہ پانچ عدد میں خلط ملط تمام ادویات کریں۔ اور عرق گلاب وعرق کیوڑہ میں مصری کابلی ایک سیر کا قوام کرکے ادویات ڈال دیں۔ بعدہ زعفران ۶ ماشہ۔ مشک عمدہ ۲ سرخ۔ ورق نقرہ ۵۰ عدد حل کرکے معجون تیار کریں۔ خوراک حسب ضرورت اور

طلا کا حسب ذیل نسخہ تیار کرکے استعمال کریں۔ عقرقرحا ۲ ماشہ۔ قرنفل ۳ ماشہ۔ زعفران ۲ ماشہ۔ دارچینی ۳ ماشہ۔ موصلی سیاہ ۲ ماشہ۔ مالکنگنی ۳ ماشہ زہر بلیاہ ۲ ماشہ۔ گھونگچی سفید ۲ ماشہ۔ جدوار خطائی اصلی ۲ ماشہ۔ افیون خالص ۳ ماشہ۔ مومیائی ۴ ماشہ۔ شنگرف رومی ۲ ماشہ۔ سیماب شنگرفی ۳ ماشہ مردار سنگ ۳ ماشہ۔ جوز ما[illegible] اصل السوس مقشر [illegible] عام [illegible] مار سیاہ ۱ عدد۔

[illegible] مچھلی اوجھو رتنی رومی

روغن قسط۔ روغن زیت۔ روغن سرسوں۔ شونیز کا روغن۔ روغن دارچینی۔ روغن بلسان۔ روغن مالکنگنی دوائیوں کو کوٹ کر برادہ کو روغن میں چار گھڑی سحق کرکے مار سیاہ کا سر شامل کرکے بطریق تپال جنتر روغن کشید کریں۔ چار گھڑی میں نامرد کو درست کرے گا۔ (حکیم حافظ احمد بخش)

(۱۳) برص ابیض۔ آپ ذیل کا نسخہ بنا کر کے استعمال کریں اس سے کلی صحت حاصل ہوگی۔ نسخہ گندھک آملہ سار۔ بابچی۔ بافلا تخم ترب ہر ایک ۱ تولہ روغن سیاہ ۱۰ تولہ طشت کانسی۔ اور کٹورہ کانسی سے خوب یکجان کریں اور حفاظت سے رکھیں۔ اس کا لگانا خدا کے فضل سے ان نشانوں کو دور کر دے گا (حکیم شمس الحق)

(ایضاً) صبح وشام عرق عشبہ بقدر ۲ تولہ نوش فرمائیں۔ قبض کشائی کے لئے مربہ ہلیلہ کا رات کو استعمال ضروری ہے۔ قبض نہ ہو تو پھر ضرورت نہیں۔ اور داغوں پر صبح وشام مندرجہ ذیل ترکیب سے روغن بابچی تیار کرکے لگایا کریں۔ بابچی حسب ضرورت لے کر تین روز دہی میں بھگو کر خشک کریں۔ پھر آتشی شیشی میں تیل نکال کر اور اس میں تھوڑا سا نوشادر پیس کر ملائیں اور داغوں پہ لگایا کریں۔ (محمد اکرم سرانی)

ریویو خواص المفردات

سائز ۲۲×۱۸ صفحات ۱۴۲ کاغذ سفید بڑھیا۔ کتابت طباعت خوبصورت قیمت ۱۲/ - پتہ - مینیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی

جناب مسیح الملک حکیم جمیل خاں صاحب کی ایک مفید تالیف ہے اس میں ۱۳۰ مشہور ومعروف اور روزمرہ استعمال کی مفردات کے خواص بتلائے گئے ہیں۔ خواص صرف وہی معرض تحریر میں لائے گئے ہیں جو مصنف کے اپنے تجربے میں پورے اتر چکے ہیں ایک مفید جدت یہ پیدا کی گئی ہے کہ ہر دوا کے آخر میں اس کے کیمیاوی افعال درج کر دیئے گئے ہیں۔ خواص الادویہ کا آج تک تجربہ نہیں ہوا۔ اور ایک ایک دوا کو دنیا بھر کے امراض کیلئے کارآمد بتلایا جاتا ہے۔ مگر اس کتاب میں ایسی غیر ضروری اور غیر مفید طوالت موجود نہیں۔ اس سے اس کتاب

سوالات

جو صاحب دفتر سے مشورہ حاصل کرنا چاہیں۔ انہیں ہر سوال کے ساتھ ۲ کے ٹکٹ اور جو صاحب رسالہ کے ذریعہ جواب کے خواہشمند ہوں ان کو ایک ٹکٹ فی سوال بھیجنا چاہیئے۔

(۱۴) اگر کوئی صاحب ترجمہ شرح اسباب مصور مع حاشیہ شریف خاں وغیرہ ہر چہار جلد مرتبہ خواجہ رضوان احمد پروفیسر طبیہ کالج دہلی فروخت کرنا چاہیں۔ تو مہربانی فرماکر قیمت سے مطلع فرمایئے۔ (حکیم مشتاق احمد)

(۱۵) کشتہ سونا بنانے کی ترکیب تحریر فرمائیں۔ جو دل و دماغ اور اعضائے رئیسہ کے لئے مفید ثابت ہو۔ اثر زیادہ گرم نہ ہو۔ اور جسے گرم مزاج انسان بھی استعمال کر سکے۔

(ایف۔ ایم شجاع)

(۱۶) مستی مینڈک کیسے کس وقت اور مینڈک کی کس جگہ سے حاصل کی جاسکتی ہے۔ مفصل طریقہ لکھ کر مشکور فرمائیں

(ایف۔ ایم شجاع)

(۱۷) کوئی صاحب جوارش زرعونی سادہ کا نسخہ تحریر کرکے مشکور فرمائیں (خریدار نمبر ۳۵۰۳۹)

(۱۸) ایک مریضہ عمر ۲۲ سال کو بچہ پیدا ہوئے دو ماہ ہو چکے ہیں ۱½ ماہ سے بخار آرہا ہے۔ پہلے ڈاکٹری علاج ہوتا رہا کونین دی جاتی رہی۔ مگر فائدہ نہ ہوا۔ یونانی علاج سے اب یہ کیفیت ہے کہ بخار کبھی اتر جاتا ہے۔ اور کبھی چڑھ جاتا ہے گلے میں اکثر درد رہتا ہے۔ اور گلا بیٹھا رہتا ہے۔ بخار زیادہ تیز نہیں ہوتا۔ زیادہ سے زیادہ ایک سو درجے تک جاتا ہے کھانسی نہیں ہے۔ قبض کبھی کبھار ہوتا ہے۔ مریضہ کا تیسرا بچہ ہوا ہے (ایک سائل)

(۱۹) مشک خالص اور شہد خالص کی پہچان کیا ہے (ایک خریدار)

(۲۰) ایک مریض عمر ۳۰ سال کچھ عرصہ سے پاخانہ کے مقام پر بوجھ اور درد محسوس کرتا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ رفع حاجت پورے طور پر نہیں ہوتی۔ معمولی قبض بھی رہتا ہے۔ مگر قبض کشا ادویہ سے دو چار پاخانے ہونے کے باوجود بوجھ زائل نہیں ہوتا چھ ماہ پیشتر پاخانہ کے ساتھ ایک مرتبہ معمولی سا خون آچکا ہے اب ہاتھ لگانے سے مریض ایک معمولی سا ابھار بھی محسوس کرتا ہے اطبا کرام زود اثر اور مجرب نسخے سے مطلع فرمائیں۔ (محمد یوسف)

16899
27.12